آیورویدک طِبّ کے مشہور گرنتھ

اشٹانگ ھِردے

(مُصنفہ واگ بھٹ آچاریہ)

کا

سلیس اردو ترجمہ

جسے

آیورویدک فارمیسیوٹیکل کمپنی لمیٹڈ گمٹی بازار لاہور

نے

اپنے کارپرداراں سے ترجمہ کرا کے اور زرِ کثیر لگا کر عوام کی فائدہ رسانی اور آیوروید کے پرچار کے لئے شائع کیا

اور نومبر ۱۹۱۴ء میں

صرف ٹائیٹل

پنجاب نیشنل سٹیم پریس لاہور میں باہتمام کرم سنگھ جمعدار منیجر چھپوا کر شائع کیا

بار اوّل تعداد جلد ایک ہزار قیمت فی جلد مجلد پانچ روپے

چکتساستھان

کلپ ستھان

نمبر صفحہ	تفصیل مضمون	نمبر ادھیائے
	اُتر ستھان	
۸۰۲	**بال اُپچار**	۱
”	نوزائیدہ بچے کی شُدھی	
۸۰۳	تندرست بچے کے لئے تدابیر	
۸۰۴	بچے کے لئے اچھا دودھ	
۸۰۵	چھٹی رات اور دسویں دن کے کام	
۸۰۶	پانچویں اور چھٹے مہینے کے کام	
”	کان بیندھنا	
۸۰۸	دانت نکلنے کے بعد	
۸۰۹	سارسُوت گھرت	
۸۱۰	**بالامئی پرتی کھیدھ**	۲
”	تین طرح کے بچے	
۸۱۰ و ۸۱۱	ٹھیک اور بگڑے ہوئے دودھ کی شناخت	
۸۱۱	بچے کی مختلف تکالیف کی شناخت	
۸۱۲	دایہ کا علاج	
۸۱۶	دنت پرتی سارن - لاوا آدی چورن - رجنی آدی چورن کالیہ	
۸۱۸	لاکھشادی تیل	
۸۱۹ و ۸۲۰	تالوکنٹک روگ اور اُس کا علاج	

دیباچہ

پرماتما کا ہزار ہزار دھنباد ہے کہ آیور ویدک کے تیسرے مشہور و معروف گرنتھ "اشٹانگ ہردے" کا اُردو ترجمہ بھی مکمل ہو کر پبلک کی سیوا میں حاضر ہوتا ہے۔ جسکا آغاز اپریل ۱۹۰۹ء سے ہوا تھا۔ جبکہ سنسکرت کے تین مستند آیور ویدک گرنتھوں سُشرت۔ چرک اور اشٹانگ ہردے کے اُردو تراجم کا سلسلہ رسالہ آیور وید کے ساتھ ماہوار شائع ہونا شروع ہوا تھا۔ جن میں سے سُشرت کا ترجمہ تو اگست ۱۹۱۱ء میں مکمل ہو گیا تھا۔ اور چرک کا ترجمہ فروری ۱۹۱۳ء میں مکمل ہوا تھا۔ اب نومبر ۱۹۱۴ء میں اس تیسرے گرنتھ اشٹانگ ہردے کا ترجمہ بھی حاضر ہوتا ہے۔

سنسکرت کے آیور ویدک گرنتھوں کے اُردو تراجم کا خیال بالکل نیا خیال تھا۔ اور اس خیال کو عمل میں لانیکا یہ پہلا موقعہ تھا۔ اس لئے سُشرت کے ترجمے میں جو کمیاں رہگئی تھیں کوشش کیگئی تھی کہ وہ چرک کے ترجمے میں نہ رہنی پائیں۔ اسی طرح چرک کے ترجمے کی کمیاں اشٹانگ ہردے کے ترجمے میں سے رفع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ امید ہے

کہ ناظرین خود ملاحظہ کر کے اس کی تصدیق کرینگے۔

"اشٹانگ ہردے" کے مصنف واگ بھٹ آچاریہ کی نسبت لوگونکی مختلف رائیں ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ ساکھشات دھنونتری تھا۔ بعض اُسے سمندر کے متھنے سے نکلے ہوئے رتنوں میں سے ایک بتاتے ہیں۔ بعضوں کی رائے میں وہ کلجگ کا بڑا رشی تھا۔ بعضوں کا خیال ہے کہ وہ گوتم بدھ تھا۔ بعض لکھتے ہیں کہ وہ ذات کا برہمن تھا۔ لیکن ایک نیچ کل کی استری کے ساتھ محبت رکھتا تھا۔ بعض اُسے ذات کا بھٹ بتاتے ہیں۔ مگر کتاب کے خاتمے پر حسب دستور "واگ بھٹ" ابن "سنگھ گپت" لکھا ہے۔ لیکن وہ کوئی ہو۔ اسمیں شک نہیں ہے۔ کہ وہ اپنے زمانے کا ایک لائق وید تھا۔ کتاب کے خاتمے کے آخری حصے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب یہ گرنتھ ختم کر کے اُس نے پبلک کے پیش کیا۔ تو اُسکے معاصرین نے کچھ چشمکیں بھی کیں۔ جنکا اُس نے بہت معقول طور پر جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ لیکن اسکے بعد جو قابل وید ہوئے۔ اُن سب نے اپنے گرنتھوں میں بڑی عزت کے ساتھ اسکا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ مادھو اچاریہ۔ شارنگدھر چکر دت اور بھاو پرکاش کے لائق مصنفوں نے اپنی تصانیف میں نہایت ادب کے ساتھ واگ بھٹ کا نام لیا ہے۔ اور وہ سب بہ یک زبان واگ بھٹ کی تصنیف اشٹانگ ہردے کو آیورویدکا ایک مستند گرنتھ تسلیم کرتے ہیں۔ ویدوں میں مدت سے ذیل کا شلوک زبان زد ہے۔

ندانے مادھو اشریشٹا سوترستھانے تو واگ بھٹا ۔ شریرے سشرتا پروکتش چرک چکتسے

اسکا مطلب یہ ہے۔ کہ ندان ستھان مادھو آچاریہ کا سوتر ستھان واگ بھٹ کا۔ شاریر ستھان سشرت کا اور چکتسا ستھان چرک کا سب سے اچھے ہیں۔ اور بلا شبہ یہ شلوک بلفظہ درست ہے۔ اشٹانگ ہردے کا (جو اپنے مصنف واگ بھٹ کے نام سے بھی مشہور ہے) سوتر ستھان درحقیقت ایسی قابلیت سے لکھا ہوا ہے کہ اگر اسے سمجھ کر پڑھ لیا جائے۔ تو آیورویدک طب کی گتھیاں بہت آسانی سے خود بخود سلجھتی چلی جاتی ہیں۔ اسی سبب سے اس گرنتھ کا رتبہ چرک اور

سُشرت کے برابر ہی سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ بہت پراچین گرنتھ نہیں ہے، علاوہ ازیں واگ بھٹ نے اپنے اس گرنتھ میں چرک اور سُشرت کے مقاصد کو نہایت ترتیب اور توضیح کے ساتھ ایسے ڈھنگ سے بیان کرنیکی کوشش کی ہے۔ کہ مبتدی بھی بخوبی طور پر بڑے بڑے گہرے مسائل کو بسہولت سمجھ سکتے ہیں۔

واگ بھٹ کے زمانے کی نسبت بھی لوگوں کی مختلف رائیں ہیں۔ لیکن یہ تو مسلمہ بات ہے کہ وہ مادھو آچاریہ سے پہلے ہی تھا۔ جسے آج قریباً نو سو سال کا عرصہ ہوتا ہے، اور جو بجے نگر (دکن) کے راجہ کا وزیر اعظم تھا ممکن ہے۔ وہ بُدھ مذہب کے آغاز میں اس کرۂ ارض پر زندہ موجود ہو۔ کیونکہ اُسکی اِس تصنیف میں بعض جگہ بُدھ فلاسفی کی بھی تعریف پائی جاتی ہے۔ اگرچہ وہ ویدک دھرمی تھا۔ اور اسکا ثبوت اُسکی اِسی تصنیف سے ملتا ہے چنانچہ ایک جگہ اُس نے بُدھوں کے معبد میں جانیکی ممانعت بھی کی ہے۔ علاوہ ازیں سواستھ رکھشا کے بیان میں اُس نے جو ہدایات لکھی ہیں۔ وہ صاف ویدک ہیں۔ نیز جہاں کہیں منتر دیئے ہیں۔ وہ سب بھی ویدک ہی ہیں۔ ان باتوں سے پتہ لگتا ہے کہ وہ بُدھ تو نہ تھا البتہ بُدھ فلاسفی کی بعض باتوں کا مدّاح ضرور تھا۔ اُس نے گوشت خوری کا بھی ودھان کیا ہے۔ ایسی صورت میں اُسے بُدھ سمجھنا ایک صریحی غلطی ہے۔

اس لئے اگر اُس کا زمانہ عیسےٰ مسیح سے قیاساً ایک یا دو صدی پیشتر کا مان لیں تو ممکن ہے۔ کہ ہم غلطی پر نہ ہوں۔ اس حساب سے اس گرنتھ کی تاریخ دو ہزار سال کی پُرانی ہے۔

دو ہزار سال کے اس پُرانے گرنتھ کا اُردو ترجمہ شائع کر کے کمپنی نے پبلک سیوا کا جو کام کیا ہے۔ اُسکی قدردانی فرما کر کمپنی کو ایسے ہی دوسرے جوکھوں کے کاموں پر ہاتھ ڈالنے کے لئے حوصلہ دلانا پبلک کا ضروری فرض ہے۔ مترجم

اوم

اشٹانگ ہردیہ

(مصنفہ واگھ بھٹ)

سوتر ستھان

راگ (الفت) اور دویش (نفرت) وغیرہ روگ جو سب جانداروں
میں موجود ہیں۔ اور جن کی بدولت محبت مسرت اور تکلیف محسوس ہوتی
ہے۔ ان سب روگوں کے ناش کرنے والے اپوروَید پرماتما کو نمسکار ہے۔

پہلا ادھیائے

آیش کام (عمر کی خواہش)

آتری وغیرہ مہرشی بولے۔ آیو کے خواہشمندوں کو (جو دھرم ارتھ اور سکھ
کے دینے والی ہے) آیوروید کے اُپدیشوں کی خاص عزت کرنا چاہیئے۔ برہما نے
آیوروید کا گیان حاصل کر کے پرجاپتی کو دیا۔ پرجاپتی نے اشونی کماروں کو

اشونی کماروں نے اندر کو اندر نے آترہی پتر وغیرہ رشیوں کو۔جن سے اگنی ویش وغیرہ رشیوں نے سیکھ کر الگ الگ تصانیف کیں۔اُن گرنتھوں سے جن کے مضامین نہایت اعلےٰ پائے کے ہیں۔یہ اشٹانگ ہردیہ تیار کیا جاتا ہے جو نہ تو مختصر ہے۔اور نہ ہی طویل۔اسکے آٹھ انگ ہیں (۱) کائے چکتسا۔ (۲) بال چکتسا (۳) گرہ چکتسا (۴) اُوردھ وانگ (۵) شلیہ (۶) اگدتنتر (۷) رسائن (۸) واجی کرن۔

اختصار کے طور پر آدمی کے بدن میں وات۔پت۔اور کف تین دوش بیان کئے گئے ہیں۔ان کے خراب ہونے سے جسم خراب ہو جاتا ہے۔اور انکے ٹھیک کام کرنے سے جسم ٹھیک رہتا ہے۔اگرچہ یہ جسم کے تمام حصوں میں موجود ہیں۔تاہم ہردے سے اوپر کے حصے میں کف ہردے اور ناف کے درمیان میں پت اور ناف کے نچلے حصے میں وایو کا غلبہ ہوتا ہے۔

عمر کے پہلے حصے میں کف درمیانی حصے میں پت اور آخری حصے میں وات کا غلبہ ہوتا ہے۔دن کے پہلے حصے میں کف درمیانی میں پت اور آخری حصے میں وات کا غلبہ ہوتا ہے۔کھانے کے ہضم ہونے کے شروع میں کف درمیان میں پت اور آخر کار وات کا غلبہ ہو جاتا ہے۔وات کے بڑھ جانے سے اگنی کم وبیش ہوتی رہتی ہے۔پت کے زیادہ ہونے سے تیز اور کف کے زیادہ ہونے سے مدھم پڑ جاتی ہے۔اور ان تینوں کے بدرجہ اعتدال ہونے سے یکساں رہتی ہے۔شکم وات کے غلبے سے سخت ہو جاتا ہے۔پت کے غلبے سے نرم اور کف کے غلبے سے بدرجہ متوسط رہتا ہے۔اور جب یہ تینوں چیزیں درجہ اعتدال پر ہوں۔تو بھی شکم بدرجہ اوسط ہوتا ہے۔

دیج اور رج کے ملنے یعنی حمل قرار پانے کے وقت وات ۔ پت یا کف
میں سے جس چیز کا غلبہ ہو ۔ بچے کی پرکرتی (طبیعت) اُسی قسم کی ہوتی ہے ۔
یعنی اگر وات کی زیادتی ہو ۔ تو مولود کی پرکرتی ہینا (ادنےٰ) ہوگی ۔ پت کی زیادتی
سے مدھیم (درمیانہ) اور کف کی زیادتی سے اُتم (اعلےٰ) پرکرتی ہوگی ۔ اگر یہ ہر سہ
برابر برابر ہوں ۔ تو پھر تو کیا کہنا ۔ نہایت ہی اچھی پرکرتی ہوگی ۔ گر دو چیزوں کی
زیادتی نہایت خراب ہوتی ہے ۔ زہر میں جیسے زہر کا کیڑا نہیں مرتا ۔ ایسے ہی
رج اور ویرج میں ان دوشوں کے قدرتی طور پر واقع ہونے سے حمل کے
قرار پانے اور بڑھنے میں کوئی روکاوٹ نہیں ہوتی ۔

وات ۔ روکھی ۔ ہلکی ۔ سرد ۔ کھر (سخت) لطیف اور متحرک ہوتی ہے ۔
پت ۔ قدرے ۔ چکناہٹ لئے ۔ تیز ۔ گرم ۔ ہلکی ۔ بودار ۔ پھیلنے والی اور پتلی
ہوتی ہے ۔ **کف** ۔ چکنی ۔ سرد ۔ وزنی ۔ مند ۔ نرم ۔ ملائم اور قائم ہوتی ہے ۔
ان تینوں میں سے دو کا کم یا زیادہ ہونا "سنسرگ" کہلاتا ہے ۔ اور تینوں کی کمی
یا زیادتی سنپات کہلاتی ہے ۔

رس رکت ۔ مانس ۔ چربی ۔ ہڈی ۔ مغز ۔ شکر یہ سات دھاتو ہیں
اور دوشیہ (دوش کو قبول کرنے والی) ہیں ۔

پاخانہ ۔ پیشاب اور پسینہ وغیرہ "مل" کہلاتے ہیں ۔ اور یہ بھی دوشیہ
(دوش کو قبول کرنے والے) کہلاتے ہیں ۔

سب چیزوں کے یکساں ہونے سے ترقی ہوتی ہے اور باہمی مخالفت
تنزل کا باعث بن جاتی ہے ۔ میٹھے ۔ کھٹے ۔ نمکین ۔ کڑوے ۔ چرپرے اور
کسیلے یہ چھ قسم کے رس (ذائقے) ہیں ۔ جو تمام چیزوں میں پائے جاتے ہیں

ان میں سے پہلا سب سے زیادہ طاقت دینے والا ہے - دوسرا اُس سے کم اور تیسرا اُس سے کم - علے ہذا آخری یعنی کسیلا سب سے کم طاقت دیتا ہے۔

میٹھا - کھٹا اور نمکین رس وات کو دور کرتے ہیں -

کڑوا - چرپرا اور کسیلا یہ تینوں کف کو دور کرتے ہیں۔

کسیلا - کڑوا اور میٹھا پت کو دور کرتے ہیں - باقی کے تینوں وات کو بڑھاتے ہیں -

دنیا میں تین قسم کی چیزیں ہوتی ہیں - شمن (دوش کو شانت کرنیوالی) کوپن (دوش کو بڑھانے والی) اور سوستھ جنکے اثر سرد اور گرم دو طرح کے ہوتے ہیں -

پاک (جب کھانا معدے میں جاکر پک جاتا ہے تو اُسے پاک کہا جاتا ہے) تین طرح کا ہوتا ہے - میٹھا - کھٹا اور چرپرا -

ان چیزوں میں بیس گُن ہوتے ہیں -

وزن یا ہلکاپن - سستی یا تیزی - سردی یا گرمی - چکناہٹ یا روکھاپن نرمی یا سختی - گاڑھاپن یا پتلاپن - ملائمت یا درشتی - قیام یا حرکت - کثافت یا لطافت - سرائت یا لیس -

وقت - ارتھ اور کرم کے یوگ (استعمال) تین طرح کے ہوتے ہیں -

(۱) ہین (۲) متھیا (۳) اتی - اور (۴) ٹھیک -

ٹھیک استعمال تندرستی کا سبب ہے - اور باقی بیماری کے باعث دوشوں کا کم وبیش ہونا بیماری ہے - اور دوشوں کا ٹھیک ہونا صحت شاریرک (جسمانی) اور اگنتک (ناگہانی) دو قسم کے روگ ہوتے ہیں

اوران کے مرجع بھی دو ہی ہوتے ہیں۔ یعنی جسم اور من ہے۔
رج اور تم من کے دو دوش ہوتے ہیں۔ درشن (دیکھنا) سپرشن (چھونا) (درپرشن (سوال کرنا) تین طرح سے مریض کا امتحان کرنا چاہیئے۔
مرض کی شناختی ندان (بواعث)۔ ابتدائی علامات۔ علامات مرض۔ اُکشار موافق اور مخالف باتیں) اور سمپراپتی کو دیکھ کر کرنی چاہیئے۔

"دیش" دو طرح کا ہوتا ہے۔ بھومی اور دیہہ۔
"بھومی" تین قسم کی ہوتی ہے۔ جنگل۔ انوپ۔ سادھارن۔
"جنگل" وہ ہے جس میں وات کا غلبہ ہو۔
"انوپ" وہ ہے جسمیں کف زیادہ ہو۔
"سادھارن" وہ ہے۔ جسمیں وات۔ پت اور کف تینوں اوسط درجے کے ہوں۔

کال (گھڑی پل وغیرہ) اور ویادھی کیحالت ان دونوں کو خیال رکھ کر دوائی دینی چاہیئے۔
دوائی بھی دو طرح کی ہوتی ہے۔ شودھن (صاف کرنے والی) شمن (دبا دینے والی) جسم میں ہونے والے دوشوں کو بہ ترتیب مفصلہ ذیل سب سے اچھی دوائیں ہیں۔
وات کے لئے وستی پت کے لئے دریچن اور کف کے لئے ومن۔
وات کے لئے تیل پت کے لئے گھی اور کف کے لئے شہد۔ من کے دوشوں کے لئے سب سے اچھی دوائی بدھی۔ دھیرج (حوصلہ) آتما وغیرہ کا

گیان ہیں۔

علاج کے چار جزو ہیں - وید - دوائی - تیمار دار - اور بیمار - ان میں سے ہر ایک کے الگ الگ بھی چار چار گُن ہیں۔

وید - ہوشیار ہو - گورو سے بخوبی سمجھ کر شاستر کو پڑھا ہو - تجربہ کار اور شوچیت ہو (اندر باہر سے صفائی پسند ہو) اوشدھی بھو کلپ ہو یعنی وہ ہر طرح سے استعمال ہو سکتی ہو - مفید ہو - اچھی جگہ سے پیدا ہوئی ہو - اور مناسب ہو - تیمار دار - مریض سے محبت رکھنے والا - صاف ہوشیار اور عقلمند ہو۔

بیمار بھی چار قسم کا ہونا چاہیئے - دولت مند ہو - وید کا حکم ماننے والا ہو سمجھ دار ہو - اور متحمل مزاج ہو۔

ذیل کے مریض اچھے ہو جاتے ہیں۔

جنکا جسم ہر قسم کی دوائی کی برداشت کر سکے - جو جوان ہوں - جتیندریہ ہوں - جنکے مرم سنتھان[1] میں بیماری نہ ہو - بیماری کا باعث بھی معمولی ہو - ابتدائی علامات اور حالتِ مرض کی علامات معمولی ہوں - کوئی عارضہ نہ ہو۔

جنکے دوشیہ[2] دیش - رتو اور پرکرتی ایک سے نہ ہوں - علاج کے چاروں جزو موجود ہوں - گرہ موافق ہوں - دوش ایک ہو - مارگ بھی ایک ہو - اور نیا ہو۔

جن امراض میں شستروں کی ضرورت پڑتی ہے - اور جن میں اچھی اور

---

[1] مرم سنتھانوں کا بیان آگے آئیگا۔

[2] جنکا پیچھے ذکر آچکا ہے - یعنی دھاتو اور مل۔

بڑسی علامات ملی جلی پائی جاتی ہیں - وہ مشکل العلاج ہیں -

مرض کے صعب ہونے پر اور موافق چیزوں کے استعمال سے جسکی بیماری تو نہ جائے - مگر زندگی قائم رہے - وہ "یاپیہ" حالت کہلاتی ہے -

چوتھی حالت ناقابل علاج ہے - یعنی جب مریض کی حالت نہایت خراب ہو - اسکی اندریاں کام کرنے سے رہ گئی ہوں - اُس میں رِشٹ (مرنے کے وقت) کی علامات پائی جائیں - اور اُسے اُوت سکیہ (ثقیل چیزیں کھانے کی خواہش) بیخودی اور بیچینی ہو -

مفصلہ ذیل مریضوں کا علاج نہ کرنا چاہیئے -

جس سے وید دشمنی رکھتے ہوں - جس کے بادشاہ مخالف ہوں - جو ویدوں اور بادشاہوں کا مخالف ہو - جو اپنا دشمن ہو جسکے علاج کے چاروں جزو ٹھیک نہ ہوں - جس کا دھیان دوسرے کاموں میں بھی لگا ہو یعنی توجہ دیکر اپنا علاج نکرا سکتا ہو - جو وید کے حکم کے مطابق نہ چلے - جس کی عمر ختم ہوگئی ہو - جو شریر ہو - جو غمزدہ ہو - جو ڈرپوک ہو - جو کرتگھن (ناشکر گذار) ہو - جو اپنے تئیں وید سمجھتا ہو - اس کتاب کے ادھیاؤں کی فہرست یوں ہے -

(۶) ان سروپ وگیان۔ (کھانے کی چیزوں کا بیان)
(۷) ان رکھشا۔ (کھانے کی چیزوں کی حفاظت)
(۸) ماترا آشتی ۔ (مقدار خوراک)
(۹) دریہ آدی وگیان۔ (دریوں کا بیان)
(۱۰) رس بھید۔ (رسوں کی قسمیں)
(۱۱) دوش وگیان۔ (دوشوں کا بیان)
(۱۲) دوش بھید۔ (دوشوں کی قسمیں)
(۱۳) دوش اُپ کرم (دوشوں کا علاج)
(۱۴) دو وِد اُپ کرم (دو قسم کا علاج)
(۱۵) شودھن آدی گن سنگرہ۔ (مسہل وغیرہ ادویات کا اکٹھا کرنا)
(۱۶) سنیہ ودھی۔ (روغنوں سے پیٹ کو تر کرنے کا طریقہ)
(۱۷) اسوید ودھی۔ (پسینہ لانے کا طریق)
(۱۸) ومن ویریچن ودھی۔ (قے اور اسہال لانے کا طریقہ)
(۱۹) دستی ودھی۔ (حقنہ کرنے کا طریق)
(۲۰) نسیہ ودھی۔ (نسوار کا طریق)
(۲۱) دھوم پان ودھی۔ دُھواں (حقہ سیگرٹ) پینے کا طریقہ
(۲۲) گنڈوش آدی ودھی۔ (غرغرے کرنا)
(۲۳) آشچوتن انجن ودھی۔ (آنکھ میں دوائی اور سرمہ ڈالنے کا طریق)
(۲۴) ترپن پُٹ پاک ودھی۔ (آنکھوں کو تر کرنے کا طریق)
(۲۵) یَتر ودھی۔ (آلات کا استعمال)

(۲۶) شستر ودھی۔ (اوزاروں کا بیان)
(۲۷) سراویدھ ودھی۔ (فصد کھولنے کا طریق)
(۲۸) شلیہ اہرن ودھی۔ (Foreign substance کے نکالنے کا طریق)
(۲۹) شستر کرم ودھی۔ (اوزار چلانے کا طریق)
(۳۰) کھشار اگنی کرم ودھی۔ (کاسٹک ادویات اور آگ سے جلانے کا طریق)
یہ تیس ادھیائے سوتر ستھان کے ہیں۔

اب شاریر ستھان کے ادھیاؤنکی تفصیل سنو۔

(۱) گربھاوکرانتی شاریر۔ (حمل ٹھیرنے کا بیان)
(۲) گربھ ویاپک شاریر۔ (حاملہ کا بیان)
(۳) انگ وبھاگ شاریر۔ (مختلف اعضا کا بیان)
(۴) مرم وبھاگ شاریر۔ (مرم ستھانوں کا بیان)
(۵) وکرتی وگیان شاریر۔ (بگڑی ہوئی حالتوں میں جسم کا بیان)
(۶) دوت آدی وگیان شاریر۔ (قاصد سے شگن لینا)

اب ندان ستھان کے ادھیاؤنکی تفصیل بیان کرتے ہیں۔

(۱) سرو روگ ندان (تمام امراض کے مشترکہ امور متعلقہ تشخیص کا بیان)
(۲) جور ندان۔ (بخاروں کی تشخیص)
(۳) رکت پت کاس ندان۔ (ناک منہ سے خون جانا اور کھانسی کی تشخیص)
(۴) شواس ہدمہ اندان۔ (دمہ اور ہچکی کی تشخیص)
(۵) راج یکھشما ندان۔ (سل کی تشخیص)
(۶) مدات ندان کھشمار شراب سے پیدا ہونے والی شکایات)

(۷) ارش ندان۔ (بواسیر کی تشخیص)
(۸) اتی سار گرہنی ندان (اسہال اور سنگرہنی کی تشخیص)
(۹) موترا گھات ندان۔ (پیشاب کا رک جانا)
(۱۰) پرمیہہ ندان۔ (پیشاب کی بیماریوں کی تشخیص)
(۱۱) ودردی۔ وردہی۔ گلم ندان۔ (وددی۔ فتق اور باؤ گولے کی تشخیص)
(۱۲) اُدر ندان۔ (امراض شکم)
(۱۳) پانڈو روگ۔ شوتھ۔ وسرپ ندان۔ (زردی رنگ۔ سوج اور زہرباد کی تشخیص)
(۱۴) کشٹ شوتر کرمی ندان۔ (جذام۔ برص۔ اور کرموں کی تشخیص)
(۱۵) وات ویادہی ندان۔ (وات کی خرابیوں کی تشخیص)
(۱۶) وات رکت ندان۔ (وات رکت کی تشخیص)

اب چکتسا استھان کا حال سنو

(۱) جور چکتسا۔ (بخار کا علاج)
(۲) رکت پت چکتسا۔ (رکت پت کا علاج)
(۳) کاس چکتسا۔ (کھانسی کا علاج)
(۴) شواس ہکہ چکتسا۔ (دمہ ہچکی کا علاج)
(۵) راج یکھشما چکتسا (سل کا علاج)
(۶) چھردی۔ ہردروگ ترشنا چکتسا۔ (قے۔ امراض دل۔ اور تشنگی کا علاج)
(۷) مداتیہ چکتسا۔ (شراب سے پیدا ہونیوالی شکایات کا علاج)
(۸) ارش چکتسا۔ (بواسیر کا علاج)
(۹) اتی سار چکتسا۔ (اسہال کا علاج

(۱۰) گرہنی چکتسا۔ (سنگرہنی کا علاج)
(۱۱) مونترا گھات چکتسا۔ (پیشاب کے رک جانے کا علاج)
(۱۲) پرمیہہ چکتسا۔ (پرمیہہ کا علاج)
(۱۳) ودردی وردہی چکتسا (ودردی اور فتق کا علاج)
(۱۴) گلم چکتسا۔ (باؤگولے کا علاج)
(۱۵) اُدر چکتسا۔ (امراض شکم کا علاج)
(۱۶) پانڈو روگ چکتسا۔ (زردئی رنگ کا علاج)
(۱۷) شوپ چکتسا۔ (سوزش کا علاج)
(۱۸) وسرپ چکتسا۔ (زہرباد کا علاج)
(۱۹) کشٹ چکتسا۔ (جذام کا علاج)
(۲۰) شونتر۔ کرمی چکتسا۔ (برص اور کرموں کا علاج)
(۲۱) وات ویادہی چکتسا۔ (وات کی خرابیوں کا علاج)
(۲۲) وات شونت چکتسا۔ (وات رکت کا علاج)

اب کلپ ستھان کے ادھیاؤں کی تفصیل بیان کی جائیگی۔

(۱) ومن کلپ۔ (قے کرانے والی ادویات کا مفصل بیان)
(۲) وریچن کلپ۔ (مسہل ادویات کا مفصل بیان)
(۳) ومن وریچن ویاپت سدھی۔ (قے اور جلاب کی خرابیوں کا علاج)
(۴) وستی کلپ۔ (حقنے (وستی کرم) کا مفصل بیان)
(۵) وستی ویاپت سدھی۔ (وستی کی خرابیوں کا علاج)
(۶) بھیشج کلپ۔ (دواؤں کے اکٹھے کرنے اور مرکب ادویات کا بیان)

اب اُتر ستھان کے ادھیاؤں کی تفصیل بیان کیجاتی ہے

(۱) بال اُپ چرن - (بچوں کی تربیت)
(۲) بالامیئ پرتی شید ھ - (بچوں کے امراض کا بیان)
(۳) بال گرہ پرتی شید ھ - (بچوں کے گرہوں کا علاج)
(۴) بھوت وگیان - (بھوت)
(۵) بھوت پرتی شید ھ - (بھوت کا علاج)
(۶) اُنماد پرتی شید ھ - (جنوں کا علاج)
(۷) اپسمار پرتی شید ھ - (مرگی کا علاج)
(۸) ورتم روگ وگیان - (پپوٹوں کے امراض کا بیان)
(۹) ورتم روگ پرتی شید ھ - (پپوٹوں کے امراض کا بیان)
(۱۰) سندھی ست روگ وگیان - (آنکھونکی سفیدی اور سیاہی و سفیدی کے جوڑ کے امراض)
(۱۱) سندھی ست آست پرتی شید ھ - (آنکھونکی سفیدی سیاہی کے جوڑ اور سفیدی سیاہی کی امراض کا علاج)
(۱۲) ورشٹی روگ وگیان - (بصارت کے امراض کا بیان)
(۱۳) تمر پرتی شید ھ - (دھند کا علاج)
(۱۴) لنگ ناش پرتی شید ھ - (نابینائی کا علاج)
(۱۵) سرو آکھشی روگ وگیان - (آنکھ کا دُکھنے آنا)
(۱۶) سرو اکھشی روگ پرتی شید ھ - (آنکھیں دُکھنے کا علاج)
(۱۷) کرن روگ وگیان - (کانوں کی بیماریاں)
(۱۸) کرن روگ پرتی شید ھ - (کانوں کی بیماری کا علاج)
(۱۹) ناسہ روگ وگیان - (نتھنوں کے امراض)

(۲۰) ناسہ روگ پرتی شیدھ۔ (نتھنوں کے امراض کا علاج)
(۲۱) مکھ روگ وگیان۔ (منہ کے امراض)
(۲۲) مکھ روگ پرتی شیدھ (منہ کے امراض کا علاج)
(۲۳) شرو روگ وگیان۔ (امراض سر)
(۲۴) شرو روگ پرتی شیدھ۔ (امراض سر کا علاج)
(۲۵) برن وگیان۔ (برنوں کا بیان)
(۲۶) سدیو برن پرتی شیدھ۔ (برنوں کا علاج)
(۲۷) بھنگ پرتی شیدھ۔ (ہڈی ٹوٹ جانے کا علاج)
(۲۸) بھگندر پرتی شیدھ۔ (بھگندر کا علاج)
(۲۹) گرنتھی اربد۔ شلیپد آدی وگیان۔ (گرنتھی۔ رسولی اور فیل پا وغیرہ کا بیان)
(۳۰) گرنتھی آدی پرتی شیدھ۔ (گرنتھی وغیرہ کا علاج)
(۳۱) کھشدر روگ وگیان۔ (چھوٹے چھوٹے امراض)
(۳۲) کھشدر روگ پرتی شیدھ۔ (چھوٹے چھوٹے امراض کا علاج)
(۳۳) گیہ روگ وگیان۔ (عورتوں کے امراض اعضائے نہانی)
(۳۴) گیہ روگ پرتی شیدھ۔ (عورتوں کے امراض اعضاء نہانی کا علاج)
(۳۵) وش پرتی شیدھ۔ (زہروں کا علاج)
(۳۶) سرپ وش پرتی شیدھ۔ (سانپ کے زہر کا علاج)
(۳۷) کیٹ۔ لوت آدی پرتی شیدھ۔ (کیڑی وغیرہ کے کاٹے کا علاج)
(۳۸) موشکا لرک وش پرتی شیدھ۔ (چوہے اور دیوانہ کتے کے کاٹے کا علاج)
(۳۹) رسائن ادھیائے۔ (رسائین ادویات کا بیان)
(۴۰) واجی کرن ادھیائے۔ (باہی ادویات کا بیان)

دوسرا ادھیائے

دن چریہ (روزانہ زندگی کے متعلق ہدایات)

تندرست آدمی کو اپنی زندگی کی حفاظت کے لئے برہم مہورت میں۔ (سورج نکلنے سے چار گھڑی پہلے) اٹھنا چاہیئے۔ پھر حاجات ضروریہ سے فارغ ہو کر ہاتھ منہ دھو کر داتن کرے۔

داتن۔ آک۔ بڑ۔ خیر۔ کرنجوا۔ ارجن وغیرہ درختوں میں سے کسی ایک کی ہو۔ یا کسی کسیلے۔ چرپرے یا کڑوے درخت کی ہو۔ داتن کے اگلے سرے کو چبا کر نرم کر لینا چاہیئے۔ اور دانتوں پر اسطرح گھسنا چاہیئے۔ کہ دانت اور مسوڑھوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ محسوس ہو۔

داتن صبح کے وقت اور کھانا کھانے کے بعد کرنی چاہیئے۔

منفصلہ ذیل حالتوں میں داتن نہ کرنی چاہیئے

بدہضمی۔ قے۔ دمہ۔ کھانسی۔ بخار۔ لقوہ۔ پیاس منہ کے پک جانے۔ امراض دل۔ آنکھوں کی بیماری۔ نیز سر اور کان کی بیماری میں۔

داتن کے بعد ہمیشہ آنکھوں میں سوویر نامی انجن لگانا چاہیئے۔ آنکھیں تیجومئے (نور کا بقعہ) ہیں۔ انہیں ہمیشہ کف سے تکلیف ہوتی ہے۔ اسلئے ہر ساتویں روز آنکھوں سے پانی نکالنے کی خاطر رسونت ڈالنی چاہیئے اس کے بعد نسوار لیں۔ گنڈوش۔ اور دھوم پان کرنا چاہیئے۔ اور پان کھانا چاہیئے جس کی چھاتی میں زخم ہو۔ رکت پت ہو۔ روکھاپن سے آنکھیں دکھنی آگئی

ہوں۔ زہر کھایا ہو۔ غش آیا ہو۔ اور نشے میں ہو۔ اور جنکے سوکھا ہو۔ اُن سب کو پان نہ کھانا چاہیئے۔

مالش روز کرنی چاہیئے۔ اس سے بڑھاپا۔ تھکاوٹ۔ اور وات دور ہوتی ہے۔ آنکھوں کو صاف کرتی ہے۔ جسم کو مضبوط کرتی ہے۔ عمر کو بڑھاتی ہے۔ نیند لاتی ہے۔ چمڑے کو خوشنما کرتی ہے۔ اور مضبوط کرتی ہے مالش سر کان اور پاؤں میں خاص طور پر کرنی چاہیئے۔ جنکے بلغم ہے۔ جنہوں نے جلاب لیا ہے۔ اور جنہیں بدہضمی کی شکایت ہے۔ انہیں مالش ہرگز نہ کرنی چاہیئے۔ ورزش سے جسم ہلکا اور پھرتیلا ہو جاتا ہے۔ ہاضمہ بڑھ جاتا ہے۔ چربی کم ہو جاتی ہے۔ اعضا مضبوط سڈول اور گٹھیلے ہو جاتے ہیں۔

دات پت کی مرض والے بچے۔ بوڑھے۔ اور بدہضمی والے کو ورزش نہیں کرنی چاہیئے۔ طاقتور اور مرغن غذا کھانے والوں کو طاقت سے آدھی ورزش کرنی چاہیئے۔

موسم سرما اور بسنت رتو میں خوب ورزش کرنی چاہیئے۔ مگر دوسرے موسموں میں کم۔ ورزش کر کے سارے جسم کو آہستہ آہستہ ملنا چاہیئے زیادہ ورزش کرنے سے پیاس کا غلبہ ہو جاتا ہے اور کھشے روگ (سوکھا یا تپ دق) ہو جاتا ہے۔

پرتمک شواش (دمہ) رکت پت۔ شرم (تھکاوٹ) اور کلم (ڈھیلاپن) کھانسی۔ بخار۔ اور قے کی مرض ہو جاتی ہے۔

بہت ورزش کرنے سے بہت جاگنے سے بہت راستہ چلنے سے کثرت جماع بہت ہنسنے بولنے وغیرہ۔ ہمت سے بڑھ کر کام کرنے سے آدمی اسطرح

ناش ہو جاتا ہے۔ جیسے شیر ہاتھی کو کھینچتے کھینچتے مرجاتا ہے۔
اُبٹنا ملنا کف کو دور کرتا ہے۔ چربی کو پگھلاتا ہے۔ اور جسم کے حصوں کو قایم کرتا ہے۔ اور جلد کو صاف کرتا ہے۔
نہانا بھوک لگاتا ہے۔ مقوی باہ ہے۔ عمر کو بڑھاتا ہے۔ طاقت دیتا ہے حوصلہ پیدا کرتا ہے۔ خارش۔ میل۔ تھکاوٹ۔ پسینہ۔ اونگھنے۔ پیاس۔ جلن اور بدخیالات کو دور کرتا ہے۔ گرم پانی سے نچلے حصہ جسم کا دہونا طاقت دینے والا ہے۔ سر کا گرم پانی سے دہونا۔ آنکھوں اور بالوں کی طاقت کو دور کرتا ہے۔ نہانا لقوہ۔ آنکھ۔ کان اور منہ کی امراض۔ دستوں کی مرض ہیں۔ اپھارہ۔ بدہضمی۔ زکام اور کھانا کھاکر منع ہے۔
کھانا ہضم ہونے پر مفید اور مناسب مقدار میں غذا کھانی چاہیئے حاجات ضروریہ کو زور سے نہیں لانا چاہیئے۔ اور نہ حاجات ضروریہ سے فارغ ہوئے بغیر دوسرا کام کرنا چاہیئے۔ قابل علاج بیماری میں بغیر آرام ہوئے اور کام نہ کرنا چاہیئے۔ سب جیوؤں کی سب خواہشیں سکھ کی خاطر ہوتی ہیں۔ اور سکھ دہرم کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اسلئے دہرم پر قایم رہنا چاہیئے۔ اچھے کاموں میں مدد کرنے والے دوستوں کو پریم سے رکھنا چاہیئے۔ اور دوسروں سے دور بھاگنا چاہیئے۔
ہنسا۔ چوری۔ اینتھا کام (نکھد کام) یہ جسم کے پاپ ہیں۔ چغلی۔ کڑوا بول۔ جھوٹ۔ یاوہ گوئی۔ یہ زبان کے دوش ہیں۔ پرانیوں کے مارنے کا خیال۔ دوسروں کے گنوں کو نہ دیکھ سکنا شاستر کے برخلاف چلنا یہ تین من کے پاپ ہیں۔

بے روزگار - بیمار - اور عزیزوں کی حسب حیثیت مدد کرنی چاہیئے - کیڑے مکوڑوں کو بھی اپنے جیسا جاندار تصور کرنا چاہیئے۔

دیوتا - گائے - برہمن - بوڑھے - وید - راجہ اور مسافر کی عزت کرنی چاہیئے ضرورتمندوں کو مایوس نہ لوٹانا چاہیئے - نہ انہیں جھڑکنا چاہیئے - اور نہ انکا نا آدر کرنا مناسب ہے - برا چاہنے والے دشمن سے بھی ہمیشہ نیکی کرنا اچھا ہے۔ خوشحالی اور مصیبت دونوں میں ایک سا رہنا چاہیئے۔

بواعث کی خوبی کو دیکھنا چاہیئے۔ نتیجہ کی پرواہ نہ کرنی چاہیئے - باوقت مفید سوچ سمجھ کر - اور مصلحت آمیز گفتگو کرنی چاہیئے۔

خوش گو - نیک چلن اور باالفت بننے کی کوشش کرنی چاہیئے - اکیلا آدمی کبھی سکھی نہیں ہوتا۔

جس طرح ہر شخص پر اعتبار کر لینا نامناسب ہے - ویسے ہی ہر شخص کو بے اعتباری کی نظروں سے دیکھنا بھی ٹھیک نہیں۔

نہ کسی کو اپنا دشمن سمجھنا چاہیئے - اور نہ ہی اپنے تئیں کسی کا دشمن جتانا اچھا ہے - مالک کو کسی کے سامنے تحقیر سے یاد نہ کرنا چاہیئے - اور نہ ہی اس سے بے الفتی رکھنی چاہیئے۔

جو شخص جس طرح سے خوش ہو سکتا ہے - اس سے ویسے ہی پیش آنا مناسب ہے - اندریوں کو نہ زیادہ تکلیف دینی چاہیئے - اور نہ ہی نہ زیادہ راحت کا عادی بنانا اچھا ہے۔

کوئی کام جو دھرم - ارتھ اور کام سے خالی ہو - نہ کرنا چاہیئے - اس کے خلاف بھی دستور العمل نہ بنانا چاہیئے - بلکہ اعتدال سب سے اچھا طریقہ ہے۔

سر کے بال۔ ناخن اور داڑھی کے بال ہمیشہ کٹا دینے چاہئیں۔ ہاتھ پاؤں اور مل نکلنے کے مقامات کو ہمیشہ صاف رکھنا چاہیئے۔ ہر روز نہانا چاہئیے خوشبودار اشیاء۔ رتن۔ سدّھ منتر۔ دوائی۔ چھاتا[1]۔ اور جوتا[2] ہر وقت پاس رکھنے چاہئیں اچھے اور صاف کپڑے پہننا مناسب ہے۔ جو نہ بہت قیمتی ہوں۔ اور نہ زرق برق کے ہوں۔

سامنے سے چار ہاتھ تک راستہ دیکھتے ہوئے چلنا چاہئے۔ رات کے وقت یا کسی ضروری کام پر جاتے وقت سر پر پگڑی باندھ لینی اور ہاتھ میں لاٹھی لے لینی چاہیئے۔

چیت۔ پوجیہ۔ دھوجا (جھنڈا) چھایہ (سایہ) بھسم (راکھ) تُش (چاولوں کے چھلکے) غلاظت۔ ریت۔ ٹھیکرے۔ قربان گاہ۔ اور غسل کی جگہ کو پھلانگنا نامناسب ہے۔

دریا کو بازوؤں سے تیر کر کبھی عبور نہ کرنا چاہیئے۔ آگ کے ڈھیر کے پاس جانا منع ہے۔ مشتبہ کشتی۔ درخت اور ٹوٹی پھوٹی سواری پر نہ چڑھنا چاہیئے۔ چھینکتے۔ ہنستے اور جمائی لیتے وقت منہ کو کھلا نہ رکھنا چاہیئے۔ نتھنوں کو کھرچتے رہنا۔ زمین کو کھودتے رہنا۔ اور اعضا کو ہلاتے بیٹھے رہنا نامناسب ہے۔

---

[1] و [2] جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ چھاتا اور جوتا ہندوؤں کی ایجاد نہیں ہیں۔ بلکہ انکے موجد اہل چین یا اہل مصر ہیں۔ وہ اس مقام کو غور سے پڑھیں۔ اور چرک میں دیکھیں۔ کہ سنسکرت میں چھاتے کے لئے "آت پتر" اور جوتے کے لئے "پد تران" کے الفاظ کہاں سے آ گئے۔ اگر ہندو ان چیزوں کا استعمال نہ جانتے تھے تو ان الفاظ کے موضوع ہونے کی کیا وجہ ہے۔

سخت جگہ پر دیر تک بیٹھے رہنا منع ہے۔ جسم۔ بانی اور من کو تھک جانے
سے پہلے ہی کام سے ہٹا لینا چاہیئے۔ دو زانو ہو کر دیر تک بیٹھنا بھی ٹھیک نہیں
رات کے وقت درختوں کے پاس رہائش نہ کرنا چاہیئے۔
چبوترہ۔ شمشان کے گرد نواح۔ چوک اور دیو مندر میں رات کے وقت نہ
ٹھہرنا چاہیئے۔
قتلگاہ۔ ویرانہ۔ خالی مکان اور شمشان میں دن اور رات میں کسی
وقت بھی نہ ٹھہرنا چاہیئے۔
سورج کیطرف ہرگز نہ دیکھنا چاہیئے۔ بوجھ سر پر نہ اٹھانا چاہیئے باریک
چمکدار۔ امید[1] (مکروہ) اور اپریہ[1] چیز کو متواتر نہ دیکھتے رہنا چاہیئے۔
شراب کا لینا۔ دینا۔ بنانا اور بیچنا منع ہے۔
پوربی ہوا۔ دھوپ۔ گرد و غبار۔ اوس اور آندھی سے بچنا چاہیئے۔
ٹیڑھے ہو کر چھینکنا۔ جمائی لینا۔ سونا۔ کھانا۔ اور جماع کرنا مضر ہیں۔ کوہل[2]
چھایہ[3] میں نہ بیٹھنا چاہیئے۔ راجہ کی مخالفت نہ کرنی چاہیئے۔
ویال[4]۔ سانپ۔ سینگ دار جانوروں۔ کمینہ آدمیوں۔ اناریہ۔ اور
زیادہ چالاک اشخاص کی نوکری نہ کرنی چاہیئے۔
نیک آدمیوں سے جھگڑا کرنا برا ہے۔ سندھیا کے وقت بن کھانا
کھانا۔ جماع کرنا۔ سونا۔ پڑھنا اور سوچنا منع ہے۔

---

[1] جس کے دیکھنے سے دل و دماغ کو نفرت ہو یا جس سے کسی شخص کو یونہی نفرت ہو۔ [2] کوہل۔ ان چھوٹی چھوٹی ندیوں کو کہتے ہیں۔ جو پہاڑوں میں بہتی پھرتی ہیں۔ کوہل چھایہ سے مراد یہ ہے کہ اگر اوپر کوئی کوہل بہ رہی ہو۔ تو اسکے نیچے نہ بیٹھنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ کنارہ ٹوٹ جائے۔ اور پانی بہا کر غاروں میں گرا دے [4] مست ہاتھی جیسے خطرناک جانوروں سے مراد ہے۔

دشمن کے گھر کا اور بگیہ کا کھانا نہ کھانا چاہیئے۔ کنجکوں۔ ویشیاؤں۔ اور سود پر گذر اوقات کرنے والوں کے ہاں کا کھانا بھی منع ہے۔

جسم کے اعضا مثلاً منہ اور ناک سے باجہ نہ بجانا چاہیئے۔ ہاتھوں اور بالوں کا فضول ہلانا منع ہے۔

دو پانیوں دو آگوں۔ اور دو قابل عزت بزرگوں کے بیچ میں سے گزرنا منع ہے۔

جلتے ہوئے مردے کے دھوئیں کے قریب نہ بیٹھنا چاہیئے۔ شراب میں مگن رہنا سخت نقصان دہ ہے۔ عورتوں پر اعتبار کرنا اور عورتوں کو آزادی دینا ٹھیک نہیں۔

تمام کاموں میں دنیا سب سے بڑی اُستاد ہے۔ اسلیئے دنیوی کاموں میں لوک مریادا سے ادہر اُدہر نہ ہونا چاہیئے۔

سب جانداروں پر رحم کرنا۔ خیرات کرنا۔ جسم۔ زبان۔ اور دل کا قابو میں رکھنا دوسرے کے کام کو اپنا سمجھ کر انجام دینا ہی سد برت ہے

جو آدمی ہمیشہ اس بات پر غور کرتا اور اسے یاد رکھتا ہے۔ کہ میرے دن اور رات کسطرح گذرتے ہیں" وہ کبھی تکلیف نہیں اُٹھاتا۔

مختصر طور پر یہ آچار (چلن) کا بیان ہے۔ جو شخص اسپر عامل رہتا ہے وہ تندرست صاحب اقبال اور دراز عمر ہو کر دنیا اور عاقبت میں سُرخروئی حاصل کرتا ہے۔

سد نیک چلنی

تیسرا ادھیائے

رِتُوچریا

(موسموں کے متعلق ہدایات)

سال میں چھ رِتو ہوتے ہیں۔

(۱) ششر (خزاں) (۲) بسنت (بہار) (۳) گریشم (گرما) (۴) ورشا (برسات) (۵) شرد (گلابی جاڑا) (۶) ہیمنت (جاڑا)

پہلے تین رِتو اُترائن کہلاتے ہیں۔ انہیں آدان بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ ان میں آدمیوں کی طاقت کم ہو جاتی ہے۔ ان موسموں میں سورج کے اُترائن (شمال کیطرف) ہونے کیوجہ سے دھوپ اور ہوا بہت تیز۔ گرم اور رُوکھی ہو جاتی ہے۔ جس سے دُنیا کے سومیہ گُن (سرد خواص) کم ہو جاتے ہیں۔ اور کڑوا کسیلا اور چرپرا رس طاقتور ہو جاتے ہیں۔ اسلئے آدان آگنیہ (گرم) ہے آخری تین رِتو دکھشائن کہلاتے ہیں۔ انہیں وسرگ بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ ان میں آدمیوں کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ ان موسموں میں سورج کے دکھشائن (جنوبی رخ) ہونے کے سبب سومیہ (سردی) بڑھ جاتی ہے بارش اور ٹھنڈی ہواؤں کے چلنے سے زمین کی گرمی کم ہو جاتی ہے۔ اور تری زیادہ ہو جاتی ہے۔ اسلئے ترش۔ نمکین اور میٹھے رس طاقتور ہو جاتے ہیں۔

سردی میں طاقت بڑھ جاتی ہے۔ برسات اور گرمی میں کم ہو جاتی ہے اور باقی موسموں میں بدرجہ اوسط رہتی ہے۔

ہیمنت۔ ہیمنت رتو میں سردی کے رکنے کیوجہ سے طاقتور آدمیوں کی اگنی تیز ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ تھوڑی غذا کھانیوالے کے دھاتو وایو کے بڑھ جانے کے سبب کمزور ہو جاتے ہیں۔ اسلئے میٹھے۔ ترش اور نمکین رسوں کا خوب استعمال کرنا چاہیئے۔ راتوں کے لمبے ہو جانے سے صبح ہی بھوک لگ آتی ہے۔ اسلئے حاجات ضروریہ سے فراغت حاصل کرکے ذیل کی ہدایت پر عمل کرنا چاہیئے۔

وات کو دور کرنیوالے تیلوں کی مالش کرائیں۔ سر میں[1] تیل لگائیں مٹھی چاپی کرائیں۔ اور کشتی لڑنے والے استادوں کے ساتھ زور کریں بدن کو پاؤں سے لتڑوائیں۔ کیلی چیزوں کے ساتھ (جن میں سے روغن نکال لیا گیا ہو) بطریق مناسب غسل لیکر۔ کیسر۔ کستوری۔ اگر وغیرہ کا لیپ لگائیں۔ اور اگر وغیرہ سے تیار کیا ہوا دھوپ جلائیں۔

چکنے رس۔ چربی دار جانوروں کے گوشت۔ گڑ کی شراب۔ سرامنڈ۔ سرا مدھرا گیہوں۔ میٹھی۔ ماش۔ گنا۔ دودھ سے تیار کئے ہوئے۔ اچھے اچھے بھوجن چربی اور تیل استعمال کریں۔

نہانے دھونے کے لئے گرم پانی کا استعمال رکھیں۔

روئی دار۔ چرمی۔ ریشمی ٹسری اور بالوں کے کپڑے پہنیں۔ جن کا سوبھاؤ گرم ہو۔ اور وزن میں ہلکے ہوں۔ اوڑھنے اور بچھونے کے لئے بھی نرم۔ گدگدے اور گرم کپڑے استعمال کرنے چاہئیں۔

---

[1] جیسے آیورویدک فارمیسیوٹیکل کمپنی لمیٹڈ لاہور کے نلمنی دلاس تیل۔ اور شروبھینگ تیل ہیں۔ نلمنی دلاس ۴ اونس قیمت عہ۔ شروبھینگ ۸ اونس قیمت ۱۲؍

شائع کردہ آیورویدک فارمیسیوٹیکل کمپنی لمیٹڈ گمٹی بازار لاہور

دھوپ میں بیٹھ کر فائدہ اٹھائیں۔ اور پسینہ لیں۔
جوتے کا ہمیشہ استعمال رکھنا چاہیئے۔
خوبصورت۔ نوجوان چہاردہ سالہ نازنین جن کے جسم۔ دھوپ۔ کیسر اور جوانی کی مستی سے گرم ہیں۔ موسم سرما کی سردی کو آسانی سے دور کر دیتی ہیں
جن مکانوں کو کوئلے سلگا کر گرم کیا گیا ہو۔ ان کے مکینوں کو سردی کی سختی سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔
ششر ۔ ششر رُتو میں تو مندرجہ صدر دستور العمل پر خصوصاً عامل رہنا چاہیئے۔ کیونکہ اس موسم میں روکھائی اور سردی اور بھی بڑھ جاتی ہے
بسنت ۔ بسنت رُتو میں سردی کی جمع شدہ کف سورج کی کرنوں سے پگھل کر معدے کی اگنی کو کم کر دیتی ہے۔ اور بیماریوں کا باعث بنجاتی ہے اسلیئے قے آور چیزوں اور نیز نسواروں سے اس کف کو بہت جلد دور کر دینا چاہیئے۔ نیز زود ہضم اور خشک غذا۔ ورزش۔ اُبٹنا اور مٹھی چاپی سے بڑھی ہوئی کف کم ہو سکتی ہے۔
غسل ہیکر اگر۔ چندن اور کافور کا لیپ کرنا چاہیئے۔
پرانے گیہوں۔ جَو۔ شہد۔ جنگلی جانوروں کا گوشت۔ اور کباب کھائیں۔ آسو۔ ارشٹ۔ سیدھو۔ ملدو یک۔ یا مادہو میں آم کا رس ملاکر دوستو کے حلقے میں بیٹھکر نوخیز نازنین معشوقہ کے ہاتھ سے لیکر پئیں۔
سونٹھ کا پانی۔ اورک کا رس۔ متھروں کا پانی۔ چندن سے تیار کردہ پانی۔ اور شہد کا پانی پئیں۔

شائع کردہ آیورویدک فارمیسیوٹیکل کمپنی لمیٹڈ گمٹی بازار لاہور

سرد مقامات اور ایسے بنوں میں جہاں دکھنی ہوائیں آتی ہوں۔ جہاں پانی بہ رہا ہو۔ جہاں سورج کی شعاعوں کا گزر نہ ہو۔ جہاں ہیرون کی روشنی پھیل رہی ہو۔ جہاں کوئلیں کوک رہی ہوں۔ اور جہاں رنگا رنگ کے پھول کھل کر ہوا کو مشک بیز بنا رہے ہوں۔ دوستوں کی صحبت میں آنند سے دوپہر کا وقت گزار دیں۔

مگر دن کے سونے۔ ثقیل۔ چکنی۔ مرغن۔ ترش۔ سرد اور میٹھی اشیاء کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہیے۔

گریشم رتو میں سورج بہت گرمی کا باعث ہوتا ہے۔ اسلئے دن کے وقت کف کم ہو جاتی ہے۔ اور وایو بڑھ جاتی ہے۔ اسلئے اس موسم میں نمکین چرپری۔ اور کھٹی اشیاء نیز ورزش اور دھوپ سے بچنا چاہیئے۔

میٹھی غذا۔ زود ہضم۔ سرد اور پتلی چیزیں زیادہ کھانی چاہئیں۔

سرد پانی سے غسل لیکر کھانڈ ملا کر ستو چاٹیں۔ شراب بالکل نہ پئیں۔ اور اگر پئیں تو بالکل کم۔ اور بہت سا پانی ملا کر پینا چاہیئے۔ ورنہ سوج۔ جلن غشی۔ اور بدن میں ڈھیلا پن ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

چاندا اور کُند کے پھول جیسے سفید چاول جنگلی جانوروں کے گوشت کے شوربے کے ساتھ کھائیں۔

گاڑھے بس نہ پینے چاہئیں۔ رسالہ[1]۔ راگ[2] اور کھانڈو[3] پئیں یا پانک پنچ سار[4]

---

[1] میٹھا اور دہی سے ہو سکے کو رسالہ کہتے ہیں [2] معمولی پکے ہوئے شربت کو راگ بولتے ہیں [3] ترش شربت۔ جیسے سکنجبین لیمو۔ یا شربت فالسہ کو کھانڈو کہا جاتا ہے۔ [4] انگور۔ مہوا۔ کھجور۔ گنبھاری۔ اور فالسہ کو ہموزن لیکر ان کے رس نکال لیں۔ اور مشک کافور سے خوشبودار کر لیں۔ اسے پانک پنچ سار کہتے ہیں

مٹی کے نئے برتن ہیں بنا کر خوب پئیں۔
کیلے کی پھلیاں اور پنس کے پھل ترشی ملا کر چمچے کے ساتھ بہ لطف و رغبت کھائیں۔
پاٹلا اور مشک کافور سے خوشبودار کیا ہوا۔ ٹھنڈا پانی پینا چاہیئے۔
رات کے وقت چاند کی کرنوں کا لطف اٹھانا چاہیئے۔
بھینس کا دودھ مصری ملا کر چاند اور ستاروں کی روشنی میں رکھ چھوڑیں۔ اور جب خوب سرد ہو جائے نوش جان کریں۔
ایسے بنوں میں جہاں تال کے درخت کھڑے آسمان سے باتیں کر رہے ہوں۔ جہاں شال کے برکھش جھوم رہے ہوں۔ جہاں انگوروں کے خوشے لٹک رہے ہوں۔ جہاں مادھوی کی بیلیں چاروں طرف چھا رہی ہوں۔ اور ایسے باغیچوں میں جہاں چھتنار اور گھنے درختوں کی وجہ سے سورج کی شعائیں نہیں پہنچ سکتیں۔ ایسے بستروں پر سونا چاہیئے۔ جن پر آم کے پتے اور پھل خوشبودار سرد پانی سے تر کر کے بچھائے گئے ہوں سورج کی گرمی سے بچنے کیلئے دوپہر کیوقت ایسے مکانوں میں سونا چاہیئے جن میں بستروں پر کیلے۔ کنول اور نیلوفر کے پتے بچھے ہوئے ہوں۔
خس کی خوشبو سے ہوئے پانی کے لطف لیں۔
رات کو ایسے محلوں پر سوئیں۔ جہاں چاند کی کرنیں بے روک پہنچتی ہوں۔ جس کا چت لگانے پر ہے۔ جس نے چندن کا لیپ لگا رکھا ہے۔ جس نے پھولوں کی مالا پہنی ہوئی ہے۔ جس نے شہوت نفسانی سے دل کو الگ کر لیا ہے۔ جو بہت باریک کپڑے پہنے ہوئے ہے۔ جس پر تال

اور کنول کے بنے ہوئے پنکھے ہو رہے ہیں۔ وہ پنکھے جو پانی سے تر ہیں۔ اور جن سے سرد ہوا آتی ہے۔ جو مشک کافور کی مالا۔ اور ہری چندن کا ہار پہنے ہوئے ہے۔ کنول مکھ نازک کمر نازنین جس کے جی کو لبھا رہی ہیں۔ غم والم اُسکے قریب تک نہیں پھڑک سکتے۔

ورشا ۔ آوان سے معدے کی اگنی خراب ہو کر ورشا رتو میں اور بھی خراب ہو جاتی ہے۔

ورشا رتو میں بادلوں کے محیط آسمان ہونے۔ ہوا کے مرطوب ہو جانے۔ فوراً سردی پڑ جانے۔ زمین سے فاسد بخارات کے اُٹھنے پانی کے گدلا ہو جانے۔ اور معدے کی اگنی کے مدہم پڑ جانے کے سبب تینوں دوش[1] خراب ہو جاتے ہیں۔ جو آپس میں ایک دوسرے کو خراب کر دیتے ہیں۔

اسلئے اوسط درجے کی معمولی غذا جو زود ہضم اور اگنی کو بڑھانے والی ہو۔ استعمال کرنی چاہیئے۔

جلاب وغیرہ سے جسمانی صفائی کر لینی چاہیے۔

پُرانے چاول۔ مصالحہ اور گھی ڈالکر پکائے ہوئے گوشت کا شوربا۔ جنگلی جانوروں کا گوشت۔ دال بھاجی کا شوربا۔ پُرانی شراب دہی کا پانی جس میں سونچل نمک ملایا جائے۔ پنچ کول[2] غذا کے لئے اچھی چیزیں ہیں۔

انترکھش جل Rain water، کنوئیں کا پانی جوش[3] دیا ہوا پانی پینے کے لئے مناسب ہیں۔

---

[1] وات۔ پت اور کف سے مراد ہے۔ [2] پپلا مول۔ مگھ۔ چب۔ چترا اور سونٹھ سے مراد ہے [3] اس سے ثابت ہو سکتا ہے کہ پرانے ہند وطبیب جانتے تھے کہ جوش دینے سے پانی صاف ہو جاتا ہے۔ اور یہ کوئی نئی دریافت نہیں ہے۔

بہت خراب دن میں غذا ایسی ہونی چاہیئے۔ جس میں شہد۔ ترشی۔ نمک۔ اور روغن کا معتدبہ حصہ ہو۔ خشک اور زود ہضم ہو۔

ننگے پاؤں چلنا مضر ہے۔ خوشبودار چیزیں ہر وقت پاس رکھنی چاہئیں۔ اور دہوپ دیکر خوشبودار کئے ہوئے کپڑے پہننے چاہئیں۔

محل کے اوپر سونا چاہیئے۔ اور سونے میں اوس۔ سردی اور سرد ہوا سے بچنا چاہیئے۔

دریائی پانی۔ پانی میں ملے ہوئے ستو۔ دن کا سونا۔ ورزش اور دہوپ سب مضر ہیں۔ اسلئے اس موسم میں ان سے بچنا چاہیئے۔

شرد۔ ورشا رتو کے بعد سورج کی گرمی فوراً تیز ہو جاتی ہے۔ اسلئے ورشا رتو کی جمع شدہ پت شرد رتو آنے پر بڑھ جاتی ہے۔ اس کی تیزی کو دور کرنے کے لئے گھی اور کڑوی اشیاء کا استعمال کرنا چاہیئے نیز جلاب لینا اور فصد کھلوانا مناسب ہے۔

بھوک لگنے پر غذا زود ہضم کھانی چاہیئے۔ جس میں کڑوے۔ میٹھے اور کسیلے رس کا حصہ زیادہ ہو۔

چاول عمدہ قسم کے۔ مونگ۔ مصری۔ آملے۔ پرول شہد اور جنگلی جانوروں کا گوشت اس موسم کے لئے اچھی غذائیں ہیں۔

پینے کے لئے وہ پانی اچھا ہے۔ جو سورج کی شعاعوں سے گرم اور چاند کی کرنوں سے ٹھنڈا کیا گیا ہو۔ اور اگست ستارہ کے طلوع ہونے کے سبب زہریلے اثرات سے پاک ہو گیا ہو۔

یہ پانی پاک وصاف ہوتا ہے۔ کسی طرح کی خرابی نہیں کرتا۔ نہ ہی

خشکی پیدا کرتا ہے۔ اور امرت کے سے فوائد رکھتا ہے۔ ایسے "ہنسودک"
کہا جاتا ہے۔
رات کو مکان کی چوٹی پر چاندنی کا لطف اٹھانا چاہیئے۔
چندن۔ خس اور مشک کافور کی خوشبو میں بسے ہوئے صاف کپڑے اور
پھولوں کے ہار پہننے چاہئیں۔
اوس۔ دہی۔ تیل۔ چربی۔ دھوپ۔ تیز شراب۔ دن کے سونے۔ پوربی
ہوا اور کھاری چیزوں کے پیٹ بھر کر کھانے سے اجتناب لازم ہے۔
موسم برسات اور سرما میں میٹھے۔ کھٹے اور نمکین رسوں کا استعمال
رکھنا چاہیے۔
موسم بسنت میں کڑوے۔ چرپرے اور کسیلے رس استعمال کریں۔
موسم گرما میں میٹھے رسوں کا استعمال مناسب ہے۔
شرد رتو میں میٹھے۔ کڑوے اور کسیلے رسوں کا استعمال کرنا چاہیئے۔
شرد رتو اور بسنت رتو میں روکھے کھانوں کا اور گریشم و شرد رتو میں
ٹھنڈے کھانے کھانا چاہیئیں۔ اور باقی موسموں میں اسکے خلاف عمل
کریں۔
ہمیشہ سب رسوں کا استعمال رکھنا چاہیئے۔ اور ہر موسم میں اس رس کا
بکثرت استعمال کریں۔ جو مناسب موسم بیان کیا گیا ہے۔
موسم کے ابتدائی اور آخری سات سات ایام موسم کی تبدیلی کے دن
ہوتے ہیں۔ اسلیئے ان ایام میں پہلا دستور چھوڑ دیں۔ اور دوسرا دستور
رفتہ رفتہ بڑھاتے جائیں۔ کیونکہ پرانا دستور فوراً چھوڑنے اور نیا دستور فوراً

عمل میں لانے سے کئی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

چوتھا ادھیائے

روگ ان اُتپادنیہ[1]

حاجات ضروریہ یعنی بادِ مخالف۔ پاخانہ۔ پیشاب۔ چھینک۔ پیاس۔ بھوک۔ نیند۔ کھانسی۔ تکان سے پھول جانے والے سانس۔ جمائی۔ آنسو۔ قے اور وِیرج کو نہ روکنا چاہیئے۔

بادِ مخالف کے روکنے سے پیٹ کا گولا۔ اپھارہ۔ دردِ شکم۔ جسم کا ڈھیلا پڑ جانا۔ وات پیشاب اور پاخانہ کی قبض۔ نظر کا کمزور ہو جانا۔ حرارت غریزی کا کم ہو جانا۔ دل کی بے چینی وغیرہ عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔

سنیہن اور سویدن کرانا چاہیئے۔

کھانے پینے میں ہوا کے خارج کرنیوالی چیزیں دینی چاہئیں اور ورتی و دستی دینی چاہئیں۔

پاخانہ روکنے سے پنڈلیوں میں کھچاوٹ ہونا۔ زکام۔ سردرد۔ کثرت ڈکار۔ پیٹ میں وقتاً فوقتاً درد کا اٹھنا۔ گرانیٔ قلب۔ اور منہ کے راستے پاخانہ کی بدبو آنا وغیرہ۔ نیز وہ عوارضات جنکا ذکر بادِ مخالف کے روکنے کے بیان میں کیا

---

[1] یعنی وہ تدابیر جن سے امراض پیدا ہونے سے رک جائیں یعنی امراض کے پیدا ہونے کے اسباب کا بیان۔

گیا ہے۔ پیدا ہو جاتے ہیں۔
پیشاب کے روکنے سے۔ اعضاء شکنی۔ سنگ مثانہ۔ عضو تناسل اور ونکھشن میں درد۔
نیز مذکورہ بالا عوارضات پیدا ہو جاتے ہیں۔
علاج - ورتی دیں۔ مالش کریں۔ دوائیوں کے پانی میں بٹھائیں پسینہ دیں۔ اور وستی کرم کرائیں۔
پاخانہ کے روکنے سے پیدا ہونے والے امراض میں قبض کشا چیزیں کھلانی چاہئیں۔
پیشاب کے روکنے سے پیدا ہونیوالے امراض میں کھانے سے پیشتر یا غذا کے ہضم ہونے کے بعد گھی کا پلانا مناسب ہے۔ گھی اتنا دینا چاہئے جو دن رات میں ہضم ہو سکے۔
ڈکار کے روکنے سے کھانے میں خواہش نہیں رہتی۔ لرزہ ہوتا ہے قبض ہو جاتی ہے۔ چھاتی اور دل رک جاتے ہیں۔ اپھارہ کھانسی اور ہچکی وغیرہ عوارضات پیدا ہو جاتے ہیں۔
علاج - وہی کرنا چاہئے جو ہچکی میں کیا جاتا ہے۔
چھینک کے روکنے سے درد سر۔ اندریونکی کمزوری۔ گردن کا جکڑ جانا لقوہ وغیرہ عوارضات پیدا ہو جاتے ہیں۔
تیز دھوم پان کرنے۔ تیز سرمہ لگانے۔ تیز چیز کے سونگھنے۔ یا رکی ہوئی چھینک کو سورج کیطرف دیکھکر واپس لائیں۔ اور سنیہن اور سویدن پر عمل کریں۔

پیاس کے روکنے سے سوکھا۔ اعضاء کا ڈھیلا پن۔ بہرہ پن۔ غشی۔ چکر۔ دل کی بے چینی وغیرہ عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔

علاج ۔ سرد کرنا چاہیئے۔

بھوک کے روکنے سے اعضاء شکنی۔ اروچی۔ جی متلانا۔ دُبلا پن۔ درد شکم۔ اور سر میں چکر آنا وغیرہ عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔

علاج ۔ زود ہضم۔ روغن۔ گرم اور تھوڑی مقدار میں کھانا کھلانا چاہیئے۔

نیند روکنے سے بے قراری۔ سر درد۔ آنکھوں کا بھاری پن۔ سستی۔ جمائیاں آنا۔ اور اعضا شکنی وغیرہ عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔

علاج ۔ نیند بھر کر سونا۔ اور مٹھی چاپی کرانی چاہیئے۔

کھانسی کے روکنے سے کھانسی کا بڑھ جانا۔ دمہ۔ اروچی۔ دل کی بیچینی سوکھا۔ اور ہچکی وغیرہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

علاج ۔ کھانسی کے دور کرنے والے زود اثر علاج کرنے چاہیئں۔

ورزش کرتے یا زور سے دوڑنے کے سبب جب دم پھول جاتا ہے اُسے شرم شواس کہتے ہیں۔ اس کے روکنے سے پیٹ کا گولا۔ دل کی بیچینی اور غشی وغیرہ عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔

علاج ۔ آرام سے لیٹنا چاہیئے۔ اور وات کے دور کرنے والے علاج کرنے چاہیئں۔

جمائی کے روکنے سے۔ چھینکوں کی سی شکائیت پیدا ہو جاتی ہے۔ وات کو دُور کرنیوالی ادویات سے اسکا علاج کرنا چاہیئے۔

آنسوؤں کے روکنے سے۔ زکام۔ آنکھ۔ سر اور دل میں درد۔ گردن

کے پٹھوں کا جکڑ جانا۔ اروچی سر چکرانا۔ اور پیٹ کا گولہ وغیرہ عوارضات پیدا ہو جاتے ہیں۔

علاج۔ نیند بھر کے سونا چاہیئے۔ شراب کا استعمال کرنا چاہیئے اور دلچسپ میٹھی کہانیاں سننی چاہئیں۔

قے کے روکنے سے زہرباد۔ چھپاکی۔ فساد خون۔ آنکھ کا دُکھنا۔ خارش۔ بھُس۔ بخار۔ کھانسی۔ دمہ۔ دل کا گھٹنا۔ چھائیاں اور سوزش ہو جاتی ہے

علاج۔ گنڈوش (غرغرے کرانا) فاقہ رکھنا۔ روکھی چیزیں کھا کر قے کرنا ورزش۔ فصد کھلوانا۔ جلاب لینا۔ تیل میں نمک اور کھار ملا کر مالش کرنا مفید ہے۔

ویریہ کے روکنے سے ویریہ کا بہتے رہنا۔ عضو تناسل میں درد۔ سوزش۔ بخار۔ دل کی بے چینی۔ پیشاب کا رک جانا۔ اعضائے شکنی۔ انتر ودھی (فتق) پتھری اور نامردی وغیرہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں

علاج۔ گوشت مرغ۔ اور باسمتی کے عمدہ چاول کھائیں۔ شراب کا استعمال کریں۔ وستی کرم اور مالش کرائیں۔ دوائیوں کے پانی میں بٹھلائیں۔ وستی والی دوائیوں سے تیار کردہ دُودھ استعمال کرانا چاہیئے دل کو لبھانے والی نازنین استریوں سے لہو ولعب میں مشغول ہونا چاہیئے۔

لاعلاج حالت۔ حاجات ضروریہ کے روکنے کے سبب جسے پاخانہ کی قے ہو اور جو دُبلا پتلا ہو جائے۔ پیاس اور درد سے بے چین ہو اسکی معیت لاعلاج سمجھنی چاہیئے۔

تمام بیماریاں حوائج ضروریہ کے روکنے اور خواہ مخواہ پیدا کرنے سے ہوتی ہیں اُن شکایات کا علاج جو عام طور پر واقعہ ہوتی ہیں۔ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ اِن سب میں وات زیادہ تر خرابی کا موجب ہے۔ ان میں کھانے پینے کی چیزیں اور ادویات ایسی استعمال کرنی چاہئیں۔ جن سے ہوا خارج ہو سکے۔

جو شخص اس دنیا اور عاقبت میں بھلا چاہتا ہے۔ اُسے جتیندریہ بنکر۔ لالچ۔ حسد۔ عداوت۔ کینہ اور محبت وغیرہ جذبات کو قابو میں رکھنا چاہیئے۔ مناسب وقت پر فضلات کے صاف کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ فضلات زیادہ مقدار میں جمع ہو کر زندگی کا خاتمہ کر دیتے ہیں۔

فاقہ کشی اور پاچن ادویات کے استعمال سے دبائے ہوئے "دوش" کبھی کبھی پھر سر اُٹھا لیتے ہیں۔ لیکن جو دوش "سنشودھن" کرم سے ٹھیک کئے جائیں وہ پھر کوئی خرابی پیدا نہیں کر سکتے۔

اندرونی صفائی کے بعد مناسب طریق اور مناسب ترتیب سے بلحاظ موسم اور وقت کے رسائن اور مہی ادویات کا استعمال کرنا چاہیئے۔

جب دواؤں کے زیادہ استعمال سے کمزوری واقع ہو جائے تو مناسب غذاؤں سے جسم کو موٹا کرنے کی تدبیر کرنی چاہیئے۔ شالی چاول۔ ساٹھی چاول۔ گیہوں۔ مونگ۔ گوشت اور گھی وغیرہ میں دل پسند اور ہاضم مصالح ملالیں تاکہ کھانے کی خواہش پیدا ہو۔ اور کھانا اچھی طرح سے ہضم ہو سکے۔

مالش۔ اوبٹنا۔ غسل۔ نرُوہن وستی اور سنیہن وستی سے بھی کمزور جسم تر و تازہ ہو سکتا ہے۔

اِن تدابیر پر عمل کرنے سے تندرستی اور طاقت ملتی ہے۔ عقل تیز ہوتی ہے رنگ نکھرتا ہے۔ اندریاں شدھ ہوتی ہیں۔ قوت باہ بڑھتی ہے۔ اور عمر طویل ہوتی ہے۔ جو بیماریاں بھوت۔ زہر۔ ہوا۔ آگ۔ زخم۔ بھگن۔ کام۔ کرودھ (غصہ) اور خوف سے پیدا ہوتی ہیں وہ "اگنتک" کہلاتی ہیں۔

خیالی پلاؤ پکانے کی عادت چھوڑ دینا۔ اندریوں کو قابو میں رکھنا۔ وقعات سے عزت حاصل کرنا۔ ملک۔ وقت اور اپنی حالت کا علم۔ اور نیک چال چلن کا رکھنا۔ جسمانی اور ناگہانی امراض سے بچنے اور پیدا شدہ امراض سے نجات حاصل کرنے کے لئے بہت مفید طریقہ ہے۔

جو شخص سردیوں میں پیدا ہونے والے دوشوں کو بسنت میں اور گرمیوں میں پیدا ہونے والے دوشوں کو برسات میں اور برسات میں پیدا ہونے والے دوشوں کو شرد رتو میں میں صاف کر دیتا ہے۔ وہ موسمی بیماریوں سے بچا رہتا ہے جو شخص مناسب آہار و بہار رکھتا ہے۔ سمجھ سوچ کر چلتا ہے۔ وشیوں سے آزاد رہتا ہے۔ دان دیتا ہے۔ سب جانداروں کو ایک سا جانتا ہے۔ راستباز ہے عفو کی خصلت رکھتا ہے۔ علما اور فضلا کی خدمت کیلئے کمر بستہ رہتا ہے۔ وہ کبھی بیمار نہیں ہوتا۔

پانچواں ادھیائے

درو (رقیق) اور درویہ (ٹھوس) اشیار

مینہہ کا پانی (Rain water) زندگی بخشنے والا۔ تروتازگی دینے والا۔ دل بڑھانے والا۔ عقل کو روشن کرنے والا۔ پتلا۔ بے ذائقہ۔ راحت دینے والا۔ ٹھنڈا۔ ہلکا۔ اور امرت کی مانند ہوتا ہے۔ سورج۔ چاند اور ہوا کے چھونے سے ملک اور وقت کے لحاظ سے مفید یا مضر ہوتا ہے۔

جو پانی میل سے پاک ہو اور چاندی کے برتن میں ڈالے ہوئے شالی چاولوں میں لیس نہ پیدا کر سکے۔ اور ان کی رنگت کو تبدیل نہ کر دے۔ وُہی پینے کے لائق ہے۔ جو پانی اس کے برخلاف خواص رکھتا ہے۔ وہ سمندری کہلاتا ہے اور اسوج و کاتک کے مہینوں کے سوا سے کبھی نہ پینا چاہیئے۔

مینہہ کا پانی (Rain water) جو کسی اچھے برتن میں ڈال کر رکھا گیا ہو۔ اور خراب نہ ہو گیا ہو۔ وہ ہمیشہ پیا جا سکتا ہے۔ ایسے پانی کے نہ ملنے کی حالت میں وہ پانی پینا چاہیئے۔ جو بلحاظ خواص وصفات مینہہ کے پانی کے برابر ہے۔ اور جو دَل دار سطح والی اور کالی یا سفید زمین پر پڑا ہوا ہو۔ ایسا پانی جس میں کیچڑ ملا ہوا ہو۔ کائی پڑ گئی ہو۔ تنکوں۔ پتوں سے خراب ہو گیا ہو۔ جس میں سورج چاند اور ہوا کا دخل نہ ہو۔ تازہ برسا ہو۔ کثیف اور بھاری ہو۔ جھاگ دار یا کرم دار ہو گرم یا نہایت ٹھنڈا ہونے کی وجہ سے دانتوں کو لگتا ہو۔ نہ پینا چاہیئے۔

بے موسم بارش کا پانی اور موسم برسات کے پہلے مینہہ کا پانی ہرگز نہ پینا چاہیئے کیونکہ اس میں ہوا کے رہنے والے چھوٹے چھوٹے جانداروں کا پاخانہ پیشاب اور زہریلا لعاب ملا ہوتا ہے۔

جو دریا مغربی سمندر میں گرتے ہیں۔ تیز رو ہیں۔ اور جن کا پانی صاف ہے

ان کا پانی استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔

لیکن اگر ایسے دریاؤں کا پانی ایک مقام پر ٹھیرا ہوا ہو۔ تو وہ پانی کیڑے۔ فیل پا۔ سر۔ دل اور گلے کے امراض کو پیدا کرتا ہے۔ صوبہ ملئے پراچیہ[1] (گوڑ) آونیتو[2] (مالوہ) اور اپرانتا[3] (کانکن) کے دریاؤں کا پانی بواسیر کی بیماریاں پیدا کر دیتا ہے۔

مہیندر[4] (کلنگ) سے نکلنے والے دریاؤں کے پانی سے امراض شکم اور فیل پا پیدا ہو جاتے ہیں۔

سہیہ[5] اور بندھ[6] سے نکلنے والے دریاؤں کا پانی۔ فساد خون۔ پانڈو روگ اور امراض دل پیدا کرتا ہے۔

پاری یاتر[7] سے نکلنے والے دریاؤں کا پانی دوشوں کو دور کرتا ہے۔ اور طاقت اور پرشارتھ کو پیدا کرتا ہے۔

سمندر کا پانی تینوں دوشوں کو پیدا کرتا ہے۔

کنوئیں اور تالاب وغیرہ کے پانیوں کو جانگل دیش۔ آنوپ دیش۔ اور شیل دیش (کوہی علاقہ) کے لحاظ سے مفید یا مضر[8] سمجھنا چاہیئے

جن اشخاص کا ہاضمہ کمزور ہو۔ اور باؤ گولہ کی بیماری ہو۔ انہیں زیادہ پانی نہ پینا چاہیئے۔

پانڈو روگ۔ اودر روگ۔ بواسیر۔ اتی سار۔ سنگرہنی۔ اور ورم کے بیماروں

---

[1] [2] [3] [4] [5] [6] [7] سب قدیم ہندوستان کے جغرافیئے کے نام ہیں۔ اور جو لوگ کہا کرتے ہیں کہ قدیم ہندو جغرافیئے سے نابلد تھے۔ وہ اسے ذرا غور سے پڑھیں۔ [8] جانگل دیش کا پانی ہلکا ہوتا ہے شیل دیش کا بہت ہلکا۔ اور آنوپ دیش کا پانی بہت بھاری ہوتا ہے۔ ۱۲

کو بھی پانی نہ پینا چاہیئے۔ شرد اور گریشم رتوؤں کے ماسوا تندرست آدمی کو بھی کم پانی پینا چاہیئے کھانے کے پہلے کھانے کے بیچ میں اور کھانے کے بعد پانی پینے والے اشخاص بالترتیب لاغر درمیانہ قد و قامت کے اور موٹے ہوتے ہیں۔

شراب کی مستی۔ طبیعت کی گسلمندی۔ غشی۔ قے۔ تکان اور سر کا چکر۔ ٹھنڈے پانی کے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں۔ پیاس۔ گرمی۔ رکت پت اور زہر کو بھی ٹھنڈا پانی دور کر دیتا ہے۔ گرم پانی بھوک لگاتا ہے۔ خوراک کو ہضم کرتا ہے گلے اور مثانے کو صاف کرتا ہے۔

ہچکی۔ اپھارہ۔ وات۔ کف۔ نئے بخار۔ کھانسی۔ زکام۔ دمہ اور پسلی کے درد میں جلاب لینے کے بعد نیز جبکہ ابھی غذا ہضم نہ ہو چکی ہو۔ گرم کر کے ٹھنڈا کیا ہوا پانی پینا ابھشیند (لبس) نہیں کرتا۔ ہلکا ہوتا ہے۔ اور پت دوش میں مفید نیز تینوں دوشوں کو دور کرتا ہے۔

ناریل کا پانی۔ چکنا۔ با ذائقہ۔ میٹھا۔ ٹھنڈا۔ ہاضم۔ مقوی باہ۔ اور ہلکا ہوتا ہے۔ پیاس۔ پت۔ اور وات کو دور کرتا ہے۔ مثانے کو صاف کرتا ہے۔ موسم برسات میں آسمان کا برسا ہوا پانی (Rain water) اور ندی کے پانی بالترتیب اچھے اور برے ہیں۔

دودھ۔ ذائقے میں میٹھا ہوتا ہے۔ مرغن ہے اور روح کو بڑھاتا ہے دھاتو کو زیادہ کرتا ہے۔ وات۔ پت کو دور کرتا ہے۔ مقوی باہ ہے۔ کف پیدا کرتا ہے۔ بھاری اور ٹھنڈا ہوتا ہے۔

گائے کا دودھ۔ زندگی بخشنے والا اور رسائن ہے۔ زخمیوں اور

کمزوروں کے لئے مفید ہے۔ میدھا کو زیادہ کرتا ہے اور طاقت کو بڑھاتا ہے عورتوں کے دودھ کو زیادہ کرتا ہے۔ قبض کشا ہے۔ تکان۔ سر کے چکر۔ نشہ اور افلاس کو دور کرتا ہے۔ دمہ۔ کھانسی۔ پیاس اور بھوک کو رفع کرتا ہے۔ پرانے بخار، موتر کرچھ۔ اور رکت۔ پت کو دور کرتا ہے۔

بھینس کا دودھ۔ تیز ہاضمہ والوں اور ان لوگوں کے لئے مفید ہے جنہیں نیند نہ آتی ہو۔ ثقیل (بھاری) اور ٹھنڈا ہوتا ہے۔

بکری کا دودھ۔ تھوڑا پانی پینے۔ ورزش کرنے، چرپرے اور کڑوے کھانوں کے سبب ہلکا ہوتا ہے۔ سوکھے، بخار، دمہ، رکت پت اور اتی سار کو دور کرتا ہے۔

اونٹنی کا دودھ۔ قدرے روکھا اور گرم ہوتا ہے۔ ذائقے میں نمکین ہوتا ہے۔ ہاضم اور ہلکا ہے اور وات۔ اپھارہ۔ کرم۔ سوج۔ پیٹ کی خرابی اور بواسیر کو مفید ہے۔

عورت کا دودھ۔ وات، پت، رکت، چوٹ لگنے اور آنکھوں کے امراض، کوتر پن، آشچوتن۔ اور نسیہ کے طور پر استعمال کرنا مفید ہے

بھیڑ کا دودھ۔ دل کے لئے مضر ہے۔ گرم ہوتا ہے۔ وات کے امراض کو دور کرتا ہے۔ ہچکی۔ دمہ۔ پت اور کف پیدا کرتا ہے۔

ہتھنی کا دودھ۔ طاقت کو قائم رکھتا ہے۔

سم والے جانور۔ مثلاً گھوڑی یا گدھی کا دودھ۔ بڑا گرم اور ہلکا ہوتا ہے۔ ٹانگوں اور بخاروں کی وات دیا دھیوں کو دور کرتا ہے۔ ترش اور نمکین

ہوتا ہے۔ بدن کو جکڑ دیتا ہے۔

کچا دودھ ۔ ابھشیند (لیس) کرتا ہے۔ اور بھاری ہوتا ہے

مناسب طور پر جوش دینے کے بعد مفید بن جاتا ہے۔

زیادہ کاڑھا ہوا دودھ بھاری ہو جاتا ہے۔

دھارا وشن (نیم گرم) امرت کے برابر ہوتا ہے۔

دہی ۔ معدے میں جا کر پکنے کے بعد کھٹا ہو جاتا ہے ۔ قابض ۔ ثقیل اور گرم ہوتا ہے ۔ چربی ۔ ویریہ ۔ طاقت ۔ کف ۔ پت ۔ رکت ۔ اگنی اور سوجن پیدا کرتا ہے اسے دیکھ کر کھانے کو جی للچا آتا ہے ۔ اروچی اور شیتک وشم جور کے لئے مفید ہے زکام ۔ موتر کرچھ اور سنگرہنی کو بھی فائدہ دیتا ہے ۔ روکھا ہوتا ہے ۔ رات کے وقت اسے ہرگز نہ کھانا چاہیئے ۔ اور نہ ہی گرم کر کے کھانا چاہیئے۔

بسنت ۔ گریھم اور شرد رتوں میں بھی اس کا کھانا منع ہے ۔ مونگ کی دال ۔ شہد ۔ آملہ ۔ گھی اور کوزہ مصری ۔ دہی کے مصلح ہیں ۔ ان کے بغیر دہی کو استعمال نہ کرنا چاہیئے ۔ نہ ہی اسکا استعمال متواتر کرنا چاہیئے ۔ وہ دہی بھی ہرگز نہ کھائیں جو اچھی طرح سے جما ہوا نہ ہو ۔ ورنہ بخار ۔ رکت ۔ پت ۔ زہر باد ۔ فساد خون ۔ پانڈو روگ اور دوار سر پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے ۔

تکر (مٹھا) زود ہضم ہوتا ہے ۔ کسیلا اور کھٹا ہوتا ہے ۔ بھوک لگاتا ہے کف ۔ پت اور وات کو دور کرتا ہے ۔

سوجن ۔ پت کی خرابی ۔ بواسیر ۔ سنگرہنی ۔ پیشاب کے رُکنے اور اروچی کو دور کرتا ہے ۔ تلی ۔ باؤگولہ ۔ گھی کے زیادہ کھانے سے پیدا ہونے والی خرابی ۔ گر

(مصنوعی زہر) پانڈو روگ کو دور کرتا ہے۔
مستو (دہی کا پانی) مساموں کو کھولتا ہے۔ اندر کے بوجھ کو دور کرتا ہے۔ اور ہلکا ہوتا ہے۔
ماکھن۔ تازہ ماکھن۔ مقوی باہ۔ ٹھنڈا۔ مقوی حسن افزا۔ زود ہضم اور سنگراہی ہوتا ہے۔ وات۔ پت۔ رکت۔ چھے۔ بواسیر لقوہ۔ اور کھانسی کو دور کرتا ہے۔
دودھ سے نکالا ہوا ماکھن سنگراہی ہے۔ رکت پت اور آنکھوں کی بیماریوں کو دور کرتا ہے۔
گھی۔ بدھی۔ حافظہ۔ میدھا۔ بل۔ عمر۔ ویرج اور آنکھوں کے لئے مفید ہے۔ بچوں اور بوڑھوں سب کو طاقت دیتا ہے۔ اولاد حسن۔ نزاکت۔ اور خوش آوازی کے خواہشمندوں کی آرزو کو پورا کرتا ہے۔ دبلوں۔ نبلوں۔ اور زہرباد کے مریضوں۔ نیز آگ ہتھیاروں سے زخمی ہو کر کمزور ہونے والوں کو فائدہ دیتا ہے۔
وات۔ پت۔ زہر۔ جنون۔ سوکھا۔ افلاس اور بخار کو دور کرتا ہے۔ اور روغنوں میں سرد ہوتا ہے۔ عمر کو قائم کرنے والی چیزوں میں سب سے بڑھکر ہے۔ اسکے باطریق استعمال کرنے سے ہزاروں تکلیفیں دور ہو جاتی ہیں۔
پرانا گھی۔ مستی۔ مرگی۔ غشی۔ سر۔ کان۔ آنکھ اور یونی کی امراض کو دور کرتا ہے۔ زخموں کو صاف کر دیتا اور انگور لاتا ہے۔ غرض اس میں ہزاروں فوائد مضمر ہیں۔

کلاٹ[1] - پی یُوش[2] اور کورچکا[3] - دوش اور دربرنج پیدا کرتے - نیند لاتے اور کف بڑھاتے ہیں - نیز سنگراہی اور ثقیل ہوتے ہیں۔

دودھ اور گھی گائے کا سب سے اچھا ہوتا ہے۔ سب سے برا دودھ اور گھی بھیڑ کا ہوتا ہے۔

گنے کا رس - ثقیل اور مرغن ہوتا ہے - موٹا کرتا ہے - کف اور پیشاب پیدا کرتا ہے - مقوی باہ اور سرد ہوتا ہے - اور رکت - پت کو دور کرتا ہے - میٹھا اور قبض کُن ہوتا ہے - اور اکولے حصے کا رس نمکین ہوتا ہے - دانت سے دباکر جو رس چوسا جائے - وہ کھانڈ کے برابر مفید ہوتا ہے۔

بیلنے سے پیرے ہوئے گنے کا رس - جڑ - اکولے حصے - کیڑے کے کھائے ہوئے حصے کے رس کے خلط ملط ہو جانے - میل وغیرہ کے مِل جانے کی وجہ سے خراب ہوتا ہے - اور اگر تھوڑی دیر تک پڑا رہے تو مضر ہو جاتا ہے - جلن پیدا کرتا ہے - زیادہ ثقیل ہو جاتا ہے - اور بوجھ پیدا کرتا ہے۔

گنوں میں سب سے اچھا پونڈا ہوتا ہے - جو سرد - مفرح اور رسبھی ہوتا ہے اس سے دوسرے درجے پر کاتھا ہوتا ہے۔

شاٹ پرورک - کانتار اور نیپالی وغیرہ بالترتیب کسیقدر کھار پن اور کسیلا پن لئے ہوتے ہیں - کسیقدر گرم بھی ہوتے ہیں - اور قدرے جلن پیدا کرتے ہیں۔

---

[1] کلاٹ - تھوڑا دودھ اور زیادہ دہی کا مٹھا ملا کر بنایا جاتا ہے - [2] پی یوش - لوہلی - [3] کورچکا - دہی کا مٹھا اور دہی ملا کر بنایا جاتا ہے - ۱۲

راب ۔ ثقیل اور ابھشیندی ہوتی ہے ۔ اندر میل کو جمع کرتی ہے اور پیشاب لاتی ہے۔

گڑ ۔ صاف کیا ہُوا بہت کف نہیں کرتا ۔ مگر ناصاف گڑ پیٹ میں کرم پیدا کرتا ہے ۔ اور مجا ۔ مید ھا ۔ خون اور گوشت سب کو مضر ہے۔

پرانا گڑ ۔ اچھا ہوتا ہے ۔ وہ مفرح اور مفید ہوتا ہے۔

نیا گڑ ۔ ہاضمہ کو کمزور کرتا ہے ۔ اور کف پیدا کرتا ہے ۔

شکر ۔ کھانڈ اور مصری ۔ بالترتیب ایکدوسرے سے اچھی ہیں ۔ مقوی باہ ہیں ۔ زخمی اور دبلے پتلے آدمیوں کے لئے مفید ہیں ۔ نیز رکت ۔ پت اور وات کو دور کرتی ہیں ۔

جواہاں کی کھانڈ ۔ ویسے ہی گن رکھتی ہے ۔ لیکن کڑواہٹ لئے میٹھی اور تھوڑی سی کسیلی ہوتی ہے ۔

سب کھانڈیں ۔ جلن ۔ پیاس ۔ قے ۔ غشی ۔ اور رکت پت کو دور کرتی ہیں

اکشو وکاروں میں مصری سب سے اچھی ہے ۔ اور راب سب سے خراب ہے۔

شہد ۔ آنکھوں کے لئے بڑی مفید چیز ہے ۔ چھیدی (رسد کاٹنے والا) ہے پیاس ۔ کف ۔ زہر ۔ ہچکی اور رکت پت کو دور کرتا ہے ۔ پرمیہہ ۔ کُشٹ ۔ کرم ۔ قے دمہ ۔ کھانسی اور دستوں کو دور کرتا ہے ۔ برن کو صاف کرتا ہے ۔ ملاتا ہے ۔ اور دور کرتا ہے ۔ وات پیدا کرتا ہے ۔ روکھا ۔ کسیلا ۔ اور میٹھا ہوتا ہے ۔ شہد کی مصری بھی ایسے ہی فوائد رکھتی ہے ۔

گرم کیا ہوا شہد ۔ موسم گرما میں ۔ گرم طبیعت والے کو اور گرم چیزوں کے

ساتھ کھانا نقصان دیتا ہے۔ قے کرانے اور نزوہن دستی میں گرم کیا ہوا شہد منع نہیں ہے۔ کیونکہ پکنے بغیر ہی وہ اندر سے جلدی نکلجاتا ہے۔

تیل۔ اپنے اپنے بیج کے موافق فائدے رکھتے ہیں۔ عام طور پر تیز اور پھیل جانے والے ہوتے ہیں۔ اور چمڑے کے امراض پیدا کرتے ہیں۔ نیز آنکھوں کے لئے غیر مفید ہیں۔ لطیف اور گرم ہوتے ہیں۔ اور کف نہیں کرتے۔ تپلوں کو موٹا کرنے اور موٹوں کو تپلا کرنے کے لئے مفید ہیں۔ رُنڈ ولی کو دور کرتے ہیں۔ کیڑوں کو مارتے ہیں۔ اور دوسری دواؤں کے ملاپ سے سب دوشوں کو دور کرتے ہیں

ارنڈ کا تیل۔ کڑوا۔ گرم۔ میٹھا۔ دست آور اور ثقیل ہوتا ہے۔ بدھ باؤگولہ۔ وات۔ کف۔ اُدر۔ وشم جور۔ اور اُس درد و سوج کو۔ جو کمر، اعضائے مخصوصہ اور پیٹ کے قریب میں واقع ہو فائدہ دیتا ہے۔

سرخ ارنڈ کا تیل۔ گرم لیسدار۔ اور بدبو دار ہوتا ہے۔

سرسوں کا تیل۔ چرپرا۔ گرم اور تیز ہوتا ہے۔ کف۔ ویرج اور وات کو دور کرتا ہے۔ قدرے رکت پت پیدا کرتا ہے۔ چھپاکی۔ فساد خون۔ بواسیر۔ برن اور پیٹ کے کرموں کو دور کرتا ہے۔

بہیڑے کا تیل۔ میٹھا۔ سرد اور ثقیل ہوتا ہے۔ بالوں کے لئے مفید ہے۔ پت اور وات کو دور کرتا ہے۔

نیم کا تیل۔ زیادہ گرم نہیں ہوتا۔ ذائقے میں کڑوا۔ اور پیٹ کے کرموں و فساد خون کے لئے مفید ہے۔

السی اور کسنبے کے تیل۔ گرم ہوتے ہیں۔ جلد کو خراب کرتے ہیں۔ کف اور پت پیدا کرتے ہیں۔

چربی اور مجھا marrow) وات کو دور کرتے ہیں۔ طاقت دیتے ہیں۔ اور پت کو بڑھاتے ہیں۔ چربی اور مجھا کے فوائد ویسے ہی ہوتے ہیں جیسے کہ گوشت کے۔ یعنی ہر جانور کی چربی اور مجھا اس کے گوشت کے سے ہی فوائد رکھتے ہیں۔

میدھا۔ کے خواص بھی وہی ہیں۔ جو چربی اور مجھا کے بیان کیئے گئے ہیں

شراب۔ بھوک لگاتی ہے۔ کھانے کی خواہش پیدا کرتی ہے۔ تیز اور گرم ہوتی ہے۔ سنتوش اور طاقت دیتی ہے۔ میٹھی۔ کڑوی اور چرپری ہوتی ہے۔ معدے میں پکنے کے بعد ترش ہو جاتی ہے۔ اور قبض کشا ہے۔

جس شراب کا ذائقہ کسیلا پن لیئے ہو۔ وہ آواز۔ رنگ اور حسن کو ٹھیک کرتی ہے۔ تندرستی کی حفاظت کرتی ہے۔ جنہیں نیند نہیں آتی ہے۔ اُن سب کے لئے مفید ہے۔ لاغر اور موٹے آدمیوں کو بھی فائدہ دیتی ہے۔ خشک اور لطیف ہوتی ہے۔ مساموں کو کھول دیتی ہے۔ اور وات۔ کف کو دور کرتی ہے۔ شراب کے یہ فوائد جبھی ظاہر ہوتے ہیں جب مناسب مقدار میں اور مناسب وقت پر پی جائے۔ ورنہ زہر کے برابر ہے۔

نئی شراب تینوں دوش پیدا کرتی ہے۔ اور ثقیل ہوتی ہے۔ مگر پرانی شراب اس کے برخلاف صفات رکھتی ہے۔

شراب کو گرم چیزوں کے ساتھ نہ استعمال کرنا چاہیئے۔ نہ ہی اُس شخص کو

اس کا استعمال کرنا چاہیئے جس نے جلاب لیا ہو اور جسے بھوک نے ستا رکھا ہو
بہت تیز اور بہت نرم شراب ہی نہ پینی چاہیئے۔ اور نہ ہی تھوڑے سامان
کے ساتھ پینا مناسب ہے۔ مکدر شراب پینے کے قابل نہیں ہوتی۔
سُرا۔ باؤ گولہ۔ اُدر۔ سوکھے۔ بواسیر۔ اور سنگرہنی کو دور کرتی ہے۔ تر
اور ثقیل ہوتی ہے۔ وات کو دور کرتی ہے۔ استریوں کے دودھ۔ میدھا خون
پیشاب اور کف کو بڑھاتی ہے۔
وارونی بھی اسیطرح کے فوائد رکھتی ہے۔ دل کے لیئے مفید، ہلکی اور
تیز ہوتی ہے۔ پیٹ کے درد اور کھانسی، قے۔ دمہ، قبض، اپھارہ اور زکام کو
دور کرتی ہے۔
وَیبھیتکی سُرا۔ زیادہ تیز نہیں ہوتی۔ بلکہ ہلکی ہوتی ہے۔ اور دوسری شرابوں
کے برخلاف بَرَن، پانڈو روگ اور فساد خون میں زیادہ مخالف نہیں ہے۔
ارشٹ۔ جیسی چیزوں سے تیار کیجائے۔ ویسے ہی فوائد رکھتی ہے اور
ہر قسم کی شراب سے اچھی ہوتی ہے۔ سنگرہنی، پانڈو روگ، کشٹ، فساد خون
بواسیر، سوجن، پیٹ کی خرابی، بخار، پیٹ کے گولے، کرم، تلی کو دور کرتی ہے۔
ذائقے میں کسیلی اور چربری ہوتی ہے۔ اور وات پیدا کرتی ہے۔
انگوری شراب۔ دُبلا کرتی ہے۔ دل کے لیئے مفید ہے۔ زیادہ گرم
نہیں ہوتی۔ اور میٹھی و قبض کشا ہے۔ پانڈو روگ، پرمیہہ۔ بواسیر اور پیٹ
کے کرموں کو دور کرتی ہے۔ وات اور پت کو بھی قدرے بڑھا دیتی ہے۔
کھجور کی شراب۔ انگوری شراب کی نسبت کم فوائد رکھتی ہے۔ وات کو

بڑھا دیتی ہے اور ثقیل ہوتی ہے۔

کھانڈ کی شراب ۔ خوشبودار اور میٹھی ہوتی ہے ۔ زیادہ نشہ دار نہیں ہوتی ۔ دل کے لئے مفید اور ہلکی ہوتی ہے۔

گڑ کی شراب ۔ پاخانہ اور پیشاب لاتی ہے ۔ باد مخالف کو خارج کرتی ہے ۔ پیاس بجھا دیتی اور بھوک لگاتی ہے۔

سیدھو ۔ وات ۔ پت ۔ پیدا کرتی ہے ۔ اور روغن اور کف کی خرابیوں کو دور کرتی ہے۔

پکو رس ۔ میدھا ۔ سوجن ۔ پیٹ کی خرابی ۔ اور بواسیر کو دور کرتا ہے۔

شہد کی شراب ۔ پتلا کرتی ہے ۔ تیز ہوتی ہے ۔ اور پر میہہ ۔ زکام و کھانسی کو دور کرتی ہے۔

سرکہ ۔ رکت ۔ پت اور کف کو ہلا دیتا ہے ۔ باد مخالف کو خارج کرتا ہے بہت گرم ۔ تیز ۔ روکھا اور کھٹا ہوتا ہے ۔ دل کو بھاتا ہے ۔ کھانے کی خواہش پیدا کرتا ہے ۔ قبض کشا ہے ۔ پانڈ وروگ اور پیٹ کے کرموں کو دور کرتا ہے ۔ اور نظر کو کمزور کرتا ہے ۔ چھونے میں ٹھنڈا ہوتا ہے۔

گڑ کا سرکہ ۔ گنے کے رس کا سرکہ ۔ شراب کا سرکہ ۔ اور انگور کا سرکہ بالترتیب ایک دوسرے سے بھاری ہوتے ہیں۔

کند ۔ مول ۔ پھلوں وغیرہ سے جو سرکہ تیار ہوتا ہے ۔ وہ ان کند مول وغیرہ ہی کے خواص رکھتا ہے۔

کانجی ۔ کھانے کی خواہش پیدا کرنے والا ۔ اور ہلکا ہوتا ہے۔

دھانیہ آمل (کانجی کی ایک قسم) اسدوں کو کاٹتا ہے۔ قبض کشا ہے۔ تیز اور گرم ہوتا ہے۔ اور پت پیدا کرتا ہے۔

چھونے میں ٹھنڈا ہوتا ہے۔ تکان اور کسالت کو دور کرتا ہے۔ کھانے کی خواہش پیدا کرتا ہے۔ بھوک لگاتا ہے۔ وستی کے درد کو دور کرتا ہے آستھاپن وستی میں اچھا ہے۔ دل کے لئے مفید اور ہلکا ہوتا ہے۔ وات اور کف کو دور کرتا ہے۔

پیشاب۔ گائے، بکری، بھیڑ، بھینس، ہاتھی، گھوڑا، اونٹ اور گدھے کے پیشاب پت پیدا کرتے ہیں۔ روکھے، تیز اور گرم ہوتے ہیں، نمکین اور چرپرے ہوتے ہیں۔ پیٹ کے کرموں، سوجن، پیٹ کی خرابی، اپھارہ، درد شکم، پانڈوروگ، کف، وات، باؤگولہ، اروچی، زہر، پھلبہری، فساد خون، اور بواسیر کو دور کرتے ہیں۔ اور ہلکے ہوتے ہیں۔

پانی، دودھ، گنے کا رس، تیل، شراب، ان کا بالترتیب مختصر طور سے اس ادھیائے میں بیان کیا گیا ہے۔ مفصل بیان اپنے اپنے مقام پر آئیگا۔

چھٹا ادھیائے

ان سروپ وگیان (اناج کا بیان)

رکت، مہان، کلم، تورنک، شکناہرت، سارامکھ، دیرگھ شوک، رودر شوک

سوگندہک ۔ پتنگ ۔ تینی ۔ یہ چاولوں کی قسمیں ہیں ۔
یہ اور ان کے علاوہ چاولوں کی اچھی قسمیں میٹھی ۔مرغن اور مقوی باہ ہوتی ہیں ۔ان کے کھانے سے پاخانہ تھوڑا اور بندھ کر آتا ہے ۔ان کا مزہ کسیقدر کسیلا پن لیئے ہوتا ہے ۔مفید غذا ہیں ۔ہلکے ۔پیشاب آور اور ٹھنڈے ہوتے ہیں ۔ان میں رکت سب سے اچھا ہے ۔پیاس پیدا کرتا اور تردوش کو برابر رکھتا ہے ۔
مہاں اس سے کم ہے ۔اس سے کم کلم ۔اور باقی سب نچلے درجے کے ہیں ۔کوک ۔ہاین ۔پانسو واشپ ۔نیشدھک ۔میٹھے ہوتے ہیں ۔گرم اور ثقیل ہوتے ہیں ۔معدے میں پک کر کھٹے ہو جاتے ہیں ۔کف اور پت بڑھاتے اور پاخانہ و پیشاب لاتے ہیں ۔
کوک ۔ہاین ۔پانسو واشپ ۔نیشدھک وغیرہ سب خراب قسم کے چاول ہیں ۔
ساٹھی چاول ۔مرغن ۔ثقیل اور میٹھے ہوتے ہیں ۔پاخانہ بندھکر لاتے ہیں ۔تردوش کو برابر رکھتے ہیں ۔عمر کو قائم رکھتے ہیں ۔ٹھنڈے ہوتے ہیں ساٹھی چاول برہیوں میں سب سے اچھے ہوتے ہیں ۔اور سفید ساٹھی ۔سیاہ ساٹھی چاولوں سے اچھے ہیں ۔
مہابریہ ۔کرشن بریہ ۔جتومکھ ۔ککٹ آنڈ ۔کپال آکھش ۔پاراوت شوکر ۔ورک ۔اُدالک ۔چین ۔شارد ھر ۔دُردر ۔گندن اور کُرووِند ۔یہ بالترتیب ایک دوسرے سے زیادہ مفید ہیں ۔

یعنی دھابریہہ کرشن بریہہ سے اور کرشن بریہہ جتو نکھ سے زیادہ مفید ہے۔
علی ہذا القیاس دوسری قسم کی بریہہ میٹھی۔ پک کر ترش ہو جانے والی۔ پت
پیدا کرنیوالی اور ثقیل ہوتی ہے۔ پاٹن بریہہ پاخانہ اور پیشاب بہت زیادہ
لاتی ہے۔ بہت گرم ہوتی ہے۔ اور تینوں دوشوں کو بڑھاتی ہے۔
کنگنی۔ کودوں۔ نیوار۔ سوانک۔ وغیرہ سرد اور ہلکے ہوتے ہیں۔ وایو کو
بڑھاتے ہیں۔ دُبلا کرتے ہیں۔ کف پت کے دور کرنے والے ہیں۔ انہیں
"ترن دھانیہ" کہتے ہیں۔
کنگنی ٹوٹے ہوئے کو جوڑنے والی ہے۔ موٹا کرتی ہے۔ اور ثقیل ہوتی
ہے۔
کودوں بہت قابض ہوتی ہے۔ چھونے میں سرد۔ زہر کو دور کرتی ہے
جو خشک۔ سرد۔ ثقیل۔ میٹھے اور قبض کشا ہوتے ہیں۔ پاخانہ اور وات
کو زیادہ کرتے ہیں۔ مقوی باہ۔ اور قائم کرنے والے ہیں۔ چربی۔ پت اور
کف کو دور کرتے ہیں۔ پیشاب کی تکلیف میں مفید ہیں۔ زکام۔ دمہ کھانسی
ران کے جکڑ جانے۔ گلے اور جلد کے امراض کو دور کرتے ہیں۔
ایک اور قسم کے جو ہوتے ہیں۔ وہ جو سے کم مفید ہوتے ہیں۔
بانس کا جو خشک اور گرم ہوتا ہے۔
گیہوں۔ مقوی باہ۔ سرد۔ ثقیل۔ مولد۔ زندگی بخش۔ دافع وات پت
ٹوٹے ہوئے کو جوڑنے والے۔ میٹھے قائم کرنے والے اور قبض کشا
ہوتے ہیں۔
"نندی مکھی" نام کا گیہوں سرد۔ کیبلا۔ میٹھا ہلکا اور مفید ہوتا ہے۔

مونگ ۔مسور ۔ ارہر کو "شبی دھانیہ" کہتے ہیں ۔ یہ قابض ۔کسیلے ۔میٹھے ہیں ۔ اور میل کو باندھ کر لاتے ہیں ۔ پکنے میں چرپرے ۔ سرد اور ہلکے ہوتے ہیں ۔میدھا ۔شلیش اور رکت پت کے لئے مفید ہوتے ہیں ۔لیپ اور سینک دینے سے فائدہ کرتے ہیں ۔

ان میں سے مونگ عمدہ ہوتا ہے ۔ وات کم پیدا کرتا ہے ۔مٹر زیادہ وات پیدا کرتا ہے ۔

راج ماش وات کرتا ہے ۔خشک ہوتا ہے ۔ پاخانہ بکثرت لاتا ہے ۔ اور ثقیل ہوتا ہے ۔

کلتھ گرم ہوتا ہے ۔ پکنے میں ترش ہوجاتا ہے ۔ ویرج ۔پتھری اور زکام کو دور کرتا ہے ۔کھانسی ۔بواسیر ۔کف اور وات کو دور کرتا ہے پت رکت زیادہ پیدا کرتا ہے ۔

نشپاٹ ۔ وات اور پت رکت کو بڑھاتے ہیں ۔ دودھ کو بڑھاتے اور پیشاب لاتے ہیں ۔قبض کشا ۔جلن کرنے والے اور بینائی کے لیے مضر ہیں ویرج کو نقصان دیتے ہیں ۔کف ۔سوج اور زہر کو دور کرتے ہیں ۔

ماش ۔مرغن ۔ اور طاقتور ہوتے ہیں ۔ میل اور پت کو بڑھاتے ہیں ۔قبض کشا ۔ثقیل ۔گرم ۔ دافع وات اور میٹھے ہوتے ہیں ۔ ویرج کو بڑھاتے اور خارج کرتے ہیں ۔

کاکنڈول اور کونچ بیج کو بھی ماش ہی کی طرح سمجھنا چاہیے ۔

تل گرم ۔جلد کو مفید ۔چھونے میں سرد ۔ بالوں کو مفید ۔ طاقت بخش اور ثقیل ہوتے ہیں ۔ پیشاب کو کم کرتے ہیں ۔ پکنے میں چرپرے ہوتے

ہیں۔ذہانت۔قوت ہاضمہ کف اور پت کو بڑھاتے ہیں۔
السی۔مرغن میٹھی۔کڑوی اور گرم ہوتی ہے۔کف پت کرتی ہے۔
ثقیل اور بینائی کے لئے مضر ہوتی ہے۔پکنے میں چرپری ہوتی ہے۔
کسنبے کے بیج بھی ایسے ہی ہوتے ہیں۔
ماش اور جوی سب سے خراب ہوتے ہیں۔
ایک برس کے اندر کے دھانیہ بوجھ کرتے ہیں۔اور ہلکے ہوتے ہیں
نئی دال مقشر اور ٹھیک طریق سے بھونی ہوئی ہلکی ہو جاتی ہے۔
منڈ۔پییا۔ویلیپی اور اودان ہلکے ہوتے ہیں۔پہلا دوسرے کی
نسبت اور دوسرا تیسرے کی نسبت اچھا ہوتا ہے۔اسی طرح چوتھے
کو سمجھنا چاہئے۔
منڈ وات کو خارج کرتا ہے۔پیاس۔جی متلانے اور باقی دوش کو رفع
کرتا ہے۔ہاضم ہوتا ہے۔اور دھاتوؤں کو ٹھیک تناسب میں رکھتا
ہے۔سروتوں (اندر کی نالیوں) کو صاف کرتا ہے۔پسینہ آور ہے۔
اور قوت ہاضمہ کو بڑھاتا ہے۔
پییا۔بھوک۔پیاس۔جی متلانے۔کمزوری۔کُکشی روگ اور بخار کو
دور کرتا ہے۔پاخانے کو خارج کرتا ہے۔بیمار کے لئے مفید چیز ہے۔
بھوک لگانیوالا اور کھانیکو ہضم کرنیوالا ہے۔
ویلیپی۔قابض۔دل کے لئے مفید۔پیاس کو دور کرنیوالا۔بھوک
لگانیوالا اور مفید چیز ہے۔برن اکش روگ بسنشد کمزور اور روغن
پینے والوں کے لئے بھی بڑا مفید ہے۔

اودن - چاول کا بھات خوب دھو کر بنایا ہُوا - جبکہ اس میں سے پیچھ نکال لیگئی ہو - اور جو ابھی سرد نہ ہوگیا ہو - ہلکا ہوتا ہے -

جو اودن گرم چیزیں ڈالکر کاڑھوں میں بنایا جاتا ہے - اور چاول بھون کر ڈالے جاتے ہیں - وہ اسکے برعکس ثقیل ہوتا ہے - نیز جو اودن دودھ یا گوشت وغیرہ میں تیار کیا گیا ہوتا ہے - وہ بھی ثقیل ہوتا ہے -

برہیہ کے بنانے کے طریق - چیزوں کے ملاپ اور وزن وغیرہ سے اُنکے فوائد کا اندازہ کرنا چاہیئے -

گوشت کا شوربا - موٹا کرتا ہے - مفرح اور مقوی باہ ہوتا ہے - آنکھوں کے لئے مفید چیز ہے اور برن کو دور کرتا ہے -

مونگی کا رس بھی مفید چیز ہے - سنشدھ برن - گلے اور آنکھ کے لئے مفید چیز ہے -

کلتھوں کا رس وات کو خارج کرتا ہے - تونی اور پرتونی روگوں کو دور کرتا ہے -

تل کی کھلی سے تیار کی ہوئی چیز - خشک ساگ - انگور لایا ہُوا دھانیہ شانڈاکی وٹنگ آنکھوں کے لئے مضر ہیں - دوش پیدا کرتے ہیں - انکے استعمال سے جی متلانے لگتا ہے اور ثقیل ہوتے ہیں -

رسالہ - موٹا کرتا ہے - مقوی باہ - مرغن اور مقوی ہوتا ہے - اور رُچی پیدا کرتا ہے -

پانک - تھکاوٹ - بھوک - پیاس اور کلم (ڈھیلے پن) کو دور کرتا ہے خشک اور ثقیل ہوتا ہے -

بوجھ کرتا ہے۔ پیشاب لاتا ہے۔ دل کو اچھا ہے۔ اور ویسے ہی گُن رکھتا ہے۔ جیسی چیزوں سے تیار کیا گیا ہو۔

لاجا۔ پیاس۔ قے۔ اتی سار۔ پرمیہ۔ میدھا اور کف کو دور کرتا ہے کھانسی اور پت کو شانت کرتا ہے۔ بھوک لگاتا ہے۔ ہلکا ہوتا ہے۔

چڑوے۔ ثقیل۔ مقوی۔ کف اور بوجھ کے کرنے والے ہیں۔

بھُنے ہوئے جو۔ بوجھ پیدا کرتے ہیں۔ روکھے ہوتے ہیں؛ پتلا کر دیتے ہیں۔ اور ثقیل ہوتے ہیں۔

ستو۔ ہلکے ہیں بھوک پیاس تکان اور امراض چشم اور برنوں کو دور کرتے ہیں۔ ترپتی کرتے ہیں۔ پینے سے طاقت بخشتے ہیں۔ مگر خالی پانی میں ڈالکر نہ پینے چاہئیں نہ ہی رات کے وقت پینے چاہئیں اور نہ اکیلے چبا کر کھائیں نہ کھانا کھانے کے بعد کھانے چاہئیں۔ اور نہ ہی بہت زیادہ کھائیں۔

کھلی۔ ڈھیلا کرنیوالی۔ روکھی۔ بوجھل اور قوت باصرہ کو نقصان دہ ہوتی ہے۔

ولسوار (گوشت کا قیمہ) ثقیل۔ مرغن۔ مقوی جسم اور موٹا کرتا ہے۔

مونگ سے تیار کردہ چیزیں اپنی اپنی چیزوں کے گُن کے مطابق اچھی بری اور ثقیل ہوتی ہیں۔

توے۔ چولہے۔ انگاروں اور آگ پر پکائی ہوئی چیزیں ہلکی ہوتی ہیں۔ لوہے کے توے پر پکائی ہوئی۔ مٹی کے توے پر پکائی ہوئی۔ انگاروں پر بھونی ہوئی چیزیں ایک دوسرے سے بھاری ہوتی ہیں۔

مرگ۔ ہرن۔ این۔ کرنگ۔ رکھش۔ گوکرن۔ مرگ ماترک۔ ششش

ششنبر۔ ارشٹ۔ شرب وغیرہ جانور "مرگ" کہلاتے ہیں۔

وشکر } لاو۔ ورتیک۔ وارتیر۔ رکت ورتم۔ ککم۔ کپنجل۔ اپ چکر
چکور۔ کورو یا ہنو۔ ورتک۔ ورتکا۔ تیتر۔ کرکر شکھی
نامرچور (مرغ)۔ بک۔ گونرد۔ گرہی ورتک۔ شارپد بیدر۔ وارٹ۔
یہ "وِشکر" کہلاتے ہیں۔

پرتُد } جیونگ جیو۔ کداتوہو۔ بھرنگ آہو۔ شُنک سارک۔ لٹوا۔
کوکل۔ ہاریت۔ کپوت۔ چٹک۔ "پرتُد" کہلاتے ہیں۔

بلیشیہ } بھیک۔ گودا۔ اہی۔ سانپ۔ سواود۔ یہ "بلیشیہ" (بل
میں رہنے والے) کہلاتے ہیں۔

پرسہا } گائے۔ گدہا۔ گھوڑا۔ خچر۔ اونٹ۔ چیتا۔ شیر۔ ریچھ
اور بندر۔ بلی۔ چوہا۔ بھیڑیا۔ ورک۔ بھجرو۔ ترکھشو
لوپاک۔ جمبک۔ شین۔ دان تاد۔ والیس۔ ششش اگنی۔ بھاسکر
کُرر۔ اُلو۔ کلنگک۔ دھومک یہ "پرسہا" قسم کے پرند اور جانور
ہیں۔

مہامرگ } بھینس۔ گوانکرو۔ روہت وارن۔ شرمر چمر۔ کھڑگ
اور گوج یہ "مہامرگ" کہلاتے ہیں۔

اپ چر } ہنس۔ سارس۔ کادمبک۔ بک۔ کارنڈ۔ وپلو۔ بلاکا
اُت کروش۔ چکراو۔ مدگو۔ کرونچ۔ یہ "اپ چر" (پانی
میں چلنے والے) جانور ہیں۔

روہت۔ پاٹھی۔ کورم۔ کمبیر۔ کرکٹ۔ سکتی۔ شنکھ۔ شنبوک شپری

درمی - چندرکا - چلوّکی - نحر - مکر - شنشومار - تلنگل - راجی - چلیچ وغیرہ مچھلیوں کی قسمیں ہیں -

گوشت - آٹھ قسم کا ہوتا ہے -

مرگیہ - ویلشکرک - پرتدُ - بلیشیہ - پرسہا - مہامرگیہ - اپ چر - اور مانسیہ -

بکری اور بھیڑ ملی جلی قسم کے جانور ہیں -

شروع اور آخر کے جانور "جانگل" اور "آنوپ" ہیں یعنی جنگل اور پانی کے رہنے والے - درمیان کے "سادھارن" شمار کیئے جاتے ہیں -

جنگلی جانوروں کا گوشت پاخانہ باندھ کرلاتا ہے اور سرد و زود ہضم ہوتا ہے - اور سنپات میں مفید ہوتا ہے - جسمیں پت زیادہ ہو وات درمیانی درجے کی اور کف کم ہو -

شش کا گوشت بھوک لگانیوالا - پکنے میں چرپرا - میل کو اکٹھا کرنیوالا روکھا اور سرد ہوتا ہے -

ورتک وغیرہ کا گوشت قدرے گرم - ثقیل - مرغن ہوتا ہے - اور موٹا کرتا ہے -

تیتر کا گوشت سب سے اچھا ہے - ذہانت - قوت ہاضمہ - طاقت اور ویرج کو بڑھاتا ہے - رنگ کو خوشنما بناتا ہے اور ایسے سنپات کو بہت مفید ہوتا ہے جسمیں وات کا غلبہ ہو -

سوئر کا گوشت بہت اچھا نہیں ہوتا - لیکن کان - آواز اور آنکھ کے امراض میں مفید ہوتا ہے -

اسی طرح مرغ کا گوشت عام طور پر مفید نہیں لیکن مقوی باہ ہوتا ہے۔
گاؤں کا مرغ کف پیدا کرتا ہے اور ثقیل ہوتا ہے۔
کرکر اور اُپ چکر کا کے گوشت میدھا اور اگنی کو بڑھاتے ہیں اور دل کے لئے مفید ہیں۔
کان کپوت کا گوشت قدرے ثقیل اور نمکین ہوتا ہے اور تینوں دوشوں کو پیدا کرتا ہے۔
چڑے کا گوشت کف کرتا ہے۔ مرغن ہوتا ہے۔ وات کو دور کرتا ہے اور ویرج کو بکثرت پیدا کرتا ہے۔
تمام ورگ بہ ترتیب ایک دوسرے سے ثقیل۔ گرم۔ مرغن اور میٹھے ہوتے ہیں۔ یعنی پہلا دوسرے کی نسبت اور دوسرا تیسرے کی نسبت علیٰ ہذالقیاس پیشاب اور ویرج کو پیدا کرتے ہیں۔ مقوی جسم وات کو دور کرنیوالے اور کف پت بڑھانیوالے ہوتے ہیں۔
"مہامرگ" سرد ہوتے ہیں۔ "ترویات"۔ "پرسھا"۔ ذائقے میں نمکین بچنے میں چرپرے ہوتے ہیں۔ اور گوشت کو بڑھاتے ہیں۔ پرانی بواسیر اور سوکھے کے لئے بہت مفید ہیں۔
بکری کا گوشت بہت سرد نہیں ہوتا۔ ثقیل۔ مرغن اور دوش نہیں کرتا۔ بوجھ پیدا نہیں کرتا۔ موٹا کرتا ہے۔ اور آدمی کے شریر کے دھاتوں کے موافق ہوتا ہے۔
بھیڑ کا گوشت خلاف ازیں اثر رکھتا ہے۔ اور موٹا کرتا ہے۔
گائے کا گوشت خشک کھانسی۔ تکان۔ زیادہ بھوک۔ دُبلاپن اور

حرف وات کے روگوں کو دور کرتا ہے۔

بھینس کا گوشت گرم۔ ثقیل۔ نیند آور۔ مضبوط اور موٹا کرتا ہے اسی طرح سوئر کا گوشت تھکاوٹ کو دور کرنیوالا ہے۔ روچی پیدا کرتا ہے۔ ویرج پیدا کرتا ہے۔ اور طاقت دیتا ہے۔

مچھلیاں۔ بہت ہی کف پیدا کرتی ہیں۔

چلچی چم۔ تردوش کو پیدا کرتی ہے۔

لاو۔ روہت۔ گودا۔ اور ابن اپنے اپنے ورگ ہیں سب سے اچھے ہیں۔

گوشت تندرست اور جوان جانور کا تازہ کھانا چاہیئے۔

مرے ہوئے جانور کا گوشت۔ پتلے دُبلے جانور کا گوشت بہت چربی والے۔ بیمار۔ پانی یا زہر سے مرے ہوئے جانوروں کا گوشت ہرگز نہ کھانا چاہیئے۔

نر جانور کے اگلے حصّے کا گوشت اچھا ہوتا ہے اور مادہ کے پچھلے حصّے کا۔

حاملہ مادہ جانوروں کا گوشت ثقیل ہوتا ہے۔ چار پاؤں والے جانوروں میں مادہ کا گوشت ہلکا ہوتا ہے۔ اور پرندوں میں نر کا۔

سر۔ کف۔ ران۔ پیٹھ۔ کمر۔ ٹانگوں کا گوشت بترتیب ایک دوسرے سے ثقیل سمجھنا چاہیئے۔ آم آشئے اور پکو آشئے میں سے آم آشئے کا گوشت پکو آشئے سے ثقیل ہوتا ہے۔

خون وغیرہ دھاتوؤں میں سے دوسرا پہلے سے ثقیل ہوتا ہے۔

خصئے۔ اندری۔ گردے۔ جگر اور گُدا گوشت سے زیادہ ثقیل ہوتے ہیں +

ساگ { پاٹھا۔ سہلی۔ اُدشا۔ سُن شن اور مرڑوں کا ساگ تینوں دوشوں کو دور کرتا ہے۔ ہلکا اور قابض ہوتا ہے

راجک شو اور واُستک ساگ بھی ایسے ہی گُن رکھتے ہیں۔

سُن شن[1]۔ ہاضمے کو تیز کرتا ہے۔ اور مقوی باہ ہوتا ہے۔

راجک شو۔ گرہنی اور بواسیر کے لئے بڑا مفید ہوتا ہے۔ اسے

راج ساگ بھی کہتے ہیں۔

واستک[2]۔ پاخانے کو لاتا ہے۔

گلو۔ تینوں دوشوں کو دور کرتا ہے۔ فسادِ خون کے لئے مفید ہے۔ مقوی باہ ہے۔ قدرے گرم اور رسائن ہے۔ قبض کشا ہے۔ اور آواز کو صاف کرتا ہے۔

چانگیری (کھٹی لوٹی) ترش ہوتی ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔ گرہنی۔ بواسیر۔ وات اور کف کے لئے مفید چیز ہے۔ گرم۔ قابض اور ہلکی ہوتی ہے۔

پٹول (پرول)۔ ساتلا۔ نیم۔ باپچی۔ گلو۔ بید کی کونپلیں۔ بڑی کنڈ کماری۔ بالنہ۔ تلوں کے پتے۔ تل پرنی۔ منڈوک پرنی۔ کرپوٹکی کریلا۔ پت پاپڑا۔ سونچل۔ گئوجیبھا (گاؤ زبان)۔ کرنجوا۔ بنگن۔

---

[1] پنجابی میں اسے تپڑہ کہتے ہیں۔ یہ چار پتوں والا اور پانی میں ہوتا ہے۔

[2] بتھوا ساگ۔

گڑاسک (اندر جو کا درخت) - کریر - کلک - نندی - پاٹھا - کوڑے - اٹ سیٹ - توری - کمبلا - یہ ساگ کڑوے ہوتے ہیں - پچنے میں چرپرے ہو جاتے ہیں - قابض - وات کے پیدا کرنے والے اور کف پت کے دور کرنیوالے ہیں -

بڑی کنڈیاری اور چھوٹی کنڈیاری دل کے لئے مفید ہیں - کرموں کو ہلاک کرتی ہیں - پچنے میں میٹھی ہوتی ہیں - روچی پیدا کرتی ہیں - پت کو بڑھاتی ہیں - بھوک لگاتی ہیں - سُدّوں کو توڑتی ہیں - اور وات کو دور کرتی ہیں -

بالنسہ - قے اور کھانسی کو دور کرتا ہے - رکت پت کے لئے بڑی مفید چیز ہے -

کریلا - قدرے چرپرا ہوتا ہے - بھوک لگاتا ہے اور کف کے لئے بڑا مفید ہے -

بینگن - ذائقہ میں کڑوا - چرپرا اور میٹھا ہوتا ہے - گرم ہوتا ہے - کف وات کو دور کرتا ہے - کھاری چیزوں کے ساتھ اگنی کو پیدا کرتا ہے دل کو بھاتا ہے - روچی پیدا کرتا ہے اور پت پیدا نہیں کرتا -

کریر - اپھارہ کرتا ہے - ذائقے میں کسیلا - میٹھا اور کڑوا ہوتا ہے توری اور بابچی سُدّوں کو توڑتی ہیں - اور ہاضمے کی طاقت کو بڑھاتی ہیں -

چولائی - سرد اور خشک ہوتی ہے میٹھی اور ہلکی ہوتی ہے - نشہ - پت وِش اور خون کے جوش کو کم کرتی ہے -

مُنجات - وات پت کو دور کرتا ہے - مرغن - سرد - ثقیل اور میٹھا ہوتا ہے
موٹا کرتا ہے اور ویرج کو بکثرت پیدا کرتا ہے -
پالک - ثقیل اور قبض کشا ہوتا ہے -
پوئی کا ساگ - ثقیل اور قبض کشا ہوتا ہے - نیز نشے کو دور کرتا ہے
چینچو ساگ کے گُن بھی پالک جیسے ہی ہیں - مگر وہ قابض ہوتا ہے -
وداری (سبالی) وات پت کو دور کرتی ہے - پیشاب لاتی ہے - سرد اور میٹھی
ہوتی ہے - زندگی بخش ہوتی ہے - موٹا کرتی ہے - گلے کو ٹھیک کرتی ہے ثقیل
مقوی باہ اور رساین ہے -
جیونتی کا ساگ - آنکھوں کے لئے مفید ہے - تینوں دوشوں کو دور کرتا
ہے - اور میٹھا اور سرد ہوتا ہے -
پیٹھا - تونبا - تربوز - کھیرا - ککڑی - چبھڑ اور کچرا - کف وات پیدا
کرتے ہیں - بوجھ کرتے ہیں - طبیعت کو بھاری کر دیتے ہیں - میٹھے اور ثقیل
ہوتے ہیں - ان میں سے پیٹھا سب سے اچھا ہے - وات پت کو دور کرتا ہے
مثانے کو صاف کرتا ہے اور مقوی باہ ہے -
کھیرا بہت پیشاب لانے والا ہے - تونبا بہت خشک اور قابض ہوتا
ہے - کچرا - ککڑی - چبھڑ - کچے ہونے کی حالت میں پت کو دور کرتے ہیں
اور ٹھنڈے ہوتے ہیں - پک کر اسکے خلاف گن والے ہو جاتے ہیں -
کچرا قدرے کھاری ہوتا ہے - پت پیدا کرتا ہے - کف وات کو دور کرتا
ہے - روچی پیدا کر کے بھوک لگاتا ہے - من بھاتا کھاجا ہے - پیٹ کی
جھلّی اور اپھارے کو دور کرتا ہے -

مرنال (بھے) دو قسم کے ہوتے ہیں (۱) پتلے (۲) موٹے -
کمل گٹا - کمدنی جڑ - نیلوفر کی جڑھ - نندی - ماشک - کیلوٹ -
سنگھاڑہ - کسیرو - کرونچادن - کمل بیج - سب خشک - قابض - سرد
اور ثقیل ہوتے ہیں -
کلمب - نالکا - مارش - کٹینجر - کٹمبک - چلی - لٹورک - لونی - کاکوٹک
گویدھک - جیونت - جھنجھ دبڈھ - ایڑھگج - جوساگ - سورچل - ہر
قسم کے آلو - سب قسم کی دالیں - ملٹھی - میٹھے ہوتے ہیں - خشک نمک کے
ساتھ وات کف پیدا کرنیوالے اور ثقیل ہوتے ہیں - ٹھنڈے ہوتے ہیں
اور حاجات ضروریہ سے فارغ ہوکر کھانے ہیں دیر کے بعد ہضم ہوتے ہیں
ان کو اُبال کر اور انکا پانی نکالکر گھی میں ملا کر کھانے سے بہت دوش نہیں
کرتے -
جوساگ - قریباً باتھو ساگ کے برابر گن رکھتا ہے -
ارنی اور برنا - میٹھے اور کڑوے ہوتے ہیں - کف وات کو دور کرتے
ہیں -
اِٹ سٹ اور کال ساگ قدرے کھاری ہوتے ہیں چرپرے اور
کڑوے ہوتے ہیں - بھوک لگاتے ہیں - سدّ دل کو توڑ دیتے ہیں - زہر
سوجھ - کف اور وات کو دور کرتے ہیں -
کرنجوے کی چھوٹی چھوٹی کونپلیں - بھوک لگاتی ہیں - کف وات کو دور
کرتی ہیں اور قبض کشا ہوتی ہیں -
شتاوری کی کونپلیں - کڑوی - مقوی باہ ہوتی ہیں - اور تینوں دوشوں

کو دور کرتی ہیں۔

بانس کی کونپلیں خشک ہوتی ہیں اور وات پت کو پیدا کرتی ہیں۔

پتوڑ۔ بھوک لگاتا ہے۔ کڑوا ہوتا ہے۔ طحال۔ بواسیر اور کف وات کو دور کرتا ہے۔

کسَوندا۔ گرم۔ کھانسی۔ کف اور رجی متلا نے کے لیئے مفید ہے۔ اور قبض کشا ہوتا ہے۔

کُسنبا۔ خشک گرم اور کھٹا ہوتا ہے۔ ثقیل ہوتا ہے۔ پت کرتا ہے۔ اور قبض کشا ہوتا ہے۔

سرسوں کا ساگ۔ ثقیل۔ گرم ہوتا ہے۔ پاخانہ اور پیشاب کو باندھ کر لاتا ہے۔ اور سب دوشوں کو کرتا ہے۔

مولی جو چھوٹی اور نرم ہو اور جسکا ذائقہ ابھی تک ٹھیک نہ ہوا ہو۔ قدرے کھاری ہوتی ہے۔ کڑوی ہوتی ہے اور دوش کو دور کرتی ہے۔ ہلکی ہوتی ہے۔ قدرے گرم ہوتی ہے۔ پیٹ کے گولے۔ کھانسی۔ کھشے روگ۔ دمہ بُرَن آنکھ اور گلے کی بیماریوں۔ آواز کے بیٹھ جانے۔ قوت ہاضمہ کے ضعیف ہو جانے۔ اپھارے اور زکام کو دور کرتی ہے۔

بڑی مولی۔ رس اور پاک میں چرپری اور گرم ہوتی ہے۔ تینوں دوشوں کو کرتی ہے۔ ثقیل اور ابھشیندی ہوتی ہے۔

وہی مولی اُبال کر گھی میں تلی ہوئی۔ وات کو دور کرتی ہے۔ سب قسم کی مولیاں وات اور کف کو دور کرتی ہیں۔

کچی مولی۔ خراب ہوتی ہے۔

پنڈالو - چرپرا - اور گرم ہوتا ہے - وات کف کو دور کرتا ہے اور پت کو بڑھاتا ہے -

کیٹھر - **تسگھرو** - **کالی تلسی** - **سُمکھ** - **رائی** - **بھوترن** - **کھوی گھاس** **آرجک** (کھر پتر) جنبیر وغیرہ قابض ہوتے ہیں - جلن پیدا کرتے ہیں - چرپرے - خشک - گرم ہوتے ہیں - دل کو بھاتے ہیں - بھوک لگاتے اور روچی پیدا کرتے ہیں - آنکھ کی بینائی کے لئے مضر ہیں - ویرج کو کم کرتے ہیں اور کرموں کو ہلاک کرتے ہیں - تیز ہوتے ہیں - دوش کو اُبھارتے ہیں -

تلسی - ہچکی - کھانسی - تکان - دمہ - پسلی کا درد - اور بدبو کو دور کرتی ہے **سُمکھ** تلسی بہت جلن نہیں کرتی - اور زہر و سوج کو دور کرتی ہے -

سبز دھنیا - کڑوا اور میٹھا ہوتا ہے - پیشاب لاتا ہے - اور پت نہیں کرتا -

لہسن بہت تیز گرم ہوتا ہے - پکنے میں چرپرا - قبض کشا ہوتا ہے - اور دلکو بھاتا ہے - بالوں کے لئے مفید ہے - ثقیل - مقوی باہ - مرغن ہوتا ہے - روچی پیدا کر کے بھوک لگاتا ہے - بدن پر کالے داغ پیدا کرتا ہے - فسادِ خون - پیٹ کا گولہ - بواسیر - پرمیہ - کرم - کف اور وات کو دور کرتا ہے اور رکت پت کو بڑھاتا ہے -

کلانڈو (پیاز) لہسن سے کسیقدر کم گُن رکھتا ہے - کف کرتا ہے بہت پت نہیں بڑھاتا - کف وات کی بواسیر کے لئے مفید ہے - پینے میں بھی مفید ہے - کھانے میں اچھا ہے -

گرنجن - تیز - قابض ہوتا ہے - پت والی طبائع کے لئے مفید نہیں -
زمین کند - بھوک لگاتا ہے - روچی پیدا کرتا ہے - کف دور کرتا ہے -
اندر کو صاف کرتا ہے - بواسیر کے لئے بالخصوص مفید ہے اور زود ہضم
ہوتا ہے -
بھوکند - بہت دوش پیدا کرتا ہے -
پتوں کے ساگ سے پھولوں کے ساگ - پھولوں کے ساگ سے پھلوں
کے ساگ - پھلوں کے ساگ سے پھلوں کے نال (بھے وغیرہ) اور اس سے
کند (زمینی جڑیں) زیادہ ثقیل ہوتے ہیں -
ساگوں میں سے جیونتی سب سے اچھا ہوتا ہے - اور سرسوں کا سب سے
خراب ہوتا ہے -

پھل } انگور - سب پھلوں میں سے اچھا ہے ، مقوی باہ ہوتا ہے
آنکھوں کے لئے مفید چیز ہے - پاخانہ اور پیشاب لاتا ہے -
ذائقے اور پاک میں میٹھا ہوتا ہے - مرغن اور تر ہوتا ہے - قدرے کسیلا
ہوتا ہے - سرد اور ثقیل ہوتا ہے - دات - پت - رکت منہ کے کڑوا پن -
شراب کے نشے - پیاس - کھانسی - تکان - دمہ - آواز کے صاف نہ نکلنے -
چھاتی کے زخموں اور کھشے روگ کو دور کرتا ہے -
انار - پت کے غلبے کو دور کرتا ہے - تینوں دوشوں کے لئے مفید ہوتا
ہے - اور میٹھا ہوتا ہے -
کھٹا انار - پت کو پیدا نہیں کرتا - نہ بہت گرم ہوتا ہے - وات کف کو
دور کرتا ہے - سب قسم کا انار دل کے لئے مفید ہوتا ہے -

زود ہضم۔ تر اور قابض ہوتا ہے اور روچی پیدا کر کے بھوک لگاتا ہے۔

کیلا۔ کھجور۔ کٹھر۔ ناریل۔ فالسہ۔ آمڑا۔ تال کا پھل۔ گنبھاری۔ کھرنی مہوا۔ بیر۔ انکول۔ پھلگواڑہ۔ لسوڑہ۔ بادام۔ اکھروٹ۔ چلغوزہ۔ چرونجی پستہ۔ سب جسم کو موٹا کرتے ہیں۔ ثقیل اور ٹھنڈے ہوتے ہیں جلن اور کھے روگ کو دور کرتے ہیں۔ رکت پت کو ٹھیک کرتے ہیں۔ ذائقے اور پاک میں میٹھے ہوتے ہیں۔ تر ہوتے ہیں۔ کف اور ویرج کو بڑھاتے ہیں۔

ناڑ کا پھل۔ پت پیدا کرتا ہے۔

گنبھاری کا پھل۔ قبض کشا اور ٹھنڈا ہوتا ہے۔ پاخانہ اور پیشاب کی روکاوٹ کو دور کرتا ہے۔ بالوں کے لئے مفید ہے۔ ذہانت بڑھاتا ہے رسائن ہوتا ہے۔

بادام وغیرہ گرم تاثیر رکھتے ہیں۔ کف پت پیدا کرتے ہیں۔ اور قبض کشا ہیں۔

چرونجی۔ وات کو دور کرنے میں بہت مفید ہے۔ مرغن ہوتی ہے۔ اور گرم نہیں ہوتی۔

بیر کا مغز۔ چرونجی کے مغز کی سی تاثیر رکھتا ہے۔ اور پیاس۔ قے اور کھانسی کو دور کرتا ہے۔

پکا ہوا بل۔ بڑی مشکل سے ہضم ہوتا ہے۔ دوش پیدا کرتا ہے۔ بدبو والی باو مخالف بڑھاتا ہے۔

کچا بل کا پھل۔ بھوک لگاتا اور ہاضمے کو تیز کرتا ہے۔
مگر دونو قسم کے بل پھل قابض ہوتے ہیں۔

کیتھ کا پھل ۔ گلے کو خراب کرتا ہے ۔ دوش پیدا کرتا ہے ۔ اور پکا ہؤا دوش کو دور کرتا ہے ۔ ہچکی وقے کے لئے مفید چیز ہے ۔ مگر دونو ہی قابض اور زہر کو دور کرتے ہیں ۔

جامن کا پھل ۔ ثقیل ۔ بوجھل اور ٹھنڈا ہوتا ہے ۔ بہت وات پیدا کرتا ہے ۔ پاخانے اور پیشاب کو روکتا ہے ۔

گلے کو مفید نہیں ۔ کف پت کو دور کرتا ہے ۔

آم ۔ کچا وات اور پت رکت کو پیدا کرتا ہے ۔ گٹھلی والا آم کف پت کو بڑھاتا ہے ۔

پکا ہؤا آم ۔ وات کو دور کرتا ہے اور ثقیل ہوتا ہے ۔

کھٹ مٹھا آم ۔ کف اور ویرج کو پیدا کرتا ہے ۔

سماق دانہ ۔ قابض ۔ خشک ۔ گرم ۔ وات کف کو دور کرنے والا اور زود ہضم ہوتا ہے ۔

سنگھاڑی ۔ (جنڈ کا پھل) ثقیل ۔ گرم اور بالوں کو دور کرتی ہے ۔ خشک ہوتی ہے ۔

پیلو ۔ پت کرتا ہے ۔ کف وات کو دور کرتا ہے ۔ قبض کشا ہے ۔ بواسیر تلی ۔ کرم اور پیٹ کے گولے کو دور کرتا ہے ۔ جو پیلو میٹھے اور کڑوے ہوتے ہیں ۔ وہ بہت گرم نہیں ہوتے ۔ اور تینوں دوشوں کو دور کرتے ہیں ۔

بجورے کا چھلکا ۔ کڑوا اور چرپرا ہوتا ہے ۔ تر ہوتا ہے ۔ اور وات کو دور کرتا ہے ۔

بجورے کا گودہ ۔ موٹا کرتا ہے ۔ میٹھا ہوتا ہے ۔ وات پت کو دور کرتا ہے اور ثقیل ہوتا ہے ۔

بجورے کا کیسر ۔ دمہ ۔ کھانسی ۔ ہچکی ۔ شراب کے نشے کو مفید ہے ۔

منہ کے سوکھنے ۔ وات اور کف ۔ قبض ۔ قے ۔ اروچی ۔ پیٹ کے گولے ۔ امراض شکم ۔ بواسیر ۔ سول (پیٹ درد) اور کمی ہاضمہ کو دور کرتا ہے ۔

بھلاوے کا گودا اور چھلکا ۔ موٹا کرتا ہے ۔ میٹھا اور ٹھنڈا ہوتا ہے اس کی اندر کی گرمی آگ کے برابر ہوتی ہے ۔ ذہانت کو بڑھاتی ہے اور کف وات کو دور کرنے میں اعلیٰ چیز ہے ۔

پانی وت ۔ میٹھا ٹھنڈا اور کھٹا گرم ہوتا ہے ۔ ثقیل ہوتا ہے ۔

آڑو ۔ میٹھا ہوتا ہے ۔ روچی کرتا ہے ۔ اور قوت ہاضمہ کو بالکل دور کردیتا ہے ۔ پکا ہوا جلدی خراب ہو جاتا ہے ۔ بہت گرم نہیں ہوتا ہے ۔ ثقیل ہوتا ہے اور دوش پیدا کرتا ہے ۔

انگور اور فالسہ ۔ کچے ترش ہوتے ہیں ۔ پت اور کف کو بڑھاتے ہیں ۔

گرنا ۔ ثقیل ہوتا ہے ۔ تاثیر میں گرم ۔ وات کو دور کرتا ہے اور قبض کشا ہوتا ہے ۔

جھڑ بیری کے بیر ۔ بیری کے بیر ۔ ڈھیئو ۔ آمڑا ۔ ترش آڑو ۔ نارنگی ۔ کھٹا ۔ شہتوت ۔ اور پکا ہوا سوکھ گرنا بہت پت پیدا نہیں کرتے ۔

سوکھے ہوئے بیر ۔ اور املی بھوک لگاتے ہیں ۔ قبض کشا ہوتے ہیں زود ہضم اور کف وات میں مفید ہیں ۔

پھلوں میں سے ڈھیئو سب سے خراب ہے ۔ اور دوش کرتا ہے ۔

برفانی ہوا ۔ گرم ہوا ۔ اور درندوں کے منہ کی رالوں سے خراب ہوئے ہوئے کرم خوردہ ۔ غرقاب ۔ خراب زمین میں پیدا ہونے والے ۔ بے موسم پیدا ہوئے ہوئے

دھانیہ۔ دوسری قسم کے دھانیوں سے ملے ہوئے کم طاقت یا پرانے ہو چکے سبب سے کم طاقت دھانیہ استعمال نہ کرنے چاہئیں۔

ساگ گھی کے بغیر تیار کیا ہوا سوکھا۔ جو رس کے بغیر ہو نہ کھانا چاہیئے۔ لیکن مولی اس سے مستثنےٰ ہے۔

پھل بھی جو مختلف انواع کے خراب یا کم طاقت یا کچے ہوں نہ کھانے چاہئیں۔

مگر بل کا کچا پھل مستثنیات میں سے ہے۔

تمام نمک لطیف۔ قبض کشا۔ وات کو دور کرنے والے۔ پکانے والے۔ تیز گرم۔ روچی پیدا کرنے والے۔ جلدی پھیل جانے والے ہوتے ہیں۔ اور کف۔ پت کو پیدا کرتے ہیں۔

سیندھا نمک میٹھا۔ مقوی باہ اور مفرح دل ہوتا ہے۔ تینوں دوشوں کو دور کرتا ہے۔ زود ہضم ہوتا ہے۔ گرم نہیں ہوتا۔ آنکھوں کے لئے مفید چیز ہے۔ جلن نہیں کرتا اور قوت ہاضمہ کو بڑھاتا ہے۔

سونچل نمک۔ ہلکا۔ مفرح دل۔ اور خوشبودار ہوتا ہے۔ ڈکاروں کو ٹھیک کرتا ہے۔ پکنے میں چرپرا ہوتا ہے۔ قبض کشا ہے۔ بھوک لگاتا اور رُوچی بڑھاتا ہے۔

بیناری نمک۔ نیچے اوپر کرکے کف اور وات کو انولومت (پاخانے کے ذریعے خارج) کرتا ہے۔ قوت اور ہاضمہ کو بڑھاتا ہے۔ قبض۔ اپھارہ وشتنبھ۔ پیٹ درد اور بھاری پن کو دور کرتا ہے۔

کھاری نمک پکنے میں مزیدار ہوتا ہے۔ بھاری ہے اور کف کو بڑھاتا

ہے۔

زمین سے نکلا ہوا نمک کڑوا۔ چرپرا۔ تیز۔ اور کھاری ہوتا ہے۔ اور گلانی کرتا ہے۔

کالے نمک میں سورچل نمک کے برابر صفات ہیں۔ لیکن خوشبو نہیں ہوتی۔

کلر سے نکلا ہوا نمک قدرے کھاری ہوتا ہے۔ کف کرتا ہے۔ اور بھاری ہوتا ہے۔

رومک نمک۔ ہلکا ہوتا ہے۔ اور نمکوں کے پریوگ میں سینڈھا وغیرہ نمک استعمال کئے جاتے ہیں۔

جوکھار۔ باؤ گولہ۔ امراض دل۔ گرہنی دوش۔ پانڈو روگ۔ تلی۔ اپھارہ امراض گلو۔ دمہ۔ کھانسی۔ بواسیر۔ اور کف روگ کو دور کرتا ہے۔

سب کھار نہایت تیز ہوتے ہیں۔ گرم ہوتے ہیں۔ کرموں کو ہلاک کرتے ہیں۔ رکت پت کو خراب کرتے ہیں۔ کھانا ہضم کرتے ہیں۔ چھیدن اور بھیدن میں مفید ہیں۔ اور پکے ہوئے گنڈ وغیرہ روگوں کو پھاڑ دیتے ہیں۔ چرپراہٹ اور نمکینی کی وجہ سے ویرج۔ پراکرام۔ بال۔ اور آنکھوں کے لئے مضر ہیں۔

ہینگ۔ وات۔ کف۔ اپھارہ اور پیٹ درد کو دور کرتی ہے۔ اور پت کو خراب کرتی ہے۔ پکنے میں اور رس میں چرپری ہوتی ہے۔ رچی بڑھاتی ہے۔ کھانا ہضم کرتی ہے اور قوت ہاضمہ کو بڑھاتی ہے۔ اور ہلکی ہوتی ہے۔

ہرڑ- کسیلی اور میٹھی ہوتی ہے۔ پکنے میں خشک۔ لون رس (نمکین رس سے) خالی اور ہلکی ہوتی ہے۔ قوت ہاضمہ کو بڑھاتی ہے۔ کھانے کو ہضم کرتی ہے پاک صاف ہوتی ہے۔ عمر کو قائم رکھتی ہے۔ گرم تاثیر والی ہے۔ قبض کُشا ہے۔ عمر کو مفید ہے۔ عقل اور اندریوں کو طاقت دیتی ہے۔

جذام۔ رنگت کا زرد پڑ جانا۔ امراض آواز۔ پرانے وِشم جور۔ امراض سر۔ امراض چشم۔ پانڈو روگ۔ امراض دل۔ کاملا۔ سنگ رہنی۔ سوج۔ سوکھا اتی سار۔ مید۔ موہ۔ چھرد۔ کرمی روگ۔ دمہ۔ کھانسی۔ پرسیک۔ بواسیر۔ تلی۔ اپھارہ۔ وِش روگ۔ اُدر روگ۔ سروتوں کا بند ہوجانا۔ باؤ گولہ۔ اُرو ستنبھ ارو چی۔ اور بہت سے کف وانج روگوں کے لئے ہرڑ کا استعمال نہایت مفید ہے۔

آملے کے گُن بھی ہرڑ کے ہی برابر ہیں۔ لیکن سرد۔ اور کھٹا ہوتا ہے پت اور کف کو دور کرتا ہے۔

بہیڑے میں بھی کسی قدر اتنے ہی گُن ہوتے ہیں۔ لیکن پکنے میں وہ چرپرا ہوتا ہے۔ سرد ہوتا ہے۔ اور بالوں کے لئے مفید چیز ہے۔ ہرڑ۔ بہیڑا اور آملہ ان تینوں کے ملنے سے ترپھلا کہلاتا ہے۔ یہ رسائنوں میں سے افضل رسائن ہے۔ اور امراض چشم کو دور کرتا ہے۔ روپن ہوتا ہے۔

اور جلد بدن کے کلید۔ میہ۔ پرمیہ۔ کف۔ رکت وغیرہ امراض کو دور کرتا ہے۔

دار چینی۔ تیج پات۔ اور الائچی۔ ان تینوں کو ترسجاتک کہتے ہیں جب ان تینوں میں کیسر ملا دیا جائے۔ تو چترجاتک نام ہوجاتا ہے۔ یہ دونو

جاتک پت کو خراب کرتے ہیں۔ تیز اور گرم ہوتے ہیں۔ خشک ہیں۔ مقوی ہاضمہ اور روچی پیدا کرنے والے ہیں۔

چھوٹی مرچ رس میں اور پکنے میں چرپری ہوتی ہے۔ کف کو دور کرتی ہے اور ہلکی ہوتی ہے۔

گیلی مگھاں۔ مزیدار اور سرد ہوتی ہیں۔ کف کرتی ہیں۔ اور سرد تاثیر رکھتی ہیں۔ بھاری اور چکنی ہوتی ہیں۔

سوکھی مگھاں۔ گیلی مگھوں سے برخلاف گن رکھتی ہیں۔ چکنی ہوتی ہیں۔ اور مفید ہیں۔ رس میں چرپری۔ اور پکنے میں مزیدار۔ اور وات۔ کف دمہ اور کھانسی کو دور کرتی ہیں۔ اور قبض کشا ہوتی ہیں۔ رسائن دوہی کے بغیر پیلی کو استعمال نہ کرنا چاہیئے۔

سونٹھ مقوی ہاضمہ اور مفید چیز ہے۔ ممسک اور مفرح دل ہے اور پاخانہ کی روکاوٹ کو دور کرتی ہے۔ رُچی بڑھاتی ہے۔ ہلکی ہوتی ہے۔ پکنے میں مزیدار ہے۔ چکنی اور گرم ہوتی ہے۔ کف وات کو دور کرتی ہے۔ ادرک کے فوائد بھی ایسے ہی ہیں۔

سونٹھ۔ مرچ اور مگھاں۔ ان تینوں کو ترکٹی کہتے ہیں۔ یہ بھاری پن۔ ضعفِ باہ۔ دمہ۔ کھانسی۔ فیل پا۔ اور زکام کے لئے مفید ہے۔

چیب اور پپلاموک یہ دونوں کالی مرچ سے گنوں میں کچھ ہی کم ہوتے ہیں۔

چیتا پکنے میں آگ کی مانند ہوتا ہے۔ سوجن۔ بواسیر۔ جذام۔ اور کرمی روگ کو دور کرتا ہے۔

چب - چبتا - سونٹھ - پپلی - اور پپلا مول ان پانچوں کو پنچ کول کہتے ہیں -

یہ پنچ کول - باؤگولہ - تلی - امراض شکم - اپھارا - درد شکم کے لئے مفید ہے - اور اعلےٰ درجے کا مقوی ہاضمہ ہے -

بل گری - ارنی - گنبھاری - پاٹلا - اور شیوناک ان پانچوں کو برہت پنچ مول کہتے ہیں -

یہ برہت پنچ مول - کسیلا - کڑوا - اور گرم ہوتا ہے - کف اور وات کو دور کرتا ہے -

بڑی کنڈ باری - شال پرنی - پرشٹ پرنی - اور گوکھرو کو لگھو پنچ مول کہتے ہیں -

لگھو پنچ مول رس اور پکنے میں مزیدار ہوتا ہے - معتدل ہوتا ہے اور سب دوشوں کو دور کرتا ہے -

کھریٹی - سانٹی - ارنڈ - ماش پرنی - اور مونگ پرنی - کو مدھیم پنچ مول کہتے ہیں - یہ کف اور وات کو دور کرتا ہے - مگر اتنی پت نہیں کرتا - اور قبض کشا ہوتا ہے -

شتاوری - مہاشتاوری - جیونتی - جیوک اور اشبھک - کو چوتھا پنچ مول کہتے ہیں - یہ جیونا کھیا پنچ مول آنکھوں کے لئے بڑا مفید ہے ویرج پیدا کرتا ہے - پت اور وات کو دور کرتا ہے -

دوب - کاہی - ایکھ - شر - اور چاولوں کی جڑھ ان پانچوں کو ترن سنگیک پنچ مول کہتے ہیں -

شُوک ان - شبی ان - پکو آن - مانس - ساگ - پھل - اور اوشدھ کا
اس باب میں مختصر سا بیان کیا گیا ہے ۔

ساتواں ادھیائے

اب ہم ان رکھیا ادھیائے کا بیان کرتے ہیں۔
راجہ کو چاہئے - کہ اپنے راج گرہ میں ایک پران آچاریہ (شاہی ڈاکٹر)
مقرر کرے ۔ اس طرح سے وہ ہمیشہ ہوشیاری کی حالت میں رہتا ہے ۔
لائق وید کو راجہ کے کھانے پینے وغیرہ کی زہر سے حفاظت رکھنی چاہئے۔
کیونکہ یوگ - دھرم - ارتھ - کام اور موکش سب راجہ کی بدولت ہیں۔ زہریلے
چاول گاڑھے لیٹی کی طرح ہو جاتے ہیں۔ اُن میں سے بیچھ نہیں نکل سکتی
دیر میں پکتے ہیں۔ اور باسی سے معلوم ہوتے ہیں ۔ اور اُن میں سے مور
کے گلے کی دھاریوں کی طرح گرمی سی اُٹھتی معلوم ہوتی ہے ۔ بیہوشی ۔ اور
غشی طاری کر دیتے ہیں۔ کف منہ سے لاتے ہیں ۔ رنگ اور بو کم ہو جاتی
ہے ۔ اور تیل میں پانی کی بوند پڑنے کی طرح چھلکے دار ہو جاتے ہیں ۔
زہریلے کھانے فوراً سوکھ جاتے ہیں ۔ اُنکے شوربے مکدر ہو جاتے ہیں
اُنکا رنگ کم و بیش خراب ہو جاتا ہے ۔ یا اُن کا کوئی رنگ ہوتا ہی نہیں
اُنکے اوپر جھاگ آجاتی ہے ۔ مختلف رنگوں کی دھاریاں دکھائی دیتی ہیں

بُلبلے سے اُٹھتے ہیں۔

زہریلے راگ[1] اور کھانڈو[2]۔ ساگ اور مانس۔ بے ذائقہ اور ریشہ دار ہو جاتے ہیں۔

زہر آمیز مانس رس (Soup) میں نیلی دھاریاں دکھائی دیتی ہیں۔ زہر آمیز دودھ میں تانبے کے رنگ کے ریشے نظر آتے ہیں۔ زہر آمیز دہی سیاہی مائل دھاریوں والا ہوتا ہے۔

زہر آمیز تکّر (ادھ رِڑکا) میں زرد دھاریاں نظر آتی ہیں۔ اور زہر آمیز گھی میں پانی کی طرح بے رنگ دھاریاں ہوتی ہیں۔

زہر آمیز شراب یا پانی میں کالی دھاریاں دکھائی دیتی ہیں۔

زہر آمیز شہد میں سبز ریشے نظر آتے ہیں۔ زہر آمیز تیل میں سرخی مائل دھاریاں دکھائی دیتی ہیں۔ کچے پھلوں میں اگر زہر ملایا جائے۔ تو وہ پک جاتے ہیں۔ اور پکے پھل گل سڑ جاتے ہیں۔

گیلی اور سوکھی چیزوں میں اگر زہر ملایا جائے۔ تو وہ مرجھا جاتی ہیں اور انکا رنگ بدل جاتا ہے۔ نرم اور سخت چیزوں میں زہر ملنے سے اُن کا سپرش بدل جاتا ہے (یعنی چھونے میں انکی تاثیر بدل جاتی ہے)۔

زہر آمیز پھولوں کا اگلا حصہ پھٹ جاتا ہے۔ اور مکدّر ہو جاتے ہیں۔ یا اُنکی خوشبو اور کی اور ہو جاتی ہے۔ زہر آمیز کپڑے چھلنی ہو جاتے ہیں اُنکا رواں گر جاتا ہے۔ اور تار کمزور پڑ جاتے ہیں۔

زہر کے سبب سے ہر قسم کی دھات۔ موتی۔ لکڑی۔ پتھر۔ جواہرات وغیرہ

---

[1] و [2] شربتوں کے نام ہیں۔

ہیں کدورت آجاتی ہے۔ اور ہر قسم کے مٹی کے برتن میں کانتی پیدا ہوجاتی ہے۔
جس شخص کی رنگت سیاہ پڑجائے۔ منہ سوکھتا ہو۔ آنکھیں جھکی ہوئی ہوں۔ چاروں طرف حیرت سے دیکھے۔ جسے پسینہ بکثرت آئے۔ جسکا بدن کانپتا ہو جسے سخت پیاس لگتی ہو۔ ڈر کے مارے مرا جائے۔ تھکا ہوا معلوم ہو۔ اور بار بار جمائیاں لے۔ سمجھنا چاہیئے۔ کہ اُسے زہر دیا گیا ہے۔
زہریلے اناج کے آگ میں پڑنے سے چڑچڑ کی آواز آتی ہے۔ اسکی لپٹ پتلی ہوجاتی ہے۔ اسکے دھوئیں میں مور کے گلے کے پروں کے رنگوں کی طرح گوناگوں رنگ دکھائی دیتے ہیں۔ اس کی روشنی نہیں رہتی۔ اور اس میں سے مُردے کی سی بدبو آتی ہے۔ اس کے دھوئیں سے سر میں درد ہونے لگتا ہے۔ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور بصارت میں بیقراری پیدا ہوجاتی ہے۔
زہریلے کھانے کو کھاکر مکھی مرجاتی ہے۔ کوے کی آواز بیٹھ جاتی ہے۔ اور اُسے دیکھتے ہی طوطا۔ مینا۔ اور مرغ آبی بولنے لگتے ہیں۔
اور ہنس کی حالت خراب ہو جاتی ہے۔ جیو نجیو (چکور کی ایک قسم ہے) کو بھی بہت تکلیف ہوتی ہے۔ چکور کی آنکھیں بے نور اور پھیکی سی ہوجاتی ہیں۔ اور کروچ کو نشا سا ہوجاتا ہے۔
کپوت۔ کوا۔ مُرغ۔ اور چکور مرجاتے ہیں۔ بلی کو ایک قسم کا جوش سا آجاتا ہے۔ اور بندر کا پاخانہ نکل جاتا ہے۔
مور ایسے کھانے کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ اور مور کے دیکھنے سے زہر کا اثر کم ہوجاتا ہے۔ ایسے زہر آمیز کھانے کو جان کر عقلمند کو فوراً اُس کھانے

سے ہاتھ اُٹھا لینا چاہئے۔ مگر ایسے طریقے سے اُس سے ہاتھ کھینچیں۔ کہ کسی جاندار کو تکلیف نہ ہو۔

اگر زہر آمیز کھانا ہاتھ۔ پاؤں یا کسی اور عضو بدن میں چھو جائے۔ تو خارش جلن۔ بخار۔ پھنسی۔ سُن بہری (عضو کا سو جانا)۔ ناخنوں اور رونگٹوں کا گرنا۔ سوج یہ سب بیماریاں آ گھیرتی ہیں۔

انکے رفع کرنے کے لئے زہروں کو دور کرنے والا سینک کرنا چاہئے۔ اور پیپل۔ چندن۔ پدماکھ۔ سفید خیر۔ تالیس پتر۔ کُٹھ۔ گلو۔ اور تگر کا لیپ مفید ہے۔

زہریلے کھانے کے منہ میں ڈالنے سے زبان میں سے رالیں گرنے لگتی ہیں۔ ہونٹ بے حس ہو جاتے ہیں۔ منہ میں جلن۔ چھچھاہٹ۔ دنت ہرش۔ قوت ذائقہ کا مارا جانا۔ جبڑوں کا جکڑا جانا۔ وغیرہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں مندرجہ بالا لیپ کی اشیا کے غرغرے (گنڈوش) کرنے چاہئیں۔ اور وش کو دور کرنے والی چیزیں مفید ہیں۔

اگر زہریلا کھانا آم آشئے میں چلا جائے۔ تو پسینہ۔ غشی۔ اپھارہ۔ سُستی وہم۔ رونگٹوں کا کھڑا ہو جانا۔ قے۔ جلن۔ آنکھوں اور دل کا رُک جانا وغیرہ تکالیف ظاہر ہو جاتی ہیں۔ اور بدن پر کالے چکتے پڑ جاتے ہیں۔

جب وہی زہریلا کھانا پکو آشئے میں چلا جائے۔ تب قے ہونے لگتی ہے پیشاب بکثرت آ جاتا ہے۔ اور راتی سار آنے لگتے ہیں۔ اونگھ۔ لاغری۔ زردی رنگت۔ امراض شکم۔ اور کمزوری ہو جاتی ہے۔ آم آشئے اور پکو آشئے میں زہریلا کھانا داخل ہو چکنے کے بعد جب قے اور دست لگ چکنے ہوں۔ تو ہلدی۔

دار ہلدی۔ نال کنگنی۔ گڑ۔ سنبھالو۔ نشن پاؤ۔ ہینگ پتری۔ دوب۔ چولائی کی جڑ۔ چاول بقدر بیضۂ مرغ اور ہانچی سے نسیہ کرم کرنا۔ سرمہ لگانا اور انہیں پینا زہر کو شانت کر دیتا ہے۔

زہر کھائے ہوئے آدمی کو دمن اور وریچن کے ذریعے سے شُدھ کر کے نہایت باریک تانبے کا چورن شہد میں ملا کر وقت پر دیں۔

یہ دل کو صاف کرتا ہے۔ اور جب دل کی صفائی ہو جائے۔ تب اُسے سونے کا چورن چار ماشہ بھر دیں۔ کیونکہ سونے کے کھانے والے شخص کے جسم میں زہر نہیں ٹھرنے پاتا۔ جیسے کنول کے پتے پر پانی نہیں ٹھہر سکتا۔ اور عمر بڑھ جاتی ہے۔

متضاد خوراک کو بھی زہر کی مانند سمجھنا چاہیئے۔

آنوپ دیشی جانوروں کا گوشت۔ اُڑد۔ شہد۔ دودھ۔ بناتی اناج۔ کنول کند۔ مولی۔ اور گڑ۔ یہ سب باہم متضاد ہیں۔

آنوپ دیشی جانوروں کے گوشتوں میں سے بھی مچھلی کا گوشت دودھ کے ساتھ ہرگز نہ کھانا چاہیئے۔ مچھلیوں میں سے بھی چلی چم مچھلی کا گوشت تو دودھ کے ساتھ بہت ہی مضر ہے۔

تمام کھٹی چیزیں اور کھٹے پھل دودھ کے ساتھ نہ کھانے چاہئیں۔ کلتھی۔ ورق والی بربہہ۔ کنگنی۔ مٹر۔ بَل والی شِمبی یہ سب دودھ کے متضاد ہیں۔

ہری مولی کھا کر اوپر سے دودھ کبھی نہ پینا چاہیئے۔ سؤر کے گوشت کو خرگوش کے گوشت کے ساتھ نہ کھائیں۔ پرشٹ والے ہرن اور مرغ کے

گوشت کو دہی کے ساتھ نہ کھانا اچھا ہے۔
کچے گوشت کو پتے کے ساتھ نہ کھانا چاہئے۔ مولی کو اُڑد کی دال کے ساتھ کھانا منع ہے۔ مینڈھے کے گوشت کو کسنبے کے ساگ کے ساتھ نہ کھانا چاہئے اور نباتی اناج کو کنول کند کے ساتھ نہ کھانا چاہئے۔
اُڑد کی دال۔ گڑ۔ دودھ۔ دہی۔ اور گھی کے ساتھ بڑھل کا پھل نہ کھائیں اور تکر۔ تاڑ پھل و دہی کے ساتھ کیلے کی پھلی نہ کھائیں۔
پیپل۔ مرچ۔ شہد۔ اور گُڑ کے ساتھ مکو نہ کھائیں۔
جس برتن میں مچھلیاں پکائی جائیں۔ اُس میں پکائی ہوئی مکو ہرگز نہ کھائیں۔
جس برتن میں سونٹھ پکائی جائے۔ اُس میں پکائی ہوئی مکو بھی ہرگز نہ کھانی چاہئے۔
انکے علاوہ دوسرے برتن میں پکائی ہوئی۔ اور نہایت مزیدار بنی ہوئی مکو اگر رات بھر پڑی رہے۔ تب بھی نہ کھائیں۔
جس تیل میں مچھلیاں تلی جائیں۔ اُس میں سدھ کی ہوئی پیپلی کو بھی ترک کر دینا چاہئے۔
کانسی کے برتن میں دس راتوں تک رکھا ہوا گھی بگڑ جاتا ہے۔ اس لئے اُسے استعمال میں نہ لائیں اور بھلاوے کے سدھ کرنے میں جو آن پان کام دے چکا ہو۔ اُسے بھی استعمال نہ کرنا چاہئے۔
کانٹے پر پکایا ہوا گوشت مرغ اور تکر میں سدھ کیا ہوا کیلا یہ دونو منفاد ہو جاتے ہیں۔

دودھ۔ شراب اور کھچڑی یہ ایک وقت میں کھانے منع ہیں۔
شہد۔ گھی۔ چربی۔ تیل۔ اور پانی یہ سب دو دو یا تین تین یا سب کے سب ہموزن کھانے منع ہیں۔
شہد اور گھی کھانے کے بعد مینہ کا پانی پینا منع ہے۔
شہد اور کنول کا بیج اکٹھے نہ کھانے چاہئیں۔
منقے کا آسو۔ کھجور کا آسو۔ کھانڈ کا آسو۔ یہ بھی اکٹھے نہ پینے چاہئیں۔
لسی اور سرسوں کے تیل میں بُھنا ہوا سبز ساگ بھی باہم متضاد ہیں۔
تلوں کے نگدے سے سدھ کیا ہؤا پوئی کا ساگ اتی سار لگا دیتا ہے۔
بلاکا کا گوشت۔ شراب اور اُبلے ہوئے مونگ بھی باہم متضاد ہیں۔
سؤر کی چربی میں بُھنا ہؤا بلاکا کا گوشت آدمی کو بہت جلد مار دیتا ہے
تیتر۔ پتنگ۔ گوہ۔ لوا۔ اور کپنجل کے گوشت ارنڈ کی لکڑیوں کی آگ پر پکائے ہوئے اور ارنڈ کے تیل میں تلے ہوئے آدمی کو بہت جلد مار دیتے ہیں۔

ہاریت نامی پرند کا گوشت ہارور درخت کے کانٹے پر کباب کیا ہوا جبکہ نیچے ہارور درخت کی لکڑیوں کی آگ جل رہی ہو۔ کھانے والے آدمی کو بہت جلد ہلاک کر دیتا ہے۔

ہاریت کا گوشت راکھ اور بھوبل میں بھونا ہؤا شہد کے ساتھ ملا کر کھانا متضاد ہو جاتا ہے۔

جو آن پان یا دوائی مواد کو جسم میں متحرک کر دے۔ مگر باہر نہ نکال سکے۔ وہ بھی متضاد چیزوں کے برابر ہی نقصان رکھتی ہے۔ ایسی حالت میں اُس مادے

کی شدھی یا شانتی کرنی چاہئے۔ یعنی اُسکے خلاف اثر رکھنے والی چیزوں سے ان کی شانتی کریں۔

ورزش کرنے والے۔ مرغن غذا کھانے والے۔ طاقتور ہاضمہ والے۔ جوان عمر والے۔ اور طاقتور آدمی کو متضاد غذا بھی ساتمیہ ہوکر جو کم مقدار میں ہو تکلیف نہیں دیتی۔

ناموافق چیزوں کو تھوڑا تھوڑا کر کے ترک کر دینا چاہئے۔ ایسے ہی موافق چیزوں کو بھی تھوڑا تھوڑا کر کے استعمال میں لانا چاہئے۔ تاکہ آہستہ آہستہ انکی عادت پڑ جائے۔ اور ایک ایک۔ دو دو۔ تین تین وقفے دیکر موافق چیزوں کا استعمال کریں۔ ناموافق چیزوں کو یک لخت ترک کرنا اور موافق چیزوں کا یکایک استعمال بھی بہت سی خرابیاں پیدا کر دیتے ہیں۔

مندرجہ صدر طریق سے دور ہونے والی خرابیاں مستقل طور پر دور ہو جاتی ہیں۔ اور بڑھنے والے گُن مستقل طور پر بڑھے رہتے ہیں۔

عقلمند آدمیوں کو نہیں چاہئے۔ کہ دوشوں سے بھرپور اور سمجاوک دُوشت آتما والوں کو دوش والے کھانوں سے اور بھی خراب کریں۔

مناسب تدبیر سے کھائے ہوئے بھوجن اور خواب اور برہمچریہ کی وجہ سے مضبوط کیا ہوا جسم جسم کے لئے ستونوں کی طرح ہیں۔ کھانے وغیرہ کا بیان مناسب موقع کیا جائیگا۔

سُکھ۔ دُکھ۔ طاقت۔ دُبلاپن۔ قوت۔ کمزوری۔ موٹاپن۔ نامردی۔ گیان اور اگیان یہ سب نیند کے آدھین ہیں۔ زندگی بھی نیند پر ہی منحصر ہے۔

بے وقت سونا۔ زیادہ سونا اور تھوڑا سونا آدمی کو ہمیشہ کے لئے سُکھ کی

نیند سلا دیتا ہے۔

رات کے وقت جاگنا خشکی پیدا کرتا ہے۔ دن میں سونا کف کا باعث ہے۔ اور بیٹھے بیٹھے اونگھنا نہ خشکی کرتا ہے اور نہ کف۔

گریکھم رتو میں وایو کا غلبہ ہوتا ہے اور آوان کے باعث سے خشکی زیادہ ہوتی ہے۔ راتیں کامل نیند کے ناقابل ہوتی ہیں۔ اس لئے دن میں سونا مفید ہے۔ دیگر رتوؤں میں دن کا سونا کف اور پت پیدا کرتا ہے۔ لیکن بولنے والے۔ گھوڑے وغیرہ کے سوار۔ مسافر۔ شراب خور۔ بوجھ اُٹھانے والے۔ غصہ کرنے والے۔ افسوسناک۔ خائف۔ دمہ۔ ہچکی اور اتی سار کے مریض۔ بڈھے۔ بچے۔ کمزور۔ ناطاقت۔ بھوکے۔ پیاسے۔ اجیرن کے بیمار۔ بدمست۔ اور دن میں سونے کی عادت رکھنے والے اشخاص دن میں سو سکتے ہیں۔ کیونکہ دن میں سونے سے ایسے اشخاص کے دھاتوؤں کی کمی پوری ہوتی ہے۔ اور کف انکے اعضاء کو طاقت دیتا ہے۔ بہت چربی اور بہت کف والے نیز ہر روز سینہک ادویات استعمال کرنے والے اشخاص کو دن میں سونا منع ہے۔

زہر سے تکلیف پانے والے اور گلے کی بیماریوں کے مریض کو بھی رات کے وقت نہ سونے دینا چاہئے۔

بے وقت سونے سے موہ جور۔ اعضا شکنی۔ زکام۔ سر درد۔ سوج۔ ہلّاس۔ سروتوں کا رودھ۔ اور ضعف ہاضمہ وغیرہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں فاقہ کشی۔ قے۔ پسینہ اور نسوار کے ذریعے ادویات کا استعمال کریں۔

رات کے وقت تیز قے کرنا۔ سرمہ لگانا۔ نسوار لینا۔ فاقہ کشی کرنا۔ چنتا کرنا۔ جماع کرنا۔ افسوس کرنا۔ خوف کھانا۔ اور غصہ کرنا کف کو ناش کر کے نیند کو دور کر دیتا ہے۔ نیند کے دور ہونے سے اعضاء شکنی۔ بدن ٹوٹنا۔ سر کا بھاری ہونا۔ جمائی۔ بے حس ہو جانا۔ گلانی۔ بھرم۔ اپکتی روگ اونگھ۔ اور وانتج امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے وقت پر طبیعت کے موافق رات کو نیند بھر کے سونا چاہیئے۔

اگر عادت کے بر خلاف جاگنا پڑے۔ تو پربھات کے وقت اُس وقت سے آدھا وقت خواب کریں۔ جو کہ نیند کا پہلے معمول ہے۔

جس شخص کو نیند کم آئے۔ اُسے دودھ۔ شراب۔ رس۔ دہی۔ ماش اُبٹنا۔ سنان اور سر۔ کان و آنکھ کے ترپن کا استعمال کرنا چاہیئے۔

مہ وش نازنین کا بغل گیر کرنا۔ بے فکری۔ مسرت اور من کے موافق باتیں یہ سب نیند لانے والے ہیں۔ اور سکھ دیتے ہیں۔

برہمچاری۔ جماع کی خواہش نہ رکھنے والے اور صابر شخص کی نیند اپنے وقت کو کبھی ہاتھ سے نہیں دیتی۔

بے شہوت۔ حائضہ۔ بے اُلفت۔ خراب چلن۔ دُشٹ۔ نہایت موٹی نہایت پتلی۔ پرسوتا۔ حاملہ۔ پرائی عورت۔ برہمچارنی۔ بکری۔ بھینس وغیرہ سے جماع کرنا منع ہے۔

گورو کے ستھان۔ دیو مندر۔ راج محل۔ مقدس درخت۔ شمشان۔ ظالموں کے ستھان۔ سرراہ۔ اور چوراہے وغیرہ مقامات میں جماع نہ کرنا چاہیئے۔

سورج کی سنکرانتی وغیرہ پر یوں ۔ مقام مخصوص کے علاوہ ۔ اور دن میں جماع نہ کرنا چاہیئے ۔ جماع کے وقت سر اور ہر دے کی تاڑنا نہ کریں ۔

خوب کھانا کھاکر ۔ بے صبری ۔ انگ کے دُکھی ہونے اور نہایت پیاس کی حالت اور پیشاب پاخانہ وغیرہ حوائج ضروریہ کے زور میں جماع نہ کرنا چاہیئے ۔ بچے ۔ بوڑھے اور مریض کو بھی جماع سے بچنا چاہیئے ۔

واجی کرن (بھی) ادویات کھانے والے آدمیوں کو سردی کے موسم میں جب خواہش ہو جماع کرنا چاہیئے ۔

بسنت اور شرد رتو میں تین تین دنوں کے فرق سے جماع کریں ۔

اور ورشا ۔ وگر یکھیم رتوؤں میں پندرہ پندرہ دن کے فرق سے جماع کریں ۔ بھرم ۔ گلانی ۔ ٹانگوں کی کمزوری ۔ جسمانی کمزوری ۔ دھاتوؤں کی کمی ۔ اعضا کی کمزوری اور بے وقت موت یہ سب مندرجہ بالا طریق کے برخلاف جماع کرنے سے پیدا ہوتے ہیں ۔

استریوں سے بچنے والے اشخاص کا حافظہ ۔ بُدھی ۔ صحت ۔ عمر ۔ طاقت اور پیش بڑھ جاتا ہے ۔ جو شخص سنان ۔ انولیپ ۔ سرد ہوا ۔ کھنڈ کھادھیہ سرد پانی ۔ دودھ ۔ رس یوش ۔ شراب ۔ اور پرسن مدھرا کو استعمال میں لاکر سے جماع سے اس کی طاقت کم نہیں ہوتی ۔

جماع کے بعد نہانے سے تیج قائم رہتا ہے ۔ اور طاقت کم نہیں ہوتی

وید اور اتہاس کے ماہر ۔ کام میں ہوشیار ۔ بندھنوں سے آزاد ۔ جدل وید کو دیہہ رکھشا کے لئے مقرر کرکے راجہ بڑے تیج والا ۔ تندرست ۔ اقبالمند دانائی کا پھل پانے والا اور دراز عمر ہو جاتا ہے ۔

آٹھواں ادھیائے

اب ماترا شت ادھیائے کا بیان کرتے ہیں۔

تندرست ہو یا بیمار۔ ہمیشہ مقدار مقررہ کے موافق غذا کھائے۔ مقررہ مقدار کے موافق کھانا قوت ہاضمہ کو بڑھاتا ہے۔ وِدوان لوگ بھاری اور ہلکے دونو کھانوں کو مقدار مقررہ کے موافق کھانے کی ہدایت کرتے ہیں۔ ثقیل کھانا نیم سیر ہوکر کھانا چاہیئے اور لطیف غذا کو نہایت سیر ہوکر نہ کھانا چاہیئے۔ جو غذا کسی تکلیف کے بغیر ہضم ہو جائے۔ وہی مقدار مقررہ کے موافق کہلاتی ہے۔

کم مقدار کھانا طاقت اور پراکرم کو نہیں بڑھاتا ہے۔ اور تمام وات روگوں کا باعث بنتا ہے۔

اگر مقدار سے زیادہ کھانا کھایا جائے۔ تو تینوں دوشوں کو بہت جلد خراب کر دیتا ہے۔ کچی اور خراب غذائیں ملکر دوش شریر کے سروتوں کو روک دیتے ہیں۔ اور اس سے سُستی (السک) پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر سروتے نہ رُکیں۔ تو وسوچکا روگ پیدا ہو جاتا ہے۔

اس کا نام السک اس لئے ہے۔ کہ اُس آدمی کے نیچے اور اوپر کے راستے جلد بند ہو جاتے ہیں۔ غذا ہضم نہیں ہوتی۔ اور معدے میں سُست اور غیر متحرک ہوکر پڑی رہتی ہے۔ وسوچکا نام اس لئے ہے کہ اس میں

سوئیاں سی چبھتی معلوم ہوتی ہیں۔

وات کے سبب سے پیٹ درد۔ بھرم۔ چکر آنا۔ اپھارہ۔ لمزہ۔ جکڑ جانا وغیرہ خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ پت کی وجہ سے بخار۔ دست۔ اندرونی جلن پیاس۔ اور بے ہوشی ہو جاتی ہے۔ کف کی وجہ سے قے ہوتی ہے۔ اعضاء بھاری ہو جاتے ہیں۔ بولا نہیں جا سکتا۔ اور منہ سے تھوک بہتا ہے۔

کمزور جسم والے۔ کمزور ہاضمہ والے اور ایسے شخص کو جس نے حوائج ضروریہ کو روک رکھا ہے۔ جس کے وایو اور کف کے بگڑنے سے اندر رُک گیا ہے۔ اور جس کے دوش بگڑے ہوئے ہیں۔ جس کے اندر غذا شلیہ کی طرح ٹھہری ہوئی ہے۔ ایسے السک۔ روگی کو درد پیٹ وغیرہ سب تکالیف سخت ہوتی ہیں۔ مگر اس میں قے اور دست نہیں ہوتے۔

جب السک روگ میں دوش بہت بگڑ گئے ہوں۔ اور خراب اور کچا اناج اندر رُک کر سب راستوں کو بند کر چکا ہو۔ تو دوش ترچھے جاتے ہوئے آدمی کو ڈنڈے کی طرح جکڑ دیتے ہیں۔ اس کو دنڈ السک کہتے ہیں۔ یہ بہت جلد ہلاک کر دیتا ہے۔ اور لا علاج ہو جاتا ہے۔ دائمی بدہضمی اور زیادہ کھانا کھانے کی وجہ سے اندر کا رُک جانا زہر کا سا اثر رکھتا ہے۔ یہ بھی خوفناک ہوتا ہے۔ اور اسکا نام وِش السک ہے۔ آخر یہ لاعلاج ہو جاتا ہے۔ کیونکہ زہر کی طرح اس کا بھی مضر اثر جلد ہوتا ہے۔ اس کا علاج سرد کرنا چاہئے۔ قابل علاج آم دوش السک کی فوراً خبر لینی چاہئے اور ورچ۔ نمک اور راڑے کو گرم پانی کے ساتھ پی کر قے کرا دیں۔ بعد میں پسینہ لائیں۔ اور پاخانہ اور باد مخالف کو خارج کرنے والی ورتیاں چڑھائیں

اور رات کو خوب پسینہ دیکر کپڑے سے اچھی طرح ڈھانپ دیں۔ بہت بڑھے ہوئے وسوچی روگ میں پاؤں کی ایڑیوں کے پچھلے حصے میں داغ دینا مفید ہے۔ اُس سے اُس دن فاقہ بھی کرانا چاہیئے۔ اور جلاب لئے ہوئے شخص کی طرح پرہیز رکھیں۔ بدہضمی والا بہت درد میں بھی شول کے دور نے والی دوائی نہ کھائے۔ کیونکہ کچی غذا سے کم ہونے والی قوت ہاضمہ دوش دوائی اور کھانے کو ہضم کرنے کے واسطے کافی نہیں ہوتی۔ ان تینوں یعنی قوت ہاضمہ کی کمی۔ دوش اور دوائی کا غلط ملط ہو جانا آدمی کو جلد ہلاک کر ڈالتا ہے۔ کھانا ہضم ہونے پر جکڑے ہوئے اور بھاری پیٹ والے کو دوائی دینا چاہیئے۔ تاکہ جو دوش باقی ہے وہ پک جائے۔ اور قوت ہاضمہ تیز ہو جائے۔

فاقہ کرنے سے آم وکاروں کی شانتی ہو جاتی ہے۔

تینوں دوشوں میں تینوں قسم کا علاج ہوتا ہے۔ اسکا خیال رکھ کر علاج کرنا چاہیئے۔ تھوڑے دوش میں فاقہ مفید ہوتا ہے۔ درمیانہ درجے کے دوش میں فاقہ اور پکانے والی دوائی دینی چاہیئیں۔ اور دوش زیادہ ہو۔ تو اُسے جڑھ سے اُکھاڑنے کے لئے اندر کی صفائی کرنی چاہیئے۔ اسی طرح دوسری بیماریوں میں بھی انکے بواعث کے مخالف علاج کرنا چاہیئے اگر اِس طرح سے علاج ٹھیک نہ بیٹھے۔ تو باعث کے مخالف کا علاج چھوڑ کر بیماری کا علاج مناسب تدبیر سے کرنا چاہیئے۔

دوش کے پک جانے اور قوت ہاضمہ کے تیز ہو جانے پر مالش سنیہہ پان اور دستی وغیرہ مناسب تدابیر عمل میں لانی مفید ہیں۔ کف سے

ہونے والی بدہضمی میں کھانا کچا رہتا ہے۔ آنکھوں اور رخساروں پر سوج پڑ جاتی ہے اور فوراً کھانا کھائے ہوئے کی طرح ڈکار آتے ہیں۔ منہ سے تھوک بہتی ہے۔ جی متلاتا ہے۔ اور بھاری پن معلوم ہوتا ہے۔

وات سے پیدا ہونیوالی بدہضمی میں طبیعت جکڑی ہوئی ہوتی ہے۔ دردشکم۔ قبض۔ اپھارہ اور قوت ہاضمہ دور ہو جاتی ہے۔

پت سے ہونے والی بدہضمی میں وگدھ۔ پیاس۔ موہ۔ بھرم اور کھٹے ڈکار آتے ہیں۔ اور اندر جلن ہوتی ہے۔

بدہضمی میں فاقہ کرنا مفید ہوتا ہے۔ وِشٹٹ بدھ اجیرن میں بہت پسینہ لینا اچھا ہے۔ وِدگدھ اجیرن میں ومن مفید ہے۔ فاقہ کشی۔ پسینہ اور قے کو دوشوں کی کمی بیشی کا خیال رکھ کر عمل میں لانا چاہئے۔

اگر کچا ان انتڑیوں میں چپک جائے تو اُس سے بھاری پن ہو جاتا ہے۔ اور سخت بدہضمی کی حالت میں اسکا نام "ولبنھکا" ہے۔

آم اجیرن کے علامات بدہضمی جیسے ہی ہوتے ہیں۔ اور ویسے ہی اسکا علاج بھی ہوتا ہے۔ اگر ڈکار ٹھیک بھی آئیں۔ کھانے کو دل نہ چاہے۔ اور پیٹ میں درد ہو۔ تو سمجھ لیں کہ ابھی اندر غذا کا کچھ حصہ کچا ہے۔ ایسی حالت میں تھوڑی دیر سو رہنا چاہئے۔ بدہضمی والے کو کھانا کھائے بغیر دن میں سونا چاہئے۔ اور جب بھوک لگے تب تھوڑا سا زود ہضم کھانا کھالے۔ قبض۔ پاخانہ اور پیشاب کا رُک جانا۔ یا انکی کثرت۔ جی متلانا۔ پیٹ میں ہوا کا رُک جانا۔ اور پیٹ کا اپھر جانا جسم کا بھاری پن اور چکر آنا یہ بدہضمی کے عام نشانات ہیں۔ نہ صرف

بہت ہی کھانا آم دوش کو پیدا کرتا ہے۔ بلکہ جس کھانے سے نفرت ہو جو ثقیل ہو۔ جو جلا ہوا۔ کچا۔ بھاری۔ روکھا۔ سرد۔ غلیظ۔ جلن پیدا کرنیوالا خشک یا پانی میں تر بتر ہو ایسا کھانا بھی ہضم نہیں ہوتا۔ افسوس۔ غصہ اور بھوک وغیرہ کے ستائے ہوئے کو بھی کھانا جلدی ہضم نہیں ہوتا۔ مفید اور غیر مفید چیزیں ملا جلا کر کھانا "سمشن" کہلاتا ہے۔ کھانے کے بعد پھر کھانا کھا لینا ادھیشن" کہلاتا ہے۔ بے وقت زیادہ یا تھوڑا کھانا کھانا "وشمشن" کہلاتا ہے۔ یہ تینوں قسم کے کھانے بسا اوقات موت کا باعث بن جاتے ہیں۔ ورنہ سخت بیماریاں پیدا کر دینا تو انکے لئے معمولی بات ہے۔ وقت پر موافق۔ صاف (پوترا) مفید۔ مرغن۔ گرم۔ زود ہضم اور یکسو ہو کر کھٹ رس غذا کھانی چاہیئے جس میں میٹھا رس زیادہ ہو۔ کھانے کو نہ بہت جلدی اور نہ بہت سستی سے کھانا چاہیئے۔ سنان کرکے بھوک محسوس ہونے پر ہاتھ پاؤں اور منہ دھو کر اور ایکانت میں بیٹھ کر کھانا کھانا اچھا ہوتا ہے۔ لیکن پہلے یہ دیکھ لے کہ بزرگ دیو۔ اتنھی۔ بچے اور گورو تو سیر ہو چکے ہیں۔ گھوڑے۔ گائے وغیرہ جانوروں کو بھی دیکھ لینا چاہیئے کہ وہ سیر ہو چکے ہیں اور پھر دیکھ لے کہ اُسکے لئے غذا ٹھیک ہے یا نہیں۔ تب کھانا کھائے۔ اور جو کھانا کھائے اسکی مذمت نہ کرے۔ اور کھانا کھاتے وقت مت بولے۔ رقیق چیزوں کو غور سے دیکھ کر نوش کرنا چاہیئے اور اچھی چیزیں عزیزوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانی چاہئیں۔ اور ایسا کھانا کھانا چاہیئے جو بھگت جن (وفادار نوکر یا دوست) لائے ہوں۔

جس بھوجن میں تنکا یا بال پڑ گیا ہو۔ یا جو دوبارہ گرم کیا گیا ہو۔ وہ

نہیں کھانا چاہیئے۔ جس کھانے میں ماش وغیرہ زیادہ ہوں وہ بھی کھائیں
زیادہ گرم اور زیادہ نمکین کھانا بھی مفید نہیں ہوتا۔

کلاٹ۔ دہی۔ کوچی کا۔ کھار۔ سرکہ۔ کچی مولی۔ پتلے اور سوکھے جانوروں
سور۔ بھیڑ۔ گائے۔ مچھلی اور بھینس کے گوشت کھانے کی بھی عادت نہ
ڈالنی چاہیئے۔

ماش۔ نِش پاو۔ شالوک۔ بھے۔ پسی ہوئی چیزیں۔ انگور نہ لائے ہوئے
اناج۔ خشک ساگ۔ یوک۔ اور پھانٹ کا کھانا بھی منع ہے۔

شالی چاول۔ گیہوں۔ جو۔ ساٹھی چاول۔ جنگلی جانوروں کا گوشت۔
ہڑر۔ آملہ۔ انگور۔ پَرْوَل۔ مونگ۔ کھانڈ۔ گھی۔ آکاش کا پانی۔ دودھ۔
شہد۔ انار اور سیندھا نمک وغیرہ اشیا کھانے کی عادت رکھنی چاہیئے۔

آنکھوں کی طاقت کے لئے ترپھلا اور گھی ملا کر کھانا چاہیئے۔ غذا
ایسی رکھنی چاہیئے جس سے تندرستی قائم رہے۔ اور جو دافع امراض ہو
بھے۔ گنا۔ کیلا۔ آم۔ لڈو۔ جلیبی وغیرہ کھانے سے پہلے کھا لینی چاہئیں
ایسی چیزیں جو ثقیل مرغن۔ میٹھی۔ دیر ہضم اور زیادہ ٹھوس ہیں وہ کھانے
کے شروع میں کھائیں۔ اور لطیف اشیاء بعد میں۔

لیکن کھٹی۔ نمکین اور چرچری چیزیں درمیان میں کھانی اچھی ہیں۔
پیٹ کے چار حصوں میں سے دو حصے بھوجن سے۔ نصف حصہ پانی اور
نصف حصہ رقیق چیزوں سے بھرنا چاہیئے۔ باقی کا چوتھا حصہ ہوا وغیرہ
کے لئے خالی چھوڑ دینا چاہیئے۔

جو اور گیہوں کے بعد میں ٹھنڈا پانی مفید ہے۔

دہی ۔شراب ۔ زہر اور شہد کے بعد بھی ٹھنڈا ہی پانی پینا اچھا ہے۔
مگر پیٹھی والی چیزوں کے بعد نیم گرم پانی پینا چاہئے ۔
ساگ ۔ مونگ وغیرہ سے تیار کردہ چیزوں کے بعد دہی کا میٹھا دہی کا
پانی اور کھٹی کانجی مفید ہیں ۔
پتلے آدمیوں کو موٹا کرنے کے لئے کھانا کھانے کے بعد سُرا پان کرنا
اچھا ہے ۔اور موٹے آدمیوں کو پتلا کرنے کے لئے شہد کا پانی پینا چاہئے۔
سوکھے میں یخنی ۔ گوشت اور اگنی کے بہت کم ہو جانے پر شراب
استعمال کرنا چاہئے ۔
بیماری ۔ دوائی ۔ رستہ چلنے ۔ بہت بولنے ۔ کثرت جماع ۔ فاقہ کشی اور
دھوپ میں چلنے سے کمزور شدہ آدمیوں ۔نیز بوڑھوں اور بچوں کے
لئے دودھ کا پینا امرت کی طرح مفید ہے ۔ انوپان ہمیشہ ایسا مفید ہوتا ہے
جو اگرچہ کھانے کے فوائد سے برعکس فوائد رکھتا ہو ۔لیکن اس کے مخالف
اثر والا نہ ہو ۔
انوپان طاقت دیتا ہے ۔ سیری کرتا ہے ۔ اور سب چیزوں کو آپس میں
ایک جان کر دیتا ہے ۔جسم کو قائم کرتا ہے ۔ غذا کی گانٹھوں کو ڈھیلا کر
دیتا ہے ۔ لیکن کھانے کے بعد رقیق اشیاء کا پینا جتروڈی کی اوپر کی
بیماریوں نیز دمہ ۔ کھانسی ۔چھاتی کے زخم ۔ زکام ۔ گانے بولنے ۔ اور آواز
کے بیٹھ جانے میں مفید نہیں ہے ۔
جنکا جسم ڈھیلا پڑ گیا ہے ۔جنہیں پرمیہ ۔آنکھوں کے دُکھنے ۔
امراض گلو اور پھوڑے پھنسیوں کی سخت شکایت ہے ۔ اُنہیں بھی

کھانا کھانے کے بعد رقیق چیزیں نہ پینا چاہئیں۔

کھانے پینے کے بعد بولنا۔ سفر کرنا۔ سونا۔ دھوپ میں بیٹھنا۔ آگ سینکنا۔ رتھ کی سواری۔ تیرنا۔ اور گھوڑے پر سوار ہونا ہر شخص کے لئے منع ہے۔

جب پاخانہ اور پیشاب صاف ہو جائے۔ طبیعت خوش ہو۔ دوش اپنا اپنا کام کر رہے ہوں۔ ڈکار وغیرہ ٹھیک ہو۔ بھوک خوب لگی ہو۔ باد مخالف رُکی ہوئی نہ ہو۔ قوت ہاضمہ اچھی ہو۔ جسم ہلکا اور پھرتیلا ہو۔ جب ہی وہی اور نیم کے موافق کھانا کھانا ٹھیک ہے۔

نواں اُدھیائے

اب "دروبہ آدی وگیان" نامی ادھیائے کا بیان کیا جاتا ہے۔

رس آدی میں "دروبہ" ہی افضل ہیں۔ کیونکہ وہ انہی کے آسرے پر ہوتے ہیں۔

سب "دروبہ" پنچ بھوت آتمک ہوتے ہیں۔ مگر پرتھوی کو آدھار بنا کر پیدا ہوتے ہیں۔ جل ان کی کثرت کا باعث ہے۔ اگنی۔ وایو اور آکاش کے ملنے سے یہ مکمل ہوتے ہیں۔ جس دروبہ میں جو عنصر زیادہ ہوتا ہے۔ وہ دروبہ اُسی عنصر کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔

چونکہ سب درویہ پانچوں عناصر کے ملنے سے بنتے ہیں۔ اس لئے کوئی درویہ بھی ایک رس نہیں۔ اور اسی وجہ سے کوئی بیماری بھی ایک دوش والی نہیں ہوتی۔

جس درویہ میں جو رس زیادہ ہوتا ہے۔ وہ درویہ اسی رس کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اور جس رس کا اُس درویہ میں پتہ نہیں لگتا۔ وہ اس کا "آنورس" کہلاتا ہے۔ نیز جس رس کا ذائقہ آخر میں رہ جاتا ہے۔ وہ بھی اسکا "آنورس" کہلاتا ہے۔

گُورو آدی گُن بھی "درویہ" ہی کے سمجھنے چاہئیں۔ کیونکہ "رس" بھی درویہ کے آسرے سے ہوتے ہیں۔

جس درویہ میں پرتھوی کا حصہ زیادہ ہو۔ وہ بھاری۔ستھول۔ اور سنھر گندھ ہوتا ہے۔ اور اس میں گندہ زیادہ ہوتی ہے۔ ایسا درویہ بھاری پن۔ سنھیرتا۔ سنگھات (اکٹھا کرنا) اور اُپچ (پالنا) کرتا ہے۔

جس درویہ میں جل کا حصہ زیادہ ہو۔ وہ پتلا۔ سرد۔ بھاری۔ مرغن۔ مند۔ اور گاڑھا ہوتا ہے۔ ایسا درویہ اندر کو تر کرتا ہے۔ وشنید (پھیلا دینے والا) کلید (رطوبت بڑھانے والا) بھرلاد (خوش کرنے والا) اور آگنیبہ (گرم) ہوتا ہے۔ نیز تیز۔ گرم۔ صاف۔ اور باریک ہوتا ہے۔ اور روپ (خوبصورتی) کو بڑھاتا ہے۔ اندر میں جلن پیدا کرنا۔ رنگت پیدا کرنا۔ اور پکانا ایسے درویہ کے کام ہیں۔

جس درویہ میں وایو کا حصہ زیادہ ہو۔ وہ روکھا۔ صاف۔ ہلکا۔ اور قوت لامسہ پیدا کرنے والا ہے۔ ایسا درویہ جسم میں روکھاوٹ۔ ہلکاپن۔

صفائی اور گلانی پیدا کرتا ہے۔

جس دروبہ میں آکاش کا حصہ زیادہ ہو۔ وہ لطیف ہوتا ہے۔ اور شبد گُن والا ہوتا ہے اور جسم میں ہلکا پن اور کھوکھلا پن پیدا کرتا ہے۔

دنیا کی کوئی چیز بے فائدہ نہیں ہے۔ مگر ٹھیک تدبیر اور مطلب کا خیال رکھ کر مفید ہوتی ہے۔

جس "دروبہ" میں آگ اور ہوا کا زیادہ حصہ ہو۔ وہ اوپر کو جاتا ہے۔

جس "دروبہ" میں پرتھوی اور جل کا زیادہ حصہ ہو۔ وہ نیچے کو جاتا ہے۔ درویوں کا بیان ختم ہوا۔ اب رسوں کی اقسام کا بیان کیا جائیگا۔

بہت سے ویدوں نے بھاری۔ چکنا۔ سرد۔ نرم۔ ہلکا۔ روکھا۔ گرم اور تیز آٹھ قسم کے ویرج (اثر) تسلیم کئے ہیں۔

مہرشی چرک جی کی رائے ہے کہ دروبہ کی وہ طاقت جس سے کام ہوتا ہے۔ ویرج کہلاتی ہے۔ کیونکہ اگر ویرج ہو۔ تو کچھ بھی نہیں ہو سکتا اس لئے سب کام ویرج ہی کے ہیں۔

پس مندرجہ بالا بھاری پن وغیرہ آٹھوں اقسام ویرج کے دوسرے معنے ہیں۔

درویوں کے تمام گنوں میں دیر تک رہنے والے یہ بھاری پن وغیرہ آٹھوں گُن ہی ہیں۔ کیونکہ عام طور پر انہی کا ذکر آتا ہے۔ اس لئے عام استعمال کے مخالف ہونے سے رس آدی ویرج نہیں۔ بلکہ گورو آدی ہی ویرج ہیں۔

بعض وید سرد اور گرم ویرج کی صرف دو ہی قسمیں بیان کرتے ہیں۔

درویوں کے مختلف الانواع ہونے پر بھی سب اگنی اور سوم میں شامل ہیں۔ جیسے دنیا میں اندھیرا اور اُجیالا۔ دو ہی چیزیں ہیں۔

گرمی۔ بھرم۔ پیاس۔ گلانی۔ پسینہ۔ جلن پیدا کرنے والی چیزوں کو جلدی پکا دینے۔ وات اور کف کو دور کرنے والی ہے۔

سردی۔ خوشی کے دینے والی ہے۔ زندگی ہے۔ جکڑ پیدا کرتی ہے۔ اور رکت پت کو دور کرتی ہے۔

رسوں کے ہضم ہونے کے بعد جو رس پیدا ہوتا ہے۔ اُسے وپاک کہتے ہیں۔

میٹھے اور نمکین ذائقوں کا وپاک میٹھا ہوتا ہے۔

ترش ذائقوں کا ترش۔ کڑوے۔ کسیلے اور چرپرے ذائقوں کا وپاک عموماً چرپرا ہوتا ہے۔

رسوں کا جو رس انتر بنتا ہے۔ وہ ویسا ہی ذائقے دار ہوتا ہے۔

ذائقے کے لحاظ سے جن دواؤں کا نتیجہ یکساں ہوتا ہے۔ اُنہی میں اچھی اور بُری چیزیں بھی ہوتی ہیں۔ کیونکہ کوئی دوائی ذائقے کے لحاظ سے مفید ہوتی ہے۔ کوئی ذائقے کو دبا کر وپاک میں بدل کر اور نتیجے کو پہنچ جاتی ہے۔ کوئی دوائی ذائقے اور وپاک کو بدل کر دوسری تاثیر رکھتی ہوئی اور ہی نتیجے کو پیدا کرتی ہے۔ کوئی دوائی ایسی ہوتی ہے۔ جو ذائقہ وپاک اور تاثیر کو دبا کر اپنے پربھاد سے اور ہی نتیجہ ظاہر کر دیتی ہے۔

درویوں میں رس۔ ویرج وپاک کے لحاظ سے جو درویہ طاقتور ہوتا ہے وہ دوسرے کو دبا لیتا ہے۔

جب دو دروبیہ باہم متضاد گنوں والے ملیں۔ تو طاقت ور گنوں والا کمزور کر دبالیتا ہے۔ اگر سب کی طاقت برابر ہو۔ تو اس سے وپاک۔ رس اور وپاک سے ویرج اور ان تینوں سے پربھاو طاقتور ہوتا ہے۔ یہ قدرتی طاقت کا باعث ہے۔

رس۔ وپاک۔ اور ویرج اگر برابر ہوں۔ تو تینوں سے علیحدہ جو نتیجہ نکلتا ہے۔ وہ پربھاو کا ہوتا ہے۔ مثلاً دنتی اور چیترا رس۔ وپاک اور ویرج میں برابر ہوتے ہوئے بھی دنتی جلاب آور ہے۔ اور چیترا نہیں۔ ملٹھی اور منقہ دونو کے برابر ہوتے ہوئے بھی منقہ قبض کشا ہوتا ہے۔ گھی اور دودھ دونو کے برابر ہوتے ہوئے بھی گھی بھوک لگانے والا ہے۔ یہ عام طور پر درویوں کا پھل ہوتا ہے۔ پر ان میں بھی دیش کال کے لحاظ سے مختلف آغاز و انجام کے سبب سے اختلاف ہو جاتا ہے۔ جیسے گیہوں میٹھا بھی ہے۔ ثقیل بھی ہے۔ اور وات کو دور کرتا ہے۔

مگر جو یہی تاثیر رکھتے ہوئے وات کرتا ہے۔

مچھلی گرم ہے اور دودھ ٹھنڈا ہے۔

شیر اور سؤر کے گوشت میٹھے ہوتے ہیں۔ مگر وپاک میں چرپرے ہو جاتے ہیں ؞

دسواں ادھیائے

اب "رس بھیدی" نامی ادھیائے کا بیان کیا جاتا ہے۔
پرتھوی اور جل کی زیادتی سے میٹھا رس پیدا ہوتا ہے۔ پرتھوی اور اگنی کی زیادتی سے کھٹا رس پیدا ہوتا ہے۔ پانی اور اگنی کی زیادتی سے نمکین رس پیدا ہوتا ہے۔ آکاش اور وایو کی زیادتی سے کڑوا رس پیدا ہوتا ہے۔ اگنی اور وایو کی زیادتی سے چرپرا رس پیدا ہوتا ہے۔ اور پرتھوی اور وایو کی زیادتی سے کسیلا رس پیدا ہوتا ہے۔
جو رس منہ میں جا کر اچھا لگے۔ دیہہ کو فرحت بخشے۔ اندریوں کو راحت دے۔ اور کیڑی وغیرہ جانداروں کو پیارا لگے۔ وہ سوادو (میٹھا) رس کہلاتا ہے۔
جس سے منہ میں پانی بھر آئے۔ رونگٹے کھڑے ہو جائیں۔ دانت ہرشنت ہوں۔ اور ابرو پھیل جائیں۔ وہ کھٹا رس کہلاتا ہے۔
جو منہ کو سیندت کرے۔ رخساروں کے اندر اور گلے میں جلن پیدا کرے وہ نمکین رس کہلاتا ہے۔
جو منہ کو لیس سے بھر دے۔ اور زبان کی طاقت کا ناس کرے۔ وہ کڑوا کہلاتا ہے۔
آنکھوں۔ نتھنوں اور منہ سے پانی بہا دے۔ اور رخساروں میں

جلن سی ڈالدے۔ آنکھوں۔ نتھنوں اور منہ سے اور زبان کے اگلے حصے میں چرپراہٹ پیدا کردے۔ وہ چرپرا رس کہلاتا ہے۔ جو زبان کی قوت ذائقہ کو گھٹا دے۔ گلے کے سوراخوں کو روک دے۔ وہ کسیلا رس کہلاتا ہے۔

رسوں کے نشانات کے بیان ہو چکے۔ اب میٹھے رس کے فوائد کا ذکر کیا جائیگا۔

میٹھا رس جنم سے ہی دیہہ کی پرکرتی کے موافق ہوتا ہے اور دھاتوؤنکو بڑھاتا ہے۔ اور بچوں۔ بوڑھوں۔ زخمیوں۔ سکھے روگیوں کو طاقت دیتا۔ رنگ کو خوبصورت بناتا ہے۔ بالوں کو بڑھاتا ہے اور اعضا اور اوج کو طاقت دیتا ہے۔ مقوی ہوتا ہے۔ گلے کو راحت دیتا ہے۔ دودھ پیدا کرتا اور ٹوٹی ہڈیوں کو جوڑ دیتا ہے۔ بھاری ہے۔ عمر کے لئے مفید ہے۔ جیونیہ ہے۔ ترما ہے اور پت وات اور زہر کو دور کرتا ہے۔ بہت زیادہ استعمال کرنے سے میدا اور کف سے پیدا ہونے والے روگوں کو پیدا کرتا ہے۔ جیسے موٹاپا۔ ضعف ہضم سنیاس۔ پرمیہ۔ گل گنڈھ۔ اور اربد۔

کھٹا رس قوت ہاضمہ کو بڑھاتا ہے۔ چکنا ہے۔ دل پسند ہے۔ ہاضم ہے۔ اور گرم تاثیر رکھتا ہے۔ چھونے میں ٹھنڈا ہوتا ہے۔ خوش کرتا ہے۔ نمی پیدا کرتا ہے۔ اور ہلکا ہوتا ہے۔ کف اور پت رکت کرتا ہے۔ باد مخالف کو خارج کرتا ہے۔ اس رس کو بکثرت استعمال کرنے والے شخص کو شتھلتا۔ اندھراتا۔ بھرم۔ کھجلی۔ پانڈو روگ۔ وسرپ۔ سوج۔ وِسپھوٹ۔ پیاس۔ اور بخار وغیرہ عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔

نمکین رس۔ ستمبھ (جکڑپن) سنگھات (گانٹھ پڑجانا) اور بندھ کو دور

کرتا ہے۔اور ہاضم ہے۔سنیہن۔سویدن۔تنکھشن اور روچن ہے۔چھید اور بھید کرتا ہے۔ اور زیادہ مقدار میں نمکین رس کا استعمال وات رکت۔کھلت (گنجاپن) پلت (بالوں کی سفیدی۔ بلی (جھریاں) پیاس۔ کُشٹ۔وِش (زہر) وِسرپ۔ پیدا کرتا ہے اور طاقت کا ناس کرتا ہے۔

کڑوا رس خود دل کو نہیں بھاتا ۔ مگر اروچی کو دور کرتا ہے۔کرم روگ۔ پیاس۔ زہر۔فسادِ خون۔غشی۔ سنجار۔جی منلانا۔جلن۔پت اور کف کو دور کرتا ہے۔ کلید (چپ چپاہٹ) کو دور کرتا ہے۔میدا۔چربی۔مجھا۔پاخانے اور پیشاب کو خشک کر دیتا ہے۔ہلکا۔میدھیہ (ذہانت بڑھانے والا) ٹھنڈا روکھا ہے۔ دودھ اور گلے کو صاف کرتا ہے۔اسکے کثرت استعمال سے دھاتو اور وات کی ویادھیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

چرپرا رس امراض گلو۔اُردد۔فسادِ خون۔السک۔اور سوج کو دور کرتا ہے۔ بدن پر انگور لاتا ہے۔سنیہہ۔میدھا اور چپ چپاہٹ کو خشک کر دیتا ہے۔بھوک لگاتا ہے۔ کھانے کو ہضم کرتا ہے۔صاف کرتا ہے ان کو خشک کر دیتا ہے۔بندھوں کو توڑ دیتا ہے۔سروتوں کو کھول دیتا ہے۔ کف کو دور کرتا ہے۔ اس کے کثرت استعمال سے پیاس لگ جاتی ہے۔ ویریہ اور طاقت دور ہو جاتی ہے۔غشی ہو جاتی ہے۔ہاتھ پاؤں کھنچ جاتے ہیں۔کمر اور پیٹھ میں درد ہونے لگتا ہے۔

کسیلا رس پت کف کو دور کرتا ہے۔ثقیل ہوتا ہے۔خون کو صاف کرتا ہے۔انگور لاتا ہے۔سرد ہوتا ہے۔چپ چپاہٹ اور میدھا کو سوکھا دیتا ہے۔ کچے کو جکڑ دیتا ہے۔قابض ہوتا ہے۔روکھا ہوتا ہے۔چمڑے کو صاف کرتا ہے

اسکے کثرت استعمال سے شلیشم (بوجھ) ابھارا۔ اور معدے میں درد پیدا ہو جاتا ہے۔ پیاس لگاتا ہے۔ لاغرپن پیدا ہوتا ہے۔ قوت مردمی کو زائل کرتا ہے مساموں کے منہ کو روک دیتا ہے۔ اور پاخانے کو خشک کر دیتا ہے۔

گھی۔ سونا۔ گڑ۔ اخروٹ۔ کیلا۔ فالسہ۔ تنتا در۔ کاکولی۔ پنس۔ راجاون بلا۔ مہابلا۔ اتی بلا۔ میدا۔ مہامیدھا۔ شال پرنی۔ پرشنٹ پرنی۔ مدک پرنی ماش پرنی۔ جیونتی۔ جیوک۔ رشبھک۔ مہوا۔ ملٹھی۔ کندوری۔ سیالی شتراونی مہا شتراونی۔ کھنبیر۔ ودھاری۔ تباشیر۔ کھشیرنی۔ گنبھاری۔ مہاسہا۔ کھشدر سہا دودھ۔ گنا۔ بھکھڑا۔ انگور وغیرہ میٹھی چیزیں ہیں۔

آملا۔ املی۔ بجورا۔ امل بیت۔ انار دانہ۔ چاندی۔ سرکہ۔ پالے وت۔ دہی۔ آم۔ امراتک۔ بھویہ۔ کیتھ۔ کروندا۔ یہ کھٹی چیزیں ہیں۔

سینہ دھا نمک۔ سونچل نمک۔ سیاہ نمک۔ بٹھ نمک۔ سمندر نمک۔ اُودبھد نمک۔ رومک نمک۔ پان سوجیہ نمک۔ سینک۔ کھشار۔ یہ نمک ہیں

پٹول۔ ترائینتی۔ مشک بالا۔ خس۔ چندن۔ چرائتہ۔ نیم۔ کوڑ۔ اگر۔ تگر۔ گرڈاسک۔ کرنجوا۔ ہلدی۔ دار ہلدی۔ مُنھراں۔ مورہ۔ بانسا۔ پاٹلا۔ ارنی۔ گنبھاری۔ بل۔ شیوناک۔ بڑی کنڈیاری۔ چھوٹی کنڈیاری۔ اندرائن کی جڑھ۔ انیس۔ وچ۔ یہ کڑوی چیزیں ہیں۔

ہینگ۔ مرچ۔ واوڑنگ۔ پنچ کول۔ گُمھر آدی۔ ہرنیک وغیرہ جانوروں کے پتے۔ پیشاب۔ بھلاوہ۔ یہ چرپری چیزیں ہیں۔

ہرڑ۔ بہیڑہ۔ شرش۔ خیر۔ شہد۔ کرب۔ گوگر۔ موتی۔ مونگا۔ سرمہ۔ گیرو۔ کچے کیتھ۔ کھجور۔ بھے۔ کنول۔ نیلوفر وغیرہ کسیلی چیزیں ہیں۔

میٹھی چیزیں کف پیدا کرتی ہیں۔ لیکن پُرانے چاول اور جو۔ مونگ گیہوں شہد۔ مصری۔ اور جنگلی جانوروں کا گوشت کف نہیں کرتے۔

کھٹی چیزیں پت پیدا کرتی ہیں۔ لیکن آنار دانہ اور آنولے اس خاصے سے مستثنے ہیں۔

نمک آنکھوں کے لئے مضر ہوتے ہیں۔ لیکن سیندھا نمک مضر نہیں ہے کڑوی اور چرپری چیزیں عموماً قوت باہ کو کم کرتی ہیں۔ اور وات کو بڑھاتی ہیں۔ لیکن گلو۔ پٹول۔ سونٹھ۔ مگھ۔ اور لہسن اس سے مستثنے ہیں۔

کسیلی اشیا عموماً سرد ہیں۔ اور جکڑ دیتی ہیں لیکن ہرڑ اس سے مستثنے ہے۔

چرپرا۔ ترش اور نمکین رس بہ ترتیب ایک سے دوسرا زیادہ گرم ہیں کڑوا۔ کسیلا۔ اور میٹھا رس بہ ترتیب ایک سے دوسرا ٹھنڈے ہیں۔

کڑوا۔ چرپرا اور کسیلا روکھے ہیں۔ اور پیشاب پاخانے کو باندھ دیتے ہیں نمکین۔ ترش اور میٹھا رس چکنے ہیں۔ اور پاخانہ پیشاب و باد مخالف کو خارج کرتے ہیں۔

نمکین سے کسیلا۔ کسیلے سے میٹھا رس زیادہ ثقیل ہیں۔

کھٹے سے چرپرا اور چرپرے سے کڑوا رس زیادہ ہلکا ہے۔

رسوں کے سنیوگ ستاون ہوتے ہیں۔ لیکن تریسٹھ کلپنائیں ہیں۔ سنیوگوں کی تفصیل یوں ہے۔ ایک ایک کم کرنے سے پانچ سنیوگ ہوتے ہیں۔ دو دو کے گھٹانے سے بھی پانچ ہی سنیوگ ہوتے ہیں۔ تین تین کے ملانے سے میٹھا دس دفعہ۔ کھٹا چھ دفعہ۔ نمکین تین دفعہ۔ کڑوا ایک دفعہ

چار چار کے ملانے سے میٹھا دس دفعہ۔ کھٹا چار دفعہ۔ نمک ایک دفعہ۔ پانچ پانچ کے ملانے سے کھٹا ایک دفعہ۔ میٹھا پانچ دفعہ۔ چھئوں کے ملانے سے ایک ہی سینوگ ہوتا ہے۔ اور الگ الگ رکھنے سے چھ رس ہیں۔

پانچ پانچ رس کے لیتے سے چھ کلپنائیں ہوتی ہیں۔ ایک ایک کے الگ الگ لینے سے بھی چھ ہی کلپنائیں ہوتی ہیں۔ چار چار اور دو دو رسوں کے لینے سے پندرہ پندرہ کلپنائیں ہوتی ہیں۔ تین تین رسوں کے لینے سے بیس سب کو ملاکر لینے سے صرف ایک کلپنا ہوتی ہے۔ یہ تریسٹھ کلپناؤں کی تفصیل ہے۔

رسوں کی مقدار میں کمی بیشی کرنے سے انکے بے شمار بھید ہو جاتے ہیں جن کی تفصیل فضول ہے۔

دوش کے مطابق انکا استعمال بطور دوائی کے کرنا مناسب ہے۔

گیارھواں ادھیائے

اب "دوش وگیانیہ" ادھیائے کا بیان کیا جائیگا۔

دوش۔ دھاتو اور مل جسم کی بنیاد ہیں۔ ان میں سے ٹھیک وایو اُتساہ اُچھواس (اندر کو سانس کھینچنا) نشواس (باہر کو سانس نکالنا) حرکت ویگ پریورتن (ویگوں کو چلانا) کرتی ہے۔ اور دھاتوؤں کے ٹھیک

حالت میں رکھنے سے اور اندریوں کے ہوشیار رکھنے سے جسم کو قائم رکھتی ہے۔
پت۔ پکتی (پکانا)۔ گرمی۔ درشن۔ بھوک۔ پیاس۔ خواہش۔ پربھا (چہرہ کا نور) میدھا (ذہانت)۔ بُدھی۔ بہادری کو مفید ہے اور جسم کے نرم رکھنے سے جسم کو قائم رکھتی ہے۔
کف ستھرتا۔ چکناہٹ۔ جوڑوں اور بندھوں کے ٹھیک حالت میں رکھنے سے جسم کو قائم رکھتی ہے۔
رس خوش رکھنا ہے۔ خون زندگی کا باعث ہے۔ مانس سے پنجر کا لیپ ہو رہا ہے۔ میدھا سے سینہ ہوتا ہے۔ استھی دھارن کرتی ہے۔ اور مجھا پورن کرتا ہے۔ اور ویرج سے گربھ پیدا ہوتا ہے۔ یہ ساتوں دھاتوؤں کے اعلے فائدے ہیں۔
پاخانہ جسم کو قائم رکھتا ہے۔ پیشاب رطوبات فضول کو نکالتا ہے۔
پسینہ رطوبت کو قائم رکھتا ہے۔
وآیو بڑھی ہوئی لاغری کرتی ہے۔ رنگت کو سیاہ کر دیتی ہے۔ گرمی کی خواہش پیدا کرتی ہے۔ لرزہ۔ اپھارہ۔ پاخانے کی قبض۔ طاقت کی کمی۔ نیند کی کمی۔ اندری بھرنش (اندریوں کا اپنے فرائض کو چھوڑ دینا) بکواس۔ چکر اور دینتا (عاجزی) پیدا کرتی ہے۔
پت بڑھا ہوا۔ پاخانہ۔ پیشاب۔ آنکھ۔ چہرہ۔ سب کو زرد کر دیتا ہے بھوک۔ پیاس۔ جلن بڑھا دیتا ہے۔ نیند کم کر دیتا ہے۔ کف کے بڑھ جانے سے ہاضمہ کمزور ہو جاتا ہے۔ منہ سے رالیں گرتی ہیں۔ سستی اور جسم کا بھاری پن ہو جاتا ہے۔ رنگت سفید ہو جاتی ہے۔ جسم ٹھنڈا۔ اعضا ڈھیلے ہو جاتے

ہیں۔ دمہ۔ اور کھانسی ستاتی ہے۔ اور بہت نیند آتی ہے۔

رَس کے بڑھنے سے بھی کف کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

خون کے بڑھنے سے وسرپ۔ پلیہ۔ ودردہی۔ کوڑھ۔ وات رکت۔ پت رکت۔ گلم۔ اُپ کش۔ کاملا۔ ویتگ (چھائیاں) اگنی ناش (ضعف ہاضمہ) بیہوشی اور جمبڑے۔ آنکھوں اور پیشاب کا رنگ سُرخ ہو جاتا ہے۔

مانس کے بڑھنے سے گنڈھ اربد۔ گرنتھی۔ پیٹ اور رانوں کا بڑھ جانا۔ گلے وغیرہ میں گوشت پیدا ہو جانا۔

ایسے ہی میدھا کے بڑھ جانے سے علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور تکان زیادہ ہو جاتا ہے۔ تھوڑا چلنے سے بھی دم پھول جاتا ہے۔ سپھک (چوتڑ) ستھن اور پیٹ لٹک پڑتا ہے۔

ہڈیوں کے بڑھ جانے سے اورہڈی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور دیگر دانت نکل آتے ہیں۔

مجھا بڑھ جانے سے آنکھوں اور اعضا میں بھاری پن آجاتا ہے۔ پوریوں میں موٹی موٹی جڑھیں سی پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور نہایت سخت پھنسیاں سی پیدا ہو جاتی ہیں۔

شُکر کے بڑھ جانے سے استری کی خواہش زیادہ ہو جاتی ہے اور شُکر اشمری (دبرج کی پتھری) ہو جاتی ہے۔

پاخانے کے بڑھ جانے سے کوکھوں میں اپھارہ۔ آٹوپ۔ بھاری پن اور درد ہو جاتا ہے۔ پیشاب کے بڑھ جانے سے مثانے میں چبھک پڑتی ہے اور پیشاب کرنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے پیشاب نکلا ہی نہیں۔

پسینے کے بڑھ جانے سے پسینہ بہت آتا ہے۔ بدبو آنے لگتی ہے اور خارش ہوجاتی ہے۔

اسی طرح ملوں کے بڑھ جانے سے آنکھوں سے چیڑ وغیرہ نکلتی ہے۔ اور بھاری پن ہوجاتا ہے۔ وات کم ہوجانے پر اعضا کا ٹوٹنا۔ کم سخنی۔ بیخبری کف کی زیادتی سے پیدا ہونے والے امراض کا پیدا ہوجانا وغیرہ شکایات آمنہ دکھاتی ہیں۔ پت کے کم ہوجانے سے قوت ہاضمہ کمزور ہوجاتی ہے۔ سردی زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ چہرے کی رنگت پھیکی پڑجاتی ہے۔

کف کے کم ہوجانے سے سر میں چکر آنے لگتے ہیں۔ کف آشیے خالی معلوم ہوتے ہیں۔ دل بیٹھتا سا معلوم ہوتا ہے۔ رطوبت زائل ہوجاتی ہے اور جوڑ ڈھیلے پڑجاتے ہیں۔

رس کے کم ہوجانے سے بدن روکھا ہوجاتا ہے۔ تکان محسوس ہوتی ہے۔ جسم سوکھ جاتا ہے۔ طبیعت بے چین رہتی ہے۔ آواز برداشت نہیں ہوسکتی۔

خون کے کم ہوجانے سے ترش اور سرد چیزوں کی خواہش پیدا ہوجاتی ہے۔ ناڑیاں ڈھیلی ہوجاتی ہیں۔ اور بدن میں خشکی بڑھ جاتی ہے۔

گوشت کے کم ہوجانے سے اندریاں بے چین رہتی ہیں۔ جوڑ لاغر ہوجاتے ہیں۔ جوڑوں میں درد رہتا ہے۔

میدا کے کم ہوجانے سے کمر سو جاتی ہے۔ تلی بڑھ جاتی ہے۔ اعضائے بدن لاغر ہوجاتے ہیں۔

استھی کے کم ہوجانے سے ہڈیوں میں درد رہتا ہے۔ دانت۔ بال اور ناخن بھربھرے ہوکر گرنے لگتے ہیں۔

مجھا کے کم ہو جانے سے ہڈیاں کھوکھلی ہو جاتی ہیں۔ سر میں چکر آتا ہے اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھایا رہتا ہے۔

ویرج کے کم ہو جانے سے ویرج کا اخراج دیر میں ہوتا ہے۔ یا ویرج کی جگہ خون نکل آتا ہے۔ خصیوں میں سخت درد ہوتا ہے۔ اور عضوِ تناسل سے دھواں اُٹھتا معلوم دیتا ہے۔

پاخانے کے کم ہو جانے سے ہوا انتڑیوں میں گڑگڑ کرتی رہتی ہے۔ اور اِدھر اُدھر گھومتی ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا انتڑیاں پیٹی جا رہی ہیں پہلوؤں میں چکر لگاتی رہتی ہے، کبھی نیچے جاتی ہے۔ اور کبھی اوپر آتی ہے۔ پسلیوں اور معدہ میں سخت درد ہونے لگتا ہے۔

پیشاب کے کم ہو جانے سے پیشاب درد کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔ اس کی رنگت خراب ہو جاتی ہے۔ یا خون سے ملا ہوا پیشاب نکلتا ہے۔

پسینے کے کم ہو جانے سے روئیں گرنے لگتے ہیں۔ سخت ہو جاتے ہیں اور چمڑا پھٹ جاتا ہے۔

نظر نہ آنے والے باریک ملوں کے کم ہو جانے سے اُنکے سروتے سوکھ جاتے ہیں۔ اُن میں درد ہونے لگتا ہے۔ اور وہ خالی اور ہلکے ہو جاتے ہیں

دھاتوں کی کمی بیشی کو اُنکے ذاتی حالات اور نشانات کی کمی بیشی سے جانچنا چاہیئے۔ اگر مخالف گن کم ہوں۔ تو زیادتی اور اگر مخالف گن زیادہ ہوں تو کمی سمجھنی چاہیئے۔ مثلاً اگر ملوں کا اخراج رُک جائے۔ تو سمجھنا چاہیئے کہ وہ بڑھ گئے ہیں۔ اگر وہ زیادہ خارج ہوتے ہوں۔ تو سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ کم ہو گئے ہیں۔ مل کا کم یا زیادہ ہونا دونوں ہی تکلیف کا سبب ہیں۔

وایو استھی میں رہتی ہے۔ پت پسینے اور رکت میں رہتا ہے۔ باقی سب میں کف رہتا ہے۔

اسی سبب سے جو کمی بیشی ایک میں ہوتی ہے۔ وہی اُسکے متعلقہ دوسرے میں ہوجاتی ہے۔ کیونکہ انکا آپس میں آشرے اور آشریہ کا سمبندھ ہے۔ لیکن ہڈی اور وات میں یہ سمبندھ نہیں۔

ترپن سے دوش۔ دھاتو اور مل تینوں میں زیادتی ہوجاتی ہے۔ چونکہ کف انکے ساتھ ہوتا ہے۔ اپ ترپن سے کمی۔ سوائے وایو کے جو اپ ترپن سے بڑھ جاتی ہے۔ اور ترپن سے کم ہوجاتی ہے۔

اس لئے زیادتی اور کمی سے پیدا ہونے والی خرابیوں کو فلتے اور ترپن سے درست کرنا چاہئے۔ ماسوائے وایو کے۔ کیونکہ وایو کی کمی بیشی کی خرابیوں کا علاج اسکے مخالف ہوگا۔

خصوصاً خون کی زیادتی سے پیدا ہونے والی خرابیوں کو خون کے نکلوانے اور جلاب سے درست کرنا چاہئے۔

مانس کی زیادتی سے پیدا ہونے والی امراض کو شستر۔ کھشار اور اگنی کرم سے درست کرنا چاہئے۔

میدا کی کمی اور زیادتی سے پیدا ہونے والی امراض کو موٹاپے اور لاغری کے علاج کے ساتھ درست کرنا چاہئے۔

استھی کی کمی سے پیدا ہونے والی خرابیوں کو دودھ۔ گھی۔ کی دستیوں سے جس میں کڑوی اشیاء ملائی گئی ہوں۔ درست کرنا چاہئے۔

پاخانے کی زیادتی سے پیدا ہونے والی خرابیوں کو مسہل دیکر ٹھیک کرنا چاہئے

پاخانے کی کمی سے پیدا ہونے والی شکایات کو مینڈھے۔ اور بکرے کا درمیانی حصہ کلماش۔ جو۔ اور ماش وغیرہ دیکر دور کرنا چاہیئے۔

پیشاب کی کمی بیشی سے پیدا ہونے والے امراض کو پرمیہ اور مونتر کرچھر کے علاج کے ساتھ ٹھیک کرنا چاہئے۔

پسینہ کی کمی سے پیدا ہونے والی شکایات کو ورزش۔ سویدن۔ مالش اور شراب سے ٹھیک کرنا چاہیئے۔

اپنے مقام میں ٹھری ہوئی حرارت کے اجزا دھاتوؤں میں بھی پھیلے ہوئے ہیں۔ جنکے کم۔ نرم اور تیز ہونے سے دھاتوؤں میں کمی بیشی واقع ہوجاتی ہے۔

پہلی دھاتو بڑھ کر دوسری کو اور دوسری تیسری کو علےٰ ہذا القیاس ایک کم ہوئی ہوئی اگلی کو کم کر دیتی ہے۔ خراب شدہ دوش رسوں کے ذریعے دھاتوؤں کو خراب کر دیتے ہیں۔ اور دوش اور دھاتو خراب ہوکر ملوں کی خرابی کا باعث بن جاتے ہیں۔ اور مل بگڑ کر ملوں کی جگہوں کو خراب کر دیتے ہیں۔

ملوں کے مقامات دو نیچے کی طرف ہیں۔ سات جسم کے اوپر کے حصے میں ہیں۔ اور پسینہ کو بہانے والے مسام سارے جسم میں موجود ہیں۔

سب دھاتوؤں کے تیجوں میں سے اعلےٰ درجے کا تیج "اوج" ہے۔ وہ ہردے میں ٹھرا ہوا سارے جسم میں پھیلا رہتا ہے۔ اور جسم کو قائم رکھتا ہے۔ چکنا۔ سوم آتمک (سرد)۔ شُدھ۔ سرخی اور زردی مائل ہوتا ہے۔ اسکے رہنے سے زندگی قائم ہے۔ اور اسکے نہ رہنے سے زندگی بھی نہیں رہتی جسم میں مختلف بھاد بھی اسی کے سبب سے پیدا ہوتے ہیں۔ غصہ۔ بھوک

غور و فکر۔ افسوس۔ اور تکان وغیرہ اوج کے گھٹانے کا باعث ہیں۔

اوج کے کم ہو جانے سے کمزور آدمی خائف ہو جاتا ہے۔ دُکھی اندریوں والا متفکر رہتا ہے۔ اس کے چہرے کا رنگ بگڑ جاتا ہے دُبلا پتلا ہو جاتا ہے اور بے چین رہتا ہے۔ اس کمی کو دور کرنے کے لئے جیونیہ دوائیں دودھ اور یخنی وغیرہ کا استعمال کرنا چاہئے۔

اوج کے بڑھنے سے جسم تر و تازہ۔ اور طاقتور ہو جاتا ہے۔ جس چیز کے کھانے سے طبیعت متنفر ہو۔ اُسکے کھانے سے جسم میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ مگر جس چیز کے کھانے کی خواہش ہو۔ اور وہ موافق بھی ہو۔ اُسکا کھانا جسم کی زیادتی کا باعث ہوتا ہے۔

سب دوش مخالف اور موافق چیزوں کی خواہش اور نفرت کا باعث ہیں۔ عقلمند آدمی اس بات کو سمجھ لیتے ہیں۔ مگر بے وقوف نہیں سمجھ سکتے۔

دوش اپنے میل کے بموجب اپنے خواص کی کمی بیشی کا باعث ہوتے ہیں۔ اور ٹھیک حالت میں جبکہ اُن میں کمی بیشی نہ ہو۔ جسم کی صحت کا باعث ہیں۔ اور نادرستی کی حالت میں جسم کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ اسلئے مناسب طریق پر چلنے سے وہ کم و بیش نہیں ہوتے۔

بارھواں ادھیائے

اب "دوش بھیدی" ادھیائے کا ذکر سنو۔

پکو آشے۔ کمر۔ سنگتھی۔ کان۔ ہڈیاں۔ اور سپرش اندری سب وات کے ستھان ہیں۔ خصوصاً پکو آشے۔

نابھی۔ آم آشے۔ پسینہ۔ لسیکا۔ خون۔ رس۔ آنکھ۔ اور جلد بدن سب پت کے ستھان ہیں۔ خصوصاً نابھی۔

چھاتی۔ گلا۔ سر۔ کلوم (پنکریاس) پورے۔ آم آشے۔ رس۔ میدا۔ نتھنے۔ زبان سب کف کے ستھان ہیں۔ خصوصاً چھاتی۔

وایو کی پران وغیرہ پانچ قسمیں ہیں۔

پران وایو سر میں ٹھہری ہوئی گلے اور چھاتی میں چلتی ہے۔ بدھی۔ ہردا۔ اور چیت کو قائم رکھتی ہے۔ تھوک۔ چھینک۔ ڈکار۔ سانس۔ اور کھانیکو اندر لے جانا سب پران وایو کے کام ہیں۔

اُدان وایو کا مقام چھاتی ہے۔ نتھنوں۔ نابھی اور گلے میں چلتی ہے بولنا۔ کوشش کرنا۔ طاقت۔ قوت۔ رنگ۔ اور یادداشت سب اُدان وایو کی بدولت ہیں۔

ویان وایو کا مقام ہردا ہے۔ سارے جسم میں چلتی ہے۔ بڑی زور والی ہے۔ جسم کی حرکت۔ جسم کا نیچے اوپر لے جانا۔ آنکھوں کا کھولنا اور بند کرنا

یہ سب ویان وایو کے آدھین ہیں۔

سمان وایو کا مقام جٹھر اگنی ہے۔ سارے کوشٹ میں چلتی ہے۔ کھانا لیتی ہے۔ پکاتی ہے۔ اُس کا اشر نکال کر فضلے کو خارج کر دیتی ہے۔

اپان وایو۔ رکتم (رودۂ مستقیم) میں رہتی ہے۔

پیڑو کے جوف۔ مثانہ۔ عضو تناسل اور رانوں میں چلتی ہے۔ ویریہ حیض۔ پاخانہ۔ پیشاب اور حمل اسی اپان وایو کے کام ہیں۔

پت کی پانچ قسمیں ہیں۔ آم آشے اور پکو آشے کے درمیان میں اسکا مقام ہے۔ پنچ بھوت آتمک ہے۔ لیکن اگر اُسکے پتلے پن کو نظر انداز کر دیا جائے۔ اور اسکے خواص کو دیکھا جائے۔ تو اُسے اگنی کہنا چاہیئے۔ پاچک پت کھانے کو پکاتا ہے۔ اسکے اشر اور فضلے کو الگ کر دیتا ہے۔ اور آم آشے و پکو آشے کے درمیان ٹھہرا ہوا باقی چاروں قسم کے پت کو مدد دیتا ہے۔

رنجک پت کا مقام آم آشے ہے۔ اس کو رنگت دینے (خون بنانے) کی وجہ سے اسے رنجک کہتے ہیں۔

سادھک پت کا مقام ہردا ہے۔ بُدھی۔ میدا۔ ابھیمان وغیرہ کا سبب ہے۔ اور منورتھ کا حصول اسی سے ہوتا ہے۔

آلوچک پت کا مقام آنکھ ہے۔ موجودات کو دیکھنا اسی کا کام ہے۔

بھراجک پت کا مقام جلد بدن ہے۔ چونکہ بدن کے چمڑے کی چمک اسی کی بدولت ہے۔ اس لئے اِسے بھراجک پت کہتے ہیں۔

کف کی پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) اولمبھک کف کا مقام چھاتی ہے۔ اور ترک (دُم کی ہڈی) کو طاقت دیتا ہے۔ نیز ہردے کو انلج کے ویریہ (اثر) سے طاقتور بناتا ہے۔ اور اپنے مقام میں ٹھہری ہوئی باقی چاروں اقسام کے کف قائم رکھتی ہے اس لئے اسے اولمبھک کہتے ہیں۔

(۲) کلیدک کف کا مقام آم آشے ہے۔ اور کھانے میں رطوبت ملانیکی وجہ سے اسے کلیدک نام دیا گیا ہے۔

(۳) بودھک کف کا مقام زبان ہے۔ زبان کا ذائقہ اسی کی وجہ سے ہے۔

(۴) ترپک کف کا مقام سر میں ہے۔ اندریوں کو طراوت پہنچاتی ہے۔ اسی سبب سے اسے ترپک کف کہتے ہیں۔

(۵) سنشلیشن کف کا مقام جوڑ ہیں۔ اور جوڑوں کو ملانے کی وجہ سے اسے سنشلیشن کف کہتے ہیں۔

مندرجہ صدر مقامات اور کام دوشوں کے اُس حالت کے ہیں۔ جبکہ جسم صحیح و تندرست ہو۔

روکھش (خشک) آدی چیزیں گرمی کے ساتھ ملکر وات کو ایک جگہ پر اکٹھا کر دیتی ہیں۔ یہی چیزیں سردی کے ساتھ ملکر وات کو بڑھا دیتی ہیں۔ اور سنگدھ (مرغن) آدی چیزیں گرمی کے ساتھ ملکر وات کو شانت کر دیتی ہیں۔

تیکھشن آدی چیزیں سردی کے ساتھ ملکر پت کو ایک جگہ پر جمع کر دیتی ہیں۔ یہی چیزیں گرمی کے ساتھ ملکر پت کو بڑھا دیتی ہیں۔

مند آدی گن والی چیزیں سردی کے ساتھ ملکر پت کو شانت کر دیتی ہیں
سنگدھ (مرغن) آدی چیزیں سردی کے ساتھ ملکر کف کو ایک جگہ پر
جمع کر دیتی ہیں۔ یہی چیزیں گرمی کے ساتھ ملکر کف کو بڑھا دیتی ہیں۔
روکھش (خشک) آدی چیزیں گرمی کے ساتھ ملکر کف کو شانت
کر دیتی ہیں۔

جب دوش اپنے مقام میں ٹھیرا ہوا بڑھ جائے۔ تو اُسے اُس دوش
کا سنچے (جمع ہوجانا) کہتے ہیں۔

ایسی حالت میں مریض کو اُن اشیاء سے نفرت ہوجاتی ہے۔ جو اُس
دوش کے بڑھانے والی ہیں۔ اور اُن چیزوں کی خواہش پیدا ہوجاتی ہے۔
جو اُس دوش کے گھٹانے والی ہوں۔ جب دوش اپنے مقام سے باہر جانا
چاہے۔ تو اُسے دوش کا کوپ (بگاڑ) کہتے ہیں۔

ایسی حالت میں بگڑے ہوئے دوش کی علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں۔
صحت زائل ہوجاتی ہے۔ اور مختلف امراض آمنہ دکھاتے ہیں۔

وایو کا گریکھم میں سنچے ہوتا ہے۔ موسم برسات میں کوپ اور شرد رتو میں
شانتی ہوجاتی ہے۔

پت کا ورشا رتو میں سنچے ہوتا ہے۔ شرد رتو میں کوپ اور ہیمنت میں
شانتی ہوجاتی ہے۔

کف کا ششر رتو میں سنچے ہوتا ہے۔ بسنت میں کوپ اور گریکھم میں شانتی
ہوجاتی ہے۔

وایو موسم گرما میں ہلکی اور روکھی ادویات کے استعمال سے سنچے (جمع)

ہو جاتی ہے۔ مگر گرمی کے سبب سے اُسکا کوپ نہیں ہوتا۔

پت موسم برسات میں امل وپاک ادویات کے استعمال سے اور پانی کی وجہ سے سنچے (جمع) ہو جاتا ہے۔ لیکن سردی کی وجہ سے اُس کا کوپ نہیں ہوتا۔

کف ششر رتو میں مرغن اور ٹھنڈی دواؤں کے استعمال اور پانی کی وجہ سے سنچے (جمع) ہو جاتا ہے۔ لیکن سردی کی وجہ سے اُس کا کوپ نہیں ہوتا۔

مندرجہ صدر کال کے سبھاؤ کی وجہ سے ہے۔

بلا لحاظ موسم کے غذا وغیرہ کے سبب سے دوش فوراً سنچے۔ کوپ اور شانتی کو پراپت ہو سکتے ہیں۔

بگڑے ہوئے دوش جسم میں سر سے پاؤں تک فوراً ہی پھیل جاتے ہیں مگر آہستہ آہستہ شانتی کو پراپت کرتے ہیں۔ جیسے بادل۔

کوپت (بگڑے ہوئے) دوش مختلف اشکال اور بے شمار خرابیوں سے جسم کو دُکھ دیتے ہیں۔ اُنکا مفصل ذکر کرنے کی طاقت نہیں۔ اس لئے اختصار کے ساتھ عام طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اُنکے بواعث۔ اشکال اور علاج بے شمار ہیں۔

سب بیماریوں کا باعث دوش ہی ہیں۔ جیسے ایک پرند سارا دن اُڑتا ہوا ہر طرف گھومتا رہتا ہے۔ مگر اپنے سایہ کو اُلنگھن نہیں کرتا۔ اسی طرح سب امراض تینوں دوشوں کو اُلنگھن نہیں کر سکتے۔

یا جیسے سرشٹی کی پیدائش ہوتی ہے۔ خواہ وہ کیسے ہی مختلف طریقوں سے ہو رج تم اور ستو تین گُنوں کو نہیں چھوڑ سکتی۔

اِسی طرح سب تکالیف خواہ وہ دھا توؤں کی کمی بیشی سے پیدا ہوں تین دوشوں سے باہر نہیں جا سکتیں۔

شبد۔سپرش۔روپ وغیرہ کا۔کان۔آنکھ۔ناک وغیرہ اندریوں کے ساتھ اساتمیہ یوگ انوچیت کال اور دُش کرت کرم دوشوں کی خرابی کا باعث ہیں۔انکی پھر تین قسمیں ہیں۔ہین۔متھیا۔اور اتی یوگ۔

ناک وغیرہ اندریوں کا کم سُننا یا نہ سُننا وغیرہ ہین یوگ کہلاتا ہے۔حد سے بڑھ کر اتی یوگ کہلاتا ہے۔اور باریک چمکیلی اور خوفناک بہت نزدیک یا بہت دور۔دل کو نہ بھانے والی۔اور بگڑی تگڑی چیزوں کا دیکھنا متھیا یوگ کہلاتا ہے۔

اِسی طرح باقی اندریوں کے متعلق بھی سمجھ لیں۔

شیت (سردی) اوشن (گرمی) اور ورشا (برسات) کے رو سے کال تین قسم کا ہے۔اگر سردی۔گرمی اور ورشا کم ہوں۔تو ہین۔زیادہ ہوں۔تو اتی اور اگر بے طریق ہوں۔یعنی موسم کے برخلاف ہوں۔تو متھیا یوگ کہلاتا ہے۔

کائے۔واک۔اور چت کے بھید سے کرم بھی تین پرکار کا ہوتا ہے کائے آدی سے تھوڑا کام لینا ہین یوگ کہلاتا ہے۔زیادہ کام لینا اتی یوگ اور ویگوں کا زور سے لانا اور زور سے نکالنا۔

جسم سے ٹیڑھے ترچھے ہو کر کام کرنا۔اُچھلنا کودنا وغیرہ متھیا یوگ کہلاتے ہیں۔

کھانا کھاتے وقت باتیں کرنا۔راگ دویش خوف وغیرہ۔اور اسنہا وغیرہ

دس قسم کے نندت کام من کے متھیا یوگ ہیں۔

یہ سب اس دنیا اور پرلوک میں نندت ہیں۔

دوشوں کی خرابی کے مندرجہ بالا بو اعث ہیں۔ اور انکی وجہ سے وش
بگڑکر شاکھا۔ کوشٹ اور استھی کی سندھیوں میں کئی امراض پیدا کر دیتے
ہیں

خون وغیرہ ساتوں دھاتو اور جلد بدن شاکھا ہیں۔ اور یہ باہر کے امراض
استھان ہیں۔ انہی میں مش۔ ویبنگ۔ گنڈ۔ الجی۔ اربد۔ بواسیر۔ گلم اور
سوج وغیرہ بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں یہ سب باہیہ روگ کہلاتے ہیں۔

کوشٹ کے اندر مہا سروت ہے۔ جو آم آشے اور پکو آشے کا آسرا ہے
اس میں مفصلہ ذیل امراض ہو جاتی ہیں۔ قے۔ دست۔ کھانسی۔ دمہ
روگ۔ بخار۔ اور انتر بھاگ میں ہونے والی سوج۔ بواسیر۔ گلم۔ زہر باد
ودردھی۔ یہ اندرونی حصے میں ہونے کی وجہ سے انتر روگ کہلاتے ہیں

سر۔ دل۔ وستی۔ مرم۔ ہڈیوں کے جوڑ۔ اور اُنکے متعلقہ سرا۔ سنایو۔
ڈر وغیرہ مدھیم روگ مارگ کہلاتے ہیں۔

ان میں مفصلہ ذیل امراض ہو جاتی ہیں۔ راج یکھیما۔ پکش بدھ۔ لقوہ۔
اض سر۔ جوڑ۔ ہڈی۔ ترک (نشستنگاہ) میں ورد یا اُنکا جکڑا جانا

بوسکے کرم { سرنس (یعنی ٹھوڑی وغیرہ جوڑوں کا گرجانا) ویاس (انگ
اور پرتی انگ آدمی کا پھڑکنا) وَیَدھ۔ ایسا ورد ہونا

ہ گر وغیرہ کی چوٹ سے ہوتا ہے۔

سُپ (بے حس ہو جانا) اعضا کا بیٹھ جانا۔ درد۔ سوئی چبھنے کا سا درد

بھیدن ۔ پاخانے پیشاب وغیرہ کا رُک جانا ۔ اعضا شکنی ۔ اعضا کا سکڑ نا ۔
پاخانے کا سدے بن جانا ۔ رونگٹوں کا کھڑے ہو جانا ۔ پیاس ۔ لرزہ ۔ کھردراپن
کھوکھلاپن ۔ شوش ۔ پھڑکنا ۔ مروڑا جانا ۔ جکڑا جانا ۔ منہ کا ذائقہ کسیلا ہو جانا
رنگت کا سیاہی مائل سُرخ ہو جانا ۔

یہ سب وایو کے کرم ہیں ۔

پت کے کرم } جلن ۔ سُرخی ۔ گرمی ۔ پکانا ۔ پسینہ ۔ کلید ۔ سُرتی (بہنا)
کوتھ (سڑنا) بیٹھنا غشی ۔ چکر ۔ مستی ۔ منہ کا ذائقہ
چرپرا اور کھٹا ہو جانا ۔ رنگت کا ایسا زرد ہو جانا جس میں سُرخی کا نام بھی
نہ ہو ۔

یہ سب پت کے کرم ہیں ۔

کف کے کرم } چکنائی ۔ سخت ہونا ۔ خارش ۔ سردی ۔ بھاری پن ۔ بن
اُپ لیپ (چپڑ دینا) اعضا کا سُست ہو جانا ۔
سوجن ۔ نہ پکنا ۔ نیند کا زیادہ آنا ۔ رنگت کا سفید ہو جانا ۔ منہ کا ذائقہ میٹھا
نمکین ہو جانا ۔ کام میں دیر لگ جانا ۔

یہ سب کف کے کرم ہیں ۔

دوشوں سے جو تکالیف پیدا ہوتی ہیں ۔ اُنکے علامات اوپر بیان کیے
گئے ہیں ۔ ہوشیار وید ان سب کو اچھی طرح دیکھ بھال لے ۔
مرض کی مختلف حالتوں کا جاننے والا بیماروں کو ہر لحہ جانچتا رہے
اس طرح عمل رکھنے سے کرم کی سدھی دینے والی درشٹی حاصل ہو جاتی ہے
جیسے جواہرات کے اچھے اور برے کی پہچان صرف شاستر سے ہی نہیں ہو

اسی طرح وید بھی صرف شاستروں کے پڑھ لینے سے ہی علاج نہیں کرسکتا۔ بیماریاں تین طرح سے پیدا ہوتی ہیں۔ بعض موجودہ خرابیوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ بعض پہلی خرابیوں سے اور بعض ان دونوں کے ملنے سے پیدا ہوتی ہیں۔

جس مرض کا باعث دوشوں کی خرابی ہے۔ اُسے "دوش اوت" کہتے ہیں۔ جس کا ظاہری باعث نظر نہیں آتا۔ اُسے "کرمج" کہتے ہیں۔ جو مرض تھوڑی سی خرابی سے پیدا ہوکر بڑھ جاتی ہے۔ وہ "دوش کرمج" کہلاتی ہے پہلی خرابی کو بگڑے ہوئے دوش کے مخالف علاج کرنے سے آرام ہو جاتا ہے۔ کرمج خرابی کو کرم کے اثر کے دور ہونے سے آرام آتا ہے۔ اور دونو سے پیدا ہونے والی خرابی کو دونو یعنی دوش اور کرم کے کم ہونے سے آرام آتا ہے۔

بیماریاں دو طرح کی ہوتی ہیں۔ سوتنتر اور پرتنتر۔ پرتنتر کی بھی دو ہی قسمیں ہیں پوروجا۔ یعنی پہلے پیدا ہوئی پورو روپ کہلاتی ہے اور پیچھے پیدا ہوئی ہوئی اُپدرو کہلاتی ہے۔

سوتنتر بیماریوں کے علامات صاف ہوتے ہیں۔ اور انکے بواعث کے مخالف علاج کرنے سے آرام ہو جاتا ہے۔

خلاف ازیں پرتنتر کہلاتی ہیں۔ اسی طرح دوشوں کو بھی دو ہی طرح (سوتنتر اور پرتنتر) سمجھنا چاہیئے۔ لیکن اگر ٹھیک علاج سے بھی مخالف اثر پیدا ہو تو وید کو بڑی ہوشیاری سے خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ پرتنتر ہے۔

ان پرتنتر روگوں کے پردھان دوش کی شانتی سے اُپدرو کی شانتی ہوتی ہے۔ اور اگر وہ شانت نہ ہو۔ تو بعد میں اُسکا الگ علاج کرنا چاہئے لیکن اگر اُپدرو بلوان (طاقتور) ہو۔ تو اس کا پہلے ہی علاج کر لینا چاہئے کیونکہ بیماری سے تکلیف زدہ جسم کے لئے وہ بہت زیادہ تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔

جو وید بیماریوں کے ناموں سے بخوبی واقف نہیں ہے۔ اُسے علاج میں نہ گھبرانا چاہئے۔ کیونکہ سب بیماریوں کے نام مقرر نہیں ہوتے۔ خاص بواعث سے خاص جگہ میں خراب ہونے والا دوش دوسری جگہوں میں پہنچکر بہت سی خرابیوں کو پیدا کر دیتا ہے۔ اس لئے خرابی کا علاج بواعث مقامات اور پرکرتی کو خوب غور سے جانچ کر بہت جلد کرنا چاہئے۔

جو شخص مفصلہ ذیل باتوں کا علاج کرنے کے وقت دھیان رکھ لیتا ہے۔ وہ علاج میں کبھی غلطی نہیں کرتا۔

دُوشیہ۔ دیش۔ بل۔ کال۔ اگنی۔ پرکرتی۔ عمر۔ ستو۔ ساتمیہ۔ آہار۔ اور مُختلف اوستھا۔

ان امور کے متعلق جملہ سوکھشم سے سوکھشم باتوں کو بھی سوچ کر جو وید دوش اور اوشدھ کی جانچ کرتا ہے۔ وہ علاج میں کبھی غلطی نہیں کرتا۔

ستو اور جسم کی طاقت و کمزوری کے لحاظ سے سخت یا کمزور خرابی بھی اپنے سے مخالف شکل میں ظاہر ہو جاتی ہے۔ اس لئے تھوڑی مقدار میں یا کم اثر صفائی کرنے والی اور ہین یوگ سے دی ہوئی دوائی کا سخت بیماری میں استعمال کرنا بیماری بڑھا دیتا ہے۔ برعکس اس کے تھوڑی بیماری میں

زیادہ مقدار کی یا تیز اثر دوائی نہ صرف ملوں کو ہی نکال دیتی ہے۔ بلکہ جسم کو بھی ہلاک کر دیتی ہے۔ اس لئے ہمیشہ اور ہر حالت میں سب حالات کو دیکھکر دوائی دینی چاہیئے۔ جس سے تندرستی قائم رہے۔

اب کمی بیشی کے لحاظ سے دوشوں کی اقسام کا بیان کیا جاتا ہے۔

پہلے تین الگ الگ بڑھے ہوئے دوش۔ پھر نو ملکر بڑھے ہوئے دوش (یعنی دو دو ملکر بڑھے ہوئے تین دوش۔ اور ایک دوش کی زیادتی اور دوسرے کی کمی سے چھ کل نو) سب دوشوں کے بگاڑ سے۔ تیرہ ہیں۔ (یعنی ایک اور دو کی زیادتی سے چھ۔ سب کے ایک جیسے بڑھے ہوئے ہونے سے ایک بہ ترتیب دوسرا پہلے سے زیادہ ہونے سے چھ۔ کل تیرہ) گویا دوشوں کے بڑھنے کے لحاظ سے کل پچیس اقسام ہوئیں۔ اسی طرح کم ہونے کے لحاظ سے بھی پچیس اقسام ہیں۔ ایک بڑھا ہوا۔ ایک برابر اور ایک کم ہونے سے چھ دو بڑھے ہوئے اور ایک کم ہونے سے تین اور خلاف ازیں ایک بڑھا ہوا اور دو کم ہونے سے تین۔ اسی طرح سے کل ملکر باسٹھ ہوتے ہیں۔ اور تریسٹھویں تندرستی ہے جس میں سب دوش برابر برابر ہوتے ہیں۔ اسیطرح رس خون وغیرہ کے ملاپ سے اور گھٹے۔ بڑھتی اور برابری کے لحاظ سے بے شمار اقسام ہو جاتی ہیں۔

تیرھواں ادھیائے

اب دوش اُپ کرمنیہ ادھیائے کا بیان کیا جاتا ہے۔ جس میں دوشوں کا علاج بتایا جائیگا۔

وات کا علاج } سنیہہ۔سوید۔نرم سنشودھن۔میٹھی۔ترش نمکین اور گرم غذائیں۔مالش اور مردن۔پٹی باندھنا۔ ڈرانا۔سنچن کرنا۔پیشٹک (پسی ہوئی چیزوں سے تیار کردہ) شراب اور گوڑک شراب۔مرغن اور گرم چیزوں کا انیمہ۔ہر روز انیمہ کرنا۔ سُکھی سہنا دیپن اور پاچن چیزوں سے تیار کردہ مختلف تیل۔خصوصاً زیادہ چربی والے یعنی موٹے تازے جانوروں کے مانس رس۔اور تیلوں کی انوواسن دستی یہ وات کے علاج ہیں۔

پت کا علاج } گھی پینا۔میٹھی اور ٹھنڈی چیزوں سے جلاب لینا۔ میٹھی۔کڑوی۔اور کسیلی غذائیں اور دوائیں استعمال کرنا۔خوشبودار ٹھنڈی اور مفرح خوشبوؤں کا استعمال کرنا۔گلے میں پھول مالا پہننا۔چھاتی پر ہیرے اور جواہرات رکھنا۔مشک کافور صندل اور خس کا بار بار لیپ کرنا۔رات کے پہلے حصے میں چاندنی کا لطف اُٹھانا۔ محلوں میں رہنا۔رسیلے گیت سننا۔ٹھنڈی ہوا کھانا۔مسلسل راحت پانا۔اچھے دوستوں کی صحبت۔فرمانبردار اور خوش زبان بیٹے۔تابع مرضی

خوبصورت اور خوش سیرت استری۔ ایسے مکانات جن میں ٹھنڈے پانی کی نہریں چلتی ہوں۔ ایسے ہی خوبصورت باغ بغیچے۔ ایسے تیرتھوں کی جاترا جہاں نہایت صاف پانی بہتا ہو۔ اور پاس ریت ہو۔ اور پانی میں کنول کھلے ہوں۔ اور چاروں طرف سرسبز درخت اُگ رہے ہوں۔ جہاں ٹھنڈی ہوائیں چلتی ہوں۔ شانتی دینے والے خیالات۔ دودھ۔ گھی کھانا۔ اور جلاب لینا۔ یہ پت کے علاج ہیں۔

کف کا علاج } باطریقہ استعمال کی ہوئی تیز اور مسہل چیزیں۔ روکھی۔ گرم اور چرپری غذا کھانا۔ چرپری۔ کڑوی اور کسیلی چیزیں کھانا۔ پُرانی شراب پینا۔ استریوں سے لہو ولعب کرتے ہوئے شب بیداری کرنا۔ مختلف قسم کی ورزشیں کرنا۔ افکار میں پھنسنا خالی ہاتھوں سے مالش کرنا خصوصاً۔ قے کرنا۔ یُوش پینا۔ شہد کھانا چربی کو دور کرنے والی دوائیں استعمال کرنا۔ دھوم پان فاقہ کشی۔ گنڈوش اور بے آرامی۔ کف کے علاج ہیں۔

الگ الگ دوشوں کے لحاظ سے اوپر جو علاج بیان کئے گئے ہیں۔ دو دوشوں اور تین دوشوں کی خرابی کی حالت میں بھی ان سے ہی فائدہ اُٹھانا چاہئے۔

وات پت کی خرابی میں موسم گرما کا سا چلن رکھنا چاہئے۔

کف وات کی خرابی میں موسم بسنت کی طرح چلن رکھیں۔ اور کف پت میں شرد رتو کی طرح۔

دوش کو سنچے کے ہوتے ہی کم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ مگر خیال

رکھیں۔ کہ کوپت دوش۔ زیادہ نہ بگڑ جانے پائے۔ اور سب دوشوں کے بگڑ جانے پر سب سے طاقتور دوش کی شانتی کرنی چاہیئے۔ مگر دوسرے دوشوں کو خراب نہ ہونے دینا چاہیئے۔

جو طریق علاج ایک مرض کو کم کرے۔ اور دوسرے کو بڑھا دے۔ وہ اچھا نہ سمجھنا چاہیئے۔ اچھا طریق علاج وہ ہے۔ جو اُس مرض کو دور کر دے۔ اور دوسری کسی خرابی کا باعث نہ بنے۔

ورزش۔ گرمی۔ تیزی۔ اور نامناسب چلن کے رکھنے سے وایو بڑھ جاتی ہے اور اس کے بڑھ جانے سے کوشٹ کے حصے سے دوش شاکھا۔ استھی اور مرموں میں چلے جاتے ہیں۔ مرد توں کے منہ صاف ہونے دوشوں کے بڑھ جانے۔ ابھشیندی غذائیں کھانے۔ ہاضم چیزوں کے کھانے اور وایو کے رُکنے سے دوش شاکھا وغیرہ سے کوشٹ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور وہاں ٹھیرے رہتے ہیں۔ جب تک کوئی اور باعث اُنکے خراب کرنے کا نہ پیدا ہو جائے۔

دوش دوسرے مقامات میں بھی موسم وغیرہ سے طاقت حاصل کر کے بگڑ جاتے ہیں۔

دوسرے مقامات میں گئے ہوئے دوشوں کا علاج جب وہ کمزور ہوں اُنہی مقامات کی حالت کے لحاظ سے کرنا چاہیئے۔ اور جب طاقتور ہوں تو اُنکا وہی علاج کرنا چاہیئے۔ جو اُنکے اصلی مقام کے حالات کے مناسب ہو۔

آگنتک دوش کا علاج اس طرح سے کرنا چاہیئے۔ کہ مقامی دوش خراب

نہ ہونے پائے۔

عام طور پر ٹیڑھے یا اُلٹے راستے پر گئے ہوئے دوش مریض کو دیر تک تکلیف دیتے ہیں۔ اُنکا جلدی علاج نہ کرنا چاہئے۔

دیہہ۔ اگنی اور بل کو جاننے والا وید انہیں مناسب علاج سے شانت کر دے۔ یا اُنہیں اپنے مقام میں لے آئے۔ اور یہ خیال کر کے کہ وہ اپنے اصلی مقام میں آ پہنچے ہیں۔ اُنہیں مناسب طریق سے نکال دے۔

کچے دوشوں کی علامات } سروتوں کا رُک جانا۔ طاقت کا کم ہو جانا۔ جسم کا بھاری پن۔ ہوا کا اندر گھومتے رہنا۔ سستی۔ کھانے کا ہضم نہ ہونا۔ تھوک بہنا۔ پاخانہ پیشاب وغیرہ کا رُک جانا۔ اروچی۔ اور کلم (تکان) یہ کچے دوشوں کی علامتیں ہیں پکے دوشوں کی علامات انکے برعکس سمجھنی چاہئیں۔

گرمی کے کمزور ہونے کی وجہ سے آم آشے ہیں داخل شدہ بگڑے ہوئے کچے رس کو "آم" کہتے ہیں۔ دوسرے آچاریہ "آم" کی یہ تعریف کرتے ہیں۔ بہت بگڑے ہوئے دوشوں کے آپس میں خلط ملط ہونے سے "آم" پیدا ہوتا ہے۔ جیسے کودوں سے وِش۔

"آم" سے ملے ہوئے دوش اور دوشیہ سام کہلاتے ہیں۔ اور اُن سے جو امراض پیدا ہوتے ہیں۔ اُنہیں آم روگ کہتے ہیں۔

سارے جسم میں پھیلے ہوئے سام دوشوں کو نکالنا نہ چاہئے۔ کیونکہ وہ دھاتوؤں میں ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور اُنکے نکالنے سے اُنکے آشروں کا بھی ناش ہو جاتا ہے۔ جیسے اگر کچے پھل سے رس نکالا جائے اُسکا آشرا

سبھی ناش ہو جاتا ہے۔

بلکہ انہیں یا چین وہین۔سنیہن اور سویدن سے اُبھار کر مناسب تجویز کے ساتھ اور مناسب مقام کے راستے شودھن دواؤں سے خارج کر دینا چاہئے۔ منہ کے راستے سے کھائی ہوئی دوائی دوشوں کو آم آشے سے جلد تر نکال دیتی ہے۔

ناک کے راستے سے لی ہوئی دوائی جتروہڈی سے اوپر کے حصے کے دوشوں کو جلدی نکال دیتی ہے۔

گُدا کے راستے سے لی ہوئی دوائی پکوآشے سے دوشوں کو جلدی نکال دیتی ہے اگر دوش خود بخود خارج ہو رہے ہوں تو مناسب غذا کھا کر ہی اُن دوشوں کو خارج ہونے دیں۔

رُکے ہوئے کچے دوشوں کو پکاویں یا نکال دیں۔

ساون۔ کارتک اور چیت کے ایام میں بالترتیب گریکھم ورشا اور ہیمنت رتو کے جمع شدہ دوشوں کو نکال دینا چاہئے۔

گرمی میں سخت گرمی۔ ورشا میں سخت برسات اور شرد رتو میں سخت سردی ہوتی ہے۔ انکے بلاپ میں جب کہ موسم معمولی ہو۔خراب شدہ دوشوں کو نکال دیں۔

یہ طریق تندرستی کے لحاظ سے کہا گیا ہے۔ بیماری میں بیماری کے لحاظ سے عمل درآمد کرنا چاہئے۔

سردی۔گرمی اور برسات میں حسب ضرورت سامان مہیا کر کے دوشونکو نکال دینا چاہئے۔لیکن بوقتِ ضرورت سامان وغیرہ کے انتظار میں کریا کے

کال کو ہاتھ سے نہ جانے دینا چاہئے۔

دوائی کے استعمال کے دس وقت

نہار پیٹ۔ کھانا کھانے کے آغاز میں۔ کھانا کھانے کے درمیان۔ اور کھانا کھانے کے آخر میں۔ دو لقموں کے درمیان۔ ہر لقمے میں ملاکر۔ بار بار۔ غذا میں ملاکر۔ کھانے کے ساتھ پہلے اور پیچھے۔ رات کو سوتے وقت۔ یہ دس اوقات دوائی کے استعمال کے ہیں۔

کف کی زیادتی والی بیماری میں نہار پیٹ۔ مرض اور مریض کے طاقتور ہونے میں بھی نہار پیٹ۔ اپان وایو کے بگڑ جانے پر کھانے کے شروع میں۔ سمان وایو کے بگڑ جانے پر کھانے کے درمیان میں۔ ویان وایو کے بگڑ جانے پر صبح کا کھانا کھانے کے آخر میں۔ اُدان وایو کے بگڑ جانے پر گراس گراس کے آخر میں۔ زہر۔ قے۔ ہچکی۔ دمہ۔ اور کھانسی کی بیماریوں میں بار بار۔ اروچی میں طرح طرح کے کھانوں کے ساتھ تھوڑی غذا کھانے والوں کے۔ لرزہ۔ اکھشیپک اور ہچکی میں کھانیکے ساتھ آدھی پہلے اور پیچھے۔ اور سر کی بیماریوں میں سوتے وقت دوائی کھانی چاہئے۔

چودھواں اُدھیائے

اب دوی وِدھ اُپکر منیہ ادھیائے کا بیان کیا جاتا ہے۔ مریضوں کے

دو طرح کے ہونے سے علاج بھی دو طرح کا ہوتا ہے۔

(۱) سنترپن (۲) آپ ترپن۔ انہیں بالترتیب ورنگھن اور لنگھن بھی کہتے ہیں۔

ورنگھن جسم کو موٹا کرتا ہے۔ اور لنگھن جسم کو دُبلا کرتا ہے۔

بھوم اور آپ گُن والی چیزیں سنترپن ہوتی ہیں۔ اور اگنی۔ وایو اور آکاش گُن والی اشیا اَپ ترپن۔

سنیہن۔ روکشن۔ سویدن۔ ستمبھن وغیرہ کرم بھی دو ہی قسم کے ہوتے ہیں۔

لنگھن کی بھی دو قسمیں ہیں۔ سنشودہن اور سنشمن۔

شودہن یعنی جو کرم جسم کی صفائی دوشوں کو باہر نکال کر کرتا ہے پانچ قسم کا ہوتا ہے۔

نروہ (دستی) ومن (قے) کائے وریک (جلاب) شر دوریک۔ اور فصد۔ جو کرم دوشوں کو باہر نہیں نکالتا۔ ٹھیک دوشوں کو نہیں اُبھارتا اور بگڑے ہوئے دوشوں کو ٹھیک کرتا ہے۔ وہ شمن کہلاتا ہے۔

شمن کی سات اقسام ہیں۔ پاچن۔ دیپن۔ کھشُدا۔ پیاس۔ ورزش دھوپ۔ اور ہوا۔

وایو اور پت وات کے لئے ورنگھن ہی شمن ہوتا ہے۔

مفصلہ ذیل مریضوں کو ورنگھن کریا کرنی چاہئے۔

بیماری۔ دوائی۔ شراب۔ استری گمن۔ اور افسوس سے دُبلے ہونے والے اشخاص۔ بوجھ اُٹھانے۔ راستہ چلنے۔ چھاتی میں زخم ہونے سے

کمزور شدہ۔ خشک طبیعت والے۔ کمزور۔ وایو کے غلبے والے۔ حاملہ۔ زچہ بچے اور بوڑھے کا ورنگھن کرنا چاہیئے۔

اور موسم گرما میں سب کی ورنگھن کریا کرنی چاہیئے۔

مانس۔ دودھ۔ مصری۔ گھی۔ میٹھی۔ اور مرغن اشیا کے اچھے خواب آرام سے لیٹنے۔ مالش۔ نہلانے۔ بے فکری اور خوشی سے ورنگھن کرم ہوتا ہے۔

پرمیہ والے۔ آم دوش والے۔ مرغن چیزیں کھانے والے۔ سنجار والے اُروستمبھ والے۔ کوڑھی۔ وِسرپ والے وِدرِدھی والے۔ تلی۔ سر۔ گلے اور آنکھ کی بیماری والے۔ اور موٹے آدمیوں کو لنگھن کرانا چاہیئے۔

ششر رتو میں دوسروں سے بھی لنگھن کرانا چاہیئے۔

موٹے۔ طاقتور۔ پت اور کف کی زیادتی والے کو جلاب سے۔ آم دوش قے۔ دست اور دل کی بیماری والوں کو فاقہ کشی سے۔

قبض۔ گورو۔ اُدگار۔ ہلاس والے مریضوں کو جنکے موٹاپا۔ پت اور کف درمیانہ درجے کے ہیں۔ اُنہیں پہلے پاچن اور دیپن چیزوں سے لنگھن کرانا چاہیئے۔ مذکورہ بالا امراض کے جن مریضوں کا موٹاپا۔ پت اور کف کم ہیں۔ اُنہیں بھوکا اور پیاسا رکھنے لنگھن کرانا چاہیئے۔

جن کے دوش درمیانہ درجے کے ہیں۔ اور جن میں کافی طاقت ہے جو مضبوط ہیں۔ اُنہیں ہوا۔ دھوپ اور ورزش سے لنگھن کرانا چاہیئے۔ جن کے دوش کمزور ہیں۔ اُنہیں صرف فاقہ کشی سے ہی لنگھن کرانا چاہیئے۔

لنگھن کے قابل اشخاص کو درنگھن نہیں کرانا چاہیئے۔ جو شخص درنگھن کے قابل ہیں۔ اُنہیں حسب ضرورت نرم طور پر لنگھن کرانا چاہیئے۔ یا دیش اور کال کا خیال کر کے حسب ضرورت انکا مناسب علاج کریں۔

درنگھن سے طاقت بڑھتی ہے۔ موٹاپا بڑھتا ہے۔ اور درنگھن سے علاج کرنے کے قابل بیماریوں کا ناس ہوتا ہے۔

لنگھن کرنے سے اندریاں صاف ہو جاتی ہیں۔ مل خارج ہونے لگتے ہیں۔ جسم ہلکا ہو جاتا ہے۔ کھانے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ بھوک اور پیاس لگ آتی ہے۔ دل۔ گلا اور ڈکار صاف ہو جاتے ہیں۔ بیماری کمزور ہو جاتی ہے۔ جسم میں چُستی بڑھتی ہے۔ غنودگی دور ہوتی ہے۔ بے طریقہ اور بے پرواہی کے ساتھ غذا کھانے سے نہایت موٹاپا اور نہایت لاغری پیدا ہو جاتی ہے۔ اب انکا علاج بیان کیا جائیگا۔

نہایت موٹاپے سے اہچی۔ پرمیہ۔ بخار۔ پیٹ کی بیماریاں۔ بھگندر۔ کھانسی۔ سنیاس۔ آم روگ اور گنٹھ روگ بہت سخت ہو جاتے ہیں۔ ان میں میدا۔ وات اور کف کے ناش کرنے والی چیزیں دینی چاہئیں۔ کلتھ۔ شیاماک۔ جو۔ مونگ۔ شہد کا پانی۔ ستو۔ نیم۔ وغیرہ۔ اور فکر۔ جلاب اور شب بیداری۔ شہد ملا ترپھلا۔ گلو۔ ہرڑ۔ مُتھرا ان۔ ان میں سے کسی کے ساتھ شہد ملا کر چاٹیں۔

رسونت۔ برہست۔ پنچ مول۔ گوگل۔ شلاجیت۔ انکا ارنی کے رس کے ساتھ کھانا مفید ہے۔

واڈرنگ - سونٹھ - کھشار - فولاد کا کُشتہ - شہد - جَو - سفوف آملہ یہ یوگ بُہت موٹاپے کے دوش کو دُور کرتا ہے - نگھاں - مرچ - سونٹھ - کٹوی - ترپھلا - سوہانجنہ - واوڑنگ - اتیس - سُتھرا - ہینگ - سورچل زیرہ - اجوائن - دھنیا چیترا - ہلدی - دارہلدی - بڑی کنڈیاری - چھوٹی کنڈیاری - ہپوشا - پاٹھے کی جڑھ - کینبُک اِن سب کا سفوف شہد - گھی اور تیل کے ساتھ ملایا ہُوا سولہ گُنے ستوؤں کے ساتھ ملا کر پینے سے بُہت موٹاپا اور اُس سے پیدا ہوئے ہوئے دیگر روگ دُور ہو جاتے ہیں - نیز سرد روگ - کاملا - پِھل بہری - دمہ - کھانسی - گلے کا پکڑا جانا دور ہو جاتے ہیں بدھی - میدا اور سمرتی بڑھ جاتی ہے - کم ہوئی ہوئی اگنی تیز ہو جاتی ہے - اور بھوک لگ آتی ہے -

بُہت دُبلاپن - سر میں چکر آنا - کھانسی - پیاس کی زیادتی - اروچی - چکناہٹ - قوت ہاضمہ - نیند - بینائی - قوت سامعہ - بیرج - اوج - بھوک اور آواز کی کمی - دستی - دِل - سر - جانگھوں - رانوں - ترک اور پسلیوں میں درد ہونا - بخار - بکواس - گلانی - قے - پوروں اور ہڈیوں کا ٹوٹنا - پاخانہ پیشاب وغیرہ کا رُک جانا کثرت لنگھن سے پیدا ہو جاتی ہیں -

موٹاپے سے دُبلاپن اچھا ہے - موٹاپے کی کوئی دوائی نہیں ہے - اگر ورنگھن دوائی دی جاوے - تو اُس سے چربی بُہت بڑھ جاویگی - اور اگر لنگھن کرایا جائے - تو اس سے چربی تو کم ہو جائیگی - مگر اگنی اور وات بڑھ جائیگی -

دُبلاپن میٹھی اور چکنی اشیائے کے پیٹ بھر کر کھانے سے دُور ہو جاتا ہے موٹاپے کے مخالف اشیا کھانے سے دُبلاپن اور دُبلاپن کے مخالف

چیزیں کھانے سے موٹاپا پیدا ہو جاتا ہے۔
دُبلاپن میں کھانے پینے کی چیزیں اور ادویات سب، ورنگھن ہونی چاہئیں۔ بے فکری۔ خوشی۔ شکم سیری اور نیند بھر کر سونے سے دُبلا آدمی بھی موٹا۔ تازہ بن جاتا ہے۔ گوشت کے برابر کوئی چیز جسم کو موٹا کرنے والی نہیں ہے۔ گوشت خور جانوروں کا گوشت بالخصوص موٹاپے کے مقصد کے لئے بڑا مفید ہے۔ کیونکہ گوشت خور جانوروں کا گوشت محض گوشت ہی کا بنا ہوتا ہے۔ ثقیل اور اَپ ترپن چیزیں موٹاپے کو دُور کرنے کے لئے اچھی ہیں۔ اور اس کے برعکس دُبلاپن کو دُور کرنے کے واسطے۔ موٹاپاپن دُور کرنے کیواسطے جَو اور گیہوں دُبلاپن کو دور کرنے کے واسطے اچھے ہیں۔ اور دونوں مل کر بھی دونوں کے لئے اچھے ہیں۔ دوشوں کی گتی کے مطابق گراہی اور بھید یہ طریقوں سے علاج کیا جاتا ہے۔ جس طرح بیماریاں دو طرح کی ہوتی ہیں ویسے ہی علاج بھی دو ہی طرح کے ہوتے ہیں۔

پندرہواں ادھیائے

اب تے آور ادویات کا بیان کیا جاتا ہے۔ اس ادھیائے کا نام شودھن آدی گن سنگرہ ادھیائے ہے۔

تے آور ادویات | مَین پھل[۱]۔ ملیٹھی۔ لمبی اور کڑوی تونبی۔ نیم۔ بمبی۔ اندر... کڑوا کھیرا۔ کڑا سک۔ مُوروا۔ گھگھر بیل۔ واوڑنگ۔ جل بیت۔ چترا موشک پُن...

[۱] یہ ایک قسم کی بیل کا سُرخ کریلے کا سا پھل ہوتا ہے۔

دونو قسم کی تورئی - کرنجوا - مگھر - سینڈھا نمک - ورچ - الائچی - سرسوں[۵۱] یہ قے آور ادویات ہیں۔

مسہل ادویات دنتی - تریوی - ترپھلا - اندرائن - تھوہر - شنکھنی - نیلنی لودھ - املتاس - کمیلا - سورن کھشیری - دودھ اور موتر یہ مسہل ادویات ہیں

نزوہ وستی کرنے کی ادویات مین پھل - گڑاسک - گنٹھ - گھگھر بیل ملٹھی - ورچ - دش مول - دیودارو - راسنا - جو - سونف - دھامار گو (تورئی) کلتھ - شہد - نمک اور تریوی - یہ نزوہ وستی کی ادویات ہیں۔

شرو وریچن ادویات واوڑنگ - پٹھ کنڈا - مگھر - مرچ - سونٹھ - دار ہلدی - اعلےٰ درجہ کی رال - سرس کے بیج - بڑی کنڈیاری کے بیج - سوہانجنے کے بیج - مہوے کا سار - سینڈھا نمک - رسونت - چھوٹی الائچی - بڑی الائچی ہنگ پتری - یہ سب شرو وریچن ادویات ہیں۔

وات کو دور کرنے والی ادویات دیودارو - تگر - کٹھ - دش مول - بلا - اتی بلا - ویرتادی گن[۵۲] اور وداری آدی گن[۵۳] - یہ سب وات کو دور کرنے والی ادویات ہیں۔

پت کو دور کرنے والی ادویات دوروا - جوانسہ - نیم - بالنسہ - کورنج بیج - گندرا - شتاور - شیت پاکی - پرینگو - نیگرودھ آدی گن[۵۴] - پدمک آدی گن[۵۵] - شالپرنی - پرشٹ پرنی - کنول - سارو آدی گن[۵۶] - یہ سب پت کے دور

---

[۵۱] مین - اندرائن - کھیرا - گڑاسک - واوڑنگ - الائچی - سرسوں کے پھل قے کرانے کے لئے کام میں لائے جاتے ہیں۔ ملٹھی - جل بیت - چترا اور ورچ کی جڑھیں کام میں آتی ہیں۔

[۵۲] تا [۵۶] ان کا ذکر اسی ادھیائے میں آگے آئیگا۔

کرنے والی ادویات ہیں۔

کف کو دُور کرنے والی ادویات | ارگو آدی گن۔ ارک آدی گن۔ مشکک آدی گن۔ اسن آدی گن۔ سرس آدی گن۔ مُست آدی گن۔ وتسک آدی گن۔ یہ سب کف کو دُور کرنے والی ادویات ہیں۔

جیبونیہ گن کی ادویات | جیونتی۔ کاکولی۔ کھشیر کاکولی۔ میدھا۔ مہا میدھا۔ مدگ پرنی۔ ماش پرنی۔ رشبھک۔ جیوک۔ ملٹھی۔ یہ سب جیونیہ ادویات ہیں۔ اور زندگی بڑھاتی ہیں۔

وداری آدی گن کی اشیاء | سیابی۔ انڈ میڈھا سنگی۔ چھوٹی اٹ سٹ۔ دیودارو۔ مُدگ پرنی۔ ماش پرنی۔ رشبھک۔ کوپخ بیج۔ شتاور۔ جیونتی۔ جیوک۔ مہا شتاور۔ بڑی کنڈیاری۔ چھوٹی کنڈیاری۔ شال پرنی۔ پرشٹ پرنی۔ بھلکھ۔ ساردا۔ ہنس پاد۔

یہ وداری آدی گن دِل کے لئے مفید چیز ہے۔ اور جسم کو فربہ کرتا ہے۔ نیز وات پت کو دُور کرتا ہے۔ شوش۔ گلم۔ اعضا شکنی۔ اُوردھ شواش اور کھانسی کو دُور کرتا ہے۔

سارو آدی گن کی اشیاء | ساردا۔ خس۔ گنبھاری۔ مہوا۔ صندل سفید۔ صندل سُرخ۔ ملٹھی اور فالسہ۔

یہ گن جلن۔ رکت پت۔ بخار اور پیاس کو دُور کرتا ہے۔

پدمک آدی گن کی اشیا | پدماک۔ پونڈرایک۔ وِردھی۔ طباشیر۔ رِدھی۔ کاکڑا سنگی۔ گلو۔ جیونتی آدی گن۔

ا تا ۷ اِن کا ذکر اسی ادھیائے میں آگے آئیگا۔

یہ دوائیں دُودھ کے پیدا کرنے والی ہیں - وات پت کو دُور کرتی ہیں - خوشی دیتی ہیں - زندگی دیتی ہیں - موٹا کرتی ہیں - اور قوت باہ کو بڑھاتی ہیں -

پروشنک آدی گن کی اشیاء فالسہ - ترپھلا منقہ - کانپھل - نرلی کے بیج - املتاس - انار دانہ اور ساگون کا درخت - یہ دوائیں پیاس - امراض پیشاب اور وات کو دُور کرتی ہیں -

انجن آدی گن سرمہ - پرینگو - بالچھڑ - کنول - نیلوفر - رسونت - الائچی - ملٹھی اور ناگ کیسر - یہ دوائیں زہر کے اثر - انتر داہ (اندرونی جلن) اور پت کو دُور کرتی ہیں -

پٹول آدی گن ہیروں - کوٹ - چندن - مُوروا - گلو اور پاٹھا -
یہ دوائیں کف - پت - فسادِ خون - بخار - زہر - قے - اروچی اور کاملا روگ کو دُور کرتی ہیں -

گڑوچیادی گن گلو - پدماک - نیم - دھنیا اور صندل سُرخ - یہ دوائیں پت - کف - بخار - قے - جلن - پیاس کو دُور کرتی ہیں - اور قوت ہاضمہ کو پیدا کرتی ہیں

آرگھوادی گن املتاس - اندرجو - پاٹلا - انگار وَلکا - نیم - گلو - مُوروا - وِکنکت پاٹھا - چرائیتہ - پیلا بالنہ - پٹول - کرنج ہر دو قسم - ساگون - چترا - اَج شرنگی (مروڑ پھلی) راڑا - سُرخ بالنہ اور گھونٹا (از قسم سپاری) -
یہ دوائیں قے - فسادِ خون - زہر - بخار - کف اور خارش کو دُور کرتی ہیں - اور دُشٹ برنوں کو صاف کر دیتی ہیں -

اسن آدی گن بجے سار - تنش - بھوج پتر - ارجن - پوتی کرنج - خیر - کدر درخت از قسم خیر - جس میں سے سفید رنگ کا کتھا نکلتا ہے) شمرپا (سرس)

ٹاہلی۔ مروڑپھلی۔ چندن (ہرسہ قسم یعنی سُرخ۔ سفید اور زرد) تال۔ ڈھاک اگر۔ ساگون۔ سال۔ سپاری۔ گل دھاوہ۔ اندرجو۔ چھاگ کرن اور اشوکرن۔ یہ دوائیں پھل بہری۔ فسادِ خُون۔ کرم۔ پانڈوروگ اور چربی کی زیادتی کو دُور کرتی ہیں۔

ورن آدی گن | برنا۔ پیلا بالنسہ۔ سُرخ بالنسہ۔ شتاور۔ چترا۔ مُوروا۔ بل۔ مروڑپھلی۔ بڑی کنڈیاری۔ چھوٹی کنڈیاری۔ کرنج ہردوقسم۔ ہرڑ۔ ارنی۔ سہانجنا۔ کُشا اور ہتانو۔ یہ دوائیں کف۔ میدا اور منداگنی کو دُور کرتی ہیں۔ اور بادمخالف دردسر۔ گلم اور انترودردھی کے لئے بڑی مفید ہیں۔

اُشاک آدی گن | کلر (شورمٹی)۔ نیلا تھوتھا۔ ہینگ۔ کسیس ہردوقسم۔ سیندھا نمک اور شلاجیت۔ یہ دوائیں پیشاب کے درد سے آنے پتھری گلم۔ میدا اور کف کو دُور کرتی ہیں۔

ویرترادی گن | خس۔ ارنی۔ الشیورملکا۔ بالنسہ۔ پاکھان بھید۔ بھکھڑا۔ اِت کنا۔ نیلا بالنسہ۔ کاہی۔ ورکھشادنی۔ نل۔ کُشا ہردوقسم۔ گُنھٹا۔ کُندرگنھا۔ شیوناک۔ مُوروا۔ پیلا بالنسہ۔ کرنب اور پاربھا۔ یہ دوائیں وات سے پیدا ہونے والی امراض۔ پتھری۔ ریگِ مثانہ۔ پیشاب کے درد سے آنے اور مُوترگھات کو دُور کرتی ہیں۔

رودرآدی گن | لودھر۔ لودھ پٹھانی۔ ڈھاک۔ سیاہ شالملی دیودارو۔ کاپھل۔ راسنا۔ کدمب۔ کیلا۔ اشوک۔ ایل بانو۔ گوپال دمنک۔ شالملی۔ یہ دوائیں میدا اور کف کو دُور کرتی ہیں۔ یونی دوشوں کیلئے مفید ہیں۔ ستمبھ (جکڑاہٹ) پیدا کرتی ہیں۔ رنگت کو صاف کرتی ہیں۔ اور زہر کو دُور کرتی ہیں۔

ارک آدی گن | آک۔ سفید پھول والا آک۔ ناگ دنتی۔ لانگلی۔ بھرنگی۔ راسنا مروڑ پھلی۔ کرنجوا۔ اپامارگ (چرچٹا) کاک آدنی۔ کٹ کرنج۔ شوبھانجنا ہردو قسم اور انگدی کا درخت۔ یہ دوائیں کف۔ میدا اور وشش کو دور کرتی ہیں۔ کرم اور فساد خون کے لئے مفید ہیں۔ خصوصاً برنوں کو صاف رکھنے کے لئے نہائیت ہی اعلیٰ درجے کی ہیں۔

سُرس آدی گن | تلسی ہر دو قسم۔ پھنجک۔ نیازبو۔ واوڑنگ۔ مروا۔ موساکنی۔ کائپھل۔ کسوندا۔ کھشوک۔ سرس۔ بھرنگی۔ رکت منجری۔ مکو۔ کلہل۔ کچلا۔ بھوترن اور بھوت کیشی۔

یہ دوائیں کف۔ میدا اور کرم کو دُور کرتی ہیں۔ زکام۔ کھانسی۔ دمہ اور ارحچی کو دُور کرتی ہیں۔ برن کو صاف کرتی ہیں۔

مُشکک آدی گن | موکھا۔ کھوہر۔ ترپھلا۔ چیترا۔ ڈھاک۔ دھاوہ اور ٹاہلی یہ دوائیں گلم۔ پرمیہ۔ پتھری۔ پانڈو روگ۔ میدا۔ بواسیر۔ کف اور شکر کو دُور کرتی ہیں۔

ولنک آدی گن | گڑاسک۔ مُوروا۔ بھرنگی۔ کوڑ۔ مرچ سیاہ۔ انیس۔ کھوہر۔ الائچی۔ پاڑھا۔ زیرہ سفید۔ اُرُوپھل۔ اجمود۔ سرسوں سفید۔ ورچ۔ زیرہ سیاہ۔ ہینگ۔ واوڑنگ۔ اَج گندھ اور پنج کول (مگھ۔ پپلامول چب۔ چیترا۔ سونٹھ)۔ یہ دوائیں وات۔ کف۔ میدا۔ بگڑے ہوئے زکام گلم۔ بخار۔ شول اور بواسیر کو دُور کرتی ہیں۔

وچ آدی گن | ورچ۔ مُتھراں۔ دیودارو۔ سونٹھ۔ اتیس۔ ہرڑ۔ ہلدی۔ دار ہلدی۔ ملٹھی۔ پرشٹ پرنی اور اندر جَو۔

یہ دوائیں آم - اتیسار - میدہ - کف - وات اور مستورات کے دُودھ کی خرابیوں کو دُور کرتی ہیں۔

پرنیگو آدی گن پرنیگو - پشپ انجن - سُوویرانجن - سروتوانجن - کملنی - کنول کیسر کیسر - مجیٹھ - جوالنسا - شالملی - موچرس - لاجونتی - کیسر - صندل اور گل دھاوہ۔

یہ دوائیں پکو اتیسار کو دُور کرتی ہیں - سندھان (ملاپ) کرتی ہیں۔ پت کے لئے مفید ہیں۔ اور برنوں (زخموں) پر انگور لاتی ہیں۔

امبشٹھادی گن پاٹھا - ملیٹھی - لاجونتی - نندی ورکھش - ڈھاک - دھماسہ لودھ - گل دھاوہ - بل کتھ - شیوناک اور کنول کیسر۔

یہ دوائیں پکو اتیسار کو دُور کرتی ہیں - سندھان (ملاپ) کرتی ہیں پت کے لئے مفید ہیں - اور برنوں پر انگور لاتی ہیں۔

مُستادی گن مُتھراں - ورچ - چترا - ہلدی - دارہلدی - گوڑ - کاک تکتا بھلاوہ - پاٹھا - ہرڑ - بہیڑہ - آملہ - اتیس - گُٹھ - الائچی اور سفید ورچ۔

یہ دوائیں یونی روگوں اور ستنیہ روگوں کو دُور کرتی ہیں - اور مل کو پکاتی ہیں۔

نیگرودادی گن بڑ - پیپل - گُولر - لودھر - لودھ پٹھانی - جامن ہر دو قسم ارجن - کپیتن - کھیر - پلکش - آم - وخبل - چرونجی - ڈھاک - نندی ورکھش بیہری - تندُک - ملیٹھی - کدمب اور گل مہوہ۔

یہ دوائیں برن کے لئے مفید ہیں - سنگراہی ہوتی ہیں - ٹوٹنے کو جوڑ دیتی ہیں - میدا - رکت پت - پیاس - جلن اور یونی روگ کو دُور کرتی ہیں۔

ایلادی گن الائچی خورد و کلاں - گونڈنا گوری - کُٹھ - گندھ پرنیگو - بالچھڑ - سماک کھوی گھاس - سپرکا - گرنتھی پرنی - دارچینی - تمال پتر - تگر - ستھونیہ - بول

نکھہ - ویاگھر نکھہ - دیودارو - اگر - گندہ بہروزہ - گوگل - رال - کیسر - چنڈا - کندرو - سُرخ کیسر اور ناگ کیسر -

یہ دوائیں وات - کف اور وِش کو دُور کرتی ہیں - رنگ کو صاف بناتی ہیں خارش - پھنسی اور دھپڑوں کو دُور کرتی ہیں -

شیامادی گن ترپوی سیاہ - دنتی - درونتی - لودھ پٹھانی - ترپوی سفید - پوتکتا - ساتلا - سورن کھشیری - اندرائن - ٹپٹ کنڈا - کمیلا - گلو کرنجوا - وِرش گندھا - املتاس - گنّا اور پیلو -

یہ دوائیں گلم - زہر - اروچی - کف - دِل کے درد اور سوتر کرچھر کو دُور کرتی ہیں -

مندرجہ بالا جو تینتیس گن بیان کئے گئے ہیں - اگر ان میں سے کسی گن کی کوئی چیز نہ مل سکے - تو اُس کے بدلے میں ویسی ہی کوئی اور دوائی استعمال کی جا سکتی ہے - اور اگر کوئی دوائی نامناسب معلوم ہو - تو اُسے چھوڑ بھی دیا جا سکتا ہے -

یہ دوائیں دوشش اور دُوشیہ وغیرہ کا لحاظ رکھ کر کلک - کواتھ - سنیہہ اور لیپ وغیرہ طریقوں سے کھانے پینے - لیپ لگانے اور انوواسن دستی وغیرہ کرنے سے سخت بیماریوں کو بھی دُور کر دیتی ہیں -

سولہواں ادھیائے

اب سنیہہ ودھی کا طریق بیان کیا جاتا ہے۔

ثقیل۔ سرد۔ رقیق۔ چکنی۔ لطیف۔ منند[1]۔ مردو[2] اور سَر[3] دوائیں سنیہن ہوتی ہیں۔ مگر ان صفات سے مخالف دوائیں ورد کھشن ہوتی ہیں۔

گھی۔ مجھا۔ چربی اور تیل سنیہوں میں سے افضل شمار کئے گئے ہیں۔ ان میں سے بھی گھی کا درجہ سب سے اعلےٰ ہے۔ کیونکہ اس میں دوسری دواؤں کے اثر کو جذب کرنے کی بڑی طاقت ہے۔ پت کو دور کرنے کے لئے گھی مجھا سے۔ مجھا چربی سے اور چربی تیل سے بڑھ کر ہے۔

وات اور کف کو دور کرنے کے لئے خلاف ازیں تیل چربی سے۔ چربی مجھا سے اور مجھا گھی سے بڑھ کر ہے۔ گھی سے تیل ثقیل ہوتا ہے۔ تیل سے چربی اور چربی سے مجھا ثقیل ہوتا ہے۔ دو سنیہہ مل کر یمک کہلاتا ہے۔

تین مل کر ترورت اور چار مل کر مہاں سنیہہ کہلاتے ہیں۔ سویدیہ[4] سنشودھیہ[5] مدھئیہ[6]۔ زانی۔ ورزشی۔ فکرمند۔ بوڑھے۔ بچے۔ کمزور۔ دبلے۔ خشکی والے۔ رکت کھین۔ ویرج کھین۔ جنہیں وات کا غلبہ ہے۔ بمتر دگی۔ اور ایسے آدمی جن کی آنکھیں بمشکل کھلتی ہیں۔ سنیہن کے قابل ہوتے ہیں۔

قوت ہاضمہ کی بہت کمزوری یا بہت تیزی۔ موٹاپا۔ لاغری۔ ران جکڑ جانا

---

[1] نرم اثر [2] چھونے میں نرم (۳) قبض کشا (۴) پسینہ لینے کو تیار

[5] جلاب لینے کو تیار [6] شراب پینے والے

اتیسار۔ آم روگ۔ امراض گلو۔ گر (زہر)۔ اُدر روگ۔ مورچھا۔ قے۔ اروچی۔ کف۔ پیاس کے غلبے۔ شراب کے نشے۔ اسقاط اور نسوار۔ انیمہ یا جلاب کی حالت میں سنیہن نہیں کرنا چاہیئے۔

بُدھی۔ حافظہ۔ ذہانت اور قوت ہاضمہ کے خواہشمندوں کیلئے گھرت اچھا ہے۔ گرنتھی روگ۔ ناڑی روگ۔ کرمی روگ۔ کف۔ میدا اور وات روگوں کے مریضوں یا اُن لوگوں کے لئے جن کا معدہ بہت سخت ہے۔ اور جو پھُرتی اور مضبوطی کی خواہش رکھتے ہیں۔ تیل اچھا ہے۔

وات۔ دُھوپ۔ سفر۔ بوجھ۔ استری سنگ اور ورزش سے جن کے دھاتو کمزور ہو گئے ہیں۔ جن کی طبیعت میں خُشکی زیادہ ہے تکلیف اُٹھانے کے عادی۔ تیز ہاضمہ والے اور ایسے آدمیوں کے لئے جن کے مسام وات سے رُک گئے ہیں۔ مجھا اور چربی مفید ہیں۔

چربی۔ وجع مفاصل۔ ہڈیوں کے درد۔ مرم ستھانوں کے درد۔ کوشٹ کے درد۔ جل جانے کے درد۔ چوٹ لگنے کے درد۔ یونی۔ کان اور سر کے درد کے لئے بالخصوص مفید ہیں۔

تیل کا پراورش میں۔ گھی کا شرد رتو میں اور چربی و مجھا کا مادھو میں استعمال کرنا چاہیئے۔ سادھارن رتو (معتدل موسم) میں جبکہ آسمان صاف ہو۔ دن کے وقت سنیہہ کا استعمال کرنا چاہیئے۔

اگر بیماری میں ضرورت پڑے۔ تو سردی میں بھی تیل کا استعمال کیا جا سکتا ہے گرمی میں رات کے وقت گھی کا استعمال کرنا چاہیئے۔

موسم گرما میں پت کی زیادتی۔ وات کی خرابی اور ایسی خرابیوں میں جن کا

تعلق پت سے ہے۔ سنیہن کرم کے لئے رات کے وقت گھی استعمال کرنا چاہیئے
اِن حالات کے علاوہ رات کے وقت کثرت استعمال کرنے سے
وات کف کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔
اور اِن حالات میں دِن کے وقت کثرت استعمال کرنے سے پت
کی خرابیاں ظاہر ہو جاتی ہیں۔
سنیہہ کا استعمال یکتی سے کرنا چاہیئے۔ کھانے والی چیزوں میں یا اُن کے
ساتھ یا وستی۔ نسوار۔ مالش اور گنڈوش کے ذریعے سے۔ سر۔ کان۔
اور آنکھ کے ترپن سے۔ رس بھید کے لحاظ سے سنیہہ کے دُوسری
چیزوں سے دب جانے یا کم ہونے کی وجہ سے سنیہہ پان کی چوبِستھ وچارنا ئیں
اکیلے سنیہہ پان کی کوئی وچارنا نہیں ہے۔
سنیہہ پان کا وہی طریقہ اچھا ہوتا ہے جس سے سنیہن کرم جلدی ہو جائے۔
سنیہہ پان کی تین ماترا ہوتی ہیں (۱) ہرسو (۲) مدھیہ اور (۳) اُتم
جو ماترا دو پہر میں ہضم ہو جائے۔ وہ ہرسو کہلاتی ہے۔ جو چار پہروں میں
ہضم ہو۔ اُس کو مدھم اور جو آٹھ پہر میں ہضم ہو۔ وہ اُتم ماترا کہلاتی ہے۔
اِن سے بھی کم ماترا "رسی اَسی" کہلاتی ہے۔ دوش وغیرہ کا لحاظ رکھ کر
پہلے یہی ماترا شروع کرنی چاہیئے۔
پہلا کھانا ہضم ہونے پر اکیلا سنیہہ پان اُتم ماترا میں پینا شُدھی
کے لئے اچھا رہتا ہے۔ بھوک لگی ہوئی ہو۔ اور بغیر کھانا کھائے مدھم ماترا
کا سنیہہ پان شمن کرم کے لئے اچھا ہوتا ہے۔
رس، مدھیہ وغیرہ کے ساتھ کھانے میں ملا کر تھوڑی مقدار میں سنیہہ پان کرنا

درنگھن ہوتا ہے۔ یہ سنیہہ بچے۔ بوڑھے۔ زیادہ پیاس والے۔ سنیہہ سے متنفر۔ شراب کے عادی۔ زانی۔ سنیہہ پان کے عادی۔ کمزور ہاضمہ والے۔ آرام پسند۔ عیش طلب۔ نرم معدے والے۔ بھوڑے دوشوں والے۔ اور دُبلے اشخاص کے لئے نیز موسم گرما میں بھی مفید ہوتا ہے۔ کھانے کے شروع میں استعمال کیا ہُوا سنیہہ جسم کے نچلے حصے کے امراض کو۔ کھانے کے درمیان میں کھایا ہُوا جسم کے درمیانے حصے کے امراض کو۔ کھانے کے بعد کھایا ہُوا جسم کے اُوپر کے حصے کے امراض کو دُور کرتا ہے۔ اور اسی ترتیب سے جسم کے اعضا کو بھی طاقت دیتا ہے۔ اگر اکیلا سنیہہ پان کیا جائے۔ تو اس کے بعد گرم پانی پینے سے سنیہہ بخوبی ہضم ہو جاتا ہے۔ منہہ کی لیس صاف ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر سنیہہ پان کے لئے بھلاوہ کا تیل پیا جائے۔ تو اس کے بعد گرم پانی نہ پینا چاہیئے۔

اگر گھی کے ہضم ہونے میں کوئی شبہ ہو۔ تو بھی گرم پانی پینا چاہیئے۔ اس سے ڈکار کھُل کر آجاتا ہے۔ جسم ہلکا ہو جاتا ہے۔ اور کھانے کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔ جس شخص نے سنیہہ پان آج یا کل کرنا ہو۔ یا کیا ہُوا ہو۔ اُسے غذا مناسب مقدار میں کھانی چاہیئے۔ اور وُہ غذا پتلی۔ گرم۔ اَن ابھشیندی ہونی چاہیئے۔ مگر زیادہ مرغن نہ ہو۔ اور متفرق اشیائے سے مرکّب بھی نہ ہو۔ ایسے شخص کو گرم پانی کا استعمال رکھنا چاہیئے۔ برہمچاری رہنا چاہیئے۔ صرف رات کے وقت سونا چاہیئے۔ حاجات ضروریہ کو روکنے۔ ورزش۔ غصّہ۔ افسوس سردی اور دُھوپ۔ تیز ہوا۔ سفر۔ سواری۔ بولنے۔ یوگ ابھیاس۔ آسن جما کر بیٹھنے۔ بہت نیچی یا بہت اُونچی نشستگاہ پر بیٹھنے۔ دن کے وقت سونے۔

دھوئیں اور دھول سے اُتنے دِنوں تک بچنا چاہیئے۔ جتنے دِن تک سنیہہ پان کرے۔ اور اس کے بعد بھی اتنے ہی دِنوں تک چھوڑے رکھیں۔

ومن وریچن وغیرہ کرموں میں عموماً یہی طریقہ عمل میں لایا جاتا ہے۔ بیماری وغیرہ سے جو شخص کمزور ہو جاتے ہیں۔ اُن کیلئے بھی یہی طریقہ عمل میں لایا جاتا ہے۔ جو سنیہہ پان شمن کی خاطر کیا جاتا ہے۔ اس میں جلاب کا سا ہی پرہیز کرنا چاہیئے۔ نرم معدے والوں کے لئے گھرت پان صرف تین دن تک ہی کافی ہوتا ہے۔ اور سخت معدے والوں کے لئے گھرت پان سات دن تک کرنا چاہیئے۔ یا اتنے دنوں تک جب تک کہ اچھی طرح سے آدمی سنگدھ نہ ہو جائے۔ سنیہہ کے ٹھیک ہو جانے کے بعد اگر گھی پیا جائے۔ تو ساتمیہ ہو جاتا ہے۔ (یعنی جسم میں ہی مِل جاتا ہے)۔ ٹھیک سنگدھ کی یہ علامات ہیں۔ باد مخالف کا اخراج۔ قوت ہاضمہ کی تیزی۔ پاخانے کا چکنا اور نرم ہو جانا۔ ڈکار میں سنیہہ کا مزہ آنا۔ تکان سی معلوم ہونا۔ اس کے مخالف علامات روکھشن کی ہوتی ہیں۔ زیادہ سنگدھ ہونے کی حالت میں پانڈو روگ ہو جاتا ہے۔ اور ناک۔ مُنہہ اور گُدا سے پانی بہنے لگتا ہے۔

سنیہہ پان کے پہلے۔ درمیان یا پیچھے نامناسب مقدار میں غیر مفید۔ بے وقت اور اُلٹ پلٹ آہار وہار رکھنا ذیل کی بیماریاں پیدا کر دیتا ہے:۔

سوجن۔ بواسیر۔ غنودگی۔ جکڑاہٹ۔ بیہوشی۔ خارش۔ فسادِ خون۔ بخار۔ جی متلانا۔ شول۔ اپھارہ۔ سر میں چکّر آنا۔ وغیرہ

سنیہہ ویاپت سے اِن بیماریوں کے پیدا ہو جانے پر جیسی بیماری ہو۔ اس کا ویسا ہی علاج کرنا چاہیئے۔ مگر عام طور پر بھوک پیاس کا روکنا۔ اُبکھن

(قے کرنا) پسینہ لینا۔ خشک غذا کا کھانا۔ خشک دوائی کا استعمال۔ تکر۔ ارشٹ کھل۔ اُدال۔ شیاماک۔ جو۔ کودوں۔ مگھ۔ ترپھلا۔ شہد۔ ہرڑ۔ گوموتر اور گوگل ان بیماریوں کے علاج ہیں۔

سنیہہ پان کے استعمال کے بعد ان اشیائکے استعمال سے جو خشکی پیدا ہوجاتی ہے۔ اُس کا اندازہ لنگھن (فاقہ کشی) کی علامات سے لگانا چاہیئے۔

جس آدمی کو ٹھیک سنیہہ ہوگیا ہے۔ اُسے سوید کرم کرنا چاہیئے۔ اور غذا پتلی اور گرم مثلاً جنگلی جانوروں کے گوشت کا شوربا کھانا چاہیئے۔

جس شخص کو سنیہہ ٹھیک ہوگیا ہے۔ اُسے تین دن ٹھہر کر ویچن ادویات کھانی چاہئیں۔ جس شخص نے قے کرنی ہو۔ اُسے ایک دن پہلے ایسی چیزیں کھانی چاہئیں۔ جن سے کف ہل جائے۔

جن آدمیوں کے بدن میں گوشت۔ چربی اور کف زیادہ ہیں۔ جن کی قوت ہاضمہ وِشم (بے ترتیب) ہے۔ جن کے جسم میں سنیہہ کا پہلے ہی بہت اثر رہتا ہے۔ ان سب کو پہلے روکھشن کرم کرنا چاہیئے۔ اور پھر سنیہہ کریں۔ اس طرح کرنے سے سنیہہ کی زیادتی کی بیماریاں نہیں پیدا ہوتیں۔ جو سنیہہ اساتمک ہوجائے۔ وہ صرف پاخانہ۔ پیشاب وغیرہ ملوں کو ہلا دیتا ہے۔

بچے۔ بوڑھے یا سنیہہ پان کے پرہیزوں کو برداشت نہ کرسکنے والے اشخاص کو مفصلہ ذیل یوگوں میں سے کوئی یوگ دینا چاہیئے۔ ان سے فوراً سنیہہ ہوجاتا ہے۔ اور طبیعت خراب نہیں ہوتی۔

(۱) موٹے تازے جانوروں کے گوشت کی یخنی سنیہہ میں بگھار کردینے سے۔ یا (۲) تلوں کا سفوف۔ سنیہہ اور میٹھا ملا کردینے سے۔ یا (۳) کھچڑی سنیہہ

ملا کر دینے سے۔ یا (۴) دُودھ سے تیار کردہ دودھی گھی ملا کر گرم گرم پینے سے یا (۵) دہی کی ملائی گڑ ملا کر دینے سے۔ یا (۶) چاروں سنیہہ اور چاول ملا کر (جن میں سے ہر ایک کا وزن ایک ایک پرسرت[1] ہو) بنائی ہوئی پییا دینے سے۔ یا (۷) کوئی پییا گھی میں بگھاری ہوئی دینے سے فوراً سنیہہ ہو جاتا ہے۔ اور طبیعت خراب نہیں ہونے پاتی۔ اِن ساتوں کو سدیا سنیہن کہتے ہیں۔ سنیہہ میں زیادہ نمک ملا کر پینا بھی سدیا سنیہن ہو جاتا ہے۔ کیونکہ نمک ابھشیندی ہوتا ہے۔ روکھا نہیں ہوتا سوکھشم ہوتا ہے۔ گرم ہوتا ہے۔ اور سارے جسم میں فوراً پھیل جاتا ہے۔

گڑ۔ آنوپ جانوروں کا گوشت۔ دُودھ۔ تِل۔ ماش۔ سُرا اور دہی کو مفصلہ ذیل امراض میں سنیہہ کی خاطر ہرگز استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ یعنی فسادِ خون۔ سوج اور پرمیہہ میں۔ اِن امراض میں ترپھلا۔ نگھہ برڑ گوگل وغیرہ سے پکائے ہوئے سنیہہ کا حسب ضرورت استعمال کرائیں ان سے کوئی خرابی نہیں پیدا ہوتی۔

جو شخص بیماریوں سے کمزور ہو گئے ہیں۔ اُن کو قوت ہاضمہ کے بڑھانے اور جسم کے موٹا کرنے والے سنیہن استعمال کرانے چاہئیں۔

سنیہہ کے استعمال کرنے والے آدمی کی قوت ہاضمہ تیز ہو جاتی ہے۔ گوشت اندر سے صاف ہو جاتا ہے۔ دھاتو پوری طاقت کو حاصل کر لیتے ہیں۔ قوت اور رنگت ٹھیک ہو جاتی ہے۔ اندریاں مضبوط ہو جاتی ہیں۔ بڑھاپا نہیں آتا۔ اور سو سال تک زندگی قائم رہتی ہے۔

---

[1] ایک وزن کا نام ہے۔

سترھواں ادھیائے

اب سوید ودھی ادھیائے کا بیان کیا جاتا ہے۔ جس میں پسینہ دینے کی تدابیر کا ذکر ہے۔

سوید چار طرح سے ہوتا ہے (۱) تاپ (حرارت) (۲) اُپ ناہ (باندھنے) (۳) اُوشم (بھاپ) اور (۴) دَرَوْ (مائعات) سے

تاپ سوید آگ سے تپائے ہوئے کپڑے۔ لوہے کے ٹکڑے۔ یا ہاتھ کی ہتیلی سے گرمی پہنچا کر پسینہ دینے کو تاپ سوید کہتے ہیں۔

اُپ ناہ سوید ورچ۔ کنو (شراب کی تلچھٹ)۔ سونف۔ دیودارو۔ دھنیا تمام خوشبودار اشیاء۔ راسنا۔ ارنڈ کی جڑھ اور گوشت وغیرہ اشیاء میں بہت سا نمک۔ سنیہہ چکّر (کھٹائی)۔ تکّر اور دودھ ملا کر باندھ کر پسینہ دینے کو اُپ ناہ سوید بولتے ہیں۔ مندرجہ صدر اُپ ناہ سوید صرف وات کی خرابیوں کے لئے مفید ہے۔ وات کف کی خرابی میں سُرس آدی گن سے تیار کردہ اُپ ناہ سے سویدن کرنا مفید ہوتا ہے۔

وات پت کی خرابی میں پدمک آدی گن سے تیار کردہ اُپ ناہ سے پسینہ لینا مفید ہوتا ہے۔

اس قسم کے سوید کو سَالوَن سوید بھی بولتے ہیں۔ اس عمل کو کئی بار کرنا چاہیئے۔ تر اور گرم تاثیر والے نرم چمڑے سے جس سے بُو نہ آتی ہو۔ سوید کے لئے مندرجہ صدر اشیاء کو باندھنا چاہیئے۔

چمڑے کے نہ ملنے کی حالت میں وات ناشک پتّے۔ کمبل اور ریشمی کپڑا باندھ دینا چاہیئے۔

رات کے وقت باندھا ہُوا اُپ ناہ دن کے وقت۔ اور دن کے وقت کا باندھا ہُوا رات کو کھول دینا چاہیئے۔

اوشم سوید اُتکارکا (لیٹی)۔ مٹی کے ڈھیلے۔ ٹھیکرے۔ اُپلے۔ پتھر ریت۔ پتے۔ چاولوں کے چھلکے۔ اُپلوں کے چُورے اور دُھول وغیرہ چیزوں سے دیش کال کا لحاظ رکھ کر گرمی پُہنچانے کو اُوشم سوید کہتے ہیں۔

دَرَوْسوید سوہانجنا۔ خس۔ ارنڈ۔ کرنجوا۔ تلسی۔ ارجک۔ شرین (سرس) بالنہ۔ بالس۔ آک۔ چنبلی اور شیوناک وغیرہ کے پتّے۔ وچا آدی گن آنوپ اور اودک جانوروں کے گوشت اور دش مول لے کر دوش کی ضرورت کے موافق ان میں سنیہہ ملائیں۔ اور سُرا۔ سرکہ۔ پانی اور دُودھ وغیرہ میں پکا کر گھڑے یا نلکے میں بھر لیں۔ پھر تکلیف زدہ حصہ کو سنیہہ سے تر کر کے اور کپڑے سے ڈھانپ کر جس طرح سے آرام معلُوم ہو۔ اُس حصےّ پر اُس کاڑھے سے سینچن کریں۔

اگر سارے جسم میں وات کی خرابی ہو۔ تو اسی کاڑھے سے کُنڈ بھر کر اُس میں مریض کو بٹھا دینا چاہیئے۔

یہ تدبیر لوا سینرا اور موتر کرچھر وغیرہ بیماریوں کی حالت میں عمل میں لائی جاتی ہے جو شخص پسینہ لینا چاہے۔ اُسے بے ہوا مکان میں ٹھہرنا چاہیئے۔ اور اندرونی و بیرونی طور پر سنگدھ ہو لینا چاہیئے۔ اور اُس وقت سوید لینا چاہیئے جبکہ کھانا ہضم ہو چکا ہو۔

مرض یا مریض۔ ملک اور موسم کے لحاظ سے مدھم ۔ اُتم اور لگھو سوید لینا چاہیئے۔
کف والے اشخاص کو روکھش سوید لینا چاہیئے۔ نیز پہلے اُسے اندرونی
اور بیرونی طور پر روکھشن کرم کر لینا چاہیئے۔ کف وات میں روکھشن اور
سنگدھ مخلوط سوید لینا چاہیئے۔ مگر جب وایو آم آشے میں ہو۔ تو پہلے
روکھشن اور پھر سنگدھ سوید لینا چاہیئے۔ اور جب کف پکو آشے میں ہو۔
تو پہلے سنگدھ اور پھر روکھشن سوید لینا چاہیئے۔

اسی طرح دُوسرے مقامات کا بھی خیال رکھیں۔
ونکھشنوں میں تھوڑا پسینہ دینا چاہیئے۔ آنکھوں۔ فوطوں اور دِل کے
مقامات پر بہت کم پسینہ دینا چاہیئے۔ یا دینا ہی نہ چاہیئے۔
پسینہ لینے والے آدمی کا درد اور سردی دُور ہو جاتے ہیں۔ اور اُس کے
اعضا نرم ہو جاتے ہیں۔ ایسے آدمی کے بدن کو ملنے کے بعد سنان کرائیں
پھر سینہہ ودھی کی ہدایات کو عمل میں لائیں۔ جن کا پہلے بیان ہو چکا ہے۔
اگر پسینہ کافی سے زیادہ ہو جائے۔ تو رکت پت۔ پیاس۔ مورچھا۔ اعضا شکنی
آواز بیٹھ جانا۔ سر چکرانا۔ جوڑوں کا درد۔ بخار۔ سُرخ اور سیاہ دھپڑ اور
قے وغیرہ عوارض آمنہہ دکھاتے ہیں۔

ایسی حالت میں ستمبھن (پسینہ روکنے والی) ادویات دینی چاہئیں۔ ستمبھن
دائیں وِش۔ کھشار۔ اگنی۔ اتیسار۔ قے اور موہ وغیرہ امراض کے لیئے
مفید ہوتی ہیں۔
سویدن ثقیل۔ تیز اور گرم ہوتا ہے۔ اور ستمبھن اس کے برعکس۔
ی۔ ستھر۔ سَر۔ سنگدھ روکھش اور سوکھشم دوائی سویدن (پسینہ آور) ہوتی ہے

شلکھشن ۔ روکھی ۔ سوکھشم ۔ سُر اور دَرڑھ دوائی سُتمبھن ہوتی ہے۔ بالعموم کڑوی کسیلی اور میٹھی اشیا ستمبھن ہوتی ہیں۔ طاقت کے آجانے اور مرض کے دُور ہو جانے پر آدمی قایم ہو جاتا ہے۔

اگراتی ستمبھن ہو جائے۔ تو چمڑے اور سنایو میں کھنچاوٹ ہو جاتی ہے۔ لرزہ ہو جاتا ہے۔ دل۔ زبان اور جبڑے پکڑے جاتے ہیں۔ پاؤں۔ ہونٹ۔ چمڑا اور ہاتھ سیاہ پڑ جاتے ہیں۔

مفصّلہ ذیل مریضوں کو کبھی پسینہ نہ دینا چاہیئے۔

بہت موٹے۔ زیادہ خُشکی والے۔ کمزور۔ مورچھت۔ ستمبھن کے قابل۔ اُراکھشت (سِل والے)۔ جن کا جسم سیاہ پڑ گیا ہو۔ جنہیں شراب سے کوئی تکلیف پیدا ہوئی ہو۔ دُھند والے۔ اُدرروگی۔ زہر باد والے۔ کُشٹ والے فسادِ خُون والے۔ سُوکھے کے مریض۔ وات رکت کی تکلیف والے۔ دودھ دہی۔ سنیہہ اور مدہو پینے والے۔ جلاب لینے والے۔ جن کی ڈھنڈی باھر نکل آتی ہو۔ جن کی گدا جل گئی ہو۔ جن کا جی متلاتا ہو۔ غصّہ۔ خوف اور افسوس والے۔ بھُوکے یا پیاسے۔ کاملا۔ پانڈو اور میہہ کے بیمار۔ پت کے غلبہ والے۔ حاملہ۔ حائضہ اور زچہ مستورات۔ اِن اشخاص کو کبھی پسینہ نہ دینا چاہیئے۔ لیکن اگر سخت ضرُورت ہو۔ تو انہیں مردو دسوید دیا جاسکتا ہے

دمہ۔ کھانسی۔ زکام۔ ہچکی۔ اپھارہ۔ قبض۔ سورَبھید۔ وات روگ۔ کف۔ آم۔ ستمبھ۔ بھاری پن۔ انگ مرد۔ کمر۔ پیٹھ۔ پسلی۔ کوکھ۔ جبڑوں کے درد فوطوں کے بڑھ جانے۔ کھلّی روگ۔ آیام (کُبڑا پن)۔ وات کنٹک۔ مُوتر کرچھر ارُبد۔ گرنتھی۔ شُکر اگھات اور آم وات وغیرہ امراض میں مناسب طریق اد

مناسب ادویات سے پسینہ دینا چاہیئے۔
میدا اور کف کی زیادتی والے اور وات روگی کو اگنی کے بغیر پسینہ دینا مفید ہوتا ہے۔
بے ہوا مکان میں بیٹھنا۔ بھاری کپڑا اوڑھنا۔ خوف دلانا۔ گرم تاثیر والی ادویات کا اُپ ناہ کرنا۔ یدھ۔ غصّہ۔ کثرت شراب خوری۔ بھُوکا رہنا اور دُھوپ میں بیٹھنا آگ کے بغیر پسینہ لا دیتے ہیں۔
جو دوش سنیہہ سے ڈھیلے پڑ گئے ہوں۔ خواہ وہ گوشت کے حصے میں ہوں یا دھاتوؤں میں یا سروتوں میں چھُپے ہوئے ہوں۔ یا شاکھا یا ہڈیوں میں ٹھہرے ہوئے ہوں۔ یہ سب سوید سے نرم ہو کر کوشٹ میں چلے جاتے ہیں۔ اور مناسب جلاب سے خارج ہو سکتے ہیں۔

اٹھارہواں ادھیائے

اب ومن اور وریچن ودھی کا بیان کیا جاتا ہے۔
کف کی زیادتی کی حالت میں قے کرانی چاہیئے۔ نیز جبکہ کف دوسرے دوشوں سے ملی ہوئی اور غالب ہو۔
پِت کی زیادتی یا دوسرے دوشوں سے ملی ہوئی پت کے غلبے کی حالت میں جلاب دینا چاہیئے۔
مفصلہ ذیل مرضوں میں قے کرانا بالخصوص اچھا ہوتا ہے۔ یعنی نئے بخار۔ دست۔ پت رکت (جبکہ نیچے کو مائل ہو)۔ راج یکشما (تپ دق)

گشت - پرسیہ - اچی (بہنے والی ہچیرں) - گرنھی - فیل پا - اُنماد - کھانسی - دمہ - دِل کا اُچھلنا - زہرباد - ستنیہ دوش اور اُوپر کے حصۂ جسم کی بیماریوں میں مفصلہ ذیل مریضوں کو کبھی قے نہ کرانی چاہیئے۔

حاملہ عورات - خُشکی والے - بھُوکے - دائم المریض - بچّے - بُوڑھے - دُبلے - موٹے - ہردِ روگی - کھشت اور اُراکھشت والے - کمزور - لگاتار قے سے ستائے ہوئے - تلی - دُھند اور کرمی روگ کے مریض - اُردھ پرورت وایو اور رکت والے - اینمہ لینے والے - آواز بیٹھ جانے والے - موترا گھات والے - اُدر روگ والے - گُلم روگ والے - جنہیں قے بمشکل آتی ہو - تیز قوت ہاضمہ والے - بواسیر والے - اپھارے کے مریض - سر چکرانے والے - پیٹ کی چھلّی والے - پسلی کے درد والے اور وات روگ والے مریضوں کو قے کرانے سے مختلف عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔

مندرجہ ذیل حالتوں میں قے کرانے کا کوئی ہرج نہیں ہے۔ جب زہر کھایا گیا ہو۔ اور جب بدہضمی میں یا متضاد کھانا کھایا گیا ہو۔ لگاتار قے سے پہلے پہلے جن امراض کا نام لکھا جا چکا ہے۔ اُن میں اور آم جور میں دہوم سے پہلے لکھا ہوُا کوئی کرم نہ کرنا چاہیئے۔

بدہضمی والے اشخاص کسی بھی کرم کے قابل نہیں ہوتے۔

جلاب کے قابل امراض کی تفصیل یہ ہے۔ گُلم روگ - بواسیر - جو پھوٹ - وینگ - کاملا - پُرانا بخار - اُدر روگ - گر - قے - تلی - ہلیمک - وِدردھی - دُھند کا نج روگ - ابھشیندی روگ (آنکھیں دُکھنے آنا) - پکو آشئے کا درد - یونی اور شُکر آشئے کی خرابی - پیٹ کے کرم - برن روگ - اُردھو وت رکت - وات رکت

موترا گھات۔ قبض اور کشٹ وغیرہ بیماریاں جن میں قے کرالنے کی ہدایت ہے۔ یہ سب امراض جلاب کے قابل ہوتے ہیں:۔

نئے بخار والے۔ کمزور ہاضمہ والے۔ جن کے رکت پت کا رُخ نیچے کو ہو۔ جن کی گُدا میں زخم ہو۔ اتیسار کے مریض۔ جن کے اندر شلیبہ ہو۔ آستھاپت (انیمہ کئے گئے) جن کا کوشٹ سخت ہو۔ اتی سنگدھ اور شوش روگی۔ جلاب کے قابل نہیں ہوتے۔

معتدل موسم میں جبکہ سویدن اور سنگدھ کرلیا گیا ہو۔ اور ایک دن پہلے مچھلی۔ ماش۔ تِل وغیرہ کھانے سے کف اُبھر آیا ہو۔ کھانا بخوبی ہضم ہوچکا ہو۔ اور رات کو خُوب نیند بھر کر آئی ہو۔ صُبح کے وقت نراہار اور منگلاچار پڑھ کے نیز کوشٹ کا خیال رکھ کر مشرق کی طرف مُنہہ کرکے قے کی دوائی دینی چاہیئے۔

کم سنگدھ ہونے والے اشخاص کو دوائی پلانے سے پہلے پیپا کے ساتھ گھی پلا دینا چاہیئے۔

بچّے۔ بوڑھے۔ کمزور۔ نامرد اور ڈرپوک۔ آدمیوں کو مرض کے لحاظ سے شکم سیر ہوکر شراب پلا دینا چاہیئے۔ دُودھ۔ گنّے کا رس اور مالس رس مرض کے موافق شہد یا سینڈھا نمک ملا کر قے کی دوائی دینے سے پیشتر پلا دینے چاہئیں۔ اور دوائی پلانے سے پہلے یہ منتر پڑھیں۔ (یہاں پر اصل منتروں کے لکھنے کی ضرورت نہ سمجھ کر صرف اُنکا ترجمہ درج کردیا جاتا ہے)

برہّم۔ دکھش۔ اشونی کمار۔ رُدّر۔ اِندر۔ بھُو۔ چندر۔ ارک۔ انل۔ انل۔ رشی۔ اوشدھی گرام اور بھُوت سنگ تیرے موافق ہوں۔ یہ اوشدھ تجھے

ایسا فائدہ دے۔ جیسے رشیوں کی رسائن۔ دیوتوں کا امرت اور ناگوں کا
سُدھا مفید ہوتا ہے۔ بھگوان جو وَیدوں کا وَید اور عظیم شان والا ہے۔
جو کامل گیان ہے۔ ایسے پرماتمن کو نمسکار ہو۔ اور یہ دوائی تیرے لئے
نہائیت شُبھ تاثیر والی ہو۔

دوائی پی کر تھوڑی دیر دوائی کا خیال رکھیں۔ اور قَے کا انتظار کریں۔
جب جی متلانے لگے۔ اور مُنہہ سے پانی آنے لگے۔ تو قَے کر دیں۔ اور
قَے لانے کے لئے دو اُنگلیاں یا نرم سی نال کے ساتھ حلق اور تالو کو
چھوئیں۔ لیکن قَے کرنے کے لئے زور نہ لگانا چاہیئے۔ اور نہ ہی حلق اور
تالو کو چوٹ لگانی چاہیئے۔ اس کا مقصد صِرف یہ ہے۔ کہ قَے نہ بھی آتی ہو
تو بآسانی آجائے۔ اور جو آرہی ہو۔ وہ جاری رہے۔ قَے کرتے وقت
گھٹنوں کے بل بیٹھنا چاہیئے۔

قَے کرنے والے شخص کے دونو کندھوں اور سر کو تھامے رکھنا چاہیئے
اور ناف بھی اور پیٹھ کو آہستہ آہستہ ملنا چاہیئے۔

کف کی زیادتی کی صُورت میں تیز۔ گرم اور چرپری چیزوں سے۔ پت
کی زیادتی میں میٹھی اور سرد چیزوں سے اور کف وات کی خرابی میں چکنی
تُرش اور نمکین چیزوں سے قَے کرانی چاہیئے۔ اور جب تک کف نہ خارج
ہو جائے۔ قَے کراتے رہیں۔ مگر پت کے دکھائی دینے پر قَے کو بند کر دینا چاہیئے
جس شخص کو قَے کم آتی ہو۔ اُسے گھر۔ آملے۔ سرسوں اور نمک ملے
پانی سے بار بار قَے کرانی چاہیئے۔

اگر قَے نہ آئے۔ یا رُک رُک کر آئے۔ یا صِرف دوائی ہی نکلے۔ تو اُسے

ایوگ سمجھنا چاہیئے۔ اِس سے تھُوک کا بہنا۔ خارش۔ چھپاکی اور بخار وغیرہ عوارض ہو جاتے ہیں۔ اگر قَے کا یوگ ٹھیک ہو جائے۔ تو قے رُک کر نہیں آتی۔ پہلے کف خارج ہوتا ہے۔ پھر پت اور پھر وات۔ جب قے کا اتی یوگ ہو جائے۔ تو اس میں پھاگ۔ مختلف رنگ اور خُون کی آمیزش دکھائی پڑتی ہے۔ جسم پتلا ہو جاتا ہے۔ جلن ہوتی ہے۔ گلا سُوکھتا ہے آنکھوں تلے اندھیرا آجاتا ہے۔ سر چکرانے لگتا ہے۔ سخت قسم کی وات کی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ بلکہ خُون کے نکل جانے سے موت تک واقع ہو جاتی ہے۔ اگر ٹھیک یوگ ہو جائے۔ تو قَے کرنے والے کو تھوڑی دیر آرام دیکر دہوم پان کرانا چاہیئے۔ اور گرم پانی پینے وغیرہ کی ہدایات پر عمل کرنا چاہیئے۔ جو سنیہہ پان ودہی ادھیائے میں بیان کی گئی ہیں۔ پھر شام کے وقت اور اگلی صبح کو بھُوک لگنے پر پہلے نیم گرم پانی سے سنان کرنا چاہیئے۔ پھر رکت شالی چاول کھائیں۔ اور پییا آدی کرم کو عمل میں لاتے ہوئے غذا کو بڑھاتے جائیں۔ جن کا ذکر آگے آتا ہے۔

اگر پردھان شدھی کی گئی ہو۔ تو پہلے تین وقت پییا۔ پھر تین وقت ولیپی۔ پھر تین وقت اَکرِت یوش[۵۱]۔ پھر تین وقت کرت یوش[۵۲] پھر تین وقت مالنس رس (یخنی) کھائیں۔ اور ساتویں دن معمولی غذا کھانے کی اجازت ہے۔

اگر مدھیہ شُدھی کی گئی ہو۔ تو پہلے دو وقت پییا۔ پھر دو وقت ولیپی۔ پھر دو وقت اَکرِت یُوش۔ پھر دو وقت کرت یوش۔ پھر دو وقت مالنس رس۔

---

۵۱ چنے۔ مُونگ وغیرہ کا پکا ہُوا رس جس میں نمک مرچ مصالحہ نہ ڈالا گیا ہو۔

۵۲ یہی رس مصالحہ ڈالکر بنایا ہُوا۔

اور چھٹے دن معمولی غذا کھائیں۔

مردو شدھی کی حالت میں پہلے ایک وقت پیپیا۔ پھر ایک وقت ولیپی۔ پھر ایک وقت اکرت یوش۔ پھر ایک وقت کرت یوش۔ پھر ایک وقت مانس رس اور تیسرے دن کی رات کو معمولی غذا کھائیں۔

جیسے تھوڑی سی آگ۔ لکڑی۔ گوبر وغیرہ کے ذریعے سے بڑھ جاتی ہے۔ اور سب کچھ بھسم کر ڈالنے کی خاصیت رکھتی ہے۔ اسی طرح جسم کی اندرونی حرارت پیپیا آدی کرم کے ذریعے سے بڑھ جاتی ہے۔

مردو شدھی میں (جو قے کے ذریعے سے کی گئی ہو) چار دفعہ قے کا آنا اچھا ہوتا ہے۔ مدھیہ شدھی میں چھ دفعہ اور پردھان شدھی میں آٹھ دفعہ۔

مردو شدھی میں جو جلاب کے ذریعے سے کی گئی ہو۔ دس اسہال کا آنا اچھا ہوتا ہے۔ مدھیہ شدھی میں بیس کا۔ اور پردھان شدھی میں تیس کا۔ ان اسہال کی مقدار مردو میں ایک پرستھ[1]۔ مدھیہ میں دو پرستھ اور پردھان کی حالت میں چار پرستھ ہونی چاہیئے۔

ومن میں جب پت نظر آجائے۔ تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ومن مکمل ہو گیا ہے۔ اور جلاب میں جب کف دکھائی دینے لگے۔ تب جلاب کو مکمل سمجھنا چاہیئے۔ جلاب کی نسبت قے کی مقدار نصف سمجھنی چاہیئے۔

مندرجہ صدر مقدار کا اندازہ پہلے دو تین پاخانوں کے سوائے جن میں سُدّے بھی خارج ہوتے ہیں۔ لگانا چاہیئے۔ اور قے کی مقدار کا اندازہ دوائی کی مقدار کو نکال کر کرنا چاہیئے۔

---

[1] ایک وزن کا نام ہے۔ جو سیر بھر کے قریب ہوتا ہے۔

اِس طرح سے ٹھیک طور پر قے کے ہو جانے کے بعد سنیہن اور سویدن کرانا چاہیئے۔ جلاب دِن کا پہلا پہر چھوڑ کر اور معدے کی طاقت کا لحاظ کر کے دینا چاہیئے۔ جس شخص کو پت کی زیادتی کی شکایت ہو۔ اور اُس کا معدہ نرم ہو۔ تو اُسے دُودھ سے بھی جلاب ہو جاتا ہے۔

جس شخص کو وات کی زیادتی کی شکائیت ہو۔ اور اُس کا معدہ بھی سخت ہو۔ تو اُسے سیاما وغیرہ تیز چیزوں سے بھی بمشکل جلاب ہوتا ہے۔

کسیلی اور میٹھی دواؤں سے پت میں جلاب دینا چاہیئے۔

کف میں چرپری دواؤں سے اور وات میں چکنی۔ گرم اور نمکین چیزوں سے جلاب دینا چاہیئے۔ اگر جلاب لینے کے بعد دست نہ شروع ہوں۔ تو گرم پانی پلانا چاہیئے۔ اور ہاتھوں کی گرمی سے پیٹ کو پسینہ دینا چاہیئے۔ اگر ایک دن جلاب کافی نہ لگے۔ تو اُس دن اُسے غذا دے دینی چاہیئے۔ اور کسی اور دن پھر اُسے جلاب دینا چاہیئے۔ اگر معدہ سنیہن سے ٹھیک طور پر سنگدھ نہ ہُوا ہو۔ تو اُس دن کے بعد جلاب دینا چاہیئے۔ اور ان ایام میں سنیہن اور سویدن بخوبی کرانا چاہیئے۔ اور جلاب کے متعلق جو ہدایات بیان کی گئی ہیں۔ اُن پر عمل کرنا چاہیئے۔

جب جلاب ٹھیک نہ لگے۔ تو مندرجہ ذیل نشانات ظاہر ہو جاتے ہیں۔ طبیعت اور کوکھیں صاف نہیں ہوتیں۔ کھانے کو دِل نہیں چاہتا۔ کف پت سے طبیعت بے چین ہوتی ہے۔ جسم پر خارش اور جلن ہوتی ہے۔ پھنسیاں ہو جاتی ہیں۔ زکام لگ جاتا ہے۔ بادِ مخالف اور پاخانہ رُک جاتے ہیں۔ اِن علامات کے برخلاف ہونے کی حالت میں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ

جلاب اچھا ہو گیا ہے۔

اتی درکت یعنی جلاب کے اتی یوگ کی حالت میں پاخانہ۔ پت۔ کف اور وات کے نکل چکنے کے بعد پانی ملی پت یا سفید۔ کالا اور سُرخی مائل پانی یا گوشت کے دہو دن کا سا پانی یا کلیجی کے ٹکڑے کا سا پاخانہ نکلتا ہے۔ گُدا باہر نکلنے لگتی ہے۔ پیاس لگتی ہے۔ سر چکراتا ہے۔ آنکھیں اندر کو گھُس جاتی ہیں۔ نیز وُہ امراض جو قے کے اتی یوگ سے پیدا ہوتی ہیں ظاہر ہو جاتی ہیں۔

جب جلاب ٹھیک ہو جائے۔ تو بعد میں اُنہی ہدایات پر عمل کرنا چاہیئے۔ جو قے کے ٹھیک ہونے کے بیان میں لکھی گئی ہیں۔ مگر جلاب کی حالت میں دہوم پان نہ کرنا چاہیئے۔ اور قے کے بعد کی طرح غذا آہستہ آہستہ بڑھا کر اپنے معمول پر آجانا چاہیئے۔

جس شخص کی قوت ہاضمہ کمزور ہو۔ اور اُسے جلاب بھی ٹھیک نہ لگا ہو۔ لیکن چہرہ بھی نہ مرجھائے۔ دوشوں کی زیادتی کی وجہ سے کمزور ہو۔ اور اُس میں بدہضمی کی علامات نہ پائی جائیں۔ ایسے شخص کو فاقہ کرا دینا چاہیئے۔ اس طرح سنیہہ۔ سوید اور وریچن ادویات سے گھبراہٹ اور دبلے چینی پیدا نہیں ہونے پاتی۔

شُدھی کرنے۔ خُون کے نکلوانے۔ سنیہہ پان کرنے اور لنگھن سے قوّت ہاضمہ کمزور ہو جاتی ہے۔ اسلئے بیا آدی کرموں کا پُورا خیال رکھنا چاہیئے۔ جس شخص کا پت اور کف کم نکلا ہو۔ جسے شرا بخوری کی عادت ہو۔ اور جس کی طبیعت وات پت والی ہو۔ اُسے بیا آدی کرم نہ کرانا چاہیئے۔

بلکہ اُسے قے کرانا چاہیئے۔ کچّے دوشوں کو نکالنے کے لئے قے مناسب ہے اور پکے ہوئے دوشوں کو خارج کرنے کے لئے جلاب اچھا ہوتا ہے۔ اِس لئے قے کرانے کے لئے دوشوں کے پکنے کا انتظار نہ کرنا چاہیئے۔

کمزور آدمی اور زیادہ دوش والے شخص کو دوش پکنے کے بعد خود بخود جلاب لگ جاتا ہے۔ ایسی صُورت میں اُسے بھیدنی غذائیں کھلانی ہی کافی ہوتی ہیں۔

کمزور آدمی جس کی شدھی پہلے ہو چکی ہے۔ جس کا دوش کم ہے۔ جس کا جسم دُبلا ہے۔ جس کے معدے کی طاقت کا پتہ نہیں۔ اسے پہلے مردو اور تھوڑی دوائی دینی چاہیئے۔ مردو اور تھوڑی دوائی کا بار بار دینا بھی بُرا نہیں۔ دوائی کے ایک ہی دفعہ دینے سے حالت خراب ہو جانیکا اندیشہ رہتا ہے۔ اور بار بار دینے سے دوش آہستہ آہستہ خارج ہو جاتے ہیں۔ اور کمزوری نہیں ہونے پاتی۔

کمزور آدمی کو جس کے دوش تھوڑے ہوں۔ مردو دوائی سے ہی جلاب کرا دینا چاہیئے۔ کیونکہ وہ تھوڑے دوش بھی اندر رہے ہوئے دیر تک تکلیف دیتے ہیں۔ اور ہلاک کر دیتے ہیں۔

جس کی قوت ہاضمہ کمزور اور معدہ سخت ہو۔ اُن کی قوت ہاضمہ کو پہلے کھاری اور نمکین ادویات سے سدھ کئے ہوئے گھرت سے تیز کرنا چاہیئے جس سے وات کف بھی دُور ہو جائیگی۔ بعد میں اُسے جلاب دیدیں۔

جن اشخاص کی طبیعت میں خشکی زیادہ ہو۔ جنہیں وایو کا غلبہ ہو۔ جن کا معدہ سخت ہو۔ جنہیں ورزش کی عادت ہو۔ جن کی قوت ہاضمہ تیز ہو۔ ایسے آدمیوں کو دوائی جلاب لگائے بغیر ہی ہضم ہو جاتی ہے۔ ایسے

آدمیوں کو پہلے وستی کرم پھر سنیہن کرم کرانا چاہیئے۔ اور پھر جلاب دینا چاہیئے۔ یا کسی قدر تیز پھل ورتیوں سے پاخانہ نکال کر سنگدھ وریچن دینا چاہیئے۔ ملے ہوئے مل کو سنگدھ وریک آسانی سے نکال دیتا ہے۔ زہر۔ چوٹ۔ پھنسی۔ کوڑھ۔ افسوس۔ زہرباد۔ کاملا۔ پانڈو روگ اور پرمیہہ روگ والوں کو تھوڑا ہی سنیہن کرا کے سنیہن وریچن دیدینا چاہیئے۔

لیکن اگر سنیہن بخوبی طور پر کیا گیا ہو۔ تو انہیں وروکھشن جلاب دینا چاہیئے۔ ومن وغیرہ کرموں کے درمیان میں سنیہہ اور سوید کرانا چاہیئے۔ اور ان کے خاتمہ پر بھی سنیہہ کرم کرانا چاہیئے۔ تاکہ جسم میں طاقت آجائے۔ جیسے کپڑے میں سے میل سنیہہ اور سوید کے ذریعے سے ہل کر صاف کرنے سے خارج ہوتی ہے۔ ویسے ہی آدمی میں سے مل سنیہہ اور سوید کے ذریعے ہل کر جلاب سے خارج ہو جاتے ہیں۔ جو شخص سنیہن اور سویدن کے بغیر ہی جلاب لیتا ہے۔ اس کا جسم ایسے ہی خراب ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ سوکھی لکڑی سنیہن سویدن کے بغیر مروڑنے سے ٹوٹ جاتی ہے۔

ٹھیک طور سے سنشودھن کرم کا کرنا بدھی کو صاف کرتا ہے۔ اندریوں کو طاقت دیتا ہے۔ دھاتو کو قائم کرتا ہے۔ قوت ہاضمہ کو تیز کرتا ہے۔ اور آدمی کی عمر کو بڑھا دیتا ہے۔

اُنیسواں ادھیائے

اب وستی ودھی ادھیائے کا بیان کیا جاتا ہے۔

جب خراب شُدہ دوشوں میں وات کا غلبہ ہو۔ یا صرف وات ہی کی خرابی ہو۔ تو سب علاجوں میں سے وستی کرم کو عُمدہ علاج سمجھنا چاہیئے۔ وستی تین قسم کی ہوتی ہے (۱) نروہ (۲) انوواسن اور (۳) اُتر وستی نروہ وستی سے گلم۔ اپھارہ۔ تلی۔ اتیسار۔ شول۔ پُرانا بخار۔ زکام۔ منی۔ وات یا پاخانے کا رُک جانا۔ بدھ۔ پتھری۔ حیض کا نہ آنا اور سخت سے سخت وات روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

مندرجہ ذیل حالات میں نروہ وستی نہ دینی چاہیئے۔

اَتی سنگدھ۔ چھاتی کے زخم۔ بہُت دُبلا پن۔ آم اتیسار۔ قے۔ جلاب۔ لنسوار۔ کھانسی۔ دمہ۔ پرمیہہ۔ بواسیر۔ ہچکی۔ آدھمان۔ قلّت براز۔ ورم مقعد شکم سیری۔ بدھ اُدر۔ چھدّر اُدر۔ جلودھر۔ کُشٹھ۔ مدھومیہہ اور سات مہینہ کے حمل کی حالت میں نروہ وستی دینا منع ہے۔

جو شخص نروہ وستی کے قابل بیان کئے گئے ہیں۔ وہی انوواسن وستی کے بھی قابل ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ ذیل کے اشخاص کو بھی انوواسن وستی کرم کرنا چاہیئے۔ یعنی جن کی قوّت ہاضمہ تیز ہو۔ جن کی طبیعت میں خشکی کا زور ہو۔ اور جو وات روگوں سے ستائے ہوئے ہوں۔

نروہ وستی جن اشخاص کے لئے منع ہے۔ انہی کے لئے انوواسن

وستی کی بھی ممانعت ہے۔ نیز ذیل کے امراض اور حالات میں بھی انوواسن وستی نہ کرنی چاہیئے۔ یعنی پانڈوروگ۔ کاملاروگ۔ پرمیہہ روگ پینیس روگ۔ نہار پیٹ۔ پلیہہ روگ۔ پاخانے کے سُدّے بن کر آنا پیٹ کے بھاری ہونے۔ کف اودر۔ ابھشیند۔ دُبلاپن۔ موٹاپے۔ پیٹ کے کرم۔ آم وات۔ زہر کھانے۔ اپچی روگ۔ فیل پا اور گل گنڈھ میں انوواسن وستی منع ہے۔

نروہ وستی اور انوواسن وستی کا نیتر[1] سونے وغیرہ دھاتوں۔ لکڑی۔ ہڈی یا بانس کا ہونا چاہیئے۔ اور اس کی شکل گاؤدم ہونی چاہیئے۔ اور اس میں کوئی سوراخ نہ ہونا چاہیئے۔ وہ چھونے میں نرم۔ صاف اور سیدھا ہونا چاہیئے۔ اس کے بیچ کا سوراخ گول ہو۔ اور اُس کے مُنہہ کے اردگرد کھردراپن نہ ہونا چاہیئے۔ اس کی لمبائی ایک برس سے کم عُمر والے بچے کے لیئے پانچ اُنگل ہونی چاہیئے۔ ایک سے اُوپر اور چھ برس تک والے بچّے کے لیئے چھ اُنگل۔ سات برس والے کے لیئے سات اُنگل۔ بارہویں برس تک والے کے لیئے آٹھ اُنگل۔ سولہ برس تک والے کے لیئے نو اُنگل اور بیس برس سے اُوپر والے کے لیئے بارہ اُنگل ہونی چاہیئے۔

عُمر۔ طاقت اور جسم کا لحاظ رکھتے ہوئے اس میں بیشی بھی ہو سکتی ہے۔ اِس کی جڑھ مریض کے انگوٹھے کے برابر ہونی چاہیئے۔ اور اِس کا اگلا سرا مریض کی چھنگلی کے برابر ہونا چاہیئے۔

---

[1] وستی کا اگلا حصہ جسے مقعد میں داخل کیا جاتا ہے۔ نیتر کہلاتا ہے۔

نیتر کے سوراخ کی چوڑائی ایک سال کے عُمر کے بچّے کے لئے ایک اُنگل کے برابر ہونی چاہیئے۔ اور جوان آدمیوں کے لئے یہ چوڑائی بتدریج بڑھاتے ہوئے تین اُنگل تک رکھنی چاہیئے۔ یہ چوڑائی نیتر کے سر کی طرف سے ایک سال کے بچّے کے لئے مُونگ کے دانے کے برابر ہو۔ اور رفتہ رفتہ ماش اور مٹر سے گُذر کر جوان آدمیوں کے لئے جھڑبیری کے بیر کے برابر ہونی چاہیئے۔ جڑھ کی طرف سوراخ کے لحاظ سے ایک کرنکا لگانی چاہیئے۔ اور دو اُنگل کے فرق سے دُوسری کرنکا لگانی چاہیئے۔ اِن میں بکری۔ بھیڑ۔ بھینس وغیرہ میں سے کِسی کی دستی (مثانہ) لگا دینی چاہیئے۔ اور دستی کو اچھی طرح سے مل کر نرم کر لینا چاہیئے۔ اور کسیلی چیزوں کے کاڑھے سے اُسے رنگ لینا چاہیئے۔ اس میں کوئی سُوراخ اور گانٹھ نہ ہونی چاہیئے۔ بو بھی نہ ہونی چاہیئے اس میں رگیں اُبھری ہوئی معلُوم نہ ہوں۔ نیز پتلی ہو۔ اور اُس کے مُنہہ کو دھاگے سے اچھی طرح سے باندھ لینا چاہیئے۔ تاکہ اُس میں دوائی بحفاظت رہ سکے۔

وستی کے نہ ملنے کی صُورت میں **انک پاد** سے کام لینا چاہیئے۔ یا موٹے کپڑے سے بھی یہی کام لیا جا سکتا ہے۔

ایک سال کے بچّے کی نِروہ دستی کے لئے دوائی ایک پل بھر ڈالنی چاہیئے۔ اور آئیندہ فی سال ایک ایک پل بڑھا دینی چاہیئے۔ اسی طرح دوائی کو بارہ پل تک بڑھا لیں۔ اِس کے بعد فی سال دو پل کے حساب سے بڑھانا چاہیئے اس طرح اٹھارہ سال کی عُمر میں چوبیس پل تک دستی کی دوائی کی مقدار ہوگی آئیندہ ستّر سال کی عُمر تک یہی مقدار رہیگی۔ اور ستّر سال سے آگے

زیادہ سے زیادہ بیس پل تک مقدار دوائی ہوگی۔

اسی طرح انوداسن وستی کے لئے نروہ کی نسبت ¼ حصہ مقدار دوائی ہونی چاہیئے نروہ وستی ایسے آدمیوں کو دینی چاہیئے۔ جنہوں نے سینہن سویدن کرم کر لیا ہو۔ جن کا اندر صاف ہوگیا ہو۔ اور بعد میں پوری طاقت آگئی ہو۔

انوداسن وستی سے پہلے نروہ وستی دینی چاہیئے۔ موسم سرما اور بسنت میں دن کے وقت۔ اور ان موسموں کے علاوہ بعض آچاریہ رات کے وقت بھی وستی کرانے کی رائے دیتے ہیں۔ اور بعض دن کے وقت مالش کے بعد سنان کر کے۔ مناسب غذا کھا کر جو معمول کی نسبت ¾ حصے سے زیادہ نہ ہو۔ اور جو نہ بہت مرغن اور نہ بہت خشک ہو۔ نیز کھانا کھانے کے بعد دروادی چیزیں پی کر چہل قدمی کر کے اور پاخانہ و پیشاب وغیرہ حوائج ضروریہ سے فراغت حاصل کر کے وستی لینی چاہیئے۔ وستی لینے والے آدمی کو آرام دہ بستر پر جو بہت اونچا نہ ہو۔ اور جس پر تکیہ نہ رکھا گیا ہو۔ بائیں کروٹ پر لٹا کر اس کی داہنی ٹانگ کو اکٹھا کر لینا چاہیئے۔ پھر دوائی کو پھیلا کر نیتر کو مقعد میں داخل کر دیں۔ مگر نیتر اور گدا کو پہلے سینہہ سے تر کر لینا چاہیئے۔ اور وستی سے ہوا خارج کر کے وستی کو نیتر کے ساتھ باندھ لینا چاہیئے۔ نیتر کو اس طرح پکڑیں۔ کہ ہاتھ نہ کانپے۔ اور اسے ریڑھ کی ہڈی کے متوازی گدا میں نہ بہت زور سے اور نہ بہت آہستہ۔ نہ بہت دیر سے اور نہ بہت جلدی یک بہ یک داخل کر دیں۔

سینہہ سارے کا سارا اندر داخل کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ باقی رہ جانے سے اس میں ہوا بھر جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ سینہہ کے داخل کر دینے کے بعد وستی

لینے والے کو سیدھا لٹا کر اُس کے چوتڑوں پر آہستہ آہستہ ٹُکیاں ماریں۔ اور ایڑیوں کو دبائیں۔ اور چارپائی کو پائینتی کی طرف سے دو تین دفعہ اُٹھائیں۔ اور جسم کو پھیلا کر ایڑیوں تلے سرہانہ رکھ دیں۔ اور ایڑیوں تلے ٹُکیاں ماریں۔ اور ایڑیوں تلے سنیہہ لگا کر مالش کریں۔ اس طرح کرنے سے سنیہہ جلدی نہیں نکل سکتا۔ اگر سنیہہ جلدی نکل جائے۔ تو پھر دوسری دفعہ سنیہہ دے دینا چاہیئے۔ کیونکہ اندر رہنے کے بغیر وہ اپنا کام بخوبی طور پر نہیں کر سکتا۔ اگر سنیہہ باہر نکل جائے۔ نیز قوّت ہاضمہ تیز ہو۔ تو ایسے شخص کو شام کے وقت نرم غذا کھانے کو دے دیں۔ سنیہہ کے واپس آجانے کا وقت زیادہ سے زیادہ تین یام (پہر) ہے۔ اور اگر اس وقت میں واپس نہ آئے۔ تو زیادہ سے زیادہ ایک دن رات انتظار کریں۔ بعد ازاں پھل ورتی یا تیز وستیوں کے ذریعے سے سنیہہ کو باہر نکالنے کی کوشش کریں۔ اگر طبیعت میں بہت خشکی ہو۔ اور سنیہہ واپس نہ آئے۔ اور جڑتا وغیرہ خرابیاں نہ پیدا ہوں۔ تو پھر سنیہہ کے نکالنے کی کوشش کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور رات گذر جانے پر سونٹھ اور دھنئے کا تیار کردہ پانی نیم گرم پلا دینا چاہیئے۔ یا صرف نیم گرم پانی پلائیں ایسے آدمی کو تیسرے یا پانچویں روز پھر انوواسن وستی دینی چاہیئے۔ یا جب سنیہہ اندر ہضم ہو جائے۔ ایسے آدمیوں کو جن کے اندر وات کا بہت زور ہے جو ہر روز ورزش کرتے ہیں۔ جن کی قوّت ہاضمہ تیز ہے۔ جن کے اندر خشکی زیادہ ہے۔ اُنہیں ہر روز انوواسن وستی دینی چاہیئے۔ اس طرح تین چار دفعہ وستی دینے کے بعد سنیہن کرائیں۔ اور پھر سروتوں کی صفائی کے لئے نروہن وستی دیں۔ اور اگر اندر سنیہن کافی ہو چکا ہو۔ تو پھر سنیہن کرانے کی ضرورت نہیں۔

پانچویں یا تیسرے دن شبھ ساعت میں دوپہر کے وقت بلی منگل کرا کے مالش اور سنیہہ وغیرہ لے کر ہلکا اُبھار کر کھانا نیم شکم کھا کے دوش اور دوائی وغیرہ کا خیال رکھ کر ایسے ویدوں سے جو کہ وستی دینے میں ماہر ہوں۔ نروہن وستی کرائیں۔

وستی لینے کے لئے اٹھائیس پل کاڑھا تیار کرنا چاہیئے۔ وات کی خرابی میں کاڑھے کا چوتھا حصہ سنیہہ ملانا چاہیئے۔ پت کی خرابی یا تندرستی کی حالت میں چھٹا حصہ سنیہہ ملانا چاہیئے۔ اور کف کی خرابی میں آٹھواں حصہ۔ عام طور پر کاڑھے کا آٹھواں حصہ سنیہہ ملانے کی ہدائیت ہے۔ یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ وستی کا کاڑھا نہ بہت گاڑھا ہو۔ اور نہ ہی بہت پتلا ہو۔ اس میں گڑ ایک پل بھر ڈالنا چاہیئے۔ اور شہد اور نمک وغیرہ اشیا حسب ضرورت ڈالنے چاہئیں۔ سب کو یک جا ملا کر گرم پانی میں رکھ کر گرم کرکے یا بھاپ کے ذریعے سے گرم کرکے لکڑی کی مدھانی سے متھ لینا چاہیئے۔

ان سب کو نیم گرم ہی وستی میں ڈال دیں۔ اور پھر گدا سے ملا کر اندر داخل کر دیں۔ وستی میں ڈالنے والی چیز نہ بہت مرغن نہ بہت روکھی نہ بہت تیز نہ بہت نرم نہ بہت تیلی اور نہ بہت گاڑھی ہو۔ نہ ہی بہت زیادہ ہو۔ نہ بہت نمکین اور نہ بہت کھٹی ہو۔ اور نہ بغیر نمک کے ہو۔

وستی کے بعض ماہرین وستی کی ادویات کی مقدار مندرجہ ذیل بیان کرتے ہیں سنیہہ اور شہد تین تین پل لینے چاہئیں۔ مانی منت آدھا کرش۔ اور کلک دو پل اور باقی سب چیزیں دس پل ہونی چاہئیں۔ اُس نکے بنانے کا طریقہ اُن کی ہدائیت کے بموجب یہ ہے۔

پہلے شہد لیں۔ پھر اس میں نمک ملائیں۔ پھر اس میں سینیہ پھر کلک ملائیں۔ پھر اس میں کاڑھا ملائیں۔ اس طرح ان سب کو ملا کر وستی لیں۔ سیدھے لیٹ کر وستی لیں۔ اور اسی میں دھیان رکھیں۔ جب حاجت ہو۔ تو اُسے مناسب طریق سے خارج کر دیں۔ نروہ وستی کی دوائیں ایک مہورت میں باہر نکل آنی چاہئیں۔ ورنہ مر جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لئے اگر ذرا بھی دیری ہو۔ تو سینیہ کھشار اور موتر وغیرہ سے تیار کردہ گرم۔ تیز اور مرغن وستی دینی چاہیئے۔ یا پھل ورتی دے دیں۔ یا پسینہ دینا چاہیئے۔ یا ہاتھ میں تلوار وغیرہ لے کر ڈرانا چاہیئے۔ اگر وہ خود بخود نکل جائے۔ تو دوسری وستی دینی اچھی ہے۔ اسی طرح تیسری اور چوتھی وستی دیں۔ جب تک کہ اچھی طرح سے صفائی نہ ہو جائے۔ باقی سب جلاب کی ہدایات پر عمل کرنا چاہیئے۔

وستی کے ٹھیک ہو جانے پر نیم گرم پانی سے سنان کرائیں۔ اور مانس رس اور چاول کھانے کو دیں۔ نروہ وستی کے جو عارضے ملوں کے ہل جانے سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ وہ نیم گرم پانی کے سنچن کرنے۔ سنان کرنے اور کھانا کھانے کے بعد دور ہو جاتے ہیں۔

نروہ وستی کے بعد اگر وات کی زیادتی ہو جائے۔ تو ایسے آدمی کو فوراً الوواسن وستی دے دینی چاہیئے۔ جب دوائی تھوڑی دیر ٹھہر کر پاخانے کے ساتھ باہر نکل آئے۔ اور ہوا خارج ہو جائے۔ تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ الوواسن وستی کا عمل ٹھیک ہو گیا ہے۔

کف کی زیادتی میں ایک سے تین دفعہ تک۔ پت میں پانچ سے سات دفعہ تک اور وات میں نو سے گیارہ دفعہ تک وستی دے سکتے ہیں۔ اس سے

زیادہ دفعہ وستی دینے کی ضرورت پڑے۔ تو طاق عدد میں وستی دینی چاہیئے۔
مثلاً تیرہ یا پندرہ دفعہ۔ زاں بعد آستھاپن وستی دیں۔
وستی دینے کے بعد کف۔ پت اور وات کی حالت میں حسب ضرورت یوش۔
کھشیر اور رس کے ساتھ غذا دینی چاہیئے۔
وات کی حالت میں نرُوہ وستی کی ادویات ۔ وات دُور کرنے والی ادویات کا
کاڑھا۔ تیل۔ سیندھا نمک۔ سینہہ۔ میٹھی اور کھٹّی دوائیں ملا کر دیں۔
پت کی حالت میں نیگرودآدی گن کا کاڑھا۔ پترک آدی گن اور مصری ملا کر
میٹھی اور سرد چیزیں گھی۔ دودھ۔ گنّے کا رس اور شہد ملا کر دیں۔
کف کی حالت میں آرگود آدی گن کا کاڑھا۔ وتسکادی گن کی چیزوں کا کاڑھا
روکھی چیزیں۔ شہد۔ گوتر۔ تیز۔ گرم اور چرپری چیزیں ملا کر دیں۔
سنپات میں مندرجہ بالا تینوں قسم کی چیزیں ملا کر دینی چاہئیں۔
یہ بہ ترتیب تینوں دوشوں کو دُور کرتی ہیں۔ اسی لئے اِن تینوں کے علاوہ
وَیدلوگ اور وستی نہیں دیتے۔ کیونکہ کوئی چوتھا دوش نہیں۔ جس کے لئے
چوتھی قسم کی وستی دی جائے۔
بعض چکتسک یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ تین قسم کی وستی دینی چاہیئے۔ جس کا مطلب
یہ ہے۔ کہ پہلے دوش کو اُبھار دیں۔ پھر اُسے نکال دیں۔ اور پھر اُسے شانت
کر دیں۔ وستی کے دیتے وقت دوش۔ اوشدھ اور طاقت کا لحاظ رکھ لینا چاہیئے۔
جب تک ٹھیک طور پر نرُوہ وستی کا اثر نہ ہو جائے۔ تب تک وستی کا
دینا چھوڑ نہیں دینا چاہیئے۔ وستیاں تیس دینی چاہئیں۔ ایک پہلے سنیہہ
وستی۔ بعد میں بارہ آستھاپن وستیاں۔ اِس کے بعد بارہ انوواسن وستیاں

اور بعد میں پانچ سنیہہ وستیاں دیں۔ یعنی تیس وستیوں کے کورس میں مندرجہ بالا ترتیب مدِنظر رکھنی چاہیئے۔

پندرہ وستی کے کورس کے لئے یہ ترتیب مدِنظر رکھنی چاہیئے۔ پہلے ایک سنیہہ وستی۔ پھر چھ آستھاپن وستیاں۔ پھر پانچ انوواسن وستیاں اور آخر میں تین سنیہہ وستیاں دیں۔

آٹھ وستی کے کورس کے لئے یہ ترتیب مدنظر رکھنی چاہیئے۔ کہ پہلے ایک سنیہہ وستی دیں۔ پھر تین نروہ وستی۔ پھر تین انوواسن وستی۔ اور آخر میں ایک سنیہہ وستی دیویں۔

سنیہہ وستی یا نروہ وستی میں سے کسی ایک کو زیادہ دفعہ نہیں دینا چاہیئے۔ کیونکہ سنیہہ وستی کے زیادہ دفعہ دینے سے دوش اُبھر آتے ہیں۔ اور قوت ہاضمہ کم ہو جاتی ہے۔ اور صِرف نروہ وستی کے دینے سے وات کا اندیشہ رہتا ہے۔ اس لئے جن کو نروہ وستی دی گئی ہے۔ اُنہیں سنیہہ وستی بھی دینی چاہیئے۔ اور جنہیں سنیہہ وستی دی گئی ہے۔ اُنہیں نروہ وستی بھی دینی ضروری ہے۔

اِس طرح سنیہہ کے شودھن کی یکتی سے وستی کرم تینوں دوشوں کو دُور کر دیتا ہے۔

سنیہہ پان کی ہر سو ماترا کے برابر سنیہہ وستی دینے کو ماترا وستی کہتے ہیں۔ ماترا وستی ہمیشہ ہی لینی چاہیئے۔ یہ بچے۔ بوڑھے۔ مسافر۔ زیادہ بوجھ اُٹھانے والے۔ زیادہ مجامعت کرنے والے۔ زیادہ ورزش کرنے والے۔ زیادہ فکر کرنے والے۔ وات کے غلبے والے۔ کمزور۔ قوت ہاضمہ کی کمی والے اور صاحب اقبال و راحت پسند لوگوں کے لئے بڑی مفید ہے۔ دوش کو دُور

کردیتی ہے۔ اور اِس میں کسی قسم کے پرہیز کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مَل کو آسانی سے نکال دیتی ہے۔ کسی قسم کی تکلیف یا عارضے کا اندیشہ نہیں ہوتا۔ اور طاقت بڑھ جاتی ہے۔ عورتوں کی وستی کی بیماریوں اور یونی و گربھ آشئے کی بیماریوں میں وہ تین آستھاپن وستی دیں۔ اور بعد میں اُتر وستی دینا چاہیئے۔

اُتر وستی کا پرمان اس کا نیتر مریض کی بارہ اُنگل کے برابر ہونا چاہیئے وُہ گول ہو۔ اور جڑھ کی طرف سے گائے کی دُم کی طرح ہو۔ درمیان میں اُس کے کرنکا لگی ہو۔ نیتر کے بیچ کا سوراخ سرسوں کے دانے کے برابر ہو۔ اور وُہ نیتر نرم ہونا چاہیئے۔ سونے وغیرہ کسی دھاتو کا ہو۔ اور کُند۔ کنیر یا چنبیلی کے پھُول کی ڈنڈی کی طرح مضبوط ہونا چاہیئے۔ اس نیتر کے ساتھ نرم اور ہلکی وستی لگانی چاہیئے۔

سنیہہ کی ماترا دو کرش ہو۔ یہ سب سامان تیار کر کے نہا کر اور کھانا کھا کر جیسا کہ سنیہہ وستی کے بیان میں ذکر آچکا ہے۔ مریض اُتر وستی کے لیئے تیار ہو جائے۔ مریض سیدھا بیٹھے۔ آرام سے بیٹھے۔ دوزانو ہو کر بیٹھے۔ اور اس کی نشستگاہ نرم ہونی چاہیئے۔ اس کا عضو مخصوص کھڑا اور سیدھا ہو۔ اِس میں باریک سلائی آہستہ آہستہ سیون کے ساتھ ساتھ اندر داخل کردیں۔ اور جب پیشاب کی بوند نکلنے لگے۔ اندر داخل کرنا بند کردیں۔ اور داخل کرنے والے کے ہاتھ کانپنے نہیں چاہئیں۔ داخل ہو چکنے کے بعد جیسے گُدا میں وستی دی جاتی ہے۔ ویسے ہی سنیہہ اندر داخل کردیں۔ اِسی طرح تین یا چار دفعہ اُتر وستی دیں۔ باقی ہدایات الُوداسن وستی کی طرح ہی سمجھنی چاہئیں۔ عورتوں کو ایام حیض میں وستی

دینا چاہیئے۔ کیونکہ اُن دِنوں میں یونی کا مُنہہ کُھلا ہونے سے صفائی بخوبی ہو سکتی ہے۔ لیکن مرض کی شدّت یونی و بھرنش اور شول میں حیض کے ایام کے علاوہ ایام میں بھی اُترو ستی دی جا سکتی ہے۔

عورتوں کے لئے اُترو ستی کے نیتر وغیرہ کا پرمان نیتر کی لمبائی دس اونگل ہو۔ جس کا سوراخ مُونگ کے دالنے کے برابر ہو۔ اور جو چار اُنگل تک اندر داخل ہو سکتا ہو۔ لیکن پیشاب کے راستے سے دینے میں صرف دو اُنگل اندر جا سکے۔ اور مُوتر کرچھر کی بیماری میں اور ایسی لڑکیوں کی پیشاب گاہ میں جنہیں ابھی حیض نہ آیا ہو۔ صرف ایک ہی اُنگل اندر جا سکے۔

اُترو ستی میں بالغ عورتوں کے لئے ماترا ایک پل اور حیض نہ آنے والی لڑکیوں کے لئے دو کرش ہونی چاہیئے۔

عورتوں کو اُترو ستی دیتے وقت سیدھا لٹا لینا چاہیئے۔ اِن کی ٹانگوں کو اکٹھا کر لینا چاہیئے۔ اور اِن کے دونوں زانو اُوپر کو کر لینے چاہئیں۔

یہ و ستی دِن رات میں تین چار دفعہ تک دیں۔ اور متواتر تین دِن تک دینی چاہیئے۔ اور سنیہہ ماترا کو بڑھاتے جائیں۔ تین دن دے کر پھر تین دِن تک آرام کرنا چاہیئے۔ اور پھر تین دِن تک دینی چاہیئے۔

عام ہدایات اچھی طرح قے کرا کے پندرہ دن کے بعد جلاب دینا چاہیئے۔ اور جلاب کے پندرہ دن بعد نروہ و ستی دیں۔ نروہ و ستی کے فوراً بعد انوواسن و ستی دیں۔ اور انوواسن و ستی جلاب کے سات دن بعد دیں۔ جیسے کسمبھے وغیرہ کے پانی میں مِلے ہوئے رنگ کو کپڑا جذب کر لیتا ہے۔ اسی طرح جسم کے مِلے ہوئے دوشوں کو و ستی دُور کر دیتی ہے۔ شاکھا میں۔

گوشت میں۔ مرم ستھانوں میں۔ سر میں اور سب اعضا میں جو امراض پیدا ہوتے ہیں۔ اِن سب کا باعث وایو ہے۔ پاخانہ۔ کف۔ پت وغیرہ ملوں کے سینچے کو وات تتر بتر کرنے والی اور سنگھار کرنے والی ہے۔ اور اِس کی تیزی کو شانت کرنے کے لئے وستی کے بغیر اور کوئی دوائی نہیں ہے۔

اِس لئے وستی آدھی چکتسا کہی جاتی ہے۔ بعض وستی کو ساری چکتسا بھی بولتے ہیں۔ اِسی طرح بعض وَید شرا دیدھ (فصد) کو بھی آدھی اور ساری چکتسا کہتے ہیں۔ کیونکہ جسمانی اور ناگہانی ہر دو قسم کی امراض میں خُون ہی خرابی کا باعث ہوتا ہے۔ اور شرا دیَدھ ہی خُون کا علاج ہے۔

بیسواں ادھیائے

اب نسیہ ودھی کا بیان کیا جاتا ہے۔

اُردھ جتر و کے روگوں میں نسیہ ہی بالخصوص فائدہ مند ہے۔ دونوں نتھنے سر کے دروازے ہیں۔ انہی کے راستے دوائی اندر داخل ہو کر سب شکایات کو دُور کر دیتی ہے۔ نسیہ تین قسم کی ہوتی ہے (۱) وریچن (۲) ورنگھن اور (۳) شمن

وریچن نسیہ سر کی درد۔ سر کے جکڑ جانے۔ زکام۔ گلے کی خرابی۔ سوجن۔ گل گنڈھ کرم دماغ۔ گرنتھی۔ کوڑھ۔ مرگی اور بگڑے ہوئے زُکام کیلئے مفید ہوتی ہے۔

ورنگھن نسیہ وات کے درد۔ سوریا وات۔ آواز کے بیٹھ جانے۔ ناک اور مُنہ کے سُوکھنے۔ آواز کے رُکنے۔ آنکھ کے بمُشکل کُھلنے اور اَوباہک روگ کے

کے لئے مفید ہے۔ شمن نسیہ نیلکا۔ وینگ۔ بالوں کی خرابی اور آنکھوں کی سُرخی کے لئے مفید ہے۔

مناسب نسیوں سے جو کہ مناسب دوائیں ڈال کر تیار کئے گئے ہوں۔ اور جن میں حسب ضرورت کلک کواتھ وغیرہ ڈالے گئے ہوں۔ نیز حسب ضرورت شہد۔ نمک اور آسو وغیرہ سے بھی وریچن نسیہ دی جاتی ہے۔

ورنگھن نسیہ جنگلی جانوروں کے گوشت کی یخنی۔ خون اور کھر والوں کی یخنی سے دی جاتی ہے۔

شمن نسیہ پہلے کہی ہوئی نرم چیزوں کے دودھ اور پانی وغیرہ سے دینی چاہیئے

ماترا کے لحاظ سے نسیہ کی دو قسمیں ہیں:- (۱) مرش اور (۲) پرتی مرش

کلک وغیرہ تیز چیزوں سے شرو وریچن کرانا چاہیئے۔ اسے اوپیڑ بھی کہتے ہیں۔

جو نسیہ تیز چورنوں کے ذریعے سے دی جاتی ہے۔ اُسے دھمان کہتے ہیں۔

چورن کی نسوار اس طرح سے دینی چاہیئے۔ کہ چھ اُنگل لمبی نال لے کر جس کے آرپار سوراخ ہوں۔ اُس کے ایک طرف چورن ڈال کر اور دوسرا سرا نتھنے میں رکھ کر دوسری طرف سے پھونک کے زور سے چورن کو نتھنے کے اندر داخل کر دیں۔ اس طرح سے یہ نسیہ بہت بڑھے ہوئے دوش کو خارج کرنے کے لئے کافی ہوتی ہے۔

مرش نسیہ ایسا کرنا چاہیئے۔ کہ جس روغن وغیرہ کی نسوار دینی ہو۔ اُس کی بوندیں نتھنے میں ٹپکا دیں۔ بوند کی مقدار یہ ہوتی ہے۔ کہ انگوٹھے کے ساتھ کی اُنگلی کے دو پوروں کو گھی میں تر کر کے باہر نکال لیں۔ اور اُنگلی سے جو گھی کی بوند گرے۔ وہ ایک بوند کہلاتی ہے۔ ایسی دس۔ آٹھ یا چھ بوندیں مرش کی

بالترتیب اُتم ۔ مدھم اور ہین ماترا کہلاتی ہیں۔
کلک سے جو رس نکالا جاتا ہے۔ اُس کی ماترا کیلئے دو بُوند کم شمار کرنی چاہئیں۔
مفصلہ ذیل حالتوں میں نسیہ نہ دینی چاہیئے۔ پانی۔ شراب اور سنیہہ پی کر۔ گرہ (زہر) کھا کے اور پانی کی پیاس کی حالت میں۔ کھانا ابھی ہضم نہ ہُوا ہو۔ کھانا فوراً کھایا ہو۔ جب سر دھویا ہو۔ نہانے سے پہلے۔ فصد کھلوانے کے بعد۔ نئے زکام اور ویگ کے زور کی حالت میں۔ زچگی کی حالت میں۔ دمہ۔ کھانسی۔ جلاب۔ وستی۔ نیز خراب موسم میں۔ اور جبکہ دِن خراب ہو۔ ایسی حالتوں میں نسیہ ہرگز نہ لیں۔ جب تک کہ سخت ضرورت نہ محسوس ہوتی ہو۔
نسیہ صُبح کے وقت کف کی زیادتی میں لینی چاہیئے۔ پت کی زیادتی میں دوپہر کے وقت اور وات کی زیادتی میں شام یا رات کے وقت لینی چاہیئے۔ تندرستی کی حالت میں شرد رتو اور بسنت رتو میں صُبح کے وقت۔ سردیوں میں دوپہر کے وقت۔ گرمیوں میں شام کے وقت۔ برسات میں جبکہ دھوپ نکلی ہوئی ہو۔ وات کی زیادتی۔ ہچکی۔ آیام۔ اپ تانک۔ نیا ستمبھ اور سوَر بھر نش میں صُبح اور شام دونو وقت برابر ایک ہفتہ تک۔
باقی سب بیماریوں میں ایک ایک دِن کا فاصلہ چھوڑ کر نسیہ لینی چاہیئے۔ اور ایک ہفتہ سے زیادہ نہ لینی چاہیئے۔ سر کو سنیہن اور سویدن کر لیں۔ اور حاجت ضروریہ سے فراغت پالیں۔ بزوات ستھان میں لیٹ جائیں۔ جتر و کے اُوپر کے حصے کو سویدن کریں۔ ہاتھ۔ پاؤں پسار کر لیٹ جائیں۔ پائینتی اُونچی اور سرہانہ نیچا کر لیں۔ ایک ناسکا کو بند کر لیں۔ دوائی جو گرم پانی میں رکھ کر پگھلائی گئی ہو۔ ناڑی یا روئی کے پھوئے سے دُوسری ناسکا میں ڈال دیں۔ اسی طرح

دوسری طرف کی ناسکا میں ڈال دیں۔ لنسوار دینے کے بعد پاؤں کے تلوے۔ کندھے۔ ہاتھ اور کانوں کو مل دینا چاہیئے۔ اس کے بعد آہستہ سے اُٹھ کر دونو طرف تھوک دیں۔ تاکہ دوائی اندر نہ جانے پاوے۔

اس طرح دو تین دفعہ لنسوار لینی چاہیئے۔ دوائی کی پُوری مقدار میں لنسوار لینی چاہیئے۔ کم مقدار میں نقصان کا اندیشہ رہتا ہے۔ مورچھا کی حالت میں سرد پانی سے سینچنا چاہیئے۔ مگر سر پر پانی نہ ڈالنا چاہیئے۔

وریچن نسیہ کے آخر میں دوش اور موسم وغیرہ کے لحاظ سے سنیہہ نسیہ دینی چاہیئے۔ نسیہ کے دینے کے بعد سو گننے تک سیدھے ہی لیٹے رہیں۔ بعد میں دھوم پان کریں۔ اور گلے کی صفائی کے لئے نیم گرم پانی سے کلّی کریں۔

ٹھیک طور سے سنگدھ ہو جانے پر سانس اچھی طرح سے آتا ہے۔ نیند بھر کر آتی ہے۔ بیداری ٹھیک ہوتی ہے۔ اور اندریاں اپنے اپنے فرائض کو اچھی طرح سے ادا کرتی ہیں۔ اور سر میں خشکی ہو جانے پر آنکھیں جکڑ جاتی ہیں۔ مُنہ اور ناک سُوکھتے ہیں۔ سر خالی معلوم ہوتا ہے۔ بہت سنگدھ ہونے پر خارش ہو جاتی ہے۔ بوجھ معلوم ہوتا ہے۔ مُنہ سے رالیں بہتی ہیں۔ کھانا کھانے کو جی نہیں چاہتا۔ اور زکام لگ جاتا ہے۔

وریچن سنیہہ کے ٹھیک ہو جانے پر آنکھیں ہلکی ہو جاتی ہیں۔ آواز اور مُنہ صاف ہو جاتے ہیں۔ اور ٹھیک وریچن نہ ہونے پر بیماری بڑھ جاتی ہے۔ اور بہت ہو جانے پر رنگت میں سیاہی آجاتی ہے۔

پرتی مرش نسیہ۔ کھشت روگی۔ لاغر۔ بچّہ۔ بوڑھا اور راحت پسند ہر شخص وقت بے وقت لے سکتا ہے۔ لیکن بگڑے ہوئے زکام۔ شراب خوری۔

بہرہ پن اور سر میں کرم پڑ جانے کی حالت میں جبکہ دوش زیادہ اور بلا ہوا ہو
پرتی مرش نسیہ نہ لینا چاہیئے۔ کیونکہ پرتی مرش میں مقدار بہت کم ہوتی ہے۔
اور بڑھے ہوئے دوشوں کو دُور کرنے کے لئے ناکافی ہوتی ہے۔

پرتی مرش لینے کا وقت رات کے خاتمے پر۔ دن کے خاتمے پر۔ کھانا کھانے کے بعد۔ قے آنے کے بعد۔ دن میں سونے کے بعد۔ سفر کرنے کے بعد۔ ورزش کرنے کے بعد۔ مجامعت کے بعد۔ سر نہانے کے بعد۔ گنڈوش کرنے کے بعد۔ آنکھوں سے پانی نکالنے کے بعد۔ سُرمہ لگانے کے بعد۔ پاخانہ پھرنے کے بعد۔ داتن کرنے کے بعد اور ہنسنے کے بعد دو بُوند کی مقدار میں پرتی مرش نسیہ لینی چاہیئے۔ پہلے پانچ وقتوں میں نسیہ لینے سے سروتوں کی شُدھی ہوتی ہے۔ اس کے بعد کے تین وقتوں میں نسیہ لینے سے تھکاوٹ دُور ہوتی ہے۔ ان کے بعد کے پانچ وقتوں میں نسیہ لینے سے آنکھوں کو طاقت آتی ہے۔ آخر کے باقی وقتوں پر نسیہ لینے سے دانت مضبوط ہوتے ہیں۔ اور وات دُور ہو جاتی ہے۔

سات برس سے کم اور اسّی برس سے زیادہ عُمر والے کے لئے نسیہ کا لینا ٹھیک نہیں۔ دھوم پان اٹھارہ برس کی عُمر سے کم میں ٹھیک نہیں۔ پانچ برس سے کم عُمر میں کَوَل کرم کرنا ٹھیک نہیں۔ دس برس سے کم اور ستّر برس سے زیادہ عمر میں دمن۔ ویریچن اور وستی وغیرہ سے جسمانی صفائی نہ کرنی چاہیئے۔ لیکن پرتی مرش نسیہ کا لینا جنم سے مرنے تک مفید ہے۔ اسی طرح اکیلی وستی کا لینا بھی مفید ہے

پرتی مرش سنیہہ کے ہمیشہ لینے سے وہی فوائد ظاہر ہوتے ہیں۔ جو مرش کے لینے سے ہو سکتے ہیں۔ لُطف یہ کہ اس میں نہ کسی قسم کی بندش ہے۔

اور نہ پرہیز۔ جیساکہ مرش میں رکھنا پڑتا ہے۔ ہمیشہ کے استعمال کے لئے پرتی مرش
نسیہ میں تیل مفید ہوتا ہے۔ کیونکہ سر میں کف زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے دوسرے
سنیہوں کی نسوار تندرست آدمیوں کے لئے مفید نہیں ہوسکتی۔ مرش اور پرتی مرش
میں فرق یہ ہے۔ کہ مرش سے فائدہ جلدی اور زیادہ ہوتا ہے۔ مگر پرتی مرش سے
فائدہ دیر میں اور تھوڑا ہوتا ہے۔ اگر یہ فرق نہ ہوتا۔ تو مرش کو کون عمل میں لاتا جس
میں بہت سی تکلیف ہوتی ہے۔ اور بہت پرہیز رکھنا پڑتا ہے۔ اکیلے سنیہہ پان
اور سنیہہ کو اور چیزوں میں ملا کر کھانے میں بھی یہی فرق ہے۔ کہ اکیلے سنیہہ پان
سے جلدی اور زیادہ سنیہن ہوتا ہے۔ اور سنیہہ کو دیگر اشیا میں ملا کر کھانے
سے دیر میں اور کم سنیہن ہوتا ہے۔

کُٹی پراویشک رسائن اور وات آتپک رسائن میں بھی یہی فرق ہے۔ کہ اول الذکر
سے جلدی اور زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ مگر موخر الذکر دیر میں اور تھوڑا فائدہ دیتی ہے

اسی طرح انوواسن وستی اور ماترا وستی میں یہی فرق ہے۔

نسیہ لینے کے تیل کا نسخہ

جیونتی۔ مُشک بالا۔ دیودارو۔ مُتھراں۔ دارچینی
خس۔ سارِوا۔ چندن۔ دارہلدی۔ ملٹھی۔ گوپال دمنک۔ اگر۔ ترِپھلا۔ پونڈریک نیلوفر
بل گری۔ چھوٹی کنڈیاری۔ بڑی کنڈیاری۔ سلکّی۔ شال پرنی۔ پرشٹ پرنی۔ واوڑنگ
تمال پتر۔ چھوٹی الائچی۔ رینوکا اور کمل کیسر۔ یہ سب اشیا ہموزن لے کر ان سب
کے برابر تیل لینا چاہیئے۔ پہلے سب اشیاء کو جوکوب کر کے اِن میں سو گُنا
پانی ملا کر آگ پر جوش دیں۔ اور جب پانی دسواں حصہ رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان
لیں۔ اور حسب ترکیب اِس پانی کو تیل میں دس دفعہ ڈال کر تیل تیار کریں۔ اور
دسویں دفعہ تیل کے ہموزن بکری کا دودھ بھی ہمراہ ملا لیں۔ اِس تیل کا نام

الوتیل ہے۔ اور یہ نسیہ کے لئے بڑا مفید ہے۔

نسیہ کے فوائد نسیہ لینے سے جلد۔ کندھے۔ گردن۔ منہہ اور چھاتی وغیرہ تروتازہ اور خوشنما ہوجاتے ہیں۔ اندریاں مضبوط رہتی ہیں۔ اور بال سفید نہیں ہوتے۔

اکیسواں ادھیائے

اب دہوم پان ودھی کا بیان کیا جاتا ہے۔

دہوم پان گلے سے اوپر کی شکایات کو جو کف اور وات سے پیدا ہوتی ہیں۔ پیدا نہیں ہونے دیتا۔ اور جو پیدا ہو گئی ہیں۔ انہیں دور کر دیتا ہے۔

دہوم پان تین طرح کا ہوتا ہے (۱) سنگدھ (۲) مدھیہ اور (۳) تیکھشن سنگدھ دہوم پان وات کی شکایات میں عمل میں لانا چاہیئے۔ مدھیہ وات کف کی شکائیتوں میں اور تیکھشن کف کی خرابیوں میں۔

مفصلہ ذیل حالات میں دہوم پان نہ کرنا چاہیئے۔

رکت پت میں۔ جلاب کے بعد۔ پیٹ کی خرابی میں۔ پرمیہہ روگ میں۔ دھند میں۔ اوردھو وات میں۔ اپھارے میں۔ وستی کرم کے بعد۔ مچھلی۔ شراب دہی۔ دودھ۔ شہد۔ سنیہہ اور زہر کھانے کے بعد۔ سر کی چوٹ میں۔ پانڈوروگ میں اور شب بیداری کے بعد دہوم پان کرنا منع ہے۔

دہوم پان بے وقت یا زیادہ پیا ہوا مندرجہ ذیل امراض کا باعث بن جاتا ہے رکت پت۔ عدم بصارت۔ بہرہ پن۔ کثرت تشنگی۔ غشی۔ سر چکرانا اور بیہوشی۔

ایسی حالت میں سرد علاج کرنا چاہیئے۔
چھینک ۔اُباسی ۔پاخانہ و پیشاب وغیرہ حوائجِ ضروریہ سے فراغت حاصل کر کے ۔ استری سنگ کر کے ۔ششتر کرم ہنسی اور داتن کے بعد مردو دہوم پان کرنا چاہیئے۔ رات کے آخر میں غذا کے بعد اور نسیہ کرم کے بعد مدھیم دہوم پان کرنا چاہیئے۔
نیند ۔نسیہ کرم ۔سرمہ لگانے ۔سنان کرنے اور قے کرنے کے بعد ویچن دہوم پان کرنا چاہیئے۔
اس کا نیتر بھی وستی کے نیتر کی طرح بنوانا چاہیئے۔ اور اُنہی چیزوں سے بنوانا چاہیئے۔ جن سے کہ وستی کا نیتر بنتا ہے۔ اور اس کے تین حصے کرنے چاہئیں۔
جڑھ کی طرف سے اس کے نیتر کا سوراخ انگوٹھے کے برابر ہونا چاہیئے۔ اور اگلی طرف سے جھڑبیری کے بیر کی گٹھلی کے برابر تیکھشن دہوم پان کے لئے چوبیس اُنگل لمبی نالی ہونی چاہیئے۔ سنیہن دہوم پان کے لیئے بتیس اُنگل اور مدھیم دہوم پان کے واسطے چالیس اُنگل لمبی نالی ہونی چاہیئے۔ سیدھے بیٹھ کر اور تکیہ ہو کر کھُلے منہ ایک نتھنے کو بند کر کے دُوسرے سے دہوم پان کرنا چاہیئے۔ اسی طرح دوسرے نتھنے سے پیئیں ۔ دہوئیں کو پہلے اندر کھینچ کر تھوڑی دیر اندر ٹھہرائے رکھیں ۔ اور پھر باہر نکال دیں۔
جب دوش ہل گیا ہو ۔ اور نتھنے اور سر میں چلا گیا ہو ۔ تو پہلے نتھنے سے دہوم پان کرنا چاہیئے۔ اور اگر دوش کو ہلانا منظور ہو ۔ تو منہہ سے پینا چاہیئے۔ اگر دوش کنٹھ کو روکے ہوئے ہو ۔ تو اُسے ہلانے کے واسطے پہلے نتھنے

سے دہوم پان کرنا چاہیئے۔
دہوئیں کو ہمیشہ منہہ کے راستے سے ہی نکالنا چاہیئے۔ اگر ناک کے ذ
سے نکالا جائیگا۔ تو آنکھ کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔
دہوم پان کے لئے تین کش یکبارگی اندر کو کھینچکر باہر نکال دینے چاہیئں
اس طرح ٹھہر ٹھہر کر تین مرتبہ عمل کریں۔ سنگدھ دھوم پان دن میں صرف
ایک مرتبہ کرنا چاہیئے۔ مدھیم دھوم پان دو مرتبہ اور وریچن دہوم پان تین
یا چار مرتبہ کریں۔
مردو دہوم پان میں مندرجہ ذیل چیزیں ڈالنی چاہئیں۔ اگر۔ گوگل۔ مُتھرال
ستھونیہ۔ چھیل چھبیلا۔ بالچھڑ۔ خس۔ مُشک بالا۔ ترپھلا۔ رینوکا۔ ملٹھی
ہلگری۔ ایل بالُک۔ دھوپ۔ رال۔ کھوی گھاس۔ راڑا۔ گوپال دمنک۔ شلکی
کیسر۔ ماش۔ جو۔ کُندرو۔ تل۔ پھلون کا تیل[ل]۔ خیر اور سار وغیرہ کا تیل۔ چر
مغز اور گھی۔
شمن دھوم پان میں ذیل کی چیزیں ڈالنی چاہئیں۔
شلکی۔ لاکھ۔ بڑی الائچی۔ کنول۔ نیلوفر۔ بڑ۔ گولر۔ پیپل۔ پرکٹی۔ لودھ ان
درختوں کا چھلکا۔ مصری۔ ملٹھی۔ شہد۔ جیونتی۔ پدماک۔ سُرخ صند
خوشبودار دوائیں۔ کُٹھ اور تگر۔
تیکھشن دہوم پان کی چیزیں یہ ہیں۔
مالکنگنی۔ ہلدی۔ دشمُول۔ منسل۔ ہڑتال۔ لاکھ۔ پراجتا۔ ترپھلا۔ تیز خوشبو
دانی چیزیں۔ یہ شرو وریچن دہوم پان میں کام آتی ہیں۔

ل جیسے اخروٹ۔ بادام۔ ناریل وغیرہ

بھ (کُشا) کی جڑھ بارہ انگل لمبی ایک دن رات تک پانی میں بھگو رکھیں
دہوم کی ادویات کو باریک پیسکر اس پر پانچ مرتبہ لیپ کریں۔ حتٰے کہ وہ
انگشت نر کے برابر موٹی ہو جائے۔ مگر کُشا کی جڑھ جو کے برابر موٹی ہونی
ہیئے۔ سایہ میں اُس لیپ شدہ جڑھ کو سکھا لیں۔ اور جب سوکھ جائے۔
ڑھ کو کھینچ کر باہر نکال لیں۔
ڑھ کو پہلے گھی لگا لینا چاہیئے۔ تاکہ اُس کا نکالنا آسان ہو جائے۔
س بتّی کو بتّی کے نیتر میں رکھ کر ایک طرف آگ لگا کر دہوم پان کریں۔
س شخص کو کھانسی ہو۔ اُسے چاہیئے۔ کہ دو پیالیاں لے کر ان میں سے
یں دُھکتے ہوئے کوئلے ڈال کر اُوپر وہ دوائی ڈال لے۔ جس کا دہُواں
ن کرنا ہو۔ اور دُوسری پیالی اُوپر رکھ کر اُس میں سوراخ کر کے سوراخ کے
تھ نلکی لگا کر دہوم پان کرے۔
ہوم پان کرنے والے شخص کو کھانسی۔ دمہ۔ زکام۔ خراب آواز۔ گندہ دہنی
س۔ بالوں کی خرابیاں۔ کان۔ مُنہہ اور آنکھ سے پانی کا بہنا۔ خارش جسم
بے حس ہو جانا۔ غنودگی اور ہچکی نہیں ہوتی۔

بائیسواں ادھیائے

اب گنڈوش ودہی (غراروں کی تدبیر) کا بیان کیا جاتا ہے۔
نڈوش چار قسم کا ہوتا ہے (۱) سنگدھ (۲) شمن (۳) شودہن (۴) رو پن

پہلے تین قسم کے گنڈوش وات۔پت۔کف علی الترتیب تینوں دو
کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ آخری چوتھا برن کو دور کرنے والا۔
سنگدھ گنڈوش میٹھی۔ترش اور نمکین دواؤں سے تیار کردہ سنیہ
کیا جاتا ہے۔
شمن گنڈوش کڑوی۔کسیلی اور میٹھی ادویات سے کیا جاتا ہے۔
شودھن گنڈوش کڑوی چرپری۔ترش۔نمکین اور گرم چیزوں سے کیا جاتا
روپن گنڈوش کڑوی اور کسیلی چیزوں سے کیا جاتا ہے۔
مذکورہ بالا گنڈوشوں میں حسب ضرورت مفصلہ ذیل اشیاء ٹھنڈی
گرم ملا کر استعمال کی جا سکتی ہیں۔
سنیہہ۔دودھ۔سرکہ۔شراب۔رس۔موتر اور کانجی۔
دنت ہرش (جبکہ دانت کسی چیز کو چھوتے ہی درد کرنے لگ جائیں) دا
کے ہلنے اور امراض دہن (جو وات سے پیدا ہوئے ہوں) میں تلوں
نگدا پانی میں ملا کر شیر گرم کر کے یا ٹھنڈا ہی گنڈوش کے لئے است
کرنا مفید ہوتا ہے۔
ہمیشہ گنڈوش کرنے کے واسطے تیل یا گوشت کا رس مفید چیز ہے۔
جب منہہ بھاپ سے جل کر پک گیا ہو۔یا بیرونی چوٹ سے منہہ میں
زخم ہو گیا ہو۔یا زہر۔کھشار اور آگ سے منہہ جل گیا ہو۔تب گھی یا دود
گنڈوش کرنا چاہیئے۔
شہد کے گنڈوش سے منہہ صاف ہو جاتا ہے۔اور منہہ کے زخم ٹھیک
ہو جاتے ہیں۔جلن اور پیاس دور ہو جاتی ہے۔

ھانیہ کی کانجی کا گنڈوش منہہ کے بے ذائیقہ پن کو دُور کرتا ہے۔ غلاظت
بدبو کو رفع کرتا ہے۔
ھانیہ کی بے نمک کانجی کا گنڈوش سرد ہوتا ہے۔ اور منہہ کے
شوں کو دُور کرتا ہے۔
ادوالے پانی کا گنڈوش کف کے اجتماع کو دُور کر دیتا ہے۔
میرگرم پانی کے گنڈوش سے منہہ میں ہلکا پن آجاتا ہے۔
ہوا جگہ میں جہاں دہوپ آتی ہو۔ گنڈوش کو منہہ میں ڈالکر منہہ کو
ڑی دیر اُونچا کر کے منہہ میں رکھنا چاہیئے۔
ڈوش لینے سے پہلے کندھے اور گندرا کو سویدن کر کے مل لینا چاہیئے۔
ڈوش سے منہہ کو بھر کر اتنی دیر تک انتظار کریں۔ کہ منہہ کف سے بھر جائے
ناک اور آنکھوں سے پانی بہنے لگے۔ خلاف ازیں کول کو منہہ بیں
تے رہنا چاہیئے۔
ڈ کے منہہ میں رکھنے سے ہنسلی۔ کان۔ منہہ اور سر کے امراض دُور
جاتے ہیں۔ منہہ سے رالیں بہنا۔ گلے کی خرابی۔ منہہ کا خشک ہو جانا۔
ئیاں آنا۔ غنودگی۔ کھانے سے نفرت اور پینس روگ (بگڑا ہوا زکام)
ر ہو جاتے ہیں۔
تی سارن تین قسم کا ہوتا ہے (۱) کلک (۲) رس کریا اور (۳) چُورن
ک۔ پانی ڈالکر کُوٹ کر نگدا بنائی ہوئی دوائیں کلک کہلاتی ہیں۔
س کریا۔ شہد ملی دواؤں کو رس کریا کہتے ہیں۔
چُورن۔ بغیر کسی چیز کے ملانے کے ادویات کو کُوٹ کر استعمال کرنا چُورن کہلاتا ہے

کف کی امراض میں پرتی سارن استعمال کرنا چاہیئے۔ اور دوائیں
ڈالنی چاہئیں۔ جو گنڈوش میں بیان کی گئی ہیں۔
مکھ لیپ تین قسم کا ہوتا ہے۔ ایک دوشوں کو دُور کرتا ہے۔ دُوسرا
کا اثر زائل کرتا ہے۔ اور تیسرا رنگت کو ٹھیک کرتا ہے۔
وات پت میں گرم لیپ کرنا چاہیئے۔ باقیوں میں بہت سر
لیپ کی موٹائی تین قسم کی ہونی چاہیئے۔ اُنگلی کی چوتھائی۔ اُنگلی کی تہا
یا اُنگلی کے لفصف کے برابر۔
لیپ جب تک گیلا رہے۔ لگا رہنے دینا چاہیئے۔ جب سُوکھ جا
اُتار دینا چاہیئے۔ ورنہ چمڑے کی خوبصورتی کو خراب کر دیتا ہے۔ لیپ
گیلا کر کے اُتارنا چاہیئے۔ اور بعد میں مالش کر دینی چاہیئے۔ مکھ لیپ
کرنے والے کو دِن میں سونا۔ زیادہ بولنا۔ آگ یا دھوپ کا سینکنا
افسوس و غصّہ کرنا منع ہیں۔
پینس روگ۔ بدہضمی میں اور لنسوار لینے والے کو۔ جس کا جبڑا جکڑا ہو
ہے۔ اروچی میں۔ شب بیداری میں مکھ لیپ نہ کرنا چاہیئے۔
اگر مکھ لیپ کو ٹھیک طرح سے استعمال کیا جائے۔ تو بال بے وقت
سفید نہیں ہوتے۔ چھائیاں۔ جھریاں۔ دھند اور نیلے رنگ کے دا
بھی دُور ہو جاتے ہیں۔
بیر کی گری۔ بالسنے کی جڑھ۔ لودھ اور سرسوں سفید کا لیپ ہیمنت رتوں میں کرنا
کنڈیاری کی جڑھ۔ سیاہ تل۔ دارہلدی کا چھلکا اور مقشّر جو کا لیپ
ششر رتو میں کرنا اچھا ہے۔

...ب کی جڑھ۔صندل۔خس۔شرہنیہ۔سولف اور چاولوں کا لیپ
...نت رتو میں کرنا چاہیئے۔
...نول۔نیلوفر۔سفید کنول۔دُوردو ملٹھی اور صندل کا لیپ موسم گرما میں ٹھیک رہتا ہے۔
...ندل زرد۔تل۔خس۔بالچھڑ۔اگر اور پدماکھ کا لیپ موسم برسات میں کرنا چاہیئے۔
...نا لیس پتر۔گُندرا۔پنڈارو۔ملٹھی۔کاہی۔تگر اور اگر کا لیپ شرد
...و میں کرنا چاہیئے۔
...لھ لیپ کرنے کے عادی اشخاص کی نظر تیز ہو جاتی ہے۔مُنہہ بشاش
...ہتا ہے۔اور کنول کی مانند ملائم رہتا ہے۔
...سر پر تیل لگانا چار قسم کا ہوتا ہے۔ابھینگ (مالش)سیک (پری شیک)
...پو (روئی کے پھوئے کے ساتھ لگانا) اور دستی۔پہلے کی نسبت
...سرا زیادہ مفید ہوتا ہے۔
...بھینگ (مالش) خشکی۔خارش اور میل وغیرہ میں کرنی چاہیئے۔اور
...ی شیک پھنسی۔دردسر۔جلن۔پاک اور زخم میں مفید ہوتی ہے۔
...پچو۔بالوں کے گرنے۔پھٹ جانے۔دھوپن اور آنکھ کے جکڑ جانے
...کے لئے اچھا طریق ہے۔
...شرودستی۔سر کے سو جانے۔لقوہ۔بےخوابی۔ناک اور مُنہہ کے
...سوکھ جانے۔دُھند اور سر کی سخت تکلیف میں مفید ہوتی ہے۔
...سرودستی کرنے کا طریق یہ ہے۔کہ جب شرودستی کرنے کا ارادہ ہو۔تو
...پہلے کسی نرم آسن پر دوزانو ہو کر بیٹھ جائیں۔شرودستی دن کے آخری
...حصے میں کرنی چاہیئے۔نیز پہلے جسم کو صاف کر کے مالش کریں۔اور

سینہہ لے لیں۔ پھر ماتھے پر کپڑا لپیٹ کر اُوپر دھاگا یا کپڑے ہی کی دھجّی
باندھ لیں۔ اس کے بعد گائے یا بھینس کے چمڑے کا ایک ٹکڑا لے کر جو
سر کی گولائی کے برابر آئے۔ اور بارہ اُنگل چوڑا ہو۔ ماتھے پر کان کے
متوازی باندھ دیں۔ اور درزوں کو ماش کے کلک سے بند کر دیں۔ پھر
بیماری کے مطابق اُس چمڑے میں جوش کیا ہُوا شیر گرم سینہہ ڈال دیں۔
جو بالوں کی جڑھ سے دو اُنگل تک اُونچا بھرا ہونا چاہیئے۔ سینہہ کو اس
میں اُس وقت تک رکھیں۔ جب تک کہ مُنہہ اور ناک سے پانی نہ آ جائے۔
وات۔ پت اور کف میں علے الترتیب ۱۰-۸ اور ۶ ہزار ماترا تک رکھنا چاہیئے
اور تندرستی کی حالت میں صرف ایک ہزار ماترا تک ہی کافی ہے۔
سینہہ کے چھوڑ دینے کے بعد کندھوں وغیرہ پر مالش کرنی چاہیئے۔
اس کا زیادہ سے زیادہ وقت استعمال ایک ہفتہ ہے۔ تیل کو کان
میں بھر کر کان کو مل دینا چاہیئے۔ اور اس قدر عرصہ تک رکھنا چاہیئے۔ جب
تک کہ درد کم نہ ہونے لگے۔ اور بے ضرورت ڈالنے کے لئے سو ماترا
کا وقت کافی ہے۔

ماترا کا اندازہ یوں کرنا چاہیئے۔ کہ جس عرصے میں دائیں ہاتھ کو زانو کے ارد گرد
ایک چکّر دیا جائے۔ وہ ماترا کہلاتی ہے۔ یا آنکھ کو جھپک کر کھول لینا
بھی ماترا کا اندازہ کہلاتا ہے۔

بالوں کے گرنے۔ سفید ہونے۔ زرد پڑ جانے اور لپیٹ جانے نیز سر
کے واتج امراض کے لئے یہ طریق نہایت مفید چیز ہے۔ اندریوں اور آواز کو
صاف کرتا ہے۔ نیز جبڑے اور سر کو طاقت دیتا ہے۔

تیئسواں ادھیائے

اب آشچوتن انجن ودھی کا بیان کیا جاتا ہے۔

آنکھ کی سب امراض کے شروع میں آشچوتن مفید طریقہ ہے۔ سرخی۔ خارش۔ رگڑ۔ جلن وغیرہ آنکھ کی تکالیف کو دور کرتا ہے۔ وات کی تکلیف میں گرم۔ کف کی تکلیف میں ششیر گرم اور رکت پت میں سرد آشچوتن ڈالنا چاہیئے۔ بے ہوا جگہ میں بیٹھے ہوئے بائیں ہاتھ سے آنکھ کو کھول کر سیپی یا روئی کے پھائے یا کپڑے کی دھجّی یا کسی اور چیز سے دوائی کی دس یا بارہ بوندیں دو انگل سے نہ بہت قریب سے اور نہ بہت دور سے ڈالدیں۔ پھر کف وات میں نرم کپڑے سے ملکر نیم گرم پانی سے آنکھ کو ٹکور کریں۔ بہت گرم یا تیز دوائی کا آنکھ میں ڈالنا درد اور سرخی پیدا کر دیتا ہے۔ بلکہ نظر کو بھی مار دیتا ہے۔

بہت سرد آشچوتن جھپک۔ جکڑ اور درد پیدا کر دیتا ہے۔ دوائی۔ کپڑے یا ہاتھ کی رگڑ آنکھ کے پردوں کو خراب کر دیتی ہے۔

زیادہ دوائی کا ڈالنا آنکھوں کو کھلنے نہیں دیتا۔ اور تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ بہت کم دوائی کا ڈالنا آنکھ میں جھپک ڈال دیتا ہے۔ اور آنکھوں سے پانی بہنے لگتا ہے۔

آنکھ میں ڈالی ہوئی دوائی آنکھ کے جوڑوں کے سروتوں اور منہہ۔ سر اور ناک کے سروتوں میں جاکر اوپر جانے والے دوشوں کو ہٹا دیتی ہے۔

انجن (سرمہ لگانا) جس آدمی کا شریر شُدھ ہے۔ اور جس کی صرف آنکھ ہی میں خرابی ہے۔ اور جس میں پکو کے نشانات پائے جانے لگے ہیں۔ جب سوج کم۔ خارش زیادہ اور لیس زیادہ نظر آئے۔ اور گاڑھی چیپ آئے۔ جھبک کم پڑے۔ اور آنکھیں کم آئیں۔ پت۔ کف۔ خُون کی اور خصوصاً وات کی خرابی ہو۔ تو سرمہ لگانا چاہیئے۔

انجن تین قسم کا ہوتا ہے (۱) لیکھن (۲) روپن اور (۳) درشٹی پرسادن
لیکھن انجن کسیلی۔ ترش۔ نمکین اور چرپری چیزوں سے تیار کیا جاتا ہے۔ روپن انجن کڑوی چیزوں اور پرسادن انجن میٹھی اور سرد چیزوں سے بنایا جاتا ہے۔

سُرمہ لگانے کی سلائی دس اُنگل لمبی ہونی چاہیئے۔ درمیان میں سے پتلی ہو۔ اور دونو طرف سے مُنہہ اُس کے گول ہوں۔

لیکھن انجن کے لئے تانبے کی سلائی ٹھیک ہوتی ہے۔ اور روپن انجن کے لئے کالی لوہ کی۔ یا اُنگلی سے ہی لگا لینا چاہیئے۔ مگر پرسادن انجن کے لئے سونے یا چاندی کی سلائی ہونی چاہیئے۔

انجن کی بناوٹ تین طرح کی ہوتی ہے۔ پنڈ۔ رس کریا اور چُورن۔ زیادہ درمیانے اور ہلکے دوشوں میں بالترتیب یہ تینوں قسم کے سُرمے ڈالنے چاہئیں تیز دواؤں سے تیار کردہ پنڈ انجن کی رینو ماترا ڈالنی چاہیئے۔ یعنی رینو کے بیج کے برابر۔ اگر دوائیں نرم ہوں۔ تو مقدار دُگنی ہونی چاہیئے۔

رس کریا کی واوڑنگ کے برابر مقدار ہونی چاہیئے۔ اگر دوائیں نرم ہوں۔ تو دو واوڑنگ کے برابر مقدار ہونی چاہیئے۔

چورن انجن کی مقدار دو سلائی ہونی چاہیئے۔ اگر دوائی نرم ہو۔ تو تین سلائی کافی ہوتی ہیں۔

رات کو سوتے وقت سرمہ نہیں لگانا چاہیئے۔

دوپہر کے وقت بھی سُرمہ نہ لگانا چاہیئے۔

شراب پینے اور کھانا کھانے کے بعد نیز جب سُورج کی کرنوں سے آنکھوں میں تیزی آئی ہوئی ہو۔ تو سرمہ نہ لگانا چاہیئے۔ ورنہ دوش بڑھ جاتے ہیں۔ اور آنکھوں میں تکلیف ہو جاتی ہے۔ صُبح یا شام کے وقت جب بادل صاف ہوں۔ سُورج نکلا ہُوا ہو۔ اُس وقت آنکھوں کی بہتری کیلئے سرمہ لگانا چاہیئے۔ بعض لوگوں کی رائے ہے۔ کہ دن کے وقت تیز سرمہ نہ لگانا چاہیئے۔ کیونکہ تیز سرمہ لگانے سے آنکھوں میں سے جب دوش نکلتے ہیں۔ تو اُس وقت آنکھ سُورج کی تیزی کی وجہ سے کمزور ہو جاتی ہے۔ اسلئے رات کو سوتے وقت تیز سرمہ لگانا چاہیئے۔ رات کے وقت سومیہ بھاو سے آنکھیں ترپت ہوتی ہیں۔ کیونکہ آنکھوں کی نظر کے لئے سردی موافق ہوتی ہے جب کف کا زور زیادہ ہو۔ یا کوئی ایسی بیماری ہو۔ جس میں لیکھن کریا کرنی ضروری ہو۔ تو دن کے وقت جب بہت گرمی نہ ہو۔ تیز انجن حسب خواہش لگایا جا سکتا ہے۔

جیسے لوہے کو پتھر پر رگڑنے سے اُس میں تیزی بھی آجاتی ہے۔ اور وُہ اُسی پر رگڑنے سے کُند بھی ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی تیج سے آنکھوں میں نُور آتا ہے۔ اور یہی اُن کی خرابی کا باعث ہوتا ہے۔

رات کے وقت بھی تیز سُرمہ لگانا مفید نہیں ہوتا۔ جب آنکھیں بہت

سرد ہوں - اگر اُس وقت دوش نہ نکلے - تو ستمبھ - خارش اور جبڑتا وغیرہ پیدا ہو جاتی ہے۔

خوف - افسوس - قے - جلاب - ویگ - غصہ - بخار - سورج کو دیکھنے سے خرابی پیدا ہونا - بدہضمی اور پیاس کی حالت میں - نیز کھانا کھا چکنے - رات کو جاگنے - سر دہونے - دھوم پان کر چکنے - شراب پینے اور دن کو سونے کے بعد سرمہ نہ لگانا چاہیئے۔

نیز ایسی حالت میں بھی سُرمہ کا لگانا منع ہے - جبکہ سُورج نہ نکلا ہو - یا آنکھ سینکی ہوئی ہو - یا دھوپ سینکی ہوئی ہو۔

بُہت تیز - بُہت نرم - تھوڑا - بہت - گاڑھا - موٹا - بُہت سرد اور گرم سرمہ نہ لگانا چاہیئے۔

سُرمہ لگا چکنے کے بعد پُتلی کو اِدھر اُدھر آہستہ آہستہ آنکھ میں پھرانا چاہیئے۔ تاکہ سُرمہ ساری آنکھ میں لگ جائے۔

تیز سُرمہ خود بخود پھیل جاتا ہے - اُس میں آنکھ کو کھولنے یا بند کرنے کی یا آنکھ کے چھپر کو دبانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

جب سُرمے سے پیدا ہونے والی تیزی دُور ہو جائے - اور آنکھیں اپنی حالت پر آ جائیں - تو دوش اور موسم کے لحاظ سے مناسب پانی کے ساتھ آنکھوں کو دھو ڈالیں - دائیں انگوٹھے سے صاف کپڑے کے ساتھ بائیں آنکھ کے اُوپر کے چھپر کو صاف کرنا چاہیئے - اسی طرح بائیں انگوٹھے سے دائیں آنکھ کے چھپر کو صاف کر لیں۔

اگر اِس طریق کے خلاف صفائی کی جائے - تو آنکھ میں مختلف امراض کے

پیدا ہوجانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ خارش اور جبڑا پیدا ہوجاتی ہے۔ ایسی صورت میں تیز سرمہ لگانا چاہیئے۔ تیز سرمے سے آنکھوں میں تیزی پیدا ہوجانے پر پرتی انجن لگانا چاہیئے۔

چوبیسواں ادھیائے

اب ترپن پُٹ پاک ودھی کا بیان کیا جاتا ہے۔

آنکھوں کے درد کرنے۔ جکڑ جانے۔ سوکھ جانے خُشک ہوجانے۔ زخمی ہونے۔ آنکھوں میں وات پت کی تکلیف۔ آنکھ کے ٹیڑھا ہوجانے۔ پلکوں کے گر جانے۔ صاف دکھائی نہ دینے۔ آنکھوں کے مشکل سے کُھلنے۔ شرا ہرش (سر میں چوٹ کا سا درد ہونا) شروات پات (مارے درد کے سر کا پھٹنا) سشرالتم (آنکھوں میں اندھیرا چھا جانا) ارجن۔ آنکھوں کے دُکھنے آنے۔ ابھی منتھ۔ آنکھوں میں وات کی کوئی اور تکلیف ہوجانے یا پھولا پڑ جانے کی حالت میں ترپن کرنا چاہیئے۔ بشرطیکہ آنکھوں میں سُرخی۔ پانی۔ درد۔ چُبھک اور چیپ نہ ہو۔ اور سشرو ویرچن اور کایہ ویرچن سے جسم کی صفائی کرلی گئی ہو۔

ترپن ایسی جگہ میں کرنا چاہیئے۔ جہاں ہوا نہ لگتی ہو۔ موسم معتدل ہو۔ ترپن کے لئے صُبح یا شام کا وقت اچھا ہوتا ہے۔ مریض کو ترپن کراتے وقت سیدھا لٹا لینا چاہیئے۔

جو اور ماش کا آٹا ملا کر حلقۂ چشم کے اردگرد چاروں طرف دو اُنگل اُونچا

مضبوط اور ہموار حلقہ بنالیں۔ اور اس حلقے میں مناسب تدبیر سے تیار کیا ہؤا گھی آنکھ کو بند کرا کے ڈالنا چاہیئے۔ اگر وہ گھی جم گیا ہو۔ تو پہلے اُسے گرم پانی میں رکھ کر پگھلا لینا چاہیئے۔

اندھراتا۔ وات تمر۔ کمر چھر بودھ وغیرہ امراض چشم کی حالت میں گھی کی جگہ چربی کا استعمال کرنا چاہیئے۔ اور اس قدر چربی ڈالیں۔ کہ آنکھ پر پلکوں کے برابر تک آجائے۔ چربی ڈالکر آنکھوں کو آہستہ آہستہ کھولنا چاہیئے۔

چھپر کی بیماریوں۔ آنکھوں کی سفیدی اور سیاہی کی بیماریوں۔ آنکھوں کے جوڑوں کی بیماریوں۔ نیز نظر کی خرابی میں بہ ترتیب سو۔ تین سو۔ پانسو۔ سات سو اور آٹھ سو ماترا تک دوائی کو رکھنا چاہیئے۔

منتھ روگ میں ایک ہزار ماترا تک رکھیں۔

وات کی بیماریوں میں بھی ایک ہی ہزار ماترا تک رکھیں۔

پت روگوں اور صحت کی حالت میں چھ سو ماترا تک دوائی رکھیں۔ اور کف روگوں میں پانسو ماترا تک دوائی کا رکھنا کافی ہوتا ہے۔ ایسا کرنے کے بعد آٹے کے حلقے کے ایک طرف سے سوراخ کر کے ترپن کی دوائی کو ایک برتن میں ڈال لینا چاہیئے۔ اور بعد میں دھوم پان کرانا چاہیئے۔ اس کے بعد چمکدار چیزوں اور آسمان کو دیکھنے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

مندرجہ صدر ترکیب سے وات روگوں میں ہر روز ترپن کرنا چاہیئے۔ پت روگوں میں ایک دن کے وقفے کے بعد۔ کف اور تندرستی کی حالت میں دو دن کا وقفہ دے کر ترپن کریں۔

اور جب تک ترپن ٹھیک طور پر نہ ہو جائے۔ اس سلسلے کو جاری رکھیں۔

جب ترپتی ٹھیک ہو جائے۔ تو روشنی کی برداشت تندرستی۔ صفائی اور ہلکا پن معلوم ہوتا ہے۔

لیکن جب ترپن ٹھیک نہ ہو۔ تو اس کے برعکس علامات پائی جاتی ہیں۔ اتی ترپت کی حالت میں کف سے پیدا ہونے والی تکالیف پیدا ہو جاتی ہیں۔ جس طرح سنیہہ پان کرنے سے جسم ڈھیلا سا پڑ جاتا ہے۔ ایسے ہی آنکھوں میں بھی ترپن سے سستی سی آجاتی ہے۔ اس لئے ترپن کے بعد آنکھوں کی طاقت کو قائم کرنے کے لئے پٹ پاک ودھی عمل میں لائی جانی چاہیئے۔ وات روگوں میں سنیہن پٹ پاک کریں۔ جب کف کے ساتھ وات کا بھی حصہ ہو۔ تو لیکھن پٹ پاک مفید ہوتا ہے۔ ضعف بصارت۔ وات۔ پت۔ رکت اور صحت کی حالت میں پرسادن پٹ پاک کریں۔

بلیشیہ (بل میں رہنے والے جانور) پرسہ (گائے۔ گدھے وغیرہ) آنوپ جانوروں کی میدھا۔ مجھا۔ وسا۔ گوشت۔ سنیہہ اور دودھ وغیرہ میں پیسی ہوئی جیونیہ چیزوں سے سنیہن پٹ پاک کرانا چاہیئے۔ مرگ اور پکھشیوں کے جگر۔ گوشت نیز موتی۔ لوہا۔ تانبا۔ سینڈھا نمک۔ سروتو انجن۔ سنکھ سمندر جھاگ۔ ستو (دہی کے پانی) میں ملا کر لیکھن پٹ پاک بنائیں۔ مرگ اور پکھشیوں کے جگر۔ مجھا۔ وسا۔ انتڑی۔ ہردے اور گوشت سے نیز میٹھی چیزوں۔ گھی اور استری کے دودھ سے پرسادن پٹ پاک بنائیں۔

پٹ پاک میں جو دوائیں بتائی گئی ہیں۔ ان سب کی مجموعی مقدار نگدہ بنا کر بل پھل کے برابر ہونی چاہیئے۔

سنیہن پٹ پاک میں اسے ارنڈ کے پتوں سے لپیٹ کر کالی مٹی سے

اُوپر لیپ کر دیں۔ پھر اُسے دھاوے کی لکڑی میں جلا لینا چاہیئے۔ اور لیکھن پُٹ پاک میں بڑ کے پتّوں سے لپیٹ کر مٹی لگانی چاہیئے۔

پرسادن پُٹ پاک میں کنول کے پتوں سے ڈھانپ کر مٹی لگا کر جنگلی اُپلوں کی آگ میں پکانا چاہیئے۔ جب وہ آگ میں سُرخ ہو جائے۔ تو باہر نکال کر دوائی کا رس نکال لینا چاہیئے۔ اور ترپن کی ترکیب کے موافق آنکھ پر ڈالنا چاہیئے۔

لیکھن پُٹ پاک میں اس رس کو سو ماترا۔ سنیہن پُٹ پاک میں دو سو ماترا اور پرسادن میں تین سو ماترا تک رکھیں۔ لیکھن اور سنیہن پُٹ پاک میں یہ رس نیم گرم ڈالنا چاہیئے۔ اور پرسادن میں ٹھنڈا۔ لیکھن اور سنیہن پُٹ پاک کے آخر میں دھوم پان کرنا چاہیئے۔ اِن کے اچھے بُرے نتیجے کا اندازہ ترپن کی طرح ہی سمجھنا چاہیئے۔ ترپن اور پٹ پاک اُن آدمیوں کو نہ کرنا چاہیئے۔ جن کیلئے نسیہ کرم منع ہے۔ جتنے دن تک ترپن اور پُٹ پاک کریں۔ اُس سے دُگنے دنوں تک پرہیز رکھنا چاہیئے۔ جس شخص نے ترپن پُٹ پاک کیا ہے۔ رات کیوقت اُسکی آنکھوں پر مالتی اور ملکا کے پھول باندھنے چاہئیں آنکھ کو تقویت دینے کے لئے ہر طرح سے کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ آنکھ سے ہی سب جہان ہے۔ ورنہ سب دُنیا اندھیر ہو جاتی ہے۔

پچیسواں ادھیائے

اب ینتر ودھی کا بیان کیا جاتا ہے۔

مختلف قسم کے شلیوں کے مختلف مقاماتِ جسم میں سے نکال لینے کی اور دیکھنے کی تجویز کو ینیتر کہا جاتا ہے۔ بواسیر۔ بھگندر وغیرہ امراض میں ششتر کھشار اور اگنی کے استعمال اور تکلیف زدہ اعضا کے ماسوا حصوں کو محفوظ رکھنے کے لئے وستی وغیرہ کرم میں جو اوزار استعمال کئے جاتے ہیں۔ وہ بھی ینیتر کہلاتے ہیں۔ مثلاً گھڑکا۔ الابو۔ سینگی اور جامبوشٹ وغیرہ۔ چونکہ مختلف امراض میں مختلف کرم کرنے پڑتے ہیں۔ اسلئے حسب ضرورت اپنی سمجھ کے مطابق مختلف ینیتر بنائے جا سکتے ہیں۔

عام طور پر ذیل کے ینیتر کام میں آتے ہیں۔

کنک۔ سنگھ۔ ریکھ۔ کوے۔ مرگ اور پکشیوں کے منہوں کے ہم شکل ینیتر۔ جن کے نام بھی انہی جانوروں کے نام کے مطابق ہوتے ہیں۔

سوستک ینیتر اٹھارہ انگل لمبے ہوتے ہیں۔ اور ان کا زیادہ حصہ لوہے کا ہوتا ہے۔ اور ان کے جوڑ کے مقام پر مسور کے دانے کا ہم شکل کیل لگا ہوتا ہے۔ اور اُن کے پکڑنے کا مقام خمدار ہوتا ہے۔

یہ ینیتر ہڈیوں کے شلیوں کو نکالنے کے لئے کام آتے ہیں۔

سندنش ینیتر سولہ انگل لمبے ہوتے ہیں۔ اور اُن کے منہہ کھلے رہتے ہیں۔ یہ چمڑے۔ سرا۔ سنایو اور گوشت کے شلیوں کو نکالنے کے کام آتے ہیں۔

دوسری قسم کے سندنش ینیتر چھ انگل لمبے ہوتے ہیں۔ جو نہایت باریک شلیوں اور پلکوں کے چھوٹے چھوٹے بالوں کو نکالنے کے کام آتے ہیں۔ **مچٹی ینیتر** کا منہہ باریک دندانہ دار ہوتا ہے۔ یہ ینیتر سیدھا ہوتا ہے

اور اس کے آخری سرے میں انگلی ڈالنے کے واسطے دو گول حلقے ہوتے ہیں - یہ نیتر گہرے برن میں سے گوشت - ارم اور بقایا مواد کے نکالنے کے کام آتا ہے۔

تال نیتر بارہ انگل لمبے ہوتے ہیں - اور مچھلی کے تال جیسے ایک یا دو تالوں سے مل کر بنے ہوتے ہیں - یہ نیتر کرن ناڑی کے شلیوں کے نکالنے میں کام آتے ہیں۔

ناڑی نیتر - بیچ میں سے کھوکھلے ہوتے ہیں - اور ان کے منہ مختلف اشکال کے ہوتے ہیں - یہ سروتوں میں گھسے ہوئے شلیوں اور بیماریوں کو دیکھنے کے کام آتے ہیں - اور عمل جراحی کو آسان بنانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں - یا ان میں سے مواد کو کھینچ لیتے ہیں - ان کی گولائی اور لمبائی ضرورت کے مطابق ہوتی ہے - مثلاً کنٹھ (گلے) کے شلیہ کو دیکھنے کے لئے دس انگل لمبا اور پانچ انگل گول ناڑی نیتر ہونا چاہیئے۔

چیتش کرن وارنگ کے سنگرہ کے لئے پانچ منہ اور پانچ سوراخ والا ناڑی نیتر استعمال کیا جاتا ہے - اور دو کرن وارنگ کے سنگرہ کے لئے صرف تین سوراخ والا ناڑی نیتر کام میں لایا جاتا ہے - اور ان کی لمبائی اور گولائی حسب ضرورت کم و بیش ہو سکتی ہے۔

کرن وارنگ کے ستھان - گولائی اور لمبائی کی مطابقت سے دوسرے ناڑی نیتر بھی بنائے جا سکتے ہیں۔

شلیہ نرگھاتنی ناڑی نیتر کا سرا پدم کرنکا کی مانند ہونا چاہیئے - یہ شلیہ بارہ انگل لمبا اور اس کا چوتھا حصہ کھوکھلا ہونا چاہیئے۔

بواسیر کے دیکھنے کے واسطے گائے کے ستھن کا ہم شکل اور چار اونگل لمبا ینتر ہونا چاہیئے۔ اس کا محیط پانچ اونگل کا ہونا چاہیئے۔
عورتوں کی بواسیر دیکھنے کے لئے اس کا محیط چھ اونگل کا ہونا چاہیئے اور اس کے دونو طرف سوراخ ہونے چاہئیں۔
جب اس میں عمل جراحی بھی کرنا ہو۔ تو صرف ایک ہی سوراخ ہونا چاہیئے۔ اس ینتر کے درمیان میں تین اونگل لمبا اور انگوٹھے کے برابر چوڑا سوراخ ہونا چاہیئے۔ اور سوراخ کے ارد گرد نصف اونگل بلند کرنکا لگی ہونی چاہیئے۔
شمیہ اکھیہ ناڑی ینتر مندرجہ صدر ینتر ہی کی مانند ہونا چاہیئے۔ مگر اس میں سوراخ نہ ہو۔ یہ ینتر بواسیر کو دبانے کے کام آتا ہے۔ بھگندر میں استعمال کرتے ہوئے اسی ینتر کی کرنکا دور کر دینی چاہیئے۔
ناک کے اربد اور بواسیر روگ میں ایک سوراخ والا ناڑی ینتر استعمال کرنا چاہیئے۔ جس کی لمبائی دو اونگل اور چوڑائی پردیشنی انگلی کے برابر ہونی چاہیئے۔ اور شکل اسی ینتر کی طرح ہونی چاہیئے۔ جو بھگندر میں کام آتا ہے۔
انگلی تر انک ینتر دانت یا لکڑی کا اور چار اونگل لمبا ہونا چاہیئے۔ اس میں دو سوراخ ہوں۔ اور اس کی شکل گائے کے ستھن کی ہونی چاہیئے۔ ینتر منہ کے سوراخ میں آسانی سے جا سکتا ہے۔ اور دانتوں سے انگلی کا بچاؤ رہتا ہے۔ یونی کے برن کو دیکھنے کے واسطے جو ناڑی ینتر بنایا جائے۔ وہ بیچ میں سے کھوکھلا اور سولہ انگل لمبا ہونا چاہیئے۔ اس کے ایک سرے پر انگشتری نما حلقہ لگا ہو۔ اور یہ ینتر چوکون ہونا چاہیئے۔ اس کا منہ کنول کے شگوفے کی مانند ہونا چاہیئے۔ یہ ینتر چار سوراخوں

سے گھرا ہونا چاہیئے۔ تاکہ یونی کے اندر جاکر اُس کا مُنہہ پھیل سکے۔
ناڑی برن کو دہونے اور مالش کرنے کے لئے چھ اونگل لمبا ینتر ہونا چاہیئے
جس کا مُنہہ اور جڑھ وستی ینتر کا سا ہونا چاہیئے۔ یعنی مُنہہ مٹر جیسا او
دوسرا سرا انگوٹھے کے برابر موٹا ہونا چاہیئے۔ اُس کے مُنہہ کی طرف
کرنکا نہ ہونی چاہیئے۔ اور جڑھ کی طرف نرم چمڑے کی تھیلی سی لگی ہو۔
جلودھر میں کام آنے والا ناڑی ینتر دو مُنہہ والا ہونا چاہیئے۔ اس کی ناڑ
لچک دار ہونی چاہیئے۔

دھوم پان اور وستی وغیرہ کے ینتر اُنکے موقعوں پر بیان کر دیئے گئے ہیں
سینگی کا مُنہہ تین اونگل چوڑا ہونا چاہیئے۔ اور لمبائی اٹھارہ اونگل ہ
اس کے دُوسرے سرے پر سرسوں کے برابر سوراخ ہونا چاہیئے۔ اور
اس سرے کی شکل مستورات کے پستان کے سرے کی سی ہونی چاہیئے
اور سینگی سے خوب مضبوطی کے ساتھ پیوست ہونا چاہیئے۔

الابو کی لمبائی بارہ اونگل ہونی چاہیئے۔ اور محیط اٹھارہ اونگل اور مُنہہ چار
اونگل چوڑا ہونا چاہیئے۔ اس کے اندر اگنی ہونی چاہیئے۔ یہ کف رکت
کو نکال دیتا ہے۔

گھٹکا کی لمبائی چوڑائی بھی الابو کی طرح ہی ہوتی ہے۔ یہ گُلم کو دبانے یا
اُبھارنے کے کام آتا ہے۔

شلاکا ینتر مختلف کام میں آتے ہیں۔ اور مختلف شکلوں کے ہوتے
ہیں۔ اور حسب ضرورت کم و بیش بنائے جا سکتے ہیں۔

انیشن کرم میں جو شلاکا ینتر استعمال ہوتا ہے۔ اس کے دونوں مُنہہ

گنڈویوں کے منہہ کی طرح ہوتے ہیں۔ یہ نیتر بیچ میں سے موٹا اور سروں پر سے پتلا ہوتا ہے۔

شلاکا نیتر سروتوں میں سے شلیہ نکالنے کے کام آتے ہیں۔ اِن کے دو نو منہہ مسور کی دال کی مانند ہوتے ہیں۔ اِن کی لمبائی آٹھ یا نو انگل کے قریب ہونی چاہیئے۔

شنکو کی چھ قسمیں ہیں۔ جن میں سے دو بارہ اور سولہ انگل لمبے ہوتے ہیں اِن کے منہہ سانپ کے پھن کی مانند ہوتے ہیں۔ اور یہ ویدہن کرم میں کام آتے ہیں۔ دو دس اور بارہ اونگل لمبے ہوتے ہیں۔ ان کے منہہ سرنکھ کی مانند ہوتے ہیں۔ اور ہلانے میں کام آتے ہیں۔ دو ورِش کی شکل کے ہوتے ہیں۔ اور شلیہ نکالنے کے کام آتے ہیں۔

ایک اور قسم کا شنکو ہوتا ہے۔ جسے گربھ شنکو کہتے ہیں۔ اس کا اگلا سرا خمدار ہوتا ہے۔ یہ آٹھ اونگل لمبا ہوتا ہے۔ اور عورتوں کے موڑھ گربھ نکالنے کے کام آتا ہے۔

پتھری کے نکالنے کے لئے سرپ پھن نامی نیتر کام میں لایا جاتا ہے۔ اس کا منہہ سانپ کے پھن کی مانند ہوتا ہے۔

سرنکھ مکھ نیتر چار اونگل لمبا ہوتا ہے۔ اور دانت نکالنے کے کام آتا ہے۔

چھ شلاکا نیتر پر مارجن (صاف کرنے) کے کام آتے ہیں۔ جن کے اگلے سرے پر روئی لپٹی ہوتی ہے۔ اِن میں سے دو شلاکا دس اور بارہ اونگل لمبے ہوتے ہیں۔ جو گدا کی صفائی کے لئے کام آتے ہیں۔

دو شلاکا چھ اور سات اونگل لمبے ہوتے ہیں۔ اور ناک کی صفائی کے

لئے کام آتے ہیں۔
دو شلا کا ینتروں کی لمبائی آٹھ اور نو اونگل لمبی ہوتی ہے۔ اور کان کی
صفائی کے لئے کام آتے ہیں۔
کرن شودھن کا ایک سرا پیپل کے پتے کی مانند اور منہہ سرودے کی طرح
ہوتا ہے۔ شلاکا اور جامبوشٹ نیتروں میں سے تین کھشار کرم میں اور تین
اگنی کرم میں استعمال کرنے چاہئیں۔ مگر وہ موٹے اور لمبے ہونے چاہئیں
جو شلاکا ینتر انتر ودھی میں مستعمل ہو۔ اس کا وسطی اور اوپر کا حصہ ڈنڈے
کی طرح گول ہونا چاہیئے۔ اور نچلا حصہ ہلال کی شکل کا ہونا چاہیئے۔
جو شلاکا ینتر ناک کی بواسیر اور اربد کے جلانے میں استعمال کیا جائے
اُس کا مُنہہ بیر کی گٹھلی کے دل کا ہم شکل ہونا چاہیئے۔
کھشار اور اوشدھ کرم میں تین شلاکا ینتر کام آتے ہیں۔ جن کی لمبائی آٹھ
اونگل اور جن کے مُنہہ ہلالی شکل کے اور کنینی و مدھیما اور انامکا انگلیوں
کے ناخنوں کے برابر ہوتے ہیں۔
عضو تناسل کی صفائی اور سرمہ لگانے کے ینتر اُنکے اپنے اپنے اذکار میں بیان
کئے گئے ہیں۔
انو ینتر یعنی چھوٹے ینتر یہ ہیں:۔ اَیہ کان۔ رسی۔ کپڑا۔ پتھر۔ مدگر۔ بدھر۔
انتر۔ جبھا۔ بال۔ شاکھا۔ ناخن۔ مُنہہ۔ دانت۔ کال۔ پاک۔ ہاتھ۔ پاؤں
خوف۔ خوشی، وغیرہ انو ینتر کہلاتے ہیں۔ عقلمند آدمی اپنی سمجھ کے
مطابق مناسب موقعہ پر ان کا استعمال کرلے۔
ینتروں کے کرم یہ ہیں:۔ نرگھاتن۔ اُن ستھن۔ پورن۔ مارگ شدھی سمم ویوہن

آہرن ۔ بندھن ۔ پیڑن ۔ آچوشن ۔ اُن نمن ۔ نامن ۔ چالن ۔ بھنگ ۔ دیا ورتن اور رجو کرن ۔

کنک مکھ ینتر سب سے افضل سمجھا گیا ہے ۔ کیونکہ ہر ایک مقام میں آسانی سے داخل ہو کر آسانی سے نکل آتا ہے ۔ اور پکڑے جانے کے قابل چیز کو پکڑ کر نکال دیتا ہے ۔ اور ہر جگہ پر استعمال کیا جا سکتا ہے ۔

چھبیسواں ادھیائے

اب ششتر ودھی کا بیان کیا جاتا ہے ۔

ششتر تعداد میں چھبیس ہوتے ہیں ۔ اِن میں سے جو حسب طریقہ اور ہوشیار کاریگروں کے ساختہ ہوں ۔ نیز بالوں کی صفائی کر سکتے ہوں ۔ عموماً چھ انگل لمبے ہوں ۔ خوبصورت اور تیز دھار ہوں ۔ اور بسہولت گرفت میں آ سکتے ہوں ۔ دیکھنے میں بھدّے نہ ہوں ۔ اور آب دینے سے اُن کا رنگ نیلے کنول کا سا ہو گیا ہو ۔ اور اُن کی شکل بھی ویسی ہی ہو ۔ جیسی کہ اُن کے نام سے ظاہر ہوتی ہو ۔ ایسے ششتروں کو ہمیشہ اپنے پاس رکھنا چاہئے ۔

ان ششتروں کے پھل ان کی لمبائی کے نصف یا چوتھائی یا چھٹے یا ساتویں حصے کے برابر ہوتے ہیں ۔

منڈل اگر نامی ششتر کی شکل ترجنی انگلی کے ناخن کے اندرونی حصے کی مانند ہوتی ہے ۔ یہ پوتھکی اور شُنڈ کی کے لیکھن اور چھیدن میں کام آتا ہے ورِدھی پتر نامی ششتر چھُرے کا ہمشکل ہوتا ہے ۔ اور چھیدن ۔ بھیدن و

پاٹن کے کام آتا ہے۔ اور ایسی سوج کی حالت میں استعمال کیا جاتا ہے جو ہموار اور ابھری ہوئی ہو۔ گنبھیر سوج میں دوسری قسم کا وردھی پتر استعمال کیا جاتا ہے جسکا اگلا حصہ پُشت کی طرف سے خمدار ہوتا ہے۔

اُت پل پتر نامی شستر لمبا ہوتا ہے۔ اور اردھ دھارا باریک منہہ والا ہوتا ہے۔ یہ دونو چھیدن اور بھیدن میں کام آتے ہیں۔

سرپ مکھ شستر ناک اور کان کی لو اسیر کے چھیدن میں کام آتا ہے۔ اس کا پھل نصف اونگل کے برابر ہوتا ہے۔

ایشنی شستر شلیہ کی رفتار کے جانچنے میں کام آتا ہے۔ یہ شستر ملائم ہوتا ہے۔ اور اس کا منہہ گنڈوئے کے منہہ کی مانند ہوتا ہے۔

ایشنی کی ایک قسم سوچی مکھ (سوئی کے منہہ کی مانند) ہوتی ہے۔ یہ بھیدن کرم میں کام آتی ہے۔ اس کی جڑھ کی طرف سوراخ ہوتا ہے۔

وتیس مکھ شستر بید کے پتے کا ہمشکل ہوتا ہے۔ اور ویدن کرم میں کام آتا ہے۔

شراری مکھ اور کُشائے شستر مواد بہانے کے کام آتے ہیں۔ اور ان کے پھل دو دو انگل لمبے ہوتے ہیں۔

انتر مکھ نامی شستر بھی انہی کا سا ہوتا ہے۔ اس کا پھل ڈیڑھ اونگل کے برابر لمبا ہوتا ہے۔

اردھ چندر شستر بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔

وریہہ وکتر شستر کا پھل بھی ڈیڑھ اونگل ہوتا ہے۔ یہ شستہ شرا اور پیٹ کے ویدھ کے کام آتا ہے۔

کُٹھاری شستر گائے کے دانت کی مانند موٹا اور اس کا منہہ نصف اونگل

کے برابر ہوتا ہے۔ اور ہڈی کے اوپر کی سِرا کو ویدھن کرنے کے کام آتا ہے تانبے کی سلائی دو مُنہہ والی ہوتی ہے۔ اس کا مُنہہ کرُوک (لال بالسنے کے پھُول) کی مانند ہوتا ہے۔ یہ لنگ ناش کے ویدھن کے کام آتی ہے۔

اُنگلی شستر۔ اس کا پھل انگوٹھی کے ساتھ لگا ہوتا ہے۔ اور نصف اُنگلی طویل ہوتی ہے۔ اس کا کام وردھی پیتر یا منڈلاگر شستر کا سا ہوتا ہے۔ اور پروئیشنی اُنگلی کے اگلے پورے پر سُوت کے ساتھ باندھا جاتا ہے۔ اور گلے کے سروت کے امراض میں چھیدن اور بھیدن کے کام آتا ہے۔

ڈرش شستر۔ شنڈکا اور ارم وغیرہ کے پکڑنے کے کام آتا ہے۔ اس کا مُنہہ آنکس کی طرح خمدار ہوتا ہے۔

کرپتر شستر۔ ہڈیوں کے چھیدن میں کام آتا ہے۔ اس کی دھار دندانہ دار ہوتی ہے۔ یہ دس اونگل لمبا اور دو اونگل چوڑا ہوتا ہے۔ اس کا دستہ خوبصورت اور بڑا مضبوط ہونا چاہیئے۔

کرتری شستر۔ سنایو۔ سُوتر اور بال وغیرہ کاٹنے کے کام آتا ہے۔

نکھ شستر۔ ٹیڑھی اور سیدھی دھار والا ہوتا ہے۔ اس کا مُنہہ دو طرف ہوتا ہے۔ اور نو اُنگل لمبا ہوتا ہے۔ یہ باریک شلیہ کے نکالنے اور چھیدن بھیدن اور چھُپی ہوئی چیز کے لیکھن میں کام آتا ہے۔

دنت لیکھن شستر کے چار پہلو ہوتے ہیں۔ اور ہر طرف ایک ایک دھار ہوتی ہے۔ یہ دانتوں کی صفائی کے کام آتا ہے۔

سوچی شستر (سوئی) تین قسم کے ہوتے ہیں۔ گول۔ گوڑھ اور دیرگھ یہ سینے کے کام آتے ہیں۔ جس جگہ گوشت بہت موٹا ہو۔ وہاں تین اُنگل

لمبی اور سر کونی سوئی کا استعمال ہوتا ہے۔ جہاں گوشت تھوڑا ہو۔ اور ہڈی جوڑ وغیرہ کے برنوں کو سینا ہو۔ وہاں دو اونگل لمبی سوئی کا استعمال کرنا چاہیے پکو اور آم آشے کے مرم ستھانوں میں باریک مُنہہ والی قوس نما اور ڈھائی اونگل لمبی سوئی کا استعمال کرنا چاہیئے۔

سوچی کورچ شستر۔ چار اونگل لمبی اور بالکل گول سات یا آٹھ سوئیوں کو باندھ کر بنایا جاتا ہے۔ اور نیلکا۔ وینگ نیز بالوں کے گرانے اور کوٹنے کے کام آتا ہے۔

کھج شستر۔ ایسے آٹھ کانٹوں سے ہل کر بنتا ہے۔ جو آدھ انگل لمبے اور گول مُنہہ والے ہوتے ہیں۔ اسکے ذریعہ ناک کو متھ کر خون نکالا جاتا ہے۔

یُوتھکا شستر۔ کرن پالی کے ویدن میں کام آتا ہے۔ اس کا مُنہہ پھول کے شگوفے کی طرح ہوتا ہے۔

آرا شستر کا مُنہہ نصف اونگل اور گول ہونا چاہیئے۔ اور پچھلا حصہ چوکور۔ یہ ایسی سوج کو جس کے پکنے میں شبہ ہو۔ دیکھنے کے کام آتا ہے۔ نیز موٹی کرن پالی کو بیندھنے کے کام آتا ہے۔ جب کرن پالی بہت موٹی ہو تو اُس کے بیندھنے کے لئے ایسا سوچی شستر لینا چاہیئے۔ جو تین انگل لمبا اور تین چوتھائی کھو کھلا ہو۔

جونک۔ کھشار۔ داہن۔ کانچ۔ اُپلے۔ ناخن وغیرہ انو شستر کہلاتے ہیں۔ اور ان میں لوہے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ایسے ہی حسب ضرورت اور بھی نیتر و شستر بنائے جا سکتے ہیں۔

تمام شستر اُت پاٹن۔ پاٹن۔ سیویہ۔ الیشن۔ لیکھن۔ پرچھن کٹن۔ چھیدیہ۔

بھیدیہ - وَیدِ - منتھر - گرہ اور داہ کے کام آتے ہیں۔

کُند ہونا - کُھنڈاپن - پتلاپن - موٹاپن - چھوٹائی - لمبائی - خم اور کُھردری دھار یہ ششتروں کے آٹھ دوش (عیب) کہلاتے ہیں۔

چھیدن - بھیدن اور لیکھن کرموں کے لئے ششتروں کو بڑی ہوشیاری سے دستے اور پھل کے درمیان میں سے ترجنی - مدھیما اور نر انگشت کے ساتھ پکڑنا چاہیئے۔ وسراون کرم کے لئے انہیں ترجنی اور انگوٹھے کے ساتھ دستے پر سے پکڑیں۔

دریہہ مُکھ ششتر کو مُنہہ سے اسطرح پکڑیں کہ اُسکا پچھلا سرا ہتیلی سے گھرا ہُوا ہو باقی ہتھیاروں کو پچھلی طرف سے اسطرح پکڑیں جس سے کہ سہولت ہو۔

ششتر کا کیس نو اونگل چوڑا - بارہ اونگل لمبا اور مضبوط ہونا چاہیئے نیز اس میں ہر اوزار کا الگ الگ خانہ بنا ہُوا ہو۔ یہ کیس ریشم - پتّوں - اُون - کوشیچ - دُکوُل یا نرم چمڑے کا اور مضبوطی سے سیا ہونا چاہیئے۔ اسے بند کرنے کے واسطے اُوپر کے ڈھکنے میں سلائی لگی ہونی چاہیئے۔

نازک مزاج اشخاص کا خُون نکالنے کے لئے جونکوں سے کام لینا چاہیئے۔ لیکن جو جونکیں خراب پانی - مچھلی - مینڈک اور سانپ کی لاش کی سڑاند سے پیدا ہوں - سُرخ - سفید - سیاہ - چنچل - موٹی - لیسدار - دھاری دار اور بالوں والی ہوں - وُہ زہریلی ہوتی ہیں - ایسی جونکوں کے لگانے سے خارش - پاک - بخار - جگر وغیرہ کی تکلیف ہو جاتی ہے - جب کبھی غلطی سے ایسی حالت ہو جائے - تو زہریا رکت پت کا سا علاج کرنا چاہیئے۔

صاف پانی سے پیدا ہونے والی - بے زہر - خاکستری رنگ کی - گول

نیلے رنگ کی دھاریوں والی۔ کُشا کے رنگ کی پُشت والی۔ پتلی اور زرد شکم والی جونکیں اچھی ہوتی ہیں۔
اِن میں سے بھی جن جونکوں کا خُون اچھی طرح سے نہ نکالا گیا ہو۔ جو متواتر لگائی جاتی رہی ہوں۔ جو پانی کو پاکر خوش ہو جاتی ہوں۔ وہ مست جونکیں کہلاتی ہیں۔ اور لگانے کے قابل نہیں ہوتیں۔
جن جونکوں کا لگانا منظور ہو۔ اُنہیں ہلدی کے پانی میں ڈبو کر کانجی۔ تکر۔ یا پانی میں ڈال کر نکال لیں۔ اور پھر لگائیں۔ اگر جونکیں جمپٹ نہ سکیں۔ تو بدن کی جگہ پر تھوڑا سا گھی لگا لینا چاہیئے۔ یا وہاں سے شستر کے ساتھ تھوڑا سا خُون نکال لینا چاہیئے۔ اور جب وُہ خُون کو پینا شروع کریں۔ تو اُن کو نرم کپڑے سے ڈھانپ دیں۔
جونکیں خراب خُون کو صاف میں سے یُوں الگ کر لیتی ہیں۔ جیسے ہنس پانی ملے دودھ میں سے دودھ کو پی لیتا ہے۔ اور پانی کو چھوڑ دیتا ہے۔
جونکوں کے کاٹنے کی جگہ پر اگر سوئی چُبھنے کا سا درد ہو۔ یا خارش معلُوم ہوتی ہو۔ تو جونکوں کو فوراً اُتار لینا چاہیئے۔ اور اِن میں سے خُون نکال دینا چاہیئے جونکوں کے مُنہ کو نمک اور تیل لگا کر نرم کنڈن سے خُون نکالنا چاہیئے۔
پھر اُنہیں سات دن تک کسی جگہ نہ لگائیں۔ تاکہ وُہ مست نہ ہو جائیں۔
اگر جونکوں کا پیا ہُوا خُون بخوبی نکل جائے۔ تو وُہ جوں کی توں ہو جاتی ہیں لیکن اگر اُن کو زیادہ دبا کر خُون نکالا جائے۔ تو وہ تھک جاتی ہیں۔ یا مر جاتی ہیں۔ لیکن اگر خُون بخوبی نہ نکالا جائے۔ تو وُہ جکڑ جاتی ہیں۔ اور مست ہو جاتی ہیں۔

اِن جونکوں کو ایک گھڑے سے دُوسرے گھڑے میں بدلتے رہنا چاہیئے اور ان گھڑوں میں چکنی مٹّی ملا پانی بھرا ہونا چاہیئے۔ اس طرح سے اُن کی سڑاند اور رال وغیرہ دُور ہو جاتی ہے۔ ورنہ اُن کے زہریلے ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

اگر دلنشوں میں سے خُون اچھی طرح سے نہیں نکل سکا۔ تو ہلدی۔ گُڑ اور شہد ملا کر لگا کر خُون نکال دینا چاہیئے۔ بعد میں ایک سو پانی سے دھوئے ہوئے گھی کا پھویہ لگانا چاہیئے۔ اور ٹھنڈی چیزوں کا لیپ کریں۔

خراب خُون کے نکل جانے سے تکلیف زدہ عضو کو فوراً آرام ہو جاتا ہے اپنے مقام سے ہلا ہُوا خراب خُون دنش کے مقام پر پہُنچ کر ٹھہر جاتا ہے۔ اور وہاں پر پڑا رہنے سے خرابی کا باعث بن جاتا ہے۔ اِس لئے ایسے خُون کو دوبارہ جونکیں لگوا کر نکلوا دینا چاہیئے۔

رکت پت کے خراب ہونے پر الابو اور گھٹکا نہ لگوائیں۔ کیونکہ اِن میں اگنی کا ملاپ ہوتا ہے۔

الابو اور گھٹکا کف وایو کی خرابی میں خُون نکالنے کی غرض سے لگوانے چاہئیں کف سے خراب شُدہ خُون میں سینگی ہرگز نہ لگوائیں۔ کیونکہ اِس سے کف اُلٹا خرابی کا باعث بن جاتا ہے۔

وات پت کی خرابی میں سینگی سے خُون نکلوانا چاہیئے۔ اور جس حصے سے خُون نکلوانا ہو۔ اُس حصے کے اُوپر کی طرف رسی یا کپڑے کو ہموار طور پر مضبوطی سے باندھ دینا چاہیئے۔

سنایو۔ سندھی۔ ہڈی اور مرم ستھانوں کو چھوڑ کر پچھنے لگانے چاہئیں۔

اور پچھنے نیچے سے شروع کر کے اُوپر کو لے جانے چاہئیں۔ وُہ نہ بہت گھنے ہوں۔ نہ ترچھے ہوں اور نہ گہرے۔ اور نہ ایک پر دُوسرا لگے۔

کسی ایک حصّے میں رُکے ہوئے خراب خُون کو پچھنوں سے اور جمے ہوئے خُون کو جونکوں سے نکال دینا چاہیئے۔ سوئے ہوئے حصے کو سینگی سے ٹھیک کرنا چاہیئے۔ اگر وُہ خُون سب جگہ پھیلا ہُوا ہو۔ تو فصد سے نکالدینا چاہیئے۔ خُون کی پنڈی میں پچھنے لگانے چاہئیں۔ جب خُون گاڑھا ہو۔ تو جونکیں لگوائیں۔ اگر جلد میں ہو۔ تو الابو۔ گھٹکا اور سینگی لگوائیں۔ اگر خراب شُدہ خُون سارے حصہ میں پھیلا ہُوا ہو۔ تو فصد کرائیں۔

وات پت اور کف کے مقامات میں ٹھہرے ہوئے خراب خُون کو سینگی جونک اور الابو سے بالترتیب دُور کرنا چاہیئے۔ جس جگہ سے خُون نکالا گیا ہے۔ وہاں ٹھنڈے لیپوں کے لگانے سے اگر وات کے سبب درد سوج یا خارش ہو جائے۔ تو اُس مقام پر گرم گھی سے سنچن کرنا چاہیئے۔

ستائیسواں ادھیائے

اب شراویدھ (تدبیر فصد) کا بیان کیا جاتا ہے۔

اچھا خُون میٹھا اور قدرے نمکین ہوتا ہے۔ وہ نہ گرم ہوتا ہے۔ نہ سرد اور نہ گاڑھا۔ اس کا رنگ پدم۔ بیر بہوٹی اور سونے کے رنگ کا سا۔ نیز بھیڑ اور خرگوش کے خُون کے رنگ کا سا سُرخ ہوتا ہے۔ اور اس اچھے خُون سے ہی جسم کا قیام ہے۔

خُون عام طور پر پت اور کف سے خراب ہو جاتا ہے۔ پھر اِس سے مندرجہ ذیل امراض پیدا ہو جاتی ہیں:۔ وسرپ۔ وِدردھی۔ تلی۔ گلم۔ اگنی مند۔ بخار۔ مُنہہ۔ آنکھ اور سر کے امراض۔ مد۔ پیاس۔ مُنہہ کا ذائقہ نمکین ہو جانا۔ کشٹھ۔ وات رکت۔ پت رکت۔ چرپرے اور کھٹّے ڈکاروں کا آنا۔ بھرم چکّر۔ نیز جن بیماریوں کو سرد۔ گرم۔ مرغن۔ روکھے وغیرہ ٹھیک علاجوں سے بھی آرام نہ آسکے۔ وُہ بھی خُون کی خرابی سے سمجھنی چاہئیں۔ ان بیماریوں میں خُون نکالنے کے لئے فصد کرانا چاہیئے۔ سولہ سال سے کم اور ستّر سال سے اُوپر کی عُمر میں فصد کرانا منع ہے۔

اَسنگدھ۔ اسویدت یا اتی سویدت۔ واتج روگ والے۔ حاملہ۔ زچہ۔ بدہضمی والے۔ پت رکت والے۔ دمہ اور کھانسی کے مریض۔ اتی سار والے۔ پیٹ کی امراض والے۔ قے۔ پانڈو روگ والے۔ سارے جسم کی سوج والے۔ ستیہہ پان کرنے والے اور سنیہن سویدن وغیرہ پانچوں کرموں میں۔ پرورت شخص کو بھی فصد کا کرانا منع ہے۔

فصد کھولنے سے پہلے شِرا کو باندھ لینا چاہیئے۔ شگاف ترچھا نہ دیں۔ اور نہ ایسی شِرا کو بیدھیں۔ جو اُبھری ہوئی نہ ہو۔ بہت سردی اور بہت گرمی۔ زیادہ ہوا چلنے اور ابر محیط آسمان ہونے کے وقت فصد نہ کھولنی چاہیئے۔ ان حالتوں میں فصد جبھی کرانی چاہیئے۔ جبکہ مرض کی شدّت میں فصد کی نہائیت ہی ضرورت محسوس ہو۔

سر اور آنکھ کی امراض میں پیشانی۔ اپانگ یا ناک میں سے فصد کھلوانا چاہیئے۔ کان کی امراض میں کان کے پاس کی شِراؤں سے فصد کھلوانا چاہیئے۔

ناک کی امراض میں ناک کے قریب کی شِرا کھولنی چاہیئے۔
بگڑے ہوئے زکام میں ناک اور پیشانی کی شرا کا فصد کھلوانا چاہیئے۔
مُنہہ کی امراض میں زبان۔ ہونٹ۔ جبڑا اور تالو کے پاس کی شرا کا فصد کھلوائیں
جتر وہڈی کے اُوپر کی گرنھیوں میں گردن۔ کان۔ شنکھ اور سر کی شرا کا فصد کھلوائیں۔
اُنماد میں چھاتی۔ اُپانگ اور للاٹ کے پاس کی شرا کا فصد کھلوائیں۔
مرگی میں جبڑوں کے جوڑ کی شِرا کا فصد کھلوانا چاہیئے۔ یا اُس شِرا کا جو سارے جبڑوں میں واقع ہے۔ یا ابروؤں کے درمیان کی شِرا کا فصد کھلوانا چاہیئے۔
ودردھی اور پسلی کے درد میں پسلی۔ کوکھ اور پستانوں کے بیچ میں واقع ہونے والی شرا کا فصد کھلوائیں۔
تیسرے دِن کے تپ میں کندھوں کی درمیانی شرا کا فصد کھولیں۔
چوتھے دن کے تپ میں سکندھ کے نیچے جانیوالی شِرا کا فصد لینا چاہیئے۔
اُس پیچش میں جس میں سخت درد بھی ہوتا ہو۔ شرونی سے نیچے دو اونگل واقع ہونے والی شرا کا فصد کھلوانا چاہیئے۔
منی اور اعضائے تناسل کی بیماریوں میں عضو تناسل کی شرا سے خون نکالنا چاہیئے
گل گنڈہوں میں ران کی شِرا سے خون نکالا جانا چاہیئے۔
رینگھن کے درد میں زانو سے چار اونگل نیچے یا چار اونگل اوپر کی شرا میں سے خون نکالیں۔
ٹانگ کے درد میں گھٹنے سے چار اونگل اُوپر۔
کروشٹک شیرش میں بھی گھٹنے سے چار اونگل اُوپر فصد کھلوائیں۔

پادواہ۔کھڈ۔ ہرش۔ ویادھی۔ دات کنٹک اورچپ روگ میں سشپرؔ مرم کے اُوپر کی طرف دو اونگل کے فاصلے پر سے فصد کھلوائیں۔

وشواچی روگ میں رنیگھن کی ہدائت پر عمل کریں۔ اگر وہ شرا وہاں نظر نہ آئے۔جہاں اُس کا بیان کیا گیا ہے۔ تو اُس کے قریب کی دُوسری شرا میں سے فصد کھلوا دینی چاہیئے۔لیکن خیال رہے۔ کہ وہاں مرم سنھان نہ ہو۔

ترو تازہ اور طاقت ور آدمی کو فصد کھلوانے سے پہلے سب سامان فصد کا اکٹھا کر لینا چاہیئے۔ اور سوستی واچن کرا لینا چاہیئے۔ نیز مرغن رس اور خوراک کھا لینی چاہیئے۔ اور اگنی اور دُھوپ تاپ کر سویدت ہو لینا چاہیئے۔ اور زانو کے برابر بلند نشستگاہ پر بیٹھ جانا چاہیئے۔ نرم کپڑے سے بالوں کو باندھ لینا چاہیئے۔ اور دونو کہنیوں کو زانو پر رکھ کر بازوؤں کو بلند کر لینا چاہیئے۔ نیز ہاتھوں میں کپڑا اکٹر رکھنا چاہیئے۔ پھر کندھوں کو دبائیں۔ اور دانتوں کو آپس میں رگڑیں کھانسیں اور پیٹ کو پھلائیں۔

بعد میں پُشت پر کپڑا لپیٹ کر فصد کھلوانے والے کو نیترن کرلیں۔ اور کپڑے کو گردن میں ڈال کر اندر کی طرف بائیں ہاتھ کی ترجنی اُنگلی دیدیں۔ یہ طریقہ ایسی ناڑیوں کے فصد کے لئے ہے جن کا مُنہہ اندر کو نہیں ہے۔ بعد ازیں وید بائیں ہاتھ کی مدھیم اُنگلی سے تاڑن کرے۔ اور چھوکر یا انگوٹھے سے دبا کر اُٹھی ہوئی ناڑی کو جان لے۔ ایسی ناڑی پر درمیان میں یا فصد کھولنے کی جگہ پر بائیں ہاتھ میں لئے ہوئے کٹھاری شستر سے نشان کر دینا چاہیئے۔ اور ایسی حالت میں ناڑی کا فصد کھولیں جبکہ وُہ بالکل ساکن ہو۔

اور وریہہ مکھ شستر سے تاڑن وبیدھن کرم کرکے انگوٹھے سے دبانا چاہیئے۔

جب ناک کی ناڑی کا فصد کھولنا ہو۔ تو انگوٹھے کے ساتھ ناک کے اگلے حصہ کو دبا کر اُپ ناسکا کے پاس کے حصے میں واقع ہونے والی ناڑی کی فصد کھولیں۔

جب زبان کی ناڑی کا فصد کھولنا ہو۔ تو زبان کا اگلا سرا اُٹھا کر اور دانتوں کے سہارے کھڑا کر کے نیچے کے حصے میں فصد کھولنا چاہیئے۔

گردن میں فصد کھولنے کے لئے چھاتیوں سے اوپر نیترن کر لینا چاہیئے۔ پہلے زانوؤں پر بازو پھیلا کر اور ہاتھوں میں پتھر لے کر گھٹنی سے اُوپر گردن تک ملیں۔ اور جس ناڑی کا فصد کھولنا ہو۔ اُس کے اوپر کپڑا باندھ لیں۔

ہاتھ کی ناڑی کا فصد کھولنے کے لئے بازوؤں کی کہنیوں کو نہ پھیلائیں۔ اور آرام سے بیٹھ جائیں۔ اور مُٹھی اس طرح سے بند کر لیں۔ کہ انگوٹھا اُنگلیوں کے نیچے آ جائے۔ نیز فصد کھولنے کے مقام سے چار اونگل اُوپر کپڑا باندھ لینا چاہیئے۔

پسلیوں کی ناڑیوں کا فصد لینے کے لئے بازوؤں کو پھیلا لینا چاہیئے۔

اور اندری کا فصد ایسی حالت میں کھولنا چاہیئے۔ جبکہ اندری ایستادہ ہو۔

ٹانگ کا فصد کھولنے کے لئے ٹانگ کو سیدھا رکھنا چاہیئے۔

پاؤں کی اُنگلی کا فصد کھولنے کے لئے پاؤں کو زمین پر ہموار رکھ لینا چاہیئے۔ اور زانو سے ٹخنے تک ہاتھوں سے اچھی طرح دبائے رکھیں۔ نیز دُوسرا پاؤں تھوڑا سا اس پاؤں کے اوپر آیا ہوا ہو۔ اور جس طرح ہاتھ کی فصد کے اثنا میں بتایا گیا ہے۔ یہاں بھی فصد کے مقام سے چار اونگل اُوپر کپڑا باندھ کر فصد کھولنا چاہیئے۔

نیز ہر جگہ نیترن کر لینا چاہیئے۔

جسم کے گوشت والے حصے کو کاٹنے کے لئے وریہ مکھ شستر کو وریہ کے

برابر اندر داخل کریں۔ اور جہاں ہڈی ہو۔ وہاں آدھے جو کے برابر کٹھار کا شستر داخل کرنا چاہیئے۔ اچھے فصد سے خُون کی دھار نکلیگی۔ اور جب بنیترن کھول دیا جائیگا۔ تو خُون بہنے سے رُک جائیگا۔ تھوڑا بید ھنے سے تھوڑا خُون نکلتا ہے اور خراب بندھنے سے آوازدار خُون نکلتا ہے۔ جب بہُت بندھا جائے۔ تو خُون مُشکل سے رُکتا ہے۔ خوف۔ مورچھا۔ بنیترن کا ڈھیلاپن۔ اوزار کی کُندی۔ اتی ترپتی۔ کمزوری۔ حاجات ضروریہ کا غلبہ اور اسویدت ہونا خُون کے نہ نکلنے کے باعث ہیں۔

جب خُون اچھی طرح سے نہ نکلے۔ تو واوڑنگ۔ نگھر۔ مرچ۔ سونٹھ۔ ہلدی۔ تگر۔ گھر کے دہوئیں اور نمک کو تیل میں ملا کر شرا کے مُنہہ پر لیپ کر دینا چاہیئے اچھی طرح سے خُون نکل جانے پر نیم گرم تیل اور نمک کا لیپ کر دینا چاہیئے۔ شروع میں خراب خُون کُسنبے کی طرح قلوے زرد رنگ کا نکلتا ہے۔ جب خُون اچھی طرح سے نکل کر خود بخود بند ہو جائے۔ تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ صاف خُون آگیا ہے۔ پھر اُسے نکلنے سے روک دینا چاہیئے۔ اگر غشی واقع ہو جائے۔ تو بنیترن کو کھول دینا چاہیئے۔ اور پنکھے سے ہوا کرنی چاہیئے۔ جب ہوش آجائے۔ پھر خُون نکالیں۔ اگر دوبارہ غشی آجائے۔ تو اُس دن خُون کا نکالنا بند رکھیں۔ اور دُوسرے یا تیسرے دن خُون نکالیں۔

والو کی خرابی میں خُون سیاہی مائل سُرخ نکلتا ہے۔ خُشک ہوتا ہے۔ زور سے نکلتا ہے۔ صاف اور جھاگدار ہوتا ہے۔

پت کی خرابی میں زردی مائل سیاہ۔ بدبودار۔ غیر منجمد۔ گرم اور چیندرکا ذائقہ والا خُون نکلتا ہے۔

کف کی خرابی میں مرغن۔ سفیدی مائل سُرخ۔ تاروں والا۔ لیس دار اور گاڑھا خُون نکلتا ہے۔

اگر دو دو دوشوں کی خرابی والا ہو۔ تو اُن دو دو دوشوں کی علامات والا۔ اگر تینوں دوشوں کی خرابی والا ہو۔ تو خُون میلا اور گاڑھا نکلتا ہے۔

جب طاقتور آدمی کا خُون خراب ہو جائے۔ تو ایک پرست سے زیادہ خُون نہ نکلوانا چاہیئے۔ خُون کے زیادہ نکل جانے سے موت یا سخت قسم کی وات امراض کا ڈر ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں مالش کرنی چاہیئے۔ یخنی دودھ اور خُون پلانا چاہیئے۔

خُون کے نکل جانے پر پٹیرن کو آہستہ سے کھول کر ٹھنڈے پانی سے فصد شُدہ مقام کو دھو کر اُوپر تیل میں بھگویا ہُوا پھویہ رکھ دیں۔ اور ناڑی کے مُنہ کو اچھی طرح سے باندھ دینا چاہیئے۔ وات وغیرہ دوشوں کی خرابیوں کو سمجھ کر اُسی دن کی شام کو یا دوسرے دن پھر خُون نکلوانا چاہیئے۔

جس شخص کے خُون میں خرابی بہت زیادہ ہے۔ اُسے سنیہن آدی کرم کرا کے پندرہ دن کے بعد پھر خُون نکالیں۔

اگر تھوڑا سا خراب خُون باقی رہ جائے۔ تو مرض زور نہیں پکڑ سکتا۔ اِس لئے اُسے رہنے دینا چاہیئے۔ مگر زیادہ خُون کا نکلوانا مضر ہے۔

اگر خراب خون زیادہ مقدار میں رہ جائے۔ تو اُسے سینگی وغیرہ دیگر طریقوں سے نکال دینا چاہیئے۔ یا خُون کو صاف کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ شیت اُپچار سے یا پت رکت کے علاج سے یا قے وجلاب وغیرہ سے یا خُون کو خشک کر دینے سے خراب خُون صاف ہو جاتا ہے۔

اگر خُون نہ ٹھہرے۔ تو فوراً اُس کے روکنے کا انتظام کرنا چاہیئے۔ لودھ۔ پرینگو پتنگ۔ ماش۔ ملیٹھی۔ گیرو۔ مٹّی کا ٹھیکرا۔ سرمہ۔ چراغ کا پھول۔ میٹھے درختوں کی چھال اور انگوریاں اِن چیزوں کے سفوف کو برن کے مُنہ پر دھوڑ دیں۔ اور پرمک آدی گن کی ادویات کا خیسانده پئیں۔

اُسی ناڑی کو کسی دُوسری جگہ سے کھولنا بھی خُون کو بند کر دیتا ہے۔ یا گرم سلاکا سے ناڑی کے سرے کو جلا دینا چاہیئے۔ خُون بند ہو جائیگا

نیشتر کے لگانے سے دُوسرے راستوں میں گئے ہوئے دوش اپنے اپنے مقامات پر آجاتے ہیں۔ اور جب تک خراب شُدہ دوش اپنے اپنے مقامات پر نہ آجائیں۔ تب تک مناسب آہار وہار سے کام لینا چاہیئے۔

خون کے نکالنے پر بہُت گرم۔ بہُت سرد۔ بہُت ہلکا اور دیہن کھانا پینا مفید نہیں ہوتا۔ یعنی جب تک جسم میں ٹھیک طور پر خُون نہ آجائے۔ قوّت ہاضمہ کی خاص طور پر حفاظت کرنی چاہیئے۔

صاف خُون والے شخص کی رنگت صاف اور اندریاں چُست ہوتی ہیں۔ اور اپنے فرائض میں تت پر ہوتی ہیں۔ اُس کے ہاضمے کی قوت ٹھیک ہوتی ہے۔ اور ہمیشہ سُکھی رہتا ہے۔ نیز اُس کا جسم تروتازہ اور طاقتور ہوتا ہے۔

اٹھائیسواں اُدھیائے

اب شلیہ نکالنے کی تدابیر بیان کی جاتی ہیں۔

شلیہ پانچ طرح سے جسم میں داخل ہوتا ہے۔ خمدار۔ سیدھا۔ ترچھا۔ اونچا اور نیچا۔
جہاں شلیہ ہو۔ وہاں یہ علامات پائی جاتی ہیں۔ رنگت سیاہ۔ درد۔ سوج
بار بار خون کا نکلنا اور اُس حصے کا اُبھرا ہُوا ہونا یا بلبلے کی طرح ہونا۔ نیز
اس کے آس پاس پھنسیاں ہو جاتی ہیں۔ اور وہاں کا گوشت نرم ہو جاتا ہے۔
جب شلیہ چمڑے میں ہو۔ تو وہاں کی رنگت بدل جاتی ہے۔ اور سختی
و لمبائی آجاتی ہے۔
جب شلیہ گوشت کے حصے میں ہو۔ تو چوشن ہوتا ہے۔ سوج بڑھتی
جاتی ہے۔ اور اگر ہاتھ لگایا جائے۔ تو برداشت نہیں ہو سکتا۔ اور برن
کے مُنہ پر انگور نہیں آتا۔
شلیہ کے پیشی میں داخل ہونے سے وہی علامات پائی جاتی ہیں۔ جو
گوشت میں گھسنے کی حالت میں پائی جاتی ہیں۔ مگر اس میں سوج نہیں ہوتی۔
شلیہ کے سنایو میں داخل ہو جانے سے آکھشیپ (سکڑاہٹ)۔ آشوب
جکڑاہٹ اور درد ہوتا ہے۔
سنایو میں داخل ہونے والا شلیہ بمشکل نکلتا ہے۔
اگر شلیہ شِرا میں داخل ہو جائے۔ تو شِرا پھول جاتی ہے۔
اگر سروت میں داخل ہو جائے۔ تو سروت کا کام رُک جاتا ہے۔
اور اُس کی حالت بدل جاتی ہے۔
اگر شلیہ دھمنی میں داخل ہو جائے۔ تو خون وایو سے ملا ہُوا جھاگدار نکلتا ہے۔
جی متلاتا ہے۔ اور اعضا شکنی ہوتی ہے۔
شلیہ کے ہڈی کے جوڑ میں داخل ہو جانے سے بڑا سنگھرش (ہل چل)

ہوتا ہے۔ اور ہڈی بھر جاتی ہے۔ ہڈی میں داخل ہو جانے سے کئی قسم کی درد ہوتی ہے۔ اور سوج ہو جاتی ہے۔

شلیہ جب جوڑ میں بھی ہو۔ تو جوڑ کی حرکت بند ہو جاتی ہے۔ اور باقی تکالیف ہڈی کی طرح ہی ہوتی ہیں۔

جب شلیہ گوشت میں داخل ہو جائے۔ تو گوشت پھول جاتا ہے۔ اپھارہ ہو جاتا ہے۔ اور برن کے مُنہہ سے پاخانہ و پیشاب وغیرہ دکھائی دینے لگتے ہیں۔

شلیہ جب مرم ستھان میں چلا جائے۔ تو وہی علامات پائی جاتی ہیں۔ جو مرم ویدھن کی ہوتی ہیں۔

چمڑے میں داخل ہونے والے شلیہ کا اندازہ مُختلف قسم کے مواد اور علامات بیان کردہ سے کرنا چاہیئے۔

شلیہ کے نکال دینے سے شُدھ دیہہ والے اشخاص کے برن پر جلدی انگور آجاتا ہے۔ اگرچہ دوش کے کوپ۔ چوٹ لگنے یا ہلنے سے پھر بھی تکلیف ہو سکتی ہے۔ جب شلیہ اندر گُم ہو جائے۔ تو اُسے دریافت کرنے کے لئے مالش۔ پسینہ اور مردن سے کام لینا چاہیئے۔ یعنی ان کرموں سے جس جگہ درد معلوم ہو۔ جہاں سرخی آجائے۔ جہاں جلن اور شوب ہو۔ جہاں پر مالش کرنے سے گھی جلدی جذب ہو جائے۔ اور جہاں پر لیپ جلدی سُوکھ جائے۔ وہیں شلیہ کا قیام سمجھ لینا چاہیئے۔

اگر شلیہ گوشت میں گُم ہو جائے۔ تو جلاب وغیرہ کرم کرانے چاہئیں ان کرموں سے لاغری اور ڈھیلا پن آجائیگا۔ اور شلیہ ستھان میں شوب ہوگی

اور سُرخی آجائیگی۔

اسی طرح پیشی۔ ہڈی اور گوشت میں شلیہ کی جانچ کرنی چاہیئے۔ ہڈی میں گُم ہونے والے شلیہ کو ہڈّی پر مالش کرنے۔ پسینہ دینے۔ باندھنے دبانے۔ مردن کرنے۔ پھیلانے اور سکیڑنے سے شلیہ کی جانچ ہوسکتی ہے۔ نیز جوڑ میں گُم ہونے والے شلیہ کی طرح سے اُسکی پہچان ہوسکتی ہے سنایو۔ شرا۔ سروت اور دھمنی میں گُم ہونے والے شلیہ کی پہچان کا طریقہ یہ ہے۔ کہ رتھ میں گھوڑوں کو جوڑ کر ناہموار راستے پر جلدی جلدی چلائیں۔ رتھ کے نیچے اوپر ہونے سے شلیہ کی جگہ پر تکلیف معلوم ہوگی۔ اور عام طور پر حرکت کرنیسے بھی جہاں تکلیف معلوم ہو۔ وہیں شلیہ کا مقام سمجھنا چاہیئے

جو شلیہ گول چوکور۔ موٹا یا مثلث نما ہو۔ اور نظر نہ آئے۔ اُسے برن کی شکل سے معلوم کرنا چاہیئے۔ اِن کے نکالنے کی تدابیر دو قسم کی ہوتی ہیں (۱) پرتی لومک اور (۲) الولومک۔

پرتی لومک اس تدبیر کو کہتے ہیں۔ جس سے شلیہ اُس راستے کے مخالف نکالا جائے۔ جس سے وہ داخل ہؤا تھا۔ اور

الولومک وُہ تدبیر کہلاتی ہے۔ جس سے شلیہ کو اُسی راستے سے نکالا جائے جس سے وُہ اندر داخل ہؤا تھا۔

اُرداچین شلیہ کو پرتی لومک طریقے سے نکالنا چاہیئے۔ اور پراچین شلیہ کو الولومک طریقے سے۔

جو شلیہ ترچھا گیا ہو۔ اُسے ایسے طریق سے نکالیں۔ کہ وہ آسانی سے نکل آئے۔ مثلاً جگہ کو آس پاس سے چھیل لیں۔

چھاتی۔بغل۔ونکھشن اور پسلیوں میں سے شلیہ کو نرگھاتن نہ کریں۔نیز اُس شلیہ کو بھی نرگھاتن نہ کریں۔جو پرتی لومک طریق سے نکلنے کے قابل ہے یا جس کا برن بلبلے کی مانند ابھرا ہُوا ہے۔یا جو چھیدنے کے قابل۔ہے۔ یا جس کا مُنہہ موٹا ہے۔نیز ایسا شلیہ بالکل نہ نکالنا چاہیئے۔جس کے نکالنے سے موت واقع ہونے کا اندیشہ ہو۔نیز جو اندر گم ہو گیا ہے۔اور جس کے گُم ہونے سے کوئی اُپدرؤ پیدا نہیں ہُوا۔

جس شلیہ تک ہاتھ پُہنچ سکتا ہے۔اُسے ہاتھ ہی سے نکال لینا چاہیئے۔ جس شلیہ تک ہاتھ نہیں پہنچتا۔لیکن وہ دکھائی دیتا ہے۔اُسے سنگھ مکھ۔ اہی مکھ۔مکر مکھ۔درمی مکھ اور کرکٹ مکھ ینتروں سے نکالنا چاہیئے۔جو شلیہ نظر نہیں آتا۔لیکن برن کے مقام سے پکڑا جا سکتا ہے۔اُسے کنک مکھ۔ برنگھا مکھ۔کرڈ مکھ۔شراری مکھ اور والیُں مکھ ینتروں سے نکالنا چاہیئے۔

جو شلیہ جلد ہی میں ہو۔اُسے سندنش سے نکالنا چاہیئے۔

جو شلیہ کھو کھلا ہے۔اور جلد وغیرہ ہی میں ہو۔اُسے تال ینتروں سے نکالنا چاہیئے۔ جو شلیہ کھو کھلے مقام میں ٹھہرا ہُوا ہے۔اُسے ناڑی ینتروں سے نکالنا چاہیئے۔

باقی شلیوں کو حسب موقع مناسب ینتروں سے نکالنا چاہیئے۔

شلیوں کے نکالنے کا طریق یہ ہے۔کہ پہلے ششتر سے برن کے مقام کو چھیل کر اور اُس میں سے خُون نکال کر گھرت سے سویدن کریں۔پھر کپڑے کے ساتھ گھی اور شہد ملا کر باندھ دیں۔اور سنیہہ ودھی میں بیان کئے ہوئے طریق پر عمل کریں۔

اگر شلیہ شِرا یا سنایو میں داخل ہو گیا ہے۔تو اُسے شلاکا سے ہلا کر ڈھیلا

کرکے نکالنا چاہیئے۔

دل میں گھسے ہوئے شلیہ کو نکالنے سے پہلے خوف زدہ شخص کے مُنہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے دے لینے چاہئیں۔ پھر مناسب طریقوں سے اُس شلیہ کو نکال لیں۔

جو شلیہ مشکل سے کھینچا جا سکے۔ اُسے مناسب طریقوں سے اپنے رستے پر لا کر باہر نکالنا چاہیئے۔ جب شلیہ ہڈی میں گھس گیا ہو۔ اور نظر آتا ہو۔ تو اُسے پاؤں کے بل پر زور ڈال کر کھینچ لینا چاہیئے۔ اگر اس طرح سے بھی نہ نکل سکے۔ تو طاقتور نوکروں سے پکڑوا کے نکلوانا چاہیئے۔ اگر اس طرح سے بھی نہ نکل سکے۔ تو اُس کے منہ کو ٹیڑھا کرکے ہوشیاری سے کمان کی رسّی سے باندھ کر گھوڑے کے مُنہ سے باندھ دیں۔ مگر گھوڑے کے چاروں پاؤں اور مُنہ اس طرح سے قابو کئے ہوں۔ کہ وُہ ہل نہ سکتا ہو۔ جب شلیہ بندھی ہوئی کمان کی رسی گھوڑے کے مُنہ سے بندھ جائے۔ تو گھوڑے کو زور سے چابک لگائیں۔ تو اُس جھٹکا مارنے سے شلیہ خود بخود باہر نکل آئیگا۔

اسی طرح درخت کے کسی ٹہنے کو نیچے جُھکا کر اُس سے شلیہ کو باندھ کر ٹہنے کو لیکا یک چھوڑ دینے سے بھی شلیہ نکل آتا ہے۔

جس شلیہ والے شخص کا جسم کمزور ہو گیا ہو۔ اُسے بانس وغیرہ کی چھپٹیوں سے باندھ کر شلیہ کو نکالنا چاہیئے۔

جس شلیہ والے شخص کو سوج ہو گئی ہے۔ اُس کے متورّم مقام کو پھاڑ کر شلیہ کو نکالنا چاہیئے۔

جس شخص کے شلیہ کا مُنہ بُلبلے کا سا ہو۔ اُسے ڈھیلا کر کے نکال لینا چاہیئے۔

جو شلیہ راستے سے اِدھر اُدھر ہو گیا ہے۔ اُسے پہلے ٹھیک راستے پر لا کر نکالنا

چاہیئے۔ جن شلیوں کے کرن ہوں۔ اُن کے کرنوں کو یا تو دُور کر دینا چاہیئے۔ یا اُنہیں ناڑی ینتر سے نکالنا چاہیئے۔

جس شلیہ کے کرن نہ ہوں۔ مُنہہ کُھلا ہو۔ اور سیدھا اندر گُھسا ہُوا ہو۔ اُسے اَیس کانٹ سے نکالنا چاہیئے۔

جو شلیہ پکو آشے میں داخل ہوگیا ہو۔ اُسے جلاب دے کر نکالنا چاہیئے۔

وات کی خرابی۔ وِش۔ ستینہ (پستان کا دودھ) خُون اور پانی وغیرہ کی خرابی کو سینگی آدی سے چُوس کر نکال دینا چاہیئے۔

جو شلیہ گلے کے سروت میں گُھس گیا ہو۔ اُس کے نکالنے کے لیئے گلے میں بھیے کی نالی کے ساتھ سوت داخل کریں۔ اور شلیہ کو اُس سُوت میں پھنسا کر باہر کھینچ لیں۔

اگر لاکھ کا شلیہ گلے میں اٹک گیا ہو۔ تو شلاکا ینتر کو آگ میں تپا کر اور اُسے ناڑی ینتر میں ڈال کر اُس سے لاکھ کے شلیہ کو نکال لیں۔

اگر گلے کا شلیہ لکڑی کا ہو۔ تو اُسے ایسی تپائی ہوئی شلاکا سے نکالنا چاہیئے۔ جس کے مُنہہ پر لاکھ لگی ہو۔ اور وُہ ناڑی ینتر میں ڈال لیا گیا ہو۔

اگر مچھلی کا کانٹا گلے میں پھنس جائے۔ تو بالوں کا ایک گچھّا بنا کر اُسے دھاگے سے باندھ کر کسی رقیق چیز کے ساتھ نگل جائیں۔ بالوں کی خراش سے قے آئیگی۔ اور کانٹا اُوپر آکر بالوں میں پھنس جائیگا۔ پھر اسے جلدی سے کھینچ کر باہر نکال لینا چاہیئے۔

اگر گلے میں بالوں کا گچھّا اٹک جائے۔ تو اُسے کانٹے سے نکالنا چاہیئے۔

جو چیز مُنہہ یا ناک میں پھنس جائے۔ اور وُہ باہر نہ نکل سکے۔ تو اندر دھکیل کر

پاخانے کے راستے سے باہر نکالنا چاہیئے۔
اگر لقمہ گلے میں رُک جائے۔ تو اُسے پانی کے گھونٹ سے یا گردن پر مکّے مار کر اندر دھکیل دینا چاہیئے۔
اگر آنکھوں میں یا برن میں باریک سا شلیہ گھس جائے۔ تو اُسے بال یا پانی یا ریشم کے ذریعے سے نکال دیں۔ یا جیسا مناسب معلوم ہو۔ کریں۔
اگر آدمی کے اندر پانی بھر جائے۔ تو اُسے اُلٹا کر کے ہلانا چاہیئے۔ تاکہ پانی باہر نکل جائے۔ یا قے کرائیں۔ یا گلے گلے تک راکھ میں دفن کریں۔
اگر کان میں پانی پڑ جائے۔ تو سر کو ایک طرف جھکا کر کان کو ہاتھ سے ہلا ہلا کر نکال دینا چاہیئے۔ یا پانی کو چوس کر نکال لینا چاہیئے۔
اگر کان میں کوئی کیڑا چلا جائے۔ تو نمک کا پانی یا نیم گرم سرکہ کان میں ڈالنا چاہیئے۔ اور کیڑے کے مر جانے پر پیپ کے نکالنے والے طریقے سے کان کو صاف کر دینا چاہیئے۔
لاکھ۔ چاندی۔ سونے وغیرہ دھاتوؤں کا مدت سے ٹھہرا ہوا شلیہ خود بخود جسم کی گرمی سے ہی پگھل کر دور ہو جاتا ہے۔
مٹی۔ بانس۔ سینگ۔ ہڈی۔ دانت۔ بال اور اُپلوں کے شلیہ جسم میں تحلیل نہیں ہو سکتے
سینگ۔ بانس۔ لوہا۔ تال لکڑی اور دارو لکڑی کے شلیہ دیر کے بعد بھی تحلیل نہیں ہوتے۔ اور بہت جلد خون و گوشت کو پکا کر خود بخود نکل جاتے ہیں۔
اگر شلیہ بہت گوشت والے مقام میں گھس گیا ہو۔ اور پکنے میں نہ آئے۔ تو ابھینگ۔ سوید۔ شدھی۔ کرشن اور ورنگھن۔ تیکھشن اُپ ناہ۔ تیکھشن انّ پان اور پچھنے لگانے وغیرہ کسی ایک طریق سے پکا کر پاٹن۔ ایشن اور بھیدن

کرموں کے ذریعے شلیہ کو نکال دیں۔
شلیہ کے مقام اور شلیہ نکالنے کے ینتروں کی اشکال پر غور کر کے لائق وَید کو شلیہ نکالنا چاہیئے۔

انتیسواں ادھیائے

اب شستر کرم ودھی ادھیائے کا بیان کیا جاتا ہے۔
بُرن عموماً سوج کے پک جانے سے ہوتا ہے۔ اس لئے شوتھ کا علاج پکنے سے بچانے کی کوشش کرتے ہوئے کرنا چاہیئے۔
شوتھ کو پکنے سے بچانے کے لئے نہائت سرد چیزوں کا لیپ اور سنچن کرنا چاہیئے۔ خُون کا نکلوانا اور ویرچن آدی کرم شوتھ کو پکنے سے بچاتے ہیں۔ جو سوج پکی ہوئی نہ ہو۔ وہ تھوڑے حصے کو گھیرتی ہے۔ اس میں درد بھی کم ہوتا ہے۔ اور وُہ گرم بھی کم ہوتی ہے۔ اُس کی رنگت چمڑے کی رنگت جیسی ہی ہوتی ہے۔ وُہ سخت اور ساکن ہوتی ہے۔ پکی ہوئی سوج کا رنگ بدل کر اس میں سُرخی آجاتی ہے۔ اور سوج والا مقام وستی (مثانے) کی طرح اُبھرا ہوُا ہوتا ہے۔ اس میں پھٹنے کا سا درد ہوتا ہے۔ اعضا شکنی ہوتی ہے۔ اُباسیاں آتی ہیں۔ بے چینی ہوتی ہے۔ کھانے کی خواہش نہیں رہتی۔ بیقرار کرنے والی جلن۔ پیاس۔ بخار۔ بے خوابی ہوتی ہے۔ اور اُس جگہ کو چھوا نہیں جا سکتا۔ اگر گھی اوپر لگایا جائے۔ تو فوراً سُوکھ جاتا ہے۔ پک جانے پر تکلیف

کم ہو جاتی ہے۔ سوج والی جگہ مرجھا جاتی ہے۔ رنگ سفید ہو جاتا ہے۔ اطراف بیٹھ جاتے ہیں۔ اور سوج بیچ میں سے اُٹھ آتی ہے۔ خارش وغیرہ کم ہو جاتی ہے۔ دبانے سے پیپ حرکت کرتی معلوم ہوتی ہے۔ جیسے پانی سے بھری ہوئی دستی کو دبانے سے پانی حرکت کرتا ہُوا محسوس ہوتا ہے۔ وات کے بغیر درد نہیں ہو سکتا۔ پت کے بغیر جلن اور کف کے بغیر سوج نہیں ہو سکتی۔ اور خُون کے بغیر سرخی نہیں آسکتی۔ خُون اور دوش کے ملے بغیر سوج پک نہیں سکتی۔

اگر بہت زیادہ پک جائے۔ تو متورم مقام کھوکھلا ہوجاتا ہے۔ جلد پتلی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اُسے پیپ کھا جاتی ہے۔ جھریاں پڑ جاتی ہیں۔ رنگ کالا ہو جاتا ہے۔ اور بال گر جاتے ہیں۔

کف کے غلبے والی سوج میں بڑا گمبھیر ہوتا ہے۔ اس لئے پکے ہوئے نشانات صاف طور پر نمایاں نہیں ہوتے۔ جہاں سوج میں ٹھنڈک معلوم ہو۔ چمڑے کی سی رنگت ہو۔ درد کم ہو جائے۔ چھونے میں پتھر کی سی سختی محسوس ہو۔ اس کو رکت پاک سمجھنا چاہیئے۔ کمزور ستّو والے۔ کمزور طاقت والے بچّے اور ایسے مریض کی سوج پر جس کی سوج بُہت بڑھ گئی ہو۔ نیز ایسے مریض کی سوج پر جس کے مرم ستھان اور جوڑ وغیرہ میں سوج ہو۔ دارن کرم کرنا چاہیئے ان کے سوا دیگر مریضوں کی سوج کو چیرا دینا چاہیئے۔

کچّی سوج میں چیرا دینا شرا۔ سنایو کو تکلیف دیتا ہے۔ خون زیادہ خارج ہو جاتا ہے۔ اور تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ اور زخم سے پیدا ہونے والا وسرپ ہو جاتا ہے۔

اندر ٹھہری ہوئی وہ پیپ بڑھ کر سرا۔ سنایو۔ خون اور گوشت کو بہت جلدی
جلدی گلا دیتی ہے۔ جس طرح چھوٹے چھوٹے تنکے آگ کو بھڑکا دیتے ہیں۔
جو وید جہالت کی وجہ سے کچّی سوج کو چیر دیتا ہے۔ اور پکی ہوئی سوج کو چیرا
دینے میں غافل رہتا ہے۔ وہ بڑا پاپی ہے۔ چیرا دینے سے پہلے مریض کو کھانا
کھلا دینا چاہیئے۔ اور شرابخور کو جو تکلیف برداشت نہ کر سکتا ہو۔ تیز شراب
پلا لینی چاہیئے۔ کھانا کھا لینے سے غشی نہیں آتی۔ اور نشے میں آکر مریض نشتر
کی تکلیف کو محسوس نہیں کرتا۔ لیکن موڑھ گربھ۔ پتھری بکھم روگ۔ اُدر روگ
والے مریضوں کو چیرا دینے سے پہلے کھانا اور شراب دینا منع ہے۔ چیرا
دینے سے پہلے سارا سامان جمع کر لینا چاہیئے۔ اور مریض کو چیرا دیتے وقت
مشرق کی طرف مُنہ کرا کے بٹھا دینا چاہیئے۔ وید خود اُسکے بالمقابل بیٹھے۔
مریض کو اچھی طرح سے ینترن کر کے اور مرم وغیرہ نازک مقامات کو چھوڑ کر
فوراً نشتر لگا دے۔ اور جونہی پیپ نظر آئے فوراً باہر نکال دے۔ جب
پکا ہُوا حصہ بہت بڑا ہو۔ تو اُسے دو دو تین تین اُنگل کے فاصلے سے
زیادہ مقامات سے چیرنا چاہیئے۔ زیادہ چیرے دینے کے وقت الشنی ینتر
سے اندر کو دیکھ بھال لینا چاہیئے۔ اُنگلی۔ نال اور بال سے سوج والے
مقام کی گہرائی کا بھی اندازہ کر لینا ضروری ہے۔ اور جہاں جہاں پیپ کا دورہ
معلوم ہو۔ جس جس مقام سے سوج اُبھری ہوئی ہو۔ وہیں پر چیرا دینا چاہیئے۔
چیرا صاف اور برابر آستے ہونا چاہیئے۔ نیز چیرا لمبا اور فراخ دینا چاہیئے۔
تاکہ کوئی دوش اندر نہ رہنے پائے۔

جرأت۔ پھرتی۔ اوزاروں کی تیزی۔ پسینہ نہ آنا اور ہاتھوں کا نہ لرزنا۔

گھبراہٹ نہ ہونا شستر کرم میں وید کے لئے یہ صفات ضروری ہیں۔
پیشانی۔ ابرو۔ بوڑہوں جترو کے حصوں۔ کوکھش۔ بغلوں۔ پلکوں۔ ہونٹوں اور ونکھشن میں ترچھا چیرا دینا چاہیئے۔ کسی اور جگہ میں ترچھا چیرا دینے سے سرا۔ سنایو کے کٹ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ نشتر لگاتے وقت مریض کو باتوں سے تسلّی دیتے رہنا چاہیئے۔ اور اُس کے مُنہہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے دیں۔ مریض کو تسلّی دیکر سوج کو اُنگلی سے چاروں طرف سے دباکر کاڑھے سے دہوکر اور روئی کے پھوئے سے پانی کو خُشک کر کے گوگل۔ اگر۔ سرسوں۔ ہینگ۔ نمک۔ ورچ۔ برگِ نیم میں گھی ملاکر دھوپ دیں۔
اور پھر گھی میں ملے ہوئے ستو اُوپر رکھ دیں۔ اور کپڑے کی گاڑھی پٹّی سے حسب ترکیب ہوشیاری کے ساتھ باندھ دیں۔ تاکہ پٹّی دائیں یا بائیں۔ اُوپر یا نیچے نہ ہلنے پائے۔
پٹّی کا کپڑا صاف۔ باریک اور مضبوط ہونا چاہیئے۔ اُسے دواؤں کا بنا دُھوپ دے لینا چاہیئے۔ کپڑا نرم اور ملائم ہو۔ اور اس میں سلوٹ نہ پڑے ہوں۔ کوِیکا اور وکشیکا بھی ایسی ہی ہونی چاہئیں۔ بعد ازاں مالش کھانے والے جانوروں سے زخم کا بچاؤ کر کے اُنہیں بلی دیں۔ سر پر ہمیشہ مفصلّہ ذیل چیزیں باندھے رکھیں۔ لکشمی۔ شال پرنی۔ پرشٹ پرنی۔ مالنس۔ برہم کیشٹکا۔ ورچ۔ ست پُشپا اتی چھترا۔ دُوروا اور سرسوں۔ اِس کے بعد سنیہہ ودھی کی بیان کردہ تدابیر پر عمل کرنے کی مریض کو ہدائت کر دیں۔
مریض کو دن میں نہ سونے دینا چاہیئے۔ کیونکہ دِن میں سونے سے زخم میں پیپ پڑ جائیگی۔ خارش ہوگی۔ سُرخی ہو جائیگی۔ اور درد ہوگا۔ چیرے کی

حالت میں عورتوں کا خیال کرنا۔ چھونا۔ دیکھنا ویرج کو ہلا کر خارج کر دیتا ہے۔ اور مجامعت نہ کرنے پر بھی وہی نقصان پیدا کرتا ہے۔ جو ایسی حالت میں مجامعت سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس لئے عورتوں کا خیال بھی ایسی حالت میں جبکہ فصد کھلوایا ہو۔ دل میں نہ لانا چاہیئے۔

غذا موافق کھانی چاہیئے۔ جو گیہوں۔ ساٹھی کے چاول۔ مسور۔ مونگ۔ ادہر جیونتی کا ساگ۔ سن شنک۔ نرم مونی منگین۔ چولائی اور باتھو کا ساگ۔ کریلے۔ پرول۔ کٹکا پھل۔ نمک سیندھا۔ انار۔ آملے۔ گھی۔ گرم کر کے ٹھنڈا کیا ہوا پانی اور پرانے چاول کھانے مفید ہیں۔

غذا مرغن۔ قدرے گرم اور پتلی ہونی چاہیئے۔ جنگلی جانوروں کے گوشتوں کا رس کھانے سے زخم جلدی مندمل ہو جاتا ہے۔

وقت پر۔ مناسب مقدار میں مفید کھانا کھایا ہوا جلدی ہضم ہو جاتا ہے اگر اسکے برخلاف عمل میں لایا جائے۔ تو بدہضمی ہو جائیگی۔ جس سے وات وغیرہ دوش بڑھ کر سخت تکلیف دینگے۔ اور سوج۔ درد۔ پاک۔ داہ اور اپھارہ پیدا ہو جائیں گے۔

نیا دھان۔ تل۔ ماش۔ شراب۔ جنگلی جانوروں کے ماسوا گوشت۔ دودھ۔ اکھشو دکار۔ ترشی۔ نمک اور چرپری چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ نیز وہ چیزیں جو بوجھ اور جلن پیدا کرنے والی اور ٹھنڈی ہوں۔ اُن سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے۔

یہ چیزیں برن کو سخت نقصان پہنچاتی ہیں۔ اور مریض کے سب دوشوں کو بڑھا دیتی ہیں:۔

شراب تیز۔ گرم اور خشک ہونے کی وجہ سے برن کو بہت جلد نقصان پہنچاتی ہے۔ برن کو بالوں کے چنور یا خس کے پنکھے سے ہوا کرنی چاہیئے۔ اور سخت احتیاط رکھیں۔ کہ برن کو رگڑ نہ پہنچنے پائے۔ اُسے ایذا بھی نہ پہنچے۔ نہ ہی اُسے خارش کرنی چاہیئے۔ اگر خارش وغیرہ کی خواہش ہو۔ تو اُس سے بچنا چاہیئے۔

محبّت کرنے والے بوڑھے سوجاتیوں کی من کو لبھانے والی کتھائیں سُنکر بیماری سے جلدی مخلصی پانے کی اُمید رکھنی چاہیئے۔ اس طرح برن کو جلدی آرام آجاتا ہے۔ تیسرے دِن پہلے کی طرح برن پر عمل کرنا چاہیئے۔ یعنی بیچ میں ایک دِن کا ناغہ ڈال دینا چاہیئے۔ ورنہ برن میں سخت درد پیدا ہو جائیگا۔ اُس میں گانٹھیں پڑ جائینگی۔ اور دیر سے انگور آئیگا۔

وکیشکا نہ بہت چکنی۔ نہ روکھی۔ نہ ڈھیلی اور نہ گاڑھی ہونی چاہیئے۔ اور نہ ہی بے ٹھکانے رکھی جانی چاہیئے۔

اسی طرح کلک کے لئے بھی سمجھنا چاہیئے۔

چکناہٹ سے کلید بڑھ جاتا ہے۔ روکھاوٹ سے ماس چھیلا جاتا ہے۔ سخت درد ہوتی ہے۔ اور خون نکل آتا ہے۔

ڈھیلا۔ گاڑھا اور بے ٹھکانے ہونے سے برن کے آس پاس کے حصوں میں رگڑ پہنچتی ہے۔

وکیشکا اندر رکھنے سے گلا۔ سڑا اور اُبھرا ہوا گوشت نیز اندرونی پیپ جلدی صاف ہو جاتی ہے۔ اندر لب ہائے زخم کا ماس نہیں ملتا۔ اور جلدی صفائی ہو جاتی ہے۔

سوج جو ابھی تک پکی نہیں۔ اُسے اگر چھوڑ دیا جائے۔ تو اُسے پکانے کا

انتظام کرنا چاہیئے۔ اور مریض کو ایسی غذا دینی چاہیئے۔ اور ایسا اُپناد کرانا چاہیئے۔ کہ سوجھ پک جائے۔ مگر وُہ برن کو نقصان دینے والی نہ ہو۔

چوٹ سے جلدی پیدا ہونے والے برن جن کے مُنہ کھُلے ہوں۔ اُن کو جلدی سی دینا چاہیئے۔ میدا سے پیدا ہونے والے برن۔ گانٹھ کو نکالنے کے بعد۔ کان کی چھوٹی پالی حلقہ چشم۔ ناس۔ ہونٹ۔ پیشانی۔ کان۔ ران۔ بازو۔ گردن۔ گنڈھ۔ خصئے۔ چوتڑ۔ عضو تناسل۔ گدا اور پیٹ وغیرہ نیز گہری جگہوں میں جہاں گوشت زیادہ ہے۔ اور اُن جگہوں میں جو ہلتی جلتی نہیں۔ پیدا ہونے والے برنوں کو سی دینا چاہیئے۔ لیکن ونکھشن۔ ککھشن وغیرہ مقامات میں یا جہاں پر تھوڑا مالش ہے۔ اور جو ہلتے جُلتے رہتے ہیں۔ ہونیوالے برنوں کو نہ سینا چاہیئے۔

جن برنوں سے وایو خارج ہوتا ہے۔ یا جن کے اندر شلیہ ہے۔ یا جو کھشار۔ زہر یا اگنی سے پیدا ہوئے ہیں۔ اُنہیں بھی نہ سینا چاہیئے۔

برن کو سینے سے پہلے ہلتی ہوئی ہڈی۔ خشک شدہ خون۔ تنکا یا بال وغیرہ دُور کر لینے چاہئیں۔ جو گوشت ڈھلکا ہُوا ہو یا الگ ہُوا ہو۔ اُسے اپنی جگہ پر بٹھا کر سی لینا چاہیئے۔ سینے سے پہلے دیکھ لینا چاہیئے۔ کہ ہڈی۔ جوڑ اور خون اپنی اپنی جگہ پر تو قائم ہیں۔ سنایو سے سُوتر سے یا وُلکل سے زخم کو سینا چاہیئے۔ ٹانکے نہ بہت کھُلے اور نہ بہت گنجان لگانے چاہئیں۔ سلائی میں دونوں طرف سے اوسط درجے کا گوشت لینا چاہیئے۔ کم و بیش نہ لیں۔

برن کو سینے کے بعد مریض کو دھیرج دلانی چاہیئے۔ سُرمہ۔ ریشمی کپڑے کی راکھ پھلنی اور شلکی کے پھل۔ لودھ اور ملیٹھی پیس کر گھی اور شہد میں ملا کر برن پر لگانی چاہیئے۔

جس برن میں نہ خون ہو۔ اور نہ ہی اُس کی اطراف اُبھری ہوئی ہوں۔ اُسے تھوڑا سا کھود کر جب خون نکل آئے۔ پھر سینا چاہیئے۔ کیونکہ خون کے بغیر زخم کے لب نہیں مل سکتے۔ برنوں میں دیش وغیرہ کا خیال کر کے حسب ضرورت بندھن (پٹی) باندھنا چاہیئے۔

بھیڑ یا بکری کے چمڑے یا ریشمی کپڑے کی پٹی گرم ہوتی ہے۔ سن کی پٹی ٹھنڈی ہوتی ہے۔ تول کپاس۔ سنایو اور درختوں کی چھال کی پٹی حسب ضرورت سرد و گرم دونو اثر رکھتی ہے۔

میدا اور کف کی زیادتی والے برن میں تانبہ۔ لوہا۔ قلعی اور سیسہ لیکھن کرم کے لئے کام میں لانے چاہئیں۔

ہڈی کے ٹوٹ جانے میں بھی یہی استعمال میں لائیں۔ چمڑا۔ درخت کی چھال اور کُشا وغیرہ بھی استعمال میں لائے جا سکتے ہیں۔

بندھن پندرہ قسم کے ہوتے ہیں۔ اور جیسے اُن کے نام ہیں۔ اُنہی سے اُن کی اشکال کا اظہار ہوتا ہے۔

کوش۔ سوستک۔ مُتّ تولی۔ چین۔ دام۔ انودیلت۔ کھٹوا۔ بندھ۔ شھگک۔ وِتام۔ اُتّ سنگ۔ گوپھن۔ یمک۔ منڈل اور پنچانگی یہ پندرہ قسم کے بندھن ہیں۔ اور اِن میں سے جسکی جہاں پر ضرورت ہو عقلمند وید اُسے وہاں ہی باندھ لے

ران۔ چوتڑ۔ بغل۔ دنکھشن اور سر میں گاڑھا بندھن باندھنا چاہیئے۔ شاکھاؤں (بازوؤں اور ٹانگوں) میں۔ نیز منہہ۔ کان۔ چھاتی۔ پیٹھ۔ پسلی۔ گلا۔ پیٹ۔ عضو تناسل اور فوطوں پر درمیانہ درجے کا بندھن باندھنا چاہیئے۔ یعنی نہ گاڑھا اور نہ ڈھیلا۔ آنکھوں اور جوڑوں میں ڈھیلا بندھن باندھیں۔

وات اور کف سے پیدا ہونے والے برنوں میں جہاں ڈھیلے بندھن کی ہدائت ہے۔ وہاں درمیانہ درجے کا باندھنا چاہیئے۔ جہاں درمیانہ درجے کی ہدائت ہے۔ وہاں سخت اور جہاں سخت کی ہدائت ہے۔ وہاں سخت تر بندھن باندھیں موسم سرما اور موسم بہار میں تیسرے دن بندھن کو کھولنا چاہیئے۔ پت رکت سے پیدا شدہ برنوں میں جہاں سخت کی ہدائت ہے۔ وہاں درمیانہ اور جہاں درمیانہ بندھن کی ہدائت کی جا چکی ہے۔ وہاں ڈھیلا بندھن باندھیں۔ اور جہاں ڈھیلے کی ہدائت ہے۔ اُسے کھُلا ہی چھوڑ دیں۔

پت رکت والے برنوں کا بندھن موسم گرما اور شرد میں ہر روز صُبح و شام دونو وقت کھولنا چاہیئے۔

جس برن پر بندھن نہ باندھا جائے۔ وہاں پر ڈنش۔ مچھر۔ سردی اور ہوا وغیرہ سے تکلیف پہنچتی ہے۔ اور برن بگڑ جاتا ہے۔ اس جگہ سنیہہ والی بھیشج دیر تک نہیں ٹھہرتی یا بالکل ہی نہیں ٹھہرتی۔ وہ مشکل سے صاف ہوتا ہے۔ اُس پر انگور مشکل سے آتا ہے۔ اگر انگور آ جائے۔ تو اس کی رنگت بمشکل ٹھیک ہوتی ہے

اگر برن پر پٹّی باندھی جائے۔ تو اُن برنوں کو جلدی آرام آ جاتا ہے۔ جو ہڈّی کے چُور چُور ہو نے یا ٹوُٹ جانے یا جوڑ کے ہل جانے یا ماس کے پھٹ جانے یا سرا۔ سنایو کے کٹ جانے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

اُٹھتے۔ بیٹھنے اور سوتے وقت ہوں کو تکلیف نہ دینی چاہیئے۔ جس برن کے سرے اُبھرے ہوئے ہوں۔ یا جو اُٹھا ہُوا ہو۔ یا ناہموار سطح والا ہو۔ یا جو سخت ہو۔ یا جس میں نہائت درد ہوتا ہو۔ یا نرم ہو یا جس میں درد نہ ہو۔ بندھن باندھنے سے ایسے برن جلدی شُدھ ہو جاتے اور جلدی انگور لے آتے ہیں۔

جو برن سخت ہیں۔ جن میں گوشت تھوڑا ہے۔ اور جن کے روکھاوٹ کی وجہ سے انگور نہیں آیا۔ اُن کو دوائی ڈال کر پتوں سے حسب موسم اور حسب دوش ڈھانپ دینا چاہیئے۔ وہ پتے سڑے گلے نہ ہوں۔ تر و تازہ ہوں۔ اور سوراخدار نہ ہوں۔ اور اُنہیں چاروں طرف اچھی طرح سے ڈھانک کر رکھ دینا چاہیئے۔ اُن پتوں کو دھو لینا چاہیئے۔ نیز احتیاط رکھیں۔ کہ وہ کھردرے نہ ہوں۔ بڑ پیپل۔ گولر۔ بھوج۔ ارجن۔ کدمب وغیرہ کے پتے اس مطلب کے لیئے سب سے اچھے ہوتے ہیں۔

کوڑھیوں کے کوڑھ۔ اگنی کے جلنے سے پیدا ہونے والے برنوں۔ مدہو میہہ والے کی پڑکاؤں۔ کرنکاؤں۔ چوہے کے زہر سے پیدا ہونے والے برن۔ جن برنوں میں زہر کی آمیزش ہو۔ ایسے برنوں کو نہ باندھنا چاہیئے۔ نہ ہی اُن برنوں کو باندھیں۔ جن کا مانس پک گیا ہو۔

جب گُدا پک جائے۔ تو اُسے نہ باندھیں۔ جن برنوں میں سڑاند پیدا ہو گئی ہو۔ اور جن میں درد اور جلن ہوتی ہو۔ اور وہ سوجے رہیں۔ اور جو وسرپ سے پیدا ہوں۔ اُنہیں ہرگز نہ باندھنا چاہیئے۔

جن برنوں کی حفاظت نہ کی جائے۔ اُن میں مکھیاں کرم پھینک دیتی ہیں۔ وہ کرم برن کو کھانے سے درد سوج پیدا کر دیتے ہیں۔ اور خون بہنے لگتا ہے۔ ایسی حالت میں سُرس آدی گن کی چیزیں دھونے اور بھرنے میں استعمال کرنی چاہئیں۔

سنو نا۔ کرنج۔ آک۔ نیم۔ املتاس کے چھلکے گونوتر میں پیسکر لیپ کرنے چاہئیں۔ کشایہ کے پانی سے سنچن کرنا مفید ہوتا ہے۔ مانس کے ٹکڑے سے برن

کو ڈھانپ کر اِن کرموں کو جلدی دُور کر دینا چاہیئے۔ ایسے زخم پر جلدی انگور لانے کی کوشش نہ کرنا چاہیئے۔ جس میں دوش باقی ہو۔ کیونکہ وہ اندر میں ٹھہرا ہُوا دوش تھوڑی سی خرابی سے بھی جلدی بگڑ جاتا ہے۔

برن کے انگور لے آنے پر بھی بدہضمی سے بچنا چاہیئے۔ جماع - ورزش وغیرہ سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ خوشی۔ غصّہ اور خوف وغیرہ بھی نہ کرنا چاہیئے۔ جب تک اُس کی حالت ٹھیک نہ ہو لے۔ نہائت احتیاط سے اس ودھی پر چھ سات ماہ تک عمل کرنا چاہیئے۔

جو مختلف حالتیں برنوں میں پیدا ہوں۔ اُن میں دوش اور طاقت کے لحاظ سے مختلف تدابیر سے علاج کرنا چاہیئے۔

باقی حالات اُتر تنتر میں لکھے گئے ہیں۔ وہاں دیکھنے چاہیئں ؛

تیسواں ادھیائے

اب کھشار اگنی کرم ودھی ادھیائے کی تفصیل بیان کی جاتی ہے۔

سب شستروں اور انو شستروں میں سے کھشار اعلےٰ درجے کی چیز ہے کیونکہ چھیدن بھیدن وغیرہ بہت سے کرموں کے لئے کارآمد ہے۔

جسم کے بہت سے بیڑھنگے حصوں میں جہاں شستر کا پہنچ سکنا مشکل ہوتا ہے۔ کھشار بڑا کام دیتا ہے۔ نیز بہت سے سخت امراض میں کام آتا ہے۔ کھشار کو پیا بھی جا سکتا ہے۔

بواسیر۔ ضعف ہضم۔ پتھری۔ گُلم۔ اُدر روگ اور بناوٹی زہر کی خرابیوں

میں کھشار کو پلانا چاہیئے۔

مش (سیاہ داغ) پھلبہری۔ بیرونی لواسیر۔ کوڑھ۔ جسم کی بے حسی۔ بھگندر۔ اربد۔ گرنتھی اور خراب ناڑی برن وغیرہ میں کھشار کا بیرونی استعمال مناسب ہے۔

مفصلہ ذیل حالتوں میں کھشار کا استعمال نہ کرنا چاہیئے۔

پت کی خرابی میں۔ خون کی خرابی میں۔ بہت طاقت میں۔ کمزوری میں۔ بخار میں۔ دستوں کے مریض کو۔ ہر دروگ والے کو۔ امراض سر کے بیمار کو۔ پانڈو روگ میں۔ اروچی میں۔ جلاب کے بعد۔ سارے جسم میں پھیلنے والی سوج کے مریض کو۔ ڈرپوک۔ حاملہ۔ حائضہ اور کثرت حیض کی مریضہ کو۔ کھانا ہضم نہ ہونے کی حالت میں۔ بچے اور بوڑھے کو۔ دھمنی۔ سندھی اور نرم مقامات پر۔ ترون استھی (نرم اور لچکدار ہڈی) پر۔ سرا۔ سنایو۔ سیون۔ گلا۔ نابھی اور ایسے مقامات پر جہاں تھوڑا گوشت ہو۔ فوطوں اور عضو تناسل پر۔ ناخن کے اندر۔ آنکھوں کی سب امراض میں سوائے پردوں کی خرابی کے۔ سردی۔ برسات اور گرمی میں۔ نیز خراب دن میں بھی جبکہ بادل آسمان پر چھایا ہوا ہو۔ کھشار کا استعمال منع ہے۔

کھشار کریا موکھا۔ املتاس۔ کیلا۔ نیم۔ اشوکرن۔ تھوہر۔ پلاس۔ گری کرنکا۔ نندی ورکھش۔ درخت اندر جو۔ آک۔ پوتی کرنج۔ کٹ کرنج۔ کنیر۔ کاک جنگھا۔ پُٹ کنڈا۔ ارنی۔ چترا اور لودھ۔

ان درختوں کی تازہ جڑیں۔ تنے۔ پتے اور ٹہنیاں لے کر ٹکڑے ٹکڑے کر لیں۔ پھر ان میں چاول قسم کی توریاں۔ جو کی نالیں اور جوشوک ڈالکر ان سب

کو ایسی بے ہوا جگہ میں جمع کرکے جس کا فرش سنگین ہو۔ اور چونے کے پتھر نیز تلوں کے سرکنڈے ڈالکر آگ دیدیں۔ جب جل جائے۔ تو چونا الگ کرلیں۔ باقی راکھ میں سے قریب ایک درون کے لیکر پانی اور گئو موتر میں الگ الگ صاف کرلیں۔

پانی اور گئو موتر کی مقدار ادھ بھار ہونی چاہیئے۔ موٹے کپڑے سے کئی بار چھاننا چاہیئے۔ پھر اُسے ٹکاکر رکھ دیں۔ حتیٰ کہ لیسدار سُرخ اور صاف پانی الگ ہو جائے۔ اور پتلا پانی اُوپر آجائے۔ پھر اُس لیسدار سُرخ پانی کو لیکر لوہے کے برتن میں ڈالکر آگ پر رکھ دیں۔ اور ہلاتے رہیں۔ جب وُہ خُوب پک جائے۔ تو اُس میں مذکورہ بالا چُونا ڈالدیں۔ پھر سیپی۔ کھشار پنک اور شنکھ نابھی کو کسی دُوسرے لوہے کے برتن میں ڈالکر آگ پر رکھکر خُوب سُرخ کرکے کھشار کے اُس پانی میں بجھائیں۔ جو اُوپر سے نتھار لیا گیا تھا۔ مگر اُس کی مقدار ایک کڑو سے زیادہ نہ لینی چاہیئے۔ اور اِس عمل کو اُس وقت تک کرتے جانا چاہیئے۔ جب تک کہ سیپی وغیرہ ہر سہ اشیا اُس میں حل نہ ہو جائیں۔ پھر اُس سیپی وغیرہ ملے پانی کو اُس پہلے پکے ہوئے لیسدار پانی میں ڈال دیں۔ نیز مرغ۔ مور۔ گدھ۔ کنک اور کبوتر کی بیٹھیں باریک پیس کر اس میں ملا دیں۔ پھر چوپاؤں اور پرندوں کے پتے۔ ہرتال۔ منسل اور نمک اس میں ملا کر آگ پر رکھ کر دَروی سے ہلاتے جائیں۔ جب اس میں سے بلبلے اُٹھنے لگیں اور وُہ چٹنی کی طرح ہو جائے۔ تو اُسے اُتار کر ٹھنڈا کرلیں۔ اور لوہے کے کسی دیگر برتن میں ڈال کر جو کے ڈھیر میں رکھ دیں۔ یہ مدھیم کھشار ہے۔ اگر اس میں مذکورہ بالا چُونا پیس کر نہ ڈالا جائے۔ بلکہ اُس کے ٹکڑے ہی ڈالے

جائیں۔ اور پھر اُنہیں نکال لیا جائے۔ تو اسے مردو کھشار کہینگے۔
تیکھشن کھشار میں علاوہ مندرجہ بالا اشیاء کے ذیل کی چیزیں بھی ڈالنی چاہئیں یعنی لانگلی۔ دنتی۔ چترا۔ اتیس۔ ورچ۔ سجّی۔ دھتورہ۔ کھشیری ورکھش ہینگ پوتی کرنج کے پتّے۔ تال پتری اور وِٹ نمک۔
کھشار بن چکنے کے سات دن بعد استعمال میں لانی چاہیئے۔ تیکھشن کھشار وات۔ کف اور میدا کی خرابیوں اور ارید وغیرہ امراض میں استعمال کرنی چاہیئے۔
مدھیم کھشار اوسط درجے کی زور والی بیماریوں میں اور مردو کھشار پت رکت اور بواسیر میں استعمال کرنی چاہیئے۔
اگر پانی کم ہوجائے۔ تو طاقت بڑھانے کے واسطے کھشار کا پانی پھر ڈالنا چاہیئے۔ مندرجہ ذیل فوائد والا کھشار اچھا ہوتا ہے۔ نہ بہت تیز۔ نہ بہت نرم۔ غیر ملائم۔ چپ چپا۔ جلدی پھیل جانیوالا۔ سفید۔ قلم دار۔ جلدی سرد ہوسکنے والا۔ غیر مانع۔ زیادہ تکلیف نہ دینے والا۔
کھشار سے اگنی اور شستر دونو کا کام نکل سکتا ہے۔ جس جگہ پر لگایا جائے اُسے چوستا معلوم ہوتا ہے۔ اور درد کرتا ہے۔ سب طرف سے پھیل کر دوشوں کو جڑھ سے دُور کردیتا ہے۔ اور اپنا کام کرکے تکلیف کو دُور کردیتا ہے۔ اور خود بخود ہی شانت ہوجاتا ہے۔
جس بیماری کو کھشار سے دُور کرنا ہو۔ اسے تھوڑا سا چھیدن یا لیکھن کرلینا چاہیئے۔ یا رگڑ لینا چاہیئے۔ پھر سلائی کے سرے پر روئی لگاکر اُس کے ساتھ کھشار لگاکر پھر ایک سو ماترا تک انتظار کریں۔ کھشار سے دُور ہوسکنے والی

بواسیر پر کھشار لگا کر ایک ہاتھ سے نیتر کے مُنہہ کو ڈھانک رکھیں۔
آنکھ کے پردوں کی بیماریوں میں پردوں کو اُلٹا کر اور روئی کے پھوئے سے آنکھ کی سیاہی کو ڈھانپ کر کھشار لگانی چاہیئے۔ کھشار کی تہ کنول کے پتّے کی موٹائی کے برابر ہونی چاہیئے۔
ناک کے اندر روگ میں بھی ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ اور اس بیماری میں کھشار کریا کرتے وقت مریض کو سُورج کے سامنے بٹھائیں۔ اور ناک کے اگلے حصے کو سب طرف سے یکساں پھیلا کر کھشار لگا دینی چاہیئے۔ اور پچاس ماترا تک لگائے رکھیں۔

اسی طرح کان میں ہونے والی بواسیر میں بھی کریں۔
وقت مقررہ کے بعد کھشار کو کپڑے سے صاف کر کے اور مقام مذکور کو اچھی طرح سے جلا ہُوا دیکھ کر گھی اور شہد لگا دیں۔ پھر دودھ یا ستو یا کانجی میں گھی ملا کر اُس جگہ پر لیپ کر دیں۔
کف کے پیدا کرنے والی ادویات دینی چاہئیں جس سے مقام مذکور پر تری رہے۔ اگر جڑھ کے موٹے ہونے کی وجہ سے کھشار کا جلا ہُوا حصہ الگ نہ ہو سکے۔ تو کانجی کی تلچھٹ۔ ملیٹھی اور تل کا لیپ کرنا چاہیئے۔ تلوں کا نگدا شہد اور گھی میں ملا کر لگانے سے برن پر انگور آ جاتا ہے۔ اچھی طرح سے جلا ہُوا حصہ پکے ہوئے جامن کے رنگ جیسا سیاہ اور بیٹھا ہُوا ہوتا ہے۔ خلاف ازیں اس میں سُرخی ہوتی ہے۔ درد ہوتا ہے۔ خارش ہوتی ہے۔ ایسے حصے کو از سرِ نو کھشار سے جلا دینا چاہیئے۔ بہت جل جانے پر خُون نکل پڑتا ہے۔ غشی آ جاتی ہے۔ جلن ہوتی ہے۔ اور بخار ہو جاتا ہے۔

گُدا کے حصے کے جل جانے سے پاخانہ اور پیشاب رُک جاتے ہیں۔ یا زیادہ آنے لگ جاتے ہیں۔ قوّت مردی زائل ہو جاتی ہے۔
گُدا کے جل جانے سے جب گُدا جھڑ جائے۔ تو موت واقع ہو جاتی ہے۔
ناک کے بہت جل جانے پر ناک کا بانسہ پھٹ جاتا اور سُکڑ جاتا ہے۔ اور قوّت شامہ ماری جاتی ہے۔ ایسے ہی کان کی بھی حالت ہو جاتی ہے۔
ایسی حالت میں ترش چیزوں خصوصاً کانجی وغیرہ سے سنچن کرنا چاہیئے۔ شہد۔ گھی اور تِلوں کے نگدے کا لیپ کریں۔ اور وات پت کے دُور کرنے والی سرد کریائیں عمل میں لائیں۔
کھٹائی چھونے میں سرد ہوتی ہے۔ اس لئے کھشار سے ملی ہوئی جلدی مٹھاس کو حاصل کر لیتی ہے۔ اسلئے کھٹائی کو بالعموم استعمال میں لائیں کھشار کی نسبت اگنی زیادہ اچھی ہوتی ہے۔ کیونکہ اگنی سے جلایا ہوا روگ پھر پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور جو بیماری دوائی۔ شستر اور کھشار سے بھی ٹھیک نہیں ہو سکتی۔ اُسے بھی اگنی ٹھیک کر دیتی ہے۔ جلد۔ گوشت سرا۔ سنایو۔ سندھی اور ہڈیوں میں اگنی استعمال ہو سکتی ہے۔
مِش۔ تِگ ملانی۔ نیو دھارنی (سر درد) مینتھ۔ کیل اور تِل وغیرہ میں جلد کو پچھو رتی۔ گدونت کے ذریعہ اگنی سے یا سوریہ کانت کی کرنوں سے جلانا چاہیئے۔
بواسیر۔ بھگندر۔ گرنتھی۔ ناڑی برنوں اور دُشٹ برنوں میں مالش کا جلانا شہد۔ گھی۔ جامبوشٹ یا گُڑ کے ذریعہ سے ٹھیک ہوتا ہے۔
آنکھ کے پردوں کے جڑ جانے۔ خُون کے نکلنے۔ نیلی رگ اور ایسی جگہ جہاں پر دید اچھی طرح سے نہیں ہو سکتا۔ سرا کا جلانا بذریعہ گھی

اور شہد وغیرہ کے مناسب ہے۔

جن بیماریوں میں کھشار سے جلانا منع ہے۔ اُنہی بیماریوں میں اگنی سے جلانا بھی منع ہے۔

جن کے خُون میں سشلیہ ہے۔ جن کا گوشت پھٹا ہُوا ہے۔ یا جن کے بَرن سخت تکلیف دینے والے ہیں۔ اُن پر بھی اگنی کرم نہ کرنا چاہیئے۔

اگنی سے اچھی طرح سے جُل جانے پر گھی اور شہد۔ تر اور ٹھنڈی چیزیں ملا کر لیپ کر دینی چاہئیں۔

ٹھیک جلنے کی علامات یہ ہیں۔ خُون کا ٹھہر جانا۔ بُلبلوں کی طرح جگہ کا ہو جانا اور اس میں سیرم کا ہو جانا۔

پکے ہوئے تال یا کبوتر کی طرح اس کا رنگ ہو جاتا ہے۔ جلدی انگُور آ جاتا ہے۔ اور بُہت درد نہیں ہوتا۔

خراب جلنے اور زیادہ جلنے کی وہی علامات ہوتی ہیں۔ جو کہ اتفاقاً غلطی سے جلنے سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ اتفاقاً غلطی سے جل جانا چار طرح کا ہوتا ہے:۔

نیلے تھوتھے سے جلنے کی علامات کی طرح۔ یعنی چمڑے کی رنگت بدل جاتی ہے۔ اُس میں سخت درد ہوتی ہے۔ اور بُلبلا نہیں پیدا ہوتا۔

خراب طرح سے جلنا۔ اس میں پھوڑے ہو جاتے ہیں۔ جلن ہوتی ہے

بُہت جل جانے سے گوشت ڈھلک جاتا ہے۔ سکڑ جاتا ہے۔ جلن ہوتی ہے۔ دھُواں نکلتا ہے۔ درد ہوتی ہے۔ مسرا ناش ہو جاتی ہیں۔ پیاس۔ غشی ہوتی ہے۔ اور بَرن گہرا ہو جاتا ہے۔ اور

کئی دفعہ موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔

نیلے بھوسے کے ساتھ جلنے کی حالت میں آگ کا سینک دینا چاہیئے اور گرم دوائی دینی چاہیئے۔

خُون کے جمع ہو جانے پر سخت درد ہوتی ہے۔ اور اُس کے پھیل جانے پر درد کم ہو جاتی ہے۔

خراب جلنے پر پہلے سرد اور پھر گرم دونو قسم کی دوائیں استعمال میں لانی چاہئیں۔

ٹھیک جلنے پر طباشیر۔ پلکش۔ صندل۔ گیرو۔ گھی اور گلو کا لیپ کرنا چاہیئے۔

اور اس کے بعد پت وردھی کی طرح عمل کرنا چاہیئے۔

بہُت جل جانے پر جلدی انتظام کرنا چاہیئے۔ اور سب علاج پت وسرپ کا سا ہونا چاہیئے۔

سینہ کے جل جانے سے بہُت روکھا علاج کرنا چاہیئے۔

اشٹانگ ہردیہ کا سوتر ستھان

ختم ہُوا

[illegible]

اشٹانگ ہردے

شاریرستھان

پہلا ادھیائے

آتریہ وغیرہ مہرشی بولے۔ کہ اب ہم شاریرستھان کے گربھاوکرانتی ادھیائے کی تفصیل بیان کرتے ہیں۔ (جس میں قرارِ حمل اور وضع حمل کا حال بتایا گیا ہے)۔ جیو اپنے پہلے جنموں کے کرموں کے سبب شُدھ[1] ویرج[2] اور رج[3] کے ملنے پر اس طرح سے حمل کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ جیسے ارنی کی لکڑی میں سے آگ نکل آتی ہے۔ اور اس جیو کا سوکھشم شریر (لطیف جسم) جو پانچوں عناصر کا جوہر ہوتا ہے۔ ماں کی غذا کے ذریعے رفتہ رفتہ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ جس طرح آتشی شیشے کے ذریعے سورج کی شعاعوں سے آگ پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر اس کی شکل نظر نہیں آتی۔ ویسے ہی رج اور ویرج کے ملتے وقت جیو آتما کا رحم میں داخل ہونا دکھائی نہیں دیتا۔ اور جس طرح مختلف اسباب سے مختلف نتائج نکلتے ہیں۔ ویسے ہی اپنے کرموں کے اختلاف کی وجہ سے مختلف جیو مختلف اجسام

---

[1] بے نقص۔ صحت ور [2] مردانہ منی [3] زنانہ منی

کو اختیار کرتے ہیں۔ جیسے پگھلا ہُوا لوہا مختلف قسم کے سانچوں میں پڑ کر مُختلف شکلوں میں ڈھل جاتا ہے۔

اولاد کی تذکیر و تانیث کا باعث قرارِ حمل کے وقت اگر ویرج کی مقدار زیادہ ہو۔ تو لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ اور رج بڑھی ہوئی ہو۔ تو لڑکی جنمتی ہے۔ مگر ویرج اور رج کے برابر ہونے کی صُورت میں اولاد مخنث[1] پیدا ہوتی ہے

توام[2] بچے پیدا ہونے کی وجہ وات کی وجہ سے ویرج اور رج کے ایک سے زیادہ حصوں میں تقسیم ہو جانے کی صُورت میں ایک بار میں ایک سے زیادہ بچّے پیدا ہوتے ہیں۔

اگر ویرج کے زیادہ حصے ہو جائیں۔ تو توام لڑکے اور اگر رج زیادہ حصوں پر بٹ جائے۔ تو توام لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔

مگر بگڑے ہوئے دوش[3] جنین کو عجیب الفطرت اور بدوضع بنا دیتے ہیں۔

حیض کا آغاز و انجام خونِ حیض عورتوں کو ماہوار آتا ہے۔ اور تین دن تک آتا رہتا ہے۔ حیض بارھویں برس کی عُمر کے بعد آنا شروع ہوتا ہے۔ اور عُمر کے پچاسویں برس تک بند ہو جاتا ہے۔

قرارِ حمل کی ٹھیک عُمر[4] رحم۔ فُرج۔ رج۔ ویرج۔ وات اور ہردے کے شُدھ ہونے کی حالت میں پورے سولہ سال کی عورت اور پُورے بیس سال کے مرد کے باہمی ملاپ سے طاقتور لڑکا پیدا ہوتا ہے۔

لیکن اِس سے کم عُمر کے مرد و عورت کے ملاپ سے اوّل تو حمل ہی قرار نہیں پاتا۔ اور اگر کارے قضا حمل قرار بھی پا جائے۔ تو بیمار۔ کم عُمر اور مُفلس

---

[1] ہیجڑا۔ نہ لڑکا نہ لڑکی [2] جوڑے [3] وات۔ پت۔ کف [4] دِل

اولاد پیدا ہوتی ہے۔

حمل قرار پانے کے ناقابل رج اور ویرج وات وغیرہ دوشوں سے خراب شدہ۔ مُردار کی سی بُو والے۔ گانٹھ دار۔ پیپ کے ہمشکل تلیل المقدار اور مل مُوتر سے سے ویرج اور رج قرار حمل کے بالکل ناقابل ہوتے ہیں۔

وات وغیرہ دوشوں سے بگڑے ہوئے رج اور ویرج کی علامات اُنہی دوشوں کے بگاڑ کی علامات کے موافق ہوتی ہیں۔

رج اور ویرج سے مُردار کی سی بُو اُس وقت آتی ہے۔ جبکہ خون میں فساد پیدا ہوجاتا ہے۔

کف۔ وات کی خرابی سے رج اور ویرج میں گانٹھیں پڑ جاتی ہیں۔

رکت۔ پت کی خرابی سے رج اور ویرج پیپ کے ہمشکل بن جاتے ہیں۔

وات۔ پت کی خرابی سے رج اور ویرج کی مقدار میں کمی واقع ہوجاتی ہے۔ اور یہ سب مُشکل العلاج ہیں۔

لیکن وات۔ پت۔ کف تینوں کی خرابی سے جب رج اور ویرج کا رنگ اور بُو پاخانہ اور پیشاب کا سا ہوجاتا ہے۔ تو یہ دونوں ہی لاعلاج ہوتے ہیں۔

رج اور ویرج کی خرابیوں کا علاج وات وغیرہ دوشوں کی خرابی سے جب رج اور ویرج میں خرابی آجائے۔ تو اُن کا علاج اُنہی دوشوں کے مطابق کرنا چاہیئے۔

مُردار کی سی بُو والے (گُنپ) ویرج کی خرابی میں کُل دھاد۔ خیر۔ انار۔

سلہ پاخانہ و پیشاب

اور ارجن یا اسن آدی سے پکایا ہُوا گھی پلائیں۔

گانٹھ دار (گرنھتی) ویرج کی خرابی میں پلاش بھسم (ڈھاک کی راکھ) اور پاکھان بھید سے پکایا ہُوا گھی پلانا چاہیئے۔

پیپ کے ہمشکل (پُوبہ) ویرج کی خرابی میں فالسہ اور بڑ وغیرہ ادویات سے پکایا ہُوا گھی دیں۔

قلیل المقدار (کھشین) ویرج کی خرابی میں ویرج پیدا کرنے والی تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔ جیسے سنیہن کرم۔ قے۔ جلاب۔ نردہ دستی اور انو واسن دستی سے اندرونی صفائی کر کے اُتر دستی دیں۔ اور ایسی اغذیات کھلائیں جن سے ویرج بکثرت پیدا ہو۔

مل مُوتر کے سے (ملا ہُویہ) ویرج کی خرابی میں اوّل الذکر طریق سے اندرونی صفائی کر کے ہینگ اور خس وغیرہ ادویات سے پکایا ہُوا گھی پلائیں۔

گرنھتی (گانٹھ دار) رج کی خرابی میں پاڑھا۔ پیپل۔ مرچ سیاہ۔ سُونٹھ اور گڑاسک کا کاڑھا بنا کے پلانا چاہیئے۔

کُنپ (مُردار کی سی بُو والے) اور پُوبہ (پیپ کے ہمشکل) رج کی خرابی میں صندل کا کاڑھا بنا کر پلانا مناسب ہے۔ نیز گرہیہ روگ کے بیان میں جو علاج بیان کیا جائیگا۔ اُسے عمل میں لائیں۔ نیز اُتر دستی دیں۔

شُدھ ویرج اور رج کی شناخت

شُدھ ویرج سفید رنگ۔ بھاری۔ چکنا۔ میٹھا اور کثیر المقدار ہوتا ہے۔ اور اُس کی شکل گھی۔ شہد یا تیل کی مانند ہوتی ہے۔

شُدھ رج لاکھ کے رس یا خرگوش کے خون کا سا ہوتا ہے۔ اور پانی سے

دھونے سے اُس کا داغ کپڑے پر سے دُور ہو جاتا ہے۔

ہمبستری کس حالت میں کرنی چاہیئے

ویرج اور رج کی شدھی

کامل تندرستی اور باہمی محبّت کی حالت میں جسمانی صفائی کرا کے۔ وستی کرم سے فراغت پاکر۔ مرغن اشیا سے سنگدھ[۱] ہو کر اور پنپسون[۲] دوائیں کھا کر مرد و عورت کو ہمبستر ہونا چاہیئے۔

خصوصاً مرد کو گھی۔ دُودھ اور میٹھی ادویات سے تیار کردہ غذا کھا لینی چاہیئے۔ اور عورت کو تیل۔ ماش اور گرم اشیا کھا لینا لازم ہے۔

رِتومتی عورت

دُبلی ہو گئی ہوئی۔ خنداں پیشانی۔ اُبھری ہوئی چھاتیوں والی۔ پھڑکتے ہوئے سرین والی۔ ملائم پیٹ والی۔ مست آنکھوں والی اور شہوت سے بھری ہوئی عورت کو رِتومتی سمجھنا چاہیئے۔

جس طرح دِن کے گُذر جانے پر کنول کا پھول سُکڑ کر بند ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی رِتوکال (ایامِ حیض) کے گُذر جانے پر رحم کا مُنہ بند ہو کر ویرج کو اندر جانے سے روک دیتا ہے۔

مہینے بھر سے جمع شُدہ قدرے سیاہ اور بُودار خُونِ حیض کو وایُو دھمنیوں کے ذریعے رحم کے مُنہ سے باہر نکال دیتی ہے۔

اپنی بہتری کی خواہشمند عورت کو رِتو درشن (خُونِ حیض کے آغاز) سے تین دِن تک نہ نہانا چاہیئے۔ نہ سنگار کرنا چاہیئے۔ کُشا کے بستر پر سونا چاہیئے۔ دُودھ و جَو سے تیار کی ہوئی قلیل المقدار غذا جو شکم کو صاف اور پتلا کرنے والی ہو۔ درختوں کے پتّوں پر یا مٹّی کے برتن میں یا ہاتھوں پر رکھ

---

[۱] مرغن اشیا استعمال کر کے

[۲] جنکے کھانے سے اولادِ نرینہ پیدا ہو

کر کھانی چاہیئے۔ اور اس عرصے میں صُحبت سے قطعی پرہیز رکھنا چاہیئے۔
چوتھے روز غسل کر کے سفید کپڑے اور پھولوں کے ہار پہنے۔ اور نہا دھو کر خاوند کے سے بیٹے کی خواہش لے کر خاوند سے ہمبستر ہو۔
رِتو کال حیض کے آغاز سے بارھویں دن تک ہوتا ہے۔ جس میں سے پہلے تین دن اور گیارھواں روز جماع کے لئے بِلکُلّ منع ہیں۔ باقی دِنوں میں سے جُفت ایّام میں ہمبستر ہونے سے لڑکا اور طاق ایام میں ملنے سے لڑکی پیدا ہوتی ہے۔
مگر اپادھیائے[1] کو پہلے مقررہ ترکیب کے مطابق "پُتر لیشٹی یگیہ[2]" کرا لینا چاہیئے لیکن شودر عورت کے لئے جو "پُتر لیشٹی یگیہ" کرایا جائے۔ اُس میں وید منتروں کو چھوڑ کر باقی ترکیب عمل میں لانی چاہیئے۔
اس ترتیب پر عمل کرنے سے مرد و عورت کا مِلاپ اکارت نہیں جاتا۔ بلکہ بچّہ حسب خواہش پیدا ہوتا ہے۔ پہلے آدمیوں کی رائے میں مرد و عورت کا مِلاپ بالکل خلوت میں ہونا لازم ہے۔
نالائق اولاد بڑے سے بڑے خاندان کو بھی تباہ کر ڈالتی ہے۔ (اس سے بچے رہنے کی پرارتھنا کرنی چاہیئے) جیسے پُتر کی خواہش ہو۔ اُسی طرح کی شکلوں کو دیکھا کریں۔ ویسا ہی چلن رکھیں۔ ویسے ہی مقامات میں رہیں اور ویسے ہی حالات کو گِرد وپیش رکھیں۔
"پُتر لیشٹی یگیہ" کے بعد مرد کو گھی۔ دُودھ اور شالی چاولوں کی غذا کھانی چاہیئے۔ اور عورت تیل اور ماش سے تیار کیا ہُوا کھانا کھائے۔ پھر جیوتشی کی صلاح سے وقت معینہ پر مرد کو دایاں پاؤں پہلے اُٹھا کر بستر پر چڑھنا چاہیئے۔

---

[1] ویدوں کا جاننے والا پنڈت [2] اولادِ نرینہ کی پیدائش کی خواہش کیلئے جو یگیہ کیا جائے۔

اِس کے بعد عورت مرد کے دائیں پہلو کی طرف بایاں پاؤں پہلے اُٹھا کر بستر پر چڑھے۔ پھر مندرجہ ذیل کے منتر پڑھے۔

"آہر سی آیورسی سرؤ تاہ پرتشٹھا سی دھاتا توام۔ دَدھاتو ودھاتا توام۔ دَدھاتو برہم ورچسیا بھویت۔ برہما برہسپتر وشنو سوما سُوریستھا شونو۔ بھگوبھ متراورُنو ویرم دَدتُو مے سُتم۔"

اس کے بعد ایک دُوسرے کو خوش کر کے دونو شاداں و فرحاں ہمبستر ہوں۔ عورت کو چاہیئے۔ کہ جماع کے دھیان میں مگن ہو کر اور اپنے اعضائے بدن کو ٹھیک ٹکانے پر رکھ کر سیدھی لیٹی رہے۔ اِس طرح دوش اپنے اپنے ٹکانے پر ہونے کی وجہ سے وُہ ویرج کو جذب کر لیگی۔ (یعنی اُسے حمل قرار پا جائیگا)۔

حمل قرار پا جانے کی علامات طبیعت کا سیر ہو جانا۔ گرانی بدن۔ رحم کا پھڑکنا۔ ویرج کا یونی (فرج) سے باہر نہ نکلنا۔ دِل کا دھڑکنا۔ غنودگی پیاس۔ مزید صُحبت سے نفرت اور رونگٹوں کا کھڑے ہو جانا اِس بات کی علامات ہیں۔ کہ حمل قرار پا گیا ہے۔

حمل کا پہلا مہینہ ساتویں دن تک گربھ (جنین) کف کا ایک گلولہ سا ہوتا ہے۔ اور پہلے مہینے تک اَوِیہ اَکت (غیر مشخّص) رہتا ہے۔ اُس کے وِیکت (مشخّص) ہونے سے پہلے ہی پنیسوں ادویات استعمال کرانی چاہئیں کیونکہ زبردست پُرشارتھ (کوشش) دَیو (گذشتہ جنموں کے کرم پھل) پر بھی غالب آسکتا ہے۔

پُشیہ نکھشتر میں آدمی کا طلائی۔ نُقرئی یا آہنی پتلا بنوا کر اور آگ میں

سُرخ کرکے دودھ میں بجھائیں۔ اور اُس دودھ میں سے ایک چُلّو بھر دودھ لے کر عورت کو پلائیں۔

یا سفید ڈنڈی کا پُٹھ کنڈا۔ جیوک۔ رِشبھک اور سُبرے اُک میں سے ہر ایک کو الگ الگ یا دو دو یا تین تین یا سب کو پانی میں پیس کر پُشیہ نکھشتر[1] میں عورت کو پلائیں۔

لڑکے کی خواہش کے لیئے سفید ورہتی کی جڑھ کو دودھ میں رگڑ کر عورت کے دائیں نتھنے میں ٹپکانا چاہیئے۔

اگر لڑکی کی خواہش ہو۔ تو یہی عمل بائیں نتھنے پر کریں۔

دراز عمر لڑکے کی خواہش کے لئے عورت کو چاہیئے۔ کہ لکھشمنا کی جڑھ کو دودھ میں پیس کر نتھنوں یا مُنہہ سے پی جائے۔ یا بڑ کی آٹھ کونپلیں لیکر اُنہیں بھی اسی طرح استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یا جیونیہ گن کی ادویات کا اندرونی اور بیرونی استعمال کرانا چاہیئے۔

حاملہ کو مفید اور دِلپسند غذا دینی چاہیئے۔ اور اُس کے دُوسرے کاموں میں بھی انہی باتوں کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ خاوند کو اُس کی دلجوئی کرتے رہنا چاہیئے۔ اور نوکروں کا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ اُس کے احکام سے کبھی بھی سرتابی نہ کریں۔ اُسے ہمیشہ تازہ ماکھن۔ گھی اور دودھ حسب دِلخواہ کھانے کے لئے دیتے رہیں۔

حاملہ کے لئے ممنوعہ کام :- کثرتِ جماع۔ مشقّت۔ باربرداری۔ بھاری کپڑوں کا اوڑھنا۔ بے وقت سونا اور بے وقت جاگنا۔ سخت اور ناہموار

---

[1] چاند کی رفتار کے لحاظ سے آکاش منڈل کی ستائیس حصوں میں جو تقسیم کیگئی ہے۔ اُنمیں سے ہر ایک کو ایک نکھشتر کہتے ہیں جو ایک دِن میں ایک آتا ہے۔ پُشیہ اُس میں آٹھواں نکھشتر ہے۔

نشست پر بیٹھنا۔ افسوس۔ غصہ۔ خوف۔ گھبراہٹ۔ حاجات ضروریہ کا روکنا۔ فاقہ کشی۔ سفر۔ تیز۔ گرم۔ ثقیل اور وشٹمبھی (بوجھل) اغذیات کا کھانا۔ سُرخ کپڑے پہننا۔ گہرے غار اور کنوئیں میں جھانکنا۔ شرابنوشی گوشت خوری۔ چت لیٹنا اور وُہ کام جو حاملہ کی مرضی کے خلاف ہوں۔ حاملہ کے لئے بالکل منع ہیں۔

نیز فصد کھلوانا۔ قے۔ جلاب اور دستی کرم سے جسم کی صفائی کرنا شروع سے آٹھویں ماہ تک حاملہ کے لئے منع ہیں۔

اِن ہدایات کے خلاف عمل کرنے سے جنین کچّا ہی نکل جاتا ہے۔ یا رحم کے اندر ہی خُشک ہو جاتا ہے۔ یا مر جاتا ہے۔

وات پیدا کرنے والی چیزوں کے بکثرت کھانے سے جنین کُبڑا۔ اندھا۔ بے حس اور پست قد ہو جاتا ہے۔

پت پیدا کرنے والی اشیائ کے بکثرت استعمال سے جنین زرد رنگ کا اور گنجا ہو جاتا ہے۔

کف پیدا کرنے والی اشیائ کے کثرتِ استعمال سے جنین پانڈو ورن[1] اور مبروص (پھلبہری والا) ہو جاتا ہے۔

حاملہ کی امراض کو نرم۔ آرام دِہ اور ایسی ادویات سے دور کرنا چاہیئے جو تیز نہ ہوں۔

دُوسرا مہینہ دُوسرے مہینے میں جنین کی شکل نمایاں ہو جاتی ہے اور وہ کف کے گلولے سے گھن[2] پیشی[3] یا اربُد[4] کا ہمشکل بن جاتا ہے۔

[1] (پنجابی) بھُسّا۔ خاکستری سفیدی مائل زرد [2] نہ بہت لمبا اور نہ زیادہ گول۔ بیضوی [3] لمبوتری شکل کا [4] بالکل گول

اگر وُہ بیضوی شکل کا ہو۔ تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ لڑکا پیدا ہوگا۔
اگر اُس کی شکل لمبوتری ہو۔ تو اُسے لڑکی خیال کریں۔
لیکن اگر وُہ بالکل گول ہو۔ تو بچہ مخنّث (ہیجڑا) پیدا ہوگا۔
اِس مہینے حاملہ میں ذیل کی علامات نمایاں ہوجاتی ہیں:۔
دُبلاپن۔ پیٹ کا بھاری پن۔ غشی آنا۔ قے آنا۔ کھانے کی خواہش نہ ہونا۔ جمائیاں آنا۔ رالیں ٹپکنا۔ بدن کی گراوٹ۔ روم راجی (پیٹ پر بالوں کی قطار) کا نمایاں ہوجانا۔ کھٹائی کے لیئے دِل للچانا۔ چھاتیوں کا بھاری ہوجانا۔ چھاتیوں میں دودھ آجانا اور چھاتیوں کے اگلے سروں کا سیاہ پڑجانا۔ پاؤں کا متوّرم ہوجانا۔ اُن میں جلن ہونا اور انواع و اقسام کی آرزوؤں کا پیدا ہونا۔

حاملہ کی خواہشات کا ردّ کرنا بُرا ہے

چونکہ جنین کا دِل براہِ راست حاملہ کے دِل سے تعلّق رکھتا ہے۔ اس لیئے حاملہ کی خواہشات کو ردّ کرنا اچھا نتیجہ نہیں پیدا کرتا۔ اِس لیئے حاملہ کے کسی چیز کی خواہش ظاہر کرنے پر اُسے مفید بلکہ مضر اشیاء بھی دے دینی چاہئیں۔ لیکن مضر اشیا قلیل مقدار میں دینی چاہئیں۔ کیونکہ اُس کی خواہش کے ردّ کرنے سے جنین کی شکل کے بگڑ جانے یا حمل ہی کے ساقط ہوجانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

تیسرا مہینہ تیسرے مہینے میں دونو بازو۔ دونو ٹانگیں اور سر یہ پانچوں اعضا نمایاں ہوجاتے ہیں لیکن باقی اعضا بہت لطیف حالت میں ہوتے ہیں نیز سر کے نمایاں ہونے کے ساتھ ہی اُسے رنج و راحت کا علم ہوجاتا ہے۔
جنین کی ناف میں ماں کے دِل سے نکلی ہوئی ایک ناڑی لگی رہتی ہے جس کے ذریعے اُسے طاقت پہنچتی رہتی ہے۔ جیسے بڑی نہر میں سے نکلی ہوئی

چھوٹی چھوٹی شاخوں کو بڑی نہر کا پانی پہنچتا رہتا ہے۔

چوتھے مہینے جنین کے سب اعضا نمایاں ہو جاتے ہیں۔

پانچویں مہینے جنین میں حس و حرکت بھی آجاتی ہے۔

چھٹے مہینے جنین کے رگ پٹھے۔ بال۔ ناخن۔ چمڑا۔ رنگت اور طاقت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔

ساتویں مہینے وُہ سب اعضا اور تمام خواہشات کے لحاظ سے مکمّل ہو جاتا ہے۔ جنین کے بڑھے ہوئے دوش اِس مہینے ماں کے پیٹ اور رانوں پر لمبے لمبے سفید داغ پیدا کر دیتے ہیں۔ ایسی حالت میں ماکھن۔ بیروں کے رس میٹھی ادویات۔ قدرے نمک اور گھی سے تیار کی ہوئی زُود ہضم اور خوش مزہ غذائیں دینی چاہئیں۔

اور پیٹ۔ رانوں اور چھاتیوں پر صندل اور خس کے نگدے کا لیپ کرنا چاہیئے۔ یا ترپھلے کے سفوف میں اہن۔ ہرن یا خرگوش کا خُون ملا کے انہی مقامات پر لیپ کر دیں۔

یا کنیر کے پتّوں کے ساتھ پکایا ہوا تیل مل کر پٹول۔ نیم۔ مجیٹھ اور سرس کا سفوف ملیں۔ اور پھر دار ہلدی اور ملٹھی کے پانی سے سنچن کریں۔ یا نہلا دیں۔

آٹھویں مہینے میں اوج ماں اور جنین میں باری باری سے بدلتا رہتا ہے اسی سبب سے وُہ دو نو کبھی خوش اور کبھی اُداس رہتے ہیں۔

اس مہینے میں پیدا ہونے والا بچّہ زندہ نہیں رہتا۔ اگر پیدائش کے وقت اوج جنین ہی میں ہو۔ تو ماں کی زندگی کو بھی معرض خطر میں سمجھنا چاہیئے۔

---

۵۷ چھڑکنا

ایسی حالت میں گھی ڈال کر دودھ کی بنائی ہوئی پییا[۱] پلائیں۔
اور میٹھی دواؤں سے پکائے ہوئے گھی کی انوداسن وستی دیں۔
سُدّوں کی صفائی کے لئے سُوکھی مُولی۔ بیر اور املی کے کاڑھے۔ شتاور کے ٹُکڑے۔ تیل۔ گھی اور سینڈھے نمک سے تیار کر کے نرُوہ وستی دینی چاہیئے۔
آٹھویں مہینے کے بعد ایک دِن کے گُزر جانے پر بھی جننے کا وقت آجاتا ہے۔ اور بارہ مہینے کے بعد گربھ وکارکاری (خراب) ہوجاتا ہے۔

نویں مہینے مرغن مالش رس اور چاول دیں۔ یا یواگو میں بُہت سا روغن ڈال کر پلائیں۔
اور عورت کو چاہیئے کہ اول الذکر میٹھی دواؤں سے تیار کی ہوئی انوداسن وستی کے گھی میں ترکیا ہُوا رُوئی یا کپڑے کا پھویہ رات کے وقت ہمیشہ فُرج میں رکھا کرے۔
نیز حاملہ کو وات کے دُور کرنے والی ادویات کے پتّوں کا کاڑھا بنا کے ہر روز نہلاتے رہنا چاہیئے۔
نویں مہینے کے شروع ہوتے ہی حاملہ کے اعضا کو گھی یا تیل سے روز چُپڑتے رہا کریں۔

حمل میں لڑکا ہونے کی علامات دُودھ کا دائیں چھاتی سے پہلے نکلنا۔ داہنے اعضا کا پہلے حرکت میں آنا۔ مذکّر ناموں والی اشیا کی خواہش ہونا مذکّر ناموں والی اشیا کا خواب میں دیکھنا۔ پیٹ کے دائیں حصے کا زیادہ بڑھا ہُوا ہونا اور حمل کا بیضوی ہونا جنین کی تذکیر کی علامات ہیں۔

---

[۱] پینے کی چیز

جنین کی تانیث کی علامات مذکورہ بالا علامات کے برخلاف علامات اور شہوت کی کثرت۔ گانے۔ بجانے۔ ناچنے اور پھولوں کے ہار پہننے کی خواہش رہنا۔

جنین کے مخنث ہونے کی علامات جنین جبکہ ہیجڑا ہو۔ تو پیٹ کا درمیانی حصہ اُبھرا ہوا ہوتا ہے۔ اور مندرجہ صدر علامات میں سے کوئی علامت نظر نہیں آتی ہے۔

حمل میں توام بچوں کی شناخت جبکہ حمل میں ایک سے زیادہ بچے ہوں۔ تو حاملہ کے پیٹ کے دونو پہلو گھڑوں کی مانند اُبھرے ہوئے ہوتے ہیں۔

حاملہ کے لئے عام ہدایات نویں مہینے کے شروع ہوتے ہی کسی شبھ دن اور شبھ نکھشتر میں حاملہ کو زچہ خانہ میں داخل کر دینا چاہیئے۔ جو نہائت کاریگری سے کسی اچھے موقع پر بنا ہؤا اور سب سامان سے بخوبی آراستہ ہو۔ اور حاملہ کو چاہیئے۔ کہ زچہ خانہ میں داخل ہو کر بچہ پیدا ہونے کا انتظار کرے۔ حاملہ کے پاس اُس کی تیمارداری کے لئے زچہ خانہ میں ایسی تجربہ کار استریاں موجود رہنی چاہئیں۔ جو خود کئی بچے جن چکی ہوں۔

وضع حمل جب حاملہ کے ایک دو دن میں بچہ پیدا ہونے والا ہو۔ اُسکی طبیعت بہت بدمزہ ہو جاتی ہے۔ اُس کا پیٹ ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ آنکھیں اندر کو گھس جاتی ہیں۔ جسم کا نچلا حصہ بھاری ہو جاتا ہے۔ کھانے کی خواہش نہیں رہتی۔ مُنہہ سے رالیں ٹپکتی ہیں۔ پیشاب بکثرت آتا ہے۔ اور رانوں پیٹ۔ کمر۔ پُشت۔ دل۔ مثانے اور چڈوں میں درد ہونے لگتا ہے۔ فرج کا مقام پھٹنے لگتا ہے سوئی چبھنے کی سی تکلیف اور پھڑ پھڑاہٹ ہوتی ہے۔ اور تھوڑا تھوڑا پانی پڑتا ہے۔

اِس کے بعد درد زہ شروع ہوتا ہے۔ اور حمل کا پانی بکثرت خارج ہوتا ہے
جب وضع حمل کا وقت قریب ہو۔ تو حاملہ کو اچھی طرح سے مالش کر کے اور
گرم پانی چھڑک کر اُس کی حفاظت کے لیئے اُس کے بازوؤں پر رکھشا بندھن
باندھ کر اُس کے ہاتھ میں کوئی مذکّر نام والا پھل پکڑا دیں۔ پھر گھی ڈال کر
پیا پلائیں۔ اِس کے بعد زمین پر نرم بستر بچھا کر اُس پر اُسے اِس طرح سے
بٹھا دیں۔ کہ وُہ ٹانگوں کو چوڑا اور سیدھا کیئے ہوئے ہو۔ پھر اُس کے زیرِ ناف
اُوپر سے نیچے کو بار بار مالش کریں۔ اور حاملہ کو ہدائت کریں۔ کہ وُہ جمائیاں لے
اور اِدھر اُدھر جلد جلد چلے۔ ان تدابیر پر عمل کرنے سے حمل فوراً اوپر
سے نیچے کی طرف آجائیگا۔

جب حمل ہردے سے قطع تعلّق کر کے مثانے کے اُوپر آٹھہرے۔ تو دردِ زہ
جلدی جلدی آنا شروع ہو جاتا ہے۔ اُس وقت حاملہ کو چارپائی پر لٹا دینا چاہیئے
جب حمل یونی (فرج) کے مُنہ پر آجائے۔ تو حاملہ کو بہت تکلیف ہوتی ہے
اِس لیئے یونی کے مُنہ پر مالش کر کے اُسے کھول دینا چاہیئے۔ اور حاملہ کو تاکید
کردی جائے۔ کہ پہلے آہستہ آہستہ جنین کو باہر نکلنے دے۔ اور جب وُہ عین یونی
کے مُنہ پر آجائے۔ تو اُسے یکدم زور لگا کر باہر نکال دے۔ جب بچّہ پیدا ہونے
والا ہو۔ تو پاس بیٹھنے والی عورتیں زور زور سے "لڑکا ہوا" "لڑکا ہوا" کہہ کہہ کر
زچّہ کو خوش کریں۔ اُسے پنکھے کی ہوا دیں۔ اور اُس کے منہ پر پانی چھڑک
دیں۔ اِس طرح اسکی تکلیف دُور ہوگی۔

اگر حمل رک جائے۔ تو یونی کو کالے سانپ کی کینچلی کا دھواں دینا چاہیئے
یا ہرنیہ پشپی یا سُودرچلا یا وِشلیاّ میں سے کسی ایک کو حاملہ کے ہاتھوں

اور پاؤں سے باندھ دیں۔
جھلّی (جیور) نہ نکلنے کی صورت میں بھی یہی عمل کرنا چاہیئے۔ نیز زچّہ کو سیدھا کھڑا کر کے اُس کے بازوؤں کو اُوپر اُٹھا کر خوب جھنجوڑیں۔ اور پاؤں کی ایڑی سے اُس کی کمر اور چوتڑوں کو اچھی طرح سے دبائیں۔ اور بالوں کے گچھے کو پکڑ کر اُس کے حلق اور تالو سے مس کریں۔ یا سر میں تھوہر کا دُودھ ٹپکائیں یا بھوج پتر۔ لانگلی۔ تونبی سانپ کی کینچلی۔ کُٹھ اور سرسوں میں سے کسی ایک کا یا دو دو یا سب کو ملا کر یونی پر لیپ کریں۔ اور انہی کا دھُواں دیں۔
اور کُٹھ وتالیس پتر کا نگدا بنا کر سُرا منڈ یا کُلتھی کے یُوش یا بل کے آسو کے ساتھ پلائیں۔
یا شتاور۔ سرسوں۔ زیرہ۔ سُہانجنا۔ چیترا۔ تیکھشن۔ ہینگ۔ کُٹھ۔ راڑا اور گومُوتر ڈال کر پکایا ہُوا سرسوں کا تیل گُما اور یونی میں لگائیں۔ یا انوواسن وستی دیں۔
یا سونف۔ ورچ۔ کُٹھ۔ پیپل اور سرسوں کے نگدے نیز گھی اور نمک ملا کر نروہ وستی دیں۔ تو جیور (جھلّی) خارج ہو جاتی ہے۔
جیور کے رُک جانے کا اصلی سبب وائُو ہے۔ اور جونہی وائُو دُور ہو جاتی ہے۔ جیور بھی فوراً باہر آجاتی ہے۔
یا دایہ کو جو بچّہ جنائی کے فن میں پُوری مہارت رکھتی ہو۔ چاہیئے۔ کہ ہاتھ کے ناخن اچھی طرح سے کٹا کر اور ہاتھ کو گھی لگا کے یونی میں داخل کر کے جیور کو ہاتھ سے باہر نکال لے۔
جب بچّہ پیدا ہو چُکے۔ اور جیور بھی بخوبی خارج ہو جائے۔ تو زچّہ کی یونی

اور اُس کے سارے جسم پر تیل کی مالش کر دیں۔

اگر مکلّ[1] روگ کی شکایت ہو جائے۔ اور مثانہ کے سر اور پیٹ میں درد ہو تو جوکھار کو باریک کر کے گھی یا گرم پانی کے ساتھ نوش کرائیں۔

یا دھان کی کانجی میں گڑ۔ مگھ۔ مرچ سیاہ۔ سونٹھ۔ دار چینی۔ الائچی اور تیج پات کا سفوف ملا کر پلا دیں۔

بعد ازاں تجربہ کار دایہ مناسب طریق سے بچہ کی خبر گیری کرے۔

ایام زچگی میں زچّہ کی خبر گیری

جب زچّہ کو بھوک لگے۔ تو اُسے تیل یا گھی کی کافی مقدار پنچ کول[2] ڈال کر پلا دینی چاہیئے۔ اس کے بعد گڑ کا گرم گرم شربت پلا دیں۔

یا وات کو دُور کرنے والی ادویات کا کاڑھا پلائیں۔

اس طرح عمل کرنے سے وات نہیں بڑھتی۔ اور خراب خُون بھی صاف ہو جاتا ہے۔ یہ ترکیب دو تین رات تک عمل میں لانی چاہیئے۔

زچّہ اگر روغن نہ پی سکے۔ تو روغن کے بغیر ہی باقی سب ترکیب عمل میں لانی چاہیئے۔

اس کے بعد اُس کے پیٹ پر تیل اور گھی سے تر کیا ہوا کپڑا لپیٹ دیں۔

مندرجہ بالا چکنائی کے ہضم ہو جانے پر زچّہ کو نہلا دیں۔ اور بعد ازاں پنچ کول سے تیار کی ہوئی پیپا پلائیں۔

---

[1] وہ مرض ہے جس میں زچّہ کا پیشاب بند ہو جاتا ہے۔ اور اُسکے مثانے میں درد ہوتا ہے [2] چب۔ چیتا۔ سونٹھ۔ مگھ اور پپلا مول اِن پانچوں کو پنچ کول کہتے ہیں۔

تین دن کے بعد ودداری آدیؔ ورگ کے کاڑھے سے تیار کیا ہوا یواگو گھی ڈال کر پلانا چاہیئے۔ یا حسب موافق دودھ سے تیار کیا ہوا یواگو دیں۔ سات دن کے بعد رفتہ رفتہ مقوّی غذا دینی چاہیئے۔

لیکن بارھویں دن تک اُسے گوشت ہرگز نہ دینا چاہیئے۔

نہائت احتیاط سے زچّہ کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اگر اُسے کسی بیماری نے گھیر لیا۔ تو اُس کا علاج بہت مُشکل ہو جائیگا۔ وجہ یہ کہ وضعِ حمل اور خُون نکل جانے کی وجہ سے وُہ بہت کمزور ہو چکتی ہے۔

ڈیڑھ مہینے کے بعد زچّہ کی غذا کی سب روکاوٹیں دُور کر دیں۔ غذا کے بارے میں غیر معمولی پرہیز کی اُسے کوئی ضرورت نہیں رہتی۔ اور جب دوبارہ حیض آجاتا ہے۔ تو اُس کا نام بھی زچّہ نہیں رہتا ۔

دوسرا ادھیائے

گربھ وپاپرشاریہ

(حاملہ کی تکالیف کو دُور کرنے کی تدابیر)

اگر اول الذکر ممنوعہ آہار بیوہار کی ہدایات کے خلاف عمل کرنے یا کسی بیماری کی وجہ سے حاملہ کو خُون آنے لگے۔ یا درد شروع ہو جائے۔ تو اُسے بیرونی

سلہ ودداری کند وغیرہ ادویات کا مجموعہ جس میں مندرجہ ذیل ادویات شامل ہیں۔ ودداری کند۔ انڈ مینڈھا سینگی۔ پُنرنوا۔ دیودارو۔ مدگ پرنی ماش پرنی کنٹکاری بیج تیتاور جیونتی جیوک رشبھک شالپرنی پرشٹھ پرنی بڑی کنڈیاری چھوٹی کنڈیاری۔ گوکھرو۔ سارواہنس پدی۔

اور اندرونی طور پر مرغن اور سرد چیزوں کا استعمال کرانا چاہیئے۔ جیسے خس۔ کنول۔ صندل اور کھشیر برکھشوں (شیر دار[1] درختوں) کی چھال کو باریک پیس کر اور گھی ملا کے پانی میں بھگوئے ہوئے روئی یا کپڑے کے پھاہے سے حاملہ کی یونی اور مثانے پر لیپ کر دیں۔

یا حاملہ کو سو مرتبہ پانی سے دھوئے ہوئے گھی کی مالش کر کے اوّل الذکر ادویات کے کاڑھے سے غسل کرائیں۔ اس کے بعد مصری۔ شہد۔ کمودنی کنول اور نیلوفر کے پھولوں کا زیرہ ملا کر چٹائیں۔ اور دودھ سے نکلا ہوا ماکھن کھلائیں۔ اور سنگھاڑے و کسیرو کھلائیں۔ اور گندھر پرینگو۔ کنول۔ شالوک (نیلوفر کی جڑھ) اور گولر کے کچّے پھل سے دودھ[2] پکا کر پلائیں۔ اور شالی کی جڑھ۔ کاکولی۔ ایلا۔ اتی بلا۔ ملیٹھی اور گنّے کی جڑھ سے پکایا ہوا دودھ رکت شالی چاولوں میں شہد اور کھانڈ ملا کر کھانے کو دیں۔

یا جنگلی جانوروں کے گوشت کی یخنی کے ساتھ رکت شالی چاول کھلائیں نیز رکت پت کا سا علاج کریں۔ لیکن قے اور جلاب حاملہ کیلئے منع ہیں۔

ابتدائی تین مہینوں میں حاملہ کو جو تکلیف ہو۔ اس کا علاج نہائت محنت اور کوشش چاہتا ہے۔ لیکن پھر بھی کامیابی مشکل امر ہے۔ کیونکہ حمل اُس وقت ابھی کچّا ہی ہوتا ہے۔ اسلئے مریضہ کا علاج لاعلاج کہہ کر کرنا چاہیئے آم روگ کی خرابی سے اگر حاملہ کو کوئی تکلیف ہو۔ تو بھی کامیابی محال

[1] جیسے پیپل۔ بڑ۔ گولر وغیرہ [2] دودھ پکانے کی ترکیب یہ ہے۔ کہ اِن ادویات میں سب اشیاء سے آٹھ گنا دودھ اور دودھ سے چار گنا پانی ڈال کر آگ پر چڑھا دیں۔ جب پانی جل کر صرف دودھ باقی رہ جائے۔ تو اُسے کام میں لائیں۔

ہوتی ہے۔ تاہم آم روگ کی خرابی میں سرد اور خُشک چیزیں دینی چاہئیں نیز اس سے فاقہ کشی کرانی چاہیئے۔ اور ناگر موتھا۔ خس۔ گلو۔ اُرلو۔ دھنیا۔ جوالنسہ۔ پاٹڑہ۔ صندل اور بلا کا کاڑھا بنا کر پلائیں۔ اور تزن دھانیہ (سوانک۔ کنگنی وغیرہ کے چاولوں) کی غذا دیں۔ نیز مونگ وغیرہ کے یُوش کھانے کو دیں۔

اور آم روگ کو دُور کر کے نہائت ہوشیاری سے اوّل الذکر طریق علاج کو کام میں لانا چاہیئے۔

اگر حمل گر ہی جائے۔ تو مریضہ کی طاقت کے مطابق اُسے تیز شراب پلائیں۔ تاکہ رحم کی صفائی ہو جائے۔ اور مریضہ تکلیف کو بھُول جائے۔ اس کے بعد لگھو پنچ مُول[۱] ملا کر خُشک پییا پلانی چاہیئے۔

جو عورت شراب نہ پیئے۔ اُسے مگھر۔ پپلا مُول۔ چپ۔ چیتیا اور سونٹھ ڈال کر پکائی ہوئی پییا پلائیں۔ یا اُسے پاٹلا۔ ارنی۔ گنبھاری۔ بل اور شیوناک کی جڑھوں کے کاڑھے اور تِل و اُدّالک نامی چاولوں سے تیار کی ہوئی پییا پلائیں۔

جتنے مہینوں کا حمل ساقط ہو۔ اُتنے ہی روز تک مریضہ کو ایسی پییا وغیرہ دیتے رہیں۔ جس میں نمک اور گھی نہ ڈالا گیا ہو۔ جو زُود ہضم ہو۔ اور جس میں مرچ و چتر اد غیرہ اشیا ڈال دی گئی ہوں۔

دوشوں اور دھاتوؤں کی رطوبت کو خُشک کرنے کے لئے یہ ترکیب بہُت اچھی ہے۔ اِس کے بعد سنیہہ دستی دینی چاہیئے۔ اور غذا مرغن دیں۔ جس سے

[۱] شال پرنی۔ پرشٹ پرنی۔ چھوٹی کنڈیاری۔ بڑی کنڈیاری اور بھکھڑا کی جڑ ہیں

طاقت جسمانی اور حرارتِ ہاضمہ بڑھیں - اور اوج کی ترقی ہو۔

اُپ ولشٹک گربھ جنین میں طاقت آجانے اور اُس کے بڑا ہو جانے پر اگر خون بہنے لگ جائے۔ تو جنین آئندہ بڑھنے نہیں پاتا - اور پیٹ کے ایک ہی مقام میں ٹھہرا ہوا پھڑپھڑاتا رہتا ہے - اُسے اصطلاح میں اُپ ولشٹک گربھ کہا جاتا ہے۔

ناگودر گربھ جب افسوس۔ فاقہ کشی۔ خشک وغیرہ اشیا کے استعمال اور یونی میں سے خون کے بکثرت نکل جانے سے وات بڑھ جاتی ہے اور حمل پتلا پڑ جاتا اور سوکھ جاتا ہے۔ تو اُسے ناگودر گربھ کہتے ہیں ایسا گربھ اگرچہ بڑھا ہوا بھی ہو۔ تو بھی وہ پتلا پڑ جاتا ہے۔ اور بہت دیر کے بعد حرکت میں آتا ہے۔

مندرجہ صدر دو نو صورتوں میں فربہی افزا اور وات کو دفع کرنے والی میٹھی ادویات سے تیار کردہ گھی۔ دودھ اور مالنس رس خوب سیر کر کے کھلائیں۔ نیز کچے گربھ کھلائیں۔

اور اس طرح شکم سیری کے بعد حاملہ کو رتھ یا ہاتھی۔ گھوڑے وغیرہ پر سوار کرا کے خوب تیز چلائیں۔ ایسا کرنے سے اُس کے شکم میں جب جنین کو حرکت ہوگی۔ تو وہ بڑھنے لگ جائیگا۔

چھپے ہوئے اور حرکت نہ کرنیوالے جنین کا علاج بازہ۔ مگر مچھ۔ اُت کروش اور مو... کے گوشت کی یخنی خوب گھی ڈال کر دینی چاہیئے۔

یا ماش اور مُولی کے رس میں خوب گھی ڈال کر پلائیں۔

یا کچی بل گری۔ تل۔ ماش اور ستّو دُودھ کے ساتھ نوش کرائیں۔ نیز زیادہ چربی والے گوشت کھانے کو دیں۔ اور انگوروں کی شراب پلائیں۔ اور کمر پر مالش کریں۔ نیز حاملہ کو خوش رکھیں۔ ایسا کرنے سے گربھ بڑھنے لگ جاتا ہے۔

اگر مندرجہ صدر ہدایات کے خلاف عمل میں لایا جائے۔ تو گربھ مُشکل سے پیدا ہوگا۔ یا شاید پیدا ہی نہ ہو۔

حاملہ کے اپھارے کا علاج حاملہ کو اگر اپھارہ ہو جائے۔ تو اُسے بہت جلد مناسب ادویات سے تیار کیا ہوا سنیہہ پلائیں۔ یا اُس سنیہہ کی وستی دے کر اپھارے کو دُور کریں۔ کیونکہ اپھارے سے جنین اور حاملہ دونو معرضِ خطر میں ہوتے ہیں۔

جنین کے اندر ہی مر جانے کی علامات جنین اگر حمل کے اندر ہی مر جائے۔ تو حاملہ کا پیٹ ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ جکڑ جاتا ہے۔ اور مشک کی مانند پھول جاتا ہے۔ حاملہ کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ جنین کی حرکت بند ہو جاتی ہے۔ حاملہ کو چکّر آتے ہیں۔ پیاس بہت لگتی ہے۔ سانس تنگی سے آنے لگتا ہے۔ تکان ہو جاتا ہے۔ بے چینی ہوتی ہے۔ آنکھیں اندر کو گھس جاتی ہیں۔ اور درد زہ نہیں اُٹھتا۔

علاج:۔ ایسی صُورت میں یونی پر گرم پانی کے چھینٹے ماریں۔ اور گڑ اور نمک ملا کے یونی پر لیپ کریں۔ نیز گھی۔ شالملی اور السی کا لعاب ملا کر اُس سے یونی کو بار بار بھریں۔ اور سِدّھ منتر کا پاٹھ کریں۔ تا کہ مرا ہُوا جنین باہر نکل جائے۔

اگر مُردہ جنین اِس ترکیب پر عمل کرنے سے بھی نہ نکلے۔ تو راجہ سے اجازت
لیکر نہائت ہوشیاری کے ساتھ یونی میں ہاتھ ڈال کر مُردہ جنین کو جلدی سے
باہر نکال دیں۔ لیکن پہلے ہاتھ اور یونی کو گھی اور شال ملی کے لعاب
سے تر کر لینا چاہیئے۔
اگر جنین کا جسم ٹیڑھا پڑ گیا ہو۔ تو حاملہ کو اُٹھا کر۔ دبا کر اور ہلا کر
سیدھے راستے پر لاکے باہر کھینچ لیں۔
اگر جنین کے ہاتھ پاؤں یا سر سے یونی کا مُنہہ بند ہو گیا ہو۔
اگر جنین کا ایک پاؤں یونی کی طرف اور دُوسرا حاملہ کی گُدا کی طرف ہو۔ ت
اِن دونو کو وِشکمبھہ موڑھہ گربھ کہتے ہیں۔
وِشکمبھہ موڑھہ گربھ کی حالت میں جنین کو چیر پھاڑ کر نکال دینا چاہیئے
اِن میں منڈلاگر شستر اور اُنگلی شستر سے کام لینا چاہیئے۔
وردھی پتر نامی شستر کا اگلا حصہ بہت تیز ہوتا ہے۔ اِس لئے اُ
یونی میں داخل کرنا ٹھیک نہیں۔
پہلے سر کی کھوپری کو توڑ کر نکالنا چاہیئے۔ پھر "گربھ شنکی" نامی شس
کو جنین کی بغل۔ چھاتی۔ تالو یا ٹھوڑی میں سے کسی جگہ مضبوط طور س
پھنسا کر زور سے باہر کھینچ لیں۔ اگر کھوپری نہ ٹُوٹ سکے۔ تو شستر مذکو
آنکھوں کے حلقے یا کنپٹی میں پھنسا کر کھینچ لیں۔
اگر جنین کا کندھا پھنس گیا ہو۔ تو اُس کا بازو کاٹ ڈالنا چاہیئے
اگر جنین کا پیٹ مشک کی طرح پھُول گیا ہو۔ تو پہلے اُس کے پیٹ
کر انتڑیاں نکال لیں۔ پھر جنین کو باہر کھینچ لیں۔

اگر جنین کی کمر رُک گئی ہو۔ تو اُسکی کمر کی ہڈیوں کے ٹکڑے کر کے باہر نکالنا چاہیئے
جنین کا جو حصہ وات کی خرابی کی وجہ سے رُک گیا ہو۔ اُسے باحتیاط کاٹکر
باہر نکالیں۔ لیکن حاملہ کی حفاظت کیلئے ہر طرح کی احتیاط کو مدِنظر رکھیں۔
بگڑی ہوئی وات جنین میں طرح طرح کی خرابیاں پیدا کر دیتی ہے۔ اور
اُس کی عجیب و غریب حالتیں بنا دیتی ہے۔ اِسلئے عقلمند وید کو مختلف حالتوں
پر غور کر کے علاج کرنا چاہیئے۔
مگر یاد رہے۔ کہ زندہ جنین کو ہرگز نہ کاٹیں۔ کیونکہ اُس کے مر جانے
کے ساتھ ہی اُس کی ماں کی موت کا بھی اندیشہ ہوتا ہے۔
لیکن مُردہ جنین کو باہر نکالنے میں ایک لمحہ کی بھی دیر نہ لگانی چاہیئے۔

لاعلاج موڑھ گربھ کی علامات: ۔جس حاملہ کی یونی بالکل بند ہو گئی
ہو۔ یا جس کو مکّل روگ کی شکائت ہو۔ یا جو دمہ کی مریضہ ہو۔ جس کے
مُنہ میں سے بدبو آرہی ہو۔ اور جس کا تمام جسم ٹھنڈا پڑ گیا ہو۔ ایسے
موڑھ گربھ کی مریضہ کا علاج نہیں ہو سکتا۔
اگر مُردہ جنین خارج ہو چُکے۔ اور جیور نہ نکلی ہو۔ تو اُس کا علاج بھی ویسا
ہی کریں۔ جو پہلے بیان ہو چکا ہے۔
جب جیور بھی خارج ہو چُکے۔ تو مریضہ کو گرم پانی کے چھینٹے ماریں۔ اور
اُس کے جسم پر مالش کر کے چکنائی کا پھویہ اُس کی یونی میں رکھوا دیں۔
تاکہ یونی نرم ہو جائے۔ اور درد جاتا رہے۔
اور اجمود۔ اتیس۔ راسنا۔ ہینگ۔ الائچی۔ پیپل۔ پپلا مُول۔ چب۔ چیتا اور
سُونٹھ کا سفوف۔ نگدا یا کاڑھا سنیہہ میں ملا کر چٹائیں۔

پھر کوڑ۔ اتیس۔ پاٹھا۔ ساگون کے درخت کی چھال۔ ہینگ اور تیجو وتی کا حسب ضرورت سفوف۔ نگدا یا کاڑھا بنا کر دوشوں کے دفعیئے اور رفع تکلیف کے لئے تین یا سات دن تک استعمال کرائیں۔ اور شام کے وقت ارشٹ یا اعلےٰ درجے کے آسو پلاتے رہیں۔

سرس اور ارجن کے کاڑھے سے بھگویا ہُوا پھوبہ یونی میں رکھنا چاہیئے اِن کے علاوہ اگر اور کوئی تکلیف ہو۔ تو اُس کا حسب موقع مناسب علاج کرنا چاہیئے۔

بعد میں وات کے دُور کرنے والی ادویات سے پکایا ہُوا دودھ دس دِن تک دیتے رہنا چاہیئے۔ پھر دس دِن تک مانس رس دیتے رہیں۔ اِس کے بعد دس دِن تک زود ہضم۔ مفید اور قلیل المقدار غذا دینی چاہیئے۔ مالش کرتے رہیں۔ پسینہ دیں۔ اور بلا آدی تیل وغیرہ سنیہوں کا استعمال جاری رکھنا چاہیئے۔

چار مہینے گذر جانے کے بعد کسی قسم کے خاص پرہیز کی کوئی ضرورت نہیں رہتی۔

بلا آدی تیل کے بنانے کی ترکیب بلا کی جڑھ کا کاڑھا چھ حصہ۔ دُودھ چھ حصہ۔ جَو۔ بیر۔ کُلتھ اور دش مُول[1] کا کاڑھا ایک حصہ۔ تِلوں کا تیل ایک حصہ۔ میدا۔ مہا میدا۔ دیو دارو۔ مجیٹھ۔ کاکولی۔ کھشیر کاکولی چندن۔ سارِوا۔ کُٹھ۔ تگر۔ جیوک۔ رِشبھک۔ سینڈھا نمک۔ اگر چھیل چھبیلا نچ۔ پُنر نوا۔ اسگندھ۔ شتاور۔ کھشیر شکلا۔ ملٹھی۔ ماش پرنی۔ مُدگ پرنی۔ ترپھلا۔ مہا شتاور۔ الائچی۔ دار چینی اور تیج پات کا باریک کُوٹا ہُوا نگدا

[1] پاٹلا۔ ارنی۔ گنبھاری۔ بِل۔ شیوناک۔ شال پرنی۔ پرشٹ پرنی۔ بڑی کنڈیاری۔ چھوٹی کنڈیاری اور گوکھرو کی جڑھوں کو دش مُول کہتے ہیں۔

تیل کا ایک چوتھائی حصہ لیکر سب کو ملا کر نرم آگ پر رکھ کر آہستہ آہستہ ہلاتے رہیں۔ جب پانی جل کر صرف تیل باقی رہ جائے۔ اور نگدہ کی بتی سی بن جائے۔ تو اُتار کر تیل کو چھان لیں۔ یہی بلا آدی تیل ہے۔

فوائد یہ تیل وات کی جُملہ خرابیوں کو دُور کرنے کے لئے بے نظیر دوائی ہے زچہ اور بچہ کی شکایات کو دُور کرتا ہے۔ مرم[1] ستھان کی چوٹ۔ ہڈی کی چوٹ۔ بخار۔ باؤ گولہ۔ گرہ دوش۔ جنون۔ حبس البول۔ فتق۔ یونی روگ (امراض فرج) اور کھشے روگ (سوکھے) کو دُور کر دیتا ہے۔ اور مہرشی دہنونتری جی مہاراج کا ایجاد کیا ہُوا ہے۔

اگر حاملہ عورت مر جائے۔ اور مرنے کے قریب اُس کا رحم پھڑک رہا ہو۔ اور بچے کی پیدائش کا وقت بھی قریب ہو۔ تو فوراً لاش کا پیٹ چاک کر کے بچے کو زندہ نکال لینا چاہیئے۔

مختلف مہینوں میں حمل کی حفاظت کرنیوالے نسخے ذیل کے ساتوں نسخوں کو اس ترتیب سے استعمال کرانا چاہیئے۔ کہ اگر پہلے مہینے حمل ساقط ہونے لگا ہو۔ تو پہلا۔ اگر دُوسرے مہینے حمل گرنے کو ہو۔ تو دُوسرا۔ علٰے ہذا القیاس تیسرے چوتھے وغیرہ مہینوں میں حمل گرنے کے لئے تیسرے اور چوتھے وغیرہ نُسخے بہ ترتیب دُودھ کے ساتھ حاملہ کو استعمال کرانے سے حمل گرنے نہیں پاتا۔ جیسے

(۱) ملٹھی۔ ساگون کے بیج۔ کھشیر کاکولی اور دیودارو

---

[1] جسم کے وُہ مقامات جو بہت ہی نازک ہیں۔ اور جن پر چوٹ لگ جانے سے فوراً موت واقع ہو جاتی ہے۔ یہ تعداد میں ۱۰۷ ہیں۔ انگریزی میں انہیں کریٹیکل پوائنٹ کہتے ہیں۔

(۲) اشمنتک ۔ سیاہ تل ۔ تامر ولّی اور شتاور
(۳) ورکھشادنی ۔ کھشیر کاکولی ۔ گندھ پرینگو ۔ نیلوفر اور ساروا
(۴) اننتا ۔ ساروا ۔ راسنا ۔ پدما اور ملٹھی
(۵) بڑی کنڈیاری ۔ چھوٹی کنڈیاری ۔ گنبھاری ۔ شیر دار درختوں کی کونپلیں اور چھالیں ۔ اور گھی
(۶) پرشن پرنی ۔ بلا ۔ سہانجنا ۔ گوکھرو اور مدھو پرنی
(۷) سنگھاڑا ۔ بھے ۔ منقّہ ۔ کسیرو ۔ ملٹھی اور مصری

آٹھویں مہینے :۔ کیتھ ۔ بل ۔ بڑی کنڈیاری ۔ پٹول ۔ گنّا اور چھوٹی کنڈیاری کی جڑھوں سے دودھ تیار کر کے حاملہ کو استعمال کراتے رہنا چاہیئے۔

نویں مہینے :۔ ساروا ۔ اننتا ۔ کھشیر کاکولی اور ملٹھی سے تیار کیا ہوُا دودھ دینا چاہیئے۔

دسویں مہینے :۔ صرف کھشیر کاکولی یا ملٹھی ۔ سونٹھ اور دیودارو سے تیار کیا ہوُا دودھ دینا چاہیئے۔

بعض دفعہ وات کی وجہ سے عورتوں کا خون حیض کئی ماہ تک رُک جایا کرتا ہے اور پیٹ بڑھتا رہتا ہے۔ ناتجربہ کار لوگ اُسے بھی حمل ہی کہا کرتے ہیں۔ کیونکہ بظاہر اُسکی شکل حمل ہی کی سی ہوتی ہے۔ لیکن چرپری ۔ گرم اور تیز ادویات کے استعمال سے وُہ خون بہہ نکلتا ہے۔ اور جب اُس میں جنین کی کوئی شکل نظر نہیں آتی۔ تو جاہل لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ گربھ کو بھوت لے گئے ہیں۔ اگر کوئی اعتراض کرے۔ تو کہتے ہیں۔ کہ بھوت گربھ کا اوج کھا جاتے ہیں لیکن یہ بالکل غلط ہے۔ اگر اُنھوں نے بچّے کا اوج کھانا تھا۔ تو وُہ بچّے کی ماں کو کیوں چھوڑ گئے ؟

تیسرا ادھیائے

انگ وِبھاگ شاریر

(اعضائے بدن کی تفصیل)

چھ انگ سر[1]۔ ہر دو بازو[2و3]۔ دونوں ٹانگیں[4و5] اور وسطِ جسم[6]۔ یہ چھ انگ[ا] کہلاتے ہیں۔

پرتی انگ آنکھ اور دِل وغیرہ پرتی انگ[۲] کہلاتے ہیں۔

گُن شبد (آواز)۔ سپرش (لمس)۔ روپ (بصارت)۔ رس (ذائقہ) گندھ (بُو) بہ ترتیب آکاش۔ وات (ہوا)۔ آگ۔ پانی اور مٹی کے گُن ہیں۔

اِن میں سے آکاش میں ایک۔ ہوا میں دو۔ آگ میں تین۔ پانی میں چار اور مٹی میں پانچوں گُن پائے جاتے ہیں۔

آکاش سے اندریاں۔ کان۔ آواز اور جسم کا کھوکھلا حصہ بنتا ہے۔

وات سے قوت لامسہ۔ جلد اور سانس کی آمد و رفت۔ آگ سے بصارت رُوپ اور پختگی پیدا ہوتی ہے۔

پانی سے قوّتِ ذائقہ اور رسوں کی رطوبت بنتی ہے۔

مٹی سے قوّتِ شامہ۔ بُو اور ہڈیاں بنتی ہیں۔

ماں سے ملنے والے حِصّے نرم ہوتے ہیں۔ جیسے خُون۔ گوشت مغز اور گُردا وغیرہ۔

[ا] اعضا [۲] جوارح

باپ سے ملنے والے حصے مضبوط ہوتے ہیں۔ جیسے ویرج۔ دھمنیاں (رگیں)۔ ہڈیاں اور بال وغیرہ۔

چیتنا (آتما) سے چیت۔ اندریاں اور مختلف جونوں کا جنم ملتا ہے۔

وپادھی۔ دلیش اور دیہہ کے ساتمیہ سے عمر۔ صحت۔ چستی۔ نور اور طاقت ملتی ہے۔

غذا کے رس سے جسم۔ نشوونما کی طاقت اور الولتا[۵۱] پیدا ہوتی ہے۔

ساتوک (ستوگن سے پیدا ہونیوالی) **صفات**۔ صفائی۔ آستکتا[۵۲]۔ بے ریائی دھرم کی طرف رجحان اور عقلمندی یہ ساتوک صفات ہیں۔

راجس (رجوگن سے پیدا ہونیوالی) **صفات**۔ بہت بولنا۔ غرور۔ غصہ مکاری اور زود رنجی یہ راجسی صفات کہلاتی ہیں۔

تامسی (تموگن سے پیدا ہونیوالی) **صفات**۔ خوف۔ جہالت۔ نیند۔ سستی اور طبیعت کی بے چینی یہ سب تامسی صفات ہیں۔

اس طرح یہ انسانی جسم پنچ مہا بھوتوں (پانچ عناصر) سے بنتا ہے۔

سات جلدیں خون کے پک جانے سے سات جلدیں پیدا ہوتی ہیں۔ جیسے دودھ کے پکنے سے بالائی پیدا ہوتی ہے۔

سات کلا رس وغیرہ ساتوں دھاتوؤں اور ان کے آدھاروں (آشیوں) کی درمیانی رطوبتیں اپنی اپنی دھاتوؤں کی حرارت سے پکی ہوئی اور کف۔ پٹھوں وجھلی سے ڈھکی ہوئی کلا کہلاتی ہیں۔ جیسے لکڑی میں گلی (ساردپا) ہوتی ہے۔ اس لئے کلا بھی تعداد میں سات ہیں۔ اور سات ہی ان

[۵۱] چنچلتا کا عکس [۵۲] خدا کی ہستی کا اقرار

کے آدھار (آشے) ہیں۔ جیسے

رکت آشے (دِل)۔ کف آشے (لبلبہ)۔ آم آشے (معدہ)۔ پت آشے (پِتّہ)۔ پکو آشے (انتڑیاں)۔ وائیو آشے (پھیپھڑے) اور مُوتر آشے (مثانہ)۔

عورتوں میں ان کے علاوہ آٹھواں گربھ آشے (رحم) بھی ہوتا ہے۔ جو پت آشے اور پکو آشے کے بیچ میں ہوتا ہے۔

گوشٹ کے حِصے ان آشیوں سے گوشٹ (شکم) کے مندرجہ ذیل حصے چسپاں ہیں۔ جیسے دِل۔ کلوم (پنکریاس یا لبلبہ)۔ پھیپھڑے۔ جگر۔ تلّی اُندک[۱]۔ دو بوگردے۔ ناف۔ ڈِمبھ[۲]۔ انتڑیاں اور مثانہ۔

زندگی کے دس خاص مقامات سر۔ تالو۔ گلا۔ خُون۔ دِل۔ ناف۔ مثانہ۔ اوج اور گدا۔ ان دس مقامات میں جیو خاص طور پر رہتا ہے۔

جسم کے باقی اجزا جسم میں سولہ جال[۳]۔ سولہ کنڈرا[۴] اور چھ گُودچا[۵] ہوتی ہیں۔ اور سات سیونیں[۶] ہیں۔ جو عُضو تناسل۔ زبان اور سر میں ہوتی ہیں۔ ان سب کو شستروں سے ہمیشہ بچانا چاہیئے۔

چار مانس رجّو[۷] ہیں۔ چودہ استھی سنگھات[۸] اور اٹھارہ سیمنت[۹] ہیں۔

دانتوں اور ناخنوں سمیت تین سو ساٹھ ہڈّیاں ہیں۔ مگر دھنونتری جی کی رائے میں اس جسم میں کُل تین سو[۳۰۰] ہڈّیاں ہیں۔ اور دو سو دس[۲۱۰] جوڑ ہوتے ہیں۔ لیکن اتری کمار پُنرو سُو نے دو ہزار جوڑ بتائے ہیں۔ سنایو (پٹھّے) نو سو[۹۰۰]

[۱] اسکے بارے میں مختلف رائیں ہیں [۲] بقول اتری [۳] جہاں بہت سے چھوٹے چھوٹے پٹھّے جال کی مانند باہم مخلوط ہوتے ہیں [۴] موٹے پٹھّے [۵] بڑے پٹھّوں کے مرکز [۶] چمڑے کے جوڑ [۷] گوشت کے رسّے جو صرف پُشت کے بالنے کے ارد گرد رہتے ہیں [۸] ہڈّیوں کے ملاپ کا جوڑ [۹] ہڈّیوں کے جوڑ

ہوتے ہیں۔ پیشیاں[۵۱] پانسو ہیں۔ لیکن عورتوں میں پانسو بیس[۵۲] پیشیاں ہوتی ہیں۔ عورتوں کی زائد پیشیاں یونی اور رحم سے تعلّق رکھتی ہیں۔

مُول سِرا[۵۳] دس ہیں اور ہردے (دل) سے نکلتی ہیں۔ جو سارے جسم میں رس کو لے جاتی ہیں۔ جو زندگی کی بنیاد ہے۔ اِن مُول سراؤں سے آگے بڑھ کر چھوٹی چھوٹی **سرائیں (رگیں)** نکلتی ہیں۔ جیسے درخت کے پتّے کی درمیانی بڑی رگ سے چھوٹی چھوٹی رگیں نکل کر چاروں طرف پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ اور اُن چھوٹی رگوں کی تعداد انسانی جسم میں سات سَو (نو سَے) ہوتی ہے۔ جن میں سے ہر ایک شاکھا (ٹانگ اور بازو) میں ایک ایک سو ہوتی ہیں۔ ان میں سے جالندھر[۵۴] نام والی چار سراؤں کو کبھی نہ کاٹنا چاہیئے۔ علاوہ بریں تین اور ہوتی ہیں جن کا مُنہ اندر کو ہوتا ہے۔ انہیں بھی نہیں کاٹنا چاہیئے۔

شرونی[۵۵] میں بتّیس رگیں ہیں۔ جن میں سے دو دو چتّڑوں اور دو دو جوڑوں کی رگوں کو کاٹنا بھی منع ہے۔

پسلیوں میں سولہ سرا ہیں۔ جن میں سے دونو طرف کی اُوپر جانے والی ایک ایک کو ہرگز نہ کاٹیں۔

پیٹھ (پُشت) میں چوبیس ہوتی ہیں۔ اور اُن میں سے جو دو دو سرائیں پیٹھ کے بانسے کے دونو طرف اُوپر کو جاتی ہیں۔ وُہ بھی کاٹے جانے کے قابل نہیں ہوتیں۔

پیٹھ کی مانند پیٹ میں بھی چوبیس ہی سرا ہوتی ہیں۔ جن میں سے

---

۵۱ ہیں پٹھوں سے مِلکر جو بڑا سا پٹھا بن جاتا ہے ۵۲ بڑی رگیں جنکے ذریعے سے خُون سارے جسم کا دَورہ کرتا ہے ۵۳ جسمیں سے کئی شاخیں نکلکر جالی کیطرح پھیل گئی ہوں ۵۴ pelvis ۵۵

عضو تناسل کے اوپر کی طرف روم راجی (بالوں کی قطار) کے ہر دو اطراف کی دو دو سراؤں کو بھی کاٹنا منع ہے۔

چھاتی کی چالیس سراؤں میں سے چودہ کو نہ کاٹنا چاہیئے۔ جن کی تفصیل یوں ہے۔ یعنی دو دو دو نو پستانوں کی۔ دو دو ستن مولوں (پستانوں کی جڑھوں کی)۔ دو دل کی۔ ایک ایک دو نو اپستمبھوں[51] کی۔ اور ایک ایک دو نو اپالاپ ؔ[52] کی۔ اس طرح چھاتی کی کُل چودہ سرائیں چھیدنے کے ناقابل ہوتی ہیں۔

گردن کی چوبیس سراؤں میں سے نیلا نام کی دو۔ مینا دو۔ کرکاٹکا دو۔ وِدھر دو اور ماتر کا نام کی آٹھ کُل سولہ سرائیں نہ کاٹنی چاہئیں۔

جبڑوں کی سولہ سراؤں میں سے وہ دو جن کا کام جوڑوں کو باندھے رکھنا ہے۔ چھیدنا منع ہے۔

زبان میں بھی سولہ ہی سرائیں ہیں۔ جن میں سے نچلی ذائقہ بتانے والی دو اور آواز پیدا کرنے والی دو سراؤں کے کاٹنے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

ناک کی چوبیس سراؤں میں سے اُن دو کو جن سے بُو کا پتہ لگتا ہے۔ نیز اُس تیسری کو جو تالو کی طرف جاتی ہے۔ نہ کاٹنا چاہیئے۔

آنکھوں کی چھپن سراؤں میں سے وہ دو جن کا کام آنکھوں کو کھولنا اور بند کرنا ہے۔ نیز دو نو اپانگ (گوشۂ چشم) کی ہر دو سراؤں کو بھی نہ کاٹیں۔

ناک اور آنکھوں سے تعلق رکھنے والی سرائیں پیشانی میں ساٹھ ہیں

---

[51] دو مرم ستھانوں کے نام ہیں۔ جن کا ذکر آگے آئیگا۔

[52] " " " " " "

لیکن ان میں ستھنی[1] مرم سے علاقہ رکھنے والی ایک سرا۔ آورت مرموں کی دو دو سراؤں اور بانوں کی جڑھوں میں جو چار سرائیں واقع ہیں۔ اُنکو نہ کاٹنا چاہیے دونو کانوں میں سولہ سرائیں ہیں۔ اُن میں سے آواز سنانے والی دو سراؤں کو نہ کاٹنا چاہیئے۔ نیز کنپٹیوں کے جوڑ میں جو دو سرائیں واقع ہیں۔ اُن کا کاٹنا بھی منع ہے۔

سیر میں بارہ سرائیں ہیں۔ جن میں سے دونو اُت کھشیپوں[1] کی دو۔ پانچو سیمنتوں[2] کی پانچ اور ادھی پتی[3] کی ایک ناڑی کو بھی نہ کاٹنا چاہیئے۔

اِس طرح نہ کاٹے جانے کے قابل سراؤں کی کل تعداد اٹھانوے ۹۸ ہے علاوہ ازیں اُن سراؤں کو بھی نہ کاٹنا چاہیئے۔ جو باہم ملی جُلی ہوں۔ جو گُتھی ہوئی ہوں۔ جو چھوٹی ہوں۔ جو بہت ٹیڑھی ہوں۔ اور جو جوڑوں کے درمیان میں واقع ہیں۔

ان سات سو سراؤں میں سے ایک سو چھتّر صاف خون کو۔ ایک سو چھتّر وات آلودہ خون کو۔ ایک سو چھتّر پت آلودہ خون کو اور ایک سو چھتّر ہی کف آلودہ خون کو بہانے والی ہیں۔

وات آلودہ خون جن سراؤں میں بہتا ہے۔ اُن کا رنگ سیاہی مائل سُرخ ہوتا ہے۔ وہ بہت باریک ہوتی ہیں۔ اور ایک لمحہ میں بھر جاتی اور دُوسرے لمحہ میں خالی ہو جاتی ہیں۔ نیز اُن میں رطوبت کی کثرت ہوتی ہے۔

پت آلودہ خون جن سراؤں میں بہتا ہے۔ وُہ چھونے میں گرم اور تیز رفتار ہوتی ہیں۔ اُن کا رنگ نیلگوں زرد ہوتا ہے۔

---

[1] چوٹی کے دونو اطراف [2] سر کی ہڈیوں کے جوڑ [3] درمیانی حصہ سر کا مرم

کف آلودہ خون بہانے والی سرائیں بھاری ۔ چکنی ۔ ستھر[۱] اور چھونے میں سرد ہوتی ہیں ۔

وات ۔ پت اور کف تینوں سے ملا ہوا خون جن سراؤں میں بہتا ہے اُن میں مندرجہ بالا تینوں قسم کی نشانیاں پائی جاتی ہیں ۔

صاف خون بہانے والی سرائیں گہری (اندر کی طرف) ۔ چھپی ہوئی ۔ ہموار ۔ غیر متحرک ۔ چکنی اور سرخ رنگ کی ہوتی ہیں ۔ اور اُن میں سب سے بڑھ کر طاقت ہوتی ہے ۔

دھمنیاں[۲] تعداد میں چوبیس ہیں ۔ اور نابھی[۳] سے اس طرح لگی ہوئی ہیں ۔ جیسے رتھ کے پہیئے کی نابھی کے اِرد گرد آریں لگی ہوئی ہوتی ہیں یہ چوبیسوں دھمنیاں نابھی کے اُوپر نیچے اور اِدھر اُدھر لگی ہوئی جسم کو قائم رکھے ہوئے ہیں ۔

جسم کے دروازے آدمیوں کے جسم میں نو دروازے ہوتے ہیں ۔ دو[۲] نتھنے ۔ دو[۲] کان ۔ دو[۲] آنکھیں ۔ ایک[۱] گدا ۔ ایک[۱] منہ اور ایک[۱] اندری مگر عورتوں کے جسم میں بارہ دروازے ہوتے ہیں ۔ نو مندرجہ بالا ۔ دو چھاتیاں ۔ اور ایک خون حیض کے خارج ہونے کا راستہ ۔

اندرونی سروت[۴] جسم کے اندرونی سروت تعداد میں تیرہ ہیں ۔ جو زندگی کے قیام کا باعث ہیں ۔ ان کا کام یہ ہے ۔ کہ یہ جسم کے ہر حصے میں پران (وایو) ۔ دھاتو ۔ مل (فضلات) ۔ جل (رطوبت) اور ان (غذا) پہنچاتے

---

[۱] غیر متحرک ۔ اپنے مسکن سے اِدھر اُدھر نہ ہونے والی ۔ قائم
[۲] اعصاب [۳] ناف [۴] ناڑیوں کی ایک قسم

رہتے ہیں۔ یہ سروت مضّر چیزوں کے استعمال سے خراب ہو کر بیماریاں پیدا کر دیتے ہیں۔ مگر جب صاف اور دُرست حالت میں ہوتے ہیں۔ تو آرام دِہ ثابت ہوتے ہیں۔ وُہ اپنے اپنے دھاتوؤں کے ہمرنگ۔ گول موٹے۔ چھوٹے۔ لمبے یا پتّی رگوں کی شکل کے ہوتے ہیں۔

جو غذا اور جو کام دوشوں کے سے گُن (خواص) رکھتے ہوں۔ اور جو دھاتوؤں کے گُنوں (خواص) کے خلاف ہوں۔ وُہ سروتوں کو خراب کر دیتے ہیں۔

سروتوں کا ایک طرف زیادہ رجوع ہو جانا۔ یا کسی طرف سے بالکل رُک جانا۔ یا اُن میں گانٹھ پڑ جانا۔ یا اُن کا اپنے اصلی راستے کو چھوڑ کر اُلٹا راستہ اختیار کر لینا یہ سروتوں کی خرابی کی علامات ہیں۔

جس طرح بھے کی چھوٹی چھوٹی اندرونی نالیاں دُور تک اُس کے اندر کی طرف پھیلی ہوتی ہیں۔ ویسے ہی اِن سروتوں کے راستے بھی سارے جسم میں دُور تک پھیلے ہوئے ہیں۔ جن کے ذریعے سے رس سارے جسم میں پھیلتا ہے۔

اِن سروتوں پر چوٹ لگ جانے سے غشی۔ لرزہ۔ اپھارہ۔ قے۔ بخار۔ بکواس۔ درد۔ پاخانے اور پیشاب کی رکاوٹ اور بعض دفعہ موت تک بھی واقعہ ہو جاتی ہے۔ اسلئے جس شخص کا کوئی سروت کٹ جائے۔ دید کو چاہیئے۔ کہ اُسے لاعلاج کہہ کر اُس کے علاج پر ہاتھ ڈالے۔ اور خاص احتیاط و کوشش کے ساتھ فوراً شلیہ[1] کو نکال کر سدیو برن (تازہ زخم) کا

---

[1] اوپری چیز جو جسم میں گھس جائے۔

سا طریق علاج کام میں لائے۔

عملِ انہضام | پت غذا کو ہضم کرتا ہے جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔ دو شوں۔ دھاتوؤں اور مل وغیرہ کی حرارت یہی پت ہے۔ یہ اتری کمار کی رائے ہے۔ یہی پت جسم کی حرارت کی بنیاد ہے۔ غذا کے گرہن کرنے کی وجہ سے اسے گرہنی بھی کہتے ہیں۔ دھنونتری جی اسی کو پت دھرا کے نام سے نامزد کرتے ہیں۔ جونکہ آشے کے دروازے اور کھانے کے راستے میں ارگھل[1] کی طرح کھڑی ہے۔ اس مقصد کے لئے کہ عمر۔ تندرستی۔ ویرج۔ اوج۔ دھاتوؤں اور حرارتِ ہاضمہ کو طاقت دیو۔ یہ پت دھرا کلا غذا کو آم آشے (معدے) میں روک کر اور اسے پختگی کی طاقت دے کر نیچے کی طرف دھکیل دیتی ہے۔ اور جب یہ کمزور ہو جاتی ہے۔ تو غذا کو پختگی کی طاقت نہیں دے سکتی۔ اس لئے غذا خام حالت میں ہی نیچے کی طرف چلی جاتی ہے۔

چونکہ اگنی (پت) ہی گرہنی کی طاقت ہے۔ اسلئے پت کی خرابی سے گرہنی بھی خراب ہو جاتی اور بیماری کا باعث بن جاتی ہے۔

جو غذا جسم۔ دھاتو۔ اوج۔ طاقت اور رنگت وغیرہ کی پرورش کنندہ ہے۔ اگنی ہی اس کی علّت اولے ہے۔

جو غذا باقاعدہ ہضم نہ ہوئی ہو۔ اس سے رس نہیں پیدا ہوتا۔ ٹھیک وقت پر کھائی ہوئی غذا کو پران وایو پیٹ میں لے جاتی ہے۔

---

[1] ارگھل۔ وہ لکڑی جو پہلے زمانوں میں دروازوں کے اندر کی طرف آرپار اس غرض سے لگایا کرتے تھے۔ کہ دروازے کی حفاظت رہے۔

اور رقیق اشیائے کے ملاپ سے اُس کی سختی رفع ہو کر قوام سا بن جاتا ہے سنیہہ (چکنائی) سے وُہ ملائم ہو جاتی ہے۔ اور آم آشے کی سمان وایو سے پیدا شُدہ حرارت سے پکتی ہے۔ جیسے برتن میں پڑے ہوئے چاول باہر کی آگ سے پکائے جاتے ہیں۔

چھئوں رسوں (ذائقوں) والی غذا پہلے شیریں ہو کر اور جھاگ پیدا کر کے کف بن جاتی ہے۔ پھر جل کر کھٹی ہو جاتی ہے۔ اِس کے بعد وُہ آم آشے (معدے) سے نکل کر پکو آشے میں جاتے ہوئے پت سے مل کر سخت ہو جاتی ہے۔ اور اُس کا مزہ چرپرا ہو جاتا ہے۔ بعد ازاں اُس سے وات پیدا ہوتی ہے۔ آخر کار پنچ مہا بھُوت[1] اگنیاں اُس میں سے اپنے اپنے حصوں کو پکا کر الگ الگ اپنے عناصر کی پرورش کرتی ہیں۔ جیسے پارتھو اگنی پرتھوی والے حصے کو پکا کر جسم کے پارتھو عنصر کی پرورش کرتی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس دُوسروں کو بھی سمجھنا چاہیئے۔ اِس طرح ہضم ہو چُکنے کے بعد اِس غذا کے دو حصے ہو جاتے ہیں۔ (۱) کٹ اور (۲) سار۔ کٹ میں سے جو حصہ صاف اور رقیق ہوتا ہے۔ وُہ پیشاب بنکر خارج ہو جاتا ہے۔ اور باقی فُضلہ بن جاتا ہے۔

دُوسرا حصہ جسے "سار" کہا جاتا ہے۔ دھاتوؤں کی ساتوں اگنیوں سے پھر پکایا جاتا ہے۔ یعنی اُس سار سے پہلے رس بنتا ہے۔ رس سے خُون۔ خُون سے گوشت۔ گوشت سے میدا۔ میدا سے ہڈیاں۔ ہڈیوں سے مغز اور مغز سے ویرج بنتا ہے۔ اور ویرج سے گربھ قائم ہوتا ہے

---

[1] پانچ بھُوت عناصر کی حرارتیں

کف - پت - اندریوں کی میل - پسینہ - ناخن اور بال - آنکھوں جلد بدن اور پاخانے کی چکناہٹ اور اوج یہ سب دھاتوؤں کے فضلات ہیں یعنی دھاتوؤں کے پکنے سے شُدھ دھاتو الگ الگ ہوتے جاتے ہیں - اور یہ فضلے الگ الگ - ایک دھاتو سے دُوسرے دھاتو کے بننے کے درمیان اگنی کی وجہ سے اُن دھاتوؤں سے ایک قسم کی چکناہٹ پیدا ہوتی رہتی ہے - جو اُن میں ہمیشہ ہی رہتی ہے - اور بہ ترتیب ایک سے دُوسرے دھاتوؤں میں بڑھتی جاتی ہے۔

بعض آچاریوں کی رائے ہے - کہ غذا ایک دِن رات میں ہضم ہو جاتی ہے - بعض کہتے ہیں - کہ چھ دِن میں - اور بعضوں کا قول ہے کہ غذا سے ویرج بننے تک ایک ماہ کا عرصہ لگتا ہے۔

عام طور پر جو اغذیات کھائی جاتی ہیں - اُن کے ہضم ہونے کا سلسلہ چکّر کی طرح جاری رہتا ہے - لیکن مقوی باہ ادویات اپنی خاص تاثیرات کی وجہ سے فوراً ہی ویرج کی شکل میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔

دوائی عموماً دِن رات میں اپنا اثر دکھا دیتی ہے۔

یہی دھاتو ویان وائیو کے ذریعے سارے جسم میں پھیلتا رہتا ہے۔ اور خراب ہو جانے کی وجہ سے وہ جس جس حصے میں رُک جاتا ہے - وہیں بیماری پیدا کر دیتا ہے - جیسے ابر آکاش کے جس حصے میں ٹھہر جائیں - وہیں پر مینہ برسا دیتے ہیں - اِسی سبب سے دوش جسم کے کسی ایک حصے میں خراب ہو جاتے ہیں۔

غذا کو ہضم کرنے والی اگنی سب اگنیوں میں سے افضل تسلیم کی جاتی

ہے۔ کیونکہ وہ باقی تمام اگنیوں کی جڑھ ہے۔ باقی اگنیاں اُس کے بڑھنے سے بڑھ جاتی اور اُس کے کم ہونے سے کم ہو جاتی ہیں۔ اِس لئے ہمیشہ باقاعدہ طور پر مفید اغذیات و اشربات کے ایندھن سے اُس کی حفاظت کرتے رہنا چاہیئے۔ کیونکہ اُسی کے قیام پر عمر اور طاقت کا انحصار ہوتا ہے۔

حرارت ہاضمہ کی اقسام اگر سمان وائیو اپنے ٹکانے پر ہو۔ تو یہ اگنی بھی درجۂ اعتدال پر ہوتی ہے۔ لیکن اُس کی بے قاعدگی سے یہ اگنی بھی کم و بیش ہو جاتی ہے۔

اگر سمان وائیو کے ساتھ پت کا بھی غلبہ ہو۔ تو یہ اگنی تیز ہو جاتی ہے۔ اور اگر کف کا غلبہ ہو۔ تو مدھم پڑ جاتی ہے۔

اس طرح (۱) سم[۱] (۲) وِشم[۲] (۳) تیکھشن[۳] اور (۴) مند[۴] - اگنی کی یہ چار اقسام ہیں۔

سم اگنی وُہ ہوتی ہے۔ جو غذا کو ٹھیک طور سے پکا دے۔

وِشم اگنی اُسے کہتے ہیں۔ جو بے قاعدہ غذا کو جلدی سے پکا دے یا باقاعدہ کو دیر سے پکا سکے۔

تیکھشن اگنی وُہ ہوتی ہے۔ جو بے قاعدہ غذا کو بھی بہت جلد پکا دے۔

مند اگنی اُسے کہنا چاہیئے۔ جو باطریقہ غذا کو بھی دیر سے ہضم کرے۔ ساتھ ہی مُنہہ سُوکھنے لگے۔ انتڑیاں بولیں۔ اپھارہ۔ گرانی اور پیٹ میں گڑبڑ سی ہوتی ہو۔

---

[۱] معتدل [۲] بے قاعدہ [۳] تیز [۴] مدھم

طاقتِ جسمانی کی اقسام جسمانی طاقت کی تین قسمیں ہیں:- (۱) سہج (۲) کالج اور (۳) یُکیتی کرت

سہج طاقت جو طاقت جسم کے ساتھ ہی طبعی طور پر پیدا ہوتی ہے۔ اُسے سہج کہتے ہیں

کالج طاقت وُہ ہوتی ہے۔ جس کا انحصار عُمر یا موسم پر ہو۔

یُکیتی کرت اُسے کہتے ہیں۔ جو آہار (اغذیات)۔ بیوہار (کاروبار) اور مقوّی نسخوں سے پیدا ہو۔

دلیش کی تین اقسام دلیش تین قسم کے ہوتے ہیں:- (۱) جانگل (۲) آنوپ اور (۳) سادھارن۔

جانگل دلیش:- جس مُلک یا علاقے میں پانی۔ درختوں اور پہاڑوں کی کمی ہو۔ اُسے جانگل دلیش کہتے ہیں۔

آنوپ دلیش:- جس مُلک یا علاقے میں پانی۔ درخت اور پہاڑ افراط سے پائے جائیں۔ وُہ آنوپ دلیش کہلاتا ہے۔

سادھارن دلیش جانگل و آنوپ دلیشوں کے درمیان علامات رکھنے والا علاقہ سادھارن دلیش کہلاتا ہے۔

جسم میں مختلف اشیا کی مقدار مغز۔ میدا۔ چربی۔ پیشاب۔ پت۔ کف۔ پاخانہ۔ خون۔ رس اور پانی کی مقادیر جسم میں بہ ترتیب پہلی سے دوسری ایک ایک انجلی[ل] بھر زیادہ ہوتی ہیں۔

ادج۔ ویرج اور دماغ (مستشک) اپنے ایک ایک پرسرت[ل۲] بھر ہوتے ہیں عورتوں میں دودھ دو انجلی اور خونِ حیض چار انجلی ہوتا ہے

ل چار پل یعنی ۱۶ تولہ   ل۲ دو پل یعنی ۸ تولہ

یہ مقادیر دھاتوؤں کے اعتدال پر ہونے کی صورت میں ہوتی ہیں۔ جس شخص کے دھاتو اعتدال پر نہ ہوں۔ اُن کے اجسام میں یہ اشیاء بھی اُسی مقدار سے کم و بیش ہونگی۔

پرکرتی ویرج۔ رج۔ حاملہ کی اغذیات اور جذبات۔ نیز رحم اور موسم کے دوشوں کے غلبے سے انسانوں کی مختلف پرکرتیاں بنتی ہیں۔ جو سات قسم کی ہوتی ہیں۔

(۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج (۴) وات پتج (۵) وات کفج (۶) پت کفج اور (۷) سنپاتج۔

واتج پرکرتی۔ وات دوش سب دوشوں میں سے زبردست ہوتا ہے کیونکہ یہ سارے جسم میں پھیلا ہوا ہے۔ نیز زود رفتار۔ طاقتور۔ دوسروں کو تیزی دینے والا اور سوتنتر (آزاد) ہونے کے علاوہ بہت سے امراض کو پیدا کرسکتا ہے۔ جن انسانوں کی پرکرتی اِس دوش کے مطابق (یعنی واتج) ہو۔ اُن میں عموماً ذیل کی علامات پائی جاتی ہیں۔

واتج پرکرتی اشخاص بدخصلت ہوتے ہیں۔ اُن کے بال اور اعضا پھٹے ہوئے اور بھورے رنگ کے ہوتے ہیں۔ وہ سردی سے بہت ڈرتے ہیں استقلال کا اُن میں نام بھی نہیں ہوتا۔ اُن کا حافظہ کمزور۔ اُن کی عقل پریشان اور حرکات چنچل ہوتی ہیں۔ وہ بہت بکواسی ہوتے ہیں۔ اور اُن کی دوستی بے قرار ہوتی ہے۔ اُن کی نگاہ کو بھی قرار نہیں ہوتا۔ اُن کے اجسام میں پت اور طاقت تھوڑی ہوتی ہے۔ اُن کی زندگی مختصر ہوتی ہے۔ اور نیند بھی بہت کم آتی ہے۔ اُن کی آواز بیٹھی ہوئی۔ رکی ہوئی۔ پریشان اور بھرائی ہوئی

ہوتی ہے۔ وُہ ناستک (خدا سے منکر)۔ پیٹو (شکم پرور) اور عیش پسند ہوتے ہیں۔ نیز گانے۔ ہنسنے اور کھیل کود و شکار کے مشتاق رہتے ہیں۔ میٹھی۔ کھٹی نمکین۔ گرم اور بے ضرر اغذیات اُنہیں بہت پسند آتی ہیں۔ وُہ دُبلے۔ پتلے اور لمبے ہوتے ہیں۔ اور چلتے وقت اُن کے پاؤں کی آواز آتی رہتی ہے۔ وُہ نہ مضبوط ہوتے ہیں۔ نہ جتیندریہ[۵۱] اور نہ آریہ[۵۲]۔ عورتیں بھی اُنہیں پیار نہیں کرتیں۔ نہ ہی اُن کے ہاں زیادہ اولاد ہوتی ہے۔ اُن کی آنکھیں رُوکھی بھوری۔ گول۔ بدوضع۔ مُردے کی سی اور خواب میں بھی کھُلی رہنے والی ہوتی ہیں۔ سوتے میں اُنہیں عموماً پہاڑوں۔ درختوں اور آسمان پر اُڑتے پھرنے کے خواب دکھائی دیا کرتے ہیں۔ وُہ مفلس۔ چور اور حاسد ہوتے ہیں۔ اُن کی پنڈلیاں مضبوط ہوتی ہیں۔ اور اُن کی عادات کُتّے۔ گیدڑ۔ اُونٹ۔ گدھے۔ چُوہے اور کوّے سے ملتی ہیں۔

پِتّج پرکرتی۔ پت اگنی ہے۔ اور اگنی ہی سے پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے جن اشخاص میں پت کا غلبہ ہو۔ وُہ بڑے پیٹو ہوتے ہیں۔ نیز اُنہیں بہت پیاس لگتی ہے۔ اُن کا رنگ گورا اور اُن کے اعضا چھونے میں گرم ہوتے ہیں اُن کے ہاتھ۔ پاؤں اور مُنہ کی رنگت تانبے کی سی ہوتی ہے۔ وُہ بہادر اور مغرور ہوتے ہیں۔ اُن کے بالوں کا رنگ زردی مائل ہوتا ہے۔ اور بال بہت تھوڑے ہوتے ہیں۔ پھُولوں کے ہاروں اور چندن کے لیپ سے وُہ بہت خوش ہوتے ہیں۔ وُہ چال چلن کے کھرے اور صفائی پسند ہوتے ہیں۔ جو شخص اُن کی پناہ میں آئے۔ اُس سے اُلفت رکھتے ہیں۔ وُہ بڑے

---

[۵۱] اندریوں پر قابو پانے والے [۵۲] افضل انسان۔ سرشیٹ پُرش

بارُعب۔ باحوصلہ۔ عقلمند اور طاقتور ہوتے ہیں۔ اور اُن کے دُشمن بھی اُن سے خائف رہتے ہیں۔ وُہ ذہین ہوتے ہیں۔ اُن کے جوڑ۔ بند اور گوشت ڈھیلے ہوتے ہیں۔ اور عورتیں اُنہیں بھی پسند نہیں کرتیں۔ کیونکہ اُن میں ویرج اور شہوت دونوں کی کمی ہوتی ہے۔ اُن کے بال جلدی سفید ہوجاتے ہیں نیز اُن کے مُنہہ پر چھایاں اور جُھریاں قبل از وقت چھا جاتی ہیں۔ وُہ میٹھی کسیلی۔ کڑوی اور ٹھنڈی اشیا کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ دھرم کے دُشمن ہوتے ہیں۔ اور پسینہ اُنہیں زیادہ آتا ہے۔ اُن کے جسم سے بدبو آتی رہتی ہے۔ وُہ ہمیشہ بڑے زور سے بولتے ہیں۔ بہت غُصّہ ور اور بڑے پیٹو ہوتے ہیں۔ وُہ سوتے وقت خواب میں املتاس اور پلاس کے پھولوں نیز گرتی ہوئی بجلی۔ چمکتے ہوئے سُورج اور اپنے ارد گرد جلتی ہوئی آگ کو دیکھا کرتے ہیں۔ اُن کی آنکھیں پتلی۔ زردی مائل اور بے قرار ہوتی ہیں۔ اور پلکیں تھوڑی اور پتلی ہوتی ہیں۔ اُنہیں سردی زیادہ پسند آتی ہے۔ غصّہ شراب اور دُھوپ سے اُن کی آنکھیں بہت جلد سُرخ ہوجاتی ہیں۔ اُن کی عُمر اور طاقت اوسط درجے کی ہوتی ہے۔ وُہ عالم ہوتے ہیں۔ اور دُکھوں سے بہت ڈرتے ہیں۔ اور اُن کی عادات بھیڑیے۔ ریچھ۔ بندر۔ بلاؤ اور سؤر کی سی ہوتی ہیں۔

کفج پرکرتی۔ کف سرد ہوتی ہے۔ اِس لئے کف پرکرتی والے اشخاص بھی شیتل سوبھاؤ (متحمل مزاج) ہوتے ہیں۔ اُن کے جوڑ۔ ہڈیاں اور ماس خُوب گہرے۔ ڈھپنے ہوئے۔ چکنے اور سڈول ہوتے ہیں۔ نہ بھُوک پیاس سے اُنہیں تکلیف ہوتی ہے۔ اور نہ وُہ تکلیف میں دُکھی ہوتے ہیں۔ وُہ دھرم کی

طرف سے سُکھی - بڑے عقلمند - ستوگُنی اور وعدہ وفا ہوتے ہیں - اُنکا رنگ پرنیگو - دُوروا - سُتر - کانڈ - شستر - گوروچن - پدم اور سونے کا سا ہوتا ہے بازو لمبے - چھاتی چوڑی اور اُبھری ہوئی ہوتی ہے - پیشانی بہت فراخ ہوتی ہے - بال گھنے اور سیاہ ہوتے ہیں - اعضا ملائم - جسم سڈول اور ہر پہلُو سے خوبصُورت ہوتا ہے - اُن میں اوج - رس اور ویرج زیادہ ہوتا ہے - اِس لیئے اولاد بھی بکثرت ہوتی ہے - نوکروں - چاکروں کی بھی اُن کے ہاں کمی نہیں ہوتی - وہ دھرماتما ہوتے ہیں - اور کبھی سخت کلامی نہیں کرتے - وہ اپنے دُشمن سے رفتہ رفتہ مخفی اور پختہ طور پر انتقام لیتے ہیں - اُن کی چال مست ہاتھی کی سی اور آواز بادلوں کی گرج - مردنگ اور شیر کی دھاڑ کی سی ہوتی ہے - اُن کا حافظہ قوّی اور جسمانی طاقت بکثرت ہوتی ہے - وہ بڑے شائستہ ہوتے ہیں - بچپن میں بھی وہ نہ بہت روتے ہیں - اور نہ اُن کی عادات چھچھوری ہوتی ہیں - وہ کڑوی - کسیلی - چرپری - گرم اور خشک اغذیات قلیل مقدار میں کھاتے ہیں - اور پھر بھی طاقتور رہتے ہیں - اُن کی آنکھیں چکنی - کشادہ - لمبی - خوشنما - سُرخی - سفیدی اور سیاہی[۱] والی ہوتی ہیں - جن کی پلکیں بھی نہائت خوبصُورت ہوتی ہیں - اُن میں غصّہ کم ہوتا ہے - وہ کاروبار بھی تھوڑا ہی کرتے ہیں - اُن کا کھانا پینا بھی قلیل المقدار ہوتا ہے اُن میں حسد نہیں ہوتا - عُمر لمبی ہوتی ہے - وہ دولت مند - دُور اندیش راست باز - شردھالو - گنبھیر (متین) - فیاض - عفو پسند اور آریہ ہوتے

---

[۱] جیساکہ ایک شاعر کہتا ہے ؎ امی - ہلاہل - مدھ بھرے - شویت - شیام - رتنار
جیئت مُرت جھُک جھُک پرت جنیہہ چتوت اک بار

ہیں۔ خُوب نیند بھر کر سوتے ہیں۔ نیز کاہل۔ احسان ماننے والے۔ بے ریا عالم۔ کثیرالاحباب۔ مؤدب۔ گورو بھگت اور پکّے دوست ہوتے ہیں۔ خواب میں اُنہیں کنول پھُول۔ پرندوں کی قطاروں والے تالاب اور ابر محیط آسمان دکھائی دیتے ہیں۔ اور اُن کی عادات برہم۔ رُدّر۔ اندر۔ وُرُن۔ گرڑ۔ ہنس۔ شیر۔ گھوڑے۔ گائے۔ بیل اور راجہ کی سی ہوتی ہیں۔

دُوِندوج پرکرتی والے اشخاص کی پرکرتیاں جن جن دو یا تین دوشوں سے ملی ہوتی ہیں۔ اُنہی دو دو یا تینوں کی ملی جُلی علامات اُنہیں پائی جاتی ہیں۔ سب سے اچھی پرکرتی وُہ ہوتی ہے۔ جس میں پوّترتا[۱] اور آستکتا[۲] ہو۔

عُمر سولہ سال کی عُمر تک لڑکپن ہوتا ہے۔ جس میں دھاتو۔ اندریاں اور اوج بڑھتے رہتے ہیں۔

سولہ سے ستّر سال کی عُمر تک مدھیم اوستھا ہوتی ہے۔ جسے وسطِ عُمر بھی کہتے ہیں۔ اِس عرصہ میں بھی ترقّی ہوتی رہتی ہے۔

اِس کے بعد بڑھاپا آجاتا ہے۔ جس میں جسم کے دھاتو۔ بل اور اوج گھٹنے شروع ہو جاتے ہیں۔

قد انسان کا جو قد اپنے ساڑھے تین ہاتھ کا ہو۔ وہ راحت بخش اور لمبی عُمر کی بنیاد ہوتا ہے۔ بشرطیکہ اُس میں مندرجہ ذیل آٹھ قابلِ مذمّت علامات نہ ہوں (۱) رنگت کی بالکل سیاہی (۲) رنگت کی بالکل سفیدی (۳) بکثرت فربہی (۴) بکثرت لاغری (۵) بہت لمبائی (۶) پستہ قدی (۷) بالوں کا بالکل نہ ہونا۔ اور (۸) بالوں کا بکثرت ہونا۔

---

[۱] پاکیزگی [۲] پرماتما کی ہستی کا اقرار

کامل خوبصورتی

بال سب سے اچھے وُہ ہوتے ہیں۔ جو چکنے۔ نرم۔ باریک اور مضبوط ہوں۔ اور ایک جڑھ سے ایک سے زیادہ نہ اُگے ہوں۔

پیشانی وُہ خوبصورت ہوتی ہے۔ جو اُبھری ہوئی اور کُشادہ ہو۔ اور جس کی کنپٹیاں ہموار ہوں۔ نیز اُس کی شکل نصف بدر کی سی ہو۔

کان جو چھوٹے۔ اُوپر کو اُٹھے ہوئے اور پچھلی طرف سے خُوب موٹے تازے ہوں۔ وُہ اچھے ہوتے ہیں۔

آنکھیں جن میں سفیدی اور سیاہی خُوب واضح ہو۔ اور سڈول ہوں۔ نیز گھنی پلکوں والی ہوں۔ وُہ خوبصُورت ہوتی ہیں۔

ناک کا اگلا حصہ اُٹھا ہُوا ہونا چاہیئے۔ وُہ سیدھا اور ہموار ہو۔ ڈھیلا نہ ہو۔ نیز نتھنے ایسے ہوں۔ جن میں سے سانس کی آمدورفت بخوبی ہو سکے۔

ہونٹ سُرخ ہونے چاہئیں۔ مگر وہ باہر کی طرف لٹکے ہوئے نہ ہوں۔

جبڑے بڑے ہونے چاہئیں۔ لیکن بدوضع نہ ہوں۔ اور نہ باہر کو کھنچے ہوئے ہوں۔

مُنہہ بڑا ہونا چاہیئے۔

دانت گھنے۔ چمکدار۔ نرم۔ سفید اور ہموار ہونے چاہئیں۔

زبان سُرخ۔ چوڑی اور پتلی ہونی چاہیئے۔

ٹھوڑی گوشت سے بھری ہوئی اور بڑی اچھی ہوتی ہے۔

گردن چھوٹی۔ موٹی اور گول ہونی چاہیئے۔

شکم دائیں طرف سے آورت[1] والا۔ گہری ناف والا اور ہموار ہونا چاہیئے

---

[1] گھیرنے والا

کندھے اُبھرے ہوئے اور گوشت والے ہونے چاہئیں۔
ناخن پتلے۔ سُرخ۔ اُبھرے ہوئے۔ چکنے اور سُرخی تک گوشت سے ڈھپنے ہوئے ہونے چاہئیں۔
ہاتھ پاؤں بڑے بڑے ہونے چاہئیں۔
اُنگلیاں لمبی ہونی چاہئیں۔ اور ایسی ہوں۔ کہ سیدھی کرکے ملانے سے اُن کے درمیان سوراخ نہ معلوم ہوں۔
پیٹھ کا بانسہ گوشت سے ڈھنپا ہُوا ہونا چاہیئے۔
پُشت بڑی ہونی چاہیئے۔
جوڑ مضبوط اور گوشت سے ڈھپے ہوئے ہونے چاہئیں۔
آواز پُر استقلال ہونی چاہیئے۔ اور ٹوٹی ہوئی نہ ہو۔
رنگت چکنی اور پُر رونق ہونی چاہیئے۔
سَتّو بے نقص اور مصیبت میں بھی حوصلہ قائم رکھنے والا ہونا مناسب ہے۔

مندرجہ بالا صفات کا جسم میں بہ ترتیب پایا جانا صحّت اور تندرستی کی نشانیاں ہیں۔ اِن صفات سے موصوف جسم ایک سو سال تک زندہ رہ سکتا ہے۔ اور اُسے عُمر بھر اقبال اور دُوسری اعلےٰ اشیاء سے حِصہ ملتا رہتا ہے۔

چمڑا۔ خُون۔ گوشت۔ میدا۔ ہڈّیاں۔ مغز۔ ویرج اور سَتّو میں سے بہ ترتیب دُوسرا پہلے سے اچھا ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا اصُول طاقت کی مقدار کا اندازہ جاننے والے کے لیئے بیان کیئے گئے ہیں۔ جن لوگوں میں مندرجہ بالا سب صفات پائی جاتی

ہیں۔ وہ صاحب اقبال ہوتے ہیں۔ اور انہیں ہر کام میں کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ نیز وہ متحمل مستقل مزاج اور عقلمند ہوتے ہیں۔

ستو والے اشخاص غرور اور عاجزی سے بالاتر رہ کر سکھ اور دکھ میں یکساں رہتے ہیں۔

رجوگنی سکھ میں مغرور اور دکھ میں بڑے دکھی ہوتے ہیں۔

لیکن تموگنی اشخاص کو نہ کبھی سکھ نصیب ہوتا ہے۔ اور نہ انہیں جہالت کی وجہ سے دکھ کی پرواہ ہوتی ہے۔

فیاضی۔ رحمدلی۔ راستبازی۔ برہمچریہ۔ احسانمندی۔ رسائن ادویات کا استعمال اور سب جانداروں سے یکساں محبت کرنا نہائت اعلےٰ صفات ہیں۔ اور اِن سے عمر بڑھتی ہے ؞

چوتھا ادھیائے

مرم وِبھاگ شاریر

(جسم کے مرموں کا بیان)

جسم انسان میں کل ایک سو سات ۱۰۷ مرم ہیں۔ جن میں سے ہر ایک ٹانگ اور ہر ایک بازو میں گیارہ ۱۱ گیارہ۔ کوشٹ (شکم) میں تین ۳۔ چھاتی میں نو ۹ پشت میں چودہ ۱۴ اور گردن سے اوپر کے حصے میں سینتیس ۳۷ مرم واقع ہیں۔

ہرِت مرم پاؤں کے تلوے کے درمیانی حصے سے مدھیما (وسطی) انگلی تک ہرِت مرم واقع ہے۔ اگر اُسے چوٹ لگ جائے۔ تو موت آدباتی ہے۔

کھشپر مرم انگوٹھے اور اسکے پاس کی انگلی کے درمیان ہوتا ہے۔ جس پر چوٹ آجانے سے آکھشیپک روگ پیدا ہو کر موت کا باعث بن جاتا ہے۔

کورچ مرم کھشپر مرم سے دو انگل کے فاصلے پر اوپر کی طرف واقع ہے۔ جس پر اگر چوٹ آجائے۔ تو پاؤں کانپنے لگتا اور ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔

کورچ شرا مرم ٹخنے کے جوڑ سے نیچے ہوتا ہے۔ جس پر چوٹ آجانے سے ورم ہو جاتا ہے۔ اور درد ہوتا ہے۔

گلف مرم پاؤں اور پنڈلی کے جوڑ کے مقام پر ہوتا ہے۔ جس میں چوٹ لگ جائے۔ تو درد ہوتا ہے۔ پاؤں جکڑ جاتا ہے۔ اور لنگڑاپن واقع ہو جاتا ہے۔

اندر وستی مرم پنڈلی کے درمیان میں ہوتا ہے۔ جس پر چوٹ آجانے سے خون بکثرت نکلنے لگتا ہے۔ حتےٰ کہ خون کے نہ رہنے سے موت واقع ہو جاتی ہے۔

جانو مرم پنڈلی اور ران کے درمیان ہوتا ہے۔ جس پر چوٹ لگ جانے سے موت آجاتی ہے۔ لیکن اگر موت نہ آئے۔ تو مضروب لنگڑا ہو جاتا ہے۔

آنی مرم زانو کے جوڑ سے اوپر کی طرف۔ تین انگل کے فاصلے پر واقع ہے جس پر چوٹ آجائے۔ تو ورم ہو جاتا ہے۔ اور ران[۵] جکڑ جاتی ہے۔

اُروی مرم ران کے عین بیچوں بیچ ہوتا ہے۔ جس پر چوٹ لگ جانے سے اگر خون نکل آئے۔ تو ٹانگ سوکھ جاتی ہے۔

۵؎ اُرُدستمبھ

لوہتاکھش مرم اُرُومُول (ران کی جڑھ) میں ہوتا ہے۔ جس میں چوٹ لگ کر اگر خون خارج ہو جائے۔ تو جسم کے نصف حصے کو فالج مار جاتا ہے۔

وِٹپ مرم خُصیوں اور چڈّوں کے درمیان واقع ہے۔ جس میں چوٹ لگ جانے سے نامردی واقع ہو جاتی ہے۔

مندرجہ بالا گیارہ مرم ایک ٹانگ کے ہیں۔ اسی طرح دُوسری ٹانگ اور دونو بازوؤں میں بھی گیارہ گیارہ مرم ہوتے ہیں۔ مگر بازوؤں میں گُلف مرم کی بجائے منی بندھ (کلائی کا مرم) اور جانو کی بجائے کُورپر (کُہنی کا مرم) اور وِٹپ کی جگہ ککش (بغل کا مرم) کہا جاتا ہے۔ اور جب ککش مرم میں چوٹ لگ جائے۔ تو بازو۔ ہاتھ اور اُنگلیاں بے کار ہو جاتی ہیں۔

گُدا مرم ستھول آنتر (رودۂ کلاں) سے بندھا ہُوا ہے۔ جس پر چوٹ لگ جائے۔ تو فوراً موت آجاتی ہے۔ اور پاخانہ و بادِ مخالف قَے کے ذریعے خارج ہونے لگ جاتے ہیں۔

وستی مرم تھوڑے گوشت اور قلیل المقدار خُون والا دستی مرم کمان کی طرح ٹیڑھے اور نیچے کی طرف ایک مُنہ والے مُوتر آشے ہیں واقع ہے۔ جو کمر کے درمیان مقیم ہے۔ اِس مرم پر زخم لگ جانے سے فوراً موت آدباتی ہے۔ لیکن پتھری (سنگ مثانہ) سے وستی مرم کے ایک پہلو میں زخم آجانے پر موت نہیں آتی۔ صِرف مُوتر سَراوی[1] روگ ہو جاتا ہے۔ اور اگر بخوبی کوشش کے ساتھ علاج کیا جائے۔ تو زخم بھر

[1] یعنی ایسا سوراخ ہو جاتا ہے۔ جس میں سے پیشاب رِستا رہتا ہے۔

جاتا ہے۔ لیکن جس حالت میں پتھری سے اُس کے دونو پہلو پھٹ جائیں۔ تو بھی مریض نہیں بچ سکتا۔

نابھی مرم آم آشے (معدے) اور پکو آشے (انتڑیوں) کے درمیان واقع ہے۔ اور سارے جسم میں پھیلی ہوئی سراؤں کا مرکز ہے۔ اگر اس پر چوٹ لگ جائے۔ تو فوراً موت آگھیرتی ہے۔

ہردے مرم آم آشے کے دروازے پر ستو۔ رجو اور تمو گنوں کا مرکز دونو پستانوں۔ چھاتی اور شکم کے بیچ میں واقع ہے۔ جس میں چوٹ لگ جانے سے فوراً موت واقع ہو جاتی ہے۔

ستن مُول مرم ہر ایک پستان کے نیچے دو اُنگل کے فاصلے پر ایک ایک مرم واقع ہے۔ جسے ستن مُول کہتے ہیں۔ اگر ان مرموں پہ چوٹ آ جائے۔ تو شکم میں کف بھر کر موت آ جاتی ہے۔

ستن روہت مرم ہر ایک پستان کے اُوپر کی طرف دو اُنگل کے فاصلے پر ایک ایک مرم واقع ہے۔ جسے ستن روہت کہتے ہیں۔ اِن مرموں پر چوٹ لگ کر بھی شکم میں خُون جمع ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔

اَپ ستمبھ مرم چھاتی کے دونو طرف وایو کو بہانے والی دو ناڑیاں ہیں۔ جو اَپ ستمبھ مرم کہلاتی ہیں۔ اِن مرموں میں چوٹ لگ جانے کی وجہ سے بھی شکم میں خُون بھر کر دمہ اور کھانسی کے پیدا ہو جانے سے موت واقع ہو جاتی ہے۔

اَپ لاپ مرم اپٹھ کے بالنسے کے دونو طرف بالنسے اور چھاتی کے درمیان کندھوں کے نیچے اَپ لاپ مرم واقع ہیں۔ جن پر چوٹ لگ

جانے سے خون بھر جاتا ہے۔ اور اُس خون کے پیپ بن جانے پر موت واقع ہو جاتی ہے۔

کٹیک تُرن مرم | پُشت کے بانسے سے ملے ہوئے اُس کی دونو طرف شرونی کے اُوپر کو دو کٹیک تُرن مرم واقع ہیں۔ جن کے زخمی ہو جانے سے اس اندر خون خارج ہو جاتا ہے۔ کہ مریض پانڈو (زرد رنگ) اور ہین ورن (بے رنگ) ہو کر مر جاتا ہے۔

نکلندر مرم | پُشت کے بانسے کے دونو طرف کمر کے دونو پہلوؤں میں چوتڑوں کے باہر کو نکلندر نام کے دو سندھی مرم واقع ہیں۔ اُن کے زخمی ہو جانے سے جسم کا نچلا حصہ بے حس و حرکت ہو جاتا ہے۔

نتمب مرم | شرونی کانڈ کے اوپر مُوتر آشے (مثانہ) وغیرہ کا احاطہ کئے ہوئے پسلیوں کے اندر کی طرف تُرن استھیوں (کرٹی کی ہڈیوں) سے بندھے ہوئے دو نتمب مرم ہوتے ہیں۔ اُن کے زخمی ہو جانے سے جسم کا نچلا حصہ متورم ہو جاتا ہے۔ مریض کمزور ہوتا جاتا ہے۔ اور آخر کار موت واقع ہو جاتی ہے۔

پارشو سندھی مرم | پسلیوں کے اندر کی طرف بندھے ہوئے پسلیوں اور چوتڑوں کے درمیان ترچھے اور اُونچے دو پارشو سندھی مرم ہیں جن کے زخمی ہو جانے سے شکم میں خون بھر جاتا ہے۔ اور موت واقع ہو جاتی ہے۔

برہتی مرم | ستن مُول مرموں کے بالمقابل پیٹھ کے بانسے کے دونو طرف شرائیں ہیں۔ جو برہتی مرم کہلاتی ہیں۔ جب وہ زخمی ہو جائیں۔ تو خون بہت خارج ہو کر فوراً موت واقع ہو جاتی ہے۔

انس پھلک مرم | پُشت کے اُوپر کے حصے میں پُشت کے بالسنے کی دونو طرف
دونو بانعؤں کی جڑہوں سے ملے ہوئے دو انس پھلک مرم ہیں۔ جن کے کٹ
جانے سے بازو سُوکھ کر بے حس و حرکت ہو جاتے ہیں۔

انس مرم | گردن کے دونو طرف گردن اور بازوؤں کے سروں کے درمیان
انس بیٹھ اور کندھوں سے بندھے ہوئے دو سنایُو مرم ہیں۔ جنہیں انس
مرم کہتے ہیں۔ اگر یہ زخمی ہو جائیں۔ تو بازو بیکار ہو جاتے ہیں۔

اس طرح مندرجہ بالا چودہ مرم پُشت کے مرم کہلاتے ہیں۔ اب جترو سے
اُوپر کے سینتیس مرموں کا بیان کیا جاتا ہے۔

نیلا اور منیا مرم | کنٹھ ناڑی (حلقوم) کے دونو طرف جباڑے کی ہڈی
کے ساتھ چار سرا ہوتی ہیں۔ جن میں سے دو نیلا اور دو منیا مرم کہلاتی
ہیں۔ اگر ان میں زخم آجائے۔ تو آواز بگڑ جاتی ہے۔ بلکہ مریض بولنے
سے بھی رہ جاتا ہے۔ نیز زبان کی قوّتِ ذائقہ بھی ماری جاتی ہے۔

ماتر کا مرم | کنٹھ ناڑی (حلقوم) کے دونو طرف زبان اور ناک میں
جانے والی چار چار سرا ہیں۔ جنہیں ماتر کا مرم کہتے ہیں۔ ان میں زخم
لگ جانے سے فوراً موت واقع ہو جاتی ہے۔

کرکاٹک مرم | سر اور گردن کے جوڑ میں کرکاٹک نام کے دو مرم ہیں
جن کے زخمی ہو جانے سے سر ہلنے لگ جاتا ہے۔

بِدھرا مرم | دونو کانوں کے نیچے اندر کی طرف کو بِدھرا نام کے دو
مرم ہیں۔ جن سے قوّتِ سماعت قائم ہے۔ اور جن میں زخم لگ جانے
سے کان بہرے ہو جاتے ہیں۔

پھن مرم نتھنوں سے کانوں کی طرف گلے کے اندر کو دو پھن مرم واقع ہیں۔ جن کے کٹ جانے سے قوتِ شامہ ماری جاتی ہے۔

اپانگ مرم آنکھوں کے باہر کی طرف دو اپانگ مرم ہیں۔

آورت مرم ابروؤں کی دُم کے نیچے سے اُوپر تک دو آورت مرم واقع ہیں۔ ان کے زخمی ہو جانے سے قوتِ باصرہ فوراً ماری جاتی ہے۔

شنکھ مرم پیشانی کے خاتمے پر دونو کانوں کے قریب شنکھ نام کے دو مرم واقع ہیں۔ جن کے کٹ جانے سے فوراً موت آگھیرتی ہے۔

اُت کھشیپ مرم شنکھ مرموں کے اوپر بالوں کی حد تک دو اُت کھشیپ مرم ہوتے ہیں۔

ستھپنی مرم دونو ابروؤں کے بیچ میں واقع ہے۔ ستھپنی مرم اور دونو اُت کھشیپ مرموں میں سے اگر شلیہ بسہولت یا پک کر باہر نکل آئے۔ تو مریض زندہ رہتا ہے۔ لیکن اگر اُسے کھینچ کر نکالا جائے۔ تو مر جاتا ہے

شرنگاٹک مرم زبان۔ آنکھوں۔ ناک اور کانوں کو سیراب کرنے والے سروتوں کے ملاپ پر چار شرنگاٹک مرم واقع ہیں۔ جن میں زخم لگ جانے سے فوراً موت آدباتی ہے۔

سیمنت مرم کھوپری کی ہڈیوں میں جو پانچ جوڑ واقع ہیں۔ اُنہیں سیمنت مرم کہتے ہیں۔ ان میں چوٹ لگ جانے سے انسان پاگل ہو جاتا ہے۔ اور بعض مرتبہ بے حس و حرکت ہو کر مر بھی جاتا ہے۔

ادھی پتی مرم سر کے بیچ میں اُوپر کی طرف جہاں تمام سراسندھیاں ملتی ہیں۔ اور جہاں بالوں کا آورت ہے۔ ادھی پتی نام ایک مرم واقع ہے

جس پر چوٹ لگ جانے سے فوراً ہلاکت واقع ہوجاتی ہے۔

مرم ستھان جسم کے جس مقام کے دبانے سے درد اور بے ترتیب پھڑپھڑاہٹ ہو۔ اُسے مرم کہتے ہیں۔

گوشت۔ ہڈی۔ سنایو (پٹھے)۔ دھمنی۔ سرا اور جوڑ کے سماگم (ہم جنس چیزوں کے باہمی ملاپ) کے اِن مقامات (مرم ستھانوں) میں قوّتِ زندگی خصوصیت کے ساتھ پائی جاتی ہے۔

مرموں کی تفصیل اگرچہ مرم ستھان پہلے ایک سو سات (۱۰۷) بیان کئے گئے ہیں۔ تاہم گوشت۔ ہڈی اشیائے بالا وغیرہ کے لحاظ سے مرم چھہ قسم کے ہوتے ہیں:۔ (۱) مانس مرم (۲) استھی مرم (۳) سنایو مرم (۴) دھمنی مرم (۵) سرا مرم اور (۶) سندھی مرم

علاوہ ازیں قوّتِ زندگی کے اشتراک کی وجہ سے سب کو ایک ہی قسم کا مرم بھی کہتے ہیں۔

مانس مرم دس (۱۰) ہوتے ہیں۔ جیسے تل ہرت مرم چار (۴)۔ اندر وستی مرم چار (۴) اور ستن روہت مرم دو (۲)۔

استھی مرم آٹھ (۸) ہیں۔ جیسے شنکھ مرم دو (۲)۔ کٹیک ترن مرم دو (۲)۔ نتمب مرم دو (۲) اور انس پھلک دو (۲)۔

سنایو مرم تعداد میں تیئس (۲۳) بیان کئے گئے ہیں۔ جیسے آنی مرم چار (۴)۔ کورچ مرم چار (۴)۔ کورچ شِر مرم چار (۴)۔ اپانگ مرم دو (۲)۔ کھشپر مرم چار (۴)۔ اُت کھشیپ مرم دو (۲)۔ انس مرم دو (۲) اور وستی مرم ایک (۱)۔

دھمنی مرم نو (۹) ہیں۔ جیسے گدا مرم ایک (۱)۔ اپ ستمبھ مرم دو (۲)۔ بدھرا مرم

دو ۲ اور شرنگاٹک مرم چار ۴ ۔

سرا مرم سینتیس ۳۷ ہوتے ہیں۔ جیسے ورستی مرم دو ۲۔ ماترکا مرم آٹھ ۸ نیلا مرم دو ۲۔ منیا مرم دو ۲۔ ککھشا دھر مرم دو ۲۔ پھن مرم دو ۲۔ وٹپ مرم دو ۲۔ ہردے مرم ایک ۱۔ نابھی مرم ایک ۱۔ پارشو سندھی مرم دو ۲۔ ستن مُول مرم دو ۲۔ اپ لاپ مرم دو ۲۔ ستمبھنی مرم ایک ۱۔ اُروی مرم چار ۴۔ اور لوہتاکھش مرم چار ۴۔

سندھی مرم تعداد میں تیس ۳۰ ہوتے ہیں۔ آورت مرم دو ۲۔ ہنی بندھ مرم دو ۲۔ کُکندر مرم دو ۲۔ سیمنت مرم پانچ ۵۔ کُورپر مرم دو ۲۔ گُلف مرم دو ۲۔ کرکاٹک مرم دو ۲۔ جانُو مرم دو ۲ اور ادھی پتی مرم ایک ۱۔

بعض آچاریہ گُدا کو مالس مرم کہتے ہیں۔ ککھشادھر۔ وٹپ اور بِدھُرا مرموں کو سنایُو مرم اور شرنگاٹک۔ اپ ستمبھ وا پانگ مرموں کو سرا مرم شمار کرتے ہیں۔ لیکن بعضوں کی رائے میں اپ ستمبھ اور اپانگ سرا مرم ہیں۔

مختلف مرموں میں زخم یا چوٹ لگ جانے کی علامات اب اُن علامات کا بیان کیا جاتا ہے۔ جو مختلف مرموں میں زخم یا چوٹ لگ جانے کی وجہ سے ظاہر ہوتی ہیں۔

مالس مرم کے کٹ جانے سے لگاتار خُون نکلتا رہتا ہے۔ جو گوشت کے دھوون کا سا اور بالکل رقیق ہوتا ہے۔ اُس خُون کے اخراج کی وجہ سے جسم کا رنگ پانڈو (سفیدی مائل زرد) ہو جاتا ہے۔ اعضا بیکار ہو جاتے ہیں۔ اور بہت جلد موت آجاتی ہے۔

استھی مرم پر چوٹ لگ جانے سے رقیق سا مغز ٹھہر ٹھہر کر بہتا رہتا ہے۔ اور مقام مضروب میں سخت درد ہوتا ہے۔

سنائیو مرم کے کٹ جانے سے جسم کے اُس حصے میں تناوٹ اور کھنچاوٹ آجاتی ہے۔ نیز وہ جکڑ جاتا ہے۔ وہاں پر سخت درد ہوتا ہے۔ مریض اُٹھنے بیٹھنے اور چلنے کے ناقابل ہو جاتا ہے۔ اور اعضا شکنی ہوتی ہے۔ بعض دفعہ موت بھی آجاتی ہے۔

دھمنی مرم کے کٹ جانے سے غش آجاتا ہے۔ جھاگ دار اور گرم گرم خون نکلتا ہے۔ جو نکلتے وقت آواز بھی کرتا ہے۔

سرا مرم کے کٹ جانے سے خون بہت گرم۔ گاڑھا اور مسلسل نکلتا ہے پیاس لگتی ہے۔ دمہ ہو جاتا ہے۔ چکر آتے ہیں۔ بے ہوشی ہو جاتی ہے اور ہچکی لگ کر موت آدباتی ہے۔

سندھی مرم کے زخمی ہو جانے سے مقام مذکور پر رونگٹے اور کانٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور زخم پر انگور آچکنے کے بعد وہاں پر ٹیڑھاپن واقع ہو جاتا ہے۔ جسمانی طاقت اور قوتِ حرکت زائل ہو جاتی ہے۔ مقام مذکور سوکھ جاتا ہے۔ اور دو جوڑوں کا درمیانی حصہ ورم کر آتا ہے۔

سدیا پران ہارک مرم | مندرجہ ذیل انیس ۱۹ مرم ستھانوں کے مضروب یا زخمی ہو جانے پر فوراً موت آجاتی ہے۔ یا زیادہ سے زیادہ مریض ایک ہفتہ تک زندہ رہ سکتا ہے۔ نابھی مرم ایک۔ شنکھ مرم دو۔ ادھی پتی مرم ایک گدا مرم ایک۔ ہردے مرم ایک۔ شر نگاٹک مرم چار۔ وستی مرم ایک اور ماتر کا مرم آٹھ۔ اس طرح کُل اُنیس مرم سدیا پران ہارک کہلاتے ہیں۔

کالانتر پران ہارک مرم مندرجہ ذیل تینتیس (۳۳) مرم ستھانوں کے مضروب یا زخمی ہو جانے پر فوراً موت نہیں آتی۔ بلکہ مہینہ یا ڈیڑھ مہینہ کے بعد مریض مر جاتا ہے۔ جیسے اپ ستمبھ مرم دو۔ تل ہرت مرم چار۔ پارشو سندھی مرم دو۔ کٹیک ترُن مرم دو۔ سیمنت مرم پانچ۔ ستن مُول مرم دو۔ املاد ستی مرم چار۔ کھشپر مرم چار۔ اپ لاپ مرم دو۔ در ہستی مرم دو۔ نتمب مرم دو اور ستن روہت مرم دو۔ اس طرح سے کُل تینتیس مرم کالانتر پران ہارک مرم کہلاتے ہیں۔

وشلیہ گھن مرم مندرجہ ذیل تین مرم ایسے ہیں۔ کہ اگر ان میں سے شلیہ کو کھینچ کر نکال لیا جائے۔ تو موت واقع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے گوشت۔ چربی۔ مغز اور دماغ کو وایُو خشک کر دیتی ہے۔ اور دمہ و کھانسی پیدا ہو کر زخمی شخص کو ہلاک کر ڈالتے ہیں۔ جیسے اُت کھشیپت مرم دو اور ستھپنی مرم ایک۔ اس طرح کُل تین مرم وشلیہ گھن مرم کہلاتے ہیں۔

ویکلیہ کر مرم مندرجہ ذیل چوالیس مرموں میں چوٹ لگ جانے یا زخم آ جانے سے وُہ عضو بیکار ہو جاتا ہے۔ جس میں کہ زخمی یا مضروب مرم واقع ہو بعض دفعہ موت بھی آ گھیرتی ہے۔ وُہ مرم یہ ہیں۔ جیسے کھن مرم دو۔ اپانگ مرم دو۔ بدھر مرم دو۔ نیلا مرم دو۔ منیا مرم دو۔ کرکاٹک مرم دو۔ انس مرم دو۔ انس پھلک مرم دو۔ آورت مرم دو۔ وِٹپ مرم دو۔ اُروی مرم چار۔ گُلندر مرم دو۔ جانُو مرم دو۔ لوہتاکھش مرم چار۔ آنی مرم چار۔ کُکشا دھر مرم دو۔ کورچ مرم چار۔ اور گُورپر مرم دو۔ اس طرح کُل چوالیس مرم ویکلیہ کر مرم کہلاتے ہیں۔

رُجاکرمرم ذیل کے آٹھ مرم ستھانوں میں چوٹ لگ جانے یا زخم آجانے سے درد ہونے لگتا ہے۔ جیسے
کورچ شرامرم چار۔ گُلف مرم دو اور منی بندھ مرم دو۔ اِس طرح کُل آٹھ مرم رُجاکرمرم کہلاتے ہیں۔

مرموں کی الگ الگ لمبائی اِن مرموں میں سے وِٹپ۔ ککھشادھر اُروی اور کورچ شرامرم بارہ بارہ اُنگل لمبے ہوتے ہیں۔
منی بندھ۔ گلف اور ستن مُول کی لمبائی دو دو اُنگل ہوتی ہے۔
جانُو اور کُورپر مرم تین تین اُنگل لمبے ہوتے ہیں۔
گُدا۔ وستی۔ ہردے۔ نابھی۔ نیلا۔ سیمنت۔ ماترکا۔ کورچ اور شرنگاٹک مرم اپنی اپنی ایک بالشت کے برابر طویل ہوتے ہیں۔
باقی سب مرم لمبائی میں نصف اُنگل کے ہوتے ہیں۔
بعض آچاریوں کی رائے ہے۔ کہ بعض مرم تِل اور برہی چاولوں کے برابر بھی ہوتے ہیں۔

سِرامرموں کے زخمی ہو جانے سے موت واقع ہو جانے کی وجہ اور اُس کا علاج چار قسم کی جن سراؤں کا پہلے بیان کیا جاچکا ہے۔ سارا جسم اُنہی سے سیراب ہوتا ہے۔ اور وہ جسم میں سرامرموں کے سہارے سے قائم ہیں۔ اِس لئے کسی سرامرم کے زخمی ہو جانے سے خُون بکثرت خارج ہو جاتا ہے۔ اور خُون کے زائل ہو جانے پر وات غالب آکر سخت درد ہونے لگتا ہے۔ پِت بھی بڑھ جاتا ہے جس سے پیاس لگتی ہے مُنہہ سُوکھتا ہے۔ اُونگھ اور چکّر آتے ہیں۔

جسم لسپینہ لسپینہ ہو جاتا ہے۔ بدن ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں گر پڑتے ہیں۔ اور آخر کار موت آجاتی ہے۔

کسی سرا مرم کے زخمی ہو جانے پر اس حصے کو جسم سے کاٹ کر الگ کر دینا چاہیئے۔ ایسا کرنے سے سرا کا منہ سکڑ جائیگا۔ اور زندگی ہلاک ہونے سے بچ جائیگی۔ کیونکہ خون کے قیام سے ہی زندگی قائم رہ سکتی ہے۔

مرم ستھانوں کے علاوہ جسم کے دوسرے حصوں کے زیادہ زخمی ہو جانے پر بھی انسان مرنے نہیں پاتا۔ لیکن مرم ستھانوں میں سے کسی پر چوٹ یا زخم آجانے سے اگرچہ وہ معالج کی قابلیت سے بچ جائے۔ یا پورے طور پر چوٹ نہ لگی ہو۔ تاہم وہاں پر اضطراب بہت رہتا ہے۔

اس لیئے مرم ستھانوں کو کھشار۔ زہر اور آگ سے ہرگز نہ جلانا چاہیئے۔ مرم ستھان پر کی تھوڑی سی چوٹ بھی زیادہ تکلیف دیتی ہے۔ اسی طرح مرم ستھانوں کی دیگر بیماریاں بھی بہت تکلیف دہ ہوتی ہیں۔ پس اُن کے علاج میں نہائت احتیاط اور کوشش سے کام لینا چاہیئے ؂

پانچواں ادھیائے

وکرتی وگیان

(مرض الموت کی علامات)

ارشٹ (علامات مرض الموت) جیسے پھل سے پہلے پھول کا۔ آگ سے پہلے دھوئیں کا اور بارش سے پہلے ابر کا ہونا ضروری ہے۔ ویسے ہی موت

سے پہلے مریض میں خاص علامات کا پایا جانا بھی جنہیں اصطلاح میں "ارشٹ" کہتے ہیں۔ ضروری ہے۔ جس مریض میں ارشٹ نہ دکھائی دے۔ اُسے موت نہیں آسکتی لیکن جس میں ارشٹ دیکھ لیا جائے۔ وُہ کبھی بچ نہیں سکتا۔

بعض دفعہ ارشٹ نہیں ہوتا۔ اور غلطی سے ارشٹ سمجھ لیا جاتا ہے۔ جیسے کئی دفعہ بھاپ کو دھُواں تصوّر کر لیا جاتا ہے۔

ارشٹ کی اقسام بعض آچاریوں کی رائے ہے۔ کہ ارشٹ دو قسم کا ہوتا ہے۔ (۱) ستھائی (مستقل) اور (۲) استھائی (عارضی)

جبکہ مریض میں دوشوں کا غلبہ ہو۔ تو بعض دفعہ ارشٹ کی علامات نظر آ جاتی ہیں۔ لیکن اُس غلبے کے فرو ہونے پر وُہ علامات بھی دُور ہو جاتی ہیں آچاریہ اُس ارشٹ کو استھائی (عارضی) ارشٹ کہتے ہیں۔

لیکن اگر وہ علامات قائم رہیں۔ اور دُور ہونے میں نہ آئیں۔ تو یاد رہے۔ کہ موت ضرور واقع ہوگی۔ اور وُہ ارشٹ ستھائی (مستقل) کہلاتا ہے۔

ارشٹ کی تعریف شکل۔ اعضا۔ آواز۔ سایہ۔ پرتی بمب (عکس) کریا (حرکات) اور پرکرتی (طبیعت) کے دیگر جذبات میں بلا وجہ تبدیلی کا واقع ہو جانا ارشٹ کہلاتا ہے۔

علامات موت جس شخص کے بال اور رونگٹے تیل ملے بغیر ایسے معلوم ہوں۔ گویا اُنہیں تیل ملا گیا ہے۔

جس کی آنکھیں نہائت بیقرار۔ پتھرائی ہوئی۔ اندر کو گھُسی ہوئی۔ باہر کو نکلی ہوئی۔ ٹیڑھی۔ پھیلی ہوئی۔ سُکڑی ہوئی۔ تھوڑی اور کھڑی ابرووں والی باولوں کی طرح دیکھنے والی۔ ضعیف البصارت۔ نیولے۔ کبوتر یا اُلّو کی سی۔

آنسوؤں سے بھری ہوئی یا رونگٹوں کی مانند کھڑی پلکوں والی ہوں۔
جس کے نتھنے بہت کشادہ۔ بہت تنگ۔ بہت پھنسیوں والے۔ نہائت متورّم۔ پھٹے پھٹے یا مرجھائے ہوئے ہوں۔
جس کا نچلا ہونٹ نیچے کو لٹکا ہوا اور اُوپر کا اُوپر کو اُٹھا ہوا ہو۔ اور اُن دونوں ہونٹوں کا رنگ پکے ہوئے جامن کا سا ہو جائے۔
جس کے دانت ریت سے بھرے ہوئے معلوم ہوں۔ سیاہ یا تانبے کے رنگ کے ہوں۔ یا اُن پر پھول پڑے ہوئے یا کیچڑ لتھڑا ہوا معلوم ہو۔ یا جو بلا وجہ فوراً گر پڑیں۔
جس کی زبان ٹیڑھی۔ باہر کو نکل آئی ہوئی۔ سفید۔ خشک۔ بھاری۔ سیاہ میل سے بھری ہوئی۔ بے حس یا کانٹوں سے بھری ہوئی ہو۔
جس کی گردن میں سر کو اُٹھا رکھنے کی طاقت نہ ہو۔
جس کی پُشت اپنے بوجھ کو نہ اُٹھا سکے۔
جس کے جبڑے میں لقمے کو اُٹھانے کی طاقت نہ رہے۔
جس کے اعضا بلا وجہ بھاری یا ہلکے ہو جائیں۔
جس کے سوراخہائے بدن میں سے زہر کھلانے کے بغیر ہی خون نکلے۔
جس کا عضوِ تناسل کھڑا ہو جائے۔
جس کے خصئے باہر کو نکل آئیں۔
یا جس میں اسی طرح کی دیگر اُلٹی علامات پائی جائیں۔ اُسے موت کے مُنہ میں تصوّر کرنا چاہیئے۔
بحالتِ صحّت جس شخص کی پیشانی یا مثانے کے سر پر سر اُلٹی قطاریں

نرالی قسم کی یا ہلال کی شکل کی نظر آئیں۔ وُہ چھ ماہ کے اندر ہی مر جاتا ہے۔
کنول کے پتّوں کی مانند نہا چُکنے کے بعد جس شخص کے جسم پر پانی ٹھہرا رہے۔ (یعنی اُس کے بدن میں پانی جذب نہ ہونے پائے) وُہ بھی چھ مہینے کے اندر ہی مر جائیگا۔
جس شخص کے جسم پر سبز رنگ کی ناڑیاں نمایاں ہوں۔ اور مسام بند ہو جائیں۔ کھٹائی کی خواہش کرنے والا وہ شخص پت روگ سے مر جائیگا
جس شخص کے سر یا مُنہہ پر چکناہٹ میں ملا ہُوا گوبر کا سا چُورن ظاہر ہو۔ یا اُس کے سر میں سے دھُواں نکلے۔ وُہ ایک ہی مہینے کے اندر اندر مر جاتا ہے۔
بحالت صحّت جس شخص کے سر یا ابروؤں کے بالوں میں الگ الگ نئے حلقے پڑ جائیں۔ وُہ چھ رات میں مر جاتا ہے۔ اگر ایسے حلقے بیمار کے سر یا ابروؤں کے بالوں میں پڑ جائیں۔ تو وُہ تین ہی رات کے اندر اندر مر جاتا ہے۔
جس کی زبان سیاہ پڑ جائے۔ جس کے مُنہہ میں سے بدبو آئے۔ جس کی بائیں آنکھ اندر کو گھُس جائے۔ یا جس کے سر پر پرندے آکر جھپٹ جائیں۔ اُس کا خاتمہ قریب سمجھنا چاہیئے۔
غُسل کر کے چندن وغیرہ کا لیپ کرنے کے بعد جس شخص کی چھاتی سب سے پہلے بہت جلد خُشک ہو جائے۔ اور باقی عُضو گیلے ہی رہیں۔ وُہ نصف مہینے کے اندر ہی مر جاتا ہے۔
بلا وجہ جس کے بدن پر لمحہ بلمحہ طبعی اور غیر طبعی رنگ آتے جاتے رہیں

یا جس کے جسم کا ایک حصہ تر و تازہ اور دُوسرا مرجھایا ہُوا ہو۔ یا ایک حصہ رُوکھا اور دُوسرا چکنا دکھائی دے۔ وہ بھی مر جاتا ہے۔

جس شخص کی اُنگلی کو کھینچنے سے اُنگلی کی جڑھ کا جوڑ نہیں ہلتا۔ وُہ بھی نہیں جیتا۔

جس شخص کے چھینکتے یا کھانستے وقت نرالی قسم کی آواز پیدا ہو۔ یا جس کا سانس بہت چھوٹا یا بہت لمبا ہو۔ یا سخت بدبودار یا نہایت خوشبودار ہو۔ یا جس کے بدن سے نہانے کے بعد یا بغیر نہائے ہی غیر معمولی خوشبو آئے۔ یا جس کے مل (فضلات)۔ کپڑوں یا بُرَن (زخم) میں سے غیر معمولی خوشبو آئے۔ وُہ ایک برس تک زندہ رہتا ہے۔

جس شخص کے جسم میں کوئی اعلےٰ رس پیدا ہو جانے کی وجہ سے جُوئیں یا مکّھیاں وغیرہ اُس پر ٹُوٹ پڑیں۔ یا بے رسی کے سبب جس کے جسم سے جُوئیں اور مکّھیاں وغیرہ دُور بھاگیں۔ وُہ ایک سال کے اندر ہی اندر مر جاتا ہے۔

جس شخص کا جسم گرم ہو۔ اور بلا وجہ یک دم ٹھنڈا پڑ جائے۔ یا ٹھنڈا ہو۔ اور بلا وجہ یکدم گرم ہو جائے۔ یا بلا وجہ پسینہ آئے۔ یا بلا وجہ جس کا جسم جکڑ جائے۔ یا جس کے جسم پر ٹھنڈی پھنسیاں پیدا ہو جائیں۔ یا جس کے اعضا ٹھنڈے ہوں۔ لیکن اندر آگ پھُنک رہی ہو۔ یا جو شخص سردی سے تنگ آیا ہو۔ اور گرمی سے بھاگتا ہو۔ وُہ بھی یقیناً مر جاتا ہے۔

جس کی چھاتی گرم اور شکم نہائت سرد ہو۔ یا جس کو پھٹا ہُوا یا خانہ

آئے۔ اور پیاس بہت لگے۔ اُسے مُردہ ہی سمجھنا چاہیئے۔
جس شخص کا پیشاب۔ پاخانہ۔ تھوک اور ویرج پانی میں ڈوب جائیں یا جس شخص کا تھوک رنگارنگی ہو۔ وُہ ایک مہینے میں چل بستا ہے۔
جس شخص کو کثیف اشیاء لطیف اور لطیف اشیاء کثیف دکھائی دیں۔ غیر مجسم مجسم اور مجسم غیر مجسم نظر آئیں۔ منوّر بے نُور اور تاریک منوّر معلُوم ہوں سفید سیاہ اور سیاہ سفید دکھائی دیں۔ نیز معدوم موجُود نظر آئیں۔ آنکھ کی کسی بیماری کے بغیر ایک چاند کے کئی چاند بے عیب اور صاف شفاف معلوم ہوں۔ حالتِ بیداری میں راکھشش۔ گندھرب پریت وغیرہ دیگر ایسی ہی مہیب شکلوں والی ہستیاں دکھائی دیں۔ وُہ مر جاتا ہے۔
جس شخص کو سپت رشیوں[1] کے قریب کی اُرُندھتی[2] - دھرو[3] اور آکاش گنگا[4] نہ دکھائی دیں۔ وُہ ایک سال کے اندر ہی موت کے مُنہہ میں جا پڑتا ہے۔
بادلوں۔ ندی نالوں۔ نرگھوش۔ بین۔ نقّاروں اور بنسریوں سے نکلی ہوئی آوازوں کو نہ سُن سکنے والا۔ اور ایسی آوازوں کو سُننے والا جو دراصل نہ موجُود ہوں۔ یا وُہ شخص جو کانوں کو اُنگلیوں سے بند کر کے "دھک" "دھک" کی آواز نہ سُن سکے۔ یا جو گندھ (بُو)۔ رس (ذائقہ) اور سپرش (لمس) کے وجُود کو معلُوم نہ کر سکے۔ اور ان کے عدم کو وجُود خیال کرے۔ یا اُس بُو کو جو چراغ کے بُجھنے سے پیدا ہوتی ہے۔

---

[1] وُہ سات ستارے جو شمال میں قطب کے ارد گرد گھومتے رہتے ہیں۔
[2] ایک ستارے کا نام ہے [3] قطب [4] کہکشاں

نہیں سونگھ سکتا۔ یا جس شخص کو وہ رس نقصان پہنچائیں جنہیں شاستروں میں سفید بیان کیا گیا ہے۔ یا اُس شخص کو اُن رسوں سے نا مفید پہنچے۔ جو شاستروں میں مفر بتلائے گئے ہیں۔ یا جس کے بدن پر دھول اُڑتی ہوئی نظر آئے۔ یا جو زخم لگنے پر اُسے محسوس نہیں کر سکتا۔ یا جو سخت ریاضت اور باقاعدہ یوگ کرنے کے بغیر مخفی اشیاء کو بھی معلوم کر لیتا ہے۔ ایسے اشخاص مر جاتے ہیں۔

جس شخص کی آواز بلا وجہ معدوم ہو جائے۔ یا نہائت مدّھم پڑ جائے۔ یا صاف نہ معلوم ہو سکے۔ اور جو بولنے کی خواہش رکھتا ہوا فوراً ہی بے ہوش ہو جائے۔ وہ زندہ نہیں رہتا۔

آواز کی کمزوری یا طاقت اور رنگت کی خرابی اور بلا وجہ بیماری کے بڑھتے جانے کو دیکھ کر سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ موت قریب ہے۔

اُس شخص کا جو آواز کو بگاڑ کر ہر وقت یہی کہتا رہتا ہے۔ کہ "میں مر جاؤں گا" نیز ان الفاظ کے سننے والے اشخاص کا علاج کرنا منع ہے۔

جس شخص کو اپنا سایہ ستھان (مقام)۔ پرمان (مقدار)۔ ورن (رنگ) اور پربھا (نور) کے لحاظ سے اصلیت کے خلاف (اُلٹا) نظر آئے۔ اُسے خواب میں بھی مرا ہوا ہی سمجھو۔

دھوپ۔ شیشہ اور پانی وغیرہ میں ستھان اور پرمان وغیرہ کے لحاظ سے جو عکس پڑتا ہے۔ وہ پرتی چھایا یا پرتی بمب کہلاتا ہے۔

اور سایہ وہ ہے۔ جو ورن (رنگت) اور پربھا (نور) کے تعلق کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

جس شخص کا پرتی بمب (عکس) بلا وجہ ٹوٹا پھوٹا - لمبا - بے قرار - بے سر دو سہروں والا - ٹیڑھا - ترچھا یا اُلٹ پُلٹ نظر آئے - تو مریض کا خاتمہ قریب سمجھنا چاہیئے۔

جس شخص کی آنکھ میں عکس دیکھنے والی پُتلی نظر نہ آئے۔ تو اُس کی موت بھی قریب سمجھنی چاہیئے۔

پانچ قسم کا سایہ - آکاش - وائیُو - اگنی - جل اور پرتھوی نامی پنچ مہابھوتوں (پانچ عناصر) کے لحاظ سے سایہ پانچ طرح کا ہوتا ہے:۔

(۱) آکاشی (۲) ہوائی (۳) آتشی (۴) آبی اور (۵) خاکی

آکاشی سایہ صاف - ہلکا آسمانی - چکنا اور منوّر ہوتا ہے۔

ہوائی سایہ - سُرخ - سیاہ - خاکی اور رُوکھا ہوتا ہے۔

آتشی سایہ - صاف - سُرخ - نُورانی اور نظر پسند ہوتا ہے۔

آبی سایہ - صاف - بلّور کا سا شفّاف - چکنا اور آرام دِہ ہوتا ہے۔

خاکی سایہ - قائم - چکنا - گاڑھا - صاف - سیاہ اور سفید ہوتا ہے۔

اِن پانچوں میں سے ہوائی سایہ بیماری پیدا کرنے والا - مُہلک اور تکلیف دہ ہوتا ہے۔ باقی کے چاروں راحت بخش ہیں۔

پربھا یعنی آگ سے پیدا ہونے والی روشنی سات قسم کی ہوتی ہے

(۱) سُرخ (۲) زرد (۳) سفید (۴) نیلی (۵) سبز (۶) بھُوری اور (۷) سیاہ۔

اِن ساتوں میں سے پھیلنے والی - چکنی اور صاف روشنی اچھی ہوتی ہے اور سُکڑنے والی - رُوکھی اور مکدّر روشنی منحوس ہوتی ہے۔

سایہ رنگسہ کو دبالیتا ہے (مدغم کر دیتا ہے) - اور پربھا رنگ کو روشن کر دیتی ہے۔
سایہ پاس سے دکھائی دیتا ہے - اور پربھا دُور سے چمکتی ہے۔
کوئی بھی شخص سایہ اور پربھا سے خالی نہیں ہوتا ہے - اور اِنسان کی ہونے والی نیکی بدی سایہ سے ہی معلوم کی جاتی ہے - جو وقت سے تعلّق رکھتا ہے۔
جو شخص کہ پاؤں کو گھسیٹتا ہُوا کندھوں کو ڈھیلا گرا کے زمین پر لیٹ لیٹا ہُوا ہو - جو شخص اعلےٰ اور کثیر المقدار غذا کھاتا ہُوا بھی کمزور ہوتا جائے - جس شخص کو قلیل الغذا ہونے پر بھی پاخانہ اور پیشاب زیادہ آئیں - جس شخص کو کثیر الغذا ہونے پر بھی پاخانہ اور پیشاب تھوڑے آئیں - جس شخص کو قلیل الغذا ہونے پر بھی کف بکثرت خارج ہو - اور لمبے سانس لے - نیز اُس کی حرکات بھی اُداس ہوں - جو شخص پہلے لمبا سانس لے کر بعد میں چھوٹا سانس لے کے دُکھی ہو - جو شخص چھوٹے چھوٹے سانس لے - اور اُس کی ناڑیاں کبھی بہت تیز اور کبھی بالکل کم پھڑکیں - جو شخص دونو ہاتھوں سے سر کے پچھلے حصے کو تمام کر سیر کو بمشکل ہلا سکتا ہو - جس کی پیشانی میں سے پسینہ بکثرت نکل رہا ہو - اور اُس کے جوڑ بند ڈھیلے پڑ گئے ہوں - جو طاقتور یا کمزور شخص اُٹھتے ہی غش کھا کر گر پڑے - جو شخص ہمیشہ چت سوتا ہو - اور پاؤں کو ہر وقت ٹیڑھے ترچھے طور سے ہلاتا رہے - جو بستر - آسن اور مکان کے کمروں وغیرہ میں ایسی چیزوں کی تلاش کرتا ہے - جن کا کوئی وجود ہی

نہیں ہے۔ جو حالتِ بے خبری میں نہ ہنسنے کے مقام پر ہنستا ہوُا اُوپر کے ہونٹ کو چاٹتا رہتا ہے۔ جو اپنے اُوپر کے ہونٹ کو چاٹ چاٹ کر پھونکتا رہتا ہے۔ اور جو دیکھتا ہے۔ کہ اُس کے عقب میں سیاہ۔ زرد یا سُرخ رنگ کا سایہ بھاگا آتا ہے۔ یا جو شخص دوا۔ معالج۔ کھانے پینے کی چیزوں۔ گھر والوں اور دوستوں سے نفرت کرنے لگ جاتا ہے۔ ایسے تمام اشخاص کو موت کے مُنہ میں تصور کرنا چاہیئے۔

جس شخص کی گردن۔ پیشانی اور پیر ٹھنڈے ہونے پر بھی پسینے سے شرابور ہو رہے ہوں۔ نیز اُس کے جسم کے باقی حصے گرم ہوں۔ اُسے دیوتا ہی موت کے منہ سے بچا سکتے ہیں۔

جس شخص کے چہرے کا نور کم ہو گیا ہو۔ جس کے خیالات پریشان رہتے ہوں۔ جس کا سایہ بگڑ گیا ہو۔ جو ہمیشہ دُکھی رہتا ہو۔ اور جس کی دی ہوئی بلی کو جانور نہ کھائیں۔

نیز جسے اچانک بلا وجہ اعلےٰ درجے کی ذہانت۔ اعلےٰ درجہ کی خوبصورتی۔ تندرستی اور دولت مل جائے۔ یا یہ اشیا اُس سے بلا وجہ اچانک چھن جائیں۔ اُنہیں بھی مرا ہوُا ہی سمجھنا چاہیئے۔

جس تندرست یا بیمار شخص کی نیک یا بد طبعی عادت یکلخت بدل جاتی ہے۔ وہ چھ مہینے کے اندر ہی مر جاتا ہے۔

جس شخص سے بھگتی (عشق الہی)۔ شیل (صلاحیت)۔ سمرتی (قوتِ حافظہ)۔ تیاگ (ترک)۔ بدھی (عقلمندی) اور بل (طاقت) بلا وجہ دور ہو جائیں۔ وہ بھی چھ مہینے کے اندر چل بستا ہے۔

جس شخص کی رفتار۔ گفتار۔ لغزش اور بیہوشی مستوں کی سی ہو جائے
وُہ ایک مہینے کے اندر کچ بول دیتا ہے۔
جس شخص کو بالوں کے اُکھاڑے جانے سے درد نہ محسوس ہو۔
اور جس شخص کے گلے سے گلے کی کسی بیماری کی وجہ کے بغیر ہی غذا
نیچے نہ اُتر سکے۔ وُہ چھ روز میں مر جاتے ہیں۔
جس شخص کے دُوسرے مُلکوں میں بیٹھے ہوئے نوکر اُس کے مخالف
ہو جائیں۔ اُسے بھی موت کے بس میں سمجھنا چاہیئے۔
جس شخص کی شکل پریت کی سی نظر آتی ہے۔ اُسے بھی موت
کے مُنہ میں سمجھنا چاہیئے۔
جس شخص کو نیند بکثرت آتی ہے۔ یا مطلق نہیں آتی۔ وُہ بھی
زندہ نہیں رہتا ہے۔
جس شخص کے آنسوؤں کے سروتوں کے مُنہ رُک جائیں جس کے
پاؤں پر پسینہ بکثرت آتا ہو۔ جس کی آنکھیں بے چین ہو گئی ہوں۔ جسے
دل پسند اشیاء سے خوشی نہ ہوتی ہو۔ نہائت عزیز اشیاء سے جس کی
محبت دُور ہو جائے۔ جسے فوراً ہی مکمل علامات والی بیماری پیدا ہو
جائے۔ یا جس کی بیماری فوراً ہی ایک دم رفع ہو جائے۔ اُن سب کی
موت قریب سمجھنی چاہیئے۔
ایسا بخار جس کی علامات پُورے طور سے نمایاں ہوں۔ جبکا اثر جملہ دھاتوؤں
تک پہنچ چُکا ہو۔ جو بہت دیرینہ ہو۔ جس میں پرلاپ (بکواس)۔ بھرم (چکر
آنے) اور دمے کی وجہ سے مریض کا جسم نہائت لاغر ہو گیا ہو۔ نیز جس

کے ساتھ سوج۔ ضعفِ ہاضمہ۔ آواز بیٹھ جانا۔ سُرخی چشم اور درد دل کے عوارض بھی نمایاں ہو گئے ہوں۔ مریض کو مار ڈالتا ہے۔

رکت پت۔ جس میں سیاہ یا قوس و قزح کی مانند بہت سے رنگوں والا خُون بکثرت خارج ہو۔ یا جس رکت پت کے مریض کو تانبے کے رنگ ہلدی کے رنگ اور سبز و سُرخ رنگ کی شکلیں نظر آئیں۔ یا جس رکت پت میں مریض کے مساموں سے خُون پھُوٹ نکلے۔ یا جس رکت پت کے خُون سے گلا منہہ اور دِل ایک ہی وقت میں گھِر جائیں۔ یا جس رکت پت کے خُون کا داغ کپڑے پر نہ لگے۔ یا جس رکت پت کے خُون میں سے بدبو آئے۔ یا جس رکت پت میں خُون بہت زور سے اور بکثرت خارج ہو۔ یا جس بڑھے ہوئے رکت پت کے ساتھ پانڈو روگ۔ بخار۔ قے۔ کھانسی۔ سوج اور اتیسار کی بھی شکائت پائی جائے۔ ایسے رکت پت کے مریض نہیں بچ سکتے۔

دمہ اور کھانسی کے وُہ مریض جنہیں بخار۔ قے۔ پیاس۔ اتی سار اور سوج کے عوارض آگھیریں۔ بھی نہیں بچ سکتے۔

یکھشما کا وُہ مریض جسے درد پسلی۔ اپھارے۔ قے الدم اور کندھوں میں سوزش ہونے کی بھی شکایات ہوں۔ نہیں بچ سکتا۔

قے کا وُہ مریض جسے بڑے زور سے ایسی قے آتی ہو۔ جس سے پاخانے اور پیشاب کی بدبو آئے۔ اور اُوپر تیل کی بُوندیں سی پھیلی ہوئی معلوم ہوں۔ یا جس قے کے ساتھ مریض کو خُون۔ پاخانہ اور پیپ آئے۔ درد ہو نیز کھانسی اور دمے کی شکایات ہوں۔ اور بیماری بہت پُرانی ہو۔

وُہ مریض ضرور مر جاتے ہیں۔

پیاس کی وُہ شکائت جس میں زبان باہر نکل آئی ہو۔ اور مریض پر بے سُدھی طاری ہو۔ جبکہ مریض کسی دُوسری بیماری کی وجہ سے کمزور ہو رہا ہو۔ بھی بیمار کو زندہ نہیں رہنے دیتی۔

مداتیہ روگ کا وُہ مریض بھی نہیں بچ سکتا۔ جس کا جسم نہائت سرد اور کمزور ہو رہا ہو۔ اور چہرے کی کانتی تیل کی سی دکھائی دے۔

بواسیر کے اُس مریض کا بھی خُدا حافظ سمجھنا چاہیئے۔ جس کے ہاتھ۔ پاؤں ناف۔ گُدا۔ خصئے اور مُنہہ سوج گئے ہوں۔ دل۔ پسلیوں اور دیگر اعضا میں درد ہوتا ہو۔ گُدا پک گئی ہو۔ قے اور بخار نے تنگ کر رکھا ہو۔

اتیسار روگ جس میں پاخانہ جگر کے ٹکڑوں۔ گوشت کے دھوون۔ کنجوے کے بیجوں۔ تیل۔ گھی۔ دُودھ۔ دہی۔ مغز۔ چربی۔ آسو۔ لسی۔ مستولنگ (دماغ)۔ پیپ۔ ولیسوار کے پانی یا شہد کا سا خارج ہو۔ مریض کو ہلاک کر ڈالتا ہے۔

جس اتیسار روگ میں پاخانہ نہائت سُرخ۔ نہائت سیاہ۔ چکنا۔ بُودار نہائت رقیق۔ نہائت گاڑھا۔ سخت تکلیف دِہ۔ رنگین یا دھاتوؤں والا آئے۔ یا جس کے دست میں فُضلہ بالکل نہ ہو۔ یا فضلہ بکثرت ہو۔ یا جس کا فضلہ لیسدار ہو۔ یا جس پر مکّھیاں بکثرت آئیں۔ یا جو دھاریدار ہو۔ یا جس میں گُدا پک کر گل گئی ہو۔ یا جس میں پاخانے کی نالی کا بندھ کُھل گیا ہو۔ یا جس اتی سار کے بیمار کے پوروں اور ہڈّیوں میں درد ہوتا ہو۔ یا جس اتیسار روگی کی گُدا نیچے گر گئی ہو۔ یا اتیسار کے جس

مریض میں ہاضمے کی کمزوری اس قدر بڑھ گئی ہو۔ کہ وُہ جیسا اناج کھائے۔ ویسا ہی نکال دے۔ یا جس اتی سار کے ساتھ پیاس ۔ بخار۔ قے۔ سوزش اپھارہ ۔ مروڑوں اور دمے کی بھی شکائت ہو۔ ایسے اتیسار روگوں کے مریض بھی نہیں بچ سکتے۔

اشمری روگ (پتھری) کے جس مریض کے خصئے سُوج گئے ہوں پیشاب بند ہو گیا ہو۔ اور اُسے سخت درد ہوتا ہو۔ اُسکا بچاؤ بھی محال ہے۔

پرمیہہ روگ ۔ جس میں مریض پیاس جلن۔ ڑپکاؤں (پھنسیوں)۔ اور جلے ہوئے گوشت کے سے دستوں کے آنے سے دُکھی ہو۔ مریض کو ہلاک کر دیتا ہے۔ یا پرمیہہ روگ کے جس مریض کے مرم ستھانوں دل۔ پیٹھ۔ پستانوں ۔ کندھوں ۔ گُدا اور سر پر پڑکائیں (پھُنسیاں) ہوں وُہ نہیں بچ سکتا۔ پرمیہہ روگ کا وُہ مریض بھی جو کم حوصلہ ہو۔ اور جس کے پوروں۔ پاؤں اور ہاتھوں پر پڑکا نکل آئیں۔ زندہ نہیں رہ سکتا ایسی پڑکائیں جن میں گوشت سُکڑ جائے۔ جلن ۔ پیاس ۔ مستی بخار۔ وِسرپ۔ مرم ستھان کی تکلیف۔ ہچکی ۔ دمہ ۔ بھرم (چکر آنا) اور تکان وغیرہ عوارض پیدا ہو جائیں۔ وُہ بھی مریض کو مار ڈالتی ہیں۔

گلم روگ جس کا محیط بہت بڑا ہو۔ جو سخت اور کچھوے کی مانند اُبھرا ہوا ہو۔ جس کی رگیں تنی ہوئی ہوں۔ اور جس کے ساتھ بخار۔ کھانسی۔ ہچکی۔ اپھارہ اور درد ہو۔ یا جس گلم کے ساتھ کھانسی۔ زکام اُبکائیوں۔ دمے۔ دستوں اور سوج کی شکائت ہو۔ وُہ مریض کو زندہ نہیں رہنے دیتے۔

جس اُدر روگ میں پاخانہ اور پیشاب رُک جائیں - دمہ - سوج - ہچکی بخار - بھرم (چکر آنا) - غشی - قے اور دستوں کی شکائت ہو - اور مریض کمزور ہو جائے - یا مریض کی آنکھیں سُوج جائیں - قضیب ٹیڑھا ہو جائے - چمڑا پتلا اور ڈھیلا پڑ جائے - یا جلاب دینے سے اپھارہ دُور ہو کر بار بار اپھارہ ہو جائے - ایسے اُدر روگ کا مریض مر جاتا ہے -

جس پانڈو روگ میں سوج پڑ جائے - آنکھیں اور ناخن زرد ہو جائیں - اور سب چیزیں زرد دکھائی دینے لگیں - اُس کے مریض کا خاتمہ بھی قریب سمجھنا چاہیئے -

جس شوتھ روگ (سوج) میں غنودگی - جلن - اروچی - قے - غشی - اپھارہ اور اتیسار وغیرہ عوارض کی کثرت ہو - اور جو مردوں میں پاؤں کی طرف سے اُوپر کو اور عورتوں میں مُنہ کی طرف سے نیچے کو بڑھنا شروع کرے - اُس کا مریض مر جاتا ہے -

جو سوج کوکھ وغیرہ تحتی اعضا سے شروع ہو کر پھیلنے لگے - وُہ مرد اور عورت دونو قسم کے مریضوں کو مار ڈالتا ہے -

لیکن جس سوج پھوڑیاں نمایاں ہوں - اور اُس میں دوشوں کے مطابق مواد رِستا ہو - اگر اُس کے ساتھ قے - بخار - دمہ اور اتیسار کی شکایات بھی ہوں - تو مریض کبھی نہیں بچ سکتا -

جس سوج کے دُور ہونے پر بخار اور اتیسار شروع ہو جائیں - یا بخار اور اتیسار کے دُور ہونے پر سوج پڑ جائے - تو یہ علامات کمزور مریضوں کے لئے خصوصاً موت کی نشانیاں ہوتی ہیں -

جس شخص کے پاؤں متوّرم ہوں۔ اور پنڈلیاں ڈھلک جائیں۔ نیز اُس کی رانیں کمزور ہو جائیں۔ تو اُس کا بچنا بھی ناممکن ہے۔

جس شخص کے مُنہہ۔ ہاتھ اور پاؤں بالخصوص سُوکھ جائیں۔ یا صِرف یہی تینوں سُوج جائیں۔ وُہ ایک مہینے میں مر جاتا ہے۔

جس وِسرپ روگ (زہرباد) کا رنگ بدل جائے۔ اور ساتھ ہی بخار کھانسی۔ غشی۔ اعضا شکنی۔ چکّر آنے۔ مُنہہ کے سُوکھنے۔ اُبکائیوں جسم کے ڈھیلا پڑ جانے اور اتیسار دل کی شکائت ہو۔ وُہ مریض کو زندہ بچنے نہیں دیتا۔

جس کُشٹھ روگ (کوڑھ) میں جسم گل سڑ جائے۔ آنکھیں سُرخ ہو جائیں۔ اور آواز بیٹھ جائے۔ حرارت ہاضمہ کمزور ہو جائے۔ کرم پڑ جائیں۔ پیاس اور اتیسار لگ گئے ہوں۔ اُس کا مریض بھی نہیں بچ سکتا۔

جس وایُو روگ میں بدن کی جِلد بے حس ہو جائے۔ وُہ بھی مریض کو ہلاک کر ڈالتا ہے۔

وایُو روگ اُس ٹوٹی ہوئی ہڈّی والے کو بھی مار دیتا ہے۔ جسے بلغم۔ سوج اور درد کی شکائت ہو۔

جس وایُو روگ میں وات رکت۔ موہ (بے سُدھی)۔ مُورچھا (غشی) مد (مستی)۔ بخار۔ نیند۔ شرو گرہ۔ اروچی۔ دمہ اور جِلد کے سُکڑنے۔ پھٹنے۔ اور گل جانے کی شکائت ہو۔ نیز جس وات روگ میں شرو روگ۔ اروچی دمہ اور بے سُدھی ہو۔ پاخانہ ٹوٹ ٹوٹ کر آئے۔ پیاس اور چکّر آئیں۔ اُس سے بھی مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔

جس شخص کی آواز۔ دھاتو۔ طاقت اور حرارتِ ہاضمہ کمزور ہو جائیں۔ اُسے سب قسم کی بیماریاں ہلاک کر دیتی ہیں۔

وات روگی۔ مرگی والے۔ کوڑھی۔ رکت پت والے۔ اُدر روگی۔ کھشے روگی۔ گُلم روگی اور پرمیہہ روگی اگر بہت کمزور ہوں۔ تو اُن کی تھوڑی سی خرابیاں بھی لاعلاج ہو جاتی ہیں۔

جس بیمار کی طاقت کم ہو جائے۔ اور بدن کا گوشت سوکھ جائے۔ مرض بڑھتی جائے۔ اور کھانے کی خواہش نہ ہو۔ وہ ڈیڑھ مہینے کے اندر ہی چل بستا ہے۔

وات اشٹیلا جو بہت بڑھ گئی ہو۔ سخت ہو۔ ہردے کے مقام پر ہو۔ اور جس کے ساتھ پیاس کی سخت شکایت ہو۔ وہ مریض کو بہت جلد ہلاک کر ڈالتی ہے۔

جس شخص کی پنڈلیاں ڈھیلی پڑ جائیں۔ ناک ٹیڑھا ہو جائے۔ گردن کی منیا سکڑ جائیں۔ ایسے کمزور شخص کو وایو فوراً مار دیتی ہے۔

نابھی اور گدا کے درمیان جاکر جڑوں میں ٹھہری ہوئی وایو بھی مریض کو زندہ نہیں چھوڑتی۔

جس کمزور شخص کے دل اور گدا میں وایو کا غلبہ ہو جائے۔ وہ بھی فوراً مر جاتا ہے۔

جس شخص کا پاخانہ اور پیشاب وغیرہ رُک جائیں۔ اور اُسکے مثانے کے سر اور ناف میں درد ہوتا ہو۔ اُسے بھی وایو فوراً ہلاک کر ڈالتی ہے۔

جس شخص کے جڑوں میں درد ہو۔ پیاس لگے۔ پاخانہ ٹوٹا ہوا نکلے۔ دمے

کی شکائت ہو۔ اور ساتھ ہی دائیو کا گُدا اور چِڈّوں میں غلبہ ہو جائے۔ تو وُہ بھی مر جاتا ہے۔

جس شخص کی پسلیوں کے اگلے حِصے بڑھ جائیں۔ چھاتی جکڑ جائے۔ جسم مرطوب ہو جائے۔ اور آنکھیں پھیل جائیں۔ ایسے بیمار کو دائیو فوراً مار ڈالتی ہے۔

جس آدمی کا بخار۔ جلن۔ پیاس۔ غشی اور جسمانی طاقت یکدم کمزور ہو جائیں۔ اور جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں۔ وُہ فوراً مر جاتا ہے۔

جس شخص کو صُبح کے وقت مُنہہ پر بکثرت پسینہ آئے۔ اور ساتھ ہی کف جَوڑ کی شکائت ہو۔ اُس کی زندگی بھی مُحال ہے۔

جس شخص کے جسم میں مرجان (گُلیوں) کے دانوں کی سی پھُنسیاں پیدا ہو کر فوراً ہی دُور ہو جاتی ہیں۔ وُہ نہیں بچ سکتا۔

مسور کی دال کی ہمشکل اور تُوتیے کی گُلیوں کے رنگ والی پھُنسیاں جن کا مُنہہ اندر کی طرف ہوتا ہے۔ اور جو مالش کی گانٹھ کی مانند سخت ہوتی ہیں اُن کا مریض بھی نہیں جیتا۔

جس آدمی کی آنکھوں میں کاملا روگ ہو۔ جس کا مُنہہ بھرا ہُوا اور کنپٹیوں کا گوشت ڈھیلا پڑ گیا ہو۔ جسم گرم ہو۔ اور اُسے ڈر آئے۔ وُہ شخص بھی نہیں بچتا۔

جس مریض کا چہرہ بلا وجہ فوراً ہی اکٹھا ہو جائے۔ اور دبانے سے آگے دوڑتا ہُوا معلوم ہو۔ اُس کے علاج پر ہاتھ ڈالنا منع ہے۔

وات بَرن کے جس مریض کو درد نہ ہو۔ پت بَرن کے جس مریض کو

جلن نہ ہو۔ کف برن کے جس مریض کے برن میں پیپ نہ ہو۔ جس کے مرم ستھان پر برن ہو۔ اور اُسے درد نہ ہو۔ جس کے برن پر کوئی دوائی لگانے کے بغیر ایسا معلوم ہو۔ گویا اُس پر چورن چھڑکا گیا ہے۔ اور جس کی شکل شکتی[1] یا دھوج[2] کی سی ہو۔ ایسے برنوں کا علاج بھی منع ہے

جس بھگندر میں سے پاخانہ پیشاب اور بادِ مخالف نکلے۔ اور جس میں کیڑے پڑ جائیں۔ اُس کا علاج بھی نہ کرنا چاہیئے۔

جو مریض دونوں زانوؤں کو باہم گھسے۔ پاؤں کو اُٹھا کر اِدھر اُدھر پھینکے اور بار بار اپنے منہ سے اِدھر اُدھر پھونکیں مارے۔ وہ بھی نہیں بچتا۔

جو بیمار دانتوں سے ناخنوں کے اگلے حصے۔ بالوں کے سروں اور تنکوں کو کاٹتا ہے۔ لکڑی سے زمین کو کریدتا رہتا ہے۔ مٹی کے ایک ڈھیلے سے دوسرے کا نشانہ بناتا ہے۔ جس کے بال کھڑے ہیں۔ جسے نہائت گاڑھا پیشاب آتا ہے۔ جسے بخار اور کھانسی کی شکائت ہے۔ جو بار بار ہشت اور بار بار آواز کرتا ہے۔ پاؤں سے بستر کو دھکیلتا رہتا ہے۔ یا سوراخہائے جسم کو بار بار چھیڑتا رہتا ہے۔ وہ نہیں جیتا۔

جس بیمار کے منہ پر بلاوجہ یکایک تِل۔ داغ اور چھائیاں پڑ جاتی ہیں اُسے مرا ہوا ہی سمجھنا چاہیئے۔

جس بیمار کے دانتوں اور ناخنوں پر پھولی پیدا ہو جاتی اور پیٹ پر سرائیں نمایاں ہو جاتی ہیں۔ وہ بھی نہیں بچتا۔

اَوردھ شواس کے جس مریض کا جسم سرد ہو جائے۔ جوڑوں میں

---

[1] ایک ہتیار کا نام ہے۔

درد ہوتا ہو۔ اور کسی پہلو بھی چین نہ آئے۔ ایسے مریض کے علاج پر بھی وَید کو ہاتھ نہ ڈالنا چاہیئے۔

جس مریض کی بیماری بڑھتی جاتی ہو۔ اور پرکرتی بدلتی جاتی ہو۔ آہستہ آہستہ اُس کی موت قریب آتی جاتی ہے۔

جس بیمار کے لئے وَید دوائی تیار کرنے لگے۔ مگر سخت کوشش کے باوجود اُس دوائی کو تیار نہ کر سکے۔ اُس کا جینا محال ہے۔

جس مریض کو کئی دفعہ کی آزمائی ہوئی اور ٹھیک طور سے تیار کی ہوئی دوائی بھی فائدہ نہ پہنچائے۔ اُس کا علاج بھی نہ کرنا چاہیئے۔

جس مریض کیلئے دوائی یا غذا تیار کرتے کرتے ہی اُس کی بُو اور رنگت تبدیل ہو جائے۔ وہ بھی نہیں بچتا۔

جس بیمار کے مکان میں ہوا نہ آتی ہو۔ مگر چراغ یکایک گُل ہو جائے۔ یا جس بیمار کے مکان میں برتن کثرت سے ٹوٹیں یا گریں۔ اُس کا جینا بھی محال ہوتا ہے۔

بیماری جس کمزور آدمی کو فوراً ہی چھوڑ دیتی ہے۔ اُسکی زندگی بھی محال ہے لہٰذا وَید کو چاہیئے۔ کہ یہ جانتا ہُوا بھی کہ مریض فوراً مر جائیگا۔ اُس کے لواحقین کو اُس کے مر جانے کی بابت کچھ نہ بتائے۔ نہ ہی ایسے مریض کے علاج پر ہاتھ ڈالے۔ کیونکہ یم دُوت اور پشاچ وغیرہ اُس کے لے جانے کے انتظار میں بیٹھے ہوتے ہیں۔ جو ادویات کے اثر کو زائل کرتے رہتے ہیں۔

آیوروید کے جاننے کی غرض یہی ہے۔ کہ عُمر کا حال جان لیا جائے۔ اور

ارشٹوں کے جاننے سے اِس بات کا پتہ لگ جاتا ہے۔ اِسلئے اِن ارشٹوں کے جاننے سے وَید کی ہر جگہ عزت ہوتی ہے۔
عمر اور نیک اعمال کے نہ رہنے سے انسانوں کو موت آتی ہے۔
علاوہ ازیں متضاد اشیا کے کھانے اور مضر کاموں کے عمل میں لانے سے بھی قبل از وقت موت آجاتی ہے۔

چھٹا ادھیائے

دُوت آدی وگیان

اِس ادھیائے میں بیمار کے دُوت (قاصد) سے بیمار کی نیکی بدی کا شگون لینے کا حال بیان کیا جائیگا۔
اگر دُوت پاکھنڈ[۵۱]۔ آشرم اور ورن کے لحاظ سے مریض کا ہم ذات ہو۔ تو وَید کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ مریض کے علاج میں اُسے کامیابی ہوگی۔ اگر وہ اسکے خلاف ہو۔ تو سمجھ لیں۔ کہ ناکامی کا مُنہہ دیکھنا پڑیگا۔
وَید کو مندرجہ ذیل دُوتوں کے ساتھ نہ جانا چاہیئے:۔
دین (دُکھی)۔ ڈرے ہوئے۔ تیزی پسند۔ ڈراسے ہوئے۔ رُوکھے۔ منحوس بولی بولنے والے۔ ہتیاربند۔ لاٹھی اُٹھائے ہوئے۔ ہیجڑے۔ رُنڈ مُنڈ۔ جٹادھاری۔ نامُبارک نام والے۔ سنگدل۔ غلیظ۔ عورت۔ کئی امراض کے گرفتار۔ انگ ہین[۵۲]۔

۵۱ فرقہ۔ گروہ۔ جماعت ۵۲ جیسے کانا۔ لنگڑا وغیرہ جس کا کوئی ایک عُضو ضائع ہوگیا ہو۔

سُرخ مالا پہننے والے۔ سُرخ لیپ کرنے والے۔ جسم پر تیل یا کیچڑ ملے ہوئے۔ بوسیدہ۔ بے رنگ یا گیلے کپڑے پہنے ہوئے۔ یا صرف ایک ہی کپڑا پہنے۔ گدھے۔ اونٹ یا بھینس پر سوار۔ لکڑی یا مٹی کو مسلنے والے اور دُور سے آوازے کسنے والے دُوتوں کے ساتھ مریض کے علاج کیلئے کبھی نہ جانا چاہیئے

کن حالتوں میں وَید کے پاس دُوت کا پہنچنا مریض کے لئے بُرا شگون ہے: جبکہ وَید بُرے خیالات میں مبتلا ہو۔ ناشائستہ گفتگو کر رہا ہو۔ ننگے بدن ہو۔ چیر پھاڑ کر رہا ہو۔ ہون کرتا ہو۔ پِتروں کو پنڈ دے رہا ہو۔ سویا ہوا ہو۔ بال کھولے پڑا ہو۔ تیل کی مالش کر رکھی ہو۔ رو رہا ہو۔ یا بے سُدھ پڑا ہو۔ ایسی حالت میں مر جانے والے مریضوں کے دُوت اُس کے پاس آیا کرتے ہیں۔

بیماری کے مطابق گُن والے وِیش اور کال میں آتے ہوئے دُوت کو دیکھ کر بھی وَید کو مریض کا علاج کرنے سے انکار کر دینا چاہیئے۔

جن چیزوں کو چھوتے آنا دُوت کے لئے منع ہے: نابھی۔ ناک۔ منہ۔ سر کے بالوں۔ جسم کے بالوں۔ ناخنوں۔ دانتوں۔ مقامِ مخفی۔ پُشت۔ پستانوں۔ گردن۔ پیٹ۔ انامکا[1] انگلی۔ کپاس۔ بھوسہ۔ چھاج۔ چیتھڑوں۔ راکھ۔ انگار۔ توہ۔ رسّی۔ جُوتے۔ ترازو۔ جال یا دوسری ٹوٹی پھوٹی اشیا کو چھوتے ہوئے جو دُوت اوّل ہی اوّل وَید کو دکھائی دے۔ تو وہ مریض جس نے اُس دُوت کو وَید کے پاس بھیجا ہے۔ نہیں بچ سکتا ہے۔

---

[1] انگشتِ خاتم۔ چھنگلی کے ساتھ کی اُنگلی

کن اوقات میں دُوت کا وَید کے پاس جانا منع ہے :-

آدھی رات کے وقت۔ دوپہر کے وقت۔ دونو سندھیاؤں کے وقت۔ (سُورج نکلنے سے عین پہلے اور سُورج غروب ہونے کے عین بعد)۔ دِن کے پہلے حصے میں۔ چھٹی اور چوتھی تاریخ کو۔ راہو کیتو کے طلوع کے دِنوں میں۔ بھرنی۔ کرتکا۔ آشلیشا۔ آردرا۔ مگھا اور مُول نکھشتروں میں دُوت کا وَید کی خدمت میں حاضر ہونا مریض کے لئے منحوس سمجھنا چاہیئے۔

اثنائے گفتگو میں منحوس آثار کا دکھائی دینا :-

جب دُوت مریض کے متعلّق بات چیت کر رہا ہو۔ اور وَید کو اُس میں کوئی منحوس آثار دکھائی دے۔ تو وَید کو اُس دُوت کے ساتھ بھی نہ جانا چاہیئے۔ اُن منحوس آثار کی تفصیل تمثیلاً ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ جیسے وہ کسی انگ ہین۔ مُردے یا مُردے کے کپڑے پہننے والے کی نسبت بات چیت کرنے لگ جائے۔ کسی چیز کے ٹوٹنے۔ جلنے یا پھوٹنے کی بات شروع کر دے۔ نہائت چرپرے رسوں۔ تیز بُو۔ مُردے کی سی بدبُو یا کسی تیز یا مکروہ چیز کے چھونے کی گفتگو چھیڑ دے۔ یا بولتے وقت چاروں طرف کی باتیں چھیڑ دے۔ ایسے دُوت کے آنے پر وَید کو اُس کے مریض کا علاج نہ کرنا چاہیئے۔

مریض کے گھر کی طرف جانے کے اثنا میں منحوس شگون :-

ہائے وائے کی آوازیں۔ ڈھاڑیں مار کر رونے کی آواز۔ گر پڑنا۔ چھینکنا۔ کپڑے۔ چھاتے یا جُوتے کا کھویا جانا۔ کسی مصیبت زدہ کا دیکھنا۔ چیتیہ دُھوجا (مندر کے جھنڈے) یا بھرے ہوئے برتن کا گر جانا۔ کسی چیز کے کھوئے

جانے یا کسی کی تباہی کی خبر اُونچی آواز میں سُننا۔ راکھ یا مٹی سے لتھڑ جانا۔ سانپ۔ بلاؤ۔ گوہ۔ ود موہنی اور بندر کا راستہ کاٹ جانا۔ جدھر سُورج ہو۔ اُس طرف سے درندوں اور ہیبت ناک پرندوں کی آوازوں کا آنا۔ سیاہ دھان۔ گڑ۔ لسّی۔ نمک۔ آنسو۔ چمڑا۔ سرسوں۔ چربی۔ تیل۔ گھاس پھوس۔ کیچڑ۔ ایندھن۔ ہیجڑے۔ سنگدل۔ چنڈال۔ رنگکاری۔ قے پاخانہ۔ مکروہ اشیا۔ نسّار چیزیں۔ حالت جماع۔ کپاس۔ دُشمن۔ اُوپر کو مُنہ کرکے سوئے ہوئے۔ بیٹھے ہوئے یا چلتے ہوئے کا دیکھنا اور برتن کو اوندھے مُنہ پڑا ہُوا دیکھنا ایسے شگون ہیں۔ جو وید کے مریض کے گھر کی طرف جانے کے اثنا میں دیکھے جائیں۔ تو منحوس ہوتے ہیں۔

راستے کے شگون | مریض کے گھر کی طرف جاتے ہوئے مردانہ نام والے پرندے وید کے بائیں ہاتھ ہوں۔ اور زنانہ نام والے دائیں ہاتھ ہوں تو مُبارک ہوتے ہیں۔

پرند اور مرگ بائیں سے دائیں طرف کو جائیں۔ اور کتّے دگیدڑ دائیں سے بائیں کو۔ تو یہ مُبارک شگون ہے۔

مرگوں کا تعداد میں طاق دکھائی دینا ہمیشہ ہی اچھا اور مُبارک ہوتا ہے۔ پپیہا۔ بھاس۔ بھاردواج۔ نیولے۔ بکرے اور مور کا دائیں یا بائیں دیکھنا بھی ہر حال میں مبارک سمجھنا چاہیئے۔

لیکن اُلو۔ بلاؤ اور گرگٹ کا دیکھنا ہر حال میں خراب ہوتا ہے۔

سُور۔ گوہ۔ سانپ۔ خرگوش اور جاہک کی اگر آوازیں سُنائی دیں۔ تو

ا۔ پھوگ۔ جنگا جو پیر نکال لیا گیا ہو ۲۔ ایک پرند ۳۔ ایک قسم کا کوّا

اِسے نیک شگون سمجھنا چاہیئے۔

لیکن بندر اور ریچھ کا نہ دکھائی دینا اور نہ ہی بولنا اچھا ہوتا ہے۔

قوس وقزح کا سامنے ہونا نامُبارک علامت ہے۔ اگر پیچھے یا دائیں بائیں کی طرف ہو۔ تو مُبارک سمجھنا چاہیئے۔

اگر آگ سے بھرا ہُوا۔ ٹُوٹا پھُوٹا یا خالی برتن سامنے سے ملے۔ تو وہ بھی نامُبارک ہوتا ہے۔

مریض کے گھر میں داخل ہوتے وقت اگر وید کو دہی۔ جَو یا دیگر مُبارک اشیاء مریض کے گھر سے باہر نکلتی ہوئی دکھائی دیں۔ تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ مریض کی موت قریب ہے۔

مندرجہ صدر اشُبھ (نامُبارک) دُوت اور شگُون دیکھ کر عقلمند وید کو اُن مریضوں کے علاج سے دُور رہنا چاہیئے۔ ورنہ ناحق ناکامی کا مُنہ دیکھنا پڑیگا۔ اور لوگوں میں بدنامی ہوگی۔

لیکن شُبھ (مُبارک) دُوت اور شگُون پاکر اُن مریضوں کا علاج نہایت تندہی۔ صاف دِلی اور رحمدلی کے ساتھ کرنا چاہیئے۔ ایسا کرنے سے ہر جگہ کامیابی ہوتی اور نیک نامی پھیلتی ہے۔

مریض کی صحّت یابی پر دلالت کرنے والے نیک شگُون:۔

دہی۔ جَو۔ دھان۔ گنّے۔ مٹر۔ پرنیگو۔ شہد۔ گھی۔ مہندی۔ سُرمہ۔ بھرنگار[1]۔ گھنٹہ۔ چراغ۔ کنول۔ دُوب۔ تازہ مچھلی۔ دھان کی کھیں۔ پھل۔ لڈو وغیرہ مٹھائیاں۔ رتن۔ پانی سے بھرا گھڑا۔ کنواری کنیا۔ ہاتھی۔

---

[1] سونے کا زیور یا برتن

صاحب اقبال اشخاص - دیوتا - راجہ - سفید رنگ کے پھول - بال - چنور[۱] - کپڑے اور گھوڑے - سنکھ - سادھو پُرش - دھج - پگڑی - تورن[۱] - سوستک[۲] اونچی اور ہموار زمین - جلتی آگ - دل پسند اغذیات و اشربات - سواریوں سے بھری ہوئی گاڑی - بچھڑے سمیت گائے - بچھیرے سمیت گھوڑی - بچے والی عورت - چکور - ہرن - سارس - خوش آواز پرندے - زیور - شیشہ سرسوں - گوروچن - خوشگوار خوشبو - خوبصورت شکلیں - میٹھے رس - کرودھ سے خالی گائے یا بیل کی آواز - ہرنوں - پرندوں اور انسانوں کی سہاونی آوازیں - چھتر[۳] - دھوجا[۴] اور پتاکا[۵] کا کھڑا کرتے دیکھنا - اور ان کے کھڑا کرتے وقت بجے کاروں کی آوازیں سننا - بھیری - مردنگ اور شنکھ کی خوش آئیند آوازیں - وید منتروں کے پاٹھ کی آوازیں اور خوشگوار دھیمی ہوا کا آنا -

اگر مریض کو گھر کو جاتے وقت یا اس کے گھر میں داخل ہوتے وقت یہ شگون پیش آئیں - تو یہ مریض کے تندرست ہو جانے کی نشانیاں ہیں -

خواب کی تعبیر

جو شخص خواب میں دیکھے - کہ وہ مُردوں کے ساتھ شراب پی رہا ہے - اور کتے اسے کھینچ رہے ہیں - تو وہ بہت جلد بخار میں گرفتار ہو کے مر جاتا ہے -

جس شخص کو خواب آئے - کہ وہ سُرخ مالا اور سُرخ کپڑے پہنے ہنس رہا ہے

---

[۱] ایک قسم کا باجا [۲] ایک منتر (اوزار) کا نام ہے -
[۳] بڑی سی چھتری [۴] جھنڈا - ستون [۵] جھنڈا

اور کوئی عورت اُسے کھینچ رہی ہے۔ وُہ رکت پت سے مر جاتا ہے۔

جو شخص خواب میں بھینس۔ گھوڑے۔ سؤر۔ اُونٹ یا گدھے پر سوار ہوکر جنوب کو جاتا ہے۔ وُہ یکشما روگ (سِل) سے مر جاتا ہے۔

خواب میں جس شخص کے دِل کے مقام پر کانٹوں دار بیل۔ بالنس یا تال کا درخت اُگ آتا ہے۔ اُسکی موت گُلم روگ (بائُ گولہ) سے ہوتی ہے

جس شخص کو خواب آئے۔ کہ اُس کے بدن پر گھی کی مالش ہو رہی ہے۔ اور چھاتی پر بجھی ہوئی آگ پڑی ہے۔ جس میں سے پدم کا درخت پیدا ہوگیا ہے۔ وُہ کُشٹھ (کوڑھ) سے مر جاتا ہے۔

جو شخص خواب میں کئی قسم کے تیل اور گھی چنڈالوں کے ساتھ بیٹھ کر پیتا ہے۔ وہ عنقریب پرمیہہ روگ سے مر جائیگا۔

جو شخص خواب میں راکھشسوں کے ساتھ ناچتا ہُوا پانی میں ڈُوب جائے۔ وُہ جنون سے مر جاتا ہے۔

جس شخص کو خواب آئے۔ کہ اُسے ناچتے ہوئے کو پریت اُٹھا لے گئے ہیں۔ وُہ مرگی سے مر جاتا ہے۔

جو شخص خواب میں گدھے۔ اونٹ۔ بلاؤ۔ بندر۔ گیدڑ۔ شیر۔ سؤر اور پریت کے ساتھ سفر کرتا ہے۔ وُہ بہت جلد مر جاتا ہے۔

جو شخص خواب میں ماہل پُوڑے یا پُوریاں کھائے۔ اور جاگ کر اُن ہی کی سی قئے کر دے۔ وُہ نہیں بچ سکتا۔

خواب میں سُورج گرہن اور چاند گرہن کے دیکھنے سے آنکھوں کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

جو شخص خواب میں سُورج اور چاند کو گرا ہُوا دیکھتا ہے۔ اُس کی قوّتِ باصرہ زائل ہو جاتی ہے۔
خواب میں جس شخص کے سر میں بالش اور بیلیں وغیرہ اُگ آئیں۔ یا پرندوں کے گھونسلے بن جائیں۔ یا سر مُنڈ جائے۔ یا کوّے اور گِدھ وغیرہ اُس کے سر کے اِرد گرد چکّر لگائیں۔ یا پریت۔ پشاچ۔ استریاں دُرؔوِڑ[۵۱]۔ آندھرا اور گواشن[۵۲] اُس کے گِرد گھومیں۔ یا وہ بینتوں۔ لتاؤں بالسوں۔ گھاس پھونس اور کانٹوں میں گھر جائے۔ یا وہ گڑھے یا غار میں سو جائے۔ یا اُس کے جسم پر ریت اور راکھ پڑ جائے۔ یا وہ تالاب وغیرہ میں ڈوب جائے۔ یا تیز ندی کا بہاؤ اُسے بہا لے جائے۔ یا ناچے باجے بجائے اور گیت گائے سُرخ مالا اور سُرخ کپڑے پہنے۔ عُمر اور اعضا بڑھ جائیں۔ مالش کرے۔ بیاہ کرائے۔ داڑھی منڈوائے۔ پکے ہوئے اناج کھائے۔ سنیہہ اور شراب پیئے۔ قے کرے۔ جلاب لے سونا یا لوہا وغیرہ حاصل کرے۔ فساد کرے۔ قید ہو جائے شکست کھائے اُس کی دو نوجوتیاں خراب ہو جائیں۔ اُس کے پاؤں کا چمڑا اُگر جائے۔ خوشی یا غصّے میں آئے ہوئے پتروں سے جھڑکیں کھائے۔ اُسے چراغ نکھشتروں (ستاروں)۔ دانتوں۔ دیوتا کی مُورتی اور آنکھوں کا گر جانا یا ضائع ہو جانا دکھائی دے۔ پہاڑوں کا پھٹ جانا نظر آئے یا سُرخ پھُولوں والے جنگل میں داخل ہو۔ یا ایسے مکان میں داخل ہو

---

[۵۱] اُسر چنڈال

[۵۲] راکھشس

[۵۳] مردار خوار

جہاں پاپ کرم ہوتے ہوں۔ چتا۔ تاریک مقام یا ماتا کے گربھ میں داخل ہو جائے۔ محل کی چوٹی گرتی ہوئی نظر آئے۔ ایسا معلوم ہو۔ کہ گویا اُسے مچھلی پکڑ کر لیے جا رہی ہے۔ بھگوے کپڑوں۔ ننگے بدن۔ لاٹھی اُٹھائے ہوئے۔ سُرخ چشم اور کالی سیاہ مہیب اشکال دیکھے۔ تو یہ سب ہی خراب نشانیاں ہوتی ہیں۔

اگر خواب میں کالی۔ کلوٹی۔ بدکار۔ لمبے بالوں۔ لمبے ناخنوں اور لمبے لمبے پستانوں والی۔ بدرنگ مالا اور بدوضع کپڑے پہنے ہوئے کوئی عورت دکھائی دے۔ تو ایسے خواب کو موت کی نشانی سمجھنا چاہیئے۔

مریض کا خوشنما سروتوں کو خواب میں مل سے بھرے ہوئے دیکھنا اُس کے مرجانے کی نشانی ہے۔ ایسے خواب دیکھنے سے تندرست شخص کی زندگی بھی مشکوک ہو جاتی ہے۔

خواب کی اقسام | خواب سات قسم کے ہوتے ہیں (۱) درشٹا یعنی بیداری میں دیکھی ہوئی چیز کا خواب میں دیکھنا (۲) شُرتا یعنی بیداری میں سُنی ہوئی چیز کا خواب میں دیکھنا (۳) انُبھوت۔ یعنی بحالت بیداری تجربہ میں آئے ہوئے واقعات کا خواب میں دکھائی دینا (۴) پرارتھت یعنی بحالت بیداری خواہش کی ہوئی چیز کا خواب میں مل جانا (۵) کلپست یعنی خیالی چیزوں کا دیکھنا (۶) بھاوک یعنی جو چیز نہ کبھی دیکھی اور نہ سُنی ہو۔ اُس کا خواب میں دیکھنا (۷) دوشج یعنی وات۔ پت۔ کف دوشوں کی خرابی کی وجہ سے خواب آنا۔

اِن میں سے اوّل الذکر پانچ بے نتیجہ ہوتے ہیں۔

جو خواب خواب دیکھنے والے کی پرکرتی کے مطابق ہو۔ وہ بھی ویسا ہی بے نتیجہ ہوتا ہے۔ اور جو خواب دِن کے وقت آتا ہے۔ اور فوراً بھول جاتا ہے وہ بھی بے نتیجہ ہوتا ہے۔

نہائت لمبا یا نہائت چھوٹا خواب بھی کوئی نتیجہ پیدا نہیں کرتا۔

جو خواب رات کے پہلے حصے میں دکھائی دے۔ اُسکا پھل بہت دیر کے بعد ملتا ہے۔ یا کچھ نہیں ملتا۔ یا بہت تھوڑا ملتا ہے۔

جو خواب گئووں کے چرنے کے لئے باہر جانے (پربھات) کے وقت دکھائی دیتا ہے۔ اُس کا پھل اُسی دِن مل جاتا ہے۔ اور بڑا ہوتا ہے۔

جو خواب رات کے آخری حصے میں بہت اچھا دکھائی دیتا ہے۔ اور جسکے دیکھنے کے بعد نیند نہیں آتی۔ اُس کا پھل بھی بہت اچھا ہوتا ہے۔

خراب خواب کے دیکھنے والا اگر دان۔ ہوم۔ جپ وغیرہ کردے۔ تو بھی اُس کا خراب نتیجہ اُسے بھگتنا نہیں پڑتا۔

جس شخص کو پہلے خراب خواب دکھائی دیتا ہے۔ اسکے بعد اچھا خواب آجاتا ہے۔ اُس پر بھی کسی قسم کا خراب اثر نہیں ہونے پاتا۔

خواب میں دیوتا۔ دوج۔ گائے۔ بیل۔ زندہ دوست۔ راجہ۔ سادھو۔ صاحب اقبال اشخاص جلتی آگ۔ صاف شفاف پانی والے تالاب۔ کنواری کنیّا۔ سفید کپڑوں والے خوبصورت اور تیجسوی بچّوں۔ کھانا کھاتے ہوئے اور نورانی جسم والے آدمی۔ خون سے لتھڑے ہوئے آدمی چھتر۔ شیشہ۔ زہر۔ گوشت۔ سفید پھول۔ سفید کپڑوں۔ خوبصورت پھلوں اچھی چیزوں کے لیپ۔ محل کی چوٹی۔ پہاڑ۔ پھل دار درختوں۔ شیر۔

گینڈا۔ ہاتھی۔گھوڑے ۔رتھ یا بیل کی سواری ۔ندی ۔تالاب اور سمندر کو تیر جانا۔ مشرق یا شمال کی طرف جانا۔ محرّمہ عورتوں سے جماع کرنا۔ مرے ہوئے پتروں اور دیوتوں کا خوش ہونا۔ تکلیف سے رہائی مل جانا۔ گر کر اُٹھ کھڑے ہونا یا دُشمنوں کو فتح کر کے اُنہیں روتے دیکھنا عمر اور دولت کو بڑھاتے ہیں۔

جو شخص نیک کاموں میں مشغول رہتا ہے۔ بیمار ہو کر وشواس کو نہیں چھوڑتا۔ وَید کی ہدایات پر عامل رہتا ہے۔ ادویات کا ذخیرہ جمع رکھتا ہے ستوگنی ہوتا ہے۔ اور برہمنوں اور ویدوں میں اعتقاد رکھتا ہے۔ اُسے تندرستی نصیب ہوتی ہے۔ اور اُس کا کُنبہ خوش رہتا ہے۔

چونکہ اِس ستھان میں شریر کے جنم سے مرنے تک کا حال تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ اِسلئے اِسے شاریر ستھان کہا جاتا ہے ؞

ندان ستھان

پہلا ادھیائے

(سرب روگ ندان)

اتری کمار وغیرہ رشیوں سے فرمایا۔ کہ اب "سرب روگ ندان" کی تفصیل بیان کی جائیگی۔

روگ۔ پاپما۔ جُوَر۔ ویادھی۔ وکار۔ دُکھ۔ آمئے۔ یکھشما۔ آتنک۔ گد اور آبادھ یہ سب مرادف الفاظ ہیں۔ اور بیماری کے معنوں میں استعمال کئے جاتے ہیں۔

تشخیص امراض کے لئے پانچ چیزوں کا جاننا ضروری ہے۔

(۱) ندان (۲) پُورب رُوپ (۳) رُوپ (۴) اُپ شے اور (۵) سم پراپتی۔

ندان۔ بیماری کے اسباب و بواعث کو ندان کہتے ہیں۔ نمت ہیتو۔ آتین پرتی آے۔ اُتھّان اور کارن یہ سب ندان کے مرادف الفاظ ہیں۔

پراگ روپ۔ پُورب روپ کا دُوسرا نام ہے۔ جسے علامات قبل المرض بھی کہتے ہیں۔ یعنی وُہ علامات جن سے پیدا ہونے والی بیماری اور اُس دوش کا جس سے وُہ پیدا ہوگئی۔ پتہ لگ جائے۔ بیماری کا آغاز بالکل قلیل

ہوتا ہے۔ اور اُس کی علامات بھی غیر نمایاں ہوتی ہیں۔ اُسی قلّت اور غیر نمایاں حالت کو پراگ رُوپ یا پُورب رُوپ بھی کہتے ہیں۔

رُوپ یعنی علاماتِ مرض۔ دُوسرے الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہی پراگ رُوپ جب نمایاں صُورت اختیار کر لیتا ہے۔ تو اُسے رُوپ کہتے ہیں۔ سنستھان۔ وے انجن۔ لنگ۔ لکھشن۔ چنہ اور آکرتی یہ سب رُوپ کے مرادف الفاظ ہیں۔

اُپ شے۔ دوا۔ غذا اور بیوہار کا راحت بخش استعمال جو ہیتو (سبب مرض) اور ویادھی (خرابی) کے خلاف ہو۔ یا خلاف اثر پیدا کرنے والا ہو۔ اِسے ویادھی کا ساتمیہ بھی کہتے ہیں۔ اِس کے خلاف کو اَن اُپ شے کہا جاتا ہے۔ وپریت اور ویادھی اساتمیہ اَن اُپ شے ہی کے مرادف الفاظ ہیں۔

سمپراپتی:۔ خراب شُدہ دوش جب بہت بڑھ کر اپنے عروج کو حاصل کر لیتا ہے۔ تو اُسے سمپراپتی کہتے ہیں۔ جاتی آگتی اور آئے نروتی یہ سمپراپتی کے دُوسرے نام ہیں۔

سمپراپتی کا حال سنکھیا۔ وِکلپ۔ پرادھانیہ۔ بل اور کال سے معلوم کیا جاتا ہے۔

سنکھیا سے مراد یہ ہے۔ کہ وہ بیماری کئے قسم کی ہے۔ جیسے بخار آٹھ قسم کا ہوتا ہے۔

وِکلپ۔ مِلے جُلے دوشوں میں سے ہر ایک کے الگ الگ حصے معلوم کرنے کو وِکلپ کہتے ہیں۔

پرادھانیہ۔ بُہت سے عوارض میں سے اصل بیماری کا معلوم کرنا پرادھانیہ کہلاتا ہے۔

بل۔ بیماری کے اسباب کے مطابق اُس کا کم و بیش طور پہ طاقت ور ہونا بل کہلاتا ہے۔

کال۔ رات۔ دن۔ موسم اور غذا کے اوقات سے بلحاظ دوش بیماری کے وقت کا معلوم کرنا کال کہلاتا ہے۔

تمام امراض کا اصلی باعث بگڑے ہوئے دوش ہوتے ہیں۔ اور دوشوں کے بگاڑ کا باعث غیر مفید آہار بیوہار ہوتا ہے۔ جو کال۔ ارتھ۔ اور کرم کے لحاظ سے تین طرح کا ہوتا ہے۔ پھر ہر ایک کی ہین۔ متھیا اور اتی ماتر کے لحاظ سے تین تین قسمیں ہوتی ہیں۔

اِسلئے ذیل میں تینوں دوشوں کے بگاڑ کے الگ الگ بواعث بیان کئے جاتے ہیں۔

وایُو کے بگاڑ کے باعث کڑوی۔ چرپری۔ کسیلی۔ قلیل المقدار۔ رُوکھی اور بے وقت اغذیات کا کھانا۔ حوائج ضرُوریہ کا روک رکھنا۔ حوائج ضروریہ کا بلا ضرورت پیدا کرنا۔ رات کو جاگنا۔ بہُت بلند بولنا۔ کام کی زیادتی۔ خوف۔ افسوس۔ فکر۔ ورزش اور جماع کی کثرت وات کے بگاڑ کے بواعث ہیں۔ نیز موسم گرما۔ دن۔ رات اور کھانا کھانے کے آخر میں وات کا غلبہ ہوتا ہے۔

پت کے بگاڑ کے باعث چرپری۔ کھٹّی۔ تیز۔ گرم۔ نمکین اور جلن پیدا کرنے والی چیزوں کے کھانے اور غُصّہ کرنے سے پت بگڑ

جاتا ہے ۔ شرد رِتُو - دن - رات اور کھانا کھانے کے درمیان میں پت کا غلبہ ہوتا ہے۔

کف کے بگاڑ کے باعث میٹھی - تُرش - نمکین - چکنی - ثقیل ابھشیندی اور سرد اغذیات کے کھانے - بیٹھے رہنے - سوئے رہنے - آرام طلبی - دن میں سونے اور موٹا کرنے والی چیزوں کے کھانے سے کف بڑھ جاتا ہے - نیز قے وغیرہ استفراغوں کے ایوگ سے اور بسنت رِتُو - دن - رات اور کھانا کھانے کے آغاز میں کف کا غلبہ ہو جاتا ہے مندرجہ بالا تینوں میں سے کوئی سے دو دو قسم کے اسباب مل کر جب دو دو شوں کو بگاڑ دیتے ہیں - اُنہیں دوِند وَج کہتے ہیں -
اور سب قسم کے اسباب مل کر جبکہ تینوں دوشوں کو بگاڑ دیتے ہیں - تو اُس حالت کو سنّپات کہا جاتا ہے۔

سنّپات کے بگاڑ کے باعث ملی جُلی - بے ترتیب اور متضاد اغذیات کھانا - بے ہضمی میں کھانا کھانا - سُرا - بگڑی ہوئی شراب اور خراب پانی کا پینا - سُوکھے ساگ - کچّی مُولی - کھل - مٹّی - جَو - بد بو دار خُشک اور دُبلے پتلے جانوروں کا گوشت کھانا سنّپات کو بگاڑنے والی چیزیں ہیں - نیز اغذیات کی تبدیلی - دھاتوؤں کا خراب ہو جانا مشرقی ہوا - گرہوں کا پڑ جانا - زہر - مصنوعی زہر - خراب اناج - گرہ اور جنم نکھشتروں کی خرابی - متھیا یوگ اور مختلف پاپ کرم سنّپات کو بگاڑ دیتے ہیں - عورتوں کے ایّامِ زچگی میں خرابی آجانے اور غلط علاج سے بھی سنّپات ہو جاتا ہے۔

جسم میں بگڑے ہوئے دوش مرض کے مقام پر جانے والی ناڑیوں کے ذریعے مختلف قسم کے امراض پیدا کر دیتے ہیں۔

دوسرا ادھیائے

جوُر ندان

جوُر کے مرادف روگ پتی[1] - پاپما[2] - مرتیو[3] - اوج اشن[4] اور انتک[5] - یہ سب جوُر کے مرادف الفاظ ہیں۔

دکھش پرجاپتی کے یگیہ میں مہادیو کی جو تحقیر کی گئی تھی۔ اس کی وجہ سے مہادیو کی تیسری آنکھ سے پیدا ہونے والی جس آتشِ غضب نے اس یگیہ کو تتر بتر کر دیا تھا۔ اس کو بھی جوُر کہتے ہیں۔

یہ ہر شخص کی پیدائش اور موت کے وقت پیدا ہو جاتا ہے۔ ہوش بھلا دیتا ہے۔ اندرون میں سوزش پیدا کر دیتا ہے۔ اور مختلف یونیوں[6] میں مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے۔

جوُر کی اقسام جوُر آٹھ قسم کا ہوتا ہے۔ جیسے (۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج (۴) وات پتج (۵) وات کفج (۶) پت کفج (۷) سنپاتج اور (۸) آگنتج

دوش جب اپنے اپنے خراب کرنے والے بواعث سے بگڑ کر آم آشے

---

[1] بیماریوں کا سردار [2] پاپی گنہگار [3] موت [4] اوج کو کھا لینے والا [5] ہلاک کنندہ [6] انواع مخلوقات جیسے انسان۔ حیوان اور نباتات وغیرہ

(معدسے) میں داخل ہوکے اور آمؔ سے مل کر تمام سروتوںؔ کے راستوں کو بند کر دیتے ہیں۔ اور اگنی (حرارت) کو پکتی ستھان سے نکال دیتے ہیں اور وُہ اگنی اُس آم کے ساتھ مل کر سارے جسم میں پھیل جاتی ہے۔ اور جسم کو گرم کر دیتی ہے تب بخار پیدا ہو جاتا ہے۔ چونکہ سروت بند ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اس میں بالعموم پسینہ نہیں آتا۔

پُورب روپ سُستی۔ بے چینی۔ گرانیٔ بدن۔ مُنہہ کا بے ذائقہ پن۔ جمائیاں۔ سُرخیٔ چشم۔ اعضا شکنی۔ غذا کا ہضم نہ ہونا۔ طاقت جسمانی کا کم ہو جانا۔ نیند کی کثرت۔ رونگٹوں کا کھڑے ہو جانا۔ جسم کا جُھک جانا۔ پنڈلیوں کا مروڑا جانا۔ تکان۔ پند و نصائح کو نہ سُن سکنا۔ کھٹی۔ نمکین اور گرم چیزوں کا اچھا لگنا۔ میٹھے کھانوں سے نفرت ہونا۔ بچّوں کا اچھا نہ لگنا۔ پیاس کی کثرت۔ آواز۔ آگ۔ سردی۔ ہوا۔ پانی۔ سایہ اور گرمی سے بلا وجہ رغبت یا نفرت کا ہونا جُوَر کے پُورب روپ ہوتے ہیں۔ اور ان کے بعد بخار نمایاں ہو جاتا ہے۔

واضح جُوَر کی علامات بخار کے آغاز۔ انجام۔ بے چینی۔ نرمی۔ ورم اور حرارت میں بے ترتیبی۔ مختلف اعضا میں مختلف قسم کی تکلیف کا ہونا پاؤں کا سو جانا۔ جکڑ جانا۔ پنڈلیوں کا مروڑا جانا۔ تکان۔ جوڑوں کا ایسا معلوم ہونا گویا وُہ الگ الگ ہو رہے ہیں۔ رانوں کا گرتا سا محسوس ہونا۔ کمر کا جکڑ جانا۔ پیٹھ کا ایسے معلوم ہونا جیسے کوئی دھانوں کو کوٹ رہا ہو۔ پیٹ کا ایسے معلوم ہونا جیسے کوئی بچھوڑ رہا ہے۔ ہڈیوں کا چرتے

سلہ غذا کا کچا رس جو معدے میں بنتا ہے سلہ سوراخوں

معلوم ہونا خصوصاً پسلی کی ہڈیوں کا چیرنا ۔ انقباض دل ۔ سوئی چبھنے کا سا درد ہونا ۔ چھاتی کا نپیٹرا جانا ۔ کندھوں میں میٹھے جلنے کی سی تکلیف ہونا ۔ بازوؤں کا ٹوٹنا ۔ کندھوں کا بیٹھ جانا ۔ جبڑوں میں کھانے کی طاقت نہ رہنا ۔ جمائیاں آنا ۔ کانوں میں سائیں سائیں کی آواز آنا ۔ کنپٹیوں میں درد ہونا ۔ سر میں درد ہونا ۔ منہہ کا بے ذائقہ پن یا کسیلا ہونا ۔ پاخانے اور پیشاب وغیرہ کا رک جانا ۔ جلد ۔ منہہ ۔ آنکھوں ۔ ناخنوں ۔ پیشاب اور پاخانے کا خشک اور سیاہی مائل سُرخ ہو جانا ۔ رالوں کا بہنا ۔ کھانے کی خواہش نہ رہنا ۔ کسی چیز میں شردھا نہ رہنا (طبیعت کا کہیں نہ لگنا) کھانے کا ہضم نہ ہونا ۔ پسینے کا نہ آنا ۔ نیند کا نہ آنا ۔ گلے اور ہونٹوں کا سوکھنا ۔ پیاس ۔ خشک کھانسی ۔ قے آنا ۔ طبیعت کا بہت گھبرانا ۔ رونگٹوں کا کھڑا ہو جانا ۔ دنت ہرش (دانتوں کا آپس میں نہ ملنا) ۔ لرزہ ۔ چھینک نہ آنا ۔ چکر آنا ۔ بکواس ۔ دھوپ میں بیٹھنے کی خواہش ہونا اور جسم کا ٹیڑھا ہو جانا یہ وات جوُر کی علامات ہوتی ہیں ۔

پت جوُر کی علامات سارے اعضا میں ایک دم گرمی آ جانا ۔ بکواس ۔ منہہ کا ذائقہ چرپرا ہو جانا ۔ ناک اور منہہ کا پک جانا ۔ سرد اشیا میں رغبت ہونا ۔ سر میں چکر آنا ۔ غشی ۔ مستی ۔ بے چینی ۔ پاخانے کا خود بخود نکل جانا ۔ پت کا قے کے ذریعے نکلنا ۔ خون تھوکنا ۔ کھٹا پانی آنا ۔ بدن پر سُرخ چٹاخ پڑ جانا ۔ جلد وغیرہ کا سبز اور زرد ہو جانا ۔ پسینے اور سانس میں سے بدبو کا آنا اور پیاس کی کثرت یہ سب پت جوُر کی علامات ہیں ۔

کفج جوُر کی علامات خصوصیت سے کھانے کی خواہش کا نہ رہنا ۔ جسم

کالبے حس ہو جانا۔ سرو توں کا رک جانا۔ بخار کی تیزی کا کم ہونا۔ نالوں کا بہنا مُنہ کا ذائقہ میٹھا ہونا۔ دمہ۔ زکام۔ ہردلیپ[1]۔ اُبکائیاں آنا۔ قے آنا۔ کھانسی جکڑاہٹ۔ جلد وغیرہ میں سفیدی آجانا۔ اعضائے بدن میں ٹھنڈی پھنسیوں کا نکل آنا۔ غنودگی اور اُدر ورگ (شدت پیت) یہ سب کف سے پیدا ہونے والے بخار کی علامات ہیں۔

علاوہ ازیں اُن اوقات میں جو کہ الگ الگ دوشوں سے مطابقت رکھتے ہیں۔ اور اُن اسباب کے استعمال سے جو بخار کا باعث ہوتے ہیں۔ بخاروں کا زور ہونا اور بڑھنا اور اُن کے خلاف عمل کرنے سے بخاروں کا دُور ہونا بھی مختلف بخاروں کی شناخت کی علامات ہوتی ہیں۔ اِن دوشوں کے باہمی ملاپ سے علامات بھی ملی جُلی پائی جاتی ہیں۔

وات پِت جُور کی علامات دردِ سر۔ غشی۔ قے۔ جلن۔ بے خبری گلے کا سُوکھنا۔ بے چینی۔ پوروں[2] کا پھٹنا۔ نیند کا نہ آنا۔ پیاس۔ چکر آنا۔ رونگٹوں کا کھڑے ہو جانا۔ جمائیاں آنا اور زیادہ بولنا وات پت سے پیدا ہونے والے بخار کی علامات ہیں۔

وات کفج جُور کی علامات حرارت کی کمی۔ عدمِ اشتہا۔ سر اور پوروں میں درد ہونا۔ زکام۔ دمہ۔ کھانسی۔ قبض۔ سردی۔ بے حسی دُھند۔ چکر اور غنودگی یہ وات کف سے پیدا ہونے والے بخار

---

[1] ایسے معلوم ہونا جیسے دل کے اوپر کسی چیز کا لیپ کر دیا گیا ہے۔

[2] وہ ہڈیاں جو دو جوڑوں کے درمیان واقع ہوں۔ پورے یا پَرو کہلاتی ہیں۔

کی علامات ہوتی ہیں۔

پت کفج جوڑ کی علامات سردی۔ جکڑاہٹ۔ پسینہ اور جلن۔ بے قاعدگی۔ پیاس۔ کھانسی۔ پت کف کی کثرت۔ بے خبری۔ غنودگی۔ منہہ کا لیس سے بھرا ہوا ہونا اور منہہ کا کڑوا پن پت کف سے پیدا ہونے والے بخار کی علامات ہیں۔

سنپاتج جوڑ کی علامات سنّپات سے پیدا ہونے والے بخار میں ملی جلی سب دوشوں کی علامات پائی جاتی ہیں۔ بار بار جلن ہوتی ہے اسی طرح بار بار سردی لگتی ہے۔ نیز دن کے وقت گہری نیند آنا۔ اور رات کے وقت جاگتے رہنا۔ پسینے کا بکثرت آنا یا مطلق نہ آنا۔ گانے۔ ناچنے اور ہنسنے میں بگڑی ہوئی خواہش کا پایا جانا۔ آنکھوں کا آنسوؤں سے بھرا ہونا۔ اندر کو گھس جانا۔ سُرخ ہونا اور ترچھا ہو جانا۔ پلکوں کا بے قرار ہونا۔ پنڈلیوں۔ پسلیوں۔ پوروں اور ہڈّیوں میں درد ہونا سر میں چکّر آنا۔ کانوں میں سائیں سائیں کی آواز آنا اور درد ہونا۔ گلے میں کانٹے پڑ جانا۔ زبان کا سوختہ۔ کُھردری اور بھاری ہو جانا۔ اعضا اور مفاصل کا ڈھیلا پڑ جانا۔ رکت پت اور کف کا تھوکنا۔ سر کا ہلنا۔ سر میں سخت درد ہونا۔ جسم پر سُرخ اور سیاہ رنگ کے بڑے بڑے گول چکتّے سے پڑ جانا۔ دل کی بے قراری۔ پاخانے کا رُک جانا۔ یا تھوڑا تھوڑا آنا یا بکثرت آنا۔ منہہ کا چکنا پن۔ طاقت کا کم ہو جانا۔ آواز کا بیٹھ جانا۔ بکواس۔ دوشوں کا بدیر پکنا۔ غنودگی کا مسلسل طاری رہنا اور گلے میں سے آواز کا آنا یہ سب سنّپات (یعنی تینوں دوشوں کے بگاڑ)

سے پیدا ہونے والے بخار کی علامات ہیں۔
ہرنیاس اور ہرت ادجا یہ دونو الفاظ سنپات کے مرادف ہیں:
دو شوں کو روک دینے اور حرارت ہاضمہ کو زائل کر دینے والا سنپات جور
جس کی علامات پورے طور سے نمایاں ہوں۔ اسادھیہ (لا علاج) ہوتا
ہے۔ اس کے خلاف کو کشٹ سادھیہ (مشکل العلاج) سمجھنا چاہیئے
وہ بھی بہت دکھ دیتا ہے۔
ایک اور بھی سنپات جور ہوتا ہے۔ جس میں پت علیحدہ ہو کر جلد
یا کوشٹ میں قیام کر کے باہر اور اندر میں جلن پیدا ہو جاتا ہے۔
ایسے ہی وات اور کف الگ ہو کر سردی پیدا کر دیتے ہیں۔
ان میں سے جلن وغیرہ پیدا کرنے والا سنپات زیادہ سخت ہوتا ہے
اور سردی والے سنپات میں کف کے پت سے بہائے جانے
سکھائے جانے اور سردی کے دور ہو جانے پر کھٹاس۔ غشی
سستی اور پیاس پیدا ہو جاتی ہے۔
جلن پیدا کرنے والے سنپات کے انجام میں غنودگی۔ تھوک۔ قے
اور تکان کی شکایات آگھیرتی ہیں۔
آگنتج جور کی چار قسمیں ہوتی ہیں۔ (۱) ابھی گھاتج (۲) ابھی شنگج
(۳) شاپج اور (۴) ابھی چارج۔
ابھی گھاتج جور زخم لگ جانے۔ کاٹے جانے یا جل جانے سے
پیدا ہوتا ہے۔ اسی جور میں بالخصوص تکان کی وجہ سے خون کو
خراب کرتی ہوتی ہوئی وایو درد اور سوج کو پیدا کر دیتی اور رنگ

کو تبدیل کر دیتی ہے۔
ابھی ششنگج جوڑ۔ گرہ آویش[1] ۔ دوائی ۔ زہر۔ غصّہ۔ خوف۔ افسوس
یا شہوت سے پیدا ہوتا ہے۔
گرہ آویش کی وجہ سے جو جوڑ ہو جاتا ہے۔ اُس میں مریض اچانک
ہی ہنسنے اور رونے لگ جاتا ہے۔
دوائی کی وجہ سے جو جوڑ پیدا ہوتا ہے۔ اُس میں مریض کو غشی
دردِ سر اور لرزہ ہوتا ہے۔ نیز چھینکیں آتی ہیں۔
زہر کی وجہ سے پیدا ہونے والے جوڑ میں غشی۔ اسہال۔ منہہ کے
سیاہ پڑ جانے اور سوزش کی شکایات آگھیرتی ہیں۔ اور امراضِ دل
پیدا ہو جاتے ہیں۔
غصّہ کی وجہ سے پیدا ہونے والے جوڑ میں لرزہ ہوتا ہے۔ اور
دردِ سر ہونے لگ جاتا ہے۔
خوف اور افسوس کی وجہ سے پیدا ہونے والے جوڑ میں مریض
بکواس کرنے لگ جاتا ہے۔
شہوت سے پیدا ہونے والے جوڑ میں سر میں چکر آتے ہیں۔ کھ
کی خواہش نہیں ہوتی۔ سوزش ہوتی ہے۔ مریض بے حیا ہو جاتا
اور اُس کی نیند۔ عقل اور حوصلہ زائل ہو جاتا ہے۔
گرہ آویش ۔ دوائی اور زہر سے پیدا ہونے والے جوڑوں میں

---

[1] مافوق الانسان ہستیوں یعنی دیوتا۔ دَیت۔ بھوت اور راکھشس
وغیرہ کا جسم پر عمل دخل ہو جانا۔

سنپّات کا غلبہ ہوتا ہے۔

خوف۔ افسوس اور شہوت سے پیدا ہونے والے جوَروں میں

وات غالب ہوتی ہے۔

غُصے سے پیدا شُدہ جوَر میں پت کا غلبہ ہوتا ہے۔

شاپ[۵۲] اور ابھی چار[۵۳] سے پیدا ہونے والے سنپّات جوَر نہائت سخت اور نا قابلِ برداشت ہوتے ہیں۔ اِن میں ابھی چارک منتروں سے ہَوَن کرنے والا جوں جوں ہَوَن کُنڈ میں آہوتیاں ڈالتا جاتا ہے۔ توں توں مریض کی تکلیف بڑھتی جاتی ہے۔ پہلے اُس کے دِل کو تکلیف ہوتی ہے۔ پھر جسمانی دُکھ بڑھتا ہے۔ پھر پھوڑے۔ پیاس۔ چکّر۔ سوزش اور غشی ہو جاتی ہے۔ اور بخار دِن بدن بڑھتا جاتا ہے۔

یہ آٹھ قسم کا جوَر کہا گیا ہے۔ لیکن مُختصر طور پر مندرجہ ذیل دو دو طرح کے بخار بھی بتائے گئے ہیں۔ مثلاً

(۱) شاریرک (جسمانی) اور مانسک (مَن سے تعلّق رکھنے والا)

(۲) سرد اور گرم

(۳) اندرونی اور بیرونی

(۴) پراکرت اور ویکرت

(۵) سادھیہ (قابلِ علاج) اور اسادھیہ (نا قابلِ علاج)

(۶) سام (کچّا) اور نرام (پکّا)

شاریرک جوَر میں پہلے جسم میں اور مانسک جوَر میں پہلے من میں

---

[۵۲] سراپ   [۵۳] بزرگوں کی توہین

تکلیف پیدا ہوتی ہے۔
شیت جُوَر وائیو کے یوگ واہی ہونے سے کف کے ملنے سے پیدا ہو جاتا ہے
تیکھشن (گرم) جُوَر وایو سے پت کے ملنے سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور
ان کے ملنے سے ملی جلی علامات پائی جاتی ہیں۔
اندرونی بخار میں یعنی جبکہ بخار اندر ٹھہرا ہو۔ بہت خرابیاں پیدا
ہو جاتی ہیں۔ اندرونِ جسم میں گھبراہٹ ہوتی ہے۔ اور پاخانہ و
پیشاب رُک جاتے ہیں۔
بیرونی بخار میں جسم کے باہر کی طرف بخار کا زور ہوتا ہے۔ اور وہ
جلدی دُور ہو جاتا ہے۔
پراکرت جُوَر وہ ہوتا ہے۔ جو موسموں کی تبدیلی کی وجہ سے پیدا
ہو جایا کرتا ہے۔
ویکرت جُوَر جو بے موسم ہوتا ہے۔ اور وہ بالعموم مشکل العلاج ہوتا ہے
جو پراکرت جُوَر کہ دات کی وجہ سے پیدا ہو۔ وہ بھی مشکل العلاج ہوتا ہے۔
بگڑا ہوا وات پت برسات کے موسم میں کف سے ملکر بخار پیدا کر دیتا ہے
شرد رِتو میں پت کے ساتھ کف کا زور ہوتا ہے۔ اس میں کھانا
نہ کھایا جائے۔ تو چنداں ہرج نہیں ہوتا۔ کیونکہ اوّل تو یہ پراکرت جُوَر
ہے۔ دوسرے موسم سردی کا ہوتا ہے۔
بسنت رِتو میں کف کے بگاڑ سے جو جُوَر پیدا ہوتا ہے۔ اس میں کف کے
مددگار وات اور پت دونو ہوتے ہیں۔
سادھیہ جُوَر۔ طاقتور شخص کا جُوَر اور وہ جُوَر جس میں دوش بھی قلیل ہوں

اور اُس میں عارضہ بھی کوئی نہ ہو۔ سہل العلاج (سادھیہ) ہوتے ہیں۔
اسادھیہ جَوَرْ۔ اسادھیہ (لاعلاج) بخاروں کا مفصّل حال وکرت وگیان
ادھیائے میں بیان کیا جا چکا ہے۔
سام جُوَرْ یعنی کچے بخار میں عوارض تیزی پر ہوتے ہیں۔ گلانی نہیں ہوتی
پیشاب بکثرت آتا ہے۔ پاخانہ نہیں آتا۔ اگر آتا بھی ہے۔ تو وُہ نا ہضم شدہ
کھانے کا ہوتا ہے۔ اور بھوک نہیں لگتی۔
پچیہ مان جُوَرْ یعنی بخار کے پکنے کے اثنا میں بخار کی تیزی۔ پیاس۔
بکواس۔ دمہ۔ سر چکرانا۔ پاخانے کی پروِرتی[1] اور دِل کا گھبرانا
یہ علامات پائی جاتی ہیں۔
نرام جُوَرْ یعنی پکے ہوئے بخار کی علامات سام جُوَرْ کے برخلاف ہوتی
ہیں۔ اور سات رات کی فاقہ کشی سے سام جُوَر نرام جُوَرْ کی صُورت
میں تبدیل ہو جاتا ہے۔
مل (دوش) کال (وقت وموسم)۔ بل (طاقت)۔ اور ابل (کمزوری)
کے لحاظ سے جُوَرْ مندرجہ ذیل پانچ قسم کا ہوتا ہے۔ اور بالعموم وُہ سنّپات
ہی کی قسم سے ہوتا ہے۔
(۱) سنتت (۲) ستت (۳) انیہ دِیو (۴) ترِتییک اور (۵) چتر تھک۔
سنتت جُوَرْ | دھاتوؤں۔ پیشاب اور پاخانہ کے بہانے والے سروتوں
میں پھیلے ہوئے مل (دوش) سارے جسم کو تپاتے ہوئے اپنے موافق
دُوشیوں (دھاتوؤں) سے بڑھائے جا کر طاقتور۔ بھاری اور ستبدھ

[1] باہر کی طرف رجوع ہونا۔

ہو کر مخصوصاً رس کا سہارا لے کرنا قابلِ برداشت سنتت جور کو پیدا کر دیتے ہیں۔

بخار کی حرارت دوشوں اور دُوشیوں (دھاتوؤں) کو بہت جلد خشک کر دیتی ہے۔ پھر رس وغیرہ کی خرابیوں کو شُدّھ کر کے وات۔ پت اور کف کے لحاظ سے بہ ترتیب سات۔ دس اور بارہ دن میں خود بخود دُور ہو جاتی ہے اگر وُہ ان دنوں میں دھاتوؤں کی خرابی کو شُدّھ نہ کر سکے۔ تو وُہ ان دنوں میں مریض کو ہلاک کر ڈالتی ہے۔ یہ اگنی دیش کی رائے ہے۔

لیکن ہاریت کی رائے ہے۔ کہ چودہ۔ اٹھارہ اور بائیس دن میں سنتت جوَر یا تو دُور ہو جاتا ہے۔ یا مریض کو ہلاک کر دیتا ہے۔

شُدھی اور اشُدھی کے لحاظ سے سنتت جوَر زیادہ دیر تک بھی رہ سکتا ہے۔ بیماری کے بعد لاغر شُدہ اشخاص کے اُلٹی اغذیات کھانے سے تھوڑا سا دوش بھی کبھی دھاتو کا سہارا لے کر بخار کو دوبارہ پیدا کر دیتا ہے۔ جس کی کمی اور بیشی سے بے ترتیب ہوتی ہے۔ جب وُہ دوش طاقتور ہوتا ہے۔ تو وُہ اپنے وقت پر بخار کو پیدا کر دیتا ہے۔ اور جب اُس کا زور کم ہو جاتا ہے۔ تو بخار بھی دُور ہو جاتا ہے۔ اُس دوش کے کم ہو جانے پر جوَر ہلکا ہو کر رس وغیرہ دھاتوؤں میں جا چُھپتا ہے۔ اور چُھپے ہوئے ہونے کی وجہ سے وُہ اندر ہی اندر دُبلا پن۔ رنگت کی تبدیلی اور بے حسی وغیرہ شکایات کو پیدا کر دیتا ہے۔

رس کے بہانے والے سرتوں کے مُنہ کُھلے اور قریب تر ہونے کی وجہ سے وُہ دوش فوراً ہی سارے جسم میں پھیل کر سنتت جور کو پیدا کر دیتا ہے

ستت جُوَر اِس کے برعکس ستت جُوَر ہوتا ہے۔

رِوشم جُوَر کا آغاز۔ عمل اور وقت سب ہی بے ترتیب ہوتے ہیں۔ اور وُہ دیر تک رہتا ہے۔

رکت (خُون) کا سہارا پکڑنے والا دوش بالعموم ستت جُوَر کو پیدا کرتا ہے۔ اور وہ دِن رات میں دو مرتبہ ہُوا کرتا ہے۔

انیہ دِیُو جُوَر دِن رات میں صرف ایک ہی مرتبہ ہوتا ہے۔ اور اُس میں دوش مانس کا سہارا لیئے ہوتا ہے۔

ترتیک جُوَر کا دوش میدا کے لے جانیوالی ناڑیوں میں ہوتا ہے اور وُہ ایک دِن۔ کے فرق سے ہُوا کرتا ہے۔ اگر اُس میں پت، وات کا غلبہ ہو۔ تو وُہ سر کو۔ اگر کف پت کا غلبہ ہو۔ تو وُہ ترِک ہڈّی کو اور اگر وات کف کا غلبہ ہو۔ تو پُشت کو پکڑ لیتا ہے (تکلیف زدہ کر دیتا ہے)۔ رِشیوں نے اُسے "ایکاہا نتر" کے نام سے بھی مخاطب کیا ہے۔

چتُرتھک جُوَر میدا، مجّھا یا ہڈّی میں ٹھہرا ہُوا دوش چتُرتھک جُوَر کو پیدا کر دیتا ہے۔ بعضوں کی رائے ہے۔ کہ وُہ صرف مجّھا ہی میں ٹھہرا ہوتا ہے۔ وُہ پربھاؤ کے لحاظ سے دو قسم کا ہوتا ہے۔ یعنی اگر اُس میں کف کا غلبہ ہو۔ تو ٹانگوں سے تکلیف شروع ہوتی ہے۔ اور اگر وات کا غلبہ ہو۔ تو تکلیف کا آغاز سر سے ہوتا ہے۔

ہڈّی اور مجّھا دونوں میں دوش کے ہونے کی وجہ سے جو جُوَر پیدا ہوتا ہے۔ اُسے چتُرتھک وِپریا کہتے ہیں۔ اور وُہ تین طرح کا ہوتا ہے

(۱) وات پردھان (۲) پت پردھان اور (۳) کف پردھان

اس میں بخار دو دن آتا ہے۔ اور ایک دن آرام رہتا ہے۔

وات وغیرہ دوشوں کی طاقت اور کمزوری آہار اور بیوہار پر انحصار رکھتی ہے۔ اور بخار ان دوشوں پہ منحصر ہوتا ہے۔

بخار پر من کی طاقت اور پچھلے جنم کے کرموں کا بھی اثر پڑتا ہے۔

دوش۔ دوشیہ (دھاتو)۔ رتو۔ دن اور رات نیز من اور اندریوں کے دشیوں کی طاقت کے لحاظ سے بخار اپنے اپنے اوقات پر ہو جاتا ہے۔

اُترنے کے وقت بخار دوشوں اور دھاتوؤں میں ہل چل مچا دیتا ہے۔ جس سے بیمار کا سانس جلدی جلدی آنے لگ جاتا ہے۔ اُسے پسینہ آتا ہے آواز کے ساتھ قے ہوتی ہے۔ وہ کروٹیں بدلتا۔ کانپتا اور بکواس کرتا ہے۔ اُس کے چہرے کا نور زائل ہو جاتا ہے۔ اور بعض اعضا گرم اور بعض سرد ہو جاتے ہیں۔ ہوش وحواس ٹکانے نہیں رہتے۔ بخار کی تیزی سے وہ دُکھی ہو کر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا غُصّے میں بھرا ہُوا ہے۔ اور اُسے پتلا۔ دوش والا۔ آواز دار اور زور سے پاخانہ آتا ہے۔

بخار کے دُور ہو جانے کی علامات بخار کے دُور ہو جانے پر مریض کا جسم ہلکا ہو جاتا ہے۔ اُس کی تکان۔ مستی اور تپش دُور ہو جاتی ہے۔ منہہ پک جاتا ہے۔ آنکھیں اور کان وغیرہ کُھل جاتے ہیں۔ بے چینی نہیں رہتی پسینہ خُوب آتا ہے۔ چھینک آتی ہے۔ من وغیرہ ٹکانے پر آجاتے ہیں۔ کھانے کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔ اور سر میں کھجلاہٹ ہونے لگتی ہے۔ یہ سب بخار کے دُور ہو جانے کی علامات ہیں :

تیسرا ادھیائے

(رکت پت۔ کاس (کھانسی ہنذان)

اسباب نہائت گرم۔ تیز۔ چرپری۔ تُرش۔ نمکین اور جلن افزا اشیا نیز کودوں اور اُدالک کے کھانے یا ان سے ملی ہوئی اشیاء کے کثرت استعمال سے بگڑا ہُوا پت خُون میں مل جاتا ہے۔ اور یہ دونوں مل کر سارے جسم میں پھیل جاتے ہیں۔

پت خُون سے پیدا ہونے۔ اُس کے ساتھ ملے ہونے۔ اُس سے خراب ہو جانے نیز بُو اور رنگت میں اُس کا سا ہونے سے خُون میں جلدی مل جُل جاتا ہے۔ جو خُون کے مقامات پلیہہ (تلی) اور یکرت (جگر) سے بہتا ہے۔

پُورب رُوپ گرانی سر۔ عدم اشتہا۔ سردی کی رغبت۔ مُنہہ سے دُھواں سا نکلنا۔ ذائقے کا تُرش ہونا۔ قَے آنا۔ قے سے بدبو کا آنا۔ کھانسی۔ دمہ۔ سر چکرانا۔ تکان۔ مُنہہ میں سے لوہے۔ خُون اور مچھلی کی سی بُو آنا۔ آواز کا بیٹھ جانا۔ آنکھوں کا سُرخ۔ زرد یا سبز ہو جانا۔ نیلے۔ سُرخ۔ اور زرد رنگوں میں تمیز نہ کر سکنا اور خواب میں انہی رنگوں کا دیکھنا یہ رکت پت کی علامات قبل المرض کہلاتی ہیں۔

اُوپر کی طرف کا رکت پت ناک۔ آنکھوں۔ کانوں اور مُنہہ کے راستے سے خارج ہوتا ہے۔ اور نیچے کا پاخانہ اور پیشاب سے نکلتا ہے۔ اور بہت بڑھا ہُوا رکت پت مساموں سے باہر نکل آتا ہے۔

جو رکت پت اُوپر کے راستوں سے خارج ہوتا ہے۔ وُہ سادھیہ (قابل علاج) ہوتا ہے۔ کیونکہ اُس میں کف کا زور ہوتا ہے۔ جو جلاب دینے سے دُور ہو جاتا ہے۔ اگرچہ پت کے بہت سے علاج ہیں۔ لیکن جلاب سب سے اچھا طریقہ ہے۔ کیونکہ اُس کے ساتھ ہی اس سے کف کی بھی صفائی ہو جاتی ہے جو پت کا مددگار کہلاتا ہے۔

جس رکت پت کا کف شُدھ ہو گیا ہو۔ اُس کیلئے میٹھے کاڑھے مفید ہوتے ہیں۔ یا کڑوی اور کسیلی اشیا جو کہ سوبھاؤ سے ہی کف کو دُور کرتی ہیں۔

جو رکت پت نیچے کے راستوں سے خارج ہوتا ہے۔ وُہ یاپیہ[1] کہلاتا ہے کیونکہ وُہ وات سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اُس کا علاج قے کرانا ہے۔ تاکہ دوش اُوپر کو رجوع کر آئیں۔ لیکن اس کے علاج بہت تھوڑے ہیں۔ اور قے بھی اس کا کوئی اعلےٰ علاج نہیں ہے۔ کیونکہ وات جو کہ اس کا اصلی باعث ہے۔ قے سے اس کا دفعیہ نہیں ہو سکتا۔ نہ ہی اس میں کسیلی اور کڑوی اشیاء فائدہ دیتی ہیں۔ اس کے لئے تو صرف میٹھی اشیاء ہی فائدہ مند ادویات ہیں۔

جو رکت پت کف وات سے پیدا ہوتا ہے۔ وُہ اُوپر اور نیچے دونو طرف سے خارج ہوتا ہے۔ اور اسادھیہ (لاعلاج) ہوتا ہے۔ کیونکہ اُس کے پرتی لوم (اُلٹے اخراج) کی کوئی تدبیر نہیں ہے۔ اور متضاد ہونے کی وجہ سے کوئی علاج بھی نہیں ہوتا۔ کیونکہ اُس کے اخراج کے لئے

---

[1] یعنی جب تک اُسکا علاج ہوتا رہے۔ بیماری سے آرام رہتا ہے۔ جب علاج چھوڑ دیا جائے۔ تو پھر بیماری زور کر آتی ہے۔

سنشودھن (اندرونی صفائی کرنے والی) ادویات کوئی کام نہیں دے سکتیں۔ اور نہ ہی پرتی لوم دوائیں بھی اس میں کارگر ہو سکتی ہیں۔ اس طرح اس کے دفعیئے کا کوئی بھی علاج نہیں ہے۔

تینوں دوشوں کے ملے ہونے کی صورت میں سب کو دور کرنے والی دوائی مفید ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں اُن دوشوں کے لے جانیوالی سراؤں سے خون نکلوانا سب سے اچھا علاج ہے۔

اس کے عوارض (اُپدرودں) کا بیان "وکرتی وگیان" نامی ادھیائے میں لکھا جا چکا ہے۔

جن میں سے سب سے زیادہ نقصان پہنچانے والی کھانسی ہے۔ اس لئے سب سے پہلے اُسی کا علاج بتایا جاتا ہے۔

کھانسی پانچ قسم کی ہوتی ہے:۔

(۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج (۴) کھشتج اور (۵) کھشیج

یہ سب بہ ترتیب ایک سے دوسری طاقتور ہیں۔ اور آخرکار سب کی سب کھشیج کاس کی شکل میں جا تبدیل ہوتی ہیں۔

کھانسی کے پُورب روپ یہ ہیں۔ گلے میں خراش۔ عدم اشتہا اور گلے میں کانٹے پڑ جانا۔ انکو کھانسی کی علامات قبل المرض سمجھنا چاہیئے۔

بگڑی ہوئی وات نیچے سے اُٹھ کر اُوپر کی طرف جاتی ہوئی چھاتی میں پہنچکر چھاتی اور گلے کو دباتی ہوئی سر کے سروتوں کو پُر کر کے اعضائے بدن کو اُوپر کی طرف اُٹھاتی ہوئی آنکھوں کو باہر نکال کے پیٹھ۔ چھاتی اور پسلیوں میں تکلیف دیتی ہوئی اور کھانسی کے برتن کی سی آواز

گرتی ہوئی مُنہ کے راستے باہر نکل جاتی ہے۔ طاقتور وایُو کے مختلف اسباب اور مختلف مقامات پر مختلف اثر کرنے کی وجہ سے مختلف تکلیف اور مختلف آواز والی کھانسی پیدا ہوتی ہے۔

واتج کھانسی :- وات کے بگاڑنے والی اشیا سے بگڑی ہوئی وات چھاتی گلے اور مُنہ کو خشک کر دیتی ہے۔ دل۔ پسلیوں۔ چھاتی اور سر میں درد۔ بے خبری اور بے قراری پیدا کر دیتی ہے۔ جس سے آواز بیٹھ جاتی ہے بڑے زور کی خشک کھانسی ہوتی ہے۔ بہت درد ہوتا ہے۔ آواز نہایت زور سے آتی ہے۔ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور بڑی مشکل سے خشک بلغم خارج ہوتی ہے۔

پتج کھانسی میں آنکھیں زرد ہو جاتی ہیں۔ مُنہ سے بلغم بھی زرد نکلتی ہے۔ مُنہ کا ذائقہ کڑوا ہو جاتا ہے۔ بخار ہوتا ہے۔ سر چکراتا ہے۔ قے میں خون اور پت ملا ہوا خارج ہوتا ہے۔ پیاس بہت لگتی ہے آواز بگڑ جاتی ہے۔ گلے سے دُھواں سا نکلتا محسوس ہوتا ہے۔ سُستی چھا جاتی ہے۔ اور کھانسی کے زور میں تارے دکھائی دینے لگتے ہیں

کفج کھانسی سے چھاتی اور سر میں تھوڑا تھوڑا درد ہوتا ہے۔ دل میں چپ چپاہٹ اور بھاری پن آ جاتا ہے۔ گلے میں کوئی چیز اٹکی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اور ایسا محسوس ہوتا ہے۔ گویا لیپ کیا گیا ہے۔ زکام۔ قے اور عدم اشتہا کی شکائت پیدا ہو جاتی ہے۔ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور کھانسی کے بعد گلے میں سے گاڑھی۔ چکنی اور سفید کف خارج ہوتی ہے۔

کھشتج کھالنسی:- لڑائی وغیرہ جوکھوں کے کام ہمت سے بڑھ کر عمل میں لانے سے چھاتی کے اندر کی طرف زخم ہو جاتا ہے۔ جس میں وائو پیدا ہو کر بڑھ جاتی ہے۔ اور اُس کے ساتھ پت بھی شامل ہوتا ہے جس کی وجہ سے کھالنسی ہوتی ہے۔ اور بلغم کے ساتھ ملا ہوا زرد سیاہ خُشک منجمد اور سڑا ہوا خُون خارج ہوتا ہے۔ تھُوک بکثرت نکلتا ہے گلے میں درد ہوتا ہے۔ اور ایسا معلُوم ہوتا ہے۔ گویا چھاتی پھٹ گئی ہے۔ تیز سوئیاں سی چُبھتی معلُوم ہوتی ہیں۔ پوروں[1] میں درد ہوتا ہے بخار۔ دمہ۔ پیاس۔ آواز کے بگاڑ۔ لرزہ۔ گلے کے گونجنے اور درد پسلی کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ رفتہ رفتہ ویریہ۔ اشتہا۔ حرارت ہاضمہ طاقت اور رنگت زائل ہو جاتی ہے۔ اور دُبلا ہو جانے پر اُس کے پیشاب کے ساتھ خُون بھی آنے لگتا ہے۔ اور پشت و کمر سُکڑ جاتی ہے یہ کھشتج کھالنسی کی علامات ہیں۔

کھشیج کھالنسی:- وائو کی زیادتی والے بگڑے ہوئے دھاتو بکھشمار وگ کے باعث سے بگڑ کر کھشیج کھالنسی پیدا کر دیتے ہیں۔ جس کے ساتھ پیپ کی سی۔ بدبودار۔ زرد۔ سبز یا سُرخ رنگ کی بلغم خارج ہوتی ہے۔ مریض کو اپنی پسلیاں ٹوٹتی ہوئی اور دل گرتا ہوا معلُوم ہوتا ہے۔ اچانک سردی اور گرمی کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔ بُہت سی غذا کھانے پر بھی مریض کی طاقت کم ہوتی جاتی ہے چہرہ چکنا اور تروتازہ دکھائی دیتا ہے۔ آنکھیں اور دانت چمکنے لگ جاتے

---

[1] دو جوڑوں کے درمیان کی ہڈی

ہیں۔ اس کے بعد کھشئے روگ کی سب علامات نمایاں ہوجاتی ہیں۔ اس کھانسی سے کمزور جسم والے مریض تو ہلاک ہوجاتے ہیں۔ طاقت ور شخص بھی بعض دفعہ اس سے ہلاک ہوجاتے ہیں۔ ورنہ اُن کی یہ کھانسی یاپیہ ہوتی ہے۔

اس طرح کھشتج کھانسی بھی مہلک اور یاپیہ ہوتی ہے۔ یعنی کمزوروں کو ہلاک کرڈالتی ہے۔ اور طاقتوروں کی یاپیہ ہوتی ہے۔

یہ ہر دو قسم کی موخرالذکر کھانسیاں نئی پیدا شدہ اعلےٰ درجے کی دوائی۔ اچھے تیماردار۔ لائق وید اور با اعتقاد مریض کے ہونے پر قابل علاج ہوتی ہیں۔

الگ الگ وات۔ پت اور کف سے پیدا ہونے والی تینوں قسم کی کھانسیاں قابل علاج (سادھیہ) ہوتی ہیں۔

مگر دو دو دوشوں کے ملنے سے پیدا ہونے والی کھانسیاں یاپیہ ہیں۔ جو کھانسی کہ بڑھاپے میں پیدا ہوجائے۔ اگرچہ وہ سادھیہ (سہل العلاج) بھی ہو۔ مگر عمر کے تقاضے سے یاپیہ (مشکل العلاج) ہوجاتی ہے۔

اگر کھانسی کے علاج میں دیر کی جائے۔ تو دمہ۔ کھشئے روگ۔ قے اور سوَرشتھلتا (آواز کا بیٹھ جانا) وغیرہ امراض آگھیرتے ہیں۔ اس لیئے اس کے علاج میں دیر نہ کرنی چاہیئے ⁂

چوتھا ادھیائے

شواس (دمہ) اور ہدما (ہچکی) ندان

اسباب کھانسی کے بڑھ جانے سے دمہ پیدا ہو جاتا ہے۔ یا دوشوں کے بڑھ جانے سے جو پہلے بیان کئے جا چکے ہیں۔ نیز آم اتیسار۔ قے۔ زہر۔ پانڈو روگ۔ جوڑ۔ گرد۔ دہوئیں۔ ہوا۔ مرم ستھان پر چوٹ لگ جانے اور نہائت سرد پانی پی لینے سے بھی دمہ ہو جاتا ہے۔

اقسام دمہ کی پانچ قسمیں ہوتی ہیں:۔ (۱) کھشدر شواس (۲) تمک شواس (۳) چھِنّ شواس (۴) مہاں شواس اور (۵) اُوردھو شواس

جب وات کی رفتار کف کی وجہ سے رُک جائے۔ اور اُس کا خراب اثر سارے جسم میں پھیل گیا ہو۔ نیز وہ پران۔ پانی اور غذا کے لے جانے والے سروتوں کو خراب کردے۔ تو چھاتی میں رُکی ہوئی وہ وات آم آشے سے پیدا شدہ شواس (دمے) کو پیدا کر دیتی ہے۔

پُورب روپ دل اور پسلیوں میں درد۔ پران وائُو کا ٹھیک طور سے نہ نکلنا۔ اپھارہ اور کنپٹیوں کا مارے درد کے پھٹنا یہ دمے کی علامات قبل المرض (پُورب رُوپ) کہلاتی ہیں۔

کھشدر شواس:۔ زیادہ مشقت اور کثرت غذا کی وجہ سے بگڑے ہوئے وائُو سے جو شواس پیدا ہو جاتا ہے۔ اُسے کھشدر شواس کہتے ہیں۔ اور وہ کچھ دیر کے بعد خود بخود ہی دُور ہو جاتا ہے۔

تمک شواس :- جب وایو رُک کر شراسر دتوں کی طرف لوٹ جاتی ہے۔ تو کف بڑھ کر سر- گردن اور چھاتی کو جکڑ لیتا ہے۔ جس سے پسلیوں میں درد ہونے لگتا ہے۔ گھرگھراہٹ کی آواز والی کھانسی پیدا ہو جاتی ہے۔ مستی- عدم اشتہا- زکام اور پیاس کی شکائت بڑھ جاتی ہے۔ اور بہت تکلیف دینے والا تیز دمہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جسے تمک شواس کہتے ہیں۔ جس کے زور سے تھوک کے خارج ہو جانے پر مریض ایک لمحہ کے لئے سکھی ہو جاتا ہے۔ تمک شواس کا مریض بمشکل لیٹ سکتا ہے کیونکہ لیٹنے کی صورت میں اُس کا سانس مشکل سے نکلتا ہے۔ البتہ بیٹھنے سے اُسے کسی قدر آرام ملتا ہے۔ آنکھیں باہر نکل آتی ہیں پیشانی پسینے سے شرابور ہو جاتی ہے۔ اُسے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ منہ سوکھ جاتا ہے۔ اور بار بار گرم چیزوں کی خواہش ہوتی ہے۔ اور لرزہ آتا ہے۔ بادلوں- ٹھنڈے پانی- مشرقی ہوا اور کف بڑھانے والی چیزوں سے بیماری بڑھ جاتی ہے۔ یہ سب تمک شواس کی علامات ہیں۔

یہ بیماری "یاپیہ" ہوتی ہے۔ لیکن طاقتور شخص کی نئی نئی بیماری سادھ (قابل علاج) ہوتی ہے۔

مذکورہ بالا علامات والا تمک شواس جس کے ساتھ بخار اور غشی بھی ہو اور ٹھنڈی چیزوں سے مریض کو سکھ معلوم ہو۔ پرتمک شواس کہلاتا ہے۔

چھن شواس میں سانس ٹوٹ ٹوٹ کر آتا ہے۔ مرم چھیدن کی سی تکلیف ہوتی ہے۔ پسینہ اور غش آتے ہیں۔ اپھارہ ہو جاتا ہے۔ مثانے میں جلن ہوتی ہے۔ پیشاب رُک جاتا ہے۔ آنکھیں نیچے کو جھکی اور بے قرار

رہتی ہیں سستی چھائی رہتی ہے۔ ایک آنکھ سُرخ اور مُنہ خشک رہتا ہے مریض لایعنی بکواس کرتا ہے۔ عاجز آجاتا ہے۔ اُس کے چہرے کا نُور دُور ہوجاتا ہے۔ اور بے سُدھی چھائی رہتی ہے۔

مہاں شواس میں بڑے زور سے سانس چلنے کی آواز آتی ہے تکلیف اور بے قراری بہت ہوتی ہے۔ مریض ہمیشہ مست بیل کی طرح ڈکارتا رہتا ہے۔ اُس کا گیان (علم) اور وگیان (تمیز) زائل ہوجاتے ہیں۔ اُس کی آنکھوں اور مُنہ پر ہوائیاں چھوٹنے لگتی ہیں۔ چھاتی کو کھنچاوٹ پہنچتی ہے پاخانہ اور پیشاب رُک جاتے ہیں۔ آواز بھرائی ہوئی نکلتی ہے۔ گلا خشک ہوجاتا ہے۔ وُہ بار بار غافل ہوجاتا ہے۔ اور اُس کے کانوں۔ کنپٹیوں اور سر میں سخت درد ہوتا ہے۔

اُوردھو شواس میں مریض لمبا اور اُوپر کو سانس لیتا ہے۔ اور وُہ نیچے کو سانس نہیں لے سکتا۔ کف کی وجہ سے اُس کے مُنہ کے تمام سروت رُک جاتے ہیں۔ اُس میں بگڑی ہوئی وات کا بہت زور ہوتا ہے۔ وُہ اُوپر ہی کو دیکھتا رہتا ہے۔ اُس کی آنکھیں چاروں طرف ڈانواں ڈول رہتی ہیں۔ اور چکر کھاتے ہوئے کی طرح دیکھتا ہے۔ اُسے ایسی تکلیف ہوتی ہے۔ جیسے کوئی مرم ستھان کاٹا جا رہا ہے۔ اور اُس کی آواز رُک جاتی ہے دمے کی مذکورہ بالا اقسام کی علامات جب تک پُورے طور پر نمایاں نہ ہوں۔ وُہ سادھیہ (سہل العلاج) رہتی ہیں۔ لیکن جب اُنکی علامات پُورے طور سے نمایاں ہوجائیں۔ تو وُہ اسادھیہ (لاعلاج) ہوجاتی ہیں اور مریض کو ہلاک کر ڈالتی ہیں۔

ہچکی کے اسباب - علامات قبل المرض اور اقسام بھی دمے ہی کی
مانند سمجھنی چاہئیں۔

ہچکی کی پانچ اقسام یہ ہیں:- (۱) بھکت اود بھوا (۲) کھشدرا (۳)
یملا (۴) مہتی اور (۵) گنبھیرا

بھکت اود بھوا ہدما:- جلدی بے ترتیب - رُوکھی - تیز - کھردری
اور غیر مفید اغذیات و اشربات سے خراب شدہ وات بھکت اود بھوا
ہچکی کو پیدا کر دیتی ہے۔ جس میں درد نہیں ہوتا۔ آواز ہلکی ہوتی ہے
اور وُہ چھینک کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ یہ ہچکی مفید اغذیات و اشربات
کے استعمال سے خود بخود ہی دُور ہو جاتی ہے۔

کھشدرا ہدما:- مشقت اُٹھانے کی وجہ سے الپ وائو کھشدرا ہچکی کو
پیدا کر دیتی ہے۔ یہ جترو مُول سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کا زور بہت کم
ہوتا ہے۔ اس میں زیادہ تکلیف نہیں ہوتی۔ مشقت اُٹھانے سے یہ
بڑھ جاتی ہے۔ اور غذا کھانے سے کم ہو جاتی ہے۔

یملا ہدما:- یہ ہچکی کھانا کھانے کے بہت دیر بعد جبکہ کھانا ہضم ہونے
پر آئے۔ یا ہضم ہو چکے۔ دوہرے ویگ سے شروع ہوتی ہے۔ اس
سے سر اور گردن میں لرزہ پیدا ہو جاتا ہے۔ پیٹ اپھر جاتا ہے۔ پیاس
سخت لگتی ہے۔ بکواس۔ قے اور اسہال کی شکائت پیدا ہو جاتی ہے۔
آنکھیں بے ڈول ہو جاتی ہیں۔ اور جمائیاں آتی ہیں۔ اسے پرنام وتی
اور ویلنی بھی کہتے ہیں۔

مہتی ہدما - اِس ہچکی میں ابرو اور کنپٹیاں جکڑ جاتی ہیں۔ آنکھیں سُرخ

اور بیقرار ہو جاتی ہیں۔ جسم اکڑ جاتا ہے۔ آواز رُک جاتی ہے۔ قوّت حافظہ ماری جاتی ہے۔ اور حواس گُم ہو جاتے ہیں۔ غذا کا راستہ رُک جاتا ہے۔ مرم بیقرار ہو جاتے ہیں۔ پُشت جُھک جاتی ہے۔ اور جسم سُوکھ جاتا ہے۔ یہ "مہاہدما" بڑی گہری۔ بلند آواز والی۔ بڑے زور والی اور نہایت طاقتور ہوتی ہے۔

گنبھیراہدما پکو آشے یا ناف سے شروع ہوتی ہے۔ اِس کی علامات مہاہدما کی سی ہوتی ہیں۔ اِس میں بار بار جمائیاں اور انگڑائیاں آتی ہیں۔ اور مریض کی آواز بہت گہری اور گھنٹے وغیرہ کی سی ہو جاتی ہے۔

اِن پانچوں میں سے اول الذکر دونوں سادھیہ (قابلِ علاج) اور موخرالذکر دونوں اسادھیہ (ناقابلِ علاج) ہوتی ہیں۔

اگر ہِکلا کی ساری علامات نمایاں ہو جائیں۔ تو وُہ بھی ناقابلِ علاج ہو جاتی ہے۔

جس شخص کے جسم میں آم (کچّا رس) جمع ہو رہا ہو۔ جس کا جسم موٹا ہو جو نہائت زانی ہو۔ بیماری سے جس کا جسم کمزور ہو گیا ہو۔ یا جو فاقہ کشی کی وجہ سے کمزور ہو رہا ہو۔ اِن تمام اشخاص کی ہچکی لاعلاج ہوتی ہے۔ جُملہ امراض انسان کی ہلاکت کے لئے بنائی گئی ہیں۔ لیکن وُہ ایسی جلدی انسان کو ہلاک نہیں کر سکتیں جس جلدی سے کہ دمہ اور ہچکی سے مریض چل بستا ہے۔ یہ گویا موت کے قاصد ہیں۔ اِس لئے اِن کا علاج بہت جلد شروع کر دینا چاہیئے۔

پانچواں ادھیائے

راج یکھشما آدی ندان

یہ مرض بہت بیماریوں کے بعد میں نمایاں ہوتا ہے۔ اور بہت بیماریوں کا پیش خیمہ ہے۔ اسے راج یکھشما۔ کھشئے روگ۔ شوش روگ اور روگ راج بھی کہتے ہیں۔ چونکہ یہ بیماری پہلے پہل نکھشتروں اور دِوجوں کے راجہ چندرماں کو لاحق ہوئی تھی۔ اسلئے اسے راج یکھشما کہتے ہیں۔

کھشئے روگ اسکا نام اسلئے ہے۔ کہ جسم اور ادویات کے زائل ہو جانے پر بھی یہ زائل ہونے میں نہیں آتا۔

چونکہ یہ رس وغیرہ دھاتوؤں کو خشک کر دیتا ہے۔ اس لئے اسے "شوش" کہتے ہیں۔

سارے امراض میں سے چونکہ یہ ایک نمایاں روگ ہے۔ اس لئے یہ روگ راج کہلاتا ہے۔

اسباب اس کے چار باعث ہوتے ہیں:۔

(۱) حوصلہ یعنی جسم یا بانی کے ساتھ اپنی طاقت سے بڑھ کر کام کرنا
(۲) ویگوں (حوائج ضروریہ) کا روکنا
(۳) ویرج۔ اوج اور چکناہٹ کا زائل ہو جانا
(۴) کھانے پینے کے ٹھیک طریقے کو چھوڑ دینا

ان چاروں بواعث سے وائیو بڑھ جاتی ہے۔ اور پت وکف کو سب

طرف سے اُبھار کر جسم کے جوڑوں میں داخل ہو کر اور اُن کی سراؤں میں خرابیاں برپا کر کے سراؤں کے مُنہ بند کر دیتی یا غیر معمولی طور پر پھیلا دیتی ہے۔ اور اوُپر۔ نیچے یا ترچھی طرف جاتی ہوئی مختلف بیماریاں پیدا کر دیتی ہے۔

پُورب رُوپ زکام۔ چھینکوں کا بکثرت آنا۔ مُنہ سے رالوں کا بہنا۔ مُنہ کا ذائقہ میٹھا ہو جانا۔ حرارت ہاضمہ کا کمزور اور جسم کا سُست ہو جانا۔ کھانے پینے کی چیزوں کے پاک صاف ہونے پر بھی اُن کی ناپاکی کا خیال کرنا۔ کھانے پینے کی چیزوں میں بالعموم مکّھیوں۔ تنکوں اور بالوں کا گرنا۔ جی متلانا۔ قے آنا۔ عدم اشتہا۔ کھاتے پیتے بھی کمزور ہوتے جانا۔ اپنے ہاتھوں کو دیکھتے رہنا۔ مُنہ اور پاؤں پر ورم ہو جانا۔ آنکھوں میں سفیدی آجانا۔ بازوؤں کا پرمان (مقدار) جاننے کی خواہش پیدا ہونا۔ چنگے بھلے جسم میں خرابیاں نظر آنا۔ شراب نوشی گوشت خوری اور عورتوں کی رغبت بڑھ جانا۔ طبیعت میں گھرِنا دکرا[1] آجانا۔ سر کا کپڑوں وغیرہ سے ڈھانپنا۔ ناخنوں اور بالوں کا بہت بڑھ جانا۔ خواب میں پتنگ۔ چھپکلی۔ سانپ۔ بندر۔ چوپائے جانوروں اور پرندوں سے ترسکار ہونا۔ خواب میں بالوں۔ ہڈیوں۔ دھان کے چھلکوں اور راکھ کے ڈھیروں پر چڑھنا۔ خواب ہی میں گاؤں اور بستیوں کا سنسان دکھائی دینا۔ پانی والے مقامات کا سُوکھا ہوا نظر آنا۔ پہاڑوں اور ستاروں کا گرتے دیکھنا اور جلتے ہوئے درختوں

---

[1] بے عزتی۔ توہین

کا نظر آنا یہ سب راج یکھشما کے پُورب رُوپ (علاماتِ قبل المرض) ہوتے ہیں۔

علامات زکام۔ دمہ۔ کھانسی۔ کندھوں اور سر میں درد۔ آواز کی شکستگی اور عدمِ اشتہا۔ یہ علامات جسم کے اُوپر کے حصے میں ٹھہرے ہوئے دوش کی وجہ سے ہوتی ہیں۔

نیچے کے حصے کے دوش کی وجہ سے پاخانہ ٹُوٹ ٹُوٹ کر آتا ہے اور خُشک ہو جاتا ہے۔ کوشٹ کے دوش کی وجہ سے قے آتی ہے۔ اطراف کے دوش کی وجہ سے پسلیوں میں درد ہوتا ہے۔ اور سندھیوں کے دوش کی وجہ سے بخار پیدا ہو جاتا ہے۔

یہ گیارہ راج یکھشما کی علامات ہیں۔

اُپدرو (عوارض) گلے کا بیٹھ جانا۔ چھاتی میں درد۔ جمائیاں آنا۔ اعضا شکنی۔ تھوک کا آنا۔ حرارتِ ہاضمہ کا کمزور ہو جانا اور مُنہہ میں سے بدبو کا آنا یہ سات راج یکھشما کے اُپدرو ہوتے ہیں۔

مُختلف دوشوں کی خرابیاں راج یکھشما میں وات کے غلبے کی وجہ سے سر۔ پسلیوں اور کندھوں میں درد ہوتا ہے۔ اعضا شکنی ہوتی ہے۔ گلا بیٹھ جاتا ہے۔ اور آواز ٹوٹ جاتی ہے۔

پت کے غلبے کی وجہ سے ہاتھ۔ پاؤں اور کندھے جلتے ہیں۔ دست۔ خُونی قے اور مُنہہ سے بدبو آتی ہے۔ بخار آگھیرتا ہے۔ اور مستی سی چھائی رہتی ہے۔

کف کے غلبے کی وجہ سے اروچی۔ قے۔ کھانسی۔ سر اور اعضا میں گرانی

ہوتی ہے۔ منہ سے رالیں گرتی ہیں۔ زُکام اور دمہ ہو جاتا ہے۔ آواز بیٹھ جاتی ہے۔ اور حرارتِ ہاضمہ کم ہو جاتی ہے۔

دوشوں میں سے کف کی زیادتی۔ حرارت ہاضمہ کی کمزوری اور رلیس کی کثرت کی وجہ سے سروتوں کے مُنہ بند ہو جاتے ہیں۔ اور دھاتوؤں کی حرارت کم ہو جاتی ہے۔ اِس لئے رس اپنے ہی مقام میں جلتا رہتا ہے۔ اور مختلف عوارض کو پیدا کر دیتا ہے۔ چونکہ اُس سے مالس وغیرہ دھاتو نہیں بن سکتے۔ اِس لئے وُہ اُوپر کے راستے سے خارج ہو جاتا ہے۔

چونکہ راج یکھشما کے مریض کی غذا پیٹ ہی کی حرارت سے ہضم ہوتی ہے۔ پس اُس کا جزوِ کثیر پاخانہ اور پیشاب وغیرہ بن کر خارج ہوتا ہے اِس لئے وُہ دھاتوؤں کو طاقت نہیں دے سکتا۔ جب غذا کا رس خُون بھی نہیں بن سکتا۔ تو اُس سے مالس وغیرہ کیونکر بن سکتے ہیں؟

کھشئے روگی صِرف پاخانے کی رکاوٹ سے ہی زندہ رہتا ہے۔ اگر پاخانے کی رکاوٹ دور ہو جائے۔ یعنی اسہال شروع ہو جائیں۔ تو اُس کا بچاؤ مُحال ہو جاتا ہے۔

مریض جب اِس قدر لاغر ہو گیا ہو۔ کہ بیماری اور دوائی کے زور کو بھی برداشت نہ کر سکے۔ تو اگرچہ مرض کی علامات تھوڑی بھی نمایاں ہوں وُہ اسادھیہ (لاعلاج) ہوتا ہے۔

لیکن خلاف ازیں طاقتور مریض میں اگر ساری علامات بھی دکھائی دیں۔ تو وَید کو اُس کے علاج سے ہرگز نہ کترانا چاہیئے۔

سُوَر بھید	چھ قسم کا ہوتا ہے:۔ واتج۔ پتج۔ کفج۔ سنّپاتج۔

کھشیج اور میدج۔
واتج سَوَرْبھید میں گلا کانٹوں سے بھرا معلوم ہوتا ہے۔ اور مرغن و گرم اشیا موافق آتی ہیں۔
پتج سَوَرْبھید میں تالو اور حلق میں سوزش ہوتی ہے دونو مقام خشک ہوجاتے ہیں۔ اور کسی کا بولنا برداشت نہیں ہوسکتا۔
کفج سَوَرْبھید میں گلا لیس سے بھر جاتا ہے۔ آواز مدھم پڑجاتی ہے رُک رُک کر نکلتی ہے۔ اور گھرگھراہٹ ہوتی ہے۔
سنّپاتج سَوَرْبھید میں مذکورہ بالا تینوں ددوشوں کی رلی جلی علامتیں پائی جاتی ہیں۔
کھشیج سَوَرْبھید میں گلے کا مرم دبا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اور گلے میں سے دھواں سا نکلتا ہے۔
میدج سَوَرْبھید میں کفج سَوَرْبھید کی سی علامات پائی جاتی ہیں۔ اور مریض کی گفتگو مشکل سے سمجھ میں آتی ہے۔ یہ اسادھیہ (لاعلاج) مرض ہے۔
اروچی (عدم اشتہا) پانچ قسم کی ہوتی ہے۔ زبان اور دِل کے تینوں ددوشوں سے واتج۔ پتج۔ کفج تین طرح کی۔ چوتھی سنّپاتج اور پانچویں مَن کے سنتاپ سے پیدا ہوتی ہے۔
مُنہہ کا ذائقہ وات۔ پت اور کف کی خرابیوں میں بہ ترتیب کسیلا۔ کڑوا اور شیریں ہوتا ہے۔ سنّپاتن میں سب رس اور افسوس و غصّے وغیرہ کی حالت میں ددوشوں کے مطابق ہوتا ہے۔
قے بھی پانچ قسم کی ہوتی ہے۔ واتج۔ پتج۔ کفج۔ سنّپاتج اور پانچویں

دوشٹ ارقیج (یعنی اُن چیزوں کے استعمال سے پیدا ہونے والی۔ جن سے طبیعت کو نفرت آتی ہو)

اُدان وایُو خراب ہو کر جب دوشوں کو اُوپر کی طرف لے جاتی ہے۔ تب قے آتی ہے۔

سب قسم کی قے میں جی متلاتا ہے منہہ کا ذائقہ نمکین ہو جاتا ہے۔ رالیں گرتی ہیں۔ اور ارو چی ہوتی ہے۔

وات تج قے میں وایُو ناف اور پیٹھ میں درد کر کے غذا کو اطراف میں پھینک دیتی ہے۔ اور اس صورت میں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر تھوڑی تھوڑی سی جھاگدار کسیلی۔ آواز اور ڈکار کے ساتھ سیاہ اور صاف قے آتی ہے جس میں کھانسی ہوتی ہے۔ منہہ سوکھتا ہے۔ دل اور سر میں درد ہوتا ہے۔ تکان ہو جاتی ہے۔ اور آواز تکلیف سے نکلتی ہے۔

پت تج قے میں کھشار کے پانی کی طرح خاکی۔ سبز اور زرد رنگ کی قے آتی ہے۔ جس میں خون کی بھی آمیزش ہوتی ہے۔ منہہ کا ذائقہ کھٹا اور چرپرا سا ہوتا ہے۔ وہ قے گرم ہوتی ہے۔ اور اس میں پیاس۔ غشی۔ تپش اور جلن بھی ہوتی ہے۔

کف تج قے میں چکنی۔ گاڑھی۔ ٹھنڈی۔ کف کے ریشوں والی میٹھی نمکین۔ بکثرت اور لگاتار قے آتی ہے۔ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ منہہ سوج جاتا ہے۔ منہہ کا ذائقہ شیریں ہوتا ہے۔ غنودگی متلی اور کھانسی ہوتی ہے۔

سنّپات تج قے میں مندرجہ بالا سب دوشوں کی ملی جلی علامات پائی جاتی ہیں۔

جس قے میں ارشٹ (علاماتِ مرض الموت) نظر آئیں۔ اُس کا علاج نہ کرنا چاہیئے۔

دُوِشٹ ارتھ یو گجا قے مکروہ۔ بدبودار۔ غیر مصفّٰی اور طبیعت کو نفرت دلانے والی اشیا کے دیکھنے یا سُننے سے آتی ہے۔ اِس میں دِل بُہت دُکھی ہوتا ہے۔ اور چیت میں گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔

کِرمہائے شکم کی وجہ سے۔ پیاس کے سبب۔ آم (کچّے رس) کے باعث اور حاملہ کو حمل کی وجہ سے جو قے آتی ہے۔ اُن سب کو الگ الگ دوشوں کے لحاظ سے معلوم کرنا چاہیئے۔

دردِ شکم۔ لرزہ اور متلی والی قے کو "کِرمج" سمجھنا چاہیئے۔ اُس میں کِرمج اور ہردروگ کی بھی علامات پائی جاتی ہیں۔

ہردروگ پانچ ہوتے ہیں۔ اِن کی پیدائش کے بھی وہی اسباب ہیں۔ جو گُلم کے ندان میں بیان کئے جا چُکے ہیں۔

واتج ہردروگ میں ہردے میں سخت درد ہوتا ہے۔ سوئیاں چُبھنے پھٹنے اور ٹوٹنے کی سی تکلیف ہوتی ہے۔ ہردا سُوکھتا۔ جکڑا ہوا۔ بے حس اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا بہہ رہا ہے۔ اچانک عاجز ہو جاتا ہے۔ افسوس۔ غصّہ۔ آواز کو برداشت نہ کر سکنا۔ لرزہ۔ ولیشٹن[۱] موہ (مستی)۔ سانس کا رُک جانا اور نیند کا کم ہو جانا وغیرہ شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

پتج ہردروگ۔ پیاس۔ چکّر آنا۔ غشی۔ جلن۔ پسینہ۔ مُنہ کا ذائقہ

---

[۱] ایسا معلوم ہونا کہ گویا دِل پر لیپ کر دیا گیا ہے۔

کھٹّا ہو جانا۔ تکان۔ امل پت کی قے۔ دھُواں سا اُٹھنا۔ زردی چھا جانا
اور بخار یہ پتج ہردروگ کی علامات ہیں۔

کفج ہردروگ۔ دِل کی جکڑاہٹ۔ گرانی۔ دِل پتھّر کی مانند معلوم ہونا۔
کھانسی۔ حرارتِ ہاضمہ کی کمزوری۔ تھُوک کا آنا۔ تنبید سُستی۔ اروچی
اور بخار یہ کفج ہردروگ کی علامات ہیں۔

سنّپاتج ہردروگ:۔ مندرجہ بالا تینوں قِسم کے ہردروگوں کی
مِلی جُلی علامات پائی جاتی ہیں۔

کِرمی ہردروگ:۔ آنکھوں کا سیاہ پڑ جانا۔ آنکھوں تلے اندھیرا چھا
جانا۔ جی متلاتے رہنا۔ مُنہ کا سُوکھنا۔ کھجلاہٹ۔ بلغم کا خارج ہونا
اور ہردے کا آری سے چیرے جاتے معلوم ہونا "کرمج ہردروگ"
کی علامات ہیں۔ یہ بہت زُود اثر اور سخت بیماری ہے۔ اِس لئے
اِس کے علاج میں دیر نہ کرنی چاہیئے۔

ترشنا (پیاس) پیاس چھ قسم کی ہوتی ہے۔ واتج۔ پتج۔ کفج۔
سنّپاتج۔ رس کھشیج اور اُپ سرگج۔

سب قسم کی پیاس کی اصلی وجہ بالعموم وات پت ہی ہوتے ہیں۔ جب
سومیہ دھاتو[1] کے خُشک ہو جانے سے اُن کی تیزی بڑھ جاتی ہے۔ تو
سارا جسم چکّر کھاتا ہے۔ کانپتا ہے۔ تپتا اور جلتا ہے۔ سستی چھا جاتی ہے
اور زبان کی جڑ، حلق، کلوم اور تالو کی پانی بہانے والی ناڑیوں میں
خُشکی پیدا ہو کر پیاس لگ آتی ہے۔

---

[1] سرد۔ مرطوب

عام علامات۔ مُنہہ کا سُوکھنا۔ پانی سے سیر نہ ہونا۔ غذا سے نفرت آواز کا کمزور ہوجانا۔ گلے۔ ہونٹ اور زبان کا سخت ہوجانا۔ زبان کا باہر نکل آنا۔ تکان۔ بکواس اور چیت وبھرنش اور شوش۔ انگ ساد۔ اور بھراپن وغیرہ اُن عوارض کا پیدا ہوجانا۔ جو پیاس کے روکنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور جن کا بیان روگان اُتپادینہ ادھیائے میں کیا جاچکا ہے۔

واتج ترشنا میں مندرجہ ذیل علامات پائی جاتی ہیں:۔ لاغر ہوجانا۔ عاجز ہوجانا۔ کنپٹیوں میں سُوئی چُبھنے کا سا درد ہونا۔ سر میں چکر آنا۔ قوّتِ شامہ کا زائل ہوجانا۔ مُنہہ کا بےذائقہ پن۔ قوتِ سامعہ۔ نیند اور طاقتِ جسمانی کا گھٹ جانا اور ٹھنڈے پانی کے پینے سے پیاس کا بڑھ جانا۔ یہ واتج ترشنا کی علامات ہیں۔

پتج ترشنا سے غش آجاتا ہے۔ مُنہہ کا ذائقہ کڑوا ہوجاتا ہے۔ آنکھیں سُرخ ہوجاتی ہیں۔ مُنہہ سُوکھتا رہتا ہے۔ جلن ہوتی ہے۔ اور دُھواں بکثرت نکلتا ہے۔

کفج ترشنا میں کف پانی بہانے والی ناڑیوں میں ہوا کو روک لیتا ہے۔ جس سے کف سروتوں میں کیچڑ کی طرح جم کر سُوکھ جاتا ہے۔ جس سے گلے میں کانٹے پڑجاتے ہیں۔ نیند زیادہ آتی ہے۔ مُنہہ کا ذائقہ شیریں ہوتا ہے۔ اپھارہ ہوجاتا ہے۔ سر بھیں ہوجاتا ہے۔ جسم مرطوب معلوم ہوتا ہے۔ قے ہوتی ہے۔ کھانے کی خواہش نہیں رہتی۔ سُستی چھاجاتی ہے۔ اور بےہضمی ہوجاتی ہے۔ یہ کفج ترشنا کی علامات ہیں۔

آم اور بھو تر شنا کھانا نہ کھانے سے ہو جاتی ہے۔ اور وہ وات پت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔

جس شخص کی طبیعت گرمی کی وجہ سے گھبرائی ہوئی ہو۔ اور وہ فوراً ہی ٹھنڈا پانی پی لے۔ تو ایسا کرنے سے اُس کی حرارت کوشٹ (شکم) میں چلی جاتی ہے۔ جس سے پیاس پیدا ہو جاتی ہے۔ جو پتج ہوتی ہے بکثرت شرابخوری۔ قوتِ ہاضمہ کے بڑھ جانے یا سنیہہ کی وجہ سے جو پیاس پیدا ہوتی ہے۔ وہ سب بھی پتج ہی ہوتی ہیں۔

مرغن۔ ثقیل۔ تُرش اور نمکین اغذیات کے کھانے سے کفج پیاس پیدا ہو جاتی ہے۔

رس کھشیج ترشنا جس پیاس میں رس کے زائل ہو جانے کی علامات پائی جاتی ہیں۔ وہ کھشئے آتمک کہلاتی ہے۔

اُپسرگ آتمک ترشنا۔ شوش۔ موہ۔ جوُر وغیرہ بہت سی دیرینہ امراض کے تعلق کی وجہ سے جو پیاس پیدا ہوتی ہے۔ اُسے اُپسرگ آتمک ترشنا بولتے ہیں ؏

چھٹا ادھیائے

ملاتیہ ندان

شر اب تیز۔ گرم۔ خشک۔ سوکھشم (لطیف)۔ ترش۔ وِیوائی (پھیل جانے والی)، تیکھر کاری (زود اثر)۔ لگھو (ہلکی)۔ وکاشی (غیر ملائم)

اور وِشد (صاف - بےلیس) ہوتی ہے۔
شراب کے یہ خواص اوج کے خواص کے عین برعکس ہوتے ہیں۔
چِت کو گھبرانے والے یہ خواص وِش (زہر) میں بھی پائے جاتے ہیں۔ لیکن زہر میں اُن کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ اِس لئے وُہ زندگی کو جلدی ختم کر ڈالتے ہیں۔
شراب اپنے تیکھشن وغیرہ خواص کی وجہ سے اوج کے مندوغیرہ گنوں (خواص) کو اپنے ٹکانے سے ہلا دیتی ہے۔ اِس لئے چِت بےٹکانے ہو جاتا ہے۔ یہ نشے کے آغاز کی علامات ہیں۔
دُوسرے درجے میں پرمادا[1] گھیرتا ہے۔ اور شراب پینے والا شخص بےعقل ہوکر بُرے جذبات کا مطیع ہو جاتا ہے۔ اور چاہتا ہے۔ کہ اُسے راحت نصیب ہو۔
دُوسرے اور تیسرے درجے کے درمیان میں وُہ راجس اور تامس ہو کر اُس ہاتھی کی طرح جس کے سر پر آنکس کا ڈر نہ ہو۔ جو جی میں آئے کرنے لگ جاتا ہے۔ اِس حالت میں شراب تمام ممنوعہ اشیاء اور بُرے کاموں کا مرکز اور تمام بُرے راستوں کا راہنما بن جاتا ہے۔ اور وُہ مردے کی مانند بےحس وحرکت ہوکر سو جاتا ہے۔
تیسرے درجے میں وُہ مُردے سے بھی بُری حالت کو پہنچ جاتا ہے۔ وُہ دھرم ادھرم - سُکھ دُکھ - ارتھ انرتھ اور ہِت اہِت میں کوئی تمیز نہیں کر سکتا۔ اسلئے ایسی بدترین چیز کو استعمال کرنیوالا عقلمند نہیں کہلا سکتا۔

[1] غافل ہو جانا

کثرتِ شراب خوری سے موہ (بیہوشی) ۔ خوف ۔ افسوس ۔ غصہ ۔ موت ۔ جنون نشہ ۔ غشی ۔ مرگی اور اپ تانک روگ پیدا ہو جاتے ہیں ۔ اِن میں سے سب سے بڑی بات قوّتِ حافظہ کا ضائع ہو جانا ہے ۔ کیونکہ جہاں قوتِ حافظہ زائل ہوئی ۔ وہاں سب برائیوں کا امکان ہو سکتا ہے ۔

بے طریقہ استعمال کیا ہوُا کھانا بیماری بلکہ موت پیدا کر دیتا ہے ۔ لیکن بے طریقہ پی ہوئی شراب دھرم ۔ ارتھ ۔ کام ۔ بُدھی ۔ حوصلہ اور حیا وغیرہ صفات کا قلع قمع کر دیتی ہے ۔

طاقتوروں ۔ کھانا کھائے ہوؤں ۔ پیٹوؤں ۔ مرغن چیزوں کے زیادہ کھانے والوں ۔ شتُوہ والوں ۔ جوانوں ۔ شراب کے عادیوں ۔ میدا اور کف کی زیادتی والوں ۔ وات پت کی کمی والوں ۔ تیز ہاضمہ والوں اور شراب خور خاندان میں پیدا ہونے والوں پر شراب زیادہ اثر نہیں کر سکتی ۔ لیکن اِن کے خلاف صفات والوں پر اِسکا اثر بہت جلد ہوتا ہے نیز جن کو یہ یقین ہو ۔ کہ نشہ ہو جائیگا ۔ غصّہ میں بھرے ہوؤں ۔ کھٹّی اور خُشک اغذیات کھانے والوں ۔ بے ہضمی والوں اور نہ بادہ شراب پینے والوں کو شراب بہت جلد نشہ لے آتی ہے ۔

مداتیہ روگ یعنی وُہ امراض جو شراب خوری کی وجہ سے پیدا ہو جاتے ہیں چار طرح کے ہوتے ہیں (۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج اور (۴) سنپاتج اور بہ ترتیب ایک سے دُوسرا سخت تر ہوتا ہے ۔

عام علامات :- اِن مداتیہ روگوں میں مندرجہ ذیل علامات پائی جاتی ہیں ۔ جیسے

بے ہوشی ۔ دِل کی بیقراری ۔ پاخانے کا ٹُوٹ ٹُوٹ کر آنا ۔ مسلسل پیاس ۔ سرد اور گرم بخار ۔ عدم اشتہا ۔ سر ۔ پسلی اور دِل کا کانپنا ۔ مرم ستھان کا پھٹنا ۔ ترک (دُم کی ہڈّی کا جکڑا جانا) ۔ چھاتی کا رُک جانا ۔ آنکھوں میں اندھیرا آجانا ۔ کھانسی ۔ دمہ ۔ نیند نہ آنا ۔ پسینے کی کثرت ۔ شکم میں بوجھ ہو جانا ۔ سوچ ۔ چِت کی پریشانی ۔ بکواس ۔ قَے ۔ جی متلانا ۔ چکّر آنا اور بُرے بُرے خواب دکھائی دینا ۔

خاص علامات الگ الگ مداتیہ روگوں کی ذیل میں بیان کی جاتی ہیں ۔

واتج مداتیہ روگ کی علامات ۔ نیند نہ آنا ۔ دمہ ۔ کپکپی ۔ پیشانی کا درد ۔ خواب میں گھومنا ۔ اُوپر سے گر پڑنا اور بھُوت پریتوں سے بات چیت کرنا یہ علامات واتج مداتیہ روگ میں پائی جاتی ہیں ۔

پتج مداتیہ کی علامات ۔ جلن ۔ بخار ۔ پسینہ ۔ بے ہوشی ۔ اسہال ۔ پیاس ۔ چکّر آنا ۔ جسم کا رنگ سبز یا زرد ہو جانا اور آنکھوں اور رُخساروں کا سُرخ ہو جانا یہ پتج مداتیہ کی علامات ہیں ۔

کفج مداتیہ کی علامات قَے ۔ متلی ۔ نیند ۔ جھپا کی اور گرانیٔ اعضا کفج مداتیہ کی علامات ہیں ۔

سنّپاتج مداتیہ میں مندرجہ بالا تینوں کی ملی جُلی علامات پائی جاتی ہیں ۔

جو شخص ایک مرتبہ شراب کو چھوڑ کر پھر اچانک بکثرت شراب پی لیتا ہے ۔ اُسے "دھونسک" اور "وِ کھشئے" نامی دو مُشکل العلاج واتج بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں ۔

دھونسک روگ میں تھُوک سے کف نکلتا ہے ۔ گلا سُوکھتا ہے ۔

نیند بکثرت آتی ہے۔ آواز برداشت نہیں ہو سکتی۔ اور غنودگی طاری رہتی ہے
وکھشے روگ میں سر اور اعضا میں سخت درد ہوتا ہے۔ دل اور گلے میں تکلیف ہوتی ہے۔ بے ہوشی۔ کھانسی۔ پیاس۔ قے اور بخار کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

شراب سے بچے رہنے والے جت آتما شخص کے دل اور جسم میں کوئی تکلیف نہیں پیدا ہوتی ہے۔

رجوگن پردھان۔ موہ پردھان اور غیر مفید اغذیات کھانے والے اشخاص کے رس۔ خون اور چیتنا کے سروتوں کے رکنے سے مد۔ مورچھا اور سنیاس نامی تین امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو بہ ترتیب دوسرا پہلے سے سخت تر ہوتے ہیں۔

مد سات طرح کا ہوتا ہے۔ واتج۔ پتج۔ کفج۔ سنپاتج۔ رکتج۔ مدیج اور وشج۔

واتج مد میں مریض رک رک کر بہت زیادہ اور تیز بولتا ہے۔ وہ مضطرب ہوتا ہے لڑکھڑا کے چلتا ہے۔ اس کا جسم روکھا۔ سیاہ اور سرخ ہوتا ہے۔

پتج مد میں وہ غصیلا۔ سرخ اور زرد جسم والا اور جھگڑالو بن جاتا ہے۔

کفج مد میں وہ بہت کم اور بے تعلق گفتگو کرتا ہے۔ اس کا رنگ سفید ہو جاتا ہے۔ اور وہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا دھیان میں محو ہے نیز جڑ کاہل ہو جاتا ہے۔

سنپاتج مد میں مندرجہ بالا تینوں کی ملی جلی علامات پائی جاتی ہیں۔

رکتج مد میں پتج مد کی سی علامات پائی جاتی ہیں۔ نیز اس کی بصارت

اور اعضا جکڑ جاتے ہیں۔

مُدَتیج مد یعنی شراب کی وجہ سے پیدا ہونے والے مد میں مریض کی حرکات۔ آواز اور اعضا بگڑ جاتے ہیں۔

وِشیج مد میں کپکپی ہوتی ہے۔ نیند زیادہ آتی ہے۔ اور مد کی یہ سب سے زیادہ سخت قسم ہے۔

رکتیج وغیرہ مدوں میں بھی واتج وغیرہ مدوں کی علامات پائی جاتی ہیں۔ مگر وُہ زیادہ تیز ہوتی ہیں۔

مُورچھا مُورچھا روگ میں جب مریض کو غشی سے پہلے آسمان سُرخ سیاہ اور نیلا دکھائی دے۔ اور وُہ غشی سے جلدی ہوش میں آجائے۔ دِل میں درد ہو۔ بدن کانپے۔ چکر آئیں۔ جسم دُبلا ہو جائے۔ اور چہرے کا رنگ سیاہی مائل سُرخ ہو جائے۔ تو اُسے **واتج مورچھا** سمجھنا چاہیئے

پتج مورچھا میں مریض سُرخ یا زرد رنگ کا آسمان دیکھتا ہُوا غش کھا جاتا ہے۔ اور جب اُسے ہوش آتی ہے۔ تو پسینے سے شرابور ہوتا ہے۔ جلن۔ پیاس اور گرمی سے گھبرایا ہوتا ہے۔ پاخانہ ٹُوٹ ٹُوٹ کر آتا ہے۔ چہرے کا رنگ نیلا پیلا ہو جاتا ہے۔ اُس کی آنکھیں سُرخ اور زرد رنگ کی ہو جاتی ہیں۔

کفج مورچھا میں مریض کو غش آنے سے پہلے آسمان کی شکل بادلوں کی سی دکھائی دیتی ہے۔ اُسے بہت دیر کے بعد ہوش آتی ہے۔ اور ہوش آنے کے بعد قے متلاتا ہے۔ رالیں گرتی ہیں۔ اعضا گیلے اور بھاری ہو جاتے ہیں۔ اور اُسے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا اُسے گیلے چمڑے میں لپیٹا ہُوا ہے

سنیاس تجّ مورچھا میں اوّل الذکر تینوں قسم کے مورچھا روگوں کی علامات پائی جاتی ہیں۔ اسے دوسری طرح کی مرگی تصوّر کرنا چاہیئے۔ وہ خائف ہونے کی علامات کے بغیر ہی زمین پر بے حس و حرکت ہو کر گر جاتا ہے۔ اور اس میں باقی سب علامات مرگی کی سی ہی پائی جاتی ہیں۔

مد اور مورچھا روگوں میں جب دوشوں کی وجہ سے ویگ ہوتا ہے۔ تب تکلیف ہوتی ہے۔ اور وہ دوائی کے استعمال کے بغیر خود بخود بھی دور ہو جاتے ہیں۔ لیکن **سنیاس** دواؤں کے بغیر دور نہیں ہو سکتا۔

سنیاس روگ زبان۔ جسم اور من کی حرکات کو نہائت طاقتور دوش جو زیادہ تر دل میں مقیم ہوتے ہیں۔ سنیاس روگ پیدا کر دیتے ہیں۔ اور مریض لکڑی یا مردے کی مانند ہو جاتا ہے۔ اگر اس کا علاج جلدی نہ کیا جائے تو وہ بہت جلد مر جاتا ہے۔

نہائت گہرے۔ بے کنارہ اور گھڑیال و مگروں سے بھرے ہوئے پانی میں ڈوبتے شخص کو جسطرح بہت جلد نکالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ویسے ہی "سنیاس" کے پنجے سے مریض کو فوراً چھڑانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

مد (مستی)۔ مان (غرور)۔ روش (غصّہ) اور توش (پرخوری) وغیرہ انسان کے دشمن بے طریقہ شرابخوری سے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں۔ بے طریقہ شراب پینے والے کیلئے مناسب اور غیر مناسب میں کوئی تمیز نہیں رہتی۔

جو شخص طاقت۔ وقت۔ مقام۔ موافق۔ طبعیت۔ بیماری اور عمر کا لحاظ رکھ کر ان کے مطابق شراب پیتا ہے۔ وہ شراب اس کے لئے آبِ حیات کا کام دیتی ہے ﴿

ساتواں ادھیائے

ارش (بواسیر) ندان

گوشت کے کیل گُدا کے راستے کو روک کر جب دُشمن کی طرح انسان کو دُکھ دیتے ہیں۔ تو اُنہیں ارش (بواسیر) کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے۔

یا جب دوش جلد۔ مالس اور میدا کو خراب کر کے گُدا وغیرہ میں مُختلف قسم کے مسّے پیدا کر دیتے ہیں۔ تو ویدلوگ اُنہیں ارش روگ (بواسیر) کہتے ہیں۔

اقسام:۔(۱) سہج (موروثی یا پیدائشی) اور (۲) اُتردھتان (مُختلف خرابیوں سے پیدا ہونے والی) بواسیر دو طرح کی ہوتی ہے۔

یا (۱) خُشک اور (۲) بہنے والی۔ اِس لحاظ سے بھی بواسیر دو طرح کی بیان کی گئی ہے

بواسیر کا مقام:۔ گُدا اسھتول انتڑی (رودۂ کلاں) کے سہارے ہوتی ہے۔ جس کی لمبائی ساڑھے چار اُنگل کی ہوتی ہے۔ اور اُس میں ڈیڑھ ڈیڑھ اُنگل کی تین ولّیاں (آنٹے) ہوتی ہیں (۱) پرواہنی (۲) وسرجنی اور (۳) سم ورنی۔ اس سم ورنی ولّی کے باہر کی طرف ایک اُنگل کے فاصلے پر گُدا کا لب واقع ہوتا ہے۔ جس کی مقدار ڈیڑھ جَو کی ہوتی ہے۔ اور اُس کے آگے بال ہوتے ہیں۔ سب قسم کے ارش روگ اِنہی ولّیوں (آنٹوں) میں ہوتے ہیں۔

سہج بواسیر کے بواعث:۔ سہج بواسیر میں اِن ولّیوں میں ماں باپ کے رج ویرج کی خرابی سے ہی خرابی واقع ہو جاتی ہے۔ جس

سے سہج بواسیر پیدا ہوجاتی ہے۔
یا پچھلے جنموں کے کرم پھل کی وجہ سے یہ بواسیر پیدا ہوتی ہے۔ اِن دونو صُورتوں میں سنپاّت کی خرابی ہوتی ہے۔ اِس لیئے یہ بیماری لاعلاج ہوتی ہے۔
اور بھی جس قدر موروثی امراض ہیں۔ وُہ بھی اسی سبب سے لاعلاج ہوتے ہیں۔ خصوصاً وُہ موروثی بواسیر جو سُوکھی۔ بدوضع۔ اندر کی طرف مُنہہ والی۔ پانڈورنگ اور سخت اُپدرووں (عوارض) والی۔

اترودھان ارش کی اقسام:۔ اترودھان بواسیر چھ قسم کی ہوتی ہے:۔ (۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج (۴) سنپاّتج (۵) رکتج اور (۶) سنسرگج
خُشک بواسیر وات کف سے اور بہنے والی رکت پت سے پیدا ہوتی ہے

اُترودھان ارش کے بواعث:۔ دوشوں کے خراب ہونے کے جو بواعث پہلے بیان کیئے جا چُکے ہیں۔ اُن کی وجہ سے حرارتِ ہاضمہ کے کمزور ہوجانے کے سبب فضلات کے جمع ہوجانے سے۔ کثرتِ جماع سے۔ سواری کی ہلچل سے۔ ناہموار اور سخت مقام پر بے طریقہ نشست سے۔ وستی نیتر۔ پتھر۔ مٹّی کے ڈھیلے۔ سطحِ زمین اور کپڑے وغیرہ کی رگڑ سے۔ نہائت سرد پانی کے چھونے سے۔ لگاتار اور بکثرت دست آنے سے۔ بادِ مخالف۔ پاخانہ اور پیشاب کی حوائج کے روکنے یا اِن حوائج کو پیدا کرنے سے۔ بخار۔ بادُ گولہ۔ اسہال۔ آم دوش۔ گرہنی روگ سوج اور پانڈو روگوں کے سبب لاغر ہوجانے سے۔ دِشم چیشٹاؤں

(بے ترتیب حرکات) سے۔ عورتوں کے اسقاط حمل سے۔ یا حمل کے بہت بڑھ کر دباؤ ڈالنے سے علیٰ ہٰذا القیاس دیگر بواعث سے خراب شدہ اپان وایو گدا کی مرطوب وٙلیوں میں مل (فضلے کیساتھ) مل جاتی ہے۔ تو بواسیر پیدا ہو جاتی ہے۔

پُورب رُوپ:۔ حرارتِ ہاضمہ کی کمزوری۔ بوجھ۔ ٹانگوں کا سو جانا پنڈلیوں کا مروڑا جانا۔ چکر آنا۔ اعضا کا شتھل ہو جانا۔ آنکھوں کا متورم ہو جانا۔ پاخانے کا ٹوٹ ٹوٹ کر آنا یا قبض ہو جانا خصوصاً ناف کے نیچے کی طرف اندر ہی اندر ہوا کا پھرنا۔ اور اُس کا درد۔ آواز اور کاٹ کے ساتھ بمشکل باہر نکلنا۔ انتڑیوں کا بولنا۔ اپھارہ۔ ڈکاروں کی کثرت پیشاب کا بکثرت آنا۔ پاخانے کے بقلت آنے کا اعتقاد۔ دھُواں نکلنا۔ مُنہہ کا کھٹا ہونا۔ سر۔ پیٹھ اور چھاتی میں درد۔ سُستی۔ رنگ کا بدل جانا۔ اندریوں کا کمزور ہو جانا۔ غصہ۔ تکلیف اور گرہنی دوش۔ پانڈو روگ گُلم روگ یا اُدر روگ ہو جانے کا وہم ہو جانا۔

بواسیر روگ کے پیدا ہو جانے پر یہ دوش بڑھ جاتے ہیں۔ اور بواسیر کے سبب نیچے کا راستہ رُک جانے سے اپان وایو واپس ہوکر باقی چاروں قسم کی وایوؤں کو جو سارے جسم اور اِندریوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔ نیز پیشاب۔ پاخانہ۔ پت۔ کف۔ دھاتو اور اُن کے آشیوں کو ہلا کے حرارتِ ہاضمہ کو کمزور کر دیتا ہے۔ اِس لیئے بواسیر کا مریض نہائت دُبلا پتلا۔ بے حوصلہ۔ عاجز۔ کمزور۔ بالکل بے نُور۔ سار[۵] سے خالی۔ بے رونق

---

۵ ستو Vitality

چھرے والا اور گھن کھائے ہوئے درخت کی مانند ہو جاتا ہے۔ نیز اُسے وُہ تمام عوارض آ گھیرتے ہیں۔ جو مرم کو تکلیف پہنچنے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں اُسے کھانسی۔ پیاس۔ مُنہہ کا ذائقہ پن دمہ۔ زُکام۔ تکان۔ اعضا شکنی۔ قے۔ چھینک۔ سوج۔ بخار۔ نامردی بہرہ پن۔ تاریکئی بصارت۔ پیشاب میں ریت آنے اور پتھری کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ آواز نہایت کمزور ہو جاتی ہے۔ اور ٹوٹ جاتی ہے۔ وُہ متفکر سا رہتا ہے۔ بار بار تھُوکتا ہے۔ کھانے کی خواہش نہیں رہتی۔ اُس کے تمام پوروں۔ ہڈیوں۔ دِل۔ ناف۔ گُدا اور چڈوں میں درد ہوتا ہے۔ اُس کی گُدا سے لیسدار رطوبت خارج ہوتی ہے۔ قبض اگر دُور ہو جائے۔ تو پاخانہ کبھی خُشک۔ کبھی گیلا۔ کبھی کچا اور کبھی پکا نکلتا ہے۔ جس کا رنگ کبھی سفیدی مائل زرد اور کبھی سبزی مائل، سُرخ ہو جاتا ہے۔ نیز وُہ لیسدار ہوتا ہے۔

وائی بواسیر کی علامات:۔ وات کی وجہ سے پیدا ہونے والے گدا انکر (مسّے) سوکھے ہوئے۔ چُبھ چُبھانے والے۔ مُرجھاتے ہوئے۔ سیاہی مائل سُرخ۔ جاڑے ہوئے۔ وِشم (بے ترتیب)۔ سخت۔ کھُردرے۔ غیر یکساں ٹیڑھے۔ تیز اور پھٹے ہوئے مونہوں والے۔ بمبی پھل۔ جھڑ بیری کے بیر۔ کھجور یا کپاس کے پھلوں کی مانند ہوتے ہیں۔ اور بعض اُن میں سے کدمب کے پھولوں اور بعض سرسوں کی طرح کے بھی پائے جاتے ہیں۔

ان کی وجہ سے سر۔ پسلیوں۔ کندھوں۔ کمر۔ رانوں اور چڈوں میں بہت درد ہوتا ہے۔ چھینکیں بکثرت آتی ہیں۔ ڈکار آتے ہیں۔ پیٹ

بوجھل اور دل رُکا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اروچی۔ کھانسی اور دمے کی شکایت ہو جاتی ہے۔ کانوں میں سائیں سائیں کی آواز آتی ہے۔ چکر آتے ہیں۔ پاخانہ گانٹھ دار۔ قلیل مقدار میں آواز کے ساتھ۔ پیچش کے ساتھ۔ جھاگ دار لیسدار اور قبض کے ساتھ آتا ہے۔ جلد۔ ناخنوں۔ پاخانے۔ پیشاب۔ آنکھوں اور منھ کا رنگ سیاہ پڑ جاتا ہے۔ نیز انہی کی وجہ سے باؤ گولہ۔ تلّی اور اُدرا شٹیلا (پیٹ کی جھلی) پیدا ہو جاتی ہے۔

پتج بواسیر کی علامات:۔ پت کی وجہ سے پیدا ہونے والے مسّے۔ نیلے منھ والے اور سُرخ۔ زرد۔ سیاہ کانتی والے ہوتے ہیں۔ وہ پتلے ہوتے ہیں۔ اُن میں سے خون رِستا رہتا ہے۔ بدبو آتی ہے۔ اور ملائم و ڈھیلے سے ہوتے ہیں ان کی وضع طوطے کی زبان۔ جگر کے ٹکڑے یا جونک کے منھ کی سی ہوتی ہے۔

ان کی وجہ سے جلن۔ بخار۔ پسینے۔ پیاس۔ غشی۔ اروچی اور موہ کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ پاخانہ گرم پتلا۔ نیلا۔ پیلا۔ سُرخ اور کچا سا خارج ہوتا ہے۔ اور جلد۔ ناخنوں۔ پاخانے۔ پیشاب۔ آنکھوں اور منھ کا رنگ سبزی مائل زرد اور ہلدی کا سا ہو جاتا ہے۔

کفج بواسیر کی علامات:۔ کف کی وجہ سے پیدا ہونے والے مسّوں کی جڑیں بڑی بڑی ہوتی ہیں۔ وہ موٹے ہوتے ہیں۔ اُن میں درد کم ہوتا ہے اُن کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ وہ ابھرے ہوئے۔ چکنے۔ جکڑے ہوئے۔ گول۔ قائم وزنی۔ لیسدار۔ چپ چپے۔ ملائم۔ خارش والے۔ سپرش (لمس) کو اچھا محسوس کرنے والے۔ کریر اور بنس کی گٹھلی کے ہم وضع اور گائے کے تھن کے سے ہوتے ہیں۔ انکی وجہ سے جوڑوں میں اپھارہ ہو جاتا ہے۔ گدا۔ مثانے اور ناف میں

کاٹ کی سی تکلیف ہوتی ہے۔ کھانسی اور دمہ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ ابکائیاں آتی ہیں۔ منہ سے رالیں گرتی ہیں۔ کھانے کو جی نہیں چاہتا۔ زکام ہو جاتا ہے پیشاب بکثرت آتا ہے یا درد کے ساتھ آتا ہے۔

سر کی جکڑاہٹ۔ شیت جوڑ۔ نامردی۔ ضعف حرارت ہاضمہ۔ قے۔ اور آم دوش سے پیدا ہونے والے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ پاخانہ چربی کا سا کف کی زیادتی والا اور پچش کے ساتھ آتا ہے۔

سنسرگج بواسیر کی علامات:۔ جو مسّے نہ بہتے ہیں۔ نہ پھوٹتے ہیں۔ اور انکی جلد چکنی اور رنگت میں پانڈو ہوتی ہے۔ انہیں سنسرگج (دو دوشوں کے ملنے سے پیدا ہونے والے) سمجھنا چاہئے۔ ان میں دونو دوشوں کی علامات پائی جاتی ہیں۔

سنپاتج بواسیر کی علامات:۔ جو مسّے تینوں دوشوں کیوجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ انہیں سنپاتج کہتے ہیں۔ اور ان میں تینوں دوشوں کی علامات ملی جلی پائی جاتی ہیں۔

رکتج بواسیر کی علامات:۔ جو مسّے خون کی زیادتی کیوجہ سے پیدا ہوتے ہیں ان میں پت کا غلبہ ہوتا ہے۔ وہ برگد کی کونپلوں۔ سرخوں (رتیوں) اور مونگوں کی مانند ہوتے ہیں۔ وہ بہت ہی خراب اور گرم ہوتے ہیں۔ اور ان کی وجہ سے پاخانہ سخت اور درد کے ساتھ آتا ہے۔ اور فوراً ہی خون جاری ہو جاتا ہے۔ اور خون کے زیادہ نکل جانے کیوجہ سے انکی شکل مینڈکوں کی سی ہو جاتی ہے۔ نیز وہ تمام تکالیف نمایاں ہو جاتی ہیں۔ جو خون میں کمی آجانے کی وجہ سے پیدا ہوا کرتی ہیں۔ رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے۔ طاقت جسمانی حوصلہ اور اوج زائل

ہو جاتے ہیں۔ اور اندریاں گھبرائی ہوتی ہیں۔

اُداوزت اُپدرَوْ۔ مونگ۔ کوددں۔ جُوناٹھ[۱]۔ کریا اور چنے وغیرہ خشک اور قابض اشیا کے استعمال سے اپنے ہی مقام میں بگڑا ہوا اُدم نور پکڑ کر نیچے جانے والے راستے کو روک لیتا اور نیچے کے پاخانے کو خشک کر کے بادِ مخالف۔ پاخانہ اور پیشاب کی سخت رکاوٹ پیدا کر دیتا ہے۔

اِسلئے شکم۔ پیٹھ۔ دل اور پسلیوں میں تیز درد ہونے لگتا ہے۔ پیٹ اپھر جاتا ہے۔ اُبکائیاں آتی ہیں۔ پیٹ میں کاٹ ہوتی ہے۔ مثانہ سخت درد کرتا ہے۔ سوج کیوجہ سے گانٹھیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ وائیو اوپر کو رُخ کر لیتی ہے۔ اِسلئے قے اروچی اور بخار کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ نیز ہردروگ (امراضِ دل) اگرمنی حبس البول ہیضہ۔ بہرا پن۔ تمِر روگ (بصارت کا دُھندلا پن)۔ دمہ۔ سر درد۔ کھانسی۔ زکام دل کی پریشانی۔ پیاس۔ رکت پت۔ باؤ گولہ اور اُدر روگ پیدا ہو جاتے ہیں۔ نیز کئی قسم کے وات سے پیدا ہونے والے مہلک امراض آگھیرتے ہیں۔ بواسیر کے ساتھ مندرجہ بالا اُداورت کے عارضے کا ہونا بہت سخت ہوتا ہے۔ اور اُن لوگوں کو بھی ہو جاتا ہے۔ جنہیں بواسیر کی شکایت نہ ہو۔ لیکن اُن کے شکم میں وات کا غلبہ ہو سہج (طبعی)، اور تر دوش سہج (سنپاتج)، بواسیر جو گُدا ولیوں کے اندر کیطرف ہوتی ہیں۔ وہ (اسادھیہ) لاعلاج ہوتی ہیں۔ لیکن اگر مریض کی حرارت ہاضمہ اور طاقت جسمانی کی حالت اچھی رہتی ہو۔ تو یہ" یاپیہ" ہوتی ہیں۔

دَوِندوَج (دو دو دوشوں سے پیدا ہونیوالی) بواسیر جو دوسری ولی میں ہو یا ایک سال کی پرانی بواسیر یہ کِرچھر سادھیہ کہلاتی ہیں۔

---

[۱] سوانک کی قسم کا ایک اناج ہے۔

باہر کی وَلی میں نیز ایک دوش سے پیدا ہونے والی اور ایک سال سے کم عمر کی بواسیر سکھ سادھیہ ہوتی ہے۔

عضوِ تناسل۔ فرج۔ کانوں اور ناک وغیرہ کی بواسیروں کا بیان اُن کے اپنے اپنے موقعہ پر بیان کیا جائیگا۔

ناف میں ہونے والی بواسیر کی شکل گنڈوئے کے منھ کی سی ہوتی ہے۔ جو چھونے میں چپ چپی اور ملائم ہوتی ہے۔

چرم کیل۔ ویان وائیو کف کو روک کر جلد کے باہر کیطرف ارش روگ پیدا کر کے کیل کی مانند قائم اور کھُردرے سے مسّے پیدا کر دیتی ہے۔ جنہیں چرم کیل کہتے ہیں ان میں سے جو چرم کیل وات کیوجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اُن میں سوئی چبھنے کا سا درد ہوتا ہے۔ جو پت کیوجہ سے ہوتے ہیں۔ وہ سیاہی مائل سُرخ ہوتے ہیں۔ کف کیوجہ سے پیدا ہونے والے چرم کیل چکنے گانٹھ کی مانند اور چمڑے کے رنگ کے ہوتے ہیں۔

بواسیر کے دفعیہ کے لیے عقلمند معالج کو دیر نہیں لگانی چاہیئے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے وہ جلد ہی گدا کو روک کر بدھ گد اُدر روگ پیدا کر دیگی۔

ط
اٹھواں ادھیائے

ایتسار اور گرہنی روگ ندان

ایتسار کی اقسام۔ الگ الگ دوشوں۔ تینوں دوشوں کے ملاپ۔ نیز افسوس اور خوف کے لحاظ سے ایتسار کی چھ قسمیں ہیں۔ یعنی (۱) وات ج (۲) پت ج (۳) کف ج۔

(۴) ستپاتج (۵) شوکج اور (۶) تیج۔

اسباب:۔ اتیسار روگ عموماً زیادہ پانی پینے۔ لاغر جانور کا سوکھا گوشت کھانے۔ ناموافق اغذیات۔ تلوں۔ پیٹھی۔ انگور۔ لائے ہوئے اناجوں۔ شراب۔ خشک اور کثیر التعداد کھانوں کے استعمال کرنے نیز بواسیر۔ سینہ پان (چکنائی کے نوش کرنے) کی ناموافقت۔ پیٹ میں کیڑوں کے پیدا ہو جانے۔ جوانج ضروریہ کے رد کنے اور ایسے ہی دوسرے کاموں سے بگڑی ہوئی وائیو پانی کو نیچے کیطرف دھکیل دیتی ہے۔ جو حرارت کو دور کر دیتا ہے۔ اور حرارت کے زائل ہو جانے سے وہ شکرت کوشٹ (رودہ مستقیم) میں پہنچکر پاخانے کو پتلا کر دیتی ہے۔ جس سے اسہال آنے لگتے ہیں

پورب روپ:۔ دل۔ گدا اور شکم میں سوئی چبھنے کا سا درد ہونا۔ اعضا کا ڈھیلا پڑ جانا۔ پاخانے کا رک جانا۔ اپھارہ اور کھانے کا ہضم نہ ہونا۔ یہ اتیسار رن کے پوُرب روپ کہلاتے ہیں۔

واتج اتیسار کی علامات:۔ واتج اتیسار میں پاخانہ کچھ گاڑھا سا۔ تھوڑا تھوڑا آواز اور درد کے ساتھ۔ بندھا ہوا۔ روکھا۔ جھاگ ملا۔ پتلا۔ گانٹھ دار اور بار بار آتا ہے یا اس کی شکل جلے ہوئے گڑ کی سی ہوتی ہے اور وہ لیسدار ہوتا ہے۔ نیز پیچش کے ساتھ آتا ہے۔

اس میں منہ سوکھتا ہے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ گدا گری پڑتی ہے اور مریض کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔

پتج اتیسار کی علامات:۔ پتج اتیسار میں زرد۔ سیاہ۔ سبز۔ پانی کے جالے کی مانند۔ سرخ۔ اور سخت بدبو دار دست آتا ہے۔ پیاس لگتی ہے۔ غش اور پسینہ آتا ہے۔ اور جلن ہوتی ہے۔ گدا میں درد اور جلن ہوتی ہے۔ اور وہ پک جاتی ہے۔

کفج اتیسار کی علامات:۔ کفج اتیسار میں گاڑھا۔ لیس دار۔ ریشہ دار سفید پھکنے گوشت کی مانند۔ کف ملا۔ اور ایک دم پاخانہ آتا ہے۔ جوڑ ندار۔ بدبودار اور بندھا ہوا ہوتا ہے ساتھ کے آخر میں ایسا درد ہوتا ہے۔ گویا وہ رُکا ہوا ہے۔ مریض کو نیند زیادہ آتی ہے۔ سستی ہوتی ہے۔ کھانے سے نفرت آتی ہے۔ پاخانہ تھوڑا تھوڑا بچیش کے ساتھ آتا ہے۔ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جی متلاتا ہے۔ مثانہ۔ شکم۔ اور گدا بوجھل معلوم ہوتے ہیں۔ اور پاخانہ آچکنے پر بھی ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا پاخانہ ابھی نہیں آیا۔

سنپاتج اتیسار کی علامات:۔ سنپاتج اتیسار میں مندرجہ بالا تینوں قسم کی ملی جلی علامات پائی جاتی ہیں۔

بھیج اتیسار کی علامات:۔ خوف سے پیدا ہونے والے اتیسار میں خوف کی وجہ سے دل میں گھبراہٹ ہونے لگتی ہے۔ اور پت بڑھکر پاخانے کو پتلا کر دیتی ہے۔ اور وایو اُسے جلدی جلدی خارج کر دیتی ہے۔ اس میں وات پت کی سی علامات پائی جاتی ہیں۔

شوکج اتیسار:۔ یعنی افسوس سے پیدا ہونے والا اتیسار روگ بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔

اختصار کے لحاظ سے اتیسار دو طرح کا ہوتا ہے (۱) سام اور (۲) نرام اسی طرح سے (۱) خونی، اور (۲) بے خون۔ اتیسار کی دو اور بھی اقسام ہیں۔

سام اتیسار میں پاخانہ بھاری ہونے کی وجہ سے پانی میں ڈوب جاتا ہے۔ اس میں بہت بدبو ہوتی ہے۔ پیٹ بوجھل معلوم ہوتا ہے۔ اپھارہ اور درد ہوتا ہے۔ اور منہ میں سے پانی بہتا رہتا ہے۔

نزام اتیسار کی علامات سام کے برعکس ہوتی ہیں۔ لیکن کف کی وجہ سے پیدا نہ ہونے والے نزام اتیسار میں بھی پاخانہ پانی میں ڈوب ہو جاتا ہے۔ جو شخص نہایت احتیاط سے اتیسار کا علاج نہیں کرتا۔ اُسے گرہنی کی بیماری ہو جاتی ہے۔

گرہنی روگ حرارت ہاضمہ کو کمزور کرنے والی اشیاء کے کثرت استعمال سے بھی پیدا ہو جاتا ہے سام یا نزام پاخانہ جو بھوجن کے جیرن ہونے پر خارج ہوتا ہے۔ وہ جلدی جلدی خارج ہونے کی وجہ سے اتیسار کہلاتا ہے۔ غذا کے نہ ہضم ہونے کی حالت میں جبکہ کبھی آم والا پاخانہ اور کبھی غذا جوں کی توں نکلتی ہے۔ یا غذا کے ہضم ہو جانے پر جبکہ کبھی پکا ہوا پاخانہ آتا ہے۔ اور کبھی نہیں آتا۔ یا خود بخود بار بار بندھا ہوا اور کبھی خود بخود بار بار ڈھیلا پاخانہ نکلتا ہے اُسے گرہنی کہتے ہیں۔ یہ مرض دیر تک رہنے والی ہے۔ اس کا دوش جمع ہوتا رہتا ہے۔ اور پھر ایکدم خارج ہو جاتا ہے۔

گرہنی کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج اور (۴) سنّپاتج۔

پورب رُوپ:۔ غذا کا بدیر ہضم ہونا۔ منہ کا ذائقہ کھٹا ہو جانا۔ رالیں گرنا۔ منہ کا بے ذائقہ پن۔ اروچی۔ پیاس۔ تکان۔ چکر آنا۔ پیٹ کا تناؤ۔ قے۔ کانوں میں آواز آنا۔ اور انتڑیوں کا بولنا۔ گرہنی کے پورب رُوپ کہلاتے ہیں۔

عام علامات:۔ لاغری۔ اندر سے بخارات کا اُٹھنا۔ تمک شواس۔ بخار۔ غشی۔ درد سر۔ پیٹ کا بوجھل ہونا۔ اور ہاتھ پاؤں کا متورم ہو جانا۔

واتج گرہنی کی علامات:۔ تالو کا سوکھنا۔ آنکھوں تلے اندھیرا آنا۔ کانوں میں آواز ہونا۔ پسلیوں۔ رانوں۔ چڈوں اور گردن میں درد ہونا۔ ہیضہ ہو جانا۔ سب کے سب رسوں کے کھانے کا لالچ بڑھ جانا۔ بھوک کا زیادہ معلوم ہونا۔ پیاس لگنا اور بحیثیت۔ یہ واتج گرہنی کی علامات ہیں۔ نیز غذا ہضم ہو جانے پر اپھارہ بھی دور ہو جاتا ہے

کھانا کھا کر صحت معلوم ہوتی ہے۔ اور مریض کو ایسا وہم ہو جاتا ہے۔ کہ گویا اُسے دات رگ ہردروگ۔ باؤ گولہ۔ بواسیر یا پانڈو روگ کی شکائت ہو گئی ہے۔ پاخانہ دیر کر کے تکلیف کے ساتھ پتلا۔ سوکھا ہوا۔ کچا۔ آواز کے ساتھ جھاگ دار اور بار بار آتا ہے گدا میں درد ہونے لگتا ہے۔ اور دمہ کھانسی کی شکائت پیدا ہو جاتی ہے۔

پتج گرہنی کی علامات:۔ پتج گرہنی میں نیلا۔ زردی مائل اور پتلا پاخانہ آتا ہے اور مریض کا اپنا رنگ بھی پیلا ہو جاتا ہے۔ بدبو دار کھٹے ڈکار آتے رہتے ہیں۔ دل اور گلے میں جلن ہوتی ہے۔ اروچی ہوتی ہے۔ پیاس لگتی ہے۔

کفج گرہنی:۔ میں غذا بمشکل ہضم ہوتی ہے۔ قے آتی ہے۔ کھانے کی خواہش نہیں رہتی منہ میل سے بھرا ہوتا ہے۔ ہر وقت تھوک آتا رہتا ہے۔ کھانسی آتی اور پرسیپ کی شکائت رہتی ہے۔ پیٹ بوجھل اور مرطوب معلوم ہوتا ہے۔ ڈکار بڑا اور میٹھا سا آتا ہے۔ درد ہوتا ہے۔ اور مرد مریض کو عورتوں کی رغبت نہیں رہتی۔ پاخانہ ٹوٹا ہوا۔ کچا۔ کف آمیز اور بھاری آتا ہے۔ اگرچہ مریض بظاہر حال لاغر بھی ہو۔ تو بھی اُسے کمزوری بہت ہو جاتی ہے۔

سنّپاتج گرہنی کی علامات:۔ سنّپاتج گرہنی میں تینوں دوشوں کی ملی جلی علامات پائی جاتی ہیں۔ انگ وبھاگ (شریر وبھاگ) میں جہاں اعضا کا حال بتایا گیا ہے۔ اُس میں وسِتم تیکھشن اور مند نامی جو تین اگنیاں بیان کی گئی ہیں۔ وہ بھی دوسرے الفاظ میں گرہنی دوش ہی ہیں۔ صرف "سم اگنی" صحت کا باعث ہوتی ہے

دات ویادھی۔ پتھری۔ کوڑھ۔ میہہ۔ اُدر روگ۔ بھگندر روگ۔ بواسیر اور گرہنی دوش یہ آٹھ صعب ترین امراض شمار کئے جاتے ہیں۔

نواں ادھیائے

موتر اگھات ندان

مثانہ۔ سر مثانہ۔ عضو تناسل۔ کمر۔ خصیتین۔ اور گدا ان سب کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ کیونکہ یہ جملہ گدا کی ہڈیوں کے خول میں واقع ہوئے ہیں۔

مثانہ کا منہ نیچے کیطرف ہے۔ اور پیشاب بہانے والی ناڑیاں اپنے باریک سوراخوں کے ذریعے اسے اطراف سے آہستہ آہستہ بھرتی رہتی ہیں۔ انہی ناڑیوں کے راستے سے دوش مثانے میں داخل ہو کر بیس قسم کا "موتر اگھات" روگ پیدا کر دیتے ہیں۔

اسیطرح بیس ہی قسم کے "پرمیہ روگ" بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ مرم استھان میں ہونے کیوجہ سے یہ سب بیماریاں کرچھر (سخت) شمار کی جاتی ہیں۔

وات تج "موتر کرچھر" میں مثانہ۔ چڈوں اور عضو تناسل میں درد ہو کر تھوڑا تھوڑا اور بار بار پیشاب آتا ہے۔

پت تج "موتر کرچھر" میں زرد۔ سرخ جلن اور درد والا پیشاب آتا ہے۔

کف تج "موتر کرچھر" میں مثانہ اور عضو تناسل بھاری ہو جاتے ہیں۔ ورم ہو جاتا ہے پیشاب لیسدار اور رک رک کر آتا ہے۔

سنپات تج "موتر کرچھر" میں تینوں دوشوں کی علامات پائی جاتی ہیں۔

اشمری (پتھری)۔ اگر وایو مثانے کے منہ کو روک کر پیشاب کو جس میں پت کف یا ویرج ملا ہو۔ خشک کر دے۔ تو بہ ترتیب سخت تر قسم کی پتھری پیدا ہو جاتی ہے

جسطرح گوتوں میں گوردچن پیدا ہوجاتا ہے
یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ سب قسم کی پتھریاں کف کے آسرے ہوتی ہیں۔
پورب لکھشن:۔ مثانے میں ابھارہ ہوجانا۔ اُسکی وجہ سے قریب کے سب دو شبوں میں سخت درد ہونا۔ پیشاب میں بکرے کے پیشاب کی سی بُو آنا۔ پیشاب کا بمشکل آنا۔ بخار اور اروچی یہ پتھری کی علامات قبل المرض کہلاتی ہیں۔
عام علامات:۔ ناف۔ سیون اور مثانے کے سر میں درد ہونا۔ پیشاب کی دھار کا پھٹ کر نکلنا۔ جب پتھری پیشاب کے سوراخ سے ایک طرف ہٹ جائے۔ تو پیشاب کا تکلیف کے بغیر اور گومیدھ رتن کی مانند صاف آنا۔ پتھری کے ہلنے سے اگر مثانے کے اندر زخم ہوجائے تو پیشاب میں خون ملا ہوا۔ خارج ہوتا ہے۔ اور حرکت کرنے پر سخت تکلیف ہوتی ہے۔
واتج اشمری کی وجہ سے درد کی شدت کے سبب بیقرار ہوا ہوا مریض دانتوں کو پیستا ہے۔ کانپتا ہے۔ عضو تناسل کو ملتا ہے۔ ناف کو دباتا اور لگاتار جنچیا ہے پاخانے کے ساتھ ہوا خارج ہوتی ہے۔ اور پیشاب بار بار بوند بوند کر کے آتا ہے۔
واتج پتھری سیاہ رنگ کی۔ روکھی اور آس پاس سے خار دار ہوتی ہے۔
پتج اشمری میں پت کی وجہ سے مثانے میں سخت جلن ہوتی ہے۔ جیسے کوئی چیز آگ پہ پکائی جاتی ہے۔ پتج پتھری بھلاوے کی گٹھلی کے برابر رنگ میں سُرخ۔ زرد اور سیاہ ہوتی ہے۔
کفج اشمری کی حالت میں چبھک پڑتی ہے۔ مثانہ ٹھنڈا اور بھاری معلوم ہوتا ہے اور پتھری نہایت ملائم شہد کے رنگ کی سی یا سفید ہوتی ہے۔
یہ تینوں پتھریاں بچوں ہی کو ہوتی ہیں۔ اور بسہولت پکڑ کر نکالی جاسکتی ہیں۔

بڑے آدمیوں کے وریج کے روکنے سے **شُکر اشمری** پیدا ہو جاتی ہے۔ جو خُصیوں کے درمیان اُس وریج کے وائیو سے سوکھ جانے کے سبب پیدا ہوتی ہے۔ جو اپنے مقام سے حرکت کر کے باہر خارج نہ ہو سکے۔ اور اُسے شکر اشمری بولتے ہیں۔

علامات شُکر اشمری۔ مثانے میں درد۔ پیشاب کا بمشکل خارج ہونا۔ اور خُصیوں کا سُوج جانا شکر اشمری کی علامات ہیں

یہ شُکر اشمری جب دب کر چھوٹی ہو جاتی ہے۔ اور اُس کے ارد گرد کی کچھ جگہ میں خلا ہو جاتا ہے۔ تو وہاں وریج آکر آتے ہی اُس اشمری میں جذب ہو جاتا ہے۔ اسطرح سے وہ بڑھتی رہتی ہے۔

شرکرا۔ وائیو سے ریزہ ریزہ کی ہوئی پتھری شرکرا کہلاتی ہے۔ اور وہ اپنے مقام سے الگ ہو کر پیشاب کے ساتھ خارج ہو جاتی ہے۔ اگر وہ وائیو کے قابو میں رہے تو وہیں جم جاتی ہے۔

وات وستی۔ جو آدمی پیشاب کو روک رکھتے ہیں۔ وائیو اُن کے مثانے کے منہ کو روک دیتا ہے۔ جس سے پیشاب رُک کر درد ہونے لگتا ہے اور خارش ہوتی ہے۔

کبھی وہ اپنے مقام سے ہل کر وستی کو حمل کی طرح بڑا کر دیتا ہے۔ جس میں درد اور جلن بھی ہونے لگتی ہے۔ پیشاب رستا رہتا ہے۔ اُنٹھین ہو جاتی ہے۔ اگر مثانے کو دبایا جائے۔ تو دو دھاروں میں تقسیم ہو کر اور بوند بوند کر کے پیشاب خارج ہوتا ہے اِنہیں **وات وستی** کہتے ہیں۔ ان میں سے اول الذکر وات وستی ایک سخت بیماری ہے۔ اور دوسری وات وستی وائیو کے غلبے کی وجہ سے بہت ہی سخت ہوتی ہے

وات اشٹیلا۔ پاخانے کے راستے اور مثانے کے درمیان میں ٹھہری ہوئی

وائیو چھلی کی شکل کی سخت۔ بےحرکت اور ابھری ہوئی گانٹھ پیدا کر دیتی ہے۔ جسے **وات اشٹیلا** کہتے ہیں۔ اس مرض سے اپھارہ ہو جاتا ہے۔ پاخانہ۔ پیشاب اور باد مخالف رُک جاتی ہے۔

وات کنڈلکا۔ جب وائیو مثانے میں اُلٹی جا کر چکّر کھانے لگتی ہے۔ تو مثانے میں سخت درد ہونے لگتا ہے۔ پیشاب میں بھی چکّر آجاتا ہے۔ چکراہٹ۔ اینٹھن اور گرانی ہو جاتی ہے۔ پیشاب تھوڑا تھوڑا صرف پاخانے کے وقت ہی آتا ہے۔ اسے **وات کنڈلکا** کہتے ہیں۔

موتر اتیت۔ بہت دیر تک روکے رکھنے سے پیشاب یا تو بند ہو جاتا ہے۔ یا رُک رُک کر تھوڑا تھوڑا آتا ہے۔ اسے **موتر اتیت** کہتے ہیں۔ اور اس میں زیادہ درد نہیں ہوتا۔

موتر جٹھر۔ پیشاب کے روکے رکھنے سے اگر وات اُداورت پیدا کرے۔ تو ناف کے نچلے حصے میں پیٹ پیشاب سے بھر جاتا ہے۔ سخت درد ہونے لگتا ہے۔ اپھارہ ہو جاتا ہے۔ کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ اور پاخانہ رُک جاتا ہے اسے **موتر جٹھر** کہتے ہیں

موتر اوتسنگ۔ پیشاب کے سوراخ کی خرابی۔ یا وات کی وجہ سے جو پیشاب کر چلا پڑا ہو۔ اور پیشاب کی نالی یا سپاری میں ٹھہر کر آہستہ آہستہ درد کے ساتھ یا درد کے بغیر خارج ہو۔ تو اس کے ٹوٹ ٹوٹ کر نکلنے اور باقی اندر رہ جانے کی وجہ سے عضو تناسل بوجھل ہو جاتا ہے اسے موتر اتسنگ کہتے ہیں۔

موتر گرنتھی۔ مثانے کے منہ کے اندر کی طرف فوراً ہی گول۔ بےحرکت اور پتھری کی مانند کوئی گانٹھ بن جائے۔ تو اُسے موتر گرنتھی کہتے ہیں۔

موتر شکر۔ جب آدمی کو پیشاب آیا ہوا ہو۔ اور وہ عورت کے ساتھ جماع کرے تو

اگر اُس کا دیرج اپنی جگہ سے ہل کر پیشاب کے پہلے یا بعد میں خارج ہو اور اُس کی شکل راکھ کے پانی کی سی ہو۔ تو اُسے **موتر شکر** بولتے ہیں۔

وِٹ گھات۔ روکھے اور دُبلے آدمی کا وات کے ساتھ اُبھارا ہوا پاخانہ اگر پیشاب کے سوراخ کیطرف چلا جائے۔ تب پیشاب پاخانے کے ساتھ ملکر اور پاخانے کی سی بُو والا آتا ہے۔ اُسے وِٹ وگھات کہتے ہیں۔

اُشن وات۔ ورزش کرنے۔ تیز اور گرم اغذیات کے کھانے۔ پیدل سفر کرنے یا دھوپ کھانے سے بڑھا ہُوا پت وایُو کے ساتھ مثانے میں آکر مثانے اور عضو تناسل میں درد اور جلن پیدا کر دیتا ہے۔ جس سے پیشاب بڑا گرم۔ ٹھہر ٹھہر کر مشکل سے برنگ زرد یا سُرخ یا صرف خون ہی آتا ہے۔ تو اُسے اُشن وات کہتے ہیں۔

موتر کھشئے۔ جس شخص کے بدن میں خشکی زیادہ ہو۔ اور وہ تھکا ماندہ ہو اور اُس کے مثانے میں وات اور پت کا غلبہ ہو جائے۔ تو اُسے پیشاب تھوڑا تھوڑا آتا ہے۔ جلن اور درد ہوتا ہے۔ اُسے موتر کھشئے کہتے ہیں۔

موتر ساد۔ اگر پت اور کف الگ الگ یا دونو اکٹھے وات کے ساتھ مل جائیں۔ تو پیشاب مشکل کے ساتھ زرد۔ سُرخ۔ سفید اور گاڑھا خارج ہوتا ہے۔ جس کے ساتھ جلن بھی ہوتی ہے۔ اور اُسکا رنگ گوروچن یا سنکھ کے چورن کا سا ہوتا ہے۔ اور جب وہ خشک ہو جائے تو اُس میں سب قسم کے رنگ پائے جاتے ہیں۔

پیشاب کے بند ہونے سے جو بیماریاں ہو جاتی ہیں۔ اوپر اُن کا ندان بیان کیا گیا ہے۔ اب اُن امراض کا ندان بتایا جائیگا۔ جن میں پیشاب بکثرت خارج ہوتا ہے ؞

دسواں ادھیائے

پرمیہہ ندان

اقسام۔ پرمیہہ روگ بیس قسم کا ہوتا ہے۔ یعنی کف کیوجہ سے ہونیوالا دس قسم کا۔ پت سے ہونیوالا چھ قسم کا اور وات سے ہونے والا چار طرح کا ہوتا ہے۔

عام بواعث۔ ایسی اغذیات اور کاروائی جن سے میدا۔ پیشاب اور کف بڑھیں عموماً اس روگ کے بواعث ہوتے ہیں۔ جیسے میٹھی کھٹی۔ نمکین۔ مرغن۔ ثقیل۔ لیسدار اور سرد اشیاء۔ نئے دھان۔ سُرا شراب۔ پانی کے کنارے رہنے والے جانوروں کا گوشت۔ گنا۔ گُڑ۔ اور گائے کا دودھ وغیرہ کا نوش کرنا۔ ایک ہی مقام پر زیادہ عرصے تک بیٹھے رہنا۔ اور قواعد کے خلاف سونا۔ اِن سے پرمیہہ روگ پیدا ہو جاتا ہے۔

کف پرمیہہ۔ بگڑا ہوا کف مثانے میں قیام کر کے کف پرمیہہ کو پیدا کر دیتا ہے کیونکہ اس سے کلید (جسمانی رطوبت) پسینہ۔ میدا۔ رس اور گوشت بگڑ جاتے ہیں۔

پت پرمیہہ۔ کف وغیرہ کے زائل ہو جانے پر پیشاب کا سہارا لینے والا پت خون کو بگاڑ کر پت پرمیہہ پیدا کر دیتا ہے۔

وات پرمیہہ۔ اور پت کے زوال پر وایو دھاتوؤں کو مثانے میں لا کر وات پرمیہہ پیدا کر دیتا ہے۔

قابلیت اور ناقابلیت علاج۔ کفج پرمیہہ کو سادھیہ (سہل العلاج) پتج پرمیہہ کو یاپیہ (مشکل العلاج) اور واتج پرمیہہ کو اسادھیہ (لا علاج) شمار کیا جاتا ہے۔

کفج پرمیہہ سَم کریا (مرض کے خواص کے مطابق علاج) ہونے کی وجہ سے سادھیہ ہوتے

ہیں۔ پتیج پرمیہہ اُشٹم کریا (مرض کے خواص کے خلاف علاج) ہونے کے سبب یاپیہ ہوتے ہیں اور واتج پرمیہہ مہا اتیہ (صعب ترین ہونے) کے سبب اسادھیہ ہوتے ہیں۔

عام علامات

پیشاب کا بکثرت اور گاڑھا آنا سب قسم کے پرمیہہ روگوں کی عام علامات ہیں۔

خاص علامات

دوشوں اور دُوشیوں کے ایک جیسا ہونے پر بھی خاص خاص سنیوگوں (ملاپوں) کی وجہ سے پرمیہہ مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔ اور اُن کا یہ اختلاف پیشاب کی رنگت وغیرہ سے معلوم کیا جاتا ہے۔

اُودک میہہ کی علامات۔ اُودک میہہ میں پیشاب صاف بکثرت۔ سفید۔ سرد۔ بے بو۔ پانی کی مانند لیکن قدرے گاڑھا اور لیسدار آتا ہے۔

اِکھشو میہہ کی علامات۔ اِکھشو میہہ میں پیشاب بہت کچھ گنے کے رس کا سا اور شیریں ہوتا ہے۔

سانڈر میہہ کی علامات۔ جو پیشاب رات کا رکھا ہوا صبح کے وقت گاڑھا سا ہو جائے وہ سانڈر میہہ کے وجود کا اظہار کرتا ہے۔

سُرا میہہ کی علامات۔ سُرا میہہ میں پیشاب سُرا کی مانند اوپر سے صاف اور نیچے سے گدلا سا ہوتا ہے۔

پشٹ میہہ کی علامات۔ پشٹ میہہ کے مریض کے پیشاب کرتے وقت رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور اُسے میٹھی کا سا اور نہایت سفید پیشاب آتا ہے۔

شکر میہہ کی علامات۔ شکر میہہ میں ویرج کا سا یا ویرج ملا ہوا پیشاب آتا ہے ؛

رشیت میہہ - کی بیماری میں پیشاب بکثرت - شیریں اور بہت سرد آتا ہے۔

شنیز میہہ کی علامات - آہستہ آہستہ اور تھوڑا تھوڑا پیشاب آنا شنیز میہہ کی علامات ہیں۔

لالا میہہ کی علامات - لالا میہہ کے مریض کے پیشاب میں تاریں سی پائی جاتی ہیں اور وہ لیسدار ہوتا ہے۔

کھشار میہہ کی علامات - کھشار میہہ میں پیشاب بلحاظ بُو - رنگت - ذائقہ اور لمس کے کھشار کی مانند ہوتا ہے۔

نیل میہہ میں پیشاب کا رنگ نیلا ہوتا ہے۔

کال میہہ میں پیشاب مسی کے رنگ کا سا آتا ہے۔

ہارِدر میہہ کی علامات - ہاردر میہہ کے مریض کا پیشاب ہلدی کے رنگ کا - ذائقے میں چرپرا ہوتا ہے اور جلن پیدا کر کے خارج ہوتا ہے۔

مانجشٹ میہہ میں پیشاب مجیٹھ کے پانی کا سا اور بدبودار آتا ہے۔

رکت میہہ کی علامات - رکت میہہ کے مریض کا پیشاب بدبودار - گرم نمکین اور خون کا سا ہوتا ہے۔

وسا میہہ میں پیشاب بار بار چربی سے ملا ہوا آتا ہے - یا محض چربی ہی پیشاب کی بجائے خارج ہوتی ہے۔

مجّا میہہ میں بار بار پیشاب مجّا سے ملا ہوا آتا ہے۔ یا خالی مجّا ہی پیشاب کی بجائے خارج ہوتی ہے۔

ہستی میہہ کا مریض مست ہاتھی کی طرح مسلسل اور حاجت کے بغیر ہی ایسا پیشاب کرتا ہے - جو لسیکا (سیرم) والا اور ایک تار ہوتا ہے۔

مدہومیہہ کی علامات۔ مدہومیہہ کے مریض کو شہد کے ہمشکل پیشاب آیا کرتا ہے۔
مدہومیہہ کی اقسام۔ یہ مرض دو طرح سے پیدا ہوتا ہے۔ اوّل تو دھاتوؤں کے زائل ہو جانے کیوجہ سے وایو کے کوپت ہو جانے پر پیدا ہوتا ہے۔ دوسرا دوشوں سے وایو کا راستہ رُک جانے پر یہ رُکا ہوا وایو اچانک ہی مدہومیہہ کو پیدا کر دیتا ہے اسی سبب سے اس موخر الذکر قسم کے مدہومیہہ میں لحہ بلحہ مثانہ خالی ہوتا اور بھرتا رہتا ہے اول قسم کا مدہومیہہ تو اسادھیہ (لاعلاج) ہوتا ہی ہے۔ لیکن دوسری قسم کا دوشوں کے راستہ روک لینے سے کرچھر سادھیہ (مشکل العلاج) ہوتا ہے۔

سب قسم کے پرمیہہ روگ علاج میں غفلت کرنے سے آخر کار مدہومیہہ ہو جاتے ہیں۔ پیشاب میں مٹھاس تو عموماً سب قسم کے پرمیہہ روگوں میں پائی جاتی ہے لیکن مدہومیہہ میں پیشاب بالکل شہد کا سا ہی ہوتا ہے۔

چونکہ طبعی طور پر ہی جسم میں مٹھاس کی زیادتی ہوتی ہے۔ اسلئے سب قسم کے پرمیہہ روگ۔ مدہومیہہ بھی کہلا سکتے ہیں۔

کفج پرمیہہ روگوں کے عوارض۔ کف پرمیہوں میں ذیل کے عوارض پائے جاتے ہیں۔ بے ہضمی۔ عدم اشتہا۔ قے۔ نیند۔ کھانسی۔ زکام۔

پتج پرمیہوں کے عوارض۔ مثانے اور عضو تناسل میں سوئی چبھنے کا سا درد ہونا۔ فوطوں کا پھٹ جانا۔ بخار۔ جلن۔ پیاس۔ منھ کا ذائقہ ترش ہو جانا۔ غشی اور پاخانے کا ٹوٹ ٹوٹ کر آنا۔ پتج پرمیہوں میں یہ عوارض ہوتے ہیں۔

واتج پرمیہوں کے عوارض۔ اُداورت۔ گلو گرفتگی۔ انقباضِ دل۔ ہمیشہ کھانے کی خواہش کا رہنا۔ درد۔ نیند کا نہ آنا۔ جسم کا سوکھ جانا۔ کھانسی۔ اور دمہ یہ عوارض واتج پرمیہوں میں پیدا ہو جاتے ہیں۔

پرمیہہ روگوں کے علاج میں غفلت کرنے سے مندرجہ ذیل دس قسم کی پھنسیاں سندھی مرموں یا زیادہ گوشت والے مقامات میں پیدا ہو جاتی ہیں۔

(۱) شراوکا (۲) کچھپکا (۳) جالنی (۴) ونتا (۵) الجی (۶) مسورکا (۷) سرکھپکا (۸) پترنی (۹) ودارکا (۱۰) ودردھی

شراوکا کی علامات۔ کناروں کیطرف سے اٹھی ہوئی۔ درمیان سے نیچی سیاہ رنگ کی۔ مواد اور درد والی۔ اور کٹورے کی شکل پڑے کار پھنسی کو شراوکا کہتے ہیں۔

کچھپکا کی علامات۔ اس پھنسی کی شکل کچھوے کی پشت کی سی ہوتی ہے۔ جس میں سخت درد ہوتا ہے۔ چبھک ہوتی ہے۔ چھونے میں ملائم اور جسم کے کسی بڑے مقام میں واقع ہوتی ہے۔

جالنی کی علامات۔ جکڑی ہوئی۔ سراؤں کے جال سے گھری ہوئی۔ چکنے مواد والی۔ بڑے محیط والی۔ درد اور سخت قسم کی چبھک والی اور باریک سوراخوں والی پھنسی جالنی کے نام سے نامزد کیجاتی ہے۔

ونتا کی علامات۔ اس پھنسی میں سخت درد ہوتا ہے گیلی سی ہوتی ہے پشت یا پیٹ پر پیدا ہو جاتی ہے۔ بہت بڑی اور نیلے رنگ کی ہوتی ہے۔

الجی کی علامات۔ یہ پھنسی جس مقام پر پیدا ہونے کے قریب ہوتی ہے۔ وہاں کی جلد میں سخت جلن ہونے لگتی ہے۔ یہ بہت مشکل العلاج ہے۔ جلد پھیل جاتی ہے۔ سرخ اور سیاہ رنگ کی ہوتی ہے۔ مریض کو سخت پیاس لگتی ہے جلد پھٹنے لگ جاتی ہے۔ جلن ہوتی ہے۔ غفلت چھا جاتی ہے۔ اور بخار آگھیرتا ہے

مسورکا کی علامات۔ یہ پھنسی مقدار اور شکل میں مسور کے دانے کے برابر ہوتی ہے

ہے سا اسی سبب سے ہی اِسے مسورکا کہتے ہیں۔

سرکھپکا کی علامات۔ یہ پھنسی سرسوں کی شکل کی اور سرسوں کے دانے کے برابر ہوتی ہے جلدی پک جاتی ہے۔ اور اُس میں سخت درد ہوتا ہے۔ نیز اُس کے ارد گرد بھی سرسوں کے برابر پھنسیاں ہو جاتی ہیں۔

پتّرنی کی علامات۔ یہ پھنسی بہت بڑی ہوتی ہے۔ اور اسکے ارد گرد بہت سی چھوٹی چھوٹی پھنسیاں ہوتی ہیں۔

وِدارکا کی علامات۔ وِدارکا نام والی پھنسی وداری کند کی مانند گول اور سخت ہوتی ہے۔ اسکا مفصل بیان آگے وِدردھی کے بیان میں کیا جائیگا۔

اِن میں سے اول الذکر تینوں پھنسیاں نیز پتّرنی اور ودارکا ناقابل برداشت تکلیف دینے والی اور بہت میدا والی ہوتی ہیں۔ باقی کی پانچوں کی تکلیف ناقابل برداشت نہیں ہوتی۔ اور اُن میں میدا بھی تھوڑی ہوتی ہے۔

اِن پھنسیوں میں مختلف پرمیہوں کے مطابق مختلف دوشوں کا غلبہ ہوتا ہے میدا کی خرابی والے اشخاص کو پرمیہہ کے بغیر بھی یہ پھنسیاں ہو جاتی ہیں۔ اور پورب روپوں (علامات قبل المرض) کے ظاہر ہوئے بغیر ہی یہ یکایک آدباتی ہیں۔

رکت پت۔ جس شخص کو ہلدی کے رنگ کا یا سُرخ رنگ کا پیشاب آئے۔ اور اُس کے ساتھ پرمیہہ کے پورب روپ نہ ہوں۔ اُسے پرمیہہ نہیں کہتے۔ بلکہ اسے رکت پت کہتے ہیں۔

پرمیہہ روگ کے پورب روپ۔ پسینہ آنا۔ اعضائے جسم میں سے بُو آنا اعضا کا ڈھیلا پڑ جانا۔ چارپائی پر لیٹے رہنے یا آسن پر بیٹھے رہنے کو جی چاہنا دل۔ آنکھوں۔ زبان اور کانوں پر لیپ کیا گیا معلوم ہونا۔ جسم کا موٹا ہو جانا۔

بالوں اور ناخنوں کا بہت بڑھ جانا۔ ٹھنڈک کا بھانا۔ گلے اور تالو کا سوکھنا۔ منھ کا ذائقہ میٹھا رہنا۔ ہاتھوں اور پاؤں میں جلن ہونا۔ اور مریض کے پیشاب پر چیونٹیاں کا آنا۔

یہ پرمیہہ روگ کے پوروپ ہوتے ہیں۔ انہیں دیکھکر پرمیہہ روگ قیاس کیا جاتا ہے۔

جب پرمیہہ میں پیشاب شہد کی مانند آئے۔ یا میٹھا اور لیسدار ہو۔ اُسے دیکھکر دو طرح کا خیال آتا ہے۔ کہ آیا وہ کف سے پیدا شدہ ہے اور اسکا علاج اپ ترپن (خشک ادویات کے استعمال) سے کیا جائے۔ یا وایو کیوجہ سے پیدا ہوا ہے اور مریض کے دوش کم ہو گئے ہیں۔ اور سنترپن (مرغن اشیا کے استعمال) سے اسکا علاج کیا جائے۔

جب پہلے پورب روپ دکھائی دیں۔ پھر کفج پرمیہہ نمایاں ہو۔ اسکے بعد وہ پتج پرمیہہ کی شکل میں تبدیل ہو جائے۔ اور آخرکار واتج پرمیہہ بن جائے۔ اُسے لاعلاج سمجھنا چاہئیے۔ لیکن جو واتج پرمیہہ خود بخود یکایک نمایاں ہو جائے وہ سادھیہ (قابل علاج) ہوتا ہے۔ پتج پرمیہہ اگرچہ یاپیہ (مشکل العلاج) ہوتے ہیں۔ لیکن اگر ان میں بھی میدا خراب نہ ہو گئی ہو۔ تو وہ بھی سادھیہ (قابل علاج) ہوتے ہیں۔

گیارھواں ادھیائے

دِدرِدھی۔ وِدرِدھی اور گلم ندان

وِدرِدھی

باسی۔ گرما گرم۔ روکھی اور جلن پیدا کرنے والی اشیا کے کھانے ٹیڑھا ہو کر سونے۔ الٹی حرکات کرنے اور خون کو بگاڑنے والی

اشیا کے استعمال میں لانے سے گوشت ۔میدا۔ ہڈی ۔ سُنایو (پھوں)۔ خون اور کنڈ رائوں سے تعلق رکھنے والا ۔ گہری جڑھ اور بڑے درد والا اندر یا باہر کیطرف جو ورم ہو جاتا ہے اُسے وِدرِدھی کہتے ہیں ۔

اقسام ۔ وِدرِدھی چھ قسم کی ہوتی ہے ۔ (۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج (۴) رکتج اور (۶) ابھی گھاتج ۔

ان میں سے **بیرونی** وِدرِدھی ۔ جس جس حصے میں ہوتی ہے ۔ سخت ۔ گانٹھ کی مانند اور اُبھری ہوئی ہوتی ہے ۔

اندرونی وِدرِدھی سخت مہلک ۔ گہری ۔ جڑھ والی ۔ گولے کی مانند بلمیک[۵۱] کیطرح اُٹھی ہوئی ۔ اور آگ یا ہتھیار کی مانند تیز ہوتی ہے ۔

مقامات ۔ ناف ۔ مثانہ ۔ جگر ۔ کلوم ۔ دل ۔ کوکھ (پہلو) چڈے ۔ گُردے اور گدا وِدرِدھی کے واقع ہونے کے مقامات ہیں ۔

واتج وِدرِدھی کی علامات ۔ واتج وِدرِدھی میں نہایت سخت درد ہوتا ہے ۔ اُسکا رنگ سُرخ سیاہ ہوتا ہے ۔ دیر سے اُٹھتی اور پکتی ہے ۔ اُسکا قیام ناہموار ہوتا ہے ۔ اور اُس میں سے کاٹنے ۔ چیرنے ۔ گھمانے ۔ ابھرنے ۔ بہنے یا سرسرانے کی سی آواز آتی ہے ۔

پتج وِدرِدھی کی علامات ۔ پتج وِدرِدھی کا رنگ سُرخ ۔ تانبے کا سا اور سیاہ ہوتا ہے وہ جلد اُٹھتی اور جلد پک جاتی ہے ۔ اور اُس میں پیاس ۔ غفلت ۔ بخار اور سوزش کی بھی شکایت رہتی ہے ۔

کفج وِدرِدھی کی علامات ۔ کفج وِدرِدھی کا رنگ سفید ہوتا ہے ۔ اُس میں

---

۵۱ دیمک کے گھر کو بلمیک کہتے ہیں ۔

خارش ہوتی ہے۔ وہ دیر کے بعد اٹھتی اور پکتی ہے۔ مریض کا جی متلاتا ہے۔ سردی لگتی ہے۔ جکڑاہٹ ہوتی ہے۔ جمائیاں آتی ہیں۔ کھانے کی خواہش نہیں رہتی اور بدن بھاری ہوجاتا ہے۔

سنپاتج وِدردھی کی علامات۔ سنپاتج وِدردھی میں مندرجہ بالا تینوں اقسام کی علامات ملی جلی پائی جاتی ہیں۔

اندرونی اور بیرونی وِدردھی کی علامات کو اپنی عقل سے سمجھنا وید کے لئے بہت ضروری ہے۔

رکتج وِدردھی کی علامات۔ رکتج وِدردھی کے اردگرد سیاہ رنگ کے پھوڑے ہوتے ہیں۔ اس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ اس میں سخت جلن ہوتی ہے درد بھی ہوتا ہے اور بخار بھی ہوجاتا ہے۔ باقی علامات پت کی سی پائی جاتی ہیں یہ وِدردھی مردوں کو باہر کیطرف اور عورتوں کو اندر کیطرف ہوتی ہے۔

ابھی گھاتج وِدردھی کی علامات۔ کسی ہتھیار وغیرہ کے لگنے سے اگر جسم کے کسی حصے پر زخم لگ جائے۔ تو بدپرہیزی کرنے کے سبب وایو سے منتشر شدہ زخم کی حرارت خون اور پت میں جوش پیدا کر کے ورم پیدا کرتا ہے۔ جسے ابھی گھاتج وِدردھی کہتے ہیں۔ اس میں پت رکت کی سی علامات پائی جاتی ہیں۔ اور سخت قسم کے عوارض پیدا ہوجاتے ہیں۔ جو مختلف مقامات کے لحاظ سے مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔

ناف میں وِدردھی ہونے کی علامات۔ وِدردھی اگر ناف میں ہو۔ تو ہچکی کی شکایت نمایاں ہوجاتی ہے۔

مثانے میں ہونے سے پیشاب بمشکل اور بدبودار آتا ہے۔

جگر میں ہو۔ تو دمہ ہو جاتا ہے۔
تلی میں ہو۔ تو باہر کو سانس نکالنے میں دقت ہوتی ہے۔
کلوم میں ہو۔ تو گلو گرفتگی ہو جاتی ہے۔ اور سخت پیاس لگتی ہے۔
دل میں ہو۔ تو سارے عضو جکڑ جاتے ہیں۔ پرموہ تمک شواس۔ کھانسی اور بے قراری پیدا ہو جاتی ہے۔
کُکھشی (پہلو) میں ہو۔ تو پسلیوں اور کندھوں میں درد ہوتا ہے۔ اور پیٹ پھول جاتا ہے۔
وُنکھشن (چڈوں) میں ہونے سے رانیں جکڑ جاتی ہیں۔ اور اُن میں ہلنے جلنے کی طاقت نہیں رہتی۔
گردوں میں ہونے سے کمر اور پشت جکڑ جاتی ہے۔ اور پسلیوں میں بھی درد ہوتا ہے
گدا میں ہو۔ تو بادِ مخالف رُک جاتی ہے۔

اِن وِدردھیوں کی خامی۔ پختگی اور سڑاند کی علامات شوتھ (سوج) کی مانند سمجھنی چاہئیں۔ اگر وِدردھی ناف کے اوپر کیطرف پکے۔ تو اُسکا مواد منہ کے راستے سے خارج ہوتا ہے۔ اور اگر ناف کے نیچے کیطرف پکے۔ تو گدا کے راستے سے۔ اگر وہ عین ناف میں پختہ ہو۔ تو اُسکا مواد دونو طرف سے خارج ہوگا۔

وِدردھی کے دوش کو اُس کے مواد سے بُرن کی مانند ہی معلوم کرنا چاہئے۔
سنّپات ج وِدردھی اسادھیہ (لاعلاج) ہوتی ہے۔ پکی ہوئی۔ دل۔ ناف۔ اور مثانے میں ٹھہری ہوئی۔ اور اندر یا باہر کیطرف پھٹ جانے والی وِدردھیاں بھی لاعلاج ہوتی ہیں۔

جو وِدردھی اندر ہی پک کے بہنے لگ جائے۔ اور اُسکا مواد منہ کے راستے سے خارج

ہو۔ نیز مریض کمزور ہو اور مختلف عوارض میں مبتلا ہو رہا ہو۔ تو اُسے بھی لاعلاج سمجھیں۔

عورتوں کی چھاتیوں کی سراؤں میں بھی اسیطرح ورم ہو جاتا ہے۔ جو ایام حمل یا زچگی کے اثنا میں واقع ہوتا ہے۔ خواہ اُن میں دودھ ہو یا وہ دودھ سے خالی ہوں۔ اُسکی علامات بابیانتر (بیرونی) وردِھی کی سی ہوتی ہیں۔

یہ وردِھی کنیاؤں (کنواری لڑکیوں) کو نہیں ہوتی۔ کیونکہ اُنکی دودھ کی ناڑیوں کے منہ بہت باریک ہوتے ہیں۔

وردِھی

بگڑ کر رک گئی ہوئی اور ورم و درد پیدا کر دینے والی وایو خصیوں اور چڈوں میں پہنچکر پھل کوشوں کے چاروں طرف بہنے والی ناڑیوں کو دبا کر دونوں پھل کوشوں میں وردِھی پیدا کر دیتی ہے۔

اقسام۔ یہ وردِھی سات قسم کی ہوتی ہے۔ (۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج (۴) رکتج (۵) میدج (۶) موترج اور (۷) انترج۔

موترج اور انترج وردھیاں بھی دراصل وایو کی وجہ سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔ صرف ان کے بواعث میں تھوڑا سا فرق ہوتا ہے۔

واتج وردھی کی علامات۔ واتج وردھی چھونے سے ہوا کی بھری ہوئی مشک کی مانند معلوم ہوتی ہے۔ اور اُس میں روکھاپن پایا جاتا ہے۔ نیز بلاوجہ درد ہوتا ہے۔

پتج وردھی۔ پکے ہوئے گولر کی سی ہوتی ہے۔ اُس میں سوزش اور حرارت پائی جاتی ہے۔ اور وہ پک بھی جاتی ہے۔

کفج وردھی۔ سرد۔ بھاری۔ چکنی اور سخت ہوتی ہے۔ اُس پر خارش ہوتی ہے اور درد تھوڑا ہوتا ہے۔

رکتج وردھی۔ کالے پھوڑوں سے گھری ہوتی ہے۔ اور اس میں پتج وردھی

کی سی علامات پائی جاتی ہیں۔

میدج وردھی - کف کی سی - نرم - اور تاڑ پھل کی مانند ہوتی ہے۔

موترج وردھی - اُس شخص کو ہو جاتی ہے - جسے پیشاب روک رکھنے کی عادت ہو - یہ وردھی مریض کے چلتے وقت پانی سے بھری ہوئی مشک کیطرح چھلکتی ہے اس میں درد بھی ہوتا ہے - چھونے میں نرم ہوتی ہے - مریض کو پیشاب بمشکل آتا ہے اور دونو پھل کوشوں کے نیچے کا مقام کڑا سا ہو جاتا ہے۔

انتر وردھی - وات کو بگاڑنے والی اغذیات کے کھانے - ٹھنڈے پانی میں نہانے - حوائج ضروریہ کے روکنے - حوائج کے خواہ مخواہ پیدا کرنے - بوجھ اُٹھانے پیادہ سفر کرنے - اور اعضاء کو ٹیڑھا کرنے یا دیگر حرکات سے حرکت میں آیا ہوا وایو چھوٹی انتڑیوں کو بے راہ کر کے جب اپنے مقام سے نیچے کیطرف لیجائے - اور چڈوں کے جوڑ میں گانٹھ کی سی سوج پیدا کرے - پھر اُس کے علاج میں غفلت کیجائے - اور اس سبب سے خصیے بڑھ جائیں - اپھارہ - درد اور جکڑاہٹ ہو جائے - اور جب اُسے دبایا جائے تو وہ آواز کر کے اندر کیطرف چلا جائے - اگر چھوڑ دیا جائے - تو پھر وہ اپنے مقام پر آجائے اسے انتر وردھی روگ کہتے ہیں - یہ مرض لاعلاج ہے - اور اُسکی شکل واتج وردھی کی سی ہوتی ہے۔

گلم

گلم یا باد گولہ روگھی - سیاہ اور سرخ سراؤں کی تاروں کے جال سے بنا ہوا ہوتا ہے۔

اقسام - اس کی آٹھ قسمیں ہوتی ہیں (۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج (۴) وات پتج (۵) وات کفج (۶) پت کفج (۷) سنپاتج اور (۸) اٹھواں رکت گلم ہوتا ہے جو صرف عورتوں کو خون حیض کی خرابی کیوجہ سے ہو جاتا ہے۔

اسباب - بخار - قے - اسہال وغیرہ امراض اور قے جلاب وغیرہ مثلاً بیر سے جو شخص دُبلا ہو رہا ہو - اگر وہ وات کو پیدا کرنے والی چیزیں کھائے - یا بھوک لگنے پر ٹھنڈا پانی پی کر غذا کھائے - یا سنان وغیرہ کرے - یا جسم میں ہل چل مچا دینے والی قے کو خود لائے - یا وات وغیرہ حوائج ضروریہ کے زور کو روک رکھے - یا سنیہن (مرغن کرنے) سویدن (پسینہ لانے) کے بغیر ہی جسمانی صفائی کرے - یا جلاب لیکر جلن پیدا کرنے والی اشیا کھالے - یا رطوبت پیدا کرنے والی چیزوں کو کھالے - تو اس کے وات کے غلبے والے دوش الگ الگ یا دو دو ملکر یا سارے ہی ایک دم ملکر یا خون سے ملکر جابسرت میں ٹھہر جاتے ہیں - اور اوپر و نیچے کے حصے کو روک کر گانٹھ کی شکل کا ایک گولا سا پیدا کر دیتے ہیں - جس میں پہلے درد ہوتا ہے اور چھونے یا دبانے سے وہ گولے کی شکل کا دکھائی دیتا ہے -

لاغری کی وجہ سے اور کف - پاخانہ یا پت کے راستے کے رک جانے کے سبب وائو پیٹ میں جگہ بنا کر جب خشکی کی وجہ سے سخت ہو جاتا ہے - اور اپنے مقام میں خراب ہونے سے سوتنتر (آزاد) اور دوسرے مقام میں خراب ہونے سے پرتنتر (غیر آزاد) کہلاتا ہوا غیر مجسم ہونے پر بھی گول پنڈ سا ہو جانے کے سبب مجسم دکھائی دیتا ہوا - واتج گلم کہلاتا ہے -

گلم کے مقامات - یہ مثانے - ناف - دل اور پسلیوں میں ٹھہرا ہوتا ہے -

واتج گلم کی علامات - واتج گلم میں منیا (گردن) اور سر میں درد ہوتا ہے - بخار ہو جاتا ہے - انتڑیاں گونجتی ہیں - ایسا درد ہوتا ہے جیسے کوئی سوئی چبھوتا ہے - پاخانہ رُک جاتا ہے - باہر کا سانس مشکل سے اور بار بار نکلتا ہے - جسم جکڑ جاتا ہے - منھ سوکھ جاتا ہے - بدن دُبلا ہو جاتا ہے - حرارت ہاضمہ بے ترتیب ہو جاتی ہے - چمڑا

چمڑا روکھا ہو کر کالا پڑ جاتا ہے۔ چونکہ واتج گلم کی علت غائی یعنی وایو ایک چنچل (بے قرار) شے ہے۔ اسی سبب سے واتج گلم کے مقام۔ علامات۔ کمی بیشی اور درد کا تعین نا ممکن ہے البتہ گلم والے مقام پر ایسا محسوس ہوتا ہے۔ گویا کیڑیاں چل رہی ہیں۔

پتج گلم کی علامات۔ پتج گلم میں جلن ہوتی ہے۔ ذائقہ کھٹا ہو جاتا ہے غش آتے ہیں۔ پاخانہ ٹوٹ ٹوٹ کر آتا ہے۔ پسینہ آتا ہے۔ پیاس لگتی ہے۔ بخار ہو جاتا ہے۔ جلد وغیرہ کا رنگ ہلدی کا سا ہو جاتا ہے۔ گولے کو چھونا ناقابل برداشت ہوتا ہے وہ جگہ جلتی ہے۔ گرم ہوتی ہے۔ اور وہاں پر بیرونی حرارت بھی ناقابل برداشت اثر دکھاتی ہے

کفج گلم کی علامات۔ کفج گلم میں گلم کا مقام گیلا ہوتا ہے۔ مریض کو کھانے کی خواہش نہیں رہتی۔ مقام مذکور پر درد ہوتا ہے۔ شعیت جوڑ۔ زکام۔ سستی۔ جی متلانے۔ اور کھانسی کی شکایات ہو جاتی ہیں۔ جلد کا رنگ سفید ہو جاتا ہے۔ گلم دبیز اور سخت اور بھاری ہوتا ہے۔ اور وہاں کی جگہ ایسی معلوم ہوتی ہے۔ گویا سوئی ہوئی ہے۔ قائم ہوتا ہے۔ اور وہاں پر دہ دھوڑا الھوڑا ہوتا ہے۔ تمام دوش عموماً اپنے اپنے مقام میں ہی گلم کو پیدا کرتے ہیں۔ اور اپنے اپنے اوقات میں ہی تکلیف دیتے ہیں۔

دو دو دوشوں والے گلموں میں ان ہی دو دو کی ملی جلی علامات پائی جاتی ہیں۔

سنیپاتج گلم میں سخت جلن ہوتی ہے۔ درد ہوتا ہے۔ وہ جلدی پک جاتا ہے۔ دبیز اور ابھرا ہوا ہوتا ہے۔ یہ گلم لا علاج سمجھنا چاہیے۔

رکتج گلم صرف عورتوں ہی کے ہوتا ہے۔ ایام حیض میں۔ نئی زچہ کے۔ اور یونی روگ والی کے۔ وات پیدا کرنے والی چیزوں کے استعمال کرنے سے وایو بگڑ کر خون حیض کو یونی میں روک دیتی ہے۔ اور ہر مہینے اسی طرح خون رک رک کر حمل کی سی علامات والا رکت گلم ہو جاتا ہے۔ مریضہ کو اُبکائیاں آتی ہیں۔ اور حمل کی سی خواہشات

ہوتی ہیں۔ حتیٰ کہ چھاتیوں میں دودھ بھی آجاتا ہے۔ مریضہ دُبلی ہوتی جاتی ہے۔ دایو کے ملاپ اور پت یونی کے سبب سے وات پت کی تمام تکالیف پیدا ہو جاتی ہیں۔ درد۔ جکڑاہٹ۔ جلن۔ اسہال۔ پیاس اور بخار وغیرہ عوارض آگھیرتے ہیں۔ رحم میں بہت درد رہتا ہے۔ اور خراب خون کے یونی میں رُکے رہنے کیوجہ سے یونی میں سے بدبو دار رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے۔ سوئی چبھنے کا سا درد ہوتا ہے۔ یونی پھڑکتی رہتی ہے اور درد رہتا ہے۔ اگرچہ جس طرح سے حمل میں حرکت ہوتی ہے۔ گلم میں ویسی حرکت نہیں ہوتی۔ لیکن اُس میں درد ہوتا ہے۔ البتہ وہ پنڈ سا بنا ہوا گلم کبھی کبھی پھڑکنے لگتا ہے حمل کی حالت میں گربھ بڑھتا ہے۔ اور یہاں پر صرف گلم ہی بڑھتا ہے۔ ہر قسم کے گلم اپنے اپنے دوشوں کے لحاظ سے بدیر پکتے ہیں۔ بعض مرتبہ نہیں بھی پکتے۔

وِدردھی اور گلم میں فرق یہ ہے۔ کہ گلم دیر سے پکتا ہے۔ بعض دفعہ نہیں بھی پکتا۔ مگر ودردھی بہت جلد پک جاتی ہے۔ کیونکہ اُس میں خراب خون کا انجماد ہوتا ہے۔ اسلئے اُس میں جلد سڑاند پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اسیوجہ سے اِسے ودردھی کہتے ہیں۔

گلم جب اندر ہو۔ تو نشانے۔ کرکھ۔ دل اور تلی میں درد ہوتا ہے۔ قوت ہاضمہ کمزور ہو جاتی ہے۔ رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے۔ طاقت کم ہو جاتی ہے۔ پاخانہ اور پیشاب رک جاتے ہیں۔

اگر گلم گوشت دیشکم کے کسی حصے میں باہر کیطرف واقع ہو۔ تو علامات اس کے برخلاف ہوتی ہیں۔ یعنی زیادہ درد بھی نہیں ہوتا ہے۔ رنگ بدل جاتا ہے۔ اور بیرونی حصہ زیادہ اُبھرا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

اُناہ۔ اوپر اور نیچے کے وات کے راستے رُک جانے سے پیٹ میں جو اپھارہ ہوکر

سخت درد ہوتا ہے۔ اُسے آناہ کہتے ہیں۔

اشٹیلا۔ پیٹ میں جھلی کی سی جو ایک سخت گانٹھ سی پڑ جاتی ہے۔ اُسے اشٹیلا بولتے ہیں۔

جس اشٹیلا میں آناہ کی علامات پائی جائیں۔ اور جو اوپر کیطرف ابھری ہوئی ہو۔ اُسے آناہ لِنگ اشٹیلا کہتے ہیں۔

جو اشٹیلا ترچھی ہو۔ اور اوپر کیطرف نہ ابھری ہوئی ہو۔ اُسے پرتیا شٹیلا بولتے ہیں۔

تُونی۔ تیز درد والی جو وایو انتڑیوں سے گدا کیطرف جاتی ہے۔ اُسے تُونی کہتے ہیں۔

اور جو خلاف ازیں گدا کی طرف انتڑیوں کو جاتی ہے۔ اُسے پرتُونی بولتے ہیں۔

گُلم کے پوُرب روپ۔ بکثرت ڈکار آنا۔ پاخانے کا رُک جانا۔ طبیعت کا سیر ہونا۔ وباؤ کو سہار نہ سکنا۔ انتڑیوں میں گونج ہونا۔ اپھارہ اور غذا کو ہضم کرنے کی طاقت نہ رہنا۔ یہ گُلم کی علامات قبل المرض ہوتی ہیں۔

بارھواں ادھیائے

اُدر روگ ندان

یوں تو سب بیماریاں حرارت ہاضمہ کی کمزوری کیوجہ سے پیدا ہوتی ہیں لیکن اُدر روگوں (امراضِ شکم) کا سبب تو خصوصیت سے حرارتِ ہاضمہ کی کمزوری ہی ہے۔

بدہضمی - خراب اغذیات - اور فضلات کا اجتماع اُدر روگوں کو پیدا کر دیتے ہیں۔

جلد - گوشت - اور جوڑوں میں جانے والے وِوِش اور دھاتو پانی بہانے والی ناڑیوں کو اوپر نیچے سے روک کر پران وآیو - حرارت ہاضمہ اور اپان وایو میں بگاڑ اور گھُشتی (پہلو) میں اپھارہ پیدا کر کے اُدر روگوں کو نمایاں کر دیتے ہیں۔

اقسام - اُدر روگ آٹھ قسم کے ہوتے ہیں - (۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج (۴) سنّپاتج (۵) پلیہہ اُدر (۶) بدھ اُدر (۷) کھشت اُدر اور (۸) اُدکودر۔

عام علامات - ان اُدر روگوں کے بیماروں میں ذیل کی علامات عام طور سے پائی جاتی ہیں۔ تالو خشک - ہونٹ سوکھے ہوئے - پاؤں اور پیٹ متورم - چلنے کی حرکت اور طاقت جسمانی کا زائل ہو جانا - غذا کا کم ہو جانا - دُبلا پن اور کوکھوں کا پھُولا ہوا ہونا - اُدر روگوں کے مریض دیکھنے میں پریت رُوپ (مردہ بشکل زندہ) نظر آیا کرتے ہیں۔

پُوَرب رُوپ - بھُوک کا زائل ہو جانا - غذا کا بدیر اور سڑ سڑ کر ہضم ہونا - مریض کا اچھے ہاضمہ اور بدہضمی میں تمیز نہ کر سکنا - شکم سیری کو برداشت نہ کر سکنا - طاقت جسمانی کا دن بدن گھٹتے جانا - تھوڑی دُور چلنے سے سانس کا پھُول جانا - پاخانے کا یا تو زیادہ آنا - یا بالکل نہ آنا - پاؤں میں تھوڑا سا ورم ہو جانا - مثانے کے جوڑوں میں درد ہونا - پیٹ کا تناؤ - زود ہضم اور تھوڑی سی غذا کھانے سے بھی پیٹ کا تن جانا - پیٹ پر رنگین دھاریاں نمایاں ہو جانا - اور پیٹ کی جھُرّیوں کا مٹ جانا - یہ اُدر روگوں کی علامات قبل المرض ہوتی ہیں۔

مشترکہ علامات - سب قسم کے اُدر روگوں میں اونگھ میٹھا میٹھا درد - پیشاب اور پاخانے کی رکاوٹ حرارتِ ہاضمہ کی کمی - جلن - ورم - اپھارہ اور آخر کار

پیٹ میں پانی بھر جانا یہ علامات پائی جاتی ہیں۔

جلودر (آؤ کودر) کی حالت تک جو اُدر روگ نہ پہنچے ہوں۔ اُن میں پیٹ کا رنگ سُرخ ہوتا ہے۔ سوجن نہیں ہوتی۔ اور نہ پیٹ بوجھل ہوتا ہے۔ البتہ وہ سراؤں کے جال سے گھرا ہوتا ہے۔ اور ہمیشہ گڑ گڑ کرتا رہتا ہے۔ وائیو ناف اور انتڑیوں پر دباؤ ڈال کر اور زور کرکے وہیں گم ہو جاتی ہے۔ جس سے دل۔ کمر۔ ناف۔ مقعد اور چڈوں میں درد ہوتا ہے۔ جب وائیو خارج ہوتی ہے تو اُس کے خارج ہونے کی آواز آتی ہے۔ پاخانہ رُک جاتا ہے۔ پیشاب تھوڑا تھوڑا آتا ہے۔ قوت ہاضمہ زیادہ کمزور نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی ہر چیز کے کھاتے پینے کی بھی خواہش ہوتی ہے۔

وات اُدر کی علامات۔ وات اُدر میں ہاتھ۔ پاؤں۔ فوطوں اور کوکھوں پر ورم ہو جاتا ہے۔ کوکھوں۔ پسلیوں۔ پیٹ۔ کمر اور پیٹھ میں درد ہوتا ہے۔ پَروَوں (دو جوڑوں کی درمیانی ہڈیوں) میں ایسا درد ہوتا ہے۔ گویا وہ ٹوٹ رہی ہیں خشک کھانسی ہوتی ہے۔ اعضا ٹوٹتے ہیں۔ جسم کا نچلا حصہ بوجھل ہو جاتا ہے۔ فضلات جمع ہو جاتے ہیں۔ جلد کی رنگت سیاہ سُرخ ہو جاتی ہے۔ پیٹ یکایک بڑھ جاتا اور اچانک ہی کم ہو جاتا ہے۔ اور اُس میں سوئی چبھنے کا سا درد ہوتا ہے پیٹ تن جاتا ہے۔ اور اسپر سیاہ رنگ کی رگیں نمایاں ہو جاتی ہیں۔ ٹھکورنے سے اُس میں سے ہوا کی بھری ہوئی مشک کی سی آواز آتی ہے۔ اور وہ ہوا چاروں طرف گھومتی رہتی ہے۔ جس سے پیٹ میں درد ہوتا ہے اور آواز آتی رہتی ہے۔

پت اُدر کی علامات۔ بخار۔ غشی۔ جلن۔ پیاس۔ ذائقے کا چرپرا پن۔ چکر آنا۔ دست آنا۔ جلد وغیرہ کا زرد پڑ جانا۔ پیٹ پہ سبز زرد اور تانبے کے رنگ کی سراؤں کا نمایاں ہو جانا۔ پیٹ پر پسینہ آنا۔ پیٹ کا گرم ہونا اور جلنا۔ پیٹ

میں سے دھواں اُٹھنا۔ پیٹ کا چھونے میں نرم معلوم ہونا۔ جلدی پک جانا اور تپش ہونا یہ پت اُدر کی علامات ہیں۔

کف اُدر کی علامات۔ کف کیوجہ سے پیدا ہونے والے اُدر روگ میں اعضا ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ سو جاتے ہیں۔ متورم ہو جاتے ہیں۔ اور بھاری ہو جاتے ہیں۔ نیند زیادہ آتی ہے۔ جی متلاتا ہے۔ اروچی (عدم اشتہائے طعام) دمہ اور کھانسی کی شکایات نمایاں ہو جاتی ہے۔ جلد سفید ہو جاتی ہے۔ پیٹ گیلا اور ملائم معلوم ہوتا ہے سفید دھاریوں والا اور بڑا دکھائی دیتا ہے۔ دیر کے بعد بڑھتا ہے دبانے سے سخت اور چھونے سے ٹھنڈا معلوم ہوتا ہے۔ اور قائم اور وزندار ہوتا ہے۔

تردوشج اُدر روگ کی علامات۔ سنپاتج (تردوشج) اُدر روگ تینوں دوشوں میں خرابی آجانے۔ عورتوں کے کھلائے ہوئے خونِ حیض کے کھانے۔ مصنوعی زہر اور دُوشی وِش سے اس طرح پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ ان اسباب سے جمع شدہ دوش خون کے ساتھ شکم میں پہنچکر خرابیاں برپا کر دیتے ہیں۔ جن سے انسان سوکھتا چلا جاتا ہے۔ اور اُسے غش و چکر آنے لگتے ہیں۔ یہ اُدر روگ جلدی پک جاتا ہے۔ اور نہایت سخت ہوتا ہے۔ سردی۔ ہوا چلنے اور ابر کے وقت اسکی تکلیف خصوصیت سے بڑھ جاتی ہے۔

پلیہہ اُدر کی علامات۔ بکثرت غذا کھا کر چلنے۔ کثرتِ ورزش۔ کام کی زیادتی۔ پیادہ پا زیادہ سفر کرنے۔ یا قے یا کسی بیماری کیوجہ سے بائیں پہلو میں ٹھہری ہوئی پلیہہ (تلی) اپنے مقام سے بڑھنے لگ جاتی ہے۔ جو چھلی کی مانند اور ایسی سخت ہوتی ہے۔ جیسے کچھوے کی پُشت۔ اور وہ آہستہ آہستہ بڑھ کر پہلو میں اُدر روگ پیدا کر دیتی ہے۔ جسکی وجہ سے دمہ۔ کھانسی۔ پیاس۔ منہ کا بے ذائقہ پن۔ اپھارہ

بخار - درد - پانڈو[1] رنتا - قے - غشی[2] - جلن اور موہ کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں - پیٹ سرخ یا بے رنگ ہو جاتا ہے - اور اُس پر نیلی اور ہلدی کے رنگ کی دھاریاں نمودار ہو جاتی ہیں -

اگر پلیہہ اُدر کے ساتھ اُداورت - دردِ شکم - اور اپھارہ ہو - تو وات کی خرابی سمجھنی چاہیئے -

اگر اس کے ساتھ موہ - پیاس - سوزش اور بخار ہو - تو پت کی خرابی تصوّر کریں

گرانی - اروچی (عدم اشتہائے طعام) اور سختی کی صورت میں کف کی خرابی سمجھیں

یکرت اُدر - جس طرح بائیں طرف پلیہہ بڑھ جاتی ہے - ویسے ہی دائیں پسلیوں کے نیچے جگر بھی خراب ہو جاتا ہے -

بدھ اُدر روگ کی علامات - پلکوں کا بال یا دوسرا بال اناج کے ساتھ کھا لینے سے - یا بواسیر سے یا اُداورت سے یا انتڑیوں میں چپک جانے والی اشیا کے کھانے سے اگر گدا کا راستہ رُک جائے - اور پاخانہ پت و کف کو روک کر والو کو پت ہو جائے - تو بدھ اُدر روگ ہو جاتا ہے -

اس بدھ اُدر روگ میں جلن ہوتی ہے - پیاس لگتی ہے - بخار ہو جاتا ہے چھینکیں آتی ہیں - کھانسی یا دمہ ہو جاتا ہے - رانیں گری پڑتی ہیں - سر - دل - ناف اور مقعد میں درد ہوتا ہے - مل (پاخانہ اور پیشاب) رُک جاتے ہیں - کھانے کی خواہش نہیں رہتی - قے آتی ہے - پیٹ میں ہوا گم رہتی ہے - پیٹ سخت ہوتا ہے - اور اس پر نیلے اور سرخ رنگ کی سرا اور دھاریاں نمایاں ہوتی ہیں - یا وہ ایسی دھاریوں کے

---

[1] پنجابی بھسا رنگ - [2] غفلت - بے خبری -

بغیر ہی ہوتا ہے۔ لیکن ناف کے اوپر کیطرف سے وہ عموماً گاؤ دُم شکل کا سا ہو جاتا ہے،

چھدّر اُدر کی علامات - اگر ہڈی وغیرہ کا شلیہ غذا کے ساتھ اندر چلا جائے اور اُس سے یا پُرخوری سے انتڑی پھٹ جائے۔ یا پک جائے جس میں سے مواد رِس رِس کر گُدا کے راستے سے خارج ہوتا ہو۔ پھر پاخانے کا رس بھی تھوڑا تھوڑا نکلے جس میں مردار کی بدبو آتی ہو۔ چولیسدار۔ زرد اور سُرخ ہو۔ اور باقی ماندہ اندر ہی رہ کر پیٹ کو بھر دے۔ تو وہ سخت قسم کا اُدر روگ پیدا کر دیتا ہے۔ جو ناف کے نچلے حصے میں بڑھنے لگتا ہے اور اُس میں بہت جلد پانی بھر جاتا ہے۔ اس کے دوش بھی بسُرعت بڑھ جاتے ہیں۔ دمہ اور پیاس کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور چکر آنے لگتے ہیں اُسے چھدّر اُدر کہتے ہیں۔ اسے "پری سرادی" بھی کہتے ہیں۔

اُدکودر یا جلودر کی علامات - سینہ پان وغیرہ کرموں (تدابیر) کے اختیار کرتے ہی کچا پانی پی لینے۔ یا حرارت ہاضمہ کی کمزوری کیوجہ سے کمزور اور دُبلے ہونے کی صورت میں بکثرت پانی پینے سے وات اور کف پانی سے مل کر پانی کے راستوں کو روک دیتے ہیں۔ جس سے پیٹ میں پانی جمع ہوتا جاتا ہے۔ اور پھر وہ بڑھتا جاتا ہے۔ اسے جلودر اور اُدکودر روگ بھی کہتے ہیں۔

پیاس کی کثرت۔ مقعد سے رطوبت کا بہتے رہنا۔ مقعد میں درد ہونا۔ کھانسی دمہ۔ اروچی (عدم اشتہائے طعام) پیٹ پر رنگا رنگ کی سراؤں کے جال کا پھیل جانا۔ چھونے۔ آواز دینے۔ ہلنے اور لرزنے میں پیٹ کا پانی سے بھری ہوئی مشک کی مانند معلوم ہونا۔ پیٹ کا نہایت چکنا۔ سخت اور ناف کا مدوّر ہونا جلودر یا اُدکودر کی علامات ہیں۔

پیٹ کی جملہ امراض کے علاج میں غفلت برتنے سے وات۔ پت اور کف

اپنے مقامات سے الگ ہوکر پختگی اور رقت کے سبب جوڑوں اور ناڑیوں کے سوراخوں کو بھی پتلا کر دیتے ہیں ۔ جس سے پسینہ باہر کے سوراخوں میں رک جاتا ہے اور اس کا رخ ترچھا ہو جاتا ہے ۔ پھر وہ پیٹ میں اپھارہ اور لسبی پیدا کر دیتا ہے اور پیٹ بھاری ۔ سخت ۔ گول ۔ ٹھکورنے سے آواز نہ دینے والا ۔ اور نرم ہو جاتا ہے ۔ نیز اسکی دھاریاں بھی دور ہو جاتی ہیں ۔ اور ناف کے مقام پر چھونے سے سرسرانے کی حالت محسوس ہوتی ہے ۔ اسکے بعد اس میں پانی بھرنا شروع ہو جاتا ہے ۔ کوکھ بہت بڑھ جاتی ہے ۔ ناڑیاں غائب ہو جاتی ہیں ۔ اور آخرکار جلودر کی اول الذکر تمام علامات نمودار ہو جاتی ہیں ۔

داتج اُدر ۔ پتج اُدر ۔ کفج اُدر ۔ پلیہہ اُدر ۔ بستیا بج اُدر ۔ اور جلودر روگ بالترتیب دوسرا پہلے سے مشکل العلاج ہوتے ہیں ۔

باقی ماندہ اُدر روگوں کی زیادہ سے زیادہ میعاد دو ہفتے ہوتی ہے یعنی وہ دو ہی ہفتے میں مریض کو ہلاک کر ڈالتے ہیں ۔

سب قسم کے اُدر روگوں میں جب پانی پیدا ہو جائے اور ارشٹ کی بیان کی ہوئی علامتیں نمودار ہو آئیں ۔ تو انہیں لاعلاج سمجھنا چاہئے ۔

عموماً سارے اُدر روگ طبعاً ہی مشکل العلاج ہوتے ہیں ۔ لیکن طاقت ور اشخاص کو ہونے والے اور ایسے اُدر روگ جن میں ابھی پانی نہیں بھرا ۔ نیز نئے پیدا شدہ اُدر روگ تین سادھیہ ہوتے ہیں ۔ یعنی کوشش کرنے سے انہیں آرام ہو جاتا ہے ٭

تیرھواں ادھیائے

پانڈوروگ (پھبس)۔ شوتھ (ورم) اور وسرپ ندان

اپنے اپنے اول الذکر بواعث سے بگڑے ہوئے دوش جن میں پت کا غلبہ ہو۔ پانڈوروگ کو پیدا کر دیتے ہیں۔ ان میں سے بڑھی ہوئی وات دل میں ٹھہرے ہوئے پت کو باہر پھینک دیتی ہے۔ اور وہ دسوں دھمنیوں کے ذریعے سارے جسم میں پھیل کر کف۔ جلد۔ خون اور گوشت کو بگاڑنے کے بعد خون اور گوشت میں ٹھہر جاتا ہے اور جلد میں پانڈو (سفید) سبز۔ زرد وغیرہ مختلف قسم کے رنگ پیدا کر دیتا ہے۔ جن میں پانڈو رنگ سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ اسلئے اس روگ کو پانڈوروگ کہتے ہیں۔

پانڈوروگ کی علامات۔ پانڈوروگ سے جسم بوجھل ہو جاتا ہے۔ رس وغیرہ ساتوں دھاتو ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ اوج زائل اور خون کم ہو جاتا ہے۔ میدا بھی گھٹ جاتی ہے۔ جسم بے رونق ہو جاتا ہے۔ اندریاں ڈھیلی پڑ جاتی ہیں۔ اعضا شکنی ہوتی ہے۔ دل بیٹھا سا جاتا ہے۔ پلکیں متورم ہو جاتی ہیں۔ بدن گرا پڑتا ہے غصہ بڑھ جاتا ہے۔ تھوک بہت آتا ہے۔ زیادہ بولا نہیں جاتا۔ منھ سے بات نہیں نکلتی۔ غذا اور استری سے نفرت ہو جاتی ہے۔ بال گر پڑتے ہیں۔ حرارت ہاضمہ زائل ہو جاتی ہے۔ ٹانگیں ٹوٹتی ہیں۔ بخار اور دمہ آگھیرتے ہیں۔ کانوں میں سائیں سائیں کی آواز آتی ہے۔ سر چکراتا ہے۔ اور تھکاوٹ ہو جاتی ہے۔ یہ جملہ پانڈو روگ کی عام علامات ہیں۔

پانڈوروگ کی اقسام۔ پانڈوروگ کی پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج (۴) سنّپاتج اور (۵) مرت کارن (مٹی کھانے کیوجہ سے پیدا ہونے والا)۔

پانڈوروگ کے پورب رُوپ (علامات قبل المرض) ۔ دل کا دھڑکنا۔ جلد کا روکھا ہوجانا۔ کھانے کی خواہش نہ رہنا۔ پیشاب زردرنگ کا آنا۔ پسینہ نہ آنا۔ حرارت ہاضمہ کا کمزور ہوجانا۔ دل کا بیٹھا جانا اور جسم میں تھکاوٹ ہوجانا۔ پانڈوروگ کی علامات قبل المرض کہلاتی ہیں۔

واتج پانڈوروگ کی علامات ۔ واتج پانڈوروگ سے جسم میں درد ہوتا ہے چُبھک پڑتی ہے اور بدن کانپتا ہے۔ سرائیں۔ ناخن۔ پاخانہ۔ پیشاب اور آنکھیں سیاہ۔ روکھی اور سُرخ ہوجاتی ہیں۔ سوجن پڑ جاتی ہے۔ اپھارہ ہو جاتا ہے۔ منہ کا مزہ بے ذائقہ ہوجاتا ہے۔ پاخانہ سوکھ جاتا ہے اور پسلی و سر میں درد ہوتا ہے۔

پتج پانڈوروگ کی علامات ۔ پتج پانڈوروگ میں سراؤں۔ ناخنوں۔ پاخانے پیشاب اور آنکھوں کا رنگ سبز اور زرد ہوجاتا ہے۔ آنکھوں میں اندھیرا آجاتا ہے۔ پیاس لگتی ہے۔ پسینہ آتا ہے۔ غش آتے ہیں۔ سردی کی خواہش ہوتی ہے۔ بدبو آتی ہے۔ منہ کا ذائقہ چرپرا ہوجاتا ہے۔ پاخانہ ٹوٹ ٹوٹ کر آتا ہے۔ تُرشی اور جلن ہوتی ہے۔

کفج پانڈوروگ کی علامات ۔ کفج پانڈوروگ میں سراؤں وغیرہ کا رنگ سفید ہوجاتا ہے۔ غنودگی طاری رہتی ہے۔ منہ کا ذائقہ نمکین ہوتا ہے۔ رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ آواز بیٹھ جاتی ہے۔ کھانسی ہوتی ہے۔ اور قے آتی ہے۔

سنّپاتج پانڈوروگ کی علامات ۔ سنّپاتج پانڈوروگ میں اول الذکر تینوں

اقسام کی علامات پائی جاتی ہیں۔ اور وہ نہائت ہی سخت ہوتا ہے۔

مرستج پانڈوروگ کی علامات ۔ مرتکج پانڈوروگ اُسے کہتے ہیں۔ جو مٹی کھانے کیوجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ کسیلی مٹی واؤ کو ۔ شورے والی پت کو اور میٹھی کف کو بگاڑ کر رس وغیرہ کو خراب کر کے روکھی ہونے کی وجہ سے کھانے میں بھی روکھاپن پیدا کر دیتی ہے۔ اور پکی ہوئی نہ ہونے کے سبب سروتوں میں بھر جاتی ہے۔ اور اُن کے سوراخوں کو روک دیتی ہے۔ پھر اول الذکر ترتیب کے مطابق پانڈوروگ ہو جاتا ہے۔ ناف ۔ پاؤں ۔ منہ ۔ اور عضوِ تناسل پر سوج ہو جاتی ہے پاخانے میں کرم نکلنے لگتے ہیں اور پاخانہ ٹوٹ ٹوٹ کر آتا ہے۔ جس میں کف اور خون بھی ملا ہوتا ہے۔

کاملا روگ ۔ جو پانڈوروگی پت پیدا کرنے والی چیزوں کا زیادہ استعمال کرتا ہے اُسے کاملا روگ ہو جاتا ہے۔ اور اس روگ سے کوشٹ (شکم) وشاکھاؤں (بازوؤں اور ٹانگوں) میں رہنے والا پت خون اور گوشت میں جلن پیدا کر دیتا ہے۔ اور آنکھوں ۔ پاخانے ۔ پیشاب ۔ جلد ۔ ناخنوں اور منہ کا رنگ ہلدی کا سا ہو جاتا ہے۔ جلن ہوتی ہے ۔ کھانا ہضم نہیں ہوتا ۔ پیاس کا زور ہوتا ہے ۔ مریض کی اندریاں لاغر ہو جاتی ہیں۔ اور مریض کی شکل مینڈک کی سی ہو جاتی ہے۔

کمبھ کاملا ۔ جس شخص کے جسم میں پت کا غلبہ ہو۔ یہ کاملا روگ اُسے بغیر پانڈوروگ کے بھی ہو جاتا ہے۔ اگر اس کے علاج میں غفلت سے کام لیا جائے ۔ تو اس میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔ اور مرض مشکل العلاج ہو جاتا ہے۔ اسے کمبھ کاملا بھی کہتے ہیں۔

بلیمک روگ ۔ اگر پانڈو روگ میں سبزی۔ سیاہی اور زردی ہو۔ چکر آتے ہوں پیاس لگے۔ عورتوں سے ملکر خوشی نہ ہو۔ ہلکا ہلکا سا بخار رہے۔ غنودگی طاری ہو۔ طاقت زائل ہو جائے۔ اور قوت ہاضمہ دب جائے۔ تو اُسے ہلیمک کہتے ہیں۔ اس کا نام لوڈھر اور النس بھی ہے۔

شوتھ (سوج) کا بیان ۔ جبکہ بگڑی ہوئی وائیو رُک کر بگڑے ہوئے پت خون اور کف کو باہر کی سراؤں میں گھسیڑ دیتی ہے۔ جس سے جلد اور گوشت میں ابھار پیدا ہو جاتا ہے۔ اُسے شوتھ یا سوج کہتے ہیں۔

یہ شوتھ یا سوج تینوں ہی دوشوں کیوجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اسلئے اسے "تردوشج" ہی کے نام سے نامزد کرتے ہیں۔

شوتھ کی اقسام ۔ لیکن خاص اسباب اور علامات کے اختلاف سے اسے نو قسموں پر تقسیم کرتے ہیں۔

(۱) وا تج (۲) پتج (۳) کفج (۴) واتپتج (۵) وات کفج (۶) پت کفج (۷) سنپاتج (۸) ابھی گھاتج اور (۹) وشج۔

اسباب کے لحاظ سے اسے دو طرح کا سمجھنا چاہیئے۔

(۱) نج (اندرونی خرابیوں سے پیدا ہونے والی) (۲) آگنتج (بیرونی بواعث سے پیدا ہونے والی)

وسعت کے لحاظ سے بھی یہ دو ہی طرح کی ہوتی ہے۔

(۱) سروانگج (سارے جسم میں ہونے والی) (۲) ایکانگج (جسم کے ایک حصے میں ہونے والی)۔

موٹائی۔ ابھار اور جماؤ کے لحاظ سے اسے تین قسموں پر تقسیم کیا جاسکتا ہے

اسباب ۔ دوشوں سے پیدا ہونے والی سوج کے عام بواعث یہ ہوتے ہیں

جیسے بیماری (دمن (قے لانا) وریچن (مسہل دینا) وغیرہ کرموں (تدابیر) اور فاقہ کشی سے کمزور ہو جانے والے اشخاص کا بہت جلد زیادہ کھانا کھانے لگ جانا۔ یا ثقیل۔ کھٹی۔ مرغن اور سرد چیزوں کا کھانا۔ یا نمکین۔ کھاری۔ چرپرے اور گرم ساگوں اور گرم پانی کا استعمال کرنا۔ یا زیادہ سونا۔ یا زیادہ جاگنا۔ یا مٹی کھانا۔ یا پالتو جانوروں کے گوشت اور سوکھے گوشت کا استعمال کرنا۔ بے ہضمی۔ محنت۔ جماع۔ بکثرت پیدل سفر کرنا۔ ہچکولوں والی سواری پر سوار ہونا۔ دمہ۔ کھانسی۔ اتیسار۔ بواسیر اُدر روگ۔ پردر روگ۔ بخار ہیضہ۔ السک۔ قے۔ گربھ۔ وسرپ۔ پانڈو روگ اور ایسے ہی دیگر امراض جن کا غلط علاج کیا جائے۔ دوشوں کو چھاتی میں روک کر اوپر کے حصے میں۔ وستی میں روک کر نیچے کے حصے میں اور درمیان میں روک کر درمیانی حصہ میں سوجن پیدا کر دیتے ہیں۔

اگر وہ دوش سارے جسم میں پھیل جائیں۔ تو سارے بدن میں سوج پیدا کر دیتے ہیں۔ اگر خاص خاص اعضا میں رکیں۔ تو اُن ہی اعضا میں سوج پڑ جاتی ہے۔

شوتھ (سوج) کے پوربروپ (علامات قبل المرض) آنکھوں کا جلنا۔ نسوں کا کھنچ جانا۔ اور اعضا کا بھاری ہو جانا شوتھ کی علامات قبل المرض کہلاتی ہیں۔

واتج شوتھ کی علامات۔ واتج شوتھ متحرک اور روکھی ہوتی ہے۔ اس پر کے رونگٹے کھردرے اور رنگت میں سرخ سیاہ ہوتے ہیں اس میں کھنچاوٹ۔ پھڑپھڑاہٹ تود (سوئی چبھنے کا سا درد)۔ ہرش (رونگٹوں کا کھڑا ہونا) بھید (پھٹنے کا سا درد) اور بے حسی پائی جاتی ہے۔ وہ جلدی اُبھر آتی اور جلدی ہی مٹ جاتی ہے۔ اگر اسے دبا کر چھوڑ دیا جائے۔ تو فوراً اپنے ٹھکانے پر آجاتی ہے۔ گرم اور مرغن اشیا کی مالش

سے مریض کو آرام معلوم ہوتا ہے۔ رات کے وقت وہ کم ہو جاتی ہے۔ اور دن میں بڑھ جاتی ہے۔ اور سرسوں کا لیپ کرنے سے جسطرح چن چناہٹ ہوتی ہے۔ ویسے ہی وات سوجھ میں چن چناہٹ ہوتی ہے۔

پت شوتھ کی علامات۔ پت شوتھ کا مقام رنگت میں زرد۔ سرخ اور سیاہ ہو جاتا ہے۔ اس پر کے بال تانبے کے رنگ کے ہوتے ہیں۔ یہ سوجھ جلدی پھیل جاتی ہے اور جلدی مٹ جاتی ہے۔ یہ پہلے پہل درمیانی حصے میں پیدا ہوتی ہے۔ اور باریک ہوتی ہے۔ مریض کو پیاس لگتی ہے۔ جلن ہوتی ہے۔ بخار ہو جاتا ہے۔ پسینہ آتا ہے کلید (رطوبت)، مد (نشہ) اور بھرم (چکر) کی شکایت ہوتی ہے۔ مریض کو سرد چیزیں بھلی لگتی ہیں۔ پاخانہ ٹوٹ ٹوٹ کر آتا ہے۔ جس میں سے سخت بدبو آتی ہے۔ اور مریض ورم کے چھونے کو سہار نہیں سکتا۔ لیکن سوجا ہوا مقام چھونے میں نرم ہوتا ہے۔

کفج شوتھ کی علامات کفج شوتھ کے مقام پر خارش ہوتی ہے۔ بال پانڈو ورن (سفید) ہو جاتے ہیں۔ جلد کا رنگ بھی سفید ہو جاتا ہے۔ سوجھ کا مقام سخت۔ سرد بوجھل۔ چکنا اور ملائم ہوتا ہے۔ سوجھ قائم رہتی ہے۔ جلد پہ ایک جھلی سی آجاتی ہے مریض کو نیند زیادہ آتی ہے۔ قے آتی ہے۔ حرارتِ ہاضمہ زائل ہو جاتی ہے۔ یہ سوجھ دبانے سے پھیل کر جلدی اکٹھی نہیں ہوتی۔ یعنی جلدی ابھار میں نہیں آتی۔ پیدا ہو کر مشکل سے دور ہوتی ہے۔ رات کے وقت بڑھ جاتی ہے۔ اگر اس میں کشتا یا نشتر سے سوراخ کیا جائے۔ تو اس میں سے دیر کے بعد مواد نکلنا شروع ہوتا ہے لیکن خون نہیں نکلتا۔ لیکن ہر وقت مریض کی یہ خواہش رہتی ہے۔ کہ کوئی شخص اسے چھوتا اور حرارت پہنچاتا رہے۔

دوندوج شوتھوں میں ان کے دو نو دوشوں کی ملی جلی علامات پائی جاتی ہیں اور

سنپاتج شوتھ میں تینوں اول الذکر اقسام کی ملی جلی علامات پائی جاتی ہیں۔
ابھی گھاتج شوتھ یعنی جو سوج چوٹ وغیرہ سے پیدا ہو۔ وہ عموماً شستر کے چھیدن (کاٹنے) بھیدن (پھاڑنے) اور زخم لگنے سے۔ برفانی ہوا سے سمندری ہوا سے۔ بھلاوے اور کونچ کے چھونے سے۔ اور کساروں[۱] کے لگنے سے پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ سوج پھیل جانے والی ہے۔ بہت گرم ہوتی ہے۔ اس کا رنگ سُرخی مائل ہوتا ہے۔ اور اس میں عموماً پت کی علامات پائی جاتی ہیں۔
وشج شوتھ کی علامات۔ وشج شوتھ (زہریلی سوج) زہریلے جانوروں کے چھو جانے۔ اُن کے پیشاب کر دینے۔ دانتوں والے جانوروں کے (خواہ وہ بے زہر بھی ہوں) دانت اور ناخن لگنے۔ زہریلے جانوروں کے پاخانہ۔ پیشاب اور ویرج سے آلودہ کپڑا چھو جانے۔ زہریلے درختوں کی ہوا چھونے۔ اور زہریلے نسخوں کے دھونے سے وشج شوتھ ہو جاتی ہے۔ جو نرم۔ متحرک۔ اور دیرپا ہوتی ہے اور بہت جلد جلن اور درد پیدا کر دیتی ہے۔

جو سوج تازہ اور عوارض سے پاک ہو۔ وہ قابل علاج (سادھیہ) ہوتی ہے۔ جن شوتھوں (اورام) کا بیان "وات وگیانیہ ادھیائے" میں کیا گیا ہے۔ وہ لاعلاج (اسادھیہ) ہوتی ہیں۔

وسرپ کا بیان۔

وسرپ آٹھ قسم کا ہوتا ہے۔
(۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج (۴) وات پتج (۵) وات کفج (۶) پت کفج (۷) سنپاتج اور (۸) ابھی گھاتج۔

---

[۱] وہ تیز رو ہیں جو نباتات کے پتوں کے قدرتی طور سے پیدا ہوتی ہے۔ کسار کہلاتی ہے۔

اِس کے تین ادھشٹان (مقام) ہوتے ہیں۔ (۱) باہر (۲) اندر (۳) باہر اور اندر دونو۔

بلحاظ مقامات یہ روگ بالترتیب پہلے سے دوسرا مشکل العلاج ہوتے ہیں۔ ان میں دوش اپنے اپنے بگاڑنے والی خصوصاً جلن پیدا کرنے والی چیزوں کے استعمال سے بگڑ کر سارے جسم میں پھیل جاتے ہیں۔ اور باہر ٹھہرے ہوئے باہر کی طرف۔ اندر ٹھہرے ہوئے اندر کی طرف۔ اور اندر و باہر دونو جگہ ٹھہرے ہوتے دونو جگہ وسرپ روگ پیدا کر دیتے ہیں۔

اندرونی وسرپ مرم ستھانوں میں تپش ہونے سنوہ (غفلت طاری ہو جانے) ناک کان وغیرہ میں زیادہ تکلیف ہو جانے۔ پیاس کی کثرت۔ ویگوں (حوائج ضروریہ) کی بے ترتیبی۔ حرارت ہاضمہ اور طاقت کے زائل ہو جانے سے اندرونی وسرپ پیدا ہوتا ہے۔ اور **بیرونی وسرپ** اِن کے خلاف بواعث سے نمایاں ہوتا ہے۔

واتج وسرپ کی علامات۔ واتج وسرپ میں وات جور کی تمام تکالیف پائی جاتی ہیں۔ سوجن۔ پھڑ پھڑاہٹ۔ تود (چبھک)۔ بھید (پھٹنے کا سا درد) آیام (کھنچے جانے کی سی تکلیف) اور رونگٹوں کا کھڑے ہو جانا یہ شکایات نمایاں ہو جاتی ہیں۔

پتج وسرپ کی علامات۔ پتج وسرپ میں سوجن جلد جلد پھیلتی جاتی ہے پت جور کی سی علامات پائی جاتی ہیں۔ اور وسرپ مذکور بہت سُرخ ہوتا ہے۔

کفج وسرپ کی علامات۔ کفج وسرپ کے مقام پر خارش ہوتی ہے۔ مقام مذکور چکنا سا ہوتا ہے۔ اور کف جور کی سی تکالیف پائی جاتی ہیں۔

سب قسم کے وسرپ علاج میں غفلت کرنے سے اپنے اپنے دوشوں کی علامات

والے پھوڑوں سے بھر جاتے ہیں۔ اور جب پک کر پھوٹ جاتے ہیں۔ اپنے اپنے بُرن کی علامات اختیار کر لیتے ہیں۔

وات پتج وسرپ کی علامات۔ بخار۔ قے۔ غشی۔ دست۔ پیاس۔ چکر۔ ہڈیاں ٹوٹنا۔ حرارت ہاضمہ کا زوال۔ تمک شواس۔ اروچی (عدم اشتہائے طعام) سارے جسم پر انگارے پھیلے ہوئے معلوم ہونا۔ وسرپ جس جس مقام تک بڑھتا چلا جائے۔ اُسکا بھی ویسا ہی ہوتے جانا۔ جیسے انگار ٹھنڈا ہوکر۔ سیاہ نیلا اور سرخ ہو جاتا ہے۔ یا آگ سے جل کر جیسے پھپھولے پڑ جاتے ہیں۔ وسرپ والے مقام کا ویسے ہی ہو جانا۔ وات پتج وسرپ کی علامات ہیں۔

اگنی وسرپ۔ وسرپ مذکور جس جس مرم سخفان کے قریب ہو۔ اُسی کے مطابق اُس کی رفتار ہوتی ہے۔ اس میں وات کا زور ہو جانے سے عضو مذکور کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ مریض کی ہوش ماری جاتی ہے۔ نیند زیادہ آتی ہے۔ دمہ اور ہچکی ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں بیمار کو بستر۔ زمین یا آسن پر کہیں بھی چین نہیں آتا۔ اِن حرکات سے اُسکا من اور جسم تھک کر چکنا چور ہو جاتا ہے۔ اور کئی مرتبہ اُسے ایسی نیند آجاتی ہے۔ جس میں سے اُسے جگانا بھی بعض دفعہ محال ہوتا ہے۔ اِسے "اگنی وسرپ" کہتے ہیں۔

گرنتھی وسرپ۔ کف سے رُکی ہوئی وایو جب اُس کف کو بہت جگہہ یا بڑھے ہوئے خون والے کے خون کو جلد۔ سرا۔ سنایو اور گوشت میں منتشر کر دیتی ہے۔ اور اُس سے گانٹھوں کی مالا سی بن جاتی ہے۔ جو لمبی۔ چھوٹی۔ گول۔ سخت اور کھردری ہوتی ہیں۔ اگر خون کیوجہ سے اُنکی پیدائش ہو۔ تو سخت درد۔ بخار۔ دمہ۔ کھانسی اتیسار (اسہال)۔ مکھ شوش (منہ سوکھنا)۔ ہچکی۔ قے۔ بھرم (چکر)۔ موہہ (بے سُدھی)۔ وِورنتا (رنگ کی تبدیلی) غشی۔ اعضا شکنی۔ اور ضعف ہاضمہ کی شکایات

پیدا جاتی ہیں۔ اِسے گرنتھی وسرپ کہتے ہیں۔ جو کف اور وات کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے۔

کف پتج وسرپ کی علامات ۔کف پت کی وجہ سے پیدا ہونے والے وسرپ میں بخار۔ جکڑاہٹ۔ نیند۔ غنودگی۔ سردرد۔ اعضا کا ڈھیلا پڑ جانا۔ بےچینی۔ بکواس۔ اروچی (عدم اشتہائے طعام)۔ بھرم (چکر آنا)۔ غشی۔ ضعف ہاضمہ۔ استخوان شکنی۔ پیاس۔ اندریوں کا بھاری ہو جانا۔ اور سروتوں میں آم (کچے رس) کا داخل ہو جانا وغیرہ علامات پائی جاتی ہیں۔ یہ عموماً آم آشئے (معدے) ہی سے شروع ہوتا ہے۔ اور اسکا اثر ایک ہی مقام تک محدود رہتا ہے۔ درد بھی زیادہ نہیں ہوتا۔ نہایت سُرخ۔ زرد اور سفید رنگ کی پھنسیاں ہو جاتی ہیں۔ مور کے گلے کی سی سوج ہوتی ہے جو سیاہ چکنی اور بھاری ہوتی ہے۔ اور پکنے میں گہری چلی جاتی ہے۔ نیز بہت گرم ہوتی ہے۔

کردم آکھیہ وسرپ ۔جب اس وسرپ میں رطوبت آجاتی ہے۔ تو یہ پھٹ جاتا ہے۔ اور اس میں کیچڑ کا سا پھٹا ہوا گوشت پیدا ہو جاتا ہے۔ جس میں سے مردار کی سی بُو آتی ہے اُسے کردم آکھیہ وسرپ کہتے ہیں۔

سنّپاتج وسرپ ۔سب دوشوں سے پیدا ہوتا اور سبھی دھاتوؤں میں پھیلا ہوتا ہے۔ بیرونی اور زخم وغیرہ کیوجہ سے وائیو بگڑ کر خون اور پت کو بگاڑ دیتا ہے۔ اور اس میں کلتھ کی مانند پھوڑے پھوڑے ہو جاتے ہیں۔ جن کا رنگ سیاہ سُرخ ہوتا ہے۔ اس میں ورم۔ بخار۔ درد اور جلن ہوتی ہے۔ اول الذکر الگ الگ تینوں دوشوں سے پیدا ہونے والے وسرپ سادھیہ (قابل علاج) ہوتے ہیں۔ دوندوج (دو دو دوشوں والے) مگر عوارض سے خالی وسرپ بھی سادھیہ

(قابل علاج) ہوتے ہیں۔

لیکن ابھی گھلتج۔ اور ستنپاتج و سرپ کو اسادھیہ (لاعلاج) سمجھنا چاہئیے۔ نیز جو مرم ستھان میں جا پہنچے ہوں۔ جن میں سرا۔ سنایو اور گوشت پھٹ گئے ہوں۔ جو چپ چپے ہوں۔ اور جن میں سے مردار کی سی بو آتی ہو وہ بھی اسادھیہ (لاعلاج) ہوتے ہیں۔

چودھواں ادھیائے

کشٹ (کوڑھ) پھل بہری (برص) اور کرمی روگ ندان

متھیا (غلط) آہار (کھانے پینے) اور بیوہار (طرز عمل) سے خصوصاً متضاد اغذیات کے استعمال سے۔ بھلے پرشوں کی نندا (غیبت) سے۔ بیگانہ مال چھین لینے وغیرہ بداعمال سے۔ اور اس جنم یا پچھلے جنموں کے کئے ہوئے پاپ کرموں سے حرکت میں آئے ہوئے مل (فضلات) سراؤں میں داخل ہو کر اور ترچھا پن اختیار کر کے جلد۔ لسیکا (سیرم) خون اور گوشت کو بگاڑ کر ان میں شتھلتا (ڈھیلا پن) پیدا کر کے باہر کا رخ کرتے ہیں۔ جس سے جلد کا رنگ بگڑ کر کشٹ روگ (کوڑھ) پیدا ہو جاتا ہے۔

کشٹ کی وجہ تسمیہ۔ اس روگ کو کشٹ اسلئے کہتے ہیں کہ علاج میں غفلت کرنے سے وقت پا کر یہ سارے جسم کو بدنما بنا دیتا ہے۔ اور دھاتوؤں میں پہنچکر رطوبت پیدا کر کے سوید (پسینہ) کلید (رطوبت) اور سڑاند کے ساتھ کرم پیدا کر دیتا ہے۔ جو بہت باریک اور نہایت سخت ہوتے ہیں۔ اور وہ کرم بالوں۔ جلد۔ سنایو۔ دھمنیوں اور ترن استھیوں کو بہ ترتیب کھائے جاتے ہیں۔ اسے شوتر روگ (پھل بہری) کہتے ہیں۔

اسلئے شوتر (پھل بہری) کو باہر کا کوڑھ کہا جاتا ہے۔

کشٹ کی اقسام۔ کشٹ روگ (کوڑھ) سات قسم کا ہوتا ہے (۱) وراتج (۲) پتج (۳) کفج (۴) وات پتج (۵) وات کفج (۶) پت کفج اور (۷) سنپاتج۔ ان ساتوں اقسام میں سے زیادہ تر عموماً سنپاتج کوڑھ ہی ہوا کرتا ہے۔

وات کی وجہ سے پیدا ہونے والا کوڑھ **کاپال کشٹ** کہلاتا ہے۔

پت کی وجہ سے پیدا ہونے والے کو **اودمبر کشٹ** کہتے ہیں۔

کف کی وجہ سے پیدا ہونے والا کوڑھ **منڈلا کھیہ** کہلاتا ہے۔

وچرچکا اور **رکھشا کھیہ** وات پت کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

چرم آکھیہ۔ ایک آکھیہ۔ کیٹھ۔ سدھم۔ السں۔ اور وپادکا کشٹ وات کف کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

دورو۔ شتارشی۔ پنڈریک۔ وسپھوٹ۔ پاما اور **چرم دل کشٹ** پت کف کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

کاکن کشٹ سنپات کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

ان میں سے کاپال۔ اودمبر۔ منڈلا کھیہ۔ دورو۔ کاکن۔ پنڈریک اور رکھشا کھیہ یہ ساتوں مہاکشٹھ کہلاتے ہیں۔

کشٹ کے پورب روپ (جذام کی علامات قبل المرض)۔ جلد کا چھونے میں نہایت نرم یا نہایت سخت ہونا۔ بکثرت پسینہ آنا۔ یا پسینہ بالکل نہ آنا۔ رنگت کا بدل جانا۔ جلد میں جلن اور خارش ہونا۔ جلد کا سو جانا۔ تود (سوئی چبھنے کا سا درد ہونا)۔ بدن پر چانخ پڑنا۔ تکان۔ زخموں میں زیادہ درد ہونا۔ ان کا جلدی پیدا ہو جانا۔ اور دیر تک قائم رہنا۔ انگور لائے ہوتے زخموں کا روکھا معلوم ہونا۔

اور تھوڑے سے سبب سے ہی اُن کا خراب ہو جانا۔ رونگٹوں کا کھڑا ہو جانا اور خون کا سیاہ پڑ جانا کشٹ روگ کی علاماتِ قبل المرض ہوتی ہیں۔

کاپال کشٹ کی علامات۔ کاپال کُشٹ کا رنگ سیاہ اور سُرخ ہوتا ہے۔ وہ ٹھیکرے کی مانند ہوتا ہے۔ اس میں جلد روکھی۔ سوئی ہوئی اور کھُردری ہوتی ہے اِس کُشٹ کا پھیلاؤ غیر معین ہوتا ہے۔ اِس پر بدوضع سے بال ہوتے ہیں۔ چبھک پڑتی ہے۔ تھوڑی تھوڑی خارش بھی ہوتی ہے۔ اور جلد پھیل جاتا ہے۔

اُودُمبر کُشٹ کی علامات۔ اُودُمبر کُشٹ میں جلد پکے ہوئے گولر اور تانبے کے رنگ کی سی ہو جاتی ہے۔ جس میں سفید رنگ کے رونگٹے ہوتے ہیں۔ اور سرائیں باہر کو نکلی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ اِس میں کثرت سے رطوبت ہوتی ہے اور اندر سے سُرخ ہوتا ہے۔ جلن اور درد کی کثرت ہوتی ہے۔ وہ جلدی پیدا ہو کر پھٹ جاتا ہے۔ نیز اُس میں کرم پیدا ہو جاتے ہیں۔

منڈلا کھیہ کُشٹ کی علامات۔ منڈلا کھیہ کُشٹ کا مقام سخت۔ چھلی دار۔ بوجھل۔ سفید اور سرخ ہوتا ہے۔ وہ بہت آہستہ سے پھیلتا ہے۔ اِس کے حلقے ایک دوسرے سے ملے اور ابھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ جن میں خارش بہت ہوتی ہے۔ رطوبت بھی بہت بہتی رہتی ہے۔ اور کرموں کی بھی کثرت ہوتی ہے اِس کے حلقوں کے کنارے نرم۔ اور زردی مائل ہوتے ہیں اور حلقوں کے اندر حلقے پائے جاتے ہیں۔

وِچرچکا کُشٹ کی علامات۔ وِچرچکا کُشٹ میں خارش ہوتی ہے پھُنسیاں ہو جاتی ہیں۔ رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ اور کُشٹ میں سے لسیکا (سیرم) نکلتا رہتا ہے۔

رِشیہ جِہوا یا رکھشا کھیہ کی علامات۔ رکھشا کھیہ کُشٹ سخت۔ پتلا۔

سُرخ کناروں والا۔ اندر سے سیاہ رنگ اور ہموار ابھرا ہُوا ہوتا ہے۔ اُس میں چھلک پڑتی ہے۔ جلن اور درد ہوتا ہے۔ چپ چپاہٹ بھی ہوتی ہے۔ اور سخت قسم کی پھنسیوں والا ہوتا ہے۔ اِسکی شکل ریچھ کی زبان کی سی ہوتی ہے اور اِس میں کِرم بھی بکثرت ہوتے ہیں۔

چرم آکھیہ کی علامات۔ چرم آکھیہ کُشٹ میں جلد بدن چھونے سے ہاتھی کے چمڑے کی مانند سخت ہوتی ہے۔

ایک آکھیہ کُشٹ کی علامات۔ ایک آکھیہ کُشٹ کا محیط بہت بڑا ہوتا ہے۔ اُس میں پسینہ نہیں آتا۔ اسکی وضع مچھلی کے چاندوں کی سی ہوتی ہے۔

کِسبھ کُشٹ کی علامات۔ کِسبھ کُشٹ روکھا۔ چھونے میں کِن[۱] کی مانند سخت خارش والا۔ سخت اور سیاہ ہوتا ہے۔

سِدھم کُشٹ کی علامات۔ سِدھم کُشٹ باہر کیطرف سے روکھا۔ اور اندر سے چکنا ہوتا ہے۔ لیکن رگڑ جائے تو اِس میں سے گرد سی جھڑتی ہے چھونے میں ملائم۔ باریک۔ سفید۔ اور تانبے کے رنگ کا۔ تونبی کے پھول کا ہم وضع اور عموماً جسم کے اوپر کے حصّے میں واقع ہوتا ہے۔

السک کی علامت۔ سُرخ گانٹھیں جن میں خارش بھی ہو۔ السک کہلاتی ہیں۔

وِپادکا کی علامات۔ جبکہ ہاتھ پاؤں پھٹ کر اُن میں سخت درد ہو۔ تھوڑی تھوڑی خارش بھی ہوتی ہو۔ اور سُرخ رنگ کی پھُنسیاں ہو جائیں۔ اُنہیں وپادکا کہتے ہیں۔

---

[۱] پنجابی میں پڑا پڑنا بولتے ہیں۔ یعنی کسی حصہ جسم کا سخت کام کی وجہ سے سخت ہو جلنا۔

ودّروکی علامات - اس کی شاخیں کھبل گھاس (دُور وا) کی مانند طول و طویل اور اس کی وضع قطع السی کے پھُول کی سی ہوتی ہے۔ اسکے حلقے ابھُرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور اُن میں خارش ہوتی رہتی ہے۔ یہ آپس میں مل کر پھیلتا جاتا ہے۔

شتارشی یا شتار وکُشٹ کی علامات - شتارشی کُشٹ کی جڑ موٹی ہوتی ہے۔ اس کشٹ میں درد اور جلن ہوتی ہے۔ رنگ سُرخ سیاہ ہوتا ہے۔ بہت سے پھُوڑے ہو جاتے ہیں۔ مواد لگنے سے بڑھتا جاتا ہے۔ اور عموماً پہلے جنموں کے کرموں کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

پنڈریک کشٹ کی علامات - اس کُشٹ کے کنارے سُرخ اور درمیانی حصہ سفید رنگ کا ہوتا ہے۔ اس میں درد خارش اور جلن ہوتی ہے۔ مقام مذکور اُبھرا ہوا ہوتا ہے۔ ارد گرد پدم کے پتے کی سی سُرخ لکیریں ہوتی ہیں۔ اور خون و لسیکا (سیرم) گاڑھے اور کثیر مقدار میں خارج ہوتے ہیں۔ یہ کُشٹ بہت جلد پھٹ جاتا ہے۔

وِسپھوٹ کی علامات - وسپھوٹ کشٹ میں سفید اور سُرخ رنگ کے پھوڑے ہو جاتے ہیں۔ اور جلد پتلی پڑ جاتی ہے۔

پاما کی علامات - یہ باریک۔ سیاہ۔ اور سُرخ رنگ کی پھُنسیاں ہوتی ہیں جن میں خارش ہوتی ہے۔ رطوبت نکلتی ہے۔ اور بہت درد ہوتا ہے۔ یہ عموماً چوتڑوں ہاتھوں اور کہنیوں میں ہوتی ہیں۔

چرم دل کی علامات - یہ وسپھوٹ کی مانند ہی ہوتا ہے۔ لیکن یہ سپرش (چھونے) کو برداشت نہیں کر سکتا۔ اس میں خارش اور سوئی چبھنے کا سا درد ہوتا ہے۔ رنگ سُرخ اور پھٹا ہوا ہوتا ہے۔

کاکن کی علامات - کاکن کُشٹ میں سخت قسم کی جلن اور درد ہوتا ہے۔

یہ پہلے سُرخ۔ سیاہ اور موسنجا[5] کے پھل کی مانند ہوتا ہے۔ بعد میں کُشٹ کی جملہ علامات نمایاں ہو جاتی ہیں۔ نیز ہر طرح کی تکلیف اور مختلف قسم کے رنگ نمودار ہو جاتے ہیں دوش بھید بیہ ادھیائے میں جو علامات اور کرم بتائے گئے ہیں۔ اُن سے کُشٹوں میں دوشوں کی زیادتی کو معلوم کرنا چاہیئے۔

جس کُشٹ میں سب دوشوں کا غلبہ پایا جائے۔ اُسکا علاج چھوڑ دینا چاہیئے نیز اُس کُشٹ کا علاج بھی ترک کر دیں۔ جس میں ارشٹ کی علامات نمایاں ہو جائیں یا جو ہڈیوں۔ مغز اور ویرج تک جا پہنچا ہو۔

میدا تک پہنچا ہوا کُشٹ یا پیہ ہوتا ہے۔ یعنی جب تک اُس کا علاج ہوتا ہے مرض کو آرام رہتا ہے۔ جب علاج چھوڑ دیا جائے۔ مرض بھی زور پکڑ لیتا ہے۔ دو ایسے دوشوں کی وجہ سے پیدا شدہ کُشٹ جن میں پت بھی شامل ہو اور جو خون اور گوشت تک جا پہنچا ہو۔ کرچھر سا دھیہ (مشکل العلاج) ہوتا ہے۔

لیکن وات کف سے پیدا ہونے والا۔ صرف جلد میں ہونے والا اور ایک ہی دوش سے پیدا شدہ کُشٹ مشکل العلاج نہیں ہوتا۔

محض جلد میں ہونے والے کُشٹ میں چیچک پڑتی ہے۔ رنگت بدل جاتی ہے اور روکھاپن پایا جاتا ہے۔

اگر وہ خون میں ہو۔ تو پسینہ آتا ہے۔ جلد بے حس ہو جاتی اور سو جاتی ہے اور جسم متورّم ہو جاتا ہے۔ نیز جلد والے کُشٹ کی علامات پائی جاتی ہیں۔

اگر وہ گوشت میں ہو۔ تو اُس سے ہاتھ اور پاؤں میں پھوڑے ہو جاتے ہیں۔

---

[5] ایک پودا از قسم سنکو ہوتا ہے۔

اور جوڑوں میں رطوبت بڑھ جاتی ہے۔ نیز اول الذکر دو نو اقسام کی علامات پائی جاتی ہیں۔ اگر وہ میدا میں جا پہنچا ہو۔ تو طاقتِ رفتار زائل ہو جاتی ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا عضو کاٹا جا رہا ہے۔ نیز اول الذکر دھاتوؤں کی علامات پائی جاتی ہیں ہڈی اور مغز تک جا پہنچنے کی صورت میں ناک جھڑ جاتا ہے۔ آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ آواز ماری جاتی ہے۔ اور جب کوئی زخم لگے۔ تو اس میں کیڑے پڑ جاتے ہیں نیز اول الذکر دھاتوؤں کی جملہ علامات پائی جاتی ہیں۔

جب وہ ویریہ تک جا پہنچا ہو۔ تو مریض کے زن و فرزند کو تکلیف ہوتی ہے نیز اول الذکر جملہ دھاتوؤں کی تمام علامات نمایاں ہوتی ہیں۔

شوتر (برص) کا بیان - شوتر (پھل بہری) بھی کوڑھ ہی کی طرح پیدا ہونیوالا ایک روگ ہے۔ علی ہذا القیاس کلاس روگ بھی۔ اور وہ بہت سخت ہوتا ہے۔ اس میں سے مواد نہیں رستا۔

شوتر روگ تینوں دوشوں سے تین دھاتوؤں میں حسب ترتیب ذیل پیدا ہوتا ہے۔ یعنی وات سے خون میں۔ پت سے گوشت میں اور کف سے میدا میں۔

وات کی وجہ سے پیدا ہونے والا شوتر روگ روکھا اور سرخ ہوتا ہے۔

پت سے پیدا ہونے والا رنگ میں تانبے کا سا اور کنول پتر کی مانند ہوتا ہے اس میں جلن ہوتی ہے۔ اور اس کے رونگٹے جھڑ جاتے ہیں۔

جو شوتر کف سے پیدا ہو۔ وہ سفید۔ گاڑھا۔ بوجھل اور خارشتی ہوتا ہے رکت (خون) مانس (گوشت) اور میدا میں اسی ترتیب سے تینوں قسم کے شوتر روگ پیدا ہوتے ہیں۔ اور بہ ترتیب ایک سے دوسرا سخت تر ہوتا ہے۔

جس شوتر (برص) کے رونگٹے سفید نہ ہوئے ہوں۔ جو بہت گھنا نہ ہو۔ اور

دوُر دوُر ہونے کی وجہ سے آپس میں ملا ہوا بھی نہ ہو۔ جو تازہ بتازہ ہو۔ اور جو آگ کے جلانے سے پیدا نہ ہوا ہو۔ اُسے سادھیہ (قابل علاج) سمجھنا چاہئے۔

خلاف ازیں سفید رونگٹوں والا۔ بہت گھنا۔ باہم ملا ہوا۔ کہنہ۔ آگ کے جلانے سے پیدا شدہ۔ اعضائے مخفی میں پیدا ہونے والا۔ اور ہتھیلیوں، ہونٹوں میں پیدا ہونے والا شوتر روگ اسادھیہ (لاعلاج) ہوتا ہے۔

سپرش کرنے (چھونے)۔ اکٹھا کھانے۔ اور ایک جا سونے سے عموماً سب قسم کی بیماریاں ایک شخص سے دوسرے کو لگ جاتی ہیں اور آنکھوں اور جلد کی بیماریاں تو خصوصاً ایسا کرنے سے اڑ کر لگ جاتی ہیں۔

کرمی روگ کا بیان

کرم دو طرح کے ہوتے ہیں (۱) بیرونی اور (۲) اندرونی۔

بیرونی کرم چار قسم کے ہوتے ہیں۔ اور مل۔ کف۔ خون اور پاخانہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن ناموں کے لحاظ سے بیس قسم کے ہوتے ہیں۔

ان میں سے خون سے پیدا شدہ کی مقدار اور شکل تلوں کی سی ہوتی ہے اور کپڑوں اور بالوں میں ان کا قیام ہوتا ہے۔ ان کے پاؤں بہت سے اور باریک ہوتے ہیں۔ جیسے جوئیں اور لیکھیں۔ یہ دونو قسم کے کرم کوڑھ روگ۔ پھنسیاں خارش اور گانٹھیں پیدا کر دیتے ہیں۔

اندرونی کرم اسی طرح سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جیسے کہ کوڑھ۔

ان میں سے کف سے پیدا ہونے والے زیادہ ہوتے ہیں۔ وہ زیادہ ڈس میٹھا گڑ۔ دودھ۔ دہی۔ ستوؤں اور نئے چاولوں کے کھانے سے بڑھ جاتے ہیں۔

پاخانے سے پیدا ہونے والے کرم ایسے دھانیوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ جن کا پاخانہ ہضم نہ ہوتا۔ نیز پتوں کے ساگ سے پیدا ہوتے ہیں۔

کف کیوجہ سے آم آشے (معدے) میں پیدا ہونے والے کرم سارے شکم میں پھیل جاتے ہیں۔ کئی اُن میں سے چاولوں کے چبڑوؤں کی مانند چپٹے۔ کئی گنڈویوں کی طرح۔ بعض دھانوں کے انگوروں کے سے پتلے۔ لمبے۔ چھوٹے۔ سفید اور تانبے کے رنگ کے ہوتے ہیں۔ انکی سات قسمیں ہوتی ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں (۱) انتراد (۲) اُدراوشٹ (۳) ہردیاد (۴) مہاکوہ (۵) گُرُو (۶) درب کسُم اور (۷) سُگندھ۔ اِن کی وجہ سے جی متلاتا ہے۔ منہ سے پانی ٹپکتا ہے۔ کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ کھانے کی خواہش زائل ہو جاتی ہے۔ غش آتا ہے۔ قے ہوتی ہے۔ بخار ہو جاتا ہے پیٹ اپھر جاتا ہے۔ بدن دُبلا ہو جاتا ہے۔ چھینکیں آتی ہیں اور زکام ہو جاتا ہے۔

خون بہانے والی ناڑیوں میں پیدا ہونے والے کرم جاندار چھوٹے چھوٹے اور بے پاؤں کے ہوتے ہیں۔ باریک ہونے کی وجہ سے غیر مرئی۔ گول اور تانبے کے رنگ کے ہوتے ہیں۔ وہ بالوں کو کھا جاتے اور رونگٹوں کو فنا کر دیتے ہیں

پکو آشے (انتڑیوں) کے کرم پاخانے سے پیدا ہوتے ہیں۔ انکی رفتار کا رُخ نیچے کو ہوتا ہے۔ اگر وہ غیر معمولی طور پر بڑھ جائیں۔ اور اُن کا رُخ معدے کیطرف ہو جائے۔ تب منہ میں سے جو ڈکار آتے ہیں۔ یا بو آتی ہے۔ وہ پاخانے کی سی ہوتی ہے۔ یہ کرم موٹے۔ گول۔ پتلے اور لمبے ہوتے ہیں۔ اِن کا رنگ سیاہ زرد اور سفید ہوتا ہے۔ وہ پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں۔ (۱) ککیرو (۲) کم کیرو (۳) سوشراد (۴) سلونا کھیہ اور (۵) لے لیا۔

اِن کی وجہ سے پاخانہ ٹوٹ ٹوٹ کر آتا ہے۔ پیٹ میں درد ہوتا ہے۔ کھردراپن ہو جاتا ہے۔ جسم کا رنگ سفید ہو جاتا ہے۔ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں

حرارت ہاضمہ کمزور ہو جاتی ہے۔ اور اُن کے اخراج کی وجہ سے مقعد میں خارش ہوتی ہے۔

پندرھواں ادھیائے

وات ویادھی ندان

اِس دنیا کی تمام بھلائی اور برائی کا سارا دارومدار صاف اور اچھی ہوا پر ہے۔ خصوصاً اجسام کی بھلائی برائی تو اسی پر انحصار رکھتی ہے۔ یہی وشو کرما (صانع عالم) یہی وشو آتما (محیط کل)۔ یہی وشو روپ (موجود کل) یہی پرجاپتی (مالک کل) یہی سرشٹا (خالق) یہی وِدھاتا (ملجائے عالم)۔ یہی وِبھو (سرب ویاپک)۔ یہی وِشنو (دنیا کا پرورش کنندہ) یہی سنگھرتا (فنا کرنیوالا) یہی مرتیو (موت) اور یہی انتک (خاتمہ کرنے والا) ہے۔ اِسلئے کوشش کرنی چاہئے۔ کہ یہ خراب نہ ہونے پائے۔

دوشش وگیانیہ ادھیائے میں اسکے افعال اسکی حقیقی اور بگڑی ہوئی حالت کا بالاختصار بیان کیا گیا ہے۔ اور دوشش بھید بیہ ادھیائے میں اِسکے نام۔ مقام حرکات۔ اور افعال کا بالتفصیل بیان کر چکے ہیں نیز یہ بھی بتا چکے ہیں کہ یہ پانچ قسم کی ہوتی ہے۔

اب اس ادھیائے میں اسکی بگڑی ہوئی حالت کا نقشہ معہ اسباب علامات اور اقسام کے بیان کیا جائیگا۔

دھاتوؤں کے زائل کرنے والی اشیا کے کثرت استعمال سے وایو بگڑ کر خالی ہو جانے والے سروتوں میں پھیل جاتی اور غلبہ پکڑ لیتی ہے۔ اور دوسرے دوشوں کے راستے میں حائل ہو کر انہیں مغلوب کر لیتی ہے۔

اگر وہ پکوآشے (انتڑیوں) میں بگڑ جائے۔ تو شول (درد شکم)۔ اپھارہ۔ انتر کوجن (انتڑیوں کا بولنا) پاخانے اور پیشاب کی رکاوٹ۔ پتھری۔ بدھ (قبض) بواسیر اور ترک (دُم)۔ پشت و کمر کی جکڑاہٹ پیدا کر دیتی ہے۔ نیز نچلے حصے میں مختلف قسم کے مہلک عوارض پیدا کر دیتی ہے۔

اگر وہ آم آشے (معدے) میں بگڑے۔ تو پیاس۔ قے۔ دمہ۔ کھانسی۔ ہیضہ۔ گلوگرفتگی۔ ڈکار اور ناف سے اوپر کے حصے کی بیماریاں پیدا کر دیتی ہے۔

اگر وہ کان وغیرہ اندریوں میں بگڑ کر جا پہنچے۔ تو اُن اندریوں کی قوت زائل ہو جاتی ہے

اگر جلد میں بگڑ کر چلی جائے۔ تو جلد پھٹ جاتی اور روکھی ہو جاتی ہے۔

اگر وہ بگڑ کر خون میں چلی جائے۔ تو سخت درد ہوتا ہے۔ جسم بے حس ہو جاتا ہے۔ پیش ہوتی ہے۔ بے چینی ہوتی ہے۔ رنگت بدل جاتی ہے۔ پھنسیاں نکل آتی ہیں۔ کھائی ہوئی غذا بوجھل معلوم ہوتی ہے۔ کھانے کی خواہش نہیں رہتی۔ جسم دُبلا ہو جاتا ہے اور چکر آنے لگتے ہیں۔

گوشت اور میدا میں وایو کا غلبہ ہو جانے سے ایسی گانٹھیں پیدا ہو جاتی ہیں جن میں سوئی چبھنے کا سا درد ہوتا ہے۔ اور دبانے سے سخت معلوم ہوتی ہیں۔ سر چکر کھاتا ہے۔ اعضا بھاری ہو جاتے ہیں۔ اُن میں سخت درد ہوتا ہے۔ جکڑاہٹ ہو جاتی ہے۔ اور اُنکی حالت ایسی ہو جاتی ہے۔ جیسے کسی نے مکّوں یا لاٹھیوں سے مارا ہے۔ ہڈیوں میں غالب ہو جانیکی وجہ سے ٹانگوں کے جوڑوں اور ہڈیوں میں سخت

درد ہوتا ہے۔ اور طاقت کم ہو جاتی ہے۔

اگر وہ مجّھا میں جا کر غلبہ پکڑ لے۔ تو ہڈیاں اندر سے کھوکھلی ہو جاتی ہیں نیند نہیں آتی۔ جسم جکڑ جاتا ہے۔ درد ہوتا ہے۔ اور طاقت کم ہو جاتی ہے۔

اگر وہ دیرج میں پہنچ کر غلبہ پا لے۔ تو ویرج بسُرعت خارج ہو جاتا ہے۔ یا رُک جاتا ہے۔ اور بگڑ جاتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس گربھ (حمل) میں بھی خرابی برپا کر دیتا ہے۔

سراؤں میں ٹھہرا ہوا وائیو اپھارہ اور خلا پیدا کر دیتا ہے۔ اگر چھوں (سنایو) میں غلبہ پا جائے تو گردھرسی (رنگیھن)۔ آیام (پھیلاؤ) اور کبڑے پن کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

وائیو کے جوڑوں میں غالب ہو جانے سے جوڑ ورم کر آتے ہیں۔ اور ایسے معلوم ہونے لگتے ہیں۔ جیسے ہوا سے بھری ہوئی مشک ہوتی ہے۔ اور اُن کے پھیلانے اور سکیڑنے سے درد ہوتا ہے۔

اگر سارے اعضا میں وائیو کا غلبہ ہو۔ تو تود (سوئی چبھنے کا سا درد ہونا)۔ بھید (پھٹنا)، سپھرن (پھڑکاہٹ)، شکستگی۔ جکڑاہٹ۔ انیٹھن۱ بے حسی۔ جوڑوں کی سکڑاہٹ اور لرزہ وغیرہ شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

اگر بگڑا ہوا وائیو بار بار دھمنیوں میں حملہ آور ہو۔ تو آکھشیپ ہوتا ہے۔ اسے آکھشیپک روگ کہتے ہیں۔

جب وائیو نچلے حصّہ جسم میں بگڑ کر اوپر کو جا کے دل کی ناڑیوں میں داخل ہو جائے

۱۔ اینٹھنا۔

تو دل۔ سر اور کنپٹیوں میں درد ہونے لگتا ہے۔ جسم سب طرف سے اینٹھ کر کمان کی طرح یوں جُھک جاتا ہے۔ کہ مریض کا سانس بھی بمشکل باہر آتا ہے۔ آنکھیں جکڑ جاتی اور ڈھیلی پڑ جاتی ہیں۔ بند بھی ہو جاتی ہیں۔ گلا کبوتر کی طرح بولنے لگتا ہے۔ اور حواس قائم نہیں رہتے۔ ایسے اَپ تنترک روگ کہتے ہیں۔

اگر وایو کا اثر دل میں سے دُور ہو جائے اور مریض بار بار تندرست اور بیمار ہوتا رہے۔ تو اسے "اَپ تان آکھیہ" روگ کہتے ہیں۔

اگر یہ بیماری اسقاطِ حمل یا خون کے بکثرت خارج ہونے یا چوٹ لگنے سے پیدا ہو۔ تو نہایت ہی مشکل العلاج ہوتی ہے۔

اگر وایو گردن کی منیاؤں کو جکڑ کر اندر کی طرف داخل ہو کے دھمنیوں میں پھیل جائے۔ تو جترو کا حصہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔ اور انتر مُکھ سے لیکر سارا جسم کمان کی طرح جُھک جاتا ہے۔ جس سے رگوں کے وقت اعضا کو تکلیف ہوتی ہے۔ آنکھیں جکڑ جاتی ہیں۔ جمائیاں آتی ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا دانتوں میں کوئی ڈنک مار رہا ہے۔ بلغم خارج ہوتی ہے۔ پسلیاں درد کرتی ہیں۔ اور زبان۔ جبڑے۔ پشت اور سر جکڑ جاتے ہیں اس مرض کو "انتر آیام" کہتے ہیں۔

"باہیہ آیام" بھی ایسے ہی پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اس میں سر پیٹھ کی طرف جُھک جاتا ہے۔ چھاتی باہر نکل آتی ہے۔ گردن کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ دانتوں کا اور منہ کا رنگ بدل جاتا ہے۔ پسینہ بکثرت آتا ہے۔ اعضاء ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ اسے "باہیہ آیام"۔ "دھنو ستمبھ" اور "ڈوبگی" بھی کہتے ہیں۔

اگر بَرن مرم استھان میں ہو۔ اور دوشوں کی خرابی سے اس میں وات کا غلبہ ہو جائے تو سر سے لیکر پاؤں تک سارا جسم دکھی ہو جاتا ہے۔ ایسے "بَرن آیام"

کہتے ہیں۔ اگر اس میں پیاس زیادہ لگے اور مریض کے جسم کا رنگ پانڈو (سفید) ہو جائے تو لا علاج سمجھنا چاہیئے۔

سب قسم کے آکھشیپک روگوں میں وات کا غلبہ دور ہو جانے پر صحت عود کر آتی ہے۔ زبان کے زیادہ کھرچنے۔ سوکھی ہوئی چیزوں کے بکثرت کھانے۔ اور چوٹ لگ جانے سے جبڑے کی جڑھ میں ٹھہری ہوئی وات کوپت ہو کر (بگڑ کر) جبڑوں کی طاقت کو زائل کر دیتی ہے۔ اور منہ کھلا کا کھلا اور بند کا بند رہ جاتا ہے۔ اسے "ہنو سرنس" بولتے ہیں۔ اس بیماری میں بولنا اور چبانا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔

واگ واہنی (بولنے کی طاقت رکھنے والی) ناڑیوں میں ٹھہری ہوئی وایو کوپت ہو کر زبان کو جکڑ دیتی ہے۔ جسے "جہجا ستمبھ" کہتے ہیں۔ اس بیماری سے کھانے پینے اور بولنے کی طاقت بھی زائل ہو جاتی ہے۔

سر پر بوجھ اٹھانے۔ زیادہ ہنسنے۔ زیادہ بولنے۔ ڈر جانے۔ کھلے منہ چھینک لینے۔ سخت کمان کے کھینچنے۔ سرہانے کے ناہموار ہونے اور سخت چیزوں کے چبانے یا وات پیدا کرنے والی چیزوں کے کثرت استعمال سے وایو کوپت ہو کر اور جسم کے اوپر کے حصے میں ٹھہر کر آدھے منہ کو ٹیڑھا کر دیتی ہے۔ تو اس کی وجہ سے مریض آدھے منہ سے ہی ہنس سکتا اور آدھے سے ہی دیکھ سکتا ہے۔ اس کا سر کانپتا ہے وہ بول بھی نہیں سکتا۔ آنکھیں جکڑ جاتی ہیں۔ دانت ہل جاتے ہیں۔ آواز شکستہ ہو جاتی ہے۔ سننے کی طاقت گھٹ جاتی ہے۔ چھینک نہیں آتی۔ قوت شامہ زائل ہو جاتی ہے۔ قوت حافظہ ماری جاتی ہے۔ خواب کی حالت میں ڈر آنے لگتا ہے۔ مریض تھوک کو ایک پہلو میں تھوکنے لگتا ہے۔ آنکھیں بخوبی نہیں کھل سکتیں۔ گردن کے اوپر کے حصے میں سخت درد ہوتا ہے۔ جسم کے نصف حصے یا نچلے حصے کی حس ماری

جاتی ہے۔ اِسے اَردت روگ اور ایکایام بھی کہتے ہیں۔

اگر وائیو کا خون میں غلبہ ہو جائے۔ تو سر کی نسوں میں خشکی ہو جاتی ہے۔ درد ہونے لگتا ہے۔ ناڑیوں کی رنگت سیاہ پڑ جاتی ہے۔ اِسے شِر اگرہ کہتے ہیں۔ اور یہ لا علاج مرض ہے۔

اگر وائیو جسم کے نصف حصّے میں غلبہ پکڑ لے۔ تو اُس حصّہ جسم کی سرائیں (ناڑیاں) اور پٹھے خشک ہو جاتے ہیں۔ اور حصہ مذکور مارا جاتا ہے۔ جوڑوں کے بندھن ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ اور حصہ مذکور بے حس اور بے کار ہو جاتا ہے۔ اِسے ایکانگ روگ بولتے ہیں۔ بعض آچاریہ اِسے پکھش ودھ یا پکھشا گھات بھی کہتے ہیں۔

علیٰ ہذا القیاس اگر وات سارے ہی جسم میں غلبہ پکڑ لے۔ تو سارا ہی جسم بیکار ہو جاتا ہے۔ اور اِسے سروانگ روگ کہتے ہیں۔

جو پکھشا گھات روگ صرف وات ہی کی وجہ سے ہو۔ وہ نہایت مشکل العلاج ہوتا ہے۔ لیکن اگر اُس کے ساتھ کوئی دوسرا دوش بھی ہو۔ تو اُسے صرف مشکل العلاج سمجھنا چاہیئے۔ لیکن جو کھشئے کی وجہ سے پیدا ہو۔ اُسے لا علاج سمجھکر ترک کر دینا چاہیئے۔ اگر آم سارے رستوں کو روک لے۔ اور وائیو کف ملکر عضو کو جکڑ کے ڈنڈے کی مانند کر دیں۔ اور عضو مذکور کی تمام حرکات بند ہو جائیں۔ تو اِسے ڈنڈ روگ کہتے ہیں۔ اور یہ لا علاج ہوتا ہے۔

کندھوں کی جڑھوں میں ٹھہری ہوئی وائیو جب اُس کے تعلق والی سراؤں میں کھنچاوٹ اور بازوؤں میں لرزہ پیدا کر دیتی ہے۔ تو اِسے باہک روگ بولتے ہیں۔ بازو کی پُشت کی ناڑیاں جن کا جوڑ ہاتھ کی پشت میں ملتا ہے۔ اُن میں وائیو کا غلبہ ہو جانے سے بازو کی حرکت بند ہو جاتی ہے۔ اِسے وشواچی روگ کہتے ہیں۔

کمر میں ٹھہر کر بگڑی ہوئی وائیو اگر ایک ٹانگ کے پٹھوں میں کھنچاوٹ پیدا کرے۔ تو مریض لنگڑا ہو جاتا ہے۔

اگر وہ وائیو دونو ٹانگوں میں کھنچاوٹ پیدا کرے۔ تو مریض لولا ہو جاتا ہے جب چلتے وقت مریض کی ٹانگ کانپ جائے۔ اور وہ لنگڑا کر چلے۔ تو اسے کرُاتے کھنج روگ کہتے ہیں۔ یہ جوڑوں کے بندھنوں کے ڈھیلا ہو جانے سے ہوتا ہے۔

کھانا ہضم ہوا ہی ہو۔ یا ابھی ہضم نہ ہوا ہو۔ تو ایسی حالت میں سرد۔ گرم۔ پتلی خشک۔ ثقیل اور مرغن اشیا کے بکثرت کھانے۔ محنت زیادہ کرنے۔ بہت بے قرار ہونے۔ زیادہ سونے اور زیادہ جاگنے سے آم بکثرت پیدا ہو جاتی ہے جس سے کف پیدا اور وائیو میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور دوسرے دوش دب جاتے ہیں ایسی صورت میں اگر اس کا غلبہ رانوں پر ہو جائے۔ تو ٹانگ کی ہڈیوں کے اندر کف اور رطوبت بہت بڑھ جاتی ہے۔ جس سے رانیں جکڑ جاتی ہیں۔ سرد اور بے حس ہو جاتی ہیں۔ اوپری اور دوسرا معلوم ہوتی ہیں۔ ان میں سخت درد ہوتا ہے۔ اعضا ٹوٹتے ہیں۔ جسم مذکور مرطوب معلوم ہوتا ہے۔ غنودگی۔ قے۔ اروچی۔ بخار اور تھکاوٹ پیدا ہو جاتے ہیں۔ پاؤں گرے پڑتے ہیں۔ مشکل سے اٹھتے ہیں۔ اور بالعموم سو جاتے ہیں۔ اسے اُرُو ستمبھ اور آدیہ وات کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے

گھٹنوں میں وات اور خون کی خرابی کی وجہ سے جبکہ بڑا درد ہوتا ہے سوج ہو جاتی ہے۔ اور اسکی شکل لومڑی کے سر کی سی ہوتی ہے۔ تو اسے کروشٹک شیرش روگ کہا جاتا ہے۔

اونچا نیچا ن میں پاؤں کے پڑ جانے یا تکان کی وجہ سے جبکہ ٹخنے میں درد ہونے لگے تو اسے وات کنٹک کہتے ہیں۔

انگلیوں کے پیچھے ایڑی میں جہاں پر آکر ملتے ہیں۔ اُس مقام میں اگر وائو کا غلبہ ہو۔ تو وہاں پر خراب ہونے والی وائو ٹانگ کے اٹھانے کی طاقت کو روک لیتی ہے۔ اور اِسے گردھرسی روگ کہا جاتا ہے۔

اگر دسواچی اور گردھرسی دونوں ہی ہو جائیں۔ یعنی جبکہ دونوں کی علامات یکجا نمایاں ہوں۔ تو اُسے کھلی روگ بولتے ہیں۔ جس میں سخت درد ہوتا ہے جب پاؤں میں سو جانے کی مانند جھن جھناہٹ سی ہوتی ہے۔ تو اُسے پادہرش روگ کہتے ہیں۔ جب وائو پت اور خون سے ملکر پاؤں میں جلن پیدا کر دیتی ہے خصوصاً یہ تکلیف چلنے میں ہوتی ہے۔ تو اِسے پاد داہ بولتے ہیں۔

سولہواں ادھیائے

وات رکت ندان

اسباب۔ جلن پیدا کرنے والی متضاد اور خون کو بگاڑنے والی اشیا کے کھانے سے بے طریقہ سونے۔ جاگنے اور جماع کرنے سے۔ عموماً نازک طبائع اشخاص کو چوٹ لگ جانے سے جن کے لئے چلنا پھرنا محال ہوتا ہے۔ اور اندرونی صفائی نہ کرنے سے خون کے بگڑ جانے کی صورت میں اگر ٹھنڈی اور وات کے پیدا کرنے والی اشیا کھائی جائیں۔ تو وائو بگڑ جاتی ہے۔ اور بے طریقہ ہوکر بگڑے ہوئے خون کے ساتھ مل کر کھا کے اُسی خون میں پہلے خرابی پیدا کر دیتی ہے۔ اور وات رکت کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے جسے آڈیہ روگ۔ کھڈ۔ وات دلاس اور

وات شونت بھی کہتے ہیں۔ اس مرض کا اثر پہلے پاؤں پر ہوتا ہے۔ خصوصاً جبکہ پاؤں میں سواری کرنے یا پیدل چلنے سے انبا سا پیدا ہو جائے۔

علامات۔ جب یہ بیماری ہونے کو ہوتی ہے۔ تو جسم میں کوڑھ کی سی تکالیف پیدا ہو جاتی ہیں۔ نیز جسم گرا پڑتا ہے۔ اعضاً ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ زانوؤں ٹانگوں۔ رانوں۔ کمر۔ کندھوں۔ ہاتھوں۔ پاؤں اور اعضاؔ و مفاصل میں خارش سپھرن (پھڑپھڑاہٹ)۔ تود (سوئی چبھنے کا سا درد)۔ بھید (پھٹنا) اور سپتنا (سو جانا) وغیرہ تکالیف پیدا ہو جاتی ہیں۔ جو دور ہو کر پھر پیدا ہو جاتی ہیں۔

یہ روگ پہلے پاؤں کی جڑوں یا ہاتھوں میں پیدا ہو کر چوہے کے زہر کی طرح سارے جسم میں پھیل جاتا ہے۔

جلد اور گوشت میں قیام کرنے والا وات رکت "اتان وات رکت" کہلاتا ہے اور وہ پیدا ہونے کے بعد وقت گزر جانے پر گہرا ہو کر سارے دھاتوؤں میں پھیل جاتا ہے۔ اس سے شروع شروع میں خارش وغیرہ ہوتی ہے۔ جلد تانبے کے رنگ کی۔ سیاہ اور سرخ ہو جاتی ہے۔ جس میں کھچاوٹ۔ جلن اور گرمی بھی پائی جاتی ہے۔

گمبھیر (گہرے) وات رکت میں پہلی زیادہ تکلیف سوج کی ہوتی ہے۔ جو گانٹھ کی سی اور پیپ والی ہوتی ہے۔ اس روگ میں جوڑوں ہڈیوں اور مجا (مغز) میں وایو ایسے دورہ کرتی ہے۔ جیسے کوئی شخص اُسے آری سے کاٹ رہا ہو۔ جسم اندر کی طرف ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔ مریض لنگڑا یا لولا ہو جاتا ہے۔

جب وات رکت میں وات کی زیادتی ہو۔ تو شول (درد) سپھرن (پھڑپھڑاہٹ) اور تود (سوئی چبھنے کے سے درد) کی کثرت ہوتی ہے۔ سوج روکھی۔ سیاہ اور

نیلی ہوتی ہے۔ اور بڑھتی گھٹتی رہتی ہے۔ دھمنیاں سکڑتی ہیں۔ انگلیوں کی جوڑ ہوں میں بھی سکڑاہٹ ہوتی ہے۔ اعضا جکڑ جاتے ہیں۔ سخت درد ہوتا ہے۔ سردی سے طبیعت گھبراتی ہے۔ لیکن گرمی سے بھی چین نہیں آتا نیز جکڑ جانے۔ سو جانے اور کانپنے کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

خون کے غلبے والے وات رکت میں سوج۔ درد کی زیادتی اور تود (سوئی چبھنے کا سا درد) ہوتا ہے۔ سوج کا رنگ تانبے کا سا ہوتا ہے۔ اس میں چمچاہٹ خارش اور گیلاپن پایا جاتا ہے۔ نہ مرغن اشیا سے اور نہ روکھی چیزوں سے اسکا دفعیہ ہوتا ہے

پت کی زیادتی والے وات رکت میں جلن کی کثرت غشی۔ پسینہ۔ نشہ اور پیاس کی کثرت ہوتی ہے۔ سپرش (لمس) برداشت نہیں ہو سکتا۔ درد ہوتا ہے سرخی زیادہ ہوتی ہے۔ سوج پک جاتی ہے۔ اور اس میں سے سخت گرمی نکلتی ہے

کف کی زیادتی والے وات رکت میں گیلاپن۔ بھاری پن اور سو جانے کی شکایات پائی جاتی ہیں۔ مقام مذکور چکنا اور ٹھنڈا معلوم ہوتا ہے۔ اور اس میں خارش زیادہ اور درد کم ہوتا ہے۔

جب وات رکت میں دو دوشوں کی زیادتی ہو۔ تو اُن کی ملی جلی علامات پائی جاتی ہیں۔

اگر وات رکت میں سب کے سب دوشوں کا غلبہ ہو۔ تو سنّپات کی (سب کی ملی جلی) علامات پائی جاتی ہیں۔

ایک دوش کی زیادتی والا اور نیا وات رکت روگ سادھیہ (قابلِ علاج) ہوتا ہے بہت رہنے والا۔ جکڑاہٹ پیدا کر دینے والا اور ایسا وات رکت جس میں اربد پیدا ہو جائے۔ یہ سب اسادھیہ (لاعلاج) ہوتے ہیں۔

ٹانگوں - بازوؤں - اور جوڑوں میں بڑھی ہوئی وایو خون کے راستے کو روک کر اور خون میں مل کر سخت درد پیدا کر کے مریض کو ہلاک کر ڈالتی ہے۔

وائیو کی پانچوں اقسام میں سے پران وائیو خشکی - ورزش - فاقہ کشی - بسیار خوری - چوٹ - پیادہ روی - ویگوں (حوائج) کے روکنے اور بلا ضرورت پیدا کرنے سے بگڑ کر آنکھ وغیرہ اندریوں کا ناش کر دیتی ہے - نیز زکام - لقوہ - پیاس - کھانسی اور دمہ وغیرہ بہت سی شکایات پیدا کر دیتی ہے۔

اُدان وایو - چھینک - ڈکار - قے اور نیند کے روکنے - زیادہ بوجھ اٹھانے - زیادہ رونے یا زیادہ ہنسنے سے بگڑ کر گلے کو روک دیتی ہے - دل کو پریشان کر دیتی ہے - اور قے - اروچی - زکام اور گل گنڈ وغیرہ جترو سے اوپر کے حصے میں پیدا ہونے والے روگوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔

ویان وایو - زیادہ چلنے - زیادہ فکر کرنے - کھیلنے کودنے - بے ترتیب حرکات متضاد اور روکھی اغذیات کے کھانے - خوف - خوشی - اور پریشانی وغیرہ سے بگڑ کر - طاقت مردمی - حوصلہ اور ہمت کو زائل کر دیتی ہے - سوج - پریشانی - بخار نستنود - روم ہرش (رونگٹوں کا کھڑے ہونا) انگ سوپن (اعضا کا سو جانا) کوڑھ وسرپ اور اسی قبیل کی دوسری سارے جسم میں ہو جانے والی امراض کو پیدا کر دیتی ہے۔

سمان وایو - بے ترتیب کھانا کھانے - بدہضمی میں کھانا کھانے پر کھانا کھانے مخلوط بھوجن کرنے - بے وقت سونے اور جاگنے وغیرہ سے بگڑ کر شول (درد) گلم (باؤ گولہ) اور گرہنی وغیرہ پکو آشے (انتڑیوں) اور آم آشے (معدے) کی بیماریاں پیدا کر دیتی ہے۔

اپان وایو- روکھی اورثقیل اغذیات بکثرت کھانے - دیگوں دواتج) کے ردکنے جانوروں پر بکثرت سواری کرنے - رتھ وغیرہ پر بکثرت سواری کرنے - ایک ہی مقام پر بیٹھے رہنے اور بکثرت گھومنے سے بگڑ کر کوآشے (انتڑیوں) کی سخت بیماریاں پیدا کردیتی ہے - جیسے پیشاب اور دیریج کی خرابی - بواسیر اور گدا بھرنش (اخراج مقعد) وغیرہ -

اول الذکر پانچوں اقسام کی وایو کی خرابیوں میں اگرغنودگی - کلیدتا (گیلاپن) بھاری پن - چکناہٹ - اروچی (عدم اشتہائے طعام) - آلس - سردی - سوج ضعف ہاضمہ - چرپری اور خشک اشیا کی خواہش یا دیگر ایسی ہی اشیا کی رغبت بھی ہو - تو سمجھنا چاہیے - کہ وات کے ساتھ آم بھی شامل ہے -

اگر غنودگی وغیرہ مندرجہ بالا علامات کے متضاد علامات پائی جائیں - تو وات کو آم سے خالی سمجھنا چاہیے -

وایو جب دوسری چیزوں سے گھر جاتی ہے - تو اس کی مختلف اقسام ہو جاتی ہیں - جن کا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے -

جب وہ پت سے گھری ہوئی ہو - تو جلن ہوتی ہے - پیاس لگتی ہے - شول (درد) ہوتا ہے - چکر آتے ہیں - آنکھوں تلے اندھیرا آجاتا ہے - سرد اشیا کی رغبت ہوتی ہے اور چرپری - گرم و نمکین چیزوں کے کھانے سے جلن پیدا ہو جاتی ہے -

جب وہ کف سے گھری ہوئی ہو - تو ٹھنڈک ہوتی ہے - بھاری پن ہوتا ہے - درد ہوتا ہے - چرپری وغیرہ اشیا موافق آتی ہیں - فاقہ کشی - محنت کشی - روکھی اور گرم چیزوں کی رغبت ہوتی ہے -

جب وہ خون سے گھری ہوئی ہو - تو جلد اور گوشت کے اندرونی حصے میں جلن

سے ملا ہوا سخت درد ہوتا ہے۔ سُرخ رنگ کی سوج ہو جاتی ہے۔ اور جسم پر حلقے سے پڑ جاتے ہیں۔

وایو کے مانس (گوشت) سے گھرے ہونے کی حالت میں سوج دبانے سے سخت معلوم ہوتی ہے۔ سوج کا رنگ بدل جاتا ہے۔ پھنسیاں ہو جاتی ہیں۔ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا چیونٹیاں چل رہی ہیں۔

وایو جب میدا سے گھری ہوئی ہو۔ تو سوج مقام تبدیل کرتی رہتی ہے۔ چکنی نرم اور سرد ہوتی ہے۔ اور اس میں مریض کی کھانے کی خواہش زائل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح آڈھیہ وات کو سمجھنا چاہئے اور وہ مشکل العلاج ہوتی ہے۔

اگر وایو ہڈیوں سے گھری ہوئی ہو۔ تو سوج چھونے میں بہت نرم ہوتی ہے۔ مریض دباؤ کو بہت پسند کرتا ہے۔ اور عضو ماؤف میں سوئیاں چبھتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ عضو مذکور گراسا پڑتا ہے۔ اور اُس میں درد ہوتا ہے۔

اگر وایو مجّا سے گھری ہوئی ہو۔ تو مقام مذکور میں جھکاؤ واقع ہو جاتا ہے۔ جمائیاں آتی ہیں۔ مقام مذکور لپٹے جاتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ وہاں پر درد ہوتا ہے۔ اور ہاتھوں سے دبائے جانے پر آرام معلوم ہوتا ہے۔

وایو کے ویرج سے گھرے ہونے پر شکر (ویرج) کا ویگ (اخراج) نہایت زور سے ہوتا ہے۔ یا ویرج بالکل ہی نہیں نکلتا۔

اگر وایو غذا سے گھر جائے۔ تو کھانا کھانے پر کوکھوں میں درد ہوتا ہے۔ اور کھانے کے ہضم ہو جانے پر درد بھی ہٹ جاتا ہے۔

وایو جب پیشاب سے گھری ہوئی ہو۔ تو مثانے میں اپھارہ ہو جاتا ہے۔

وایو جب پاخانہ سے گھر جائے۔ تو قبض ہو جاتی ہے۔ مقعد کے نچلے حصے میں

کاٹ معلوم ہوتی ہے۔ سینہ درد (ہنیت) فوراً زائل ہو جاتا ہے کھانا کھاتے ہی اپھارہ ہو جاتا ہے۔ اور پاخانہ نہایت مشکل سے۔ سوکھا ہوا۔ اور بدبو دار خارج ہوتا ہے۔

اگر وایو سارے دھاتوؤں سے گھری ہوتی ہو۔ تو شرونی۔ چڈوں اور پشت میں درد ہوتا ہے۔ ہوا بالکل الٹی ہو جاتی ہے۔ اور دل بیقرار رہتا ہے۔

اگر پت نے پران وایو کو گھیرا ہوا ہو۔ تو چکر آتے ہیں۔ غش پڑتے ہیں۔ درد ہوتا ہے جلن ہوتی ہے۔ اور کھانا اندر سڑ کرتے ہو جاتی ہے۔

اگر پت نے اودان وایو کو گھیرا ہوا ہو۔ تو چکر وغیرہ علامات نمایاں ہو جاتی ہیں جلن ہوتی ہے۔ اندیوں میں درد ہوتا ہے۔ اور طاقت زائل ہو جاتی ہے۔

اگر پت نے ویان وایو کو گھیر رکھا ہو۔ تو سارے جسم میں جلن ہوتی ہے۔ بدن تھکا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اعضا کی حرکت بند ہو جاتی ہے تپش اور درد ہوتی ہے۔

اگر سمان وایو کو پت نے گھیرا ہوا ہو۔ تو حرارت ہاضمہ زائل ہو جاتی ہے پسینہ زیادہ آتا ہے۔ بے چینی بھی بہت ہوتی ہے۔ پیاس لگتی ہے۔

اگر اپان وایو کو پت نے گھیر لیا ہو۔ تو جلن ہوتی ہے۔ پاخانہ ہلدی کے رنگ کا سا آتا ہے اور یونی (فرج) عضو تناسل اور مقعد میں سخت درد ہوتا ہے۔ اور تپش ہوتی ہے۔

اگر پران وایو کف سے گھری ہوئی ہو۔ تو جسم بیٹھا سا جاتا ہے۔ غنودگی طاری رہتی ہے۔ اروچی ہوتی ہے۔ قے آتی ہے۔ تھوک۔ چھینک۔ ڈکار۔ نشواس اور اچھواس رک جاتے ہیں۔

اودان وایو کے کف سے گھرے ہونے پر جسم بوجھل ہو جاتا ہے۔ اروچی ہوتی ہے زبان جکڑ جاتی ہے۔ آواز رک جاتی ہے۔ طاقت اور رنگت زائل ہو جاتی ہے۔

ویان وایو کے کف سے گھرے ہونے کی صورت میں پورے ہڈیاں اور زبان جکڑ

جاتی ہے۔تمام اعضا بوجھل ہوجاتے ہیں اور چلنے میں لڑکھڑاتے ہیں۔
سمان وایو کے کف سے گھرے ہونے پر جسم کے اعضا نہایت ٹھنڈے ہوجاتے ہیں
پسینہ نہیں آتا۔ اور حرارت ہاضمہ کمزور ہوجاتی ہے۔
اپان وایو کے کف سے گھرے ہونے پر پاخانہ اور پیشاب کے ساتھ بلغم بھی نکلتی
ہے۔وایو کے دوسری چیزوں سے گھیرے جانے کی مندرجہ بالا بائیس اقسام ہیں۔
علاوہ ازیں پران وغیرہ وائوں کی پانچوں اقسام باہم ایک دوسرے کو بھی بالترتیب گھیر
لیتی ہیں۔اور یہ گھیرنا بیس قسم کا ہوتا ہے۔
اگر اودان وایو کو پران وایو نے گھیرا ہوا ہو۔تو تنفس اور اچھواس رک جاتے
ہیں۔ شروگرہ۔ ہرورگ۔ اور مکھ شوش کی شکایات پیدا ہوجاتی ہیں۔
اگر پران وایو کو اودان وایو نے گھیر رکھا ہو۔ تو بل۔ اوج اور ورن (رنگ) کمزور
ہوجاتے ہیں۔
باقیوں کو بھی اسی پر قیاس کرلینا چاہیئے۔
مختلف وائیوں کے مقامات۔ انکی کمی بیشی اور ان کے کاموں سے ان کے باہم ایک
دوسرے سے گھرے ہونے کا اندازہ لگانا چاہیئے۔
پران وغیرہ پانچوں قسم کی وائیوں کے پت وغیرہ بارہ چیزوں سے گھرے ہونے
کا جو اوپر بیان ہوچکا ہے۔ ان کی تھوڑی کمی بیشی کا حساب لگانے سے یہ بے
شمار اقسام پر منقسم ہوجاتی ہیں۔ اس کمی بیشی کو علامات سے نہایت احتیاط اور ہوشیاری
کے ساتھ معلوم کرنا چاہیئے۔ اور آپ شے (گھٹنے بڑھنے) کو بار بار دیکھ کر گھری گئی ہوئی
خرابی کو بھی معلوم کرلینا چاہیئے۔
پران وایو بالخصوص زندگی مجسم ہے۔ اور اودان وایو طاقت۔اگر ان دونو کو

کسیطرح سے تکلیف پہنچے - تو عمر اور طاقت کم ہو جاتی ہے -
جو دایو گھری ہوتی ہو - اور اُس کا پتہ نہ لگ سکے - لیکن پتہ لگ جانے پر سال بھر تک
اُس کا علاج چھوڑ دیا جائے - تو وہ یا تو سخت مشکل العلاج یا بالکل لاعلاج ہو جاتی ہے -
وِدردِھی - پلیہہ (تِلّی) ہردروگ (امراض دِل) گلم (باؤ گولہ) - اگنی سدن
(حرارت ہاضمہ کا دب جانا) وغیرہ عوارض اُس حالت میں آگھیرتے ہیں - جبکہ
اول الذکر طریقوں سے پانچوں قسم کی وایو گھری ہوتی ہوں - اور اُن کے علاج میں تساہل
کیا جائے ॥

چکتسا ستھان

پہلا ادھیائے

بُخار کا علاج

اتری کمار وغیرہ مہرشی فرماتے ہیں۔ کہ آم آشے (معدے) میں ٹھہرا ہوا ودش آم کے ساتھ ملکر حرارت ہاضمہ کو دُور کر دیتا ہے۔ اور سروتوں کے سوراخوں کو روک کر بخار پیدا کر دیتا ہے۔ اسلئے بخار کی علامات قبل المرض دیکھتے ہی فاقہ کرنا چاہئے۔ شُروع بخار میں بھی فاقہ ہی مفید تدبیر ہے۔ لیکن طاقت کا خیال رکھ لینا چاہئے۔

تندرستی سے ہی طاقت آتی ہے۔ اور تندرستی کی خاطر یہ سب کام کئے جاتے ہیں۔ فاقہ کرنے سے ودش کم ہو جاتا ہے۔ حرارت بڑھ جاتی ہے۔ جسم ہلکا ہو جاتا ہے۔ صحت عود کر آتی ہے۔ بھوک۔ پیاس۔ خواہش طعام۔ حرارت ہاضمہ۔ طاقت اور اوج پیدا ہو جاتا ہے۔

ل جب بڑھ کر ہل گیا ہو۔ اور کف کی زیادتی ہو۔ جی متلائے۔ منہ سے پانی آتا ہو۔ غذا سے نفرت ہو۔ کھانسی اور بدہضمی ہو۔ اور کھانا کھاتے ہی فوراً بخار ہو جائے۔ خصوصاً سام جوَر میں۔ تو ان حالتوں

قے کرانا مفید ہوتا ہے۔ لیکن قے اُنہی اشخاص کو کرانی چاہئے۔ جو قے کرانے کے قابل ہوں۔ ورنہ مریض۔ دمہ۔ اسہال۔ سنموہ۔ ہردِروگ اور وِشم جوَر کے پنجے میں پھنس جاتا ہے۔

قے اور ادویات | پیپل یا اندر جو یا ملٹھی کے ساتھ یا شہد ملے گرم پانی کے ساتھ یا نمک ملے ہوئے گرم پانی کے ساتھ یا پٹول نیم۔ گکوڑا اور بیت کے پتوں کے کاڑھے کے ساتھ یا گنے کے رس کے ساتھ یا شراب کے ساتھ راڑا کھلاکر قے کرانی چاہئے۔

یا کلپ ستھان میں بیان کئے ہوئے قے آور نسخوں کے استعمال سے قے کرائیں لیکن بل (طاقت) اور کال (وقت) کا لحاظ کر لینا چاہئے۔

اثنائے وِمن (قے) میں دوشوں (فاقہ وغیرہ) گرم

مریض بخار کے بڑھے ہوئے دوشوں کو خواہ اُس نے قے کرلی ہو۔ یا نہ کی ہو۔ اپنے ایما اور اعتدال پر لانے کے لئے وشوش (فاقہ وغیرہ) گرم کرنا چاہئے۔ جیسے راکھ سے ڈھنپی ہوئی آگ کھانا نہیں پکا سکتی۔ ویسے ہی آم سے گھرا ہوا معدہ کھانے کو ہضم نہیں کرسکتا۔ اسلئے دوشوں کے پک جانے تک مریض بخار کو فاقہ کرانا چاہئے۔

گرم پانی | وات کف جوَر کے مریض کو اگر پیاس لگے۔ تو اُسے تھوڑا تھوڑا گرم پانی دیں۔ اس سے کف دُور ہو جائے گا۔ پیاس بہت مٹ جائیگی اور سروت نرم ہوکر صاف ہوجائیں گے۔ نیز گرم پانی کے استعمال سے۔ پت۔ وات۔ پسینہ۔ پاخانہ اور پیشاب کی رکاوٹ دُور ہوجاتی ہے نیند بے حسی اور اروچی (عدم اشتہائے طعام) دُور ہوجاتی ہے۔ گرم پانی پرانوں کا سہارا

ہے۔ سرد پانی خلاف ازیں دوشوں کے اجتماع کو بڑھا دیتا ہے۔

اس قدر مفید ہونے کے باوجود پت جوُر میں گرم پانی کا استعمال بکلّی منع ہے جبکہ پت کا غلبہ ہو۔ اُس وقت بھی گرم پانی استعمال میں نہ لائیں۔

دَوبھو (جوش)۔ سوزش۔ موہ۔ اسہال۔ زہر یا شراب خوری سے پیدا ہونے والے بخاروں۔ موسم گرما۔ کھشت کھین۔ اور رکت پت میں بھی گرم پانی کا استعمال منع ہے۔ ان حالات میں مندرجہ ذیل پانی تیار کر کے پلانا مفید ہے۔ یہ دوشوں کو پکاتا اور پیاس و بخار کو دُور کرتا ہے۔

موتھا۔ صندل۔ سونٹھ۔ مشک بالا۔ پت پاپڑا اور خس کے ساتھ پانی کو[1] پکا کر ٹھنڈا کر کے پت کے غلبے والے بخاروں اور امراض میں پیاس کو فرو کرنے کے لئے پلانا چاہئے۔

بخار کی حالت میں احتیاط

حرارت پت کے بغیر نہیں ہوسکتی۔ اور کوئی بخار ایسا نہیں۔ جس میں حرارت نہ ہو۔ اسلئے پت کو بڑھانے والی اشیا بخار کیحالت میں ترک کر دینی چاہئیں۔ اور جب پت کا غلبہ ہو۔ تو اس امر کا زیادہ خیال رکھیں۔

غسل۔ مالش۔ لیپ اور پری ستیشن لنگھن[2] بھی بخار کی حالت میں منع ہے جس طرح شُول میں جبکہ بے ہضمی اور آم بھی ہو۔ تو شُول کے دُور کرنے والی دوائی

---

[1] ۔ سب ادویات ایک کرش اور پانی آٹھ کرش لیکر آگ پر جوش دیں۔ جب بنصف پرستھ پانی باقی رہ جائے۔ اُتار کر ٹھنڈا کر کے پینے کے کام میں لائیں۔

[2] ۔ کھانا نہ کھانے کے علاوہ باقی گیارہ قسم کے لنگھن "پری ستیشن لنگھن" کہلاتے ہیں

نہیں دی جاتی۔ ویسے ہی آم جوَر میں خواہ اسکی وجہ سے تکلیف زیادہ بھی ہو دوائی نہ دینی چاہئے۔ کیونکہ اس سے آم بڑھ جاتا ہے۔

جبکہ گوشت کو آم نے گھیر رکھا ہو۔ تو دودھ بھی سانپ کے زہر کا سا اثر رکھتا ہے۔ وات کف جوَر میں جبکہ چھپاکی کے چاخ پڑ رہے ہوں۔ زکام اور دمے کی شکایت ہو۔ پنڈلیوں اور پوروں کی ہڈیوں میں درد ہوتا ہو۔ تو پسینہ دینا مفید ہوتا ہے۔ اور اُس سے پاخانہ۔ پیشاب اور بادِ مخالف بھی خارج ہوتی ہے نیز حرارتِ ہاضمہ تیز ہو جاتی ہے۔ پسینہ دینے کے بعد سینہ ودھی ادھیائے میں جو طریقِ عمل بیان کیا گیا ہے۔ اُسے ہمیشہ مدِنظر رکھنا چاہئے۔

دوشوں کے پکانے والی چیزیں

فاقہ۔ پسینہ۔ کال (وقت) یواگو اور کڑوے رس دوشوں کو پکا دیتے ہیں۔ لیکن ان کا استعمال حسب ضرورت یا بہ ترتیب بالا کرنا چاہئے

جوَروں (بخاروں) میں فاقے کی نامناسبت

شُدھ وات جوَر۔ کھشئے جوَر۔ آگنتک جوَر اور جیرن جوَر میں فاقہ ٹھیک نہیں ہوتا۔ ان میں وہ تدابیر عمل میں لائیں جو شانت کرنے والی ہوں۔ لیکن دُبلا کرنے والی نہ ہوں۔ ان بخاروں میں اگر سام جوَر کی علامات دکھائی دیں۔ تو سمجھنا چاہئے کہ فاقہ ٹھیک نہیں ہوا۔

دوِی ودھ اُپ کرمنیہ ادھیائے میں جو علامات بیان کی گئی ہیں۔ انہیں دیکھ کر معلوم کرنا چاہئے۔ کہ فاقہ ٹھیک ہوا ہے۔

مریض بخار کیلئے پیا وغیرہ کا استعمال

جب فاقے کی علامات

ٹھیک طور سے نمایاں ہو جائیں تو پیپا کھلانی چاہیئے۔ لیکن پہلے مناسب ادویات سے تیار کیا ہوا منڈ پلا لیں۔ ایسا کرنے سے حرارت ہاضمہ تیز ہوتی جاتی ہے جیسے لکڑیوں سے آگ تیز ہوتی جاتی ہے۔

بخار کے مریض کو پیپا چھ دن تک دینی چاہیئے۔ اگر چھ دن سے پہلے ہی بخار دُور ہو جائے۔ تو دوش اور دُوشیوں کے لحاظ سے مناسب اَوشش وغیرہ دیں۔ چھ دن گزر جانے پر بھی جب تک بخار میں کمی نہ ہو۔ پیپا پلاتے رہیں۔ اور بخار کے ہلکا ہو جانے پر پاچن (ہاضم اشیا) استعمال کرائیں۔

سب قسم کی پیپاؤں میں سے لاج پیپا بہت جلد ہضم ہو جاتی ہے۔ اس لیئے سونٹھ۔ دھنیا۔ اور پیپل ڈال کر پکائی ہوئی لاج پیپا میں تھوڑا سا سیندھا نمک ملا کر پلائیں۔ اگر مریض کو کھٹائی کی بھی خواہش ہو۔ تو اُسی پیپا میں انار دانہ بھی ملا لینا چاہیئے

دوسرے روگوں میں پیپا کا استعمال

بخار کے جس مریض کو پاخانہ آجاتا ہو۔ یا پت کی زیادتی ہو۔ اُسے ٹھنڈی کی ہوئی پیپا سونٹھ اور شہد ملا کر پلانی چاہیئے۔

درد مثانہ۔ درد پسلی اور سر درد کی صورت میں چھوٹی کنڈیاری اور بھکھڑے سے تیار کی ہوئی پیپا پلائیں۔

بخار اور انتیسار (اسہال) کی حالت میں پرشن پرنی۔ بلا۔ بل۔ سونٹھ۔ نیلوفر اور دھنیا سے تیار کردہ پیپا پینے کو دیں۔ یہ کھانے کو ہضم کرتی اور حرارت ہاضمہ کو بڑھاتی ہے۔

ہچکی۔ درد۔ دمہ اور کھانسی میں لگھو پنج مول کے ساتھ تیار کردہ پیپا پلائیں اگر کف کی زیادتی ہو۔ تو برہت پنج مول اور جوؤں کے ساتھ پکا کر پیپا

پلانی چاہئے۔

جس مریض کو پاخانہ نہ آتا ہو۔ اُسے جو۔ پیپلی اور آملوں سے تیار کر کے اور گھی میں بگھار کر پیپا پلائیں۔ یہ ملوں اور دوشوں کو خارج کر دیتی ہے۔

اگر پیٹ رکا ہوا ہو۔ اور درد ہو رہا ہو۔ تو چب۔ پپلا مول۔ منقہ۔ آملہ اور سونٹھ سے سِدھ کر کے پیپا پلائیں۔

اگر پیچش کی شکایت ہو۔ تو بیر۔ ورکھشا ل۔ پرشٹ پرنی۔ چھوٹی کنڈیاری اور بل سے تیار کی ہوئی پیپا پلائیں۔

اگر پسینہ نہ آئے۔ نیند نہ آتی ہو۔ اور پیاس کی تکلیف ہو۔ تو آملوں سونٹھ اور مصری سے تیار کر کے پیپا پلانی چاہئے۔

جبکہ پیاس اور قے کی زیادتی کی شکائت ہو۔ تو مصری۔ بیر۔ منقہ۔ ساروا متھراں اور چندن سے تیار کر کے شہد ملا کر پیپا پلانی چاہئے۔ اسکے استعمال سے جلن اور بخار کا بھی دفعیہ ہو جاتا ہے۔

انہی دواؤں سے پیپا کی طرح رس اور یوش تیار کر کے بھی حسب ضرورت استعمال میں لائے جا سکتے ہیں۔

پیپا کی ممانعت

شراب خوری سے پیدا ہونے والے بخار میں۔ ہر روز کے شراب خور کو۔ نیز جب کف پت کے مقام میں چلا جائے۔ موسم گرما میں پت اور کف کی زیادتی میں پیاس۔ قے اور جلن کے غلبے کی صورت میں۔ اور خون کے اوپر کیطرف رجوع ہونے کیحالت میں پیپا نہ دینی چاہئے۔

ایسی حالت میں کیا کرنا چاہئے؟ - مندرجہ بالا حالتوں میں جبکہ پیپا

کا استعمال ممنوع لکھا گیا ہے۔ بخار کو دُور کرنے والے پھلوں کے رس یا پانی کے ساتھ جو گرم کر کے ٹھنڈا کیا گیا ہو۔ لاجا[1] کے ستو۔ شہد اور کھانڈ ملا کر استعمال کرائیں۔ جب اس کے مضم ہو جانے پر دوسرے وقت بھوک لگ آئے۔ تو بھنے ہوئے چاولوں کا یواگو والا کھانا "دک لاونک[2]" والے یوش یا مونگ اور لوے کے گوشت کے رس کے ساتھ کھلائیں۔ اسطرح بل (طاقت) اور دوش کی حفاظت کرنے کے لئے چھ دن گزارنے چاہیں۔

کاڑھے کا استعمال

جب فاقے وغیرہ تدابیر مندرجۃ الصدر سے دوش پک جائیں۔ تو چھ روز کے بعد بقیہ دوشوں کے پکانے اور دُور کرنے کے لئے کاڑھا مفید ہوتا ہے۔ پت کی حالت میں کڑوا اور کف کی حالت میں چرپرا کاڑھا دینا چاہئے۔

نئے بخار میں کسیلا کاڑھا نہ دیں۔ گو وہ کف پت کو بھی دور کرنے والا ہو کیونکہ اس سے مل جمع ہو کر وشم جوُر بن جاتا ہے۔ اور اروچی۔ جی متلانے ہچکی وا پھارے وغیرہ کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

کئی آچاریوں کی رائے ہیں ساتویں دن کے بعد دوائی دینی چاہئے۔ بعضوں کی رائے ہے۔ کہ دس روز کے بعد دوائی دیں۔

کئی آچاریوں کا خیال ہے۔ کہ جب مریض ہلکی غذا کھانے کے قابل ہو جائے۔ تب اُسے دوائی دینی چاہئے۔ لیکن آم کے غلبے کی صورت میں دیں

---

[1] دھان کی کھیلیں۔ [2] جب میں لوے کا گوشت۔ نمک اور گھی تھوڑی مقدار میں ہوں لیکن رس زیادہ ہو اُسے "دک لاونک" بولتے ہیں ٭

تیز بخار کی حالت میں۔ دوستوں کے ویگ کی تیزی کی صورت میں۔ یا دوشوں کے بکثرت جمع ہونے کی حالت میں جبکہ غنودگی اور گیلاپن ہو۔ اگر دوائی دیجائے تو وہ ہضم نہیں ہوتی بلکہ بخار کو تیز کر دیتی ہے۔

بخار کی نرمی۔ جسم کے ہلکاپن اور ملوں کے ہل جانے کی حالت میں اگر بخار تھوڑی دیر کا بھی ہو۔ تو دوائی دے دینی چاہیئے۔

مُتھراں۔ پت پاپڑا۔ سونٹھ اور چواہاں کا کاڑھا یا شیت کشائے یا پاٹھا۔ خس۔ اور مُشک بالا کا کاڑھا یا چرائتہ۔ گلو۔ متھراں اور سونٹھ کا کاڑھا حسب ضرورت کام میں لائیں۔ اِن سے دوش پک جاتے ہیں۔ بخار۔ اروچی۔ منہ کے بے ذائقہ پن اور بے ہضمی کی شکایات دُور ہو جاتی ہیں۔

سنتت جوَر کے لئے کاڑھا۔ اِندر جو۔ پٹول کے پتوں۔ اور کوڑ کا کاڑھا سنتت جوَر کے لئے مفید ہوتا ہے۔

سنتت جوَر کے لئے کاڑھا۔ پٹول۔ سارداا۔ متھراں۔ پاٹھا اور کوڑ کا کاڑھا سنتت جوَر کے لئے مفید ہے۔

اینیہ دُو جوَر کے لئے کاڑھا۔ پٹول۔ نیم۔ ترپھلا۔ منقہ۔ اور کڑُو اسک کا کاڑھا "اینیہ دُو جوَر" کے لئے بڑی مفید چیز ہے۔

ترتیک جوَر کے لئے کاڑھا۔ چرائتہ۔ گلو۔ صندل اور سونٹھ کا کاڑھا "ترتیک جوَر" کے لئے مفید ہوتا ہے۔

چترتھک جوَر کے لئے کاڑھا۔ آملے۔ متھراں اور گلو کا کاڑھا شہد ملا کر پلانے سے "چترتھک جوَر" دُور ہو جاتا ہے

وات جوُر کے لئے مفید کاڑھا۔ جوانہ۔ گلو۔ متھراں۔ اور سونٹھ کا کاڑھا یا پیلا مول۔ گلو اور سونٹھ کا کاڑھا یا گھوپنچ مول کا کاڑھا وات جوُر کے لئے مفید تدابیر ہیں۔

پت جوُر کے لئے مفید کاڑھے۔ اندر جو۔ متھراں۔ اور کوڑ کا کاڑھا شہد ملا کر یا متھراں۔ پت پاپڑا۔ جوانہ اور چرائتے کا کاڑھا پت جوُر کے لئے مفید معالجات ہیں۔

کف جوُر کا علاج۔ دتسک آدی گن کی ادویات کا کاڑھا یا بانسہ۔ متھراں۔ سونٹھ اور جوانہ کا کاڑھا کف جوُر کے لئے مفید ہوتے ہیں

وات کف جوُر کا علاج۔ بخار کی حالت میں اگر درد اور قبض ہو۔ اور وات کف کا زور ہو۔ تو ہرڑ۔ پیلا مول۔ املتاس۔ کوڑ اور متھراں کا کاڑھا پلانا چاہئے۔ یہ ہاضم اور ہاضمہ افزا ہے۔

وات پت جوُر کا علاج۔ منقہ۔ مہوا۔ ملٹھی۔ لودھ۔ گمبھاری۔ ساروا متھراں۔ آملے۔ مُشک بالا۔ پدم کیسر۔ پدماک۔ بھے۔ چندن۔ خس۔ نیلوفر فالسے اور مہا لکھش وغیرہ کا پھانٹ یا ہم دشتیت کشائے) چنبیلی کے پھولوں سے معطر کر کے شہد۔ مصری اور لاجا ملا کر پلانے سے وات پت جوُر دور ہو جاتا ہے۔

یہی چیزیں۔ مدایتیہ (شراب خوری سے پیدا ہونے والی امراض) قے۔ غشی جلن۔ بھرم (چکر آنے)۔ اور پرُخ رکھنے والے رکت پت۔ پیاس اور کاملا روگ (یرقان) کے لئے بھی مفید ہیں۔

جوُر داہ (بخار کی جلن) کا علاج۔ کوڑ کو پانی میں پیس کر مٹی کے کورے

برتن میں ڈال کے پکالیں۔ اور اس کا رس چھان کر گھی میں بگھار کے پلانے سے بخار کی جلن دُور ہو جاتی ہے۔

کف وات جور کا علاج - بچ - کوڑ - پاٹھا - املتاس اور کڑ اسک کا کاڑھا یا گلو کا کاڑھا گھ کا چورن ملا کر پلانے سے کف وات جور دُور ہو جاتا ہے۔

دیگر - چھوٹی کنڈیاری - سونٹھ اور گلو کا کاڑھا گھ کا چورن ملا کر پلانے سے وات کف جور - دمہ - کھانسی - زکام اور شُول کو آرام ہو جاتا ہے

دیگر - ہرڑ - دھنیا - متھراں - سونٹھ - روہش ترن - پت پاپڑا - کائپھل بچ - بھارنگی - اور دیو دارو کا کاڑھا شہد اور ہینگ ملا کر پلائیں تو کف وات جور - کوکھشتی شول - ہردے شول (درد دل) - پارشو شول (درد پسلی) کنٹھ روگ - مکھ شوش - سوج - کھانسی اور دمہ بھی دُور ہو جاتے ہیں۔

کف پت جور کا علاج - آرگودادی گن کا کاڑھا شہد ملا کر پیا یا نسہ - خس - ترائمان - ترپھلا اور گلو کا کاڑھا پلانے سے کف پت جور دور ہو جاتا ہے۔

سنپات جور کا علاج - چھوٹی کنڈیاری - دیو دارد - ہلدی - متھراں پٹول کے پتے - نیم کا چھلکا - ترپھلا اور کوڑ کا کاڑھا پلانے سے سنپات جور دور ہو جاتا ہے۔

وات کف جور کا علاج - سونٹھ - پوہکر مُول - گلو اور چھوٹی کنڈیاری کا کاڑھا پلانے سے وات کف جور - کھانسی - دمہ اور درد پسلی بھی دُور ہو جاتا ہے۔

سب قسم کے بخاروں کا علاج - مہوے کے پھول - منقہ - ترائمان

فالسہ۔خس۔ترپھلا اور گنبھاری کا شبت کشائے مناسب وقت پر پیا ہوا سب قسم کے بخاروں کو دُور کر دیتا ہے۔

دیگر۔ چنبیلی کے پتے۔آملے۔متھراں اور دھماسہ کا شبت کشائے سب قسم کے بخاروں کے لئے کار آمد چیز ہے۔

دیگر۔ جس شخص کو بخار کے ساتھ قبض کی بھی شکایت ہو۔ اُسے کوڑ۔منقہ۔ترائماں۔ترپھلا اور گرُڈ کا کاڑھا بنا کر پلانا چاہئے۔

دوائی کے ہضم ہو جانے کے بعد کیا کرنا چاہیئے؟ جب دوائی ہضم ہو جائے۔تو پیپا وغیرہ اغذیات کھانے کو دیں۔لیکن کف کے غلبے والے مریض کو کھانے کے لئے کچھ نہ دینا چاہیئے۔کیونکہ پیپا خود کف کو بڑھا دیتی ہے جیسے دہول میں مینہ برسنے سے کیچڑ بڑھ جاتا ہے۔

کف کے غلبے والے مریضوں کو پیپا وغیرہ کی جگہ یوشوں کا استعمال کرانا چاہیئے جو کلتھ۔چنے اور انار دانے سے تیار کئے گئے ہوں۔زود ہضم۔روکھے۔کڑوے رسوں والے دل پسند اور اشتہا بڑھانے والے ہوں۔

بخار میں رکت شالی۔اور ساٹھی وغیرہ چاولوں کی غذا بھی مفید ہوتی ہے کف کے غلبے والے بخار کی صورت میں بھون کر چھلکا اُتارے ہوئے جو مفید غذا ہے۔

متذکرہ بالا اقسام کے چاول جو دو تین مرتبہ بخار کے دُور کرنے والی ادویات کے کاڑھوں سے سِدھ کئے گئے ہوں حسب مناسب دوش اور دُوشیہ کا لحاظ رکھ کر مریض کو کھلانے چاہئیں۔

مُونگ اور کلتھ وغیرہ سے تیار کئے ہوئے یوش زود ہضم۔اور دافع

بخار ہوتے ہیں۔ کریلا۔ ککوڑا۔ نرم مولی۔ پت پاپڑا۔ بینگن۔ نیم کے پھول ٹپول کے پتے اور پھل سریع الہضم گوشت اور جنگلی پرندوں کے مانس رس کو چھوٹی کنڈیاری۔ فالسہ۔ ارنی۔ منقہ۔ آملہ۔ اور انار دانہ کے ساتھ پکا کر پیپلی۔ سونٹھ۔ دھنیا۔ زیرہ اور سفید نمک ملا کے کھلانے سے بخاروں کو فائدہ ہوتا ہے۔ اور حسب ضرورت اِن میں شہد اور مصری بھی ملائی جا سکتی ہے۔

رسول اور یوشوں میں حسب ضرورت انار دانہ۔ زیرہ اور سونٹھ وغیرہ اشیا بھی ملائی جا سکتی ہیں۔ اور اِن کے بغیر بھی انہیں استعمال کیا جا سکتا ہے سیٹھا تکہ آگ پر پکا کر استعمال میں لانا چاہیئے۔ بشرطیکہ وہ رقیق ہو۔ یہ اشتہا پیدا کرنے والی چیز ہے۔ یہ دوسرے کھانوں کے ساتھ بھی اور الوپان کے طور پر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

مندرجہ بالا اغذیات کے ساتھ پانی کو جوش دیکر اور ٹھنڈا کر کے الوپان کے طور پر کام میں لانا چاہیئے۔ شراب بھی حسب موافق الوپان کے طور پر پی جا سکتی ہے۔

بخار ہو۔ یا اُتر چکا ہو۔ تو مریض کو صرف شام کے وقت زود ہضم غذا دینی چاہیئے کیونکہ اس وقت کف کے دُور ہو جانے پر حرارت ہاضمہ بڑھی ہوتی ہے۔ اسلیئے وہ غذا کو ہضم کر سکتی ہے۔

کال (موسم)۔ دیش (مقام) اور ساتمیہ (موافقت) کا لحاظ رکھ کر کھانا کھانا چاہیئے۔

صبح کے وقت زود ہضم کھانا کھایا ہو اگر در ہاضمہ والے کو بھی تکلیف نہیں دیتا ورنہ بدہضمی ہو جاتی ہے۔

گھرت پان۔ اول الذکر کاڑھے۔ پان (پیا یوش وغیرہ پینے کی اشیا) اور پتھیہ بھوجن (رباپرہیز اغذیات) کا استعمال کرتے ہوئے جب دس یوم گزر جائیں۔ تو وات پت والے بخار ہیں جبکہ کف کمزور ہوگیا ہو۔ گھی دیدینا چاہئے۔

پکے ہوئے دوشوں پر گھی کا پینا امرت کا سا اثر رکھتا ہے۔ لیکن اسکے خلاف حالت میں زہر کا کام دیتا ہے۔

گھرت پان کی ممانعت۔ دس روز کے گزر جانے پر بھی جبکہ دوش ابھی کچے ہی ہوں تو گھی کا استعمال بخار کے عوارض کو بڑھا دیتاہے۔ اس حالت میں فاقہ وغیرہ تدابیر کف کے زائل ہوجانے تک برابر جاری رکھنی چاہئیں۔

دیہہ (جسم) اور دھاتوؤں کے کمزور ہوجانے سے بخار پرانا ہوجاتا ہے اور بہت دیر تک رہتا ہے۔

تے۔ پسینہ۔ وفت۔ کاڑھے اور زود ہضم اغذیات سے جبکہ مریض کے دوش اپنے اپنے ٹھکانے پر آجاتے ہیں۔ مگر اندرونی حرارت بڑھ کر روکھاپن پیدا ہوجاتا ہے تو اس وقت ایک دھاتو بڑھ جاتا ہے۔ جو حرارت کے ساتھ ساتھ رہتا ہے اسکے دور کرنے کے لئے گھی ایسی ہی مفید چیز ہے۔ جیسے جلتے ہوئے گھر کی آگ بجھانے کے لئے پانی۔ وات پت کے دفعیے کے لئے گھی سب سے بڑھیا دوائی ہے۔ اور یہ دوسری دواؤں کے اثر کو بھی اپنے میں کثرت سے جذب کرلیتا ہے اسلئے حسب ضرورت ادویات سے تیار کرکے گھی کا استعمال کرانا چاہئے۔

مخالف اثر رکھنے کیوجہ سے گھی بخار کی حرارت کو دور کردیتا ہے۔ سرد ہونے کے سبب یہ پت کو دور کرتا ہے۔ اور مرغن ہونے کے سبب وات کو رفع کرتا ہے۔ نیز کف کو دور کرنے والی دیگر ادویات کے اثر سے کف کو زائل کردیتا ہے۔

گھی کو اول الذکر کاڑھوں سے پکا کر بھی حسب ضرورت استعمال میں لا سکتے ہیں
گھرت پکانے کے نسخے (۱) ترپھلا۔ نیم کا چھلکا۔ ملٹھی۔ چھوٹی کنڈیاری۔ بڑی کنڈیاری اور مسور کی دال کے کاڑھے سے پکایا ہوا گھی کھانسی اور بخار کو دور کر دیتا ہے۔

(۲) گمھ۔ اندر جو۔ چھوٹی کنڈیاری۔ کوڑ۔ ساروا۔ آملہ۔ بھوآملہ۔ بل۔ پتھراں چندن۔ پالتی (ترائمان)۔ سیویہ رخس، منقہ۔ اتیس اور شال پرنی کے کاڑھے سے پکایا ہوا گھی۔ بخار۔ وشم اگنی۔ ہلیمک۔ اروچی۔ کندھوں کی جلن قے۔ پارشو شول (درد پسلی)۔ سر درد اور کھشے روگ کو دور کر دیتا ہے۔

(۳) تیلوک گھرت زہد کے بغیر پکایا ہوا وات جوڑ کے لئے مفید ہوتا ہے۔ اسکا ذکر "وات ویادھی چکتسا ادھیائے" میں کیا جائیگا۔

(۴) ترائمان سے پکایا ہوا گھی بھی پت جوڑ کے لئے مفید ہوتا ہے۔

(۵) واوڑنگ۔ سونچر نمک۔ چوریکا۔ پاٹھا۔ گمھ۔ مرچ۔ سونٹھ۔ چیتا۔ سیندھا نمک اور جوکھار ہر ایک چار چار تولہ۔ گھی چونسٹھ تولہ۔ دودھ چونسٹھ تولہ۔ اور پانی دو سو چھپن تولہ سے پکایا ہوا گھی پرانے کف جوڑ کو دور کر دیتا ہے۔

(۶) گلو کا رس اور کلک (نگدا) ترپھلے کا رس اور کلک۔ بانسے کا رس اور کلک۔ داکھ کا رس اور کلک یا بلا رس اور کلک لیکر ان سے الگ الگ تیار کئے ہوئے پانچوں قسم کے گھی بخار کے لئے مفید ہوتے ہیں۔

گھی کے ہضم ہو جانے کے بعد زود ہضم گوشت کی یخنی اور چاولوں کی غذا دینی چاہئے۔ اس سے طاقت بکثرت پیدا ہوتی ہے۔ اور دوش دور ہو جاتا ہے۔

مونگ اور کریلے وغیرہ کے رس عموماً کف پت کو دُور کر دیتے ہیں۔ اسلئے اِن کا استعمال پرانے دات جوَر کے لئے مفید نہیں ہوتا۔ ان سے بخار بڑھ جاتا ہے سؤل۔ اپھارہ اور بوجھ پیدا ہو جاتا ہے۔

اگر بخار اِس طرح بھی دُور نہ ہو۔ تو اندرونی صفائی کرنی چاہیئے جس مریض کی اندرونی صفائی مطلوب ہو۔ اُسے پہلے قے کرائیں۔ لیکن طاقتِ جسمانی کی حفاظت کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ اور طاقتور مریض کو اُس وقت قے کرائیں۔ جبکہ دوش آم آشے (معدے) میں ہو۔

جب بخار پک جائے اور دوش مشتعل ہو جائے۔ یا بخار۔ زہر اور شراب سے پیدا ہوا ہو۔ تو مریض کو مندرجہ ذیل ترپھلا آدی مودک کھلائیں یا وِیوش آدی ویرچن دیں۔ یا دودھ کے ساتھ املتاس پلائیں۔ یا انگوروں کا رس دودھ میں ملا کر دیں

ترپھلا آدی مودک۔ ترپھلا۔ ترُبد سیاہ۔ ترُبد سفید۔ مگھ۔ ناگ کیسر۔ مصری اور شہد ملا کر مودک (لڈو) بنا لیں۔

وِیوش آدی ویرچن۔ مگھ۔ مرچ۔ سونٹھ۔ دارچینی۔ الائچی دانہ۔ تمال پتر۔ متھراں۔ واوڑنگ۔ اور آملہ۔ اِن کے برابر ترُبد سفید اور ترُبد کے برابر مصری لیکر اور سب کو شہد میں ملا کر لڈو بنا لیں۔

دیگر ترپھلا یا بنفشہ دودھ کے ساتھ پلائیں

جلاب وغیرہ سے اندرونی صفائی ہو چکنے پر مریض کو اول الذکر پیا منڈ وغیرہ اشیا کھلانی چاہئیں۔

اگر بخار کے مریض کا مل (فضلہ) خودبخود ہی نکلنا شروع ہو جائے۔ تو اُسے روکنا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ اگر پکا ہوا دوش کوشٹ میں رک گیا۔ تو وہ خرابی پیدا

کر دیگا۔ البتہ اگر وہ کچا ہی زیادہ مقدار میں خارج ہونے لگے۔ تو اُسے پکا کر روکنا چاہیئے۔

آم کے روکنے سے جو دوش پیدا ہوتے ہیں۔ وہ دوش آپ کرمنیہ ادھیائے میں بیان کیئے جا چکے ہیں۔

آم جوُر میں دوش کے خارج کرنے کے لئے جو معالج مریض کو دوائی پلاتا ہے۔ وہ گویا سوئے ہوئے کالے ناگ کو ہاتھ کی اُنگلی سے جگانے کی کوشش کرتا ہے۔

دودھ جو مریض بخار کیوجہ سے کمزور ہوگیا ہو۔ اُسکے لئے قے اور جلاب دونو تدابیر غیر مفید ہوتی ہیں۔ اُسے خوب دودھ پلانا چاہیئے۔ یا نروہ وستی سے اُسکا فضلہ خارج کرنا چاہیئے۔

جس شخص کا کف کم ہوگیا ہو۔ جیسے جلن اور پیاس کی شکایت ہو۔ اور جس کے جسم میں پت اور وات کا غلبہ ہو۔ اُس مریض کو اگرچہ دست بھی آتے ہوں۔ تو بھی دودھ مفید ہوتا ہے۔

جس شخص کے جسم میں فاقے کیوجہ سے حرارت بڑھ گئی ہو۔ اُس کے لئے دودھ زندگی بخش چیز ہے۔ اور اُس کے بخار کو اِس طرح سے دُور کر دیتا ہے۔ جیسے آگ سے جلتے ہوئے جنگل میں پانی از سر نو جان ڈال دیتا ہے۔

بخار کے مریض کو ادویات سے پکایا ہوا سرد یا گرم یا نیم گرم دودھ حسب ضرورت وقت کے مطابق استعمال کرانا چاہیئے۔ خلاف ازیں عمل میں لانے سے وہ

---

۱ ادویات سے دودھ پکانے کی ترکیب یہ ہے کہ دوائی سے آٹھ گنا دودھ اور دودھ سے چار گنا پانی ملا کر دودھ کو پکانا چاہیئے۔ جب صرف دودھ ہی باقی رہے تو اُتار کر کام میں لائیں۔

مریض کو ہلاک کر ڈالتا ہے۔

دودھ پکانے کے نسخے - (۱) سونٹھ - کھجور - منقہ - کھانڈ اور گھی ڈال کر پکایا ہوا دودھ ٹھنڈا کر کے شہد ملا کر دینے سے پیاس - جلن اور بخار دُور ہو جاتا ہے

(۲) منقہ - بلا - ملیٹھی - سارِوا - مگھ اور صندل سے پکایا ہوا دودھ ٹھنڈا کر کے شہد ملا کر پلانے سے پیاس - جلن اور بخار دُور ہو جاتا ہے۔

(۳) چار گُنا پانی ملا کر پکایا ہوا دودھ پیاس - جلن اور بخار کو دُور کر دیتا ہے۔

(۴) مگھ ملا کر پکایا ہوا دودھ بھی یہی فائدہ دیتا ہے۔

(۵) پنچ مُول سے پکایا ہوا دودھ کھانسی - دمہ - سر درد - دردِ پسلی اور پُرانے بخار کو دُور کر دیتا ہے۔

(۶) قبض اور پاخانے کے ساتھ آؤں آنے کی شکایت میں تیز پیاس - دردِ شکم اور پیچش کی صورت میں ارنڈ کی جڑھ سے پکایا ہوا دودھ۔

(۷) کچے بل پھل سے پکایا ہوا دودھ

(۸) شیر گرم دودھ پلانا مفید ہے۔

(۹) سونٹھ - بلا - چھوٹی کنڈیاری - بھکڑا اور گڑ سے پکایا ہوا دودھ - سوج - پاخانہ پیشاب - بادِ مخالف کی رکاوٹ اور کھانسی کو دُور کر دیتا ہے۔

(۱۰) شیشم کی لکڑی کی گُلی سے پکایا ہوا دودھ بخار کو بہت جلد رفع کر دیتا ہے

(۱۱) سفید سانٹھ کی جڑھ - بل کی گری - اور بڑی سانٹھ سے پکایا ہوا دودھ بخار اور سوج کو رفع کر دیتا ہے۔

نروہ وستی - دوش کے پکنے اور پکوا شے (انتڑیوں) میں جانے پر نروہ وستی کا استعمال کرنا چاہیے - اِس سے طاقت اور حرارت ہاضمہ بڑھ جاتی ہے - بخار سے

ہونے والی کمزوری دور ہوجاتی ہے۔ راحت اور رغبت بڑھ جاتی ہے۔
پکوآشے (انتڑیوں) میں پہنچے ہوئے پت یا کف پت کو مسہل دیکر خارج کرنا چاہئے۔ اور پکوآشے میں پہنچے ہوئے تینوں دوشوں کو وستی کے ذریعے دور کریں۔

انوواسن وستی۔ بخار کے مریض کے کف اور پت دوش زائل ہوگئے ہوں۔ نشستگاہ۔ پشت اور کمر میں جکڑاہٹ ہو۔ حرارت ہاضمہ تیز ہو۔ فضلہ رُکا ہوا ہو تو اُسے انوواسن وستی دینی چاہئے۔

دافع بخار وستی۔ پہلے پٹول۔ نیم کے پتے۔ کوڑ۔ املتاس۔ شال پرنی۔ کھریٹی۔ بھکھڑا۔ راڑا۔ خس اور نیز بالا کا کاڑھا بنالیں۔ پھر دودھ میں اُسکا نصف حصہ پانی میں ملاکر جوش دے لیں۔ جب صرف دودھ باقی رہ جائے۔ تو اُس میں اول الذکر کاڑھے کو ملالیں **یا** مینھراں۔ راڑا۔ پیپل۔ ملٹھی۔ اور کڑاکی چھال کے کلک (نگدے) کے ساتھ **یا** شہد اور گھی ملاکر وستی کے کام میں لائیں تو بخار دور ہوجاتا ہے۔

دیگر۔ مدگ پرنی۔ ماش پرنی۔ شال پرنی۔ پرشٹ پرنی۔ ملٹھی۔ راڑا۔ خس اور املتاس کا کاڑھا بنائیں۔ نیز ملٹھی۔ سونف۔ پرینگو۔ ترپھلا۔ راڑا۔ اور مینھراں کا نگدا بناکر اُن میں گڑ۔ شہد اور گھی ملاکر وستی دیں۔ تو بخار جاتا رہتا ہے۔

جُور کے لئے انوواسن وستی۔ جیونتی۔ راڑا۔ میدا۔ پیپل۔ ملٹھی۔ بیج رِدھی۔ راسنا۔ کھریٹی۔ بل گری۔ سونف۔ شتاور۔ اور ان سب کے چوتھا حصہ سنیہہ (تیل وغیرہ چکنا شیاں) لیکر ملاکر پانی میں گھوٹ لیں اور سنیہہ

کے برابر دودھ اور چار گنا پانی ملا کر آگ پر پکالیں ۔ بخار میں اس کی انو واسن وستی دینا چاہیئے۔

(جس بخار اور دوش میں جو سنیہہ مفید ہوتا ہے۔ اسی میں وہی ملانا چاہیئے)

دیگر ۔ سدھی ستھان کے وستی چکتسا ادھیائے میں بخار کو دور کرنے والی جو جو وستیاں بیان کی گئی ہیں ۔ حسب ضرورت اُن کو بھی کام میں لایا جاسکتا ہے ،

وریچن لنسیہ ۔ جیرن جوُر (پرانے بخار) میں وریچن لنسیہ دینی چاہیئے۔ اِس سے سر درد ۔ گرانی ۔ اور کف دور ہوجاتا ہے ۔ اندریوں میں تر و تازگی آجاتی ہے ۔ کھانے کی رغبت بڑھتی ہے ۔

جس کا دماغ خالی ہو گیا ہو۔ اُسے سنیہہ وستی اور جس کے سر میں سوزش ہوتی ہو۔ اُسے پت کو دور کرنے والی وستی دینی چاہیئے ۔

دھوم پان وغیرہ ۔ بخار میں دوش کے مطابق دھوم پان ۔ گنڈوش اور کول گرہ کا بھی استعمال کرایا جاسکتا ہے ۔ جن سے زکام ۔ منہ کا بے ذائقہ پن اور امراض گلو دور ہو جائیں ۔

اشتہا پیدا کرنے والی چیزیں ۔ جب عدم اشتہا کی شکایت ہو ۔ تو گھی اور سنیدھا نمک ملا کر بجورے کا کیسر یا مصری ملا ہوا آملے اور منقے کا نگدا منہ میں رکھوائیں ۔

اُسن جیرن جوُر (پرانے بخار) کی تدبیر جو جلد ہی مٹ جائے ۔ جلد میں قیام رکھنے والے جیرن جوُر کے دفعیہ کے لئے حسب مناسب سرد یا گرم تاثیر والی ادویات سے تیار کی ہوئی راحت بخش ابھینگ[1] ۔ آلیپن[2] ۔ اور پر ی شیک[3] وغیرہ

---

[1] مالش کی اشیاء [2] لیپ کی اشیاء ۔ [3] تریڑے کی اشیاء ۔

اشیا نیز سُرموں اور دہوم[1] پان کو کام میں لائیں۔ بھوت پریت کے سایہ اور زہر کیوجہ سے پیدا ہونے والے آگنتج جوَرُوں میں بھی یہی سب تدابیر مفید ہوتی ہیں

جلن کے لئے مالش - اگر جلن ہوتی ہو۔ تو ایک سو مرتبہ دُھلے ہوئے گھی کی مالش کرنی چاہیئے۔

داہ جوَر کے لئے تیل - سوتر ستھان میں بیان کئے ہوئے مُدھر گن (اشیائے شیریں) امل گن (اشیائے ترُش) اور کشائے گن (کسیلی اشیا) کی ادویات سے یا دُوروا آدی ورگ کی ادویات سے یا شودھن آدی گن میں بتائی ہوئی چھوٹے میں ٹھنڈی اور تاثیر میں سرد ادویات کے کاڑھے اور کلکوں نیز دودھ سے تیل پکائیں۔ اس تیل کے لگانے سے داہ جوَر جلدی دور ہو جاتا ہے۔

مندرجہ بالا ادویات کو تھوڑا پیس کر جسم پر خصوصاً سر پر لیپ کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے ان ادویات کو زیادہ پیسکر لگانے سے جلن پیدا ہو جاتی ہے۔

اَوْگاہن وِدھی - مندرجہ بالا ادویات کے کاڑھے سے پری شیک[2] بھی کیا جا سکتا ہے۔ نیز اُسے اَوْگاہن[3] کے کام میں لایا جا سکتا ہے۔

یا دہ کاڑھا ایک دَرونی بھر لیکر اُس میں کانجی۔ پانی۔ دودھ۔ سرکہ۔ اور گھی ملا کر اَوْگاہن کے کام میں لائیں۔

جلن کو دور کرنے کی دوائی - کیتھ۔ بجورا۔ امل وِداری۔ لودھ۔ داڑم۔ بیر کے پتے یا نیم کے پتے پانی میں گھوٹ کر بہت سے پانی میں ڈالکر

---

[1] ادویات کا تمباکو کیطرح چلم میں رکھ کر دھواں نوشی کرنا [2] ترڑا دینا۔ دھار ڈالنا۔ [3] دھونا۔

جھاگ اٹھالیں۔ اور اس جھاگ کا لیپ کریں۔ تو جلن۔ درد مدہ (بے خبری) قے۔ اور پیاس دور ہو جاتی ہے۔

داہ جوڑ کے لئے دوائی۔ ودش اُپ کرمنیہ ادھیائے میں پت کو دور کرنے کی جو تدابیر بیان کی گئی ہیں۔ انہیں عمل میں لانے سے داہ جوڑ بھی بہت جلد دور ہو جاتا ہے۔

تیل کی مالش۔ تاثیر اور لمس دونو لحاظ سے گرم۔ تگر۔ اگر۔ کیسر۔ کُٹھ رو ہش ترن۔ شلاجیت۔ سرل کاشٹ۔ دیودارد۔ نکھی۔ راسنا۔ مُرا۔ بچ خراسانی اجوائن۔ ہردو الائچی۔ چورک۔ زیرہ سیاہ۔ سہانجنا۔ تلسی سیاہ بالچھڑ۔ گندھ ترن۔ سفید سرسوں۔ ودش مُول۔ گلو۔ ارنڈ ہردو قسم۔ صندل سُرخ۔ روہش ترن۔ تال پتر۔ اجوائن۔ شلکی۔ دھنیا۔ اجمود۔ سونف۔ اُڑد کُلتھی۔ چیتا۔ پُوتی کرنج۔ اور دونو قسم کی ناگلی۔ اِن چیزوں یا ایسی ہی دوسری چیزوں کے کاڑھے اور نگدے سے پکائے ہوئے تیل کی یا سُرا اور سو وِیر وغیرہ امل پاک رسوں کے ساتھ پکائے ہوئے تیل کی کچھ گرم کرکے شیت جوڑ میں مالش کریں۔

لیپ۔ اِنہی اول الذکر تگر وغیرہ کا باریک چدن کرکے لیپ کریں۔ تو شیت جوڑ دور ہو جاتا ہے۔

یا اِن اول الذکر ادویات کو باریک پیس کر قدرے گرم کرکے پر شیک اور اُدگاہن کے کام میں لائیں۔

۱ے۔ جو ہضم ہو کر کھٹے ہو جائیں۔

یا صرف کانجی۔ گومُوتر۔ اور دہی کا توڑ ڈال کر پری شیک یا اوگاہن کے کام میں لائیں۔

یا آرگ وَدٗ آدی گن کی ادویات کو حسب ضرورت پان (پینے) ابھینگ (مالش) اور لیپ کے کام میں لائیں۔

دشم جُوَر میں اگر کی دہوپ کا استعمال کرنا چاہیے۔ جس کا بیان آگے آئے گا۔

سویدن ودہی (پسینہ لانا)۔ آگ کی حرارت سے یا آگ کے بغیر دوسری طرح گرمی پہنچا کر پسینہ لانا چاہیے۔ یا پسینہ آور ادویات اور اغذیات سے پسینہ لائیں۔

تہ خانے میں سونا۔ کمبل وغیرہ گرم کپڑے اوڑھنا۔ بے دُھوان انگاروں کی آگ سینکنا۔ شراب پینا۔ تِرکُٹا ملاکر تکرہ کلتھی۔ بریہی۔ کودوں اور دیگر پت پیدا کرنے والی اشیا کا استعمال کرنا اُس شخص کے لئے مفید تدابیر ہیں جسے جاڑے کی کپکپی لگ رہی ہو۔ نیز اُسے چاہیے۔ کہ نوجوان۔ خوبصورت زیورات سے آراستہ اور بلند چھاتیوں والی نازنین عورتوں کو بغلگیر کرے اور جب اُسکی سردی دُور ہوکر جماع کی خواہش پیدا ہو۔ تو اُن عورتوں کو اُس سے جدا کردیں۔

سنپات کا علاج۔ وشم دوشج[1] سنپات میں ایک یا دونو گھٹے ہوئے دوشوں کو بڑھاکر یا ایک یا دونو بڑھے ہوئے دوشوں کو گھٹا کر اور برابر کے

---

[1] جس سنپات میں دوش کم و بیش ہوں۔ اُسے وِشم دوشج سنپات کہتے ہیں۔

بگڑے ہوئے سنپات میں کف[1] انو پوربی یا استھان انو پوربی[2] علاج کر کے سنپات کو مغلوب کرنا چاہیئے۔

کرن مول سوج اور اسکا علاج۔ سنپات جور کے آخر میں کانوں کی جڑ میں جو خوفناک سوج پیدا ہو جاتی ہے اس سے کبھی کبھار کوئی مریض بچ جاتا ہوگا ورنہ یہ روگ اسادھیہ (لاعلاج) ہوتا ہے۔

اس سوج کے پیدا ہوتے ہی جونکیں وغیرہ لگا کر خون نکال ڈالنا چاہیئے۔ نیز کف پت کو دور کرنے والے گھرت پلاکر۔ پردیہ۔ لیپ اور کوَل دھارن کرا کے بہت جلد اس کا علاج شروع کردیں۔

کرن مول سوج میں فصد۔ سرد۔ گرم۔ مرغن اور خشک سب قسم کی ادویات کے ٹھیک استعمال سے بھی جو واتج۔ پتج۔ کفج۔ سنسرگج اور سنپاتج جوروں کے دور کرنے والی ہیں۔ اگر بخار دور نہ ہو۔ تو پہلے مریض کے ایک بازو کا اور پھر دوسرے بازو کا فصد کھول کر خون نکال ڈالیں۔ یعنی ایک ساتھ دونوں بازوؤں کا فصد نہ کھولنا چاہیئے۔

وشم جور کا علاج۔ بخار کے دفعیے کے لئے جو جو تدابیر پہلے بیان ہو چکی ہیں۔ وہ سنت آدمی وشم جوروں میں بھی دوشوں کے مطابق کام میں لائی جاتی ہیں۔ یا جو تدابیر آگے بتائی جائینگی۔ انہیں عمل میں لائیں۔ پٹول۔ کوڑ۔ متھرا۔ ہرڑ اور ملٹھی میں سے کوئی تین یا چار یا پانچوں ادویات لیکر

---

[1] یعنی پہلے کف کا پھر پت کا اور پھر وات کا علاج کریں [2] یعنی پہلے معدہ کا دوش نکالنا چاہیئے پھر انتڑیوں کے دوش کا علاج کریں۔ کیونکہ بخار پیدا کرنے والا دوش پہلے معدہ ہی میں قیام کرتا ہے۔

کاڑھا بناکر پینے سے وِشم جُوَر دور ہو جاتا ہے۔ ستتک آدی وِشم جوَر میں ترپھلا ہرڑ۔ گلو یا پیپل کا الگ الگ استعمال کرنا چاہیے۔

دیگر۔ جس دن بخار ہوتا ہو۔ اس دن "رساین ودہی" میں بیان کی ہوئی ترکیب کے مطابق گڑ میں بھلاوا ملا کر کھلانا چاہیئے۔ یا اس دن پہلے لنگھن (فاقہ) یا ورنگھن (شکم پُری) کریں۔

دیگر۔ علی الصبح تل اور لہسن کھلائیں۔ **یا** غذا سے پہلے پرانا گھی کھلائیں۔ **یا** اسی ترکیب سے دہی۔ دودھ یا تکر کھلائیں۔

یا کھنشے کے علاج میں بیان کیا ہوا کھٹو پل گھرت غذا سے پہلے کھلایا کریں **یا** اُنماد (جنون) کے علاج میں بیان کیا ہوا کلیان گھرت **یا** اپسمار (مرگی) کے علاج میں بتایا ہوا پنچ گویہ گھرت **یا** کوڑھ کے علاج میں بیان کیا ہوا تکتک گھرت **یا** رکت پت کے علاج میں بتایا ہوا وِرش سادھت گھرت غذا سے پہلے کھلائیں۔

ترپھلا آدی گھرت (وشم جوَر کے لئے)۔ ترپھلا۔ بیر اور ارنی کے کاڑھے سے چوتھا حصہ گھی اور گھی کے برابر دہی لیکر سب کو ملا کر پکالیں۔ اور اس میں لودھ کی چھال کا پرتی واپ[۱] دیں۔ یہ گھرت وشم جوَر کے دفیعے کے لئے بے نظیر دوائی ہے۔

وِشم جوَر کے لئے دیگر علاج۔ سُرا یا کسی اور قسم کا تیز شراب نیز مور۔ تیتر یا مرغ کا گوشت یا اور کسی اوسط درجے کے گرم تاثیر والے ماس کو غذا کے ساتھ خوب

---

[۱] چھڑکنا۔ بُرکنا۔ دھوڑنا۔

شکم سیر ہو کر کھائیں۔ اور دن بھر سوتے رہیں۔ یا سب کھایا پیا قے کر کے نکال دیں یا گھی کی سب سے بڑی مقدار پی کر اُسے قے کر دیں۔

یا بخار آنے کے دن مریض کو سنہیہ (چکنائی) اور سویدہ (پسینہ) ویچ نیلینی۔ آج گندھ۔ تربد اور کوڑ کا کاڑھا پلائیں۔

وشم جوُر کے لئے سُرمہ مینسل۔ سیندھا نمک۔ اور مپپل کو تیل کے ساتھ میں کر آنکھوں میں سرمے کے طور پر استعمال کریں۔

وشم جوُر کے لئے نسوار۔ ہینگ۔ بھیڑئے کی چربی اور سیندھا نمک ہموزن ملا کر نسوار کے کام میں لائیں۔ یا پرانا گھی۔ شیر کی چربی اور سیندھا نمک ملا کر سونگھنے سے بھی وشم جوُر دور ہو جاتا ہے۔

وشم جوُر کے لئے دھوپ۔ گوگل۔ نیم کے پتے۔ بچ۔ کُٹھ۔ ہرڑ۔ سرسوں اور جو کا دھوپ یا بلّی کا فضلہ۔ گوگل۔ گندھ ترن۔ بچ۔ رال۔ نیم کے پتے۔ آک کی جڑھ۔ اگر اور دیو دارو کا دھوپ دینے سے سب قسم کے بخار دُور ہو جاتے ہیں۔ اِسے اپراجتا دھوپ بولتے ہیں۔

علاوہ ازیں اُنماد (جنون) اور اپسمار (مرگی) کے لئے جو دھوپ۔ نسوار۔ سُرمے اور تراس بیان کئے گئے ہیں۔ وہ سب وشم جوُر کی حالت میں بھی برتے جا سکتے ہیں۔

دَیو آشرے اوشدھیوں[1] سے بھی ماسوائے مندرجہ بالا تدابیر کے سب قسم کے

---

[1] منی۔ منگل۔ بلی۔ اُپ ہار۔ پرائسچت۔ جپ۔ دان۔ سوستی واچن وغیرہ دیو آشرے اوشدھیاں کہلاتی ہیں۔

جوڑوں خصوصاً وشم جوڑ کو بہت جلد آرام ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ جوڑ عموماً بھوت کے سایہ وغیرہ بیرونی اسباب سے پیدا ہوا کرتا ہے۔

فصد۔ اگر وشم جوڑ کسی طرح سے بھی دور ہونے میں نہ آئے۔ تو وات وغیرہ دوشوں کے مطابق فصد کھولیں۔

واتج وغیرہ جوڑوں میں کھرت پان۔ واتج جوڑ۔ وسرپ۔ وسپھوٹک یا چوٹ سے پیدا ہونے والے جوڑ میں گھی پلائیں۔ اور ٹھنڈے لیپ کریں۔ پرشیک کریں۔ مانس رس کھانے کو دیں۔ فصد کھلوائیں۔ نیز وہ سب تدابیر کام میں لائیں جو پہلے بیان ہو چکی ہیں۔

گرہ سے پیدا ہونے والے جوڑ کا علاج۔ گرہ وغیرہ کی وجہ سے پیدا ہونے والے بخار میں بھوت ودّیا میں بیان کی ہوئی بلی اور منتروں کے ذریعے علاج کرنا چاہئے۔

دواؤں کی بو سے پیدا ہونے والے بخار کا علاج۔ دواؤں کی بو سے پیدا ہونے والے بخار کے دفعیہ کے لئے پت کو دور کرنے والی تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔ اور وشم جوڑ میں دافع زہر ادویات استعمال کریں۔

غصّے وغیرہ سے پیدا ہونے والے بخاروں کا علاج۔ غصّہ۔ خوف اور افسوس وغیرہ سے پیدا ہونے والے بخار میں اعلیٰ درجے کی دل پسند باتوں سے اور وات وغیرہ دوشوں کے دفعیے کی تدابیر سے نیز مفید اور مضر کا لحاظ رکھنے سے علاج کرنا چاہئے۔

غصّے سے پیدا ہونے والا بخار شہوت سے۔ شہوت سے پیدا ہونے والا بخار غصّے سے۔ خوف اور افسوس سے پیدا ہونے والا بخار شہوت اور غضب سے۔ اور شہوت اور غضب سے پیدا ہونے

والا خوف و افسوس سے دور ہو جاتا ہے۔

سراپ (بزرگوں کی بددعا) اور اتھرو وید کے منتروں سے پیدا ہونے والے بخار کے دور کرنے کے لئے ایشور اُپاسنا (عبادت الٰہی) ہی سب سے مفید تدبیر ہے۔

ادویات کی بو وغیرہ سے پیدا ہونے والے جو متوخرالذکر جوڑ بیان کئے گئے ہیں۔ اُنکی پیدائش میں وات وغیرہ دوشوں کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ لیکن پیدا ہوتے ہی وات وغیرہ دوشوں کے ذریعے پھیل جاتے ہیں۔ اس لئے اِن سب بخاروں میں دوشوں کے مطابق غذا کھانی چاہئے۔

جب بخار وات وغیرہ دوشوں کے سوا دیگر اسباب سے پیدا ہوتا ہے تو وہ بہت دیر تک نہیں رہتا۔ اسلئے اوپر کہے ہوئے جوڑوں میں دوشوں کی خرابی ضروری ہوتی ہے۔ پس دوشوں کے مطابق غذا کھانی چاہئے اور دلکش کہانیاں سُنا سُنا کر مریض کو بخار آنے کا وقت بھلا دینا چاہئے کیونکہ کہانیوں میں دل لگ جانے سے بخار آنے کا وقت بھول کر بخار رُک بھی جاتا ہے۔ محبت اور عداوت سے خالی۔ پاک صاف اور دیا وان (رحیم) مناسب قسم کے جوڑوں کو خود بخود دور کر دیتا ہے۔

بخار میں ممنوعہ کام۔ بخار کے دور ہو جانے پر بھی جب تک طاقت نہ آجائے تب تک ورزش کرنا۔ نہانا۔ جماع کرنا۔ ثقیل۔ ناموافق اور جلن پیدا کرنے والی غذا کھانا۔ علیٰ ہذا القیاس بخار پیدا کرنے والے ایسے ہی دیگر بواعث سے قطعی پرہیز رکھنا چاہئے۔

بخار کے دور ہو جانے پر بھی یکایک ہر قسم کا اناج نہ کھا لینا چاہئے کیونکہ

گیا ہوا بخار بھی کمزور شخص پر پھر حملہ آور ہو سکتا ہے۔

بخار ایک ایسی بیماری ہے۔ جو فوراً ہلاک کر ڈالتی ہے۔ اسلئے دوسری امراض کی نسبت بخار کے مریض کا خاص طور پر مناسب حالات کے مطابق مناسب علاج کرنا چاہیے۔

دوائی۔ منی (جواہر)۔ اچھا منتر۔ نیک پُرش۔ گورو۔ دوج اور دیوتا کا پوجن اور دل کو خوش کرنے والی باتیں وشنو کے پیدا کیے ہوئے خوفناک بخار کو بھی دور کر دیتی ہیں۔ پھر بد پرہیزی سے پیدا ہونے والا بخار تو کیا چیز ہے

دوسرا ادھیائے

رکت پت کا علاج

اوردھوگامی[1] رکت پت کی قابلیت علاج۔ اوردھوگامی رکت پت جو طاقتور پرش کو ہو۔ ویگ (تیزی) سے خالی ہو۔ ایک دوش والا ہو نیا ہو۔ ہیمنت[2] یا ششر رتو[3] میں پیدا ہوا ہو۔ وکرت وگیانیہ ادھیائے میں بیان کیے ہوئے عوارض سے بری ہو۔ وہ سادھیہ (قابل علاج) ہوتا ہے۔

---

[1] مائل با علے۔ جس کا رُخ اوپر کی طرف ہو۔

[2] ماگھ اور پھاگن کا موسم۔

[3] مگھر اور پوس کا موسم ششر رتو کہلاتا ہے۔

اُدہوگامی رکت پت کی یاپنیتا[1] - اَدھوگامی رکت پت جو دو دوشوں والا ہو - یاپیہ ہوتا ہے۔

رکت پت کی قابلیت و ناقابلیت علاج - رکت پت خواہ اُوردھوگامی یا ادہوگامی - اور ایک دوش والا ہو یا دو دوشوں والا - جو بالکل دُور ہوکر پھر پھر بگڑتا رہے - وہ لاعلاج ہونے کی وجہ سے ترک کر دینے کے قابل ہوتا ہے۔

جو رکت پت ایک راستے کو چھوڑ کر دوسری طرف کا رُخ کر لیتا ہے یعنی اُوردھوگامی نیچے کیطرف اور اَدہوگامی اوپر کیطرف چل پڑتا ہے وہ بھی لاعلاج ہوتا ہے۔

جو رکت پت خواہ وہ اُوردھوگامی ہو یا اَدھوگامی بہت کثرت سے خارج ہوتا ہے - اُسکا علاج بھی ترک کر دینا چاہیئے۔

حرارتِ ہاضمہ کی کمزوری والے کا ادہوگامی یا اُوردھوگامی رکت پت بھی لاعلاج ہوتا ہے - کیونکہ اس میں علاج متضاد کرنا پڑتا ہے - یعنی جو دوائی حرارتِ ہاضمہ کو بڑھاتی ہے - وہ رکت پت کو بگاڑتی ہے - اور جو رکت پت کے لئے مفید ہوتی ہے - وہ حرارتِ ہاضمہ کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے -

تینوں دوشوں سے پیدا ہونے والے رکت پت کو بھی لاعلاج سمجھنا چاہیئے اور جو رکت پت نیچے اور دونو طرف سے خارج ہوتا ہو - اُسکا علاج بھی ترک کر دیں - کیونکہ ایسی کوئی دوا نہیں ہے - جو دونو طرف اثر کر سکے۔

علاج - طاقت و لبے اور دات وغیرہ دوشوں کی کثرت سے گھرے ہوئے۔

---

[1] یاپن وہ بیماری ہوتی ہے - جس میں جب تک دوائی کا استعمال جاری رہے - آرام رہے اور جب علاج چھوڑ دیا جائے - پھر بیماری کا زور ہو جائے۔ [2] اَدّ ہاسفل جسکا رُخ نیچے کیطرف ہو۔

شخص کے سنسترپن[۱] سے پیدا ہونے والے اُوردھو گامی رکت پت میں وریچن (مسہل دوا) اور ادھو گامی رکت پت میں ومن (قے آور دوا) دینی چاہیئے۔

کمزور اور تھوڑے دوشوں سے گھرے ہوئے مریض کے فاقہ سے پیدا ہونے والے اُوردھو گامی رکت پت میں شمن تدابیر[۲] سے اور ادھو گامی میں ورنگھن[۳] تدابیر کے ذریعے علاج کریں۔ لیکن اس امر کا خیال رکھ کر کہ مریض فاقہ کے قابل ہے۔ یا ورنگھن کے۔ کیونکہ فاقہ سے پیدا ہونے والے ادھو گامی رکت پت میں بھی شمن تدابیر کے ذریعے اور ورنگھن چیزوں سے پیدا ہونے والے اُوردھو گامی رکت پت میں بھی فاقہ کے ذریعے علاج کیا جاتا ہے۔

اُوردھو گامی رکت پت کے لئے تدابیر۔ اس رکت پت میں جس کا رُخ اوپر کی طرف ہو۔ شمن کرنے والے کڑوے اور کسیلے رس۔ فاقہ کشی۔ اور سونٹھ سے خالی "کھڑنگ پانی" دینا چاہیئے۔

ادھو گامی رکت پت کے لئے ورنگھن۔ نیچے کی طرف رُخ رکھنے والے رکت پت میں ورنگھن (موٹا کرنے والے) میٹھے رس استعمال میں لائیں۔

اُوردھو گامی رکت پت میں پہلے ترپن دیں۔ اور ادھو گامی میں پیپا کا استعمال کرائیں۔

خون کا نہ روکنا یا روکنا۔ جب مریض کی حرارتِ ہاضمہ اور جسمانی طاقت اچھی حالت میں ہو۔ اس کے نکلتے ہوئے گندے خون کو نہیں روکنا چاہیئے کیونکہ ایسا کرنے سے وہ تمام امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن کا سر اِدیدھ ودھی

[۱] شکم سیری [۲] فاقہ کشی وغیرہ زور فرو کرنیوالی تدابیر [۳] موٹا کرنے والی ادویات۔

اوصاف سے میں بیان کیا گیا ہے۔ لیکن اگر علامات اس کے خلاف ہوں۔ یعنی مریض کا ہاضمہ کمزور ہو۔ اُسکی جسمانی طاقت بھی اچھی نہ ہو۔ تو اُس کے خراب خون کو بھی روکنے میں دیر نہ لگانی چاہئے۔ کیونکہ اُسکا خون نہ روکے جانے سے وہ آگ کی مانند اُسے بہت جلد ہلاک کر ڈالتا ہے۔

رکت پت کے لئے اولیہہ[1]۔ ترُبد سفید اور ترُبد سیاہ کا کاڑھا بنا کر اور اُس میں اِن کے کلک ملا کر پکا کے اولیہہ بنا لیں۔ اور اس میں مصری ملا کر دو دو تولہ بھر مریض کو چٹاتے رہیں۔ تو رکت پت دُور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ ترُبد سفید۔ ترپھلا۔ ترُبد سیاہ۔ پیپل۔ کھانڈ۔ اور شہد لیکر اِن سب کو ملا کر حسب ترکیب لڈو تیار کر لیں۔ تو اُن کے استعمال سے سنپا تک اُور دھو گامی رکت پت۔ سوج اور بخار بھی دُور ہو جاتا ہے۔

یا ترُبد اور مصری ہموزن لیکر اُن میں چوتھا حصہ پیپل ملا کر لڈو بنا لیں تو اِن کے استعمال سے مندرجہ بالا امراض دُور ہو جاتے ہیں۔

ادہو گامی رکت پت کا علاج۔ ادہو گامی رکت پت میں قے کرانے کے لئے کھانڈ اور شہد ملا کر راڑے کے ترپن کا استعمال کریں۔ یا کھانڈ کا پانی یا شہد ملا ہوا پانی۔ یا ملٹھی کا کاڑھا یا دُودھ یا گنے کا رس۔ اِن میں سے کسی ایک کے ساتھ راڑا ملا کر قے کے لئے دیں۔

اُور دھو اور اُدہو گامی دونو قسم کے رکت پتوں میں مسہل اور قے کے ذریعے اندرونی صفائی ہو چکنے کے بعد اُور دھو اور اُدھو گامی رکت پتوں کے مریض

---

[1] لعوق۔ چٹنی۔

کو بالترتیب منتھ اور پیپا وغیرہ کھانے کو دیں۔ مگر مریض کی طاقت کا دونو صورتوں میں دھیان رکھ لینا چاہئے۔

منتھ بنانے کی ترکیب۔ بخار کے علاج میں جو دراکھش آدی منتھ بیان ہو چکا ہے وہ بنا کر دیں۔

یا پت کو دُور کرنے والے پھلوں سے سدّھ کرکے منتھ پلائیں۔

یا شہد۔ کھجور۔ داکھ۔ فالسہ۔ اور کھانڈ سے بنے ہوئے "پنچ سار اکھیہ منتھ" میں گھی اور دھان کی کھیلوں کے ستو ملا کر دیں۔

یا جس مریض کا جی کھٹائی کے لئے للچا رہا ہو۔ اُسے مندرجہ بالا پنچ سار اکھیہ منتھ میں انار دانہ یا آملہ کی کھٹائی ملا کر دیں۔

پیپا بنانے کی ترکیب۔ (۱) کنول کیسر۔ اُتپل کیسر۔ پرشن پرنی اور پرینگو یا (۲) خس۔ ساور۔ لودھ۔ ادرک اور صندل سرخ یا (۳) نبتر بالا۔ گل دھاوہ۔ بل گری اور دھماسہ۔ یا (۴) چرائتہ۔ خس اور موتھا یا (۵) مسور اور پرشن پرنی یا (۶) وداری کند اور مونگ یا (۷) کھریٹی۔ گھی اور الائچی سے پیپا تیار کرکے مریض کو پلائیں۔

مانس سدّھی کی ترکیب۔ مندرجہ بالا پیپا کے نسخوں میں سے حسب ضرورت الگ الگ نسخوں کے کاڑھوں کے ساتھ سرد تاثیر والے اور جنگلی جانوروں کے گوشت پکا کر اُن کے رس میں یوا گو پکائیں۔ اور اُسے ٹھنڈا کرکے مصری اور شہد ملا کر کھانے کے کام میں لائیں۔

مندرجہ صدر ترکیب کے مطابق پکائے ہوئے مانس رس کو گھی میں بگھار کر اور شرکرا (کھانڈ) ملا کر بھی دیا جا سکتا ہے۔

جب مریض کا جی کھٹائی کے لئے للچا رہا ہو۔ اُسے رس میں انار دانہ یا آملہ کی کھٹائی ملا کر بنی چاہیئے۔ جسے کھٹائی کی خواہش نہ ہو۔ اُسے بغیر کھٹائی ہی دیں۔

دیگر غذا۔ رکت پت میں شوک اور نِیمبی سے پیدا شدہ دھان اور ساگ مفید ہوتے ہیں۔ نیز "اَن سوروپ وگیانیہ" نامی ادھیائے میں جو جو زود ہضم اور ٹھنڈی غذائیں بیان کی گئی ہیں۔ اُن کا استعمال کرائیں۔

پانی۔ سونٹھ سے خالی اول الذکر "کھرٹ نگ جل"۔ یا گھوکھرو پنچ مُول ڈال کر پکا کے ٹھنڈا کیا ہوا پانی۔ یا شہد ملا ہوا پانی۔ یا پت کو دُور کرنے والی درکھشن وغیرہ ادویات سے پکایا ہوا[^1] پانی رکت پت کی بیماری میں مفید ہوتے ہیں۔

خرگوش وغیرہ کے مانس۔ رکت پت میں قبض ہونے پر بتھوے کے ساتھ خرگوش کا مانس کھلائیں۔ مفید ہوتا ہے۔

وات کے غلبے کی صورت میں گولر کے کاڑھے کے ساتھ پکایا ہوا تیتر کا مانس اور پاکڑ کے کاڑھے کے ساتھ سدھ کیا ہوا مور کا مانس نیز بڑ کے کاڑھے کے ساتھ مُرغ کا مانس پکا دیں۔

رکت پت میں ممنوعہ کام۔ جن جن اسباب سے رکت پت پیدا ہوا ہو

[^1]: پانی کے پکانے کی ترکیب یہ ہے۔ کہ ایک کرش ادویات اور ایک پرستھ پانی ڈال کر آگ پر چڑھا دیں۔ جب آدھا پانی باقی رہ جائے۔ اُتار چھان اور ٹھنڈا کر کے کام میں لائیں ؛

اُن سب کاموں کو ترک کر دینا چاہیے۔

دیگر معالجات۔ اڑوسے کے رس کے ساتھ پرینگو۔ سوراشٹری[1] مٹی۔ لودھ رسونت اور شہد ملا کر نوش کرنے سے رکت پت دُور ہو جاتا ہے۔

یا اڑوسے کا رس۔ شہد اور مصری ملا کر پلائیں۔

یا صرف اڑوسے کا رس یا اڑوسے کا کاڑھا پینے کو دیں۔ تو رکت پت کا بہت جلد دفعیہ ہو جاتا ہے

غرض رکت پت کے لئے اڑوسہ نہایت ہی مفید چیز ہے۔

رکتا پت کے لئے تین کاڑھے۔ (۱) پٹول۔ مالتی۔ نیم۔ صندل سُرخ۔ صندل سفید۔ اور پدماک (۲) لودھ۔ اڑوسہ۔ چولائی۔ کالی مٹی۔ اور مذنیتی (۳) شتاور سانت مول۔ کاکولی۔ کھشیر کاکولی۔ اور ملٹھی۔

حسب ضرورت مندرجہ بالا تینوں نسخوں کے الگ الگ کاڑھے بنا کر شہد اور مصری ملا کر پینے سے رکت پت دُور ہو جاتا ہے۔

(اڑوسہ سبز ہونے پر بھی دگنا نہیں ڈالنا چاہئے۔ یہ ایک ٹیکا کار کی رائے ہے)

ڈھاک کی چھال کا کاڑھا۔ ڈھاک کے کاڑھے کو نہایت سرد کر کے کھانڈ ملا کر پینا چاہئے۔

یا گائے کے گوبر اور گھوڑے کی لید کے رس میں شہد اور گھی ملا کر پئیں تو رکت پت دور ہو جاتا ہے۔

---

[1] اسکے نہ ملنے کی صورت میں پکی ہوئی پر مٹی دینا چاہیے۔

گانٹھ دار رکت پت کے لئے اولیہہ۔ رکت پت میں اگر خون کی گانٹھیں ہو جائیں تو کبوتر کی بیٹھ میں شہد ملا کر مریض کو چٹائیں۔

رکت پت میں خون کے بکثرت خارج ہونے کا علاج۔ رکت پت میں خون کے بکثرت خارج ہونے کی صورت میں جنگلی جانوروں کا خون شہد ملا کر پئیں۔

یا بکرے کا جگر کچا ہی اس کے پتے کے ساتھ ملا کر کھلائیں۔

رکت پت دور کرنے والا کاڑھا۔ صندل۔ خس۔ موتھا۔ دھان کی کھیلیں۔ مونگ۔ پیپل اور جو دوں کو رات بھر پانی میں بھگو دیں۔ دوسرے دن کھریٹی کے پانی میں ان کا کاڑھا بنا لیں۔ تو اس کے استعمال سے رکت پت دور ہو جاتا ہے۔

رکت پت میں خون کی کثرت کا علاج۔ صندل۔ کنول۔ خس۔ سوراشٹری مٹی۔ اور منڈور کے کاڑھے کو نہائت سرد کر کے شہد اور مصری ملا کر پینے سے خون کی کثرت کی شکائت رفع ہو جاتی ہے۔

دیگر۔ گنے کی گنڈیریوں کو اچھی طرح سے کوٹ کر مٹی کے نئے برتن میں جل ڈالکر بھگو دیں۔ اور منہ پر کپڑا باندھ کر رات بھر کھلی جگہ میں پڑا رہنے دیں۔ اور علی الصبح اس پانی کو پکا کر چھان کر شہد۔ منقہ اور کنول ملا کر مریض کو پلائیں۔ تو رکت پت روگ دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ پت جوَر کے علاج میں جو جو کاڑھے بیان کئے گئے ہیں۔ ان میں شہد ملا کر رکت پت کے دفعیے کے لئے استعمال کرنا چاہئے۔

دیگر۔ مندرجہ صدر مختلف انواع کے کاڑھوں کے پلانے سے جب حرارت ہاضمہ

بڑھ جائے۔ اور کف مغلوب ہو جائے۔ لیکن رکت پت دُور نہ ہو۔ تو دات کے غلبے والے رکت پت میں پانچ گنا پانی اور ایک حصہ بکری یا گائے کا دودھ ملا کر پکا کر مریض کو پلانا چاہئے۔

یا لگھو پنچ مول ڈال کر پکایا ہوا گائے کا دودھ چھان کر مصری اور شہد ملا کر دینے سے رکت پت دُور ہو جاتا ہے۔

یا جیوک۔ رشبھک۔ داکھ۔ کھرٹی۔ گوکھرو اور سونٹھ میں سے الگ الگ ہر ایک دوائی کے ساتھ پکایا ہوا دودھ۔ گھی اور مصری ملا کر پینا رکت پت کے لئے مفید ہوتا ہے۔

پیشاب کے راستے خون آنے کا علاج۔ گوکھرو اور شتاور ڈال کر پکایا ہوا دودھ یا شال پرنی۔ پرشن پرنی۔ مدگ پرنی۔ اور ماش پرنی کے ساتھ پکایا ہوا دودھ۔ درد کے ساتھ آنے والے خون کو بھی فائدہ دیتا ہے۔ خصوصاً اس خون کے اخراج کو بہت جلد روک دیتا ہے۔ جو پیشاب کے راستے نکلتا ہو۔

پاخانے کے راستے خون آنے کا علاج۔ اگر خون پاخانے کے راستے سے آتا ہو۔ تو موچرس کے ساتھ پکایا ہوا دودھ بالخصوص مفید ہوتا ہے۔ **یا** بڑ کے انکروں یا بڑ کی کونپلوں کے ساتھ یا سونٹھ۔ نیتربالا اور کنول کے ساتھ پکایا ہوا دودھ دینا چاہئے۔

دیگر۔ رکت اتیسار (خونی اسہال) اور خونی بواسیر میں جو جو معالجات بیان کئے گئے ہیں۔ وہ بھی رکت پت کے لئے مفید ہوتے ہیں۔

کاڑھا پینے کے بعد غذا۔ اول الذکر کاڑھوں کو دودھ کے ساتھ

نوش کرکے دودھ کے ساتھ ہی غذا کھانی چاہئے۔
انہی کاڑھوں کے ساتھ پکایا ہوا گھی بھی رکت پت کے لئے مفید ہوتا ہے۔
دیگر گھرت۔ اڑوسے کی جڑھوں اور پتوں کو ایک ساتھ کوٹ کر آٹھ گنا پانی ڈال کے آگ پر چڑھا دیں۔ جب آٹھواں حصہ پانی رہ جائے۔ تو چھان کر اور اڑوسے کے پھول ملا کر اُس سے گھی کو پکالیں۔ اور ٹھنڈا ہونے پر اِس میں شہد ملا کر استعمال کرائیں۔ تو اِس سے رکت پت۔ بادِ گولہ۔ بخار۔ دمہ۔ کھانسی۔ امراضِ دل۔ کاملا۔ تِمر (دھند) بھرم (چکر آنا) وسرپ اور سُوَر شیتھلیہ (آواز کی گراوٹ) روگ دُور ہو جاتے ہیں۔
دیگر گھرت۔ ڈھاک کے ڈنٹھلوں کے سورس میں ڈھاک کے ڈنٹھلوں کا نگدا ملا کر پکایا ہوا گھی یا اسی طرح تر آمان سے پکایا ہوا گھی رکت پت کو دُور کر دیتا ہے۔
خاص قسم کے خون کا علاج۔ رکت پت میں جبکہ خون لیسدار یعنی سیمر کے گوند کا سا ہو جاتا ہے۔ نیز کف والا۔ اور گانٹھ دار ہو کر گلے سے خارج ہوتا ہے۔ تب کنول تال کے کھشار میں شہد اور گھی ملا کر چٹانا چاہئے۔
دیگر اولیہہ۔ کنول مرنیکا۔ شہد اور ملٹھی کو الگ الگ شہد اور گھی ملا کر چاٹنے سے بھی رکت پت کو فائدہ ہوتا ہے۔
پاخانے کے راستے خارج ہونے والے خون کے دفعیے کیلئے وستی
جب خون پاخانے کے راستے سے خارج ہوتا ہو۔ تو ایسی صورت میں بالخصوص وستی کا استعمال کرنا چاہئے۔

ناک کے راستے نکلنے والے خون کا علاج۔ اگر خون ناک کے راستے خارج ہو۔ تو نسوار دیکر اُسے بند کرنا چاہئے۔ اس مقصد کے لئے دودھ اور گنے کے رس میں اول الذکر کاڑھے ملاکر استعمال کریں۔

یا دودھ سانس رس۔ گھی وغیرہ مصری ملاکر یا کھانڈ کا شربت یا صرف پانی یا انار کے پھولوں کا رس یا آم کے پھولوں کا رس یا ہری دُوب کا رس حسب ضرورت بطور نسوار کام میں لائیں۔

وَید کو چاہئے۔ کہ رکت پت میں لیپ مالش وغیرہ ایسی تدابیر اپنی سمجھ کے مطابق کام میں لائے۔ جن کا اثر سرد ہو۔

نیز پت جوُر کے علاج میں جو بیرونی اور اندرونی استعمال کی ادویات بیان کی گئی ہیں۔ نیز کھشت اور کھین کے جو جو معالجات بتائے گئے ہیں وہ سب رکت پت کے لیے بھی مفید ہوتے ہیں۔

تیسرا ادھیائے

کھانسی کا علاج

کھانسی کیلئے سنیہہ (چکنائی)، کا استعمال محض وات سے پیدا ہونے والی کھانسی میں پہلے ہی وات کو دور کرنے والی ادویات سے سدھ کیا ہوا سنیہہ استعمال کرانا چاہئے نیز مرغن پیپا۔ یُوش۔ مانس رس۔ اولیہہ[1]

---

[1] لعوق چٹنی۔

دھوم پان۔ مالش۔ سویڈ[1]۔ پری شیک[2]۔ اور اوگاہن[3] سے کاس روگ (کھانسی) کا علاج کرنا چاہئے۔

کھانسی کے ساتھ قبض بھی ہو۔ تو وستی کا استعمال کریں۔

وات پت سے پیدا ہونے والی کھانسی میں پیپا پی کر وات کو دور کرنے والی ادویات سے پکایا ہوا گھی اور دودھ پلائیں۔

وات کف سے پیدا شدہ کھانسی میں روغن مسہل دینا چاہئے۔

گھرت۔ گلو اور کٹیری ہر ایک تیس تیس پل لیکر حسب ترکیب کاڑھا بنا لیں۔ اور اس میں ایک پرستھ گھی ملا کر پکالیں۔ مناسب مقدار میں اگر اس گھی کا استعمال کیا جائے۔ تو وات کھانسی دور ہو جاتی اور حرارتِ ہاضمہ بڑھ جاتی ہے۔

دیگر گھرت۔ جوکھار۔ راسنا۔ زیرہ۔ ہینگ۔ پاٹھا۔ میلتھی۔ دھنیا۔ پیپل پیپلامول۔ چب۔ چیتا اور سونٹھ ہر ایک دو دو شان۔ گھی ایک پرستھ۔ اور دش مول کا کاڑھا چار پرستھ لیکر حسب ترکیب گھی پکالیں۔ اور اسے کھلا کر منڈ کا انوپان کرائیں۔

اس گھی کے استعمال سے کھانسی۔ دمہ۔ امراضِ دل۔ درد پسلی گرہنی اور باؤ گولہ بھی دور ہو جاتا ہے۔

دیگر گھرت[4]۔ راسنا۔ دش مول اور شتاور ہر ایک ایک پل

---

[1] پسینہ لانا۔ [2] دواؤں کے پانی سے دھونا [3] نہلانا [4] ایک پل چار تولے کے برابر ہوتا ہے۔

کلتھی ۔ بیر اور جو ہر ایک دو کُڑو[1]۔ اور بکرے کا گوشت دو سو تولہ۔ لیکر
اِن سب کو ایک درون یعنی سولہ سیر پانی میں پکالیں ۔ جب کاڑھا تیار ہو
جائے ۔ تو ایک آڑھک[2] گھی ڈال کر پکائیں ۔ پھر ایک ہی آڑھک دودھ ڈالدیں
اور جیوک رشبھک ۔ میدا ۔ مہا میدا ۔ کاکولی ۔ کھشیر کاکولی ۔ مُدگ پرنی
ماش پرنی ۔ جیونتی ۔ اور ملٹھی ہر ایک ایک ایک پل لیکر کلک (نگدا)
بنا کر بھی ملالیں ۔ اور پھر گھی کو پکائیں ۔ اس گھی کو وات روگ میں دیش (مقام)
کال (موسم) اور مریض کی طاقت و کمزوری کا لحاظ رکھ کر کھانے ۔ نسوار اور
وستی (حقنے) کے کام میں لائیں ۔ تو پانچ قسم کی کھانسی ۔ سر کا کانپنا
فرج کا درد ۔ چڈوں کا درد ۔ سروانگ روگ ۔ ایکانگ روگ تلی اود اُوردھو
وات یہ سب بیماریاں دُور ہو جاتی ہیں ۔

وِداری آدی گھرت ۔ وداری آدی گن کی ادویات کے کاڑھے اور
مُگدے سے پکایا ہوا گھی کھانسی کو دُور کر دیتا ہے ۔

اولیہہ (چٹنی) ۔ اشوک کے بیج ۔ ادنگا ۔ وادڑنگ ۔ سوَدیر انجن ۔
ہڈ ماک ۔ اور بڑے نمک کے ذریعے پکایا ہوا گھی **یا** انہی چیزوں کا چورن گھی
میں ملا کر چاٹنا کھانسی کے لئے مفید ہوتا ہے ۔ اوپر سے بکری کا دودھ
پی لینا چاہئے ۔

وڑنگ آدی چورن ۔ وادڑنگ ۔ سونٹھ ۔ رہسنا ۔ پیپل ۔ ہینگ
سنیدھا نمک ۔ بھاڑنگی اور جوکھار کا چورن گھی ملا کر مقدور کے مطابق

---

[1] ایک کُڑو آٹھ تولے کے برابر ہوتا ہے [2] دو سو چھپن تولہ ۔

کھلائیں۔ تو اس سے کفج کھانسی۔ واتج کھانسی۔ دمہ۔ ہچکی۔ اور ضعف ہاضمہ
کی شکایت بھی دور ہو جاتی ہے۔

دُرالبھا آدی لیہہ۔ دھماسہ۔ ادرک۔ کچور۔ منقہ۔ مصری اور کاکڑا سنگی
کے چورن کو تیل میں ملا کر واتج کھانسی میں چاٹنا چاہئے۔

دس پہرشش آدی چورن۔ دھماسہ۔ پیپل۔ متھراں۔ بھارنگی۔ کاکڑا سنگی
اور کچور کے چورن کو پرانے گڑ اور تیل میں ملا کر واتج کھانسی میں چاٹنا چاہئے۔ یا
پیپل اور سونٹھ کے چورن کو یا بھارنگی اور سونٹھ کے چورن کو پرانے گڑ اور
تیل کے ساتھ چاٹیں۔

یا سینڈھا نمک اور پیپل کا چورن بنا کر نیم گرم پانی کے ساتھ پھانکیں۔
یا سونٹھ اور مصری کے چورن کو دہی کے توڑ کے ساتھ نوش کریں۔
یا پیپل کے چورن کو دہی کے ساتھ نوش کریں۔ تو کھانسی دور ہو جاتی ہے

دیگر تدبیر۔ بیر کی گٹھلی کے مغز کو شراب۔ دہی یا دہی کے توڑ کے ساتھ یا پیپل
کے ٹکڑے کو گھی میں بھون کر اور سینڈھا نمک ملا کر نوش کریں۔ تو کھانسی
دور ہو جاتی ہے۔

دھوم پان۔ کھانسی اور زکام کے مریض کو مرغن دھوم پان کرانا چاہئے
نیز ہچکی اور دمہ کے بیان میں بتائے ہوئے دھوم پان کرائیں۔ اور دودھ
اور مانس رس کا انو پان کریں۔

کھانسی میں غذا۔ دیہاتی۔ رطوبت پسند اور آبی جانوروں کے
مانس رس کے ساتھ یا ارد اور کینچ کے بیجوں کے یوش کے ساتھ شالی
چاول۔ جو۔ گیہوں اور ساٹھی چاولوں میں سے جو موافق ہو کھانے کو دیں

وات تج کھانسی کے لئے پیپا۔ اجوائن۔ پیپل۔ بلگری کا گودا۔ سونٹھ۔ چیتا راسنا۔ زیرہ۔ پرشن پرنی۔ ڈھاک۔ کچور اور پوہکر مول کے ساتھ تیار کی ہوئی پیپا میں گھی۔ کھٹائی اور نمک ڈال کر پلائیں۔ تو وات تج کھانسی۔ درد کمر۔ درد دل۔ دردِ پسلی۔ درد شکم۔ دمہ۔ اور ہچکی کو بھی آرام آجاتا ہے۔

دیگر۔ دش مول کے کاڑھے سے پکائی ہوئی پیپا میں پنچ کول کا چورن اور گڑ ملا کر پینے سے وات تج کھانسی دور ہو جاتی ہے۔

یا دودھ کے ساتھ پکائی ہوئی پیپا میں تل اور سیندھا نمک ملا کر پلائیں۔

مانس والی پیپا۔ مچھلی۔ مرغ یا سوٴر کے مانس کے ساتھ پکائی ہوئی پیپا میں گھی اور سیندھا نمک ڈالکر پلائیں۔

دیگر۔ بتھوے کا ساگ۔ مکو۔ لسوڑے کے پتوں کا ساگ۔ چرپٹیہ۔ کیر کے پھل اور پتے۔ کچی اور سوکھی مولی۔ تیل وغیرہ سنیہہ۔ دودھ۔ گنے کا رس اور گڑ سے بنے ہوئے پکوان بھی وات تج کھانسی کے لئے مفید ہوتے ہیں دہی کا توڑ۔ کھٹی کانجی۔ بجلا تبو۔ اور شراب بھی وات تج کھانسی کے لئے مفید چیزیں ہیں۔

پت تج کھانسی کے لئے قے۔ کف والی پت تج کھانسی میں گھی سے قے کرانی چاہئے۔ جو کہ راڑے کے کاڑھے کے ساتھ پکایا گیا ہو۔ یا راڑا کھنبھاری اور ملٹھی کا کاڑھا پلا کر یا دواری کند اور گنے کے رس میں راڑا اور ملٹھی کا نگھد ملا کر پلا کے قے کرائیں۔

لہ پیپل۔ پیپلا مول۔ چب۔ چیتا اور سونٹھ۔

پتج کھانسی میں تربد کا استعمال ۔ پتج کھانسی میں کف کے پتلا ہونے پر مسہل کی غرض سے میٹھے رس ملا کر تربد کا سفوف دینا چاہیئے اور کف کے گاڑھا ہونے کی صورت میں کڑوے رس کے ساتھ تربد کا چورن دیں۔ مسہل کے بعد یعنی مسہل کے ذریعے دوشوں کے دور ہو چکنے کے پیچھے ٹھنڈی میٹھی اور چکنی پیپا وغیرہ اشیا استعمال میں لائیں۔ مگر کف کے گاڑھا ہونے کی صورت میں ٹھنڈی۔ روکھی اور کڑوے رس والی اشیا نوش کرنی چاہئیں۔

پتج کھانسی کے لئے اولیہہ (چٹنی) ۔ کھانڈ۔ آملہ۔ شہد۔ منقہ۔ صندل اور نیل کنول سے بنایا ہوا اولیہہ پتج کھانسی کو مفید ہوتا ہے۔

کف والی پتج کھانسی میں متھراں اور کالی مرچ کا اولیہہ مفید ہوتا ہے

وات والی پتج کھانسی میں اوپر کی ادویات میں گھی ڈال کر اولیہہ بنانا چاہیئے۔ یا منقہ پچاس دانہ۔ پیپل تیس دانہ۔ اور کھانڈ چار تولہ لیکر سب کو پیس کر شہد ملا کے اولیہہ بنالیں۔

یا گائے کے شیر خوار بچے کے گوبر کے رس میں شہد ملا کر چٹائیں۔

دیگر۔ دارچینی۔ الائچی۔ سونٹھ۔ پیپل۔ مرچ سیاہ۔ داکھ۔ پپلا مول پوہکر مول۔ دھان کی کھیل۔ متھراں۔ کچور۔ راستا۔ آملہ اور بہیڑہ سب کا چورن بنا کر کھانڈ اور شہد ملا کے اولیہہ بنا کر استعمال میں لانے سے کھانسی اور امراض دل دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر تدبیر ۔ میٹھے جنگلی جانوروں کا مانس رس۔ جو۔ سونکھیا۔ کودوں مدگ آدی پوش۔ اور کڑوے ساگوں کے ساتھ مناسب مقدار میں دینا

گاڑھے کف والی پتج کھانسی کے لئے مفید ہوتا ہے۔

یا کڑوے رسوں میں شہد ملا کر استعمال کرانا بھی مفید ہوتا ہے۔

دیگر۔ پتلے کف والی پتج کھانسی میں شالی چاول اور ساٹھی چاول۔ مانس رس کے ساتھ دینا مفید ہوتا ہے۔ اور انوپان کے لئے کھانڈ کا شربت۔ انگور اور گنے کا رس نیز دودھ مفید چیزیں ہیں۔

دیگر۔ کاکولی۔ بڑی کیٹری۔ میدا۔ مہا میدا۔ اڑوسہ اور سونٹھ کے ساتھ پکایا ہوا مانس رس۔ دودھ۔ پیپا اور مُدگ آدی یوش استعمال کرنے سے پتج کھانسی کو فائدہ کرتا ہے۔

دیگر۔ داکھ۔ پیپل۔ اور ترن پنچ مول کو چوگنے پانی میں پکا کر چوتھائی باقی رہ جانے پر اتار کر چھان لیں۔ اور اس کاڑھے سے دودھ کو پکا کر ٹھنڈا کر لیں۔ پھر اس میں کھانڈ اور شہد ملا کر نوش کریں۔

یا اس کاڑھے سے پیپا پکا کر ٹھنڈی کر کے اور شہد ملا کر کھائیں۔

شٹھیادی رس۔ کچور۔ نیتر بالا۔ بڑی کیٹری اور سونٹھ کو پانی میں پیس کر کپڑے میں چھان لیں اور اس میں کھانڈ اور گھی ملا کر پلائیں۔

اولیہہ۔ کھانڈ۔ جیوک۔ مُدگ پرنی۔ ماش پرنی اور دھماسہ کا نگدا بنا کر آٹھ گن دودھ اور گھی ڈال کر پکائیں۔ اسے کھانے پینے اور چاٹنے سے پتج کھانسی دور ہو جاتی ہے **یا** ان ادویات کا کاڑھا اور چورن استعمال کریں۔ تو بھی پتج کھانسی رفع ہو جاتی ہے۔

کفج کھانسی کا علاج۔ دیودارو کی لکڑی کا ایک سرا جلانے سے اس کے دوسرے سرے میں سے جو چکنائی ٹپکے۔ اسے کسی برتن میں جمع کر لیں۔ اور اس

میں سونٹھ۔ پیپل۔ مرچ سیاہ۔ اور جوکھار ملاکر کفج کھانسی والے مریض کو کھلائیں اگر مریض طاقتور ہو تو اُس کو سینہہ پلاکر حسب مناسب ادھو وریچن (مسہل) اور دھو وریچن (مقئی) یا شِر و وریچن ادویات دیں۔ لیکن مریض کی طاقت جسمانی کا ضرور لحاظ رکھ لیں۔ اسکے بعد جَو موٹھ اور کُلتھی کے ذریعے حسب مناسب گرم تاثیر والی خشک اور چرپری اشیا۔ نیز کسوندھی۔ بینگن۔ کیٹری۔ جوکھار۔ پیپل۔ جنگلی اور بھٹوں میں رہنے والے جانوروں کا ماس رس۔ نیز تل۔ سرسوں۔ نیم کے تیل کے ساتھ پیپا وغیرہ کو پکاکر کھانے کو دیں۔

دیگر۔ دش مُول کا کاڑھا سورج کی کرنوں سے گرم شدہ پانی۔ شراب اور شہد ملا پانی کفج کھانسی کے لئے مفید اشیا ہیں۔

یا پوکھرمُول۔ املتاس۔ اور پٹول کی جڑ لیکر ان کو رات کے وقت پانی میں بھگو دیں۔ اور اگلے دن صبح کے وقت شہد ملاکر کفج کھانسی کے مریض کو پلائیں۔ یا اسے غذا کے پہلے۔ درمیان یا بعد میں کفج کھانسی کے بیمار کو پلائیں۔ یا پیپل۔ پیپلا مُول۔ ادرک اور بہیڑا یا مور اور مُرغ کی دُم کا سیاہ حصّہ اور جوکھار۔ یا خنظل۔ پیپلا مُول۔ اور تُربد ان تینوں نسخوں میں سے کسیکو شہد کے ساتھ استعمال کرائیں۔ تو کفج کھانسی دُور ہو جاتی ہے۔

دیگر۔ کالی مرچ کو شہد کے ساتھ یا اگر کو شہد کے ساتھ چاٹیں۔ یا بڑی کٹیری۔ بینگن اور بھنگرا کے الگ الگ رسوں میں شہد ملاکر چاٹیں۔ یا گھوڑے کی لید کے رس میں شہد ملاکر چاٹیں۔ تو کف کاس دُور ہو جاتی ہے۔

تین دیگر اولیہہ۔ (۱) دیو دارو۔ کچور۔ راستا۔ کاکڑا سینگی اور دُرالبھا (۲) پیپل۔ سونٹھ۔ مُتھراں۔ ہرڑ۔ آملہ اور مصری (۳) دھان کی کھیل۔

مصری - گھی - سنگی[۱] -

اگر ان مندرجہ بالا تینوں نسخوں میں سے ہر ایک میں شہد اور تیل ملا کر چاٹا جائے - تو دائم کھانسی دُور ہو جاتی ہے -

وارڑ ما آدی چورن - انار دو پل - گڑ آٹھ پل اور ترکٹا[۲] تین پل[۳] لیکر ان کا چورن بنا لیں - یہ چورن مشتہی - مقوی ہاضمہ اور آواز کو بڑھانے والا ہے - اور زکام - دمہ اور کھانسی کو دُور کر دیتا ہے -

گڑ آدی چورن - گڑ آٹھ تولہ - جوکھار - چھ ماشہ - مرچ سیاہ ایک تولہ پیپل نصف تولہ - اور انار چار تولہ لیکر چورن بنا لیں - یہ چورن مشتہی - اور مقوی ہاضمہ ہے اور زکام - دمہ اور کھانسی کو دُور کر دیتا ہے - بخار کے علاج میں جو تھیمہ وغیرہ (مفید اغذیات) بیان کئے گئے ہیں - اُن میں کاکڑا سنگی ملا کر استعمال کرنے سے بھی اول الذکر فوائد حاصل ہو سکتے ہیں -

کفج کھانسی کے لئے کاڑھا - اجوائن - تربد - خنطل - متھراں اور پوہکر مول کا گائے کے پیشاب یا پانی سے کاڑھا بنا لیں پھر اس میں پیپل ملا کر مریض کو پلا دیں - تو کفج کھانسی دُور ہو جاتی ہے -

دیگر - ایک تولہ بھر پیپل کے ٹکڑے کو تیل میں بھون کر مصری ملا لیں اور اسے کلتھی کے کاڑھے میں ملا کر کھائیں - تو کفج کھانسی جاتی رہتی ہے -

---

[۱] کاکڑا سنگی کو بھی کہتے ہیں - اور ایک قسم کے آملے کا بھی یہی نام ہے -
[۲] سونٹھ - مرچ سیاہ اور پیپل اِن تینوں کو ترکٹا کہتے ہیں - [۳] ایک پل چار تولہ کے برابر ہوتا ہے -

دیگر۔ دش مُول کے ایک آڑھک کاڑھے میں ایک پرستھ گھی ڈالیں۔ نیز پوہکر مُول۔ کچور۔ بل گری تیلسی۔ ترِکٹا۔ اور ہینگ ایک ایک تولہ کا چوُرن بھی ڈالدیں۔ پھر انہیں حسب ترکیب پکالیں۔ تو اس گھی کے استعمال سے سب قسم کے وات کف روگ دوُر ہو جاتے ہیں۔ اس کا انوپان ہیا ہے۔

دیگر۔ سنبھالو کے پتوں اور گوند سے پکایا ہوا گھی بھی کھانسی کو دُور کر دیتا ہے۔

وڑنگ آدی گھرت۔ واوڑنگ کے کاڑھے میں ترِکٹا کا کاک (نگدا) ڈال کر پکایا ہوا گھی کھانسی کو دور کر دیتا ہے۔

پنرنوا آدی گھرت۔ سانٹھ کی جڑ۔ شیوا لکا۔ سرل کا ٹٹ کیونڈی گلو۔ پٹول۔ بڑی کیٹری۔ اور سفید مردا لیکر ان کے کاڑھے نیز دودھ اور ترِکٹا کے چورن سے پکایا ہوا گھی استعمال کرنے سے کھانسی۔ وِشم جوَر۔ کھشی روگ اور بواسیر سے خوف و اندیشہ نہیں رہتا۔

اس کے پکانے کی ترکیب یہ ہے۔ کہ ترِکٹا سے چوگنا گھی۔ گھی کے برابر دودھ اور دودھ سے چوگنا (پنرنوا د سانٹھ) وغیرہ کا کاڑھا ڈالکر پکالیں جب صرف گھی باقی رہ جائے اُتار کر کام میں لائیں۔

کنٹکاری گھرت۔ کیٹری کی جڑ۔ پھل اور پتے کوٹ کر ایک آڑھک رس نکال لیں۔ اور اس میں ایک پرستھ گھی ڈال دیں۔ پھر کھرٹی۔ ترِکٹا واوڑنگ۔ کچور۔ انار۔ سونچر نمک۔ جوکھار۔ مُولی۔ آملہ۔ پوہکر مُول۔ سفید سانٹھ بڑی کیٹری۔ ہرڑ۔ اجوائن۔ چیتا۔ رِدھی۔ منقہ۔ چب۔ سُرخ سانٹھ دُرالبھا۔ املبیت۔ کاکڑا سینگی۔ بھوآملہ۔ بھارنگی۔ راسنا۔ اور گوکھرو کا نگدا ڈال کر گھی کو پکالیں۔ یہ گھی سب طرح کی کھانسی۔ دمہ اور ہچکی کو دُور کر دیتا ہے

اولیہہ - ایک تولا کیکڑی کو نیم کوب کر کے چار ورون پانی ڈالکر پکالیں - جب ایک چوتھائی باقی رہ جائے - تو کپڑے سے چھان کر رکھ لیں - اور اس میں ترکٹا راسنا - گلو - چیتیا - کاکڑا سینگی - بھاڑنگی - متھراں - پپلامول اور دھماسہ نصف نصف پل لیکر چورن بنا کر ملالیں - پھر اس میں سولہ پل گھی اور چالیس پل شدھ راب ملا کر پکائیں - جب کڑچھی سے لگنے لگے تو اتار کر ٹھنڈا کرلیں اور اس میں دو کڑو پیپل - دو کڑو بنسلوچن اور دو کڑو پرانا شہد ملالیں اور چاٹنے کے کام میں لائیں - یہ اولیہہ باؤ گولہ ہردروگ - بواسیر - دمہ اور کھانسی کو دُور کر دیتا ہے -

کفج کھانسی کے لئے دہوم پان - کفج کھانسی کے دفعیئے کے لئے سنمن اور گاڑھے کف والی کھانسی میں شودھن دہوم پان کرنے سے دونو قسم کی کھانسی دُور ہو جاتی ہے -

دہوم پان کا طریق - منسل - ہرتال - ملٹھی - جٹا مانسی - متھراں اور گوندی کی چھال کا سوترستھان میں بیان کی ہوئی کھانسی کو دُور کرنے والی ترکیب کے مطابق دہوم پان کرنا چاہئے اور دہوم پان کے بعد دودھ پی لیں کھنگار تھوک چکنے کے بعد تھوڑا گرم دودھ پینا چاہئے -

اسطرح دہوم پان کرنے سے بہت پرانی کھانسی بھی بہت جلد دُور ہو جاتی ہے

تمک شواس کا علاج - کفج کھانسی میں اگر پت سے علاقہ رکھنے والا تمک شواس ہو - تو حالت کے مطابق پتج کھانسی کا سا علاج کریں -

وات کفج کھانسی کا علاج - کف سے علاقہ رکھنے والی وا تج کھانسی میں کف کو دور کرنے والی تدابیر عمل میں لائیں -

اور پت سے علاقہ رکھنے والی کف واتج کھانسی میں دافع پت تدابیر عمل میں لائیں۔

دیگر۔ وات کف آتمک سوکھی کھانسی میں مرغن تدابیر اور گیلی کھانسی میں خشک تدابیر عمل میں لائیں۔ لیکن پت والی کفج کھانسی میں کڑواہٹ ملی ادویات استعمال میں لائیں۔

اُراکھشت (زخم چھاتی) کا علاج۔ اٹھنے کھانسی میں اگر چھاتی کے درمیان زخم ہو جائے تو شہد ملی ہوئی لاکھ دودھ کے ساتھ نوش کریں۔ اور دوائی کے ہضم ہو جانے پر دودھ و کھانڈ کے ساتھ شالی چاولوں کی غذا کھائیں۔

درد پسلی وغیرہ کی تدبیر۔ اگر پسلی اور شانے میں درد ہوتا ہو۔ اور حرارت ہاضمہ کمزور ہو گئی ہو تو شراب کے ساتھ لاکھ نوش کریں۔

جس مریض کا پاخانہ پھٹ گیا ہو۔ اُسے متھراں۔ پاٹھا۔ اتیس اور گرڈاکی چھال ملا کر لاکھ پلانی چاہیے۔

اُراکھشت (زخم چھاتی) کے لئے خاص دودھ۔ تیز حرارت ہاضمہ والا مریض۔ لاکھ۔ گھی۔ موم۔ جیونیہ گن کی ادویات۔ مصری اور بنسلوچن سے پکائے ہوئے دودھ کو پیئے۔

اور کانس کی جڑھ۔ سینگباوش۔ پیلا مول۔ کنول کیسر اور صندل کے ساتھ پکائے ہوئے دودھ میں شہد ملا کر پینے سے چھاتی کے اندر کا زخم بھر جاتا ہے۔

جَوَر داہ (سوزش بخار) کے لئے پان۔ کچے جو کا آٹا۔ دودھ میں پکا کر

گھی ملا کر پینے سے بخار کی سوزش دور ہو جاتی ہے۔
یا جو کے ستو مصری اور شہد ملا کر دودھ کے ساتھ پینا چاہیے۔
کھانسی کیلئے طھرت۔ کھانسی کے مریض کو میٹھی ادویات سے پکایا ہوا گھی پلانا چاہیے۔
یا گڑ کے شربت کو جوش دیکر اس میں شہد اور کالی مرچ ملا کر ٹھنڈا کر کے پلائیں۔
یا آملے کے چورن کو دودھ میں ڈالکر اور گھی ملا کے نوش کریں۔
یا رسائن کے بیان میں لکھی ہوئی ترکیب کے مطابق پیپل کا استعمال کرائیں۔
ایسی کھانسی کا علاج جس سے پوروں اور ہڈیوں میں درد ہو
کھانسی کے جس مریض کے پوروں اور ہڈیوں میں درد ہوتا ہو۔ اسے مہوے کے پھول۔ ملٹھی۔ داکھ۔ بنسلوچن پیپل اور کھریٹی کے سفوف میں شہد اور گھی ملا کر چٹانا چاہیے۔
پوشٹک گٹکا۔ ترجاتی (الائچی۔ دارچینی اور تیج پات) نصف کرش۔ پیپل دو تولہ۔ چینی۔ داکھ۔ ملٹھی اور کھجور ہر ایک ایک پل لیکر باریک پیس کے شہد ملا کر گولیاں بنالیں۔ یہ گولیاں قوت بخشتی ہیں۔ اور رکت پت۔ کھانسی۔ دمہ اروچی۔ قے۔ غشی۔ ہچکی۔ متلی۔ بھرم (چکر)۔ زخموں سے پیدا ہونے والی کمزوری شکستگی آواز۔ تلی۔ سوجن۔ آڈھیہ وات۔ کھنگار کے ساتھ خون تھوکنے۔ دردِ دل۔ دردِ پسلی۔ پیاس کے غلبے۔ اور بخار کو بھی دور کر دیتی ہیں۔
خون تھوکنے کا علاج۔ سانٹھ۔ کھانڈ۔ اور سرخ شالی چاولوں کی کھیج[۱]

---

[۱] پنجابی میں "پھک" کہتے ہیں۔

کو واکھ کے رس۔ دودھ اور گھی کے ساتھ پکا کر پینے سے خون کا تھوکنا بند ہو جاتا ہے۔
یا ہوے کے پھول۔ ملٹھی اور چولائی کو دودھ سے پکا کر پئیں تو بھی خون کا تھوکنا بند
ہو جاتا ہے۔

مکھ وغیرہ سروتوں سے خون نکلنے کا علاج۔ جب مکھ (منھ) وغیرہ
سروتوں کے ذریعے سے خون خارج ہوتا ہو۔ تو رکت پت کے علاج میں بیان
کی ہوئی مناسب تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔

موڑھ وات کا علاج۔ موڑھ وات کے دفعیے کے لئے بکرے کی میدا
کو شراب میں پکا کر تھوڑا اسیندھا نمک ڈال کر نوش کرنا چاہیے۔

کھشام وغیرہ کا علاج۔ جو شخص لاغر اور کھین ہو۔ جس کی چھاتی پر زخم
ہو گیا ہو جسے نیند کم آتی ہو۔ جس کی حرارت ہاضمہ تیز ہو۔ اُسے دودھ کی ملائی۔
گھی۔ شہد اور کھانڈ ملا کر بکرے کی میدا کھانی چاہیے۔

دیگر اوکھد۔ کھانڈ۔ جَو اور گیہوں کا آٹا۔ جیوک۔ رشبھک اور شہد ملا کر
چاٹیں۔ اوپر سے جوش دیا ہوا دودھ پی لیں۔ تو کھینتا اور لاغری دُور ہو جاتی
نیز چھاتی کا زخم بھر جاتا ہے۔

گوشت وغیرہ بڑھانیوالی دوائی۔ متذکرہ صدر مریض اگر گوشت خور
جانوروں کے مانس رس کو گھی میں بگھار کر پیپل اور شہد ڈال کر نوش کرے۔ تو
اُس کا خون اور گوشت بڑھ جاتا ہے۔

کھشت وغیرہ کے لئے خاص گھرت۔ ڈھاک۔ گوگل۔ پیپل۔ پاکڑ
سال اور ہینگو کی چھالیں۔ تاڑ کی کونپل۔ جامن کی چھال۔ چرونجی کی چھال
پدماک اور اشوکرن ڈال کر دودھ کو پکائیں۔ اور اس دودھ میں سے

نکلے ہوئے گھی کے ساتھ شالی چاولوں کا بھات کھائیں۔ تو وکھش ستھل (چھاتی) کا زخم۔ نیز شکر (ویرج)، طاقت جسمانی اور اندریوں کی کمی پوری ہو جاتی ہے۔

مالش۔ وات پت کی شکایت اور جلد کے پھٹ جانے پر گھی کی مالش کرنی چاہئے۔

یا وات کی شکایت میں وات کو دور کرنے والا تیل یا گھی ملیں۔

جیونیہ گھرت۔ اگر کھانسی میں دل یا پسلی میں درد ہوتا ہو۔ تو جیونیہ (زندگی افزا) ادویات کے ساتھ پکایا ہوا گھی پلانا چاہئے۔

یا جو گھی پت رکت کے مخالف نہ ہوں اور وات کو دور کرنے والی ادویات سے پکائے گئے ہوں۔ وہ کھلائیں۔

کھشتج کاس کے لئے خاص گھی ملیٹھی اور ناگ بلا کے کاڑھے میں برابر کا دودھ ملا دیں۔ نیز دودھی۔ پیپل اور بنسلوچن کا کلک ڈال کر گھی پکائیں۔ یہ گھی کھشتج کاس کے لئے فائدہ مند چیز ہے۔

امرت پراش اولیہہ۔ جیونیہ (زندگی افزا) گن کی ادویات۔ سفید چندن۔ شتاور۔ ویرا۔ سانٹھ۔ کھرینٹی۔ بھارنگی۔ پینج کے بیج۔ کچور۔ بھوآملہ۔ پیپل۔ سنگھاڑا۔ دودھی۔ گوکھرو۔ پنچ مول۔ داکھ اور اخروٹ وغیرہ میٹھے مغز اور فدہی افزا پھل ان میں سے جو جو مل سکے۔ ہر ایک ایک کرش لیکر باریک پیس کر کلک بنا لیں اور اس میں دودھ۔ آملے کا رس۔ ودھاری کند کا رس۔ گنے کا رس اور بکرے کا مانس رس ملا کر ایک پرستھ گھی پکا لیں۔ اور ٹھنڈا کر کے اس میں نصف پرستھ شہد اور نصف تلا کھانڈ۔ نیز مرچ سیاہ۔ دارچینی۔ الائچی۔ تیج پات اور ناگ کیسر ہر ایک دو دو تولہ ڈال دیں۔ اس طرح جب گھی تیار ہو جائے۔ تو مریض

کی طاقت اور مقدار کے مطابق اسکا استعمال شروع کرادیں۔
اسے امرت پراش" کہتے ہیں۔کیونکہ انسانوں کے لئے یہ امرت کا سا حکم رکھتا ہے۔ جیسے ناگوں کے لئے سدھا اور دیوتاؤں کے لئے امرت ہے۔ اس اولیہہ کو کھاکر دودھ اور مانس رس کو انوپان کے طور پر استعمال کرنا چاہئے۔ اس امرت پراش اولیہہ سے زائل شدہ ویرج والا۔ کھشت کھین درزخموں سے لاغر شدہ مریض) دُبلا شخص۔ بیماری سے لاغر شدہ۔عورت پر قدرت نہ رکھنے والا۔ لاغر۔ بے رنگ۔ اور بے آواز مریض بھی اپنی کھوئی ہوئی طاقتوں کو از سرنو حاصل کر لیتا ہے۔نیز اس کے استعمال سے کھانسی۔ ہچکی۔بخار۔ دمہ۔جلن۔ پیاس اور رکت پت کی شکایات بھی رفع ہو جاتی ہیں۔ اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے قے۔ امراض دل۔غشی۔یونی روگوں۔ اور امراض پیشاب کو بھی دور کر دیتا ہے
شُودرنشٹر آدی گھرت۔گوکھرو۔خس۔مجیٹھ۔کھرہٹی۔کھنبھاری۔کت ترن دابھ کی جڑھ۔پرشن پرنی۔ڈھاک۔ رشبھک اور شال پرنی میں سے ہر ایک چار چار تولہ کا ڑھا بنالیں۔ اور اس کاڑھے میں چوگنا دودھ ڈال دیں۔ نیز کینچ کے بیج۔جیونتی۔میدا۔رشبھک۔جیوک۔شتاوری۔ردھی۔منقہ کھانڈ۔ شرادنی۔ اور کنول نال سب کا کلک اور ایک پرستھ گھی ملاکر حسب ترکیب گھی پکالیں۔ اسکے استعمال سے وات پت۔ ہردے روگ۔ شول۔ موتر کرچھر (دُکھ موترا)۔ پرمیہہ۔ بواسیر۔کھانسی۔ سوکھا اور کھشئے روگ جاتے رہتے ہیں۔ نیز یہ کمان کھینچنے۔کثرتِ جماع۔کثرتِ شراب خواری۔بوجھ اٹھانے۔ اور پیدل چلنے وغیرہ کاموں سے تھکے ہوئے مریضوں کے گوشت اور طاقت کو بڑھا دیتا ہے۔

رکت گلم کے لئے سمشلتو گھرت۔ ملٹھی آٹھ پل۔ اور داکھ ایک پرستھ کا کاڑھا بناکر اس میں گھرت پکالیں۔ اور ٹھنڈا ہونے پر آٹھ پل شہد اور آٹھ پل کھانڈ ملادیں۔ پھر اس میں ہموزن ستو ملاکر نوش کریں۔ تو کھشت کھین اور رکت گلم کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

بکھشما آدی ناشک گھرت۔ آملہ۔ وداری کند۔ گنا اور جیونیہ گن کی ادویات کے رس۔ نیز گائے اور بکری کے دودھ ہر ایک ایک پرستھ لیکر ان میں ایک پرستھ گھی کو پکالیں۔ اور پک جانے پر چھان لیں پھر دو دو پرستھ مصری اور شہد ملاکر استعمال میں لائیں تو یکھشما (سل)۔ مرگی۔ رکت پت۔ کھانسی۔ پرمیہہ اور کھشئے روگ دور ہو جاتے ہیں۔ یہ گھرت اوستھا کو قائم رکھتا۔ عمر کو بڑھاتا نیز مانس۔ ویرج اور طاقت جسمانی کو ترقی دیتا ہے۔

پت کے غلبے کے دفعیئے کے لئے اوکیھہ۔ پت کی زیادتی میں گھی چاٹنا اور وات کے غلبے میں گھی پینا چاہئے۔

چاٹا ہوا گھی مقدار میں قلیل ہونے کی وجہ سے پت کے جوش کو فرو کر دیتا ہے لیکن حرارت کو زائل نہیں ہونے دیتا۔

مگر پیا ہوا گھی زیادتی کیوجہ سے وات کو زائل کر دیتا ہے۔ اور حرارت ہاضمہ کو روک لیتا ہے۔

ویرج بڑھانے والا چورن۔ ملاتا یکت (مکدر خاطر)۔ دبلے اور لاغر مریضوں کو مندرجہ بالا تمام گھرتوں میں بنسلوچن۔ پیپل اور دھان کی کھیلوں کا چورن ملاکر نوش کرائیں۔

یا گڑ اور شہد ملا ہوا گھی مناسب مقدار میں استعمال کرا کے اوپر سے دودھ

پلادیں۔ اس کے پینے سے بہت جلد مریض ورج۔ طاقت اور تروتازگی حاصل کر لیتا ہے۔

(نوٹ۔ ان میں گڑ پچاس پل اور شہد سولہ پل ڈالنا چاہیے)

کوشمانڈ اطبیہ رسائن۔ پیٹھے کے چھلکے اور بیج الگ کرکے اور گری ایک تلا لیکر ابال لیں۔ پھر اُسے کپڑے میں ڈال کر نچوڑ لیں۔ اور اس ابال کر نچوڑی ہوئی گری کو ایک پرستھ گھی میں بھون لیں۔ مگر بھوننے کے اثنائے میں کرچھی سے ہلاتے رہیں جب اس کا رنگ شہد کا سا ہو جائے۔ تو اس میں مندرجہ ذیل اشیا ملائیں۔ جیسے کھانڈ ایک سو پل۔ پیپل۔ سونٹھ اور زیرہ ہر ایک آٹھ تولہ دارچینی۔ الائچی۔ تیج پات۔ دھنیا اور مرچ سیاہ ہر ایک نصف پل۔ اور ان سب اشیا کو اچھی طرح ملا کر نیچے اتار لیں۔ جب ٹھنڈا ہو جائے تو گھی سے آدھا شہد ملا کر رئی سے بلو کر گھی کی ہانڈی میں بھر دیں۔ اسکی مقدار خوراک ایک سے دو تولہ تک کھنی چاہیئے۔ اور اس کے استعمال سے کھانسی۔ ہچکی بخار۔ دمہ۔ رکت پت۔ اور کھشت کھشی روگ دور ہو جاتے ہیں۔ نیز کھش سنھل کا زخم مندمل ہو جاتا ہے۔ ذہانت۔ حافظہ اور طاقت جسمانی بڑھتی ہے۔ دل کو فرحت حاصل ہوتی ہے۔ یہ کوشمانڈ رسائن کا نسخہ اشونی کماروں کا تجویز کیا ہوا ہے۔

ناگ بلا آدی کلپ۔ ناگ بلا کی جڑھ پہلے دن چار تولہ بھر دودھ کے ساتھ نوش کریں۔ پھر ہر روز نصف کرش بڑھا کر ایک مہینے تک استعمال جاری رکھیں۔ اس اثنا میں صرف دودھ پر ہی گزارہ کریں۔ اور اناج کو بالکل ترک کر دیں۔ تو تروتازگی۔ عمر۔ طاقت اور خوبصورتی کے بڑھانے

کے لئے یہ لاثانی دوا ہے۔

اسی طرح منڈوک پرنی۔ یا ملٹھی یا سونٹھ کا بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

ناگ بلا گھرت۔ ایک تُلا ناگ بلا کو ایک درون بھر پانی میں پکائیں۔ جب ایک چوتھائی باقی رہ جائے۔ تو اس کاڑھے کو چھان لیں۔ پھر اس کاڑھے میں برابر کا گھی اور دودھ ملا کر پکا لیں اور پکاتے وقت اس میں اتی بلا۔ بلا یلٹھی۔ سپرنوا پرپونڈریک۔ کھنبھاری۔ پریال۔ کینچ کے بیج۔ اسگندھ۔ مصری۔ ستاور میدا۔ مہا میدا۔ گوکھرو۔ کاکولی۔ کھشیر کاکولی۔ کھشیر شکلا۔ زیرہ سیاہ اور زیرہ سفید ہر ایک نصف نصف پل کا کلک بنا کر ڈالدیں۔

یہ ناگ بلا گھرت پت رکت۔ کھشت کھشئے۔ پیاس۔ بھرم (چکرانا) اور جلن کو دور کر دیتا ہے۔ طاقت اور تروتازگی کو بڑھاتا ہے۔ خوبصورتی عمر اور اوج کو ترقی دیتا ہے۔ بلی اور پلت روگ کو دور کرتا ہے۔ اس گھرت کا چھ ماہ تک استعمال جاری رکھنے سے بوڑھا بھی جوان ہو جاتا ہے۔

تیز حرارتِ ہاضمہ کی حالت میں کیا کرنا چاہیئے؟ کھشت والی کھانسی کے مریض کی حرارتِ ہاضمہ اگر تیز ہو۔ تو اوپر کی تدابیر مفید ہوتی ہیں اگر حرارتِ ہاضمہ کمزور ہو۔ تو راج یکھشما کے بیان میں لکھے ہوئے۔ ہاضم اور ہاضمہ افزا نسخے مفید ہوتے ہیں۔

اگر پاخانہ پتلا پڑ گیا ہو۔ تو قابض ادویات استعمال کرانی چاہئیں

اگست رسائن۔ وش مول۔ کینچ کے بیج۔ شنکھ پشپی۔ کچور۔ کھرنٹی گج پیپل۔ اڈنگا۔ پیپلا مول۔ چیتا۔ بھارنگی۔ اور پوہکر مول ان میں سے ہر ایک دو دو پل۔ جَو ایک آڑھک اور ایک سو عدد ہرڑ کو پانچ آڑھک پانی

میں پکالیں۔ جب جو پک جائیں۔ تو اُتار کر کپڑے میں چھان لیں۔ پھر اس کاڑھے میں مندرجہ بالا ایک سو ہر ڑ۔ ایک تلا گڑ اور ایک کڑ ڈ گھی اور ایک کڑ ڈ تیل ڈال کر پکائیں۔ جب پکنے پر آجائے۔ تو ایک کڑ ڈ پیپل پیس کر ملالیں۔ اور ٹھنڈا ہونے پر ایک کڑ ڈ شہد ڈال دیں۔ اس میں سے ہر روز تھوڑا تھوڑا شیرہ اور دو ہرڑ کھایا کریں۔ تو بلی اور پلت روگ دفعہ ہو جاتے ہیں خوبصورتی عمر اور طاقت بڑھ جاتی ہے۔ پانچوں قسم کی کھانسی۔ کھنسی روگ۔ دمہ۔ ہچکی اور وشم جور دور ہو جاتا ہے۔ پرمیہہ۔ باد گولہ۔ گرہنی۔ بواسیر۔ ہردے روگ اروچی اور رکام جاتا رہتا ہے۔ یہ اگست جی کا بتایا ہوا نسخہ سب رسائنوں میں سے افضل ہے۔

واشِشٹ رسائن۔ وش مول۔ کھریٹی۔ مودا۔ ہردو ہلدی۔ ہردد پیپل۔ پاٹھا۔ اسگندھ۔ اونگا۔ کنیچ کے بیج۔ انیس۔ گلو۔ کچی بل گری۔ ترُ دنتی کی جڑھ۔ چیتے کی جڑھ اور پتے۔ دودھی۔ کڑاکی چھال۔ جٹا ماسی۔ وچے سار۔ بیج کتپ۔ دوٹ۔ شتیلبیہ۔ بھلاوہ۔ وکنکت۔ شتاور۔ پوتی کرنج۔ املتاس۔ باپچی۔ پیا بانسہ۔ سہانجنا۔ نیم کی چھال۔ اور اکھسٹر ہر ایک ایک پل۔ ہرڑ گیارہ سو۔ اور جو دو آڑھک لیکر ان سب کو آٹھ گنا پانی میں آگ پر چڑھا دیں۔ جب جو پک کر نرم ہو جائیں۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ اور اس کاڑھے میں متذکرہ بالا گیارہ سو ہرڑ۔ ایک تلا۔ پرانا گڑ۔ تیل گھی۔ اور آملوں کا رس ہر ایک ایک ایک پرستھ ڈال کر پھر مدھم آگ پر چڑھا دیں جب کڑھی سے لگنے لگے۔ تو اُتار کر ٹھنڈا کرلیں اور اس میں دو پرستھ شہد ایک کڑ ڈ پسی ہوئی پیپل اور دارچینی۔ الائچی اور تیج پات ہر ایک تین پل کا

چورن ڈال کر اچھی طرح ملالیں۔ اور کسی پرانے گھی کے برتن میں ڈالکر ایک مہینے تک اناج کے ڈھیر میں دبا رکھیں۔ پھر اسے استعمال میں لائیں۔ تو اس کے استعمال سے بھی وہی فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ جو اوپر اگست رسائن میں بتائے گئے ہیں۔

یہ رسائن وشسٹ رشی کی تجویز کی ہوئی ہے۔ اور صفات میں مہرشی اگست کی بیان کردہ اگست رسائن سے بھی بڑھ کر ہے۔

ایسے تندرست اشخاص بھی استعمال کر کے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ نیز اس کا استعمال ہر موسم میں کیا جا سکتا ہے۔

سینیدھو آدی چورن۔ سینیدھا نمک اور سونٹھ ہر ایک ایک پل۔ سوبرچل نمک دو پل۔ بجورا۔ انار اور دار چک پتر۔ ہر ایک ایک کرشُ۔ مرچ سیاہ اور زیرہ ہر ایک ایک پل۔ دھنیا دو پل۔ کھانڈ بارہ پل۔ ان سب کا چورن بنا کر مناسب مقدار کے مطابق کھائیں اور پانی کے ساتھ استعمال میں لائیں۔ تو اس سے اشتہا بڑھتی ہے۔ حرارتِ ہاضمہ میں ترقی ہوتی ہے اور طاقت آتی ہے۔ نیز درد پسلی دمہ اور کھانسی دور ہو جاتی ہے۔

کھانڈو۔ دھنیا ایک کرش۔ زیرہ اور اجمود دو دو کرش۔ انار اور بجورا چار چار کرش۔ سونچل نمک ایک پل۔ سونٹھ ایک کرش۔ کیتھ کا گودا پانچ پل۔ اور کھانڈ سولہ پل۔ اِن سب کو پیس کوٹ کر تیار کر لیں۔ یہ کھانڈو کھانے پینے کے ساتھ استعمال کرنے سے سینیدھو آدی چورن کی مانند ہی فوائد دکھاتا ہے۔

کھشت کے لئے دیگر تدبیر۔ کھشتج کھانسی میں حالت کے مطابق راج

یکھشاییں بیان کی ہوئی تدابیر کا عمل میں لانا بھی مفید ہوتا ہے۔

دہوم پان ۔ کھانسی کے مریض کے کھشت کا نقص دور ہو جانے پر جب کف بڑھ جاتا ہے۔ تو اُسکی چھاتی اور سر میں پھٹنے کا سا درد ہونے لگتا ہے۔ اُس وقت مندرجہ ذیل دہوم پانوں کو کام میں لانا چاہئے۔

دہوم ورتی ۔ میدا ۔ مہا میدا ۔ بلا ۔ اتی بلا ۔ اور ملٹھی کے نگدے کو ریشمی چیتھڑے پر لگا کر بتی سی بنالیں ۔ اور اس بتی کو دہوم پان کے کام میں لاکر جیونیہ گھرت کا انوپان کریں ۔

دیگر ۔ منسل ۔ ڈھاک ۔ اج گندھ ۔ دارچینی ۔ بنسلوچن اور سونٹھ کی اول الذکر ترکیب سے بتی بنا کر دہوم پان کے کام میں لائیں ۔ بعد ازاں کھانڈ کا شربت گنے کا رس اور گڑ کا شربت پئیں ۔

دیگر ۔ منسل اور اُس کے برابر ہی بڑ کی ہری کونپلوں کو لیکر پیس ڈالیں اور اُس میں گھی ملا کر اول الذکر ترکیب کے مطابق دہوم پان کریں ۔ اس کے لیے تیتر کا مانس انوپان کے طور پر نوش کرنا چاہئے ۔

کھشیج کاس کی تدابیر ۔ کھشیج کھانسی میں اول الذکر فربہی افزا اور حرارت ہاضمہ بڑھانے والی تدابیر عمل میں لانی چاہئیں ۔ اگر دوشوں کا غلبہ ہو ۔ تو مسہل استعمال کرائیں ۔

مسہل کی ترکیب ۔ کھانسی والے کا جسم اگر کمزور ہو ۔ تو نہایت احتیاط کے ساتھ اکیلے املتاس سے یا داکھ کے رس میں تربد ملا کر یا ساور دودھ کے کاڑھے سے اور وداری کند کے رس سے پکایا ہوا گھی مسہل کے لئے دینا چاہئے ۔

دھاتو گھٹنے کے لئے گھرت۔ کھشج کھانسی میں پت۔ کف اور دھاتو ومل کے زائل ہو جانے پر کاکڑا سینگی۔ دودھ۔ بلا اور اتی بلا سے پکایا ہوا گھی دینا چاہیے۔

مُوترا پدرو کا علاج۔ کھانسی کے اثنا میں اگر پیشاب کا رنگ تبدیل ہو جائے اور اُس کے اخراج میں دِقت معلوم ہوتی ہو۔ تو وداری وغیرہ کند۔ یا کدمب وغیرہ یا تال پھل وغیرہ ادویات سے پکایا ہوا گھی یا دودھ پلانا چاہیے

کھانسی کے لئے انوواسن وستی۔ کھانسی کی حالت میں اگر عضوِ تناسل مقعد۔ چوتڑوں اور چڈوں میں سوج اور درد ہو۔ تو گھو گھرت منڈ سے یا گھی اور تیل ملا کر انوواسن وستی دینی چاہیے۔

کھانسی کے لئے مانس وغیرہ کا استعمال۔ انوواسن وستی کے بعد کھانسی کے مریض کو ہرن۔ بکرے یا ایسے ہی دیگر جنگلی جانوروں کے مانس کی غذا دیں اس کے بعد ورتک وغیرہ پرسہ پرندوں اور پھر دیپ ویاگھر وغیرہ گوشت خور جانوروں کا گوشت استعمال کرائیں۔

پرسہ پرندوں کا گوشت تاثیر میں گرم اور نہایت مفید ہوتا ہے۔ اِسلئے وہ کف سے لتھڑے ہوئے تمام سروتوں[۱] میں سے کف کو نکال کر سروتوں کو صاف کر دیتا ہے۔ اور سروتوں کے صاف ہو جانے پر اُن میں رس اور دھاتو وستی سے چل پھر کر جسم کو طاقت ور بنا دیتے ہیں۔

کھانسی کو دور کرنے والا اور ایک گھی۔ چب۔ ترپھلا۔ بھارنگی۔ شٹھ۔ مول۔

---

[۱] سوراخ۔

چیتا۔ کلتھی۔ پیپلا مول۔ پاٹھا۔ بیر اور جو کے کاڑھے میں سونٹھ۔ ڈرالبھا
پیپل۔ کچور۔ پوہکر مول اور کاکڑ اسنگی ہموزن کا کلک اور گھی ڈالکر پکا
لیں۔ جب پک جائے۔ تو اس میں دونو قسم کی کھار اور پانچوں قسم کے نمک
پیس کر ملالیں۔ مناسب مقدار کے مطابق اِسے پینے سے کھشئے روگ اور کھانسی
دونو جاتے رہتے ہیں۔

کاسمرد آدی گھرت۔ کسوندی۔ ہرڑ۔ مٹھراں۔ پاٹھا۔ کاپھل سونٹھ
پیپل۔ کٹکی اور کھنبھاری ایک ایک تولہ لیکر کاڑھا بنالیں۔ پھر اس میں
ایک پرستھ گھی۔ دودھ اور داکھ کا رس ایک آڑھک ڈال کر پکالیں۔ تو اس
کے استعمال سے سوکھا۔ بخار۔ تلی۔ اور سب قسم کی کھانسی دور ہو جاتی ہے اور
یہ ایک نہایت مفید چیز ہے۔

رس کلک آدی گھرت۔ اڑوسہ۔ کیٹری۔ اور گلو ان تینوں کی
جڑیں۔ پتے۔ پھل اور کونپلوں کے رس اور کلک ملاکر پکایا ہوا گھرت
کھانسی۔ بخار۔ اور اروچی کو دور کر دیتا ہے۔

سادھ گھرت کھانا کھانے کے بعد کھانسی وغیرہ کے دفعیہ کے لئے
انار کے دوگنے رس میں ترکٹا کا کلک بنا کر گھی پکائیں۔ اور اس گھی میں جوکھار
ملا کر رکھیں۔

یا پیپل اور گڑ سے چوگنا گھی۔ گھی کے برابر بکری کا دودھ۔ اور دودھ سے
چوگنا پانی ملاکر پکائیں۔ اس گھی کے استعمال سے بھی کھانسی۔ بخار اور
اروچی دور ہو جاتی ہے۔

اوپر جو گھرت بیان کئے گئے ہیں۔ یہ سب کھشئج کھانسی کے بیماروں کی

حرارت ہاضمہ بڑھاتے ہیں۔ ان کے استعمال سے دوشوں سے اٹا ہوا گلا
چھاتی اور تمام سروت (سوراخ) صاف ہو جاتے ہیں۔
دمہ اور کھانسی کے لئے خاص سہنیہ (روغن) ۔ ایک پرتھ جو کے
کاڑھے میں بیس ہرڑ پکائیں۔ جب ہرڑیں گل جائیں۔ تو انہیں اسی کاڑھے
میں پیس لیں۔ پھر اُن میں چھ پل پُرانا گڑ۔ دو پل پیپل۔ ایک کرش منسل
اور نصف الھشش رسونت ملا کر پھر پکائیں۔ اس لعوق کے چاٹنے سے
دمہ اور کھانسی دونو دُور ہو جاتے ہیں۔
دیگر۔ سیہہ کے کانٹوں کو جلا کر گھی۔ شہد اور کھانڈ ملا کر کھانے سے
دمہ اور کھانسی دونو جاتے رہتے ہیں۔
یا مور کے پنجوں کی راکھ گھی اور شہد کے ساتھ **یا** ارنڈ کے پتوں کا کھار۔
ترکٹا۔ تیل اور گڑ ملا کر **یا** تلسی اور ارنڈ کے پتوں کا کھار ترکٹا۔ تیل۔ اور
گڑ ملا کر **یا** صرف ترکٹا کا چورن۔ پُرانا گڑ اور گھی ملا کر **یا** پدماک۔ ترپھلا
ترکٹا۔ واوڑنگ۔ دیودارو۔ بلا اور راسنا کو ہموزن پیس کر اور سب کے
برابر کھانڈ ملا کر شہد اور گھی کے ساتھ **یا** پسی ہوئی سیاہ مرچ۔ گھی۔
شہد اور کھانڈ ملا کر چاٹیں۔
دیگر۔ ہرڑ۔ ناگرموتھا۔ اور گڑ کی گولیاں بنا کر منہ میں رکھ کر رس چوستے رہیں
یا صرف بہیڑے کے چھلکے منہ میں رکھ کر چوسنے سے سب قسم کے زخم اور
کھانسی دُور ہو جاتی ہے۔
دیگر بودھ کے پتوں کے نچوڑے میں کھانڈ ملا کر چاٹیں **یا** اسی کا کلک سے
پیسیا یا اتکارکا تیار کر کے نوش کریں تو قے۔ پیاس۔ کھانسی دور ہو جاتیا

دُور ہو جاتے ہیں۔

مُدگ یوُش۔ سب قسم کی کھانسیوں کے لئے گیڑی کے رس سے پکایا ہُوا مونگ کا یُوش مفید ہوتا ہے۔ اس میں ہینگ۔ سیندھا نمک۔ سونٹھ اور گھی وغیرہ مصالحہ جات ڈال کر اور کھٹا کرنے کے لئے سفید آملہ یا انار دانہ ملا کر استعمال کرنا چاہیے۔

دیگر۔ وات کو دور کرنے والی ادویات کے کاڑھے میں پکایا ہُوا دودھ یُوش۔ اور وِیشکر۔ تِتر اور بلبشیہ جانوروں کے مانس رس ملا کر پکا کر کھلانا کھشتے کاس کے مریض کو مفید ہوتا ہے۔

کھشتے کاس کے لئے انو پان سمیت وہوم پان وغیرہ۔ کھشتج کاس کے لئے جو ہوم پان انوپان سمیت بیان کئے گئے ہیں۔ وہ ہی کھشتے کاس میں دیئے جاتے ہیں۔ نیز جو آگے یکھشما روگ کے لئے بتائے جائیں گے۔ ان کا استعمال بھی مفید ہوتا ہے۔ نیز ورنگھن (فربہی افزا) حرارت ہاضمہ بڑھانے والی اور سروتوں کو صاف کرنے والی ادویات دینی چاہئیں۔ نیز اسباب اور بیماری کے خلاف جو طاقت بخش ادویات۔ اغذیات اور تدابیر ہیں۔ وہ سب بھی استعمال میں لائے جا سکتے ہیں۔

سنپاتج کاس۔ سنپات سے پیدا ہونے والی کھشتے کی کھانسی بڑی خوفناک ہوتی ہے۔ اسلئے دوش کے غلبے پر غور کر کے وہ ادویات دینی چاہئیں۔ جو سنپات کے لئے مفید ہوں۔

چوتھا ادھیائے

دمہ اور ہچکی کا علاج

دمہ اور ہچکی دونو کے اسباب پیدائش۔ علامات قبل المرض۔ اقسام طبائع اور مسکن سب یکساں ہوتے ہیں۔ اسلئے ان کا علاج بھی ایک ہی سا ہوتا ہے۔

دمہ اور ہچکی میں سویدن (پسینہ دینا)۔ دمہ اور ہچکی میں سب معالجات سے پہلے مرغن پسینہ دینا چاہئے۔ جو نمک وغیرہ ملا کر تیل کے ذریعے سے دیا جائے۔ کیونکہ خشک پسینہ دینے سے وات کی خرابی کا اندیشہ رہتا ہے۔ اب مرغن پسینہ سے سروتوں میں ٹھہرا ہوا کف الگ ہو کر مریض کے شکم میں چلا جاتا اور وہاں سے بسہولیت باہر نکال دیا جا سکتا ہے۔ ایسا کرنے سے سب سروت نرم ہو جاتے ہیں۔ اور وایو خارج ہو جاتی ہے۔

پسینے کے بعد غذا۔ سویدن کرم (پسینہ دینے) کے بعد آنوپ جانوروں کے مانس رس کے ساتھ مرغن شالی وغیرہ کھانے کو دیں۔ یا دہی کی ملائی کا نرم مسہل دیں۔ بالخصوص کھانسی۔ متلی۔ دل گرفتگی۔ اور آواز کی شکستگی کی حالت میں پیپل۔ سیندھا نمک۔ اور شہد ملا کر یا ایسی ادویات ملا کر جو وات کو پیدا نہ کرتی ہوں۔ قے دیں۔

جسم میں خرابی برپا کرنے والے کف کے خارج ہو جانے پر مریض کو راحت معلوم ہوتی ہے۔ اور رکے ہوئے سوراخوں کے کھل جانے سے وایو بے

کھٹے سب سروتوں میں گھومنے لگ جاتی ہے۔
دیگر علاج - اپھارا - اُدا ورت اور تمک نخواس والے دمے اور ہچکی میں بجورا - امل بیت - ہینگ - پیلو - اور وڑ نمک ملا کر کھانا کھانے سے وایو کا اخراج ہو جاتا ہے۔
یا بجورا وغیرہ کھٹے پھلوں میں سیندھا نمک ملا کر سروتوں کی صفائی کے لئے مسہل کے کام میں لائیں۔
کف سے پران وایو کی رفتار کے رُک جانے کے سبب ہچکی اور دمہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسلئے اُس کے راستے کی صفائی کے لئے قے اور دست دینے چاہئیں۔
جیسے پانی کا بہاؤ رُک جانے کیوجہ سے پانی بہت بڑھ جاتا ہے ویسے ہی وایو کا راستہ رُک جانے کیوجہ سے وایو کی کثرت ہو جاتی ہے۔ اسلئے اُس کے راستے کی صفائی بہت ہی مفید ہوتی ہے۔
دھوم پان - مندرجہ صدر تدابیر سے بھی اگر کف کا دفعیہ نہ ہو۔ تو نیچے لکھے دھوم پان کا استعمال کرانا چاہئے جیسے۔
ہلدی - پتج پات - ارنڈ کی جڑھ - لاکھ - منسل - دیودار و ہڑتال اور بالچھڑ کو کوٹ پیس کر گھی میں ملا کے بتی بنالیں - اور حسب ترکیب دھوم پان کریں (کش لگائیں)۔
یا گھی میں ملے ہوئے جو یا موم - رال اور گھی کی بتی بنا کر دم لگائیں - یا اعلیٰ درجے کے سیاہ اگر کا دھوآں پئیں یا صندل کا دھوآں پان کریں۔ یا گائے کے سینگ کا یا گائے کے گلے کے بالوں کا دھوآں پئیں۔

یا ریچھ۔ گوہ۔ کرنگ۔ اور ہرن کے چمڑے۔ سینگ اور گھروں کا دُھواں پیئیں۔ یا گوگل یا منسل یا سال کے گوند کا دُھواں نوش کریں۔ یا سلکی کا گوند۔ گوگل۔ اگر اور پدماک کو گھی میں ملا کر آگ لگا کر دہوم پان کے کام میں لائیں۔

دمہ اور ہچکی میں پسینہ کے قابل اور ناقابل دونو قسم کے مریضوں کی چھاتی اور گلے میں کھانڈ اور دودھ ملے تھوڑے سے گرم گھی وغیرہ سینہ سے ہلکا پسینہ دینا چاہیئے۔

یا سویدادھیائے میں بیان کی ہوئی ادویات سے اُتکار کا اور اپ ناہ بنا کر ہردے اور گلے پر ہلکا پسینہ دیں۔

آم والی ہچکی اور دمے میں آم کو دور کرنے کے لئے فاقہ کشی اور ہاضم ادویات کا استعمال کرنا چاہیئے۔

قے اور سہال کی کثرت سے جب وایو کوپت ہو جائے۔ تو وات کو دور کرنے والے چکنے مانس رس وغیرہ۔ نیز گھی اور دودھ سے پکائے ہوئے کھانے دینے چاہئیں۔ اور قدرے گرم مالش وغیرہ سے وایو کو دُور کریں۔

جن مریضوں کا کف باہر نکلنے کے لئے نہیں اُبھرا۔ جن کو پسینہ نہیں دیا گیا۔ اور جو کمزور ہیں ایسے بیماروں کو اگر قے اور دست دیئے جائیں۔ تو اُن کا وایو غلبہ پا لیتا ہے۔ اور ہردے مرم کو سُکھا کر بہت جلد مریض کو ہلاک کر ڈالتا ہے۔ اِسلئے ایسے دمہ اور ہچکی کے مریضوں کو قے اور دست نہیں دینے چاہئیں۔ ایسے مریضوں کو کاڑھے۔ اولیہہ (لعوق) اور سنہیہ وغیرہ کا استعمال کرانا چاہیئے۔

کھین (لاغری)۔ کھشت (زخم)۔ اسہال۔ رکت پت۔ اور سوزش والی ہچکی اور دمے کو شیرین۔ مرغن اور ٹھنڈی ادویات سے دُور کرنا چاہیئے۔

دمہ اور ہچکی والوں کو کُلتھی اور دش مُول کے کاڑھے سے پکایا ہوا جنگلی جانوروں کا مانس رس یا۔ یُوش کھانے کو دینا چاہیئے۔

دمہ اور ہچکی کے لئے پیپا۔ سہانجنا۔ بینگن۔ کسوندی۔ اڑوسہ مُولی۔ نیم۔ پٹول۔ کٹیری۔ اور بجورا۔ اِن سب کے پتے۔ بل گری کا گودا۔ اور گوکھرو ڈال کر بنائی نیز چیتا۔ زیرہ سیاہ۔ کاکڑا سینگی اور سونچر نمک کے کے ساتھ یا دش مُول کے ساتھ مُدبّر کی ہوئی پیپا کھانے کو دیں۔ تو کھانسی دمہ ہچکی اور درد دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ دش مُول۔ کچور۔ راسنا۔ بھارنگی۔ بل گری۔ رِدّھی۔ پوہکر مُول کاکڑا سینگی سِدّھی۔ بھوآملہ۔ گلو اور سونٹھ کا کاڑھا پلائیں۔ اور اس کے ہضم ہو جانے پر اسی کاڑھے سے پکائی ہوئی پیپا کھانے کو دیں۔ تو ہچکی اور دمہ دونو دُور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ شالی چاول۔ ساٹھی چاول۔ گیہوں۔ جو۔ مونگ اور کلتھی کے کھانے سے کھانسی۔ دل کی بے قراری۔ درد پسلی۔ ہچکی اور دمہ دُور ہو جاتے ہیں۔

ستّو۔ آک کی کونپلوں اور دُودھ کی بھاونا دیئے ہوئے جوؤں کے ستو بنوا کر دش مول تیھٹی۔ راسنا وغیرہ اول الذکر ادویات کے کاڑھے میں گھول کر اور شہد ملا کر پلائیں۔

غذا۔ کھشار ہینگ۔ اور گھی ہربر نمک انار۔ پوہکر مول۔ کچور۔ ترکٹا بجورا اور امل بیت کھانے میں ملا کر دیں۔

ہچکی اور دمہ کے مریض کو اگر پیاس لگے۔ تو وش مول اور دیو دارو کا کاڑھا یا سُرا منڈ دینا چاہیے۔

تکّر۔ پیپل۔ پپلا مول۔ ہرڑ۔ واوڑ نگ۔ اور چیتا اِن سب کو باریک کر کے گھی کے برتن کے اندر کی طرف اِن کا لیپ کر دیں۔ جب لیپ سوکھ جائے تو اس برتن میں تکّر بھر کر ایک مہینے تک پڑا رہنے دیں۔ پھر اسے پینے کے کام میں لائیں۔ یہ کھانسی اور دمے کو کھو دیتا ہے۔ اور حرارتِ ہاضمہ کو بڑھاتا ہے۔

دیگر۔ پاٹھا۔ ملٹھی۔ دیو دارو اور سرل کا شٹ کو پیس کر تھوڑا سا نمک ملا کر سُرا منڈ میں ڈالکر رات بھر پڑا رہنے دیں۔ دوسرے دن اس میں سے دو پل بھر ہر روز کام میں لائیں۔

یا بھارنگی۔ اور سونٹھ کا چورن۔ نیم گرم پانی کے ساتھ **یا** جو کھار اور پسی ہوئی سیاہ مرچ ملا کر **یا** ہنگو پتری کو ہنگو پتری کے کاڑھے میں پیس کر ہنگو پتری کے کاڑھے میں ہی گھول کر پلانا چاہیے۔

سیپت پسنی کا رس **یا** مہرس کے پھول کا رس شہد اور پیپل ملا کر پت کف والی ہچکی اور دمے کے مریض کو پلانا چاہیے۔

دیگر۔ پت والی ہچکی اور دمے میں نبسلوچن۔ پیپل۔ گیہوں۔ گھی۔ اور سونٹھ کی اَلکار کا بنا کر دیں۔

وات والی ہچکی اور دمے میں سیہہ اور خرگوش کے مانس۔ پیپل۔ گھی اور شلکی کے خون کی اَلکار کا بنا کر استعمال کرائیں۔

وات انوبندھی ہچکی اور دمے میں چوگنے پانی میں بکری کا دودھ۔ گڑ اور سونٹھ ڈال کر پکا کر پلانا چاہیے۔

وات پت انو بندھی ہچکی اور دمے میں سونچل نمک اور مانس رس وغیرہ کے ساتھ پکایا ہوا شالی چاولوں کا بھات کھاکر اوپر سے دودھ پی لیں

دیگر۔ پیپلامول۔ ملٹھی۔ گڑ۔ گائے کا گوبر اور گھوڑے کی لید کا رس لیکر ان میں شہد اور گھی ملاکر چاٹنے سے ہچکی۔ اھبشیند اور کھانسی دور ہوجاتی ہے

کف کے غلبے والی ہچکی اور دمہ۔ گائے۔ ہاتھی۔ گھوڑا۔ سؤر۔ اونٹ مینڈھا اور بکری کے گوبروں کے الگ الگ رسوں میں شہد ملاکر پینے سے کف کے غلبے والی ہچکی اور دمے کو آرام ہوجاتا ہے۔

یا چارپایوں کا چمڑا۔ بال۔ ہڈی۔ کھر۔ اور سینگوں کو جلاکر اس راکھ اور لنج گندھ کی راکھ کو کف کے غلبے والی ہچکی اور دمے کے مریض کو چٹائیں

یا کھجور۔ پوہکر مول اور آملہ یا پوہکر مول اور پیپل یا گیرو۔ رسونت اور پیپل یا کیتھ کے رس کے ساتھ آملہ۔ آملہ سیندھا نمک۔ اور پیپل ملاکر چٹائیں۔ یا بیر۔ دھان کی کھیل۔ آملہ۔ پیپل اور سونٹھ کو گھی اور شہد کے ساتھ ملاکر چٹائیں۔

یا گڑ۔ تیل۔ ہلدی۔ داکھ۔ پیپل۔ راسنا اور نرکشا میں گھی اور شہد ملاکر چٹائیں۔

یا انگست آدی چاٹنے کی ادویات کو مانس رس۔ پانی۔ شراب یا کانجی کے ساتھ نوش کریں۔

جیونتی آدی چورن۔ جیونتی۔ موتھا۔ گندھ ترن۔ دارچینی۔ بڑی الائچی چھوٹی الائچی۔ پوہکر مول۔ چنڈا۔ بھو آملہ۔ اگر۔ بھارنگی۔ سونٹھ۔ نیتر بالا۔ کاکڑا سینگی۔ کھجور۔ پیپل۔ ناگ کیسر۔ اور جو رک میں سے جو ادویات مل سکیں

اُن کا چوُرن بنا کر دگنی کھانڈ ملا کر استعمال کریں تو درد پسلی۔ کھانسی ہچکی اور دمہ دوُر ہو جاتا ہے۔

شٹھی آدی چورن۔ کچور۔ بھوآملہ۔ بھارنگی۔ کینچ کے بیج۔ نیترباَلا اور پوہکر موُل لیکر اِن سب کا چوُرن بنا کر آٹھ گنا کھانڈ ملا کے استعمال کرنے سے ہچکی اور دمہ دوُر ہو جاتے ہیں۔

چورن اور نسوار ہر دو۔ گڑ اور سونٹھ ہموزن ملا کر کھانے یا نسوار کے کام میں لانے سے بھی ہچکی اور دمہ کو آرام ہو جاتا ہے۔

لشوُن آدی نسوار۔ لہسن۔ پیاز اور گاجر کی جڑ دھ کا رس یا چندن کے رس میں عورت کا دودھ ملا کر یا مکھی کا فضلہ عورت کے دودھ میں گھول کر یا آملے کے رس کی نسوار لینے سے ہچکی اور دمہ کو آرام ہو جاتا ہے۔

دمہ اور ہچکی کے لئے گھی۔ پیپل۔ سونچل نمک۔ جوکھار۔ آملہ مینگ چورک اور ہرڑ کے نگدے دہی کے منٹھے اور دش موُل کے کاڑھے میں ملا کر گھی ڈال کے پکا لیں۔ اور ٹھنڈا کر کے کام میں لائیں۔ تو دمہ اور ہچکی دوُر ہو جاتی ہے۔

باجیونیہ گن کی ادویات کے کلک (نگدے) میں شہد ملا کر چاٹیں

دیگر علاج۔ کنگنی۔ ہرڑ۔ کٹھ۔ پیپل۔ کوڑ۔ پوُتی کرنج۔ پوہکر موُل۔ ڈھاک چیتا۔ کچور۔ نمک سیاہ۔ سیندھا نمک۔ تالکی۔ جیونتی۔ کچی بل گری۔ بچ۔ تیج پات۔ اور تالیس پتر۔ ہر ایک ایک کرش اور ہینگ چوتھائی کرش کے نگدے میں ایک پرستھ گھی پکائیں۔ اس گھی کو پینے سے ہاتھ پاؤں کی دائیوں۔ بواسیر گرھنی۔ ہچکی۔ دل کی بے قراری۔ اور درد پسلی بہت جلد دور ہوتا ہے۔

دیگر۔ پرمیہہ کے بیان میں لکھا ہُوا دھانوتر گھرت۔ رکت پت کے بیان میں لکھا ہُوا وِرش گھرت۔ گلم کے بیان میں لکھا ہُوا دادھک گھرت یا اُور روگوں کے بیان میں لکھا ہُوا مہوش آدی گھرت لیکر الگ الگ اِن میں جو کھار یا نمک ملا کر نوش کرنے سے ہچکی اور دمہ دونو دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ ہچکی اور دمہ کے مریض پر یکایک ٹھنڈا پانی چھڑکنا چاہیئے۔ یا ایسی حرکت کریں کہ اُسکا دل کانپ اُٹھے۔ یا اُسے خوف دلانا چاہیئے۔ یا زور سے ہلائیں یا افسوس۔ خوشی اور حسد دلائیں۔ یا اُسے سانس روکنے کی ہدایت کریں۔

دمہ اور ہچکی کے دفعیے کے لئے یہ سب مفید تدابیر ہیں۔

چیونٹی وغیرہ سے کٹوانا بھی دمہ اور ہچکی کے لئے اچھا ہوتا ہے اس سے وات کا زور کم ہو جاتا ہے۔

جو تدابیر۔ جو اغذیات اور جو ادویات کف اور وات کو الگ یا دونو کو زائل کرتی ہیں۔ جو گرم ہیں اور وات کو خارج کرتی ہیں۔ نیز جو وات کو دور کرنے والی ہیں۔ اِن سب کا استعمال دمہ اور ہچکی میں مفید ہوتا ہے ہر قسم کی ہچکی اور دمہ میں ورنگھص ادویات کے استعمال سے بھی اگر کارسے قضا کسی اور بیماری کا ظہور ہو جائے۔ تو اسکا زور ہلکا ہوتا ہے نیز وہ سہل العلاج ہوتی ہے۔

اگر شمن (بیماری کو دور کرنے والی) ادویات کے استعمال سے کوئی خرابی رونما ہو جائے تو وہ زیادہ نہیں ہوتی۔ بلکہ معمولی ہوتی ہے۔ اور وہ بھی سہل العلاج ہوتی ہے۔

لیکن ہچکی اور دمے کے دفعیئے کے لئے اُشن کرم سے جو روگ پیدا ہو

وہ لاعلاج ہوتا ہے۔ اِسلئے دمے اور ہچکی کے دفعیے کے لئے بالخصوص ورنگھن اور شمن تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔

کھانسی۔ دمہ۔ کھشئی روگ۔ قے اور ہچکی ان پانچوں امراض کا علاج یکساں ہوتا ہے۔ اس بات کو یاد رکھنا چاہیئے ؂

پانچواں ادھیائے

راج یکھشما کا علاج

راج یکھشما میں شودھن کرم۔ دوشوں کے غلبے والا یکھشما روگی اگر طاقتور ہو۔ تو پہلے اُسے سینہن اور سویدن سے سنگدھ (تر) اور ستون (ملائم) کر کے ایسے طور سے قے اور مسہل دیکر اندرونی صفائی کریں۔ کہ مریض لاغر نہ ہونے پائے۔

قے کرانے کی ترکیب۔ دودھ کے ساتھ راڑا دیکر راج یکھشما کے مریض کو قے کرائیں۔

یا گنے وغیرہ کے میٹھے رسوں یا مانس رس کے ساتھ راڑا ملا کر دیں۔

یا راڑا وغیرہ قے آور ادویات کے ساتھ پکایا ہُوا اور گھی ملایا ہُوا ایوگو پلا کر قے کرائیں۔

مسہل۔ ترُبد۔ ترُبد سیاہ۔ اور املتاس میں سے الگ الگ ہر ایک کے ساتھ کھانڈ۔ شہد اور گھی ملا کر دیں۔ تو جلاب آجاتے ہیں۔

یا ترُبد وغیرہ ادویات کو دودھ کے ساتھ یا ترپن کے ساتھ دیکر ویرچن کرائیں۔ یا داکھ کے رس۔ وداری کند کے رس۔ کھنبھاری کے رس یا مانس رس میں سے کسی ایک کے ساتھ اول الذکر ترُبد وغیرہ ادویات دیکر ویرچن کرائیں۔

ورنگھن اور دیپن کی ترکیب۔ جب قے اور اسہال کے ذریعے سے پیٹ کی صفائی ہو جائے۔ تو راج یکھشما کے مریض کو ورنگھن اور اگنی سندیپن دوا دینی چاہئے۔

نیز وات کو دُور کرنے والے لطیف اور فرحت بخش کھانے کھلائیں یا ایک سال کے پُرانے شالی چاول۔ ساٹھی چاول۔ گیہوں۔ جو اور مونگ کھانے کو دیں۔

راج یکھشما میں مانس سیون (گوشت کا استعمال)۔ بکری کا گھی۔ دودھ اور گوشت نیز گوشت خور جانوروں کا گوشت راج یکھشما کے بیمار کو کھانا مفید ہوتا ہے۔ کتے۔ اُلو۔ بھیڑئے۔ گینڈے۔ گائے۔ گھوڑے۔ نیولے سانپ۔ گدھ۔ چیل۔ گدھے اور اونٹ کے گوشت بھی راج یکھشما روگ کے مریض کے لئے مفید ہوتے ہیں۔ لیکن اس طرح سے یہ مانس اُسے کھلانے چاہئیں۔ کہ اُسے معلوم نہ ہونے پائے۔ کیونکہ اگر مریض کو ان مکروہ مانسوں کا علم ہو گیا۔ تو قے ہو جائیگی۔ اور طاقت واوج میں ترقی نہ ہوگی۔

راج یکھشما میں پت کف کی کثرت۔ راج یکھشما میں اگر پت اور کف کی زیادتی ہو۔ تو مرگ۔ وشکر۔ اور پرتند اور وات کی کثرت کی صورت میں پرسہ وغیرہ جانوروں کے گوشت مفید ہوتے ہیں۔

اِن گوشتوں سے دلیوار اور مانس رس (یخنی) تیار کر کے دینا چاہئے

یا مقام و موسم کے لحاظ سے حسب ضرورت سرسوں کے تیل یا گھی سے حسب ضرورت بھون لیں۔

یا رسیلی - ملائم اور نمکین وغیرہ اشیا سے مدبر کی ہوئی مولی اور کلتھی سے بنے ہوئے یوش کھلائیں۔

زکام وغیرہ پر بکری کا مانس رس - پیپل - جو - کلتھی - سونٹھ - انار اور آملہ ڈالکر گھی ملاکر تیار کیا ہوا بکری کے مانس کا رس استعمال کرنے سے زکام دمہ - کھانسی کندھوں کا درد - دردسر - اور سوز و یدنا یہ چھ امراض دور ہو جاتے ہیں۔

سروتوں کی صفائی کے لئے ہاضم شراب کا پینا - سروتوں کو صاف کرنے کے لئے نہایت پرانا شراب پینا چاہئے - اور پت - کف - وات ہیں علی الترتیب مدہو - ارشٹ - اور وارونی نامی شرابیں پینی چاہئیں۔

یا پنچ مول کے ساتھ پکایا ہوا یا بھوآملہ کے ساتھ پکایا ہوا یا شال پرنی - پرشٹ پرنی مدگ اور شال پرنی چاروں کے ساتھ پکایا ہوا یا دھنیے اور سونٹھ کے ساتھ پکایا ہوا پانی پلائیں - بہی خواہ - حسبت و چالاک اور پاک صاف باورچی سے پنچ مول وغیرہ کے پانیوں سے کھانے پکوا کر مریض کو کھلانا چاہئے۔

راج یکھشما کے لئے گھی - دش مول کا کاڑھا یا دودھ یا مانس رس یا کھریٹی کا نگدا یا گوشت خوروں کے مانس رس میں کھریٹی کا نگدا ڈال کر پکایا ہوا گھی دینا چاہئے - یا دس گنا دودھ میں کھریٹی کا نگدا ڈال کر پکایا ہوا گھی شہد ملاکر استعمال میں لانا چاہئے۔

دیگر گھی - جیونتی - ملیٹھی - داکھ - کرڑا کے بیج - پوہکر مول - کچور - پیپل

کیڑی۔ گوکھرو۔ کھرٹی۔ نیل کنول۔ تاملکی۔ ترائمان (بنفشہ)۔ اور دُرالبھا کا نگدا بنا کر گھی پکائیں۔ تو اس کے استعمال سے راج یکھشما دور ہو جاتی ہے
دیگر گھی۔ کھجور۔ منقہ۔ ملٹھی اور فالسے کا نگدا ڈال کر چو گنے پانی میں گھی پکا کر تیار کر لیں۔ اور اس میں پیپل پیس کر ملا لیں۔ تو اس کے استعمال سے آواز کی خرابی کھانسی۔ دمہ اور بخار دور ہو جاتے ہیں۔
دیگر گھی۔ دش مول کے کاڑھے میں پکائے ہوئے دودھ میں سے ماکھن نکال کر اس میں پیپل اور شہد ملا کر استعمال کرنے سے آواز نہایت صاف ہو جاتی ہے۔ سر کا درد۔ پسلی کا درد۔ کھانسی۔ دمہ اور بخار دُور ہو جاتے ہیں۔
علی ہذا القیاس پانچوں قسم کے[۵] پنچ مول کے ساتھ پکائے ہوئے دودھ کا گھی بھی مندرجہ بالا فوائد بخشتا ہے۔
دیگر گھی۔ پانچوں قسم کے پنچ مولوں کے کاڑھے میں چوگنا دودھ ڈال کر پکایا ہوا گھی راج یکھشما والے مریض کے زکام وغیرہ ساتوں عوارض کو دُور کر دیتا ہے
باؤ گولہ وغیرہ کے لئے گھرت۔ پنچ کول[۲] اور جوکھار میں سے ہر ایک چیز ایک ایک پل لیکر ایک پرستھ گھی اور ایک پرستھ دودھ میں ڈالکر گھی پکا لیں اور اور استعمال میں لائیں۔ تو تمام سروت نہایت صاف ہو جاتے ہیں۔ نیز باؤ گولہ

۵[۱] پانچوں قسم کے پنچ مول یہ ہیں۔ (۱) کنٹک۔ پنچ مول (۲) ترن پنچ مول (۳) بلی پنچ مول (۴) برہت پنچ مول اور (۵) لگھو پنچ مول

۵[۲]۔ پیپل۔ پیپلا مول۔ چب۔ چیتا اور سونٹھ سے مراد ہے۔

بخار - امراضِ شکم - تلی - سنگرہنی - پانڈوروگ - زکام - دمہ - کھانسی ضعف ہاضمہ - سوج اور اُوردھو واٹ (ڈکاروں) کی شکایات رفع ہو جاتی ہیں -

شوش روگ کے لیے گھرت - راسنا - بلا - گوکھرو - شال پرنی - اور پٹولا کے کاڑھے میں جیونتی - اور پیپل کا نگدا ملا کر دودھ سمیت پکا ہوا گھی شوش روگ کو دُور کر دیتا ہے -

اشوگندھادی گھرت - اسگندھ کے ساتھ پکایا ہوا دودھ جما کر اُس میں سے گھی نکال لیں - اور مصری و دودھ ملا کر پئیں - تو بھی شوش روگ دور ہو جاتا ہے -

مانس گھرت - بلبشیہ اور پرسہ عام جانوروں کا گوشت ایک تُلا لیکر دو درون پانی میں پکا لیں - جب آٹھواں حصہ باقی رہ جائے - تو جیونیہ گن کی ادویات ایک پل لیکر اُن کا نگدا اُس میں ڈال دیں - نیز ایک پرستھ گھی ملا کر پکا لیں - یہ مانس گھرت یا مانس سرپی کہلاتا ہے - اس کے استعمال سے وات پت روگ دُور جاتے ہیں - یا مانس رس کے ساتھ حسب ترکیب پینے سے کھانسی دمہ - آواز کی شکستگی - شوش روگ - دردِ دل - اور درد پسلی جاتا رہتا ہے -

رسائنک گھرت - الائچی - اجمود - ترپھلا - سوراشٹر کی مٹی - ترکٹا - چیتا نیز نیم - خیر - سال اور بجک اِن درختوں کا عصارہ - بھلاوہ - اور وائے ونگ ہر ایک آٹھ آٹھ پل لیکر سولہ گنا پانی میں ڈالکر آگ پر چڑھا دیں جب سولہواں حصہ رہ جائے - تو اُتار کر چھان لیں - پھر اس کاڑھے میں ایک پرستھ گھی ڈال کر پکائیں - بعد ازاں بنسلوچن - چھ پل - کھانڈ تیس پل

شہد دو پرستھ - اور تری جا تک تین پل - ڈال کر رئی سے بلو کر قبل از دوپہر تھوڑا تھوڑا چاٹ کر اوپر سے دودھ پی لیا کریں - یہ گھی رسائن ہے - راحت بخشتا ہے - ذہانت کو بڑھاتا ہے - لبصارت کے لئے فائدہ مند ہے - عمر کو طویل کرتا ہے - حرارت ہاضمہ کو تیز کرتا ہے - اور پرمیہہ - باؤ گولہ کھشئی روگ - پانڈو روگ - اور بھگندر کو بہت جلد دور کر دیتا ہے - کھشت روگ میں جو جو گھی اور گڑ کے نسخے بیان کئے گئے ہیں - کھشئی روگ کے دفعیے کے لئے بھی اُن سب کا استعمال کرایا جا سکتا ہے -

توگیل آدی چورن - دار چینی - الائچی - پیپل - بنسلوچن - اور کھانڈ یہ سب اشیا بہ ترتیب ایک سے دوسری دوگنی لیکر اور پیس کر چورن بنالیں اور اس چورن میں گھی و شہد ملا کر چاٹیں - تو طاقت جسمانی بڑھ جاتی ہے آواز صاف ہو جاتی ہے - اور کھانسی - کھشئی روگ - دمہ - درد پسلی اور کف کی شکایات دور ہو جاتی ہیں -

اگر کھشئی روگی کی آواز بیٹھ (زائل) ہو جائے - تو اُسے نسوار اور دھوم پان وغیرہ کا خصوصیت سے استعمال کرانا چاہئے -

سُور بھنگ کا علاج - سب قسم کے سُور کھشئے روگوں میں سے واتج سُور کھشئے کے دفعیے کے لئے کسوندی - بینگن - اور بھنگرے کے سُورس میں پکایا ہوا گھی یا نیل کورنٹ میں پکایا ہوا گھی نیم گرم کھانا کھا کر نوش کریں - تو کھانسی رفع ہو جاتی ہے اور آواز صاف ہو جاتی ہے -

کھشئی روگ کے لئے بدری پتر - بیر کے پتوں کا نگدا گھی میں بھون کر اور سیندھا نمک ملا کر کھانا کھانے کے بعد کھانے سے کھانسی دور اور

آواز صاف ہو جاتی ہے۔
نسوار کی ترکیب۔ ملٹھی۔ واکھ پیپل۔ وادڑنگ۔ راڑا۔ اور منس پدی کی جڑھ سے پکایا ہوا تیل ناک میں بطور نسوار ڈالنا چاہیئے۔
انوپان۔ گڑ اور چاولوں کا بھات گھی کے ساتھ کھا کر نیم گرم پانی کا انوپان کریں۔
یا کھیر میں گھی ملا کر کھائیں اور بعد ازاں نیم گرم پانی پی لیں۔ اور سنگدھ سویدن (چکنی پسینہ آور تدابیر) کام میں لائیں۔
پت سُوَر بھیدا کا علاج۔ پت کی وجہ سے پیدا ہونے والے سُوَر کھشے روگ میں شیر دار درختوں کی کونپلوں کے کاڑھے اور کلک سے پکایا ہوا گھی استعمال کرنا چاہیئے۔
یا ملٹھی۔ گھی اور کھیر کھا کر اوپر سے جوش دیکر ٹھنڈا کیا ہوا دودھ پئیں۔
بلا آدی سدھ سرپی۔ کھریٹی۔ شال پرنی وداری کند۔ اور ملٹھی سے پکایا ہوا گھی سیندھا نمک ملا کر استعمال کرنے سے سب کو ٹھیک کر دیتا ہے اور نسوار کے ذریعے استعمال کیا جانے پر نہایت مفید ہوتا ہے۔
پت سُوَر ساد کے لئے نسوار۔ پت سُوَر ساد کے لئے پرپونڈریک ملٹھی پیپل۔ بڑی کٹیری۔ اور کھریٹی کے کاڑھے میں پکائے ہوئے دودھ کا گھی آواز کے لئے فائدہ مند اور نسوار کے نہایت مناسب ہوتا ہے۔ نیز میٹھے رس والی ادویات کا چورن شہد اور گھی ملا کر چاٹنا چاہیئے۔
کفج سُوَر بھید کا علاج۔ کف کی وجہ سے پیدا شدہ سُوَر بھید میں گئو موتر کے ساتھ چرپرے رس والی ادویات کا استعمال کریں۔ خشک غذا کھائیں۔

کاٹے پھل۔ ترپھلہ اور آملہ کو پیس کر تیل میں ملا کر چاٹیں۔ یا ترکٹا جوکھار۔ چیتیا۔ چب۔ بھاڑنگی۔ ہرڑ اور ملٹھی کا چورن تیل اور شہد ملا کر کھائیں۔

دیگر۔ گھی اور تیل دونوں میں پیپل اور آملے ڈال کر یواگو بنائیں اور اسے کھا کر پیپل اور سونٹھ کا چورن پھانکیں۔

یا تیز اور تیز ادویات کھلائیں۔

چلّا کر بولنے کیوجہ سے آواز کے بیٹھ جانے کا علاج۔ جب چلّا کر بولنے کیوجہ سے گلا بیٹھ گیا ہو۔ تو میٹھے رس والی ادویات سے دودھ کو پکا کر مصری اور شہد ملا کر نوش کریں۔

اروچی کا علاج۔ اروچی روگ میں مفید ادویات کے ذریعے کئی قسم کے کھانے اور پانی بنا کر دینے چاہئیں۔

اروچی سب امراض کی نسبت سخت بیماری ہے۔ اسلئے جن تدابیر سے اروچی دور ہو سکے۔ پہلے وہی عمل میں لانی چاہئیں۔

اس روگ میں غسل وغیرہ سے بیرونی صفائی کرنی چاہئے۔ اور مقئی و مسہل ادویات سے اندرونی صفائی کریں۔ اطمینانِ دل۔ مفرح دل ادویات دونو وقت دانت دھونا۔ منہ دھونے کے قابل کاڑھوں سے منہ کی صفائی اور مرغن دھوم پان اس شکایت کے لئے مفید تدابیر ہیں۔

تالیس پتر کے چورن کے بڑے یا کافور اور مصری ملائے ہوئے چاند کے سے خوشنما اور دل پسند پدارتھ (پکوان) اروچی کو دور کرنے کے لئے نہایت مفید ہوتے ہیں۔

واتج اروچی کا علاج ۔ ہرنیو۔ پیپل۔ وائڑنگ۔ داکھ۔ سیندھا نمک اور سونٹھ کے چورن کے ساتھ پرسنا نامی شراب پینے سے واتج اروچی دُور ہو جاتی ہے، یا الائچی۔ بھاڑنگی۔ جوکھار اور ہینگ ڈال کر گھی کے ساتھ نوش کریں۔ یا نیم کا کاڑھا پلا کر قے کرا دیں۔

پتج اروچی کا علاج ۔ پتج اروچی میں گڑ کا پانی پلا کر قے کرائیں۔ یا کھانڈ۔ گھی۔ سیندھا نمک اور شہد ملا کر چاٹیں۔

کفج اروچی کا علاج ۔ کفج اروچی میں نیم کا کاڑھا پلا کر قے کرانی چاہیے، علاوہ ازیں اجواین۔ اور املتاس کا کاڑھا پلائیں۔ یا شہد کے ساتھ تیز ارشٹ یا شہد کے ساتھ مادھویک نامی شراب پلائیں۔ اور واتج اروچی کے بیان میں لکھے ہوئے ہرنیو وغیرہ ادویات کے چورن کو گرم پانی کے ساتھ نوش کریں۔

دیگر چورن ۔ الائچی ایک حصہ۔ دارچینی دو حصہ۔ ناگ کیسر تین حصہ چب چار حصہ۔ پیپل پانچ حصہ۔ اور سونٹھ چھ حصہ ان سب کو پیس کر ان سب کے برابر کھانڈ ملا کر استعمال کرنے سے منہ میں تھوک بھرنا۔ اروچی۔ دردِ دل درد پسلی۔ کھانسی۔ دمہ اور گلے کے امراض دُور ہو جاتے ہیں۔

دیگر چورن ۔ اجوائن۔ املی۔ امل بیت۔ سونٹھ۔ انار اور بیر سب ایک ایک تولہ لیکر ان کا چورن بنا کر اس میں چار پل مصری ملا لیں۔ نیز دھنیا سونچل نمک۔ کالا زیرہ اور دارچینی ہر ایک ایک تولہ پیپل ایک سو عدد۔ اور مرچ سیاہ دو سو عدد کا چورن بنا لیں۔ اور سب کو ملا کر استعمال میں لائیں۔ یہ چورن کھانے کی خواہش پیدا کرتا ہے۔ قابض ہوتا ہے۔ دل کو

فرحت بخشتا ہے۔ قبض۔ کھانسی۔ دل اور پسلی کے درد۔ تلی۔ بواسیر اور سنگ منی کو دور کر دیتا ہے۔

تالیس پتر آدی چورن۔ تالیس پتر۔ مرچ سیاہ۔ سونٹھ پیپل خورد۔ اور پیپل کلاں۔ علی الترتیب پہلی سے دوسری ایک ایک حصہ بڑھا کر لیں۔ نیز دار چینی اور الائچی ہر ایک نصف نصف حصہ لیکر سب کو کوٹ پیس کر چورن بنا لیں۔ اور اس میں پیپل سے آٹھ گنا کھانڈ ملا کر نوش کریں تو حرارت ہاضمہ بڑھ جاتی ہے۔ کھانسی۔ دمہ۔ اروچی۔ قے۔ تلی۔ درد دل درد پسلی۔ پانڈو روگ۔ بخار۔ اور اسہال کو دور کر دیتا ہے۔ نیز موٹر صدات کو خارج کرتا ہے۔

مکھ پرسیک کے لئے غذا۔ آک اور گلو کے کاڑھے میں دودھ ملا کر اس میں رات بھر جو بھگو دیں۔ دوسرے دن ان جوؤں کے ستو یا کھانے کا کوئی اور پکوان بنا کر نوش کرائیں۔ اگر مریض طاقتور ہو۔ تو چرپری اور کڑوی ادویات دیکر قے کرائیں۔ جنگلی جانوروں کے گوشت کے کباب کھلائیں۔ یا زود ہضم اور سوکھے پدارتھ کھلائیں۔ اور بعد میں چنے وغیرہ کا رس پلائیں۔ تو مکھ پرسیک دور ہو جاتا ہے۔

کف پرسیک کا علاج۔ وایو کف کو متحرک کر دیتا ہے۔ جس سے کفج پرسیک پیدا ہو جاتا ہے۔ اسلئے وید کو چاہئیے۔ کہ کف کا زیادہ پرسیک ہونے پر وات کو دور کرنے والی مرغن اور گرم تدابیر کے ذریعے سے کف پرسیک کو دور کرے۔

زکام وغیرہ کا علاج۔ زکام اور قے کی شکایات میں بھی مندرجہ بالا

تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔ بالخصوص زکام میں مالش اُنکار کا اور پنڈ کے ذریعے سے سر پسلیوں اور گلے میں سنگدھ سوید (روغن پسینہ آور ادویات) استعمال کریں نیز روغن۔ نمکین۔ ترش۔ چرپرے اور گرم رسوں کا استعمال کرنا چاہیے۔

دردِ سر کا علاج ۔ سر۔ کندھے اور پسلی کے دردوں کی صورت میں دوشوں کے مطابق علاج کرنا چاہیے۔ نیز رطوبت پسند اور آبی جانوروں کا ماس چاروں طرح کی چکنائیوں سے اچھی طرح پکا کر اُپ ناہ۔ سوید کے کام میں لانا چاہیے۔

مخلوط دوشوں کے لئے لیپ ۔ دو دو دوشوں کے ملاپ سے پیدا شدہ بیماری میں تگر۔ ملٹھی۔ شتاوری۔ کٹھ۔ اور چندن کا لیپ کریں۔ اسی طرح کھریٹی راسنا اور تلوں کو کوٹ پیس کر گھی۔ شہد اور چینی ملا کر لیپ کے کام میں لائیں۔

نسوار وغیرہ کا استعمال ۔ سونٹھ۔ سہانجنا۔ کھریٹی۔ کھشیر کاکولی اور وداری کند کی نسوار لینا نیز انہی کا دھوم پان کرنا چاہیے۔

نیز کھانا کھا چکنے کے بعد سینہ پان اور مالش کے لئے مناسب تیلوں اور وستی کرم کا استعمال یہ سب تدابیر عمل میں لائی جا سکتی ہیں۔

فصد کھلوانا ۔ دوشوں کے مطابق سینگی۔ تونبی۔ پچھنون۔ جونک۔ اور الابو (کوزوں) کے ذریعے راج یکھشما میں خراب شدہ خون کا نکلوانا اچھا ہوتا ہے۔

پردیہہ ۔ پدماک۔ خس اور صندل کو گھی میں ملا کر پردیہہ کے کام میں لانا راج یکھشما کے لئے مفید ہوتا ہے۔ **یا** دوب۔ ملٹھی۔ مجیٹھ اور کیسر کو پیس کر گھی ملا کر پردیہہ کے کام میں لائیں۔ تو راج یکھشما کے لئے فائدہ مند چیز ہے۔

مالش وغیرہ ۔ بڑ وغیرہ شیر دار اشیا کے ساتھ پکائے ہوئے تیل یا ایک سو تریہ

دُھلے ہوئے گھی سے مالش کرنا راج یکھشما کے لئے مفید ہے۔ نیز دودھ یا تلھی کے کاڑھے سے پری شیک کرنا چاہئے۔

دیگر تدبیر۔ راج یکھشما میں حرارت ہاضمہ کے ضعیف ہوجانے کی وجہ سے بالعموم لیسدار پاخانہ بار بار خارج ہوتا رہتا ہے۔ جب ایسی حالت رونما ہوجائے تو اتیسار اور گرہنی کے بیان میں لکھی ہوئی ادویات کا استعمال کرنا چاہیے۔

راج یکھشما روگی کی تمام دھاتوؤں کے خشک ہوجانے پر اُس کے پاخانے کی نہایت احتیاط سے حفاظت کرنی چاہیے۔ کیونکہ جب تمام دھاتو سوکھ جاتے ہیں تو صرف پاخانے ہی کیوجہ سے اُسکی طاقت باقی رہتی ہے۔

جو شخص حسب ترکیب یعنی ملک۔ موسم اور موافقت کا لحاظ رکھ کر یکھشما روگ کے بیان میں لکھے ہوئے مانسوں کا استعمال کرتا ہے۔ اور اوپر سے ماردویک پی لیتا ہے۔ نیز پاخانہ اور پیشاب کے حوائج کو نہیں روکتا۔ اُس کا راج یکھشما روگ جلدی دور ہوجاتا ہے۔

جو شخص گوشت کھا کر اوپر سے حسب مناسب سُرا۔ سُرامنڈ۔ ماردویک۔ اُشٹ سیدھو اور مدھو شراب پی لیتا ہے۔ اُس کے تمام سروت کھل جاتے ہیں اور بل واوج بڑھ جاتا ہے۔

راج یکھشما روگی کو اچھی طرح سے تیل کی مالش کرکے تیل وغیرہ سنیہہ۔ دودھ اور پانی سے بھرے ہوئے برتن میں بٹھا کر نہلائیں۔ بعد ازاں اُس برتن میں سے اُسے نکال کر باؤ گولے کے علاج میں بیان کئے ہوئے مشرت سنیہہ کے ذریعے سہاتی ہوئی مالش کریں۔ نیز راحت بخش اُبٹنا بھی ملیں۔

طاقت بخش اُبٹنا۔ جیونتی۔ شتاوری۔ مجیٹھ۔ سانٹھ۔ اسگندھ۔ اونگا

ترکاری۔ ملٹھی۔ کھرینی۔ وداری کند۔ سرسوں۔ گٹھ۔ چاول۔ السی۔ ارد۔ تل
اور کنٹو کو پیس کر سب سے تگنا جو کا آٹا نیز دہی اور شہد ملا کر اُبٹنا ملیں۔ تو زرد
تازگی حسن اور طاقت میں ترقی ہوتی ہے۔

سفید سرسوں کو پانی میں پیس کر اس سے نیز نہلانے کے کام میں لانے کے
قابل دیگر خوشبودار ادویات سے اور زندگی افزا ادویات سے پکائے ہوئے
قدرے گرم پانی کو ہیمنت رتو میں یکھشما روگی کے نہلانے کے کام میں لائیں۔ نیز
خوشبودار پھولوں کے ہار پہنائیں۔ صندل اور کیسر وغیرہ خوشبودار اشیا کے
لیپ کریں۔ بدبختی کو دور کرنے والے رتنوں سے جڑے ہوئے جڑاؤ زیور پہنائیں
عزیزوں کا ملاپ۔ گانے بجانے۔ لڑکا پیدا ہونے۔ اور شادی بیاہ کے جلسوں میں
شامل ہونا۔ دستی کرم۔ گھی۔ دودھ۔ شراب اور گوشت کھانا۔ بلی۔ منگل۔ ہون
اور پرائسچت وغیرہ نیک کاموں کا کرنا۔ اور اتھروید کے مطابق یگیہ کرنا یہ سب راج
یکھشما کے لئے مفید تدابیر ہیں۔

چھٹا ادھیائے

ومن (قے) ہردے روگ (امراض دل) اور ترشنا (پیاس) کا علاج

قے میں فاقہ کشی۔ سب قسم کی قے عموماً معدے کے اضطراب سے ہی ہوتی
ہے۔ اسلئے ومن روگ میں سب سے پہلے فاقہ کرانا چاہیئے۔
لیکن واتج ومن میں فاقہ نہ کرانا چاہیئے۔ کیونکہ فاقے سے وایو اور بھی بگڑ

جاتی ہے۔

قے میں قے۔ فاقہ کشی کے باوجود اگر قے کا زور کم نہ ہو۔ اور مریض طاقتور ہو
تو قے آور ادویات کے استعمال سے قے کرانی چاہیے

اگر مریض وات وغیرہ بہت سے دوشوں سے گھرا ہو۔ اور ہمیشہ کثیر مقدار میں
قے کرتا ہو۔ تو بھی قے آور دوائی دینی چاہیے۔

قے میں مسہل۔ قے کرا کر بہ ترتیب دست آور ادویات کا استعمال کرائیں
جو کہ دل کو فرحت اور طاقت دینے والی ہوں۔ اور ماردویک وغیرہ شراب اور
داکھ وغیرہ اثمار کے رس یا گلنے کے دودھ کے ساتھ ان کا استعمال کرائیں
ایسا کرنے سے اوپر کیطرف رخ کرنے والا دوش نیچے کیطرف رجوع کریگا۔
روکھے اور لاغر مریض کو قے آور اور مسہل ادویات نہ دیں۔ بلکہ اسے صرف سنشمن
(دافع امراض) ادویات استعمال کرائیں۔ کیونکہ وہ وَمن وریچن کو برداشت نہیں کرسکتا

مفید غذا۔ سب قسم کے وَمن روگوں (شکایات قے) میں سوکھا ہوا ملک سپید
موافق اور زود ہضم کھانا دینا چاہیے۔
نیز فاقہ کشی۔ یوش۔ رس۔ کانبلک۔ یکھل۔ لیہہ (لعوق) اور بھوجیہ (کھانے کے
قابل) پکوان۔ ساگ۔ راگ کھانڈو پینے کی چیزیں۔ کئی قسم کی سوکھی کھانے کی
اشیا۔ کئی طرح کے پھل۔ ابٹنے۔ کئی قسم کی خوشبودار اشیا۔ خوشبودار پھل
پھول۔ اغذیات۔ اشربات اور کھانا کھاتے ہی بے خمری میں منہ پر ٹھنڈے
پانی کے چھینٹے دینا یہ سب وَمن روگ کے عام معالجات ہیں۔

وات ج وَمن کا علاج۔ سیندھا نمک[1] ملا کر نیم گرم گھی یا ترکسا اور تین نمکوں والا گھی

---

[1] سیندھا۔ سیاہ اور سانبھر نمک سے مراد ہے۔

یا داڑم کے کاڑھے میں پکایا ہوا گھی یا سونٹھ۔دہی۔اور دھنیا کے کاڑھے میں پکایا ہوا گھی یا ہم وزن پانی ملا کر پکایا ہوا دودھ یا مرغ وغیرہ وشکر (کریدنے والے) پرندوں کا مانس رس سیندھا نمک بمقدار کثیر۔نیز گھی اور انار دانے کی کھٹائی ملا کر یا سونٹھ۔دہی اور انار دانے کی کھٹائی ڈالا ہوا مرغن کھانا یا نمک ملا ہوا نیم گرم سینہہ وریچن (مرغن مسہل) استعمال میں لانے سے واتج دمن روگ۔خصوصاً واتج دمن سے تعلق رکھنے والی کھانسی۔اور دل کی گرانی کو جو کف کیوجہ سے ہو۔دور کر دیتا ہے۔

پتج دمن کا علاج۔پتج دمن روگ میں مسہل کی غرض سے داکھ اور گنے کے رس کے ساتھ تربد یا تیلوک گھرت کا استعمال کرنا چاہیئے۔

اگر پت زیادہ بڑھ کر کف کے مقام میں چلا گیا ہو۔تو میٹھے اور کڑوے رس پلا کے قے کرا کر اُسے نکال دیں۔

جب قے اور مسہل کے ذریعے مریض کی اندرونی صفائی ہو چکے تو اُسے دھان کی کھیلوں کی غذا یا کھانڈ اور شہد ملا کر پیا گو پلانا چاہیے یا مونگ کے یوش اور جانگل دیش کے جانوروں کے مانس کے ساتھ شالی اور ساٹھی چاولوں کا بھات کھانے کو دیں۔

مٹی کا گرم ڈھیلا ڈال کر بجھایا ہوا ٹھنڈا پانی پینے کو دیں۔رات کیوقت پانی میں مونگ۔خس۔پیپل اور دھنیا ڈال کر بھگو دیں۔اور علی الصبح اس پانی کو چھان کر پی لیں۔

یا داکھ کا رس۔گنے کا رس۔گلو کا پانی یا دودھ پینا چاہیئے۔

دیگر۔جامن اور آم کے پتے۔خس۔بڑ کی کونپلیں اور ڈاڑھی لیکر ان سب کا کاڑھا

بنا کے ٹھنڈا کر لیں۔ پھر اس میں شہد ملا کر نوش کریں۔ تو قے۔ بخار۔ اسہال غشی اور مشکل العلاج پیاس کو بھی فائدہ ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ مونگ کی دال کا پانی ٹھنڈا کر کے آملے کے رس کے ساتھ نوش کریں۔

یا بیر کا گودا۔ کھانڈ۔ کھیل اور مکھی کی بیٹھ میں شہد ملا کر چاٹیں۔

یا ہرڑ۔ داکھ یا بیروں میں شہد ملا کر چاٹیں۔

کفج ومن روگ کا علاج - نیم۔ پیپل اور کولھو میں پیلی ہوئی سرسوں قدرے گرم پانی میں ڈال کر پلا کے قے کرانے سے کفج ومن روگ دور ہو جاتا ہے۔

اگر مریض دُبلا ہو۔ تو قے نہ دینی چاہیئے۔ بلکہ فاقہ کرانا مناسب ہے۔

یا آرگ وَدھ آدی گن کی ادویات کا کاڑھا ٹھنڈا کر کے اور شہد ملا کر پلائیں۔

یا قے کو دُور کرنے والی ادویات سے بار بار بھاونا دیئے ہوئے جو کا منتھ اور کف کو دُور کرنے والا۔ دل کو خوش آنے والا کھانا کھلائیں۔ نیز تلسی اور بھوترن ملائے ہوئے راگ وغیرہ کا استعمال کرائیں۔

دیگر۔ منسل۔ پیپل اور مرچ سیاہ کے چورن میں شہد ملا کر بجورے یا کیتھ کے رس کے ساتھ نوش کریں۔

یا کیتھ کو ترکٹا اور شہد کے ساتھ یا دُرالبھا کو شہد کے ساتھ کھائیں۔ ان ادویات کے استعمال سے کفج ومن روگ دُور ہو جاتا ہے۔

دُوشٹ ارتھ ومن دل پسند باتوں سے دُور ہو جاتی ہے۔

کِرمج ومن - کیڑوں سے پیدا ہونے والی قے کرمی روگوں اور ہردے روگوں کے علاج میں بیان کی ہوئی تدابیر کے عمل میں لانے سے دُور ہوتی ہے۔ ان تدابیر سے دیگر امراض بھی جو کرمی روگوں اور ہردے روگوں کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں دُور

ہو جاتے ہیں۔

قے کو روکنے اور روگھن کرنیوالی تدابیر۔ چونکہ قے کی کثرت سے دھاتوؤں میں زوال آجاتا ہے۔ اور دھاتوؤں کے زوال سے وائیو کوپت ہو جاتی ہے اسلئے کثرت قے کے علاج میں بیان کی ہوئی قے کو روکنے اور ورگھن کرنے والی تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔ اور دوش دوشیہ کے مطابق گھی۔ گرڈ۔ مانس رس کلیانک وغیرہ گھرت۔ تریوشن گھرت۔ جیونیہ گھرت اور مفید اغذیات سے پکے ہوئے دودھ اور لعوق کام میں لائیں۔ تو مسلسل جاری رہنے والی قے دور ہو جاتی ہے۔

وانج ہردروگ کا علاج۔ دہی کا توڑ (مٹھا) رسونت اور تکڑ ڈالکر نیم گرم تیل کا پینا۔ وانج ہردروگ کے لئے نہائت مفید ہوتا ہے۔ نیز اس میں نمک کی ایزادی کر لینے سے باؤ گولہ اپھارہ اور ارتی روگ دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ سیندھا وغیرہ پانچوں نمک۔ گوموتر۔ اور کانجی ڈالکر پکایا ہوا تیل پینے سے بھی اول الذکر فوائد ہی حاصل ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ بل گری۔ راسنا۔ جو۔ بیر۔ دیو دارو۔ سانٹھ۔ کلتھی اور پنچ مول کے کاڑھے میں پکائے تیل کے نسوار لینے۔ پینے اور روستی کرم (حقنے) کے کام میں لانے سے بھی اول الذکر فوائد ہی حاصل ہوتے ہیں۔

شونٹھی آدی گھرت۔ سونٹھ۔ آملہ۔ سیندھا نمک۔ کاکولی۔ ہینگ۔ پوکھر مول اور ہرڑ کے کاڑھے میں گھی پکا کر پینے سے دردپسلی۔ ہردروگ۔ اور باؤ گولہ دور ہو جاتا ہے۔

سوبرچل آدی گھرت۔ سونچر نمک دو پل۔ ہرڑ پچاس عدد۔ اور گھی ایک

پرستھ لیکر پکالیں۔ یہ ہردے روگ دمہ اور باؤگولے کو دُور کر دیتا ہے۔

پشکر آدی گھرت۔ پوہکر مُول۔ کچور۔ سونٹھ۔ بجورے کی جڑ۔ ھ۔ اور ہرڑ کا گدا۔ نیز جوکھار۔ گھی۔ کانجی اور سینیدھا نمک سب کو ملاکر استعمال کرنے سے پیچش اور شول (درد) دُور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ اجوائن۔ سینیدھا نمک۔ جوکھار۔ بچ۔ زیرہ سیاہ اور سونٹھ کا کاڑھا۔ **اور** تازہ جنبیلی۔ دیودارو۔ بجے سار۔ ہرڑ۔ کچور اور پوہکر مُول کا کاڑھا پیچش کو دور کر دیتا ہے۔

پنچ کول آدی کلک۔ پنج کول۔ کچور۔ ہرڑ۔ گڑ۔ بجے سار۔ اور پوہکر مول لیکر اِن سب کو وارُنی نامی شراب میں پیس کر تیل اور گھی میں بھون لیں۔ پھر اس میں سینیدھا نمک ملاکر استعمال میں لائیں۔ تو دردِدل۔ دردِپسلی۔ یونی شول باؤگولہ اور امراضِ شکم دُور ہو جاتے ہیں۔

واتج ہردے روگ میں پسینہ وغیرہ۔ واتج ہردے روگ کے لئے سنگدہ سویدہ مفید ہوتا ہے۔ نیز پکا یا ہوا گھی بھی مفید ہے۔

پنچ مُول آدی سادھت جل۔ لگھو پنچ مول یا سونٹھ کے ساتھ پکایا ہوا پانی پئیں۔

یا وارُنی شراب یا دودھی منڈ یا دھانیہ آملک نوش کریں۔ تو ہرد روگ کیوجہ سے پیدا ہونے والی پیاس دُور ہو جاتی ہے۔

اگر واتج ہرد روگ میں آکھشیپ۔ ستمبھ۔ شول اور آم دوش ہو۔ تو مندرجہ صدر علاج کرنا چاہیے۔

اگر واتج ہرِد روگ میں دَرَدْ تا دِرِقت)۔ آیام (تکان)۔ اور پرموہ (بے سدھی)

ہو۔ تو تیتر۔ کونج۔ مور۔ بطخ اور ریچھ کا مانس رس بہت سی چکنائی میں ملا کر استعمال میں لانا مفید ہوتا ہے۔

ہردے روگ کے لئے تیل۔ ہردروگی کو بلا تیل پینا چاہئے۔ یا پرمیہہ کے علاج میں بیان کیا ہوا "شکار گھرت" **یا** وات رکت کے علاج میں بتایا ہوا "ایشٹ ہوشت پاک" گھرت **یا** مہا سنیہہ گھرت پیئں۔

مہا سنیہہ گھرت۔ راسنا۔ جیوک۔ جیونتی۔ بلا۔ کیڑی۔ سونٹھ۔ بھاڑنگی۔ شال پرنی۔ بیج اور تر کٹ کے ساتھ گھی پکا لیں۔ جتنا گھی پکانا ہو۔ اس سے چوتھائی دہی اور تھوڑا سا کانجی بھی پکاتے وقت ڈال لیں۔ اسے مہا سنیہہ گھرت کہتے ہیں۔ یہ گھرت ترپن۔ ورنگھن۔ طاقت بخش اور وات ج ہردے روگ کو دور کرنے والا ہے۔

اگر وات ج ہردے روگ میں حرارت ہاضمہ طاقتور ہو۔ نیز درد ٹوٹا اور آیام کی شکایت ہو۔ تو دودھ۔ دہی۔ گھی۔ گڑ۔ آبی اور رطوبت پسند جانوروں کے مانس مفید ہوتے ہیں۔

ہردے روگ میں ممنوعات۔ وات ج ہردروگ کے ماسوا باقی چاروں قسم کے ہردروگوں میں دودھ۔ دہی۔ گھی۔ گڑ۔ مچھلی اور سؤر کا مانس منع ہیں۔ علاوہ ازیں اس وات ج ہردے روگ میں بھی ان کی ممانعت ہے۔ جس کے ساتھ جکڑاہٹ۔ بے حسی اور آم (کچا رس) پایا جائے۔

کفج ہردے روگ کا علاج۔ کف والے وات ج ہردے روگ میں روکھی اور گرم تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔

پتج ہردے روگ کا علاج۔ پتج ہردے روگ میں۔ داکھ اور گنے

کے رس۔ مصری۔ شہد اور فالسے سے دل کے لئے فائدہ مند مسہل دینا چاہئے۔
جب مسہل سے مریض کی اندرونی صفائی ہو جائے۔ تو پت کو دُور کرنے والی تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔

کھشت روگ اور پت جوڑ میں اندر اور باہر کی صفائی کے لئے جو جو معالجات بیان کئے گئے ہیں وہ سب کام میں لائیں۔ نیز ککّی اور ملٹھی کا کلک۔ مصری اور پانی کے ساتھ نوش کرنا چاہئے۔

گھرت۔ گج۔ پیپل۔ کھانڈ۔ داکھ۔ جیوک۔ رشبھک۔ اُتپل۔ کھرٹی۔ پنڈ کھجور۔ کاکولی۔ میدا۔ اور مہا میدا کے کاڑھے میں بھینس کے دودھ کے ساتھ پکایا ہوا گھی پتج ہردروگ کے لئے مفید ہوتا ہے۔

دیگر گھرت۔ پرپونڈریک۔ ملٹھی۔ کنول نال۔ پیپلا مُول۔ کسیرو۔ سونٹھ۔ اور شتیوال سُکے نگدے کے ساتھ دودھ ملا کر گھی پکالیں۔ یہ گھی ٹھنڈا کرکے شہد ملا کر کھایا جاتا ہے۔

دراکھش آدی مدھر گن کی ادویات سے پکایا ہوا گھی ایسے ہی فوائد بخشتا ہے۔

علیٰ ہذاالقیاس ملٹھی کے ساتھ پکایا ہوا تیل شہد ملا کر وستی کے کام میں لایا جاتا ہے۔

کفج ہردروگ کے لئے ومن وغیرہ۔ کفج ہردروگ میں پسینہ دینے کے بعد نیم اور بچ کا کاڑھا پلا کے قے کرائیں۔

نیز ککّھی کا یُوش۔ جنگلی جانوروں کا ماس۔ تیز شراب۔ اور جَو کے بنے پکوان کھائیں۔

دیگر۔ بچ۔ ہینگ۔ سیندھا نمک۔ سونچر نمک۔ سونٹھ۔ الائچی۔ اجوائن پیپل اور جوکھار کا چوُرن نیم گرم پانی کے ساتھ نوش کریں۔

یا ترپھلے کو کانجی۔ کُلتھی کے یوش یا گئو موتر میں سے کسی ایک کے ساتھ نوش کریں یا پوہکر مُول۔ ہرڑ۔ سونٹھ۔ کچور۔ راسنا۔ بچ اور پیپل کے چوُرن کو اول الذکر گرم پانی وغیرہ کے ساتھ نوش کریں۔

یا ہرڑ۔ سونٹھ۔ اتیس۔ دارہلدی۔ اور کائپھل کا کاڑھا پئیں۔

کف روگ ناشک اولیہہ۔ روہتیک۔ پیپل۔ خیر۔ گوُگر۔ ارجن۔ ڈھاک اور بڑ کے کاڑھے میں ترکٹا اور ترُبد ڈال کر پکایا ہوا اولیہہ کف کی خرابیوں کو دوُر کر دیتا ہے۔ اِسے چاٹ کر نیم گرم پانی پی لینا چاہئے۔

نیز کفج گلم اور کفج ہردروگوں کے بیان میں جو جو گھرت اور کھشار بتائے گئے ہیں۔ وہ سب بھی استعمال میں لائے جا سکتے ہیں۔

دیگر۔ شلاجیت۔ یا رسائن ادھیائے میں بتائی ہوئی برہم رسائن اور آملک اولیہہ۔ یا کھانسی کے علاج میں بیان کیا ہوا اگست اولیہہ بھی کفج ہردروگوں میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

شوُل والے ہرد روگ کا علاج۔ جس شخص کو کھانا کھانے کے وقت سخت درد ہوتا ہو۔ اور کھانا ہضم ہونے کے وقت درد کم ہو جائے۔ اور کھانا ہضم ہو چکنے پر درد بالکل مٹ جائے۔ ایسے مریض کو کٹھ۔ واوڑنگ۔ سیندھا نمک۔ سونچر نمک۔ لودھ۔ دیودارو۔ اور اتیس کا چوُرن گرم پانی کے ساتھ دینا چاہئے۔

شوُل کے لئے وریچن۔ جب مریض کو کھانے کے ہضم ہو جانے کے بعد درد کثرت سے ہوتا ہے۔ اُسے سنیہہ ملا کر مسہل ادویات سے پکایا ہوا مسہل

دینا چاہئے۔

اور جسے کھانے کے ہضم ہوتے وقت درد زیادہ ہو۔ اُسے ہلکی مدھ ویریچن[1] دینا چاہئے۔

لیکن جسے ہمیشہ ہی درد رہتا ہے۔ اُسے تیز مدول ویریچن[2] دیں۔

وایو کا اخراج۔ عموماً ایسا ہوتا ہے۔ کہ وایو کا راستہ رُک جاتا ہے۔ اور وہ آم آشے میں پہنچکر بگڑ جاتی ہے۔ ایسی حالت میں ضرورت کے مطابق مسہل دیکر اندرونی صفائی کرنی چاہئے۔ یا فاقہ کرا کے یا ہاضم ادویات دیکر وایو کو نکالنا چاہئے۔

کرمج ہردے روگ کا علاج۔ کرمج ہردے روگ میں سب قسم کی کرموں کو ہلاک کرنے والی ادویات استعمال میں لانی چاہئیں۔

ترشا روگ (پیاس) کا علاج۔ سب قسم کے ترشا روگوں میں عموماً وات اور پت کو دُور کرنے والی تدابیر عمل میں لائی جاتی ہیں۔ جیسے

---

[1] داکھ۔ داوڑنگ۔ کھجور۔ فالسہ۔ املتاس۔ آملہ۔ ہرڑ۔ بہیڑا۔ کمپیل موشک۔ پرنی۔ کھیرا۔ دنتی۔ نیلنی۔ بیر اور پیلو سے جو ویریچن دیا جاتا ہے اُسے مدھول ویریچن کہتے ہیں۔

[2] ساتلا۔ سنکھنی۔ دنتی۔ درودنتی۔ گری کرنکا۔ ترید۔ ترید سیاہ اُدکیریہ اور پرکیریہ۔ کھرنی۔ ورہدارک۔ اندرائن۔ کمپا کھشی۔ سفید اپراجتا۔ اور سورو کی جڑوں سے جو مسہل دیا جاتا ہے۔ اُسے تیکھشن مدول ویریچن کہتے ہیں۔

ٹھنڈا آسمانی پانی شہد ملا کر پئیں یا صاف زمین کا پانی بھی شہد ملا کر پینے سے آسمانی پانی کا سا ہی مفید ہوتا ہے۔

یا مٹی کے ڈھیلے۔ ٹھیکرے۔ اور ریت وغیرہ کو گرم کر کے بجھایا ہوا پانی ٹھنڈا ہونے پر کھانڈ ملا کر پئیں۔

یا ترن پنچ مول کے ساتھ پکایا ہوا پانی پینے میں ایسا ہی مفید ہے۔

یا خالی پانی ہی پینا چاہیئے۔

یا دھان کی کھیلوں کے ستوؤں سے بنایا ہوا منتھ پیاس بجھانے کے لئے اچھا ہوتا ہے۔

یا کچھ جو پیس کر کھانڈ اور شہد ملا کر ٹھنڈا واٹیہ استعمال کرنا مفید ہوتا ہے۔

یا شالی چاول یا نہائت پرانے کودوں کا یواگو کھانڈ اور شہد ملا کر استعمال کرنا چاہیئے۔

یا ٹھنڈی تاثیر والی ادویات سے بنایا ہوا ٹھنڈا کھانا مفید ہوتا ہے۔

یا مریض کو ٹھنڈے پانی سے نہلا کر دودھ۔ کھانڈ اور شہد کے ساتھ کھانا کھلائیں۔

یا جنگلی جانوروں کے مانس رس میں تھوڑی سی کھٹائی اور سینیدھا نمک ڈالکر گھی میں بھونکر اس کے ساتھ مریض کو کھانا کھلانا چاہیئے۔

یا جیونیہ گن کی ادویات سے پکایا ہوا مونگ یا مسور وغیرہ کا یوش پینا مفید ہوتا ہے

یا چندن وغیرہ سرد تاثیر والی ادویات کے ساتھ پکائے ہوئے کھشیر گھرت کی نسوار مفید ہوتی ہے۔

یا سوتر ستھان میں بیان کئے ہوئے روہن گنڈوش کو منہ میں رکھنا چاہیئے۔

نیز داہ جُوَر کے علاج میں بتائے ہوئے پیپسوں کا لگانا بھی مفید ہوتا ہے۔
اور قرار دل۔ آرام کرنا۔ نیز بڑے بڑے ندی نالوں۔ دریاؤں۔ تالابوں اور
سمندروں کا دیکھنا اور اُنکی یاد کرنا بھی مفید ہوتا ہے۔

واتج ترشا کا علاج ۔ واتج ترشا کے لئے گُڑ ملا دہی۔ درنگھن کرنیوالے
ٹھنڈے مانس رس۔ اور وداری آدی گن کی ادویات کا کاڑھا پینا چاہئے۔

پتج ترشا کا علاج ۔ پتج ترشا کے لئے پکے ہوئے گولروں کا رس۔ یا اُن کا
کاڑھا یا ہم مصری ملا کر پینا مفید ہوتا ہے۔

اسیطرح سارِوا آدی گن کی ادویات کا رس۔ کاڑھا یا ہم مصری ملا کر پینا
چاہئے۔

یا تدرون وشسشٹ ٹھنڈی تاثیر دالی ادویات کا شیت کشائے کھانڈ اور
شہد ملا کر پینا چاہئے۔

اسیطرح داکھ وغیرہ میٹھے رسوں والی ادویات کا کاڑھا یا بڑ وغیرہ شیر وا
شیت کشائے کھانڈ اور شہد ملا کر نوش کریں۔

یا سجرا کشمش۔ بڑ اور بیت کے پتے۔ کُش اور کانس کی جڑ ہیں۔ اور ملٹھی کو پانی
میں پکا کر یہ پانی پینے کو دیں۔

یا بخار کے علاج میں بیان کیا ہوا درا کھش آدی کھانٹ یا رکت پت میں
بیان کیا ہوا پنچ سار شیت کشائے دینا چاہئے۔

کفج ترشا کا علاج ۔ کفج ترشا میں نیم کے پتوں کا کاڑھا پی کر قے کرانی چاہیے
یا بل گری۔ ارہر۔ پنچ کول۔ اور دربھ پنچک سے پکایا ہوا پانی یا ہلدی ڈال
کر پکایا ہوا پانی شہد اور کھانڈ ملا کر پینا مفید ہوتا ہے۔

یا ترکِسا - پٹول - اور نیم کے پتے ڈال کر مونگ کا یوش پینا چاہئے جَو کا بنا ہوا کھانا تیز کَو ُل - تیز نسوار - اور تیز یہ (چھینی) بھی اس مقصد کے لئے اچھی تدابیر ہیں۔

آمج اور سناپاتج پیاس کا علاج - آم (کچے رس) سے پیدا ہونے والی پیاس میں آم کو دور کرنے والی اور سناپات سے پیدا ہونے والی پیاس میں سناپات کو دور کرنے والی تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔

اور ترکِسا - بھلاوے کی گٹھلی - اور بچ کے ذریعے **یا** ال بیت سے یا گرم پانی سے یا دہی کے توڑ سے قے کرائیں۔

ان آمج ترشا کا علاج - کھانے کی زیادتی کیوجہ سے پیدا شدہ پیاس کی حالت میں وقت - مزاج - اور موافقت کا لحاظ رکھ کر گرم سرد یا ٹھنڈا منتھ[۱] دینا چاہئے۔

تکان سے پیدا شدہ پیاس کے دفعیے کے لئے مانس رس **یا** کھانڈ ملا کر شراب پلانا چاہئے۔

دھوپ لگنے سے پیدا ہونے والی پیاس میں جَو وں اور کلتھی کے ستووں کا منتھ کھانڈ ملا کر کھانا چاہئے - اور تلوں کو پیس کر کانجی ملا کر سب جسم پر لیپ کریں۔

ٹھنڈے پانی میں نہانے سے پیدا شدہ پیاس کے دفعیے کے

---

[۱] گھی ملا کر ٹھنڈے پانی میں ملائے ہوئے نہ بہت پتلے اور نہ بہت گاڑھے ستو منتھ کہلاتے ہیں۔

لئے شراب یا گڑ کا شربت پینا چاہئے۔
شراب کی وجہ سے پیدا ہونے والی پیاس کے دفعیے کے لئے مریض کو نہلا کر نصف پانی ملی ہوئی شراب جس میں کھٹائی اور نمک بھی ملا ہو۔ پلائیں۔
سینہ کے پھٹنے سے حرارت ہاضمہ کے تیز ہو جانے پر پیدا ہونے والی پیاس کے دفعیے کے لئے معمولی ٹھنڈا پانی ہی مفید ہوتا ہے۔
سینہ کے ہضم نہ ہونے پر جو پیاس لگتی ہے۔ اس کے دفعیے کے لئے گرم پانی پینا چاہئے۔
سینہ ہضم ہو جانے پر جو پیاس لگتی ہے۔ اس کے دفعیے کے لئے منڈ پینا چاہئے۔
مرغن غذا کھانے سے پیدا ہونے والی پیاس کو مٹانے کے لئے گڑ کا شربت پینا مفید ہوتا ہے۔
ثقیل غذا کے کھانے سے پیدا ہونے والی پیاس کے دفعیے کے لئے شکم سیر ہو کر گرم پانی پی کر قے کر ڈالیں۔
کھٹئے کی وجہ سے لگنے والی پیاس کے دفعیے کے لئے ورنگھن ادویات مفید ہوتی ہیں۔
لاغر شخص کی پیاس۔ لاغر۔ کمزور اور روکھے اشخاص کی پیاس میں بکری کا دودھ یا بکری کا مانس رس مفید ہوتا ہے۔
اور دھشو وات کی وجہ سے پیدا شدہ پیاس میں کھٹئے اور کھانسی کو دور کرنے والی ادویات کے ساتھ پکایا ہوا دودھ اور مانس رس پینا چاہئے۔

کسی دوسری بیماری کیوجہ سے پیدا ہونیوالی پیاس میں کھانڈ اور شہد
ملاکر دھانیا ہنو (کانجی) پینا چاہیئے۔ اور اس مرض کے دفعئے کے لئے جو جو
تدابیر بیان کی گئی ہیں۔ وہ بھی اس پیاس کے دفعئے کے لئے مفید ہوتی ہیں کسی
دوسری بیماری سے لاغر ہونے والے پیاسے شخص کو اگر پانی نہ ملے۔ تو یا تو وہ
بہت جلد مرجاتا ہے۔ یا اُسے کوئی بہت دیر تک رہنے والی بیماری آگھیرتی ہے
اسلیئے بہت جلدی سب سے پہلے موافق اغذیات۔ اشربات اور ادویات کے ذریعے
پیاس کو دور کرنے کا فکر کرنا چاہیئے۔ اسکے دور ہو جانے پر دوسرے امراض کا علاج
بھی سہل ہو جاتا ہے۔

ساتواں ادھیائے

(مداتیہ چکتسا (شراب خوری سے پیدا ہونیوالی امراض کا علاج)

مداتیہ روگوں میں جب دوش کی بیشی نظر آئے۔ پہلے اُسیکا علاج کرنا چاہیئے
اگر سب دوشوں کا بگاڑ ایک سا ہو۔ تو کف استھان انوپوربک علاج کریں۔

مداتیہ روگوں میں پہلے کف کی زیادتی ہوتی ہے۔ پھر عموماً تھوڑے عرصے
کے بعد وات پت بھی بڑھ جاتے ہیں۔ اسلیئے پہلے کف کے مطابق علاج کرنا چاہیئے

مداتیہ روگوں کا شراب سے علاج۔ تھوڑی۔ غلط یا زیادہ مقدار میں
شراب کے پینے سے جو امراض پیدا ہوتی ہیں۔ وہ اُسی شراب کے ٹھیک مقدار میں
نوش کرنے سے دور ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ اپنے خواص میں شراب زہر سے مشابہت

رکھتا ہے۔

اس پر بہت اعتراض ہو سکتا ہے۔ کہ جب زہر اور شراب آپس میں مشابہت رکھتے ہیں۔ تو جس طرح ایک زہر کے اثر کو دور کرنے کے لئے دوسرا زہر استعمال کیا جاتا ہے۔ ویسے ہی ایک قسم کے شراب سے پیدا ہونیوالی بیماری دوسری قسم کے شراب سے رفع ہونی چاہیئے۔

اسکا جواب یہ ہے۔ کہ زہر کے دسوں خواص نہایت تیز ہوتے ہیں۔ اسلئے اُن کے دفعیئے کے لئے دوسرے زہر کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ اپنی طاقت سے دُور نہیں ہو سکتے لیکن شراب کے دسوں خواص بہت ہلکے ہوتے ہیں۔ اسلئے اُن کے دفعیئے کے لئے دوسری قسم کے شراب کیضرورت نہیں ہوتی۔

دوہی پوریک شراب نجور۔ تیز۔ گرم۔ مقدار سے بڑھکر اور الی دواہی (کھٹی جلن والی) شراب کے پینے سے کھانے کا رس مرطوب ہو کر۔ جل کر اور کھاری ہو کر مستی پیاس۔ غفلت۔ بخار۔ اندرونی جلن اور سر چکرانے وغیرہ کی جن شکایات کو پیدا کردیتا ہے۔ نیز کھانا کھانے کے سبب شراب سے تحریک یافتہ دوش و ایو کے ذریعہ سروت کے بیچ ول بیچ رُک کر پیشانی۔ ہڈیوں اور مفاصل میں جو تیز درد پیدا کر دیتے ہیں۔ یہ سب شکایات شراب پینے والے کا شراب ہضم ہو جانے شراب کی خواہش کم ہو جانے کے بعد مناسب اشیا کے ساتھ اور حسب ترکیب نوش کئے ہوئے شراب سے دُور ہو جاتی ہیں۔

چونکہ کھاری اشیا کھٹائی سے ملتے ہی فوراً میٹھی ہو جاتی ہیں۔ اور شراب سب قسم کی ترش اشیا میں سے افضل چیز ہے۔ اسلئے کھانے کے رس میں تیز و گرم خواص والے شراب کے پینے کیوجہ سے جو کھاری پن پیدا ہو جاتا ہے۔

وہ شراب کی ترشی کیوجہ سے فوراً مٹھاس میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے
کہ کھانے کے رس میں کھاری پن پیدا ہو جانے کیوجہ سے جو خرابیاں پیدا ہو
جاتی ہیں۔ وہ شراب کی کھٹاس سے فوراً دور ہو جاتی ہیں۔

مدایتہ ندان میں بیان کئے ہوئے تیزی و گرمی وغیرہ خواص کے سبب
نیز مدیہ ورگ میں بتائی ہوئی ہاضم وغیرہ صفات کے باعث اور موافق مزاج
ہونے کی وجہ سے مدایتہ روگی کے لئے صرف شراب ہی ایسی دوائی ہے۔ جو تمام
دھاتوؤں کو اعتدال پر لے آتی ہے۔

پاناتیہ اوشدھ کا وقت۔ پاناتیہ دوائی کا استعمال سات یا آٹھ روز
تک کرنا چاہیے۔ اس سے زیادہ عرصہ تک استعمال کرنے کی ضرورت نہیں ہے
کیونکہ اسی مدت میں غلط راستے پر پڑا ہوا شراب ہضم ہو جاتا ہے۔

اگر پاناتیہ اوشدھ کے استعمال سے بھی بیماری زیادہ عرصہ تک رہے تو
مریض کو حسب مناسب اور حسب ضرورت دوائی دینی چاہیئے۔

واتج مدایتہ کا علاج۔ واتج مدایتہ روگ میں پسے ہوئے چاولوں کا شراب
مندرجہ ذیل اشیا (یا ان میں سے جسقدر مل سکیں) کے ساتھ پینا چاہیے۔ جیسے
بجورا۔ ال بیت۔ بیر۔ انار۔ اجمود۔ اجوائن۔ ہاؤ بیر۔ زیرہ۔ ترکٹا۔
سیندھا نمک۔ سونچر نمک۔ ریشہ نمک۔ ادرک۔ شول کا مانس۔ ہرن
کا مانس۔ اور گھی ملے ستو۔ ان سب کو ملالیں۔

یا گرم۔ مرغن۔ ترش اور نمکین میدا والے مانس مفید ہوتے ہیں۔

یا اچور اور آملے کے ساتھ پکائے ہوئے راگ۔ اور کھانڈو مفید ہوتے
ہیں۔ علی ہذالقیاس گیہوں اور ارد سے بنے ہوئے انواع واقسام کے پکوان بھی

جو روچی بڑھانے والے اور نرم نرم ہوں اچھے ہوتے ہیں۔

یا آردرکا۔ آردرا۔ کلماش اور ماش وغیرہ والے خوشبودار۔ نمکین۔ ٹھنڈے۔ اور صاف شفاف وارونی شراب مفید ہوتے ہیں۔

انار کارس۔ لکھو پنچ مُول کا کاڑھا۔ سونٹھ اور دھنیا کا کاڑھا۔ دہی کا مٹھا۔ سُحت۔ کھٹی کانجی۔ گرم مالش۔ اُبٹنا اور غسل۔ موٹے کپڑوں کا اوڑھنا۔ اگر کی دھوپ کا بکثرت استعمال۔ اگر اور کُنگم کا لیپ۔ یہ سب مفید تدابیر ہیں۔

خوبصورت چھاتیوں۔ بڑے لبوں اور کمر والی نازنین عورتوں سے (جن کا جسم جوانی کی مستی سے گرم ہو رہا ہو۔ اور جن کی بغل گیری سرور افزا ہو) جسم پر مالش کرانا بھی واتج مداتیہ کا مفید علاج ہے۔

پتج مداتیہ کا علاج۔ پتج مداتیہ میں بہت سا پانی ملا کر شکر ادیہ پلانا چاہیئے اس میں شہد۔ انار۔ کھجور۔ کمرخ۔ کشمش۔ اور میٹھے فالسوں کے رس بھی ملائے جا سکتے ہیں۔

یا مصری اور دھان کے ستو ملا کر ٹھنڈا پانک دینا چاہیئے۔

یا مدھُر ورگ کی اشیا کا کاڑھا اور شہد ملا کر شراب پلانا چاہیئے۔

غذا۔ خرگوش۔ بکرے۔ ہرن۔ اور تیتر کے ماس کے ساتھ یا مٹر۔ مونگ آملہ۔ پٹول اور انار کے یوش کے ساتھ شالی چاول اور ساٹھی چاولوں کا بھات کھانا چاہیئے۔

پتج مداتیہ میں قے کرانا۔ اس مداتیہ روگی کے اپنے مقام سے ہٹے ہوئے کف اور پت کو جسے پیاس اور جلن کا غلبہ ہو۔ قے کے ذریعے خارج کرنے کے مقصد سے ٹھنڈے پانی اور زیادہ مقدار میں گنے کا رس ملایا ہوا شراب یا

داکھ کا رس پلانا چاہیئے۔ اس کے بعد لسّی پیپا وغیرہ پلائیں۔ تو اس کی حرارت ہاضمہ بڑھ جاتی ہے۔ اور باقیماندہ دوش والا کھانا ہضم ہو جاتا ہے۔

کھانسی والے پتّج مداتیہ کا علاج۔ پتّج مداتیہ میں جبکہ کھانسی کے ساتھ خون بھی آتا ہو۔ پسلیوں اور چھاتیوں کے مقام میں درد ہوتا ہو۔ پیاس۔ جلن دل اور چھاتی میں بے قراری ہو۔ تو گلو۔ بھدر موتھا۔ یا پٹول کے رس میں ادرک ملا کر دینا چاہیئے۔ اور غذا کے لئے تیتر کا مانس کھلانا اچھا ہوتا ہے۔

وات پت کے غلبے کا علاج۔ مداتیہ روگ میں اگر پیاس کا غلبہ ہو۔ تو داکھ کا رس ٹھنڈا ہی پلانا چاہیئے۔ اس سے دوش خارج ہو جاتے ہیں۔ جب یہ داکھ کا رس ہضم ہو جائے۔ تو مٹھاس اور ترشی کے ساتھ یا بکرے کے مانس رس کے ساتھ کھانا کھلائیں۔

یا زیادہ مقدار میں پانی ملا کر ایسا شراب پلائیں۔ جس سے میدا میں کوئی خرابی نہ آنے پائے۔

یا موتھا۔ انار۔ اور دھان کی کھیلوں کا کاڑھا یا شال پرنی کا کاڑھا یا پٹول اور کنول کند کا کاڑھا یا معمولی ٹھنڈا پانی پلانا چاہیئے۔

جل دھاتو کی کھینتا کا علاج۔ شراب خوری کی کثرت سے اگر جسم کا جل دھاتو زائل ہو گیا ہو۔ اور تیج دھاتو بڑھ گیا ہو۔ نیز گلا۔ حلق اور ہونٹ سوکھ رہے ہوں۔ نیز مریض زبان کو باہر نکال کر اِدھر اُدھر گردش بدلتا ہوا تڑپ رہا ہو۔ اسے شکم سیر ہو کر وہ پانی پلانا چاہیئے۔ جو نیم شب کی ٹھنڈی ہوا کے جھکوروں سے ٹھنڈا ہو رہا ہو۔

ملکھ لیپ - بیر - انار - ودھکشاں - چک ریکا اور چوکا کا رس لیکر اِن کو منہ پر لیپ کرنے سے پیاس فوراً مٹ جاتی ہے -

دیگر تدبیر - شراب کی گرمی چڑھے میں پہنچ کر اور پت رکت سے ملکر سخت جلن پیدا کر دیتی ہے - ایسی صورت میں نہایت ٹھنڈے معالجات عمل میں لانا چاہئیں - اگر پھر بھی جلن دور نہ ہو - تو مریض کو مانس رس پلاکر اسکی روہنی نامی رگ کا فصد کھولیں -

کف کے غلبے والے مداتیہ روگ کا علاج - کف کے غلبے والے مداتیہ روگ کو قے اور فاقہ کشی کے ذریعے سے دور کرنے کی تدبیر عمل میں لائیں -

نیز سونٹھ - شال پرنی - مہتھران - اور وِڈیا لیھا میں سے کسی ایک کا کاڑھا پلائیں -

دیگر - آم سے خالی مداتیہ روگی کو بھوک لگنے پر مناسب وقت میں بہت سا شہد ملا ہوا اشٹرکامد یا یا ماروویک مدیہ پلائیں -

یا ردکھے ترپن - اجوائن اور سونٹھ ملایا ہوا پُرانا ارشٹ یا سیدھو پلائیں -

غذا - اِس مرض میں غذا تھوڑی اور پتلی دینی چاہیے - جو جَو اور گیہوں سے تیار کی گئی ہو - اور اس کے ساتھ گرم - کھٹے چرپرے اور کڑوے رس نیز تھوڑا سا گھی ڈال کر تیار کیا ہوا اکلیتی کا یوش بھی دینا چاہیے -

یا سوکھی مولی کے یوش کے ساتھ یا بکرے یا کسی دوسرے جنگلی جانور کے مانس رس کے ساتھ ال بیت - ودھکشال - پٹول اور ترکٹا ملا کر جَو اور گیہوں کے پدارتھ کھلائیں -

سونٹھ بمقدار کثیر - مرچ - اور سبز ادرک کی پھانکیں ڈال کر - بجورے کا رس وغیرہ کھٹائیاں ملا کر اور گھی وغیرہ چکنائیوں میں اس طرح سے بھون کر کہ پانی سوکھ

جائے۔ نیز کریل۔ اور کرونداوغیرہ بہت سے مشتہی سالن ملاکر اور اول الذکر آٹھوں قسم کے نمک ڈال کر انواع واقسام سے پکائے ہوئے مانس کے پدارتھ کھاکر اوپر سے پرانا مادھو شراب پی لینا چاہئے۔

کف کے غلبے والے مداتیہ روگ کیلئے اشٹانگ لون۔ کھانڈ۔ سونچل نمک زیرہ سیاہ۔ املی۔ اور امل بیت۔ ہر ایک ایک حصہ۔ دارچینی۔ الائچی۔ اور مرچ سیاہ ہر ایک نصف نصف حصہ کف کے غلبے والے مداتیہ روگ میں استعمال کرنا چاہئے۔ یہ اشٹانگ لون کہلاتا ہے۔ یہ سروتوں کو کھول دیتا اور حرارت ہاضمہ کو بڑھاتا ہے۔

روکھا اور گرم ابٹنا۔ گھرشن (رگڑنا)۔ غسل۔ خوراک۔ فاقہ کشی اور کامنی استریوں کی بغل گیری نیز حسب ترکیب شب بیداری یہ تدابیر کفج مداتیہ روگ کو دور کر دیتی ہیں

سنپاتج مداتیہ روگ کا علاج۔ الگ الگ دوشوں سے پیدا ہونے والے مداتیہ روگوں کے جو معالجات پہلے بیان کئے جاچکے ہیں۔ ان کے مطابق مریض کے دوش اور طاقت کا لحاظ کر کے دسوں قسم کے سنپاتج مداتیہ روگوں کا علاج کرنا چاہئے۔

مشتہی پانک۔ دارچینی۔ ناگ کیسر۔ پیپل۔ مرچ سیاہ۔ زیرہ سیاہ۔ دھنیا فالسہ۔ ملٹھی۔ الائچی۔ اور دیودار لیکر سب کو گھونٹ کر چھان لیں۔ پھر کھانڈ اور کیتھ کا رس ملاکر کافور سے خوشبودار بناکر مریض کو پلائیں۔ تو سب قسم کے مداتیہ روگوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اور کھانے کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔ نیز ہاضمے کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔

راحت بخش تدابیر۔ شراب من کو بے قرار اور جسم کو تکلیف پہنچائے بغیر کبھی بھی

نہیں کرسکتا۔ اسلئے مداتیہ روگوں میں راحت بخش تدابیر کا عمل میں لانا مفید ہوتا ہے
مداتیہ کے لئے **دودھ** سنشودھن (اندرونی صفائی) اور سنشمن (دافعہ مرض)
تدابیر کے عمل میں لا چکنے کے باوجود اگر شراب کی خرابی دور نہ ہو۔ تو شراب سے کف
کے جل کر زائل ہو جانے اور قلیل سی لاغری ہو جانے سے وات پت بڑھ جاتا
ہے۔ ایسے مریض کے لئے دودھ ہی سب سے اچھی چیز ہے۔ جیسے موسم گرما سے
جلے ہوئے درخت کے لئے بارش مفید ہوتی ہے۔

دودھ میں اوج دھاتو کے سے خواص پائے جاتے ہیں۔ جو شراب کے خواص
کے متضاد ہوتے ہیں۔ اسلئے دودھ شراب کیوجہ سے لاغر ہونے والے مریض کی
زائل شدہ اوج دھاتو کو بہت جلد تر و تازہ کر دیتا ہے۔ پس شراب کیوجہ سے
پیدا ہونے والی لاغری میں دودھ کا استعمال ہی سب سے اچھا ہوتا ہے۔

جب دودھ سے مداتیہ روگ دور ہو جائے۔ اور جسم میں طاقت آجائے
تو دودھ پینا چھوڑ دینا چاہئے۔ اور تھوڑا تھوڑا شراب پینا شروع کر دیں۔ تاکہ
یہ یش گھٹنے سے ہونے والے اور دھونس سے ہونے والے امراض نہ پیدا ہو جائیں
اگر یہ یش گھٹنے اور دھونس سے پیدا ہونے والے امراض نمایاں ہو جائیں۔ تو گھی۔ دودھ
ورنگھن (موٹی کرنے والی) ادویات۔ وستی (حقنہ) مالش۔ اُتبٹنا غسل اور وات
کو دور کرنے والی اغذیات و شربات کا استعمال کرنا چاہئے۔

اگر ٹھیک ترکیب کے مطابق شراب پیا جائے۔ تو مداتیہ روگ پیدا نہیں ہو سکتے
اسلئے شراب کے ان نسخوں کا بیان کیا جاتا ہے۔ جو بالکل بے ضرر اور راحت بخش
ہیں۔

شراب کے فوائد۔ جو شراب اشونی کماروں کے تیج (جلال) کے قیام کا باعث ہے،

جس شراب سے سرسوتی کا اتساہ (استقلال) - اندر کا ویرج اور وشنو جی
کی عظمت قائم ہے - جو شراب کام دیو کی زندگی اور بل بھدر کا پرشارتھ ہے
جو سوترامنی یگیہ میں برہمن کے منہ اور ہون کی آگ میں پڑتی ہے - جو دیوتاؤں اور
اسروں کے مہا ساگر (سمندر) کو بلونے سے تمام ادویات لکشمی - چندرماں -
اور امرت (آبحیات) کے ساتھ پیدا ہوئی تھی - جو سرا - مدھو - مادھو - میریہ
سیدھو - گوڑ - اور آسو وغیرہ کئی شکلوں میں جلوہ نما ہو کر بھی اپنی مست کر دینے
والی طاقت کو نہیں چھوڑتی - جس کے پینے سے آہو چشم نوجوان عورتیں صحیح معنوں میں
ولاسنی بن جاتی ہیں - جسے پی کر کل وتی نوخیز استریاں مستی میں بھر کر کام سے تڑپتے
ہوئے منیوں کے چت کو بھی کہیں سے کہیں لیجاتی ہیں - جو ترچھی چتون سے
مغرور نازنینوں کے من کو خوش کر کے مرد و عورت دونوں کو راحت بخشتی ہے - جس کا
ذائقہ چکھ کر آدمی میدان جنگ میں اپنی جان سے بے پرواہ ہو کر لڑتا ہے - اور
اس کی بہادری اور جوانمردی کو دیکھ دیکھ کر اپسرائیں خوش ہوتی ہیں - جسے کئی طرح
سے اور جس کی مختلف اقسام کو مدتوں سے استعمال کرتا ہوا بھی سرور کی کثرت کیوجہ
سے آدمی ہر روز اس طرح سے نوش کرتا ہے - گویا اس نے اسے آج ہی پہلی مرتبہ
چکھا ہے - جس کے دیکھتے ہی رنج و الم اور خوف و خطر مغلوب ہو جاتے ہیں - جس کے
اندر چلے جانے سے اندر کا سکھ بھی ہیچ معلوم ہوتا ہے - جس کے سرور کی کیفیت
بیان سے باہر ہے - اور جو صرف خود پی کر ہی معلوم ہو سکتا ہے - جو امل الذکر
مختلف اطوار سے نوش کئے جانے پر پران پیاری کا پیار حاصل کر سکتی ہے جس کی
وجہ سے شراب پریمی کی پران پیاری کو نہایت راحت نصیب ہوتی ہے - جو شراب
الفت مجسم اور شہوت مجسم ہے - جو بانی ہے - جو تر و تازگی ہے - اور دیوتا - وا

گندہرب۔ یکھش۔ راکھش۔ اور انسان جن کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ ایسی شراب ترکیب کے مطابق انہی اشخاص کو پینی چاہئیے۔ جنہیں شاستر نے اس کے پینے کا مستحق ٹھہرایا ہے۔

وِدھی پوربک (ترکیب کے مطابق) شراب خوری کے فوائد۔ میدا۔ وات اور کف کی خرابیوں کی وجہ سے جو مہلک امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ وہ وِدھی پوربک شراب خوری کے بغیر دور نہیں ہوتے۔

جسم کی ایک ایسی حالت بھی ہوتی ہے۔ جس میں شراب خوری بالکل منع ہے لیکن اُس حالت میں بھی مختلف قسم کی ادویات سے مدّبر کی ہوئی نِگد نامی شراب کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ٹھیک طور پر پکایا ہوا آنوپ اور جانگل جانوروں کا گوشت شراب کے بغیر ہضم نہیں ہو سکتا۔

مہلک وات کی بیماریوں کو دور کرنے والا لہسن بھی گوشت اور شراب کے بغیر اپنا فائدہ نہیں دکھا سکتا۔

گھرے گڑھے ہوئے سَلیوں کے نکالنے پشستر کرم۔ کھشار کرم اور اگنی کرم ان ویدک تدابیر شراب پیا ہوا مریض نہایت آسانی سے برداشت کر لیتا ہے شراب کے برابر حرارت ہاضمہ کو بڑھانے والی۔ کھانے کی رغبت پیدا کرنے والی۔ رنج اور تکان کو دور کرنے والی۔ نیز صحت۔ طاقت اور تر و تازگی دینے والی کوئی بھی چیز نہیں ہے۔

شراب زندگی کا محافظ ہے۔ اسلئے عقلمندوں کو چاہئیے۔ کہ ہمیشہ اسے پیتے رہیں۔ یہ آشرت اور اپ آشرت دونوں کے لئے مفید ہے اور دھرم سادھن کا سب سے اعلیٰ ذریعہ ہے۔

شرابخوری کی ترکیب۔ ہنادہو کر دیوتا۔ برہمن اور بزرگوں کو پرنام کرکے نیز تمام اومیوں کے کھانے پینے کا بندوبست کرکے کھانا کھانے کے کمرے کے متصل کافور اور خس کے پانی سے چھڑکاؤ کی ہوئی جگہ پر شراب خوری کے لئے جائیں۔ جہاں کہ گدیلوں اور تکیوں سے آراستہ پلنگ بچھا ہو۔ وہاں دوستوں۔ نوکروں اور نازنینوں کو اردگرد بٹھا کر شراب نوشی کریں۔ اثنائے شرب نوشی میں کتھک (مگویّے) اور چارن (بھاٹ) اُس کی تعریفیں اور حیرت خیز کارنامے گاتے رہیں۔ نیز وہاں رقص سرود ہوتا ہو۔ باجے بج رہے ہوں۔ اور پرندے چہچہا رہے ہوں۔ شراب پینے کے باسن جواہرات سے جڑے ہونے چاہئیں۔ اور انواع واقسام کے لہلہاتے ریشمی کپڑے پہنے، رسیلی تیوروں کے دلوں کو چھین لینے والی۔ اور تاہو عیثم۔ نازک اندام حسین عورتیں اُس مقام کو رونق دے رہی ہوں۔ جن کی خوبصورتی کا بیان نہ ہو سکے۔ جن کی چھاتیاں گدرائی ہوئی ہوں اور سُرین بہت بھاری ہوں۔ جن کا من الیشور کے خوف سے ہمبستری کے قابل نہ ہو سکنے کے سبب بیقرار ہو رہا ہو۔ جن کا دیدار نوجوانوں کے دلوں پر جادو کا سا اثر کرتا ہو۔ اور جو جوانی کے نشے میں مست ہو کر اِدھر اُدھر گھوم رہی ہوں۔ تاڑ اور کنول کے ٹھنڈے پنکھوں سے سرد کیا ہوا شراب صرف دیکھنے ہی سے جبکہ شہوت کو بھڑکا دیتا ہے۔ تو اُس کے پینے والے کے چت کا تو پھر کیا کہنا ہے۔

آم کے رس وغیرہ سے خوشبودار بنایا ہوا۔ کھلے ہوئے چنبیلی کے پھولوں والا بلّور اور سیپ کے برتنوں میں بھرا۔ لہریں لیتا ہوا اور کام دیو کی مانند خوشنما شراب پینے کے لئے سامنے رکھ لیا جانا چاہئے۔

شراب نوشی سے پہلے تالیسادی چورن یا ایلادی چورن یا رسائن

کے بیان میں لکھا ہوا اوستھا کو قائم رکھنے والا چورن کھا کر صاف کی ہوئی زمین پر شراب نوشی کا مستحق شخص دیو دارو وغیرہ کے نام پر پانی ملا شراب گرا کے ہوش و حواس کو قائم کرکے کمی اور بیشی کو چھوڑ کر مناسب معالجات سمیت تمام اسباب جمع کرے۔

پھر کھلے ہوئے سفید کنولوں کو حقیر سمجھنے والی آنکھوں سے رونق پائے ہوئے اور کامنی کی مانند خوشنما شراب کو نوش کرے۔

اوپر بیان کی ہوئی تدبیر سے شراب کے دو پیالے پی کر تمام مہمانوں کی عزت کر کے کھانا کھانے کے کمرے میں جا کر وید کے سامنے مانس۔ مال پوئے گھی اور ادرک وغیرہ کے ساتھ کھانا کھا کر سونچل نمک کے ساتھ دو تین پیالے پی لے۔ اور پھر رات کے وقت کامنی عورتوں کو خوش کرنے کے لئے تھوڑا سا شراب نوش کرلے۔ جو نوجوان مرد خلوت میں دونو بازو نازنین عورت کے گلے میں ڈال کر (جو بغل گیری کی وجہ سے پسینے سے شرابور ہو رہی ہو۔ نیز اُس کی چھاتیاں دھڑک رہی ہوں) اور اُسے گود میں بٹھا کر ایک گھونٹ شراب نہیں پیتا۔ اُسے گرہست کے بھاری بوجھ کو اٹھا کر تکلیف جھیلنے کا کیا فائدہ ہے؟ محبوبہ کے خوبصورت مکھڑے اور جسم کے لمس سے زیادہ خوشگوار خوشبودار استرروپ والے پدم راگ منی کے سے شراب کو پی کر سو رہنا چاہئے رتی کریا (جماع) کے بعد پھر شراب پینا ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ اُس حالت میں تھوڑا سا شراب پی کر بھی نشہ آجاتا ہے۔ جس سے اوج دھا تو زائل ہو جاتا ہے۔ اسلئے اوج کو زائل کرنے والی شراب سے بچنا چاہئے۔ اور جماع کی تکان کو دور کرنے کے لئے سو جانا چاہئے۔

جو شخص مندرجہ بالا ترکیب کے مطابق شراب نوشی کرتا ہے۔ وہ دہرم۔ ارتھ اور کام سے کبھی محروم نہیں ہوتا۔ بلکہ اس فانی دنیا کی سب سے اعلیٰ راحت کو حاصل کر لیتا ہے۔ ایسی نوشی سے دیوتا خوش ہوتے اور اقبال بڑھاتے ہیں۔

دولت کے ہوتے جو شخص شراب نوشی نہیں کرتا۔ اُسے مصیبت کیوقت دولت کے ضائع ہو جانے کا غم آگ کی طرح جلاتا رہتا ہے۔

شراب کے سوائے دیگر سامانِ عیش سے لُطف اُٹھانے والا شخص مذمت کا مستحق ہوتا ہے۔ اُسے توبرہمانے صرف دولت کی حفاظت کے لئے ہی پیدا کیا ہے۔

اس لئے دیگر خوشیوں میں غلطان اندریوں کی آزادی کو روک کر عمر کے مطابق شراب نوشی کرنی چاہیئے۔

شراب نوشی کی یہ مندرجہ بالا ترکیب متمول اشخاص کیلئے ہے۔ لیکن جو لوگ دولت مند ہونا چاہتے ہیں۔ انہیں بھی اپنے جمع کئے ہوئے دھن میں سے حسب حیثیت اور حسب مقدار شراب نوشی کرنی چاہیئے۔

بصارت میں جگہ آنے اور دل میں بے قراری پیدا ہونے سے پہلے ہی عقلمندوں کو چاہیئے۔ کہ شراب کا پینا ترک کر دیں۔

وات کے غلبے میں شرابنوشی۔ وات کی زیادتی والے شخص کو چاہیئے۔ کہ مالش کر کے۔ اُبٹنا مل کر۔ نہا کر۔ خوشنما کپڑے پہنکر۔ دھوپ لیکر۔ چندن وغیرہ کا لیپ کر کے اور مرغن و گرم غذا کھا کر شراب پیئے۔

پت کے غلبے میں شرابنوشی۔ پت کی زیادتی والے شخص کو چاہیئے۔

کر چندن وغیرہ کالیپ کر کے۔ شیریں۔ مرغن اور سرد تاثیر والی اغذیات کھا کر شراب نوشی کرے تو اس کے جسم میں مشتعلتا نہ ہونے پائیگی۔

کف کی کثرت میں شراب نوشی کی ترکیب۔ جب شخص کے جسم میں کف کا غلبہ ہو اُسے چاہیئے۔ کہ گرم تدابیر کو عمل میں لاکر کالی مرچ ملا کر پکائے ہوئے جانگل جانوروں کے مانس کے ساتھ شراب نوشی کرے۔ نیز گیہوں اور جو کی روٹی کھائے۔

وات کے غلبے میں عموماً پشٹیک اور گوڑک شراب **پت کی کثرت میں** پانی اور شہد ملائی ہوئی شراب اور **کف کی زیادتی میں** مارودیک۔ ارشٹ یا مادھو شراب پینی چاہیئے۔

وقت شرابخوری۔ کف کے غلبے والے کو کھانا کھانے سے پہلے۔ پت کے غلبے والے کو کھانا کھانے کے بعد اور وات کے غلبے والے کو کھانا کھانے کے درمیان شراب پینی چاہیئے اور جس شخص کے تینوں دوش درجہ اعتدال پر ہوں وہ جب چاہے اسے پی سکتا ہے۔

وات پت کو دور کرنے کی تدبیر۔ مد اور مورچھا روگوں میں وات پت کو دور کرنے والا علاج کرنا چاہیئے۔ لیکن مد ہو۔ یا مورچھا ہر مقام میں پت کا خاص لحاظ رکھنا چاہیئے۔

ان امراض کے لئے ٹھنڈے لیپ۔ جواہرات کا پہننا۔ ٹھنڈے پری شیک۔ ٹھنڈے پنکھوں کی ہوا۔ کھانڈ۔ داکھ۔ گنا۔ کھجور۔ کھنبھاری پھل۔ اور شیریں ادویات کے ساتھ پکایا ہوا دودھ اور مانس رس۔ انار دانے کی کھٹائی ملایا ہوا مدگ آدی یوش۔ شالی اور ساٹھی چاولوں کا بھات

جو۔ اُنماد (جنون) کے علاج میں بیان کیا ہوا کلیانک گھرت۔ کوڑھ کے علاج میں بیان کیا ہوا مہاتکتک گھرت۔ راج یکھشما کے علاج میں بتایا ہوا کھٹ پل گھرت۔ دودھ کے ساتھ چیتا۔ رسائن کی ترکیب کے مطابق پیپل اور شلاجیت نیز گھی۔ شہد اور کھانڈ کے ساتھ ملایا ہوا ترپھلا یہ سب اشیا مدروگ کے لئے مفید ہوتی ہیں۔

مستی کے مسلسل رہنے کا علاج۔ مدوغیرہ امراض میں مستی کا زور مسلسل رہنے کی صورت میں مریض کا منہ اور ناک ہاتھوں سے روک دینا چاہئے۔

یا اُسے عورت کا دودھ پلائیں۔ اور اسی دودھ کی نسوار دیں۔

یا بھے۔ پیپل اور ہرڑ کو شہد ملا کر چٹائیں۔

یا دُرالبھا شہد ملا کر چٹائیں یا سنچر ان شہد ملا کر چٹائیں۔

یا مرچ سیاہ۔ بیر کی گٹھلی کی گری۔ خس اور کیسر کو پانی میں گھوٹ کر پلائیں۔

یا آملے یا ہرڑ کے کاڑھے میں گھی پکا کر نوش کریں۔

مندرجہ صدر امراض میں دوش اور طاقت کا لحاظ رکھ کر مناسب علاج کرنا چاہئے۔

مدوغیرہ کے لئے تدابیر۔ مدروگ کے لئے پنچ کرم[1]۔ فصد کھلوانا۔ ستو اوربھی گیان۔ اور لذات کی خواہش کا عدم یہ سب تدابیر مفید ہوتی ہیں۔

مد اور مورچھا روگوں کے زیادہ طاقتور ہونے کی صورت میں سنیاس کی حکمت

---

[1] قے۔ مسہل۔ آستھاپن وستی۔ انووہسن وستی اور نسوار یہ پانچوں قسم کی تدابیر پنچ کرم کہلاتی ہیں۔

میں بتائی ہوئی تیکھشن نسیہ استعمال کرنی چاہیئے۔
اور وشیج (زہر سے پیدا ہونے والے) مدروگ میں دافع زہر تدابیر عمل میں لائیں۔

سنیاس کا علاج - سنیاس روگ کے لئے تیکھشن نسیہ (تیز نسوار) اور تیکھشن انجن (تیز سرمے) کا بہت جلد استعمال کرنا چاہیئے۔ ناک میں دھواں دینا۔ ناخنوں کے بیچ میں سوئی چبھونا۔ بالوں کا کھینچنا۔ آگ سے جلانا۔ بچھوؤں سے کٹوانا۔ چرپرے اور کھٹے رسوں کا استعمال کرانا۔ اور جسم پر کینچ کی پھلی کا رگڑنا نہایت مفید تدابیر ہیں۔

جب ان تدابیر سے مریض کو ہوش آجائے۔ تو اسے لہسن کا رس پلانا چاہیئے اور بجورے کے کیسر[1] میں ترکٹا اور نمک ملا کر کھلائیں۔ نیز سروتوں (سوا کھانے جسم) کی صفائی کے لئے تیز اور گرم تاثیر والی اغذیات کھلائیں۔
حیرت پیدا کرنے والے افعال۔ دلکش اشیا کا دکھانا۔ دلچسپ باتیں سنانا اور یاد کرانا۔ رسیلے گیت اور باجے سنانا۔ ورزش کرانا۔ قے کرانا۔ مسہل دینا دھوم پان کرانا۔ اور فصد کھلوانا مداتیہ روگوں کے لئے یہ مفید تدابیر ہیں ان سے مرض دوبارہ عائد نہیں ہو سکتا۔ مداتیہ روگی کے من کی حفاظت کرتے رہنا چاہیئے تاکہ پرلے (ہلاکت) واقع نہ ہونے پائے۔

---

[1] کسی چیز کے پھولوں کے بیچ کا زیرہ ان کے پھولوں کا کیسر کہلاتا ہے۔

آٹھواں ادھیائے

بواسیر کا علاج

بواسیر کا اپریشن۔ سادھارن کال[1] میں جس دن آسمان بالکل صاف ہو۔ بواسیر کے مریض کو (جو زیادہ دُبلا نہ ہو گیا ہو۔ اور (استفراغ و اسہال کے ذریعے) جس کی اندرونی صفائی ہو چکی ہو۔ نیز جو وات کے خارج کرنے والی غذا کھا چکا ہو جو پانی اور مٹی سے پاک صاف ہو چکا ہو۔ جو سوستی واچن اور ہون کر چکا ہو۔ جو پاخانہ اور پیشاب سے فراغت حاصل کر چکا ہو۔ اور جو درد سے بری ہو) چارپائی یا میز پر یا کسی دوسرے شخص کی گود میں لیسے طور سے لٹا دیں۔ کہ اُس کے جسم کا اوپر کا حصہ کسی قدر اُٹھا ہوا ہو۔ اور گُدا (دُبر) کا سوراخ سورج کی روشنی میں ہو۔ نیز کمر کا حصہ بھی اونچا رہے۔ اس کے بعد ایک پٹی سے مریض کے پاؤں اور گردن کو باندھ سیدھا کر دیں۔ اور نوکر سے پکڑوا رکھیں۔ پھر مریض کی گُدا پر گھی چپڑ دیں۔ اس کے بعد "ارشو نیتر" کو گھی سے چپڑ کر اُس کی گُدا میں آہستہ آہستہ لگا دیں۔ اور "پرواہن نیتر" سے بواسیر کو دیکھ کر کپڑے سے لپٹی ہوئی سلائی کے ساتھ مناسب ترکیب کے مطابق بواسیر کے مسوں پر کھشار لگا کر جلا دیں۔ یا سوکھی بواسیر کو کھشار یا آگ سے جلا دیں۔

اگر مریض طاقت ور ہو اور مسے بھی بڑے بڑے ہوں۔ تو اوزار سے

---

[1] جیسے شرد ہیمنت اور بسنت رتو ہیں۔

کاٹ کر کھشار یا آگ سے جلا دیں ۔ اس کے بعد نیتروں کو ہٹا کر گدا اور جانگھوں کو دھو کے چکنائی سے چپڑ دیں ۔ اور مریض کو ایسے مکان میں لے جائیں جہاں ہوا نہ آسکتی ہو۔ اس کے بعد گرم پانی وغیرہ تدابیر سے اُس کا علاج کریں ۔ اس طرح سات سات روز کے بعد ایک ایک مستے کا اپریشن کریں ۔ اور سب مستوں کو ایک دم نہ کاٹ دیں ۔

جس مریض بواسیر کو بہت سے مستے ہوں ۔ پہلے اُس کے دائیں طرف کے مستوں کا ۔ پھر بائیں طرف کے مستوں کا اور بعد ازاں پچھلی طرف کے مستوں کا علاج کرنا چاہیئے ۔

مستوں کے اچھی طرح جلائے جانے کی علامات ۔ جب ہوا بے روک ٹوک خارج ہونے لگے ۔ کھانے کی خواہش پیدا ہو جائے ۔ حرارت ہاضمہ تیز ہو جائے ۔ صحت ۔ رنگت اور طاقت عود کر آئیں ۔ تو سمجھ لینا چاہیئے ۔ کہ مستے اچھی طرح سے جلائے گئے ہیں ۔

وستی شول (درد مثانہ) کا علاج ۔ مرضِ بواسیر کے اثنائے میں اگر مثانے میں درد ہوتا ہو۔ تو سانٹھ ۔ کُٹھ ۔ رال ۔ سونف ۔ اگر اور دیودارو کو باریک پیس کر ناف کے نیچے لیپ کریں ۔

پاخانے اور پیشاب کے رُک جانے کا علاج ۔ بواسیر میں پاخانے اور پیشاب کے رُک جانے کی حالت میں برنا ۔ گورکھ منڈی ۔ ارنڈ کی جڑ ۔ گوکھرو ۔ سانٹھ ۔ زیرہ سیاہ ۔ اور راسنا کے گرم گرم کاڑھے میں تیل ڈال کر پری شیک اور انوگاہن کے کام میں لائیں ۔

یاوات کو دور کرنے والی ادویات کے ساتھ پکایا ہوا دودھ یا بلا تیل

پری شیک اور ادگاہن کے طور پر استعمال کریں۔

پاخانے کی قبض کو دور کرنے والا کھانا نانیزروات کو دور کرنے والا اور حرارت ہاضمہ کو بڑھانے والا گھی یا تیل پینا بھی ایسی حالت میں مفید ہوتا ہے۔

جلائے جانے کے ناقابل مسّوں کا علاج۔ جلائے جانے کے ناقابل۔ باہر کو نکلے ہوئے۔ کف وات سے پیدا شدہ۔ جکڑاہٹ۔ کھجلی درد اور سوج والے گڈ گیلکوں (مسّوں) کو بل کی جڑھ۔ چینا۔ جوکھار۔ اور کُٹھ کے ساتھ پکائے ہوئے تیل کی مالش کر کے سنیچن (سیراب) کریں۔

یا سانپ۔ بلّی۔ اونٹ اور سؤر کی چربی سے اُن سب مسّوں کو سنیچن کریں۔ اس کے بعد پنڈ سوید یا دَرَوسوید کی ترکیب سے پسینہ دیں۔

یا گھی اور تیل ملائے ہوئے ستوؤں کا گولا بنا کر اُس سے پسینہ دیں۔

یا راسنا یا ہاؤبیر یا سہانجنا کے گولوں سے پسینہ دیں۔

دھُواں دینا۔ آک کی جڑھ۔ شمی پتر۔ انسانی بال۔ سانپ کی کینچلی بلی کے چمڑہ اور گھی کی دھونی دینے سے بواسیر کے مسّوں کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔

یا اسگندھ۔ تُلسی۔ کٹیری۔ پیپل اور گھی کی۔

فرداً فرداً دھونی دینا بھی بواسیر کے مسّوں کے لئے مفید ہوتا ہے۔

یا ان سب ادویات کو ملا کر بھی اِن کی دھونی دی جا سکتی ہے۔

ورتی (بتی)۔ جی مُوت کے بیج اور جی مُوت کے گودے کو کانجی میں پیس کر ہلکا لیپ کر کے سایہ میں خشک کر لیں۔ اور اس کی بتی بنا کر

گدا میں دے دیں۔ تو اس سے مسّے گر جاتے ہیں۔

یا جی موت کے بیج اور اُس کے گودے کو پیس کر اُس میں کھشار ملائیں۔ بعد ازاں اس میں چرمٹھی۔ زمین کند اور کُشمانڈ کے بیج پیس کر ملا دیں اور ان سب کی بتی بنا کر گدا میں داخل کریں۔ تو بھی بواسیر کے مسّے گر جاتے ہیں۔

بواسیر کے لئے لیپ۔ تھوہر کے دودھ میں ہلدی ملا کر لیپ کرنے سے بھی بواسیر کے مسّے گر جاتے ہیں۔

یا مُرغ کی بیٹھ۔ پیپل۔ ہلدی اور چرمٹھی کو گائے کے پیشاب میں پیس کر بواسیر کے مسوں پر لیپ کریں۔ تو مسّے دور ہو جاتے ہیں۔

یا بچ۔ کلھاری۔ اُستخوانِ فیل۔ کاکڑا سینگی۔ بھانگ۔ کُٹھ۔ بھلاوے کی گُٹھلی۔ نیلا تھوتھا۔ سہانجنے کے بیج۔ مُولی کے بیج۔ کنیر کے پتے۔ نیم کے پتے۔ پیلو کی جڑھ۔ بل گری اور ہینگ ان سب کا لیپ کرنے سے بھی مسّے دور ہو جاتے ہیں۔

یا کُٹھ۔ سرس کے بیجوں۔ پیپل۔ سیندھا نمک۔ گڑ۔ آک کا دودھ تھوہر کا دودھ۔ اور تر پھلے کا لیپ بھی بواسیر کے مستوں کے دفعیہ کے لئے مفید چیز ہے۔

یا آلو کے دودھ۔ تھوہر کے پتوں۔ گُٹکی۔ تونبی کے پتوں اور کنجا کو بکرے کے پیشاب میں پیس کر لیپ کریں۔ تو بواسیر کے مسّے دور ہو جاتے ہیں۔

انوواسنک لیپ۔ انوواسن وستی کے لائق ادویات

یا پیپل وغیرہ ادویات کا لیپ کرنا بھی بواسیر کے مسّوں کے لئے مفید چیز ہے۔

مالش۔ اوپر لکھی وستیوں کی ادویات سے تیل پکاکر اُنہیں بواسیر میں مالش کے کام میں بھی لایا جاسکتا ہے۔

دھونی لیپ اور تیل کا فائدہ۔ دھونی۔ لیپ۔ اور تیل وغیرہ کے لگانے سے مسّوں میں کا بگڑا ہوا جمع شدہ خون خارج ہونے لگتا ہے۔ جس سے مریض کو راحت ملتی ہے۔

دیگر تدابیر سے مسّوں میں سے خون کا نکالنا۔ جو مسّے پھولے ہوئے اور سخت ہوں۔ اور اُن میں سے خون نہ نکلتا ہو۔ اُن میں سے جونکوں۔ اوزاروں۔ سوئی یا کورچ نیتر کے ذریعے سے بار بار خون نکالتے رہنا چاہیئے۔

کیونکہ خون کے بگڑ جانے پر جب سرد۔ گرم۔ مرغن یا خشک کوئی بھی تدبیر کارگر نہیں ہو سکتی۔ تو خون کا نکالنا ہی بہتر ہوتا ہے۔

گئورس[1]۔ گائے کے دودھ کا دہی یا تکّر (مٹھا) بناکر چینا ملاکر پینے سے بواسیر کے مسّے دور ہو جاتے ہیں۔

یا اُس گئورس کے ساتھ کھانا کھانے سے بواسیر کے مسّے گر جاتے ہیں۔

اغذیات و اشربات۔ کچنار کا چورن ملاکر متھے ہوئے دہی کا

---

[1] اشٹانگ ہردے کے بعض نسخوں میں گئورس کی بجائے مشتاور کا چورن لکھا ہے۔

نوش کرنا جس میں پانی نہ ملایا گیا ہو۔ مفید ہوتا ہے۔ پھر مفید غذا کھائیں
ایسا کرنے سے بواسیر کی بیماری دور ہو جاتی ہے۔

دیگر تدبیر۔ ارش روگ میں اگر گدا میں سوج ہو جائے۔ سوئی چبھنے کا سا درد ہوتا ہو۔ اور حرارتِ ہاضمہ کمزور ہو گئی ہو۔ تو باؤگولہ کے علاج میں بیان کئے ہوئے ہنگوادی چورن کا استعمال کرنا چاہئے۔
یا بڑی ہرڑ کے چورن میں گڑ ملا کر **یا** ہرڑ۔ واوڑنگ۔ چیتا اور گڑا کی چھال کا چورن **یا** اِندرجو۔ پیپل۔ چیتا۔ اور زمین کند بہ ترتیب ایک سے دوسرا ایک حصہ زیادہ لے کر دہی کے مٹھے کے ساتھ نوش کریں۔ یا تینوں[1] نمک۔ ترکٹا۔ ہینگ۔ اور اہل بیت کا چورن گرم پانی کے ساتھ پھانکیں۔

پوشکنو۔ بل گری اور کیتھ ملاکر **یا** سونٹھ اور بڑ نمک ملا کر **یا** بھلاوے اور اجوائن ملا کر تکر ترپن[2] کھلائیں۔
یا ہاؤبیر۔ ہینگ اور چیتا دہی کے مٹھے کے ساتھ کھلائیں۔
یا ایک مہینے تک پیلو کے پھلوں کا تکر کے ساتھ استعمال کرائیں۔
یا ہر روز صرف یو یشٹ تکر نوش کرائیں۔ اور اناج کا کھانا ترک کرادیں۔ تو بواسیر کا مرض دور ہو جاتا ہے۔

تکر (دہی کا مٹھا) جب مریض بواسیر کی حرارت ہاضمہ نہایت

---

[1] بڑ۔ سینندھا اور سونچل نمک۔

[2] دہی کے مٹھے میں ملے ہوئے جوؤں کے ستو تکر ترپن کہلاتے ہیں۔

کمزور ہو گئی ہو۔ تو صرف تکر (دہی کے مٹھے) کا پلانا ہی اچھا ہوتا ہے لیکن اناج کھلانے کو نہ دینا چاہیئے۔ سات دن۔ دس دن۔ پندرہ دن یا مہینہ بھر تک مریض کی طاقت۔ موسم اور مرض کی حالت کا لحاظ کر کے تکر پلاتے رہنا چاہیئے۔

اگر مریض صرف تکر پر ہی گذر اوقات نہ کر سکے۔ تو اُسے شام کے وقت تکر میں دھان کی کھیلوں کے ستو ملا کر کھلا دیا کریں۔

یا تکر کے ہضم ہو جانے پر تکر کے ساتھ پکائی ہوئی پیپیا میں سیندھا نمک ڈال کر پلائیں اور اوپر سے تکر پی لیں۔

بعد ازاں تھوڑا گھی ڈال کر تکر کے ساتھ چاولوں کا بھات دینا چاہیئے۔ **یا** مونگ وغیرہ کے یُوش **یا** مانس رس کے ساتھ مناسب مقدار میں شالی چاولوں کا بھات اور بہت سا تکر ملا کر کھانے کو دیں۔

معالج کو چاہیئے۔ کہ مریض کے دوش کے غلبے۔ حرارت ہاضمہ۔ اور طاقت جسمانی کو اچھی طرح سے دیکھ کر روکھش[1] تکر۔ اردھوترت[2] سنیہہ تکر یا انودھرت[3] سنیہہ تکر میں سے حسب ضرورت کسی ایک کا استعمال کرائے۔ تکر ہمیشہ انہی تین طرح کا استعمال کرانا چاہیئے۔ تکر کے استعمال سے جو مستے دور ہوتے ہیں۔ وہ دوبارہ پیدا نہیں ہو سکتے۔ جو تکر زمین

[1] جس میں سے ماکھن بالکل نکال لیا گیا ہو۔

[2] جس میں سے ماکھن کا نصف حصہ نکالا گیا ہو۔

[3] جس میں سے ماکھن بالکل نہ نکالا گیا ہو۔

پر ڈالنے سے سخت تنکوں کو جلا دیتا ہے۔ وہ اگر گوشت کے نازک مستوں کو جلاوے۔ تو کیا تعجب ہے؟

جب وات کف سے گھرے ہوئے تمام سوراخ ہائے جسم تکر کے پینے سے صاف ہو جائیں تو کھانے کا رس دھاتوؤں میں پہنچکر ترو تازگی۔ طاقت۔ خوبصورتی۔ اور سیرابی پیدا کر دیتا ہے۔ نیز وات کف سے پیدا ہونے والی سینکڑوں خرابیاں رفع ہو جاتی ہیں۔

تکر کے پینے کی خاص ترکیب۔ چھوٹی کیرٹی کو گھوٹ کر کسی مٹی کے برتن کے اندر کی طرف لیپ کر کے اُس میں تکر بھر کر رات بھر پڑا رہنے دیں۔ پھر اسے دوسرے روز نوش کریں تو بواسیر کے مسے دور ہو جاتے ہیں۔

تکر ارشٹ۔ دھنیا۔ زیرہ سیاہ۔ زیرہ سفید۔ ہاؤبیر۔ ہڑ دو پیپل۔ سونف۔ پیپلامول۔ کچور۔ اجوائن۔ چیتا۔ اور اجمود کا چورن بنا کر کسی گھی کے برتن میں ڈال دیں۔ اوپر سے اُس میں میٹھا تکر بھر دیں یعنی ایسا تکر جس میں کھٹائی مطلق نہ ہو۔ اور جب اس میں کھٹائی اور چرپراپن نمایاں طور پر معلوم ہونے لگے۔ تو اِس تکر ارشٹ کو حسب خواہش نوش کرائیں۔ اس سے حرارت ہاضمہ بڑھ جاتی ہے کھانے کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔ خوبصورتی آتی ہے۔ کف وات کا اخراج ہوتا ہے۔ نیز گُدا کی سوج۔ کھجلی اور کمزوری دور ہو کے طاقت بڑھ جاتی ہے (اس نسخے میں تکر ایک سو پل اور باقی اشیاء ایک ایک پل ڈالنی چاہئیں)۔

دیگر۔ چیتے کی جڑھ کی چھال کو پانی میں پیس کر ایک گھڑے کے اندر کی طرف اُس کا لیپ کر دیں۔ اور اُس میں تکرّ یا دہی بھر دیں اِس کے نوش کرنے سے بواسیر دور ہو جاتی ہے۔

دیگر۔ بھارنگی۔ اپراجتا۔ گلو۔ پیپل۔ پپلا مُول۔ چب اور چیتا کو پانی میں پیس کر ایک گھڑے کے اندر کی طرف لیپ کر کے تکرّ یا دہی سے بھر دیں۔ اس کے استعمال سے بھی بواسیر دور ہو جاتی ہے۔

حرارت ہاضمہ کے بڑھانے کی تدبیر۔ گج پیپل۔ پاٹھا۔ زیرہ سیاہ۔ پنچ کول۔ دھنیا۔ زیرہ سفید۔ بڑا دھنیا۔ اور بل گری کے کلک (گُنگدے) کے ساتھ گھی۔ تیل۔ پیبیا۔ یُوش اور رس وغیرہ کو پکا کر بجورے کی کھٹائی ڈال کر نوش کرائیں۔

یا اِن مندرجہ بالا ادویات کے ساتھ پکایا ہوا پانی یا گھی پلائیں تو حرارت ہاضمہ بڑھ جاتی ہے۔

گاڑھا پاخانہ آنے کے علاج۔ اب تک جو معالجات بتلائے گئے ہیں۔ یہ اُن مریضوں کے لئے ہیں۔ جنہیں پاخانہ پتلا آتا ہے۔ اب اُن مریضوں کے معالجات بتلائینگے۔ جنہیں پاخانہ گاڑھا آتا ہو۔

گھی وغیرہ بہت سی چکنائی ملائے ہوئے ستّو نمک ملائی ہوئی وارنی نامی شراب کے ساتھ کھلائیں۔

یا صرف نمک ڈال کر تکرّ۔ سید حُو۔ دھانیہ امل یا وارونی میں سے کسی ایک کو نوش کرائیں۔

دیگر۔ گنجے کے پتوں کو گھی اور تیل میں بھون کر ستو ملا کر کھانا کھانے سے پہلے نوش کریں۔ تو ہوا اور پاخانہ کھُل کر آجاتا ہے۔

یا گُڑ کے ساتھ سونٹھ **یا** پاٹھا نوش کریں **یا** گُڑ۔ جو کھار اور گھی کھائیں **یا** گوموتر میں بھیگی ہوئی ہرڑ کو گُڑ کے ساتھ نوش کریں۔ تو بواسیر کی بیماری دور ہو جاتی ہے۔

دیگر۔ دو سو عدد ہرڑ کو ایک درون گوموتر میں پکائیں۔ جب سارا گوموتر جل جائے۔ تو ہرڑوں کو آگ پر سے اُتار لیں۔ اور ہر روز دو دو ہرڑیں گوموتر کے ساتھ نوش کریں۔ تو کفج بواسیر۔ کوڑھ۔ سوج باؤگولہ۔ پرمیہ۔ امراضِ شکم۔ کرمی روگ۔ گرنتھی۔ اربُد۔ اپچی۔ ستھولتا پانڈو روگ اور آڑھیہ وات روگ دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ میندڑھا سینگی کی جڑھ کو پیس کر بکری کے پیشاب کے ساتھ کھانے سے **نیز** گڑ اور بینگن کھانے سے بواسیر کے مسّے دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ تربد کو ترپھلے کے کاڑھے کے ساتھ **یا** ہرڑ کو تکر کے ساتھ **یا** ہرڑ اور پیپل کو گھی میں بھونکر گُڑ کے ساتھ **یا** ہرڑ کو دنتی اور تربد کے ساتھ مسہل کے قابل بنا کر کھانے سے گدا کا سہارا پکڑے ہوئے دوش زائل ہو کر مسّے دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ انار کا رس۔ زیرہ۔ اجوائن۔ گُڑ اور سونٹھ ملا ہوا تکر **یا** پاٹھا ملا ہوا تکر باد مخالف اور پاخانے کو خارج کرنے والا ہے۔ **یا** سیدھو **یا** گُڑ کے شراب میں چیتا اور سونٹھ ملا کر پلائیں۔

یا۔ ہاؤ بیر۔ پاٹھا اور سونچل نمک ملاکر شراب پلائیں۔

طاقت افزا۔ وردھمان پیپلی[1] کی ترکیب کے مطابق ہر روز دس دس پیپل بڑھاتے ہوئے چار تولہ تلوں کے ساتھ نوش کرتے رہیں۔ اور اوپر سے دودھ پی لیا کریں۔ تو جسم کی طاقت اور حرارت ہاضمہ دونو بڑھ جاتی ہیں۔

دیگر۔ دُرالبھا۔ بل۔ اجوائن اور سونٹھ میں سے فرداً فرداً ہر ایک کے ساتھ پاٹھا کا استعمال کرنے سے بواسیر کا درد جاتا رہتا ہے۔

ابھے ارشٹ۔ بڑی ہرڑ کا گودا نصف پرستھ۔ آملہ ایک پرستھ کیتھ دس پل۔ اندرائن پانچ پل۔ لودھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ واوڑنگ اور ایلوا ہر ایک دو دو پل لے کر ان سب اشیا کو چار درون پانی میں پکائیں۔ پھر اس میں ایک تولہ گڑ اور ایک پرستھ آملے کا رس ڈال کر گھی کے کسی برتن میں بھر دیں۔ اور پندرہ روز تک پڑا رہنے دیں۔ پندرہ روز کے بعد اس کا استعمال کرنا حرارت ہاضمہ کو بڑھا دیتا ہے۔ نیز بواسیر کے مسّوں۔ سنگرہنی۔ پانڈو روگ (بھُس) کوڑھ۔ امراضِ شکم وِش روگوں۔ بخار۔ سوج۔ تلی۔ امراضِ دل۔ باؤ گولہ۔ راج یکھشما (سل) وسن اور کِرمی روگوں کو دور کر دیتا ہے۔

دنتی ارشٹ۔ دنتی۔ وِش مُول۔ ترپھلا اور چیتا بیس سے

---

[1] یعنی پہلے روز دس پیپل اور چار تولہ تِل کھائیں۔ دوسرے دن بیس پیپل اور چار تولے تِل نوش کریں۔ تیسرے دن تیس پیپل اور چار تولے تِل پھانکیں علےٰ ہذا القیاس یہ ترکیب اُس وقت تک جاری رکھیں۔ جب تک کہ جسمانی طاقت اور رنگت ٹھیک نہ ہو جائے۔

ہر ایک ایک پل لیکر ایک درون پانی میں پکائیں۔ جب ایک چوتھائی پانی باقی رہ جائے اُتار کر چھان کر اُس میں ایک تُلا گُڑ ڈال دیں۔ اور ایک پرستھ آملے کا رس ملا کر گھی کے کسی برتن میں بھر کر پندرہ روز تک پڑا رہنے دیں۔ یہ بھی ابھے ارشٹ کے سب فوائد بخشتا ہے۔ بلکہ وات کے خارج کرنے کے لئے اُس سے بھی زیادہ کام آتا ہے۔

دُرالبھا ارشٹ ۔ دُرالبھا ایک پرستھ۔ دنتی۔ پاٹھا۔ چیتا۔ بھنگ اڑوسہ۔ آملہ۔ اور سونٹھ ہر ایک دو دو پل لے کر ایک درون پانی ڈال کر پکائیں۔ اور ایک چوتھائی پانی کے رہ جانے پر اُتار کر چھان کر اُسمیں ایک سو پل مصری ڈال کر پھر پکائیں۔ بعد ازاں اُس میں ایک پرستھ آملے کا رس پندرہ روز تک ایک ایسے گھڑے میں ڈال رکھیں۔ جس کے اندر کی طرف پرینگو۔ پیپل۔ چب۔ گھی اور شہد کا لیپ کیا گیا ہو۔

گھرت ۔ ہوا کے اخراج کے لئے کھانا کھانے سے پہلے بجورا وغیرہ تُرش پھلوں کے ساتھ گھی پکا کر کھلانا چاہئے۔

یا چب اور چیتے کے ساتھ پکایا ہوا گھی **یا** جَوکھار اور گُڑ ملایا ہوا گھی نوش کرائیں۔

یا پپلا مُول کے ساتھ پکایا ہوا گھی۔ گُڑ۔ جوکھار اور سونٹھ ملا کر کھلائیں۔

دیگر ۔ پیپل۔ پپلا مُول۔ دھنیا اور انار کے کلک (نگدے) نیز دہی کے ساتھ پکایا ہُوا گھی بادِ مخالف۔ پاخانہ اور پیشاب کے روکاؤ کو دور کر دیتا ہے۔

پلاش آدی گھرت۔ ڈھاک کے کھشار کے تین گنا پانی میں گھی پکالیں۔ اور اس میں وتسک آدی ادویات کا پرتی واپ دیں۔ یہ گھی دافع بواسیر اور صدر بے کی قوت ہاضمہ کو بڑھانے والا ہے۔

پنچ کول آدی گھرت۔ پنچ کول۔ ہرڑ۔ دودھ۔ اجوائن۔ بڑ نمک سیندھا نمک۔ پاٹھا۔ دھنیا۔ مرچ سیاہ۔ بل گری۔ دودھ اور دہی کے ساتھ گھی کو پکالیں۔ اس گھی کے استعمال سے مقعد اور چڈوں کے درد۔ نیز پیچش۔ گدبھرنش (اخراج مقعد)۔ موتر کرچھر (دکھوترے) اور گودسراو (مقعد میں سے پانی کے رسنے) کی شکایات کو دور کر دیتا ہے۔

چانگیری آدی گھرت۔ پاٹھا۔ اجود۔ دھنیا۔ گوکھرو۔ پنچکول اور بل گری نیز ان سے چوگنے دہی اور چوگنے چانگیری کے رس میں اول الذکر ترکیب کے مطابق گھی ڈال کر پکالیں۔ یہ گھی اپھارے۔ موتر کرچھر پیچش اخراج مقعد۔ ارتی (کمزوری) بواسیر کے مسّوں۔ سنگرہنی اور وات روگوں کو دور کر دیتا ہے۔

مانس رس۔ مور۔ تیتر۔ لوا۔ مرغ یا بطخ کے مانس رس میں اچھی طرح سے کھٹائی ڈال کر نوش کرنے سے پاخانہ اور ہوا کی روکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔

اغذیات۔ بتھوا۔ چینا۔ تربد۔ دنتی۔ پاٹھا اور املی وغیرہ کے پتے نیز کف وات کو دور کرنے والے دوسرے ساگ گھی اور تیل میں ہینگ کے ساتھ بگھار کر اور دہی کی ملائی ڈال کر پکائیں۔ اور دھنیا و پنچ کول پیس کر ملالیں۔ پھر انار دانے کی کھٹائی۔ دھنیا کے پتے۔

اور ادرک کے ٹکڑے ملا دیں۔ نیز دل کو خوش آنے والے انگار کی دھونی دیکر زیرہ۔ مرچ سیاہ۔ بڑنمک اور سونچل نمک ڈال کر تیار کریں۔

تو اس کے استعمال سے وات کی زیادتی۔ جسم کا روکھا پن۔ ضعف ہاضمہ۔ پاخانے اور پیشاب کی روکاوٹ وغیرہ شکایات دور ہوجاتی ہیں۔

رکت شالی چاولوں کا بھات۔ ساگ ملا کر سالن کی طرح تیار کرنا چاہیئے۔

نیز گوہ۔ بکری۔ اور اونٹ خصوصاً گوشت خور جانوروں کے مانس رس اول الذکر ترکیب سے تیار کرکے کھلانے چاہئیں۔

اشربات۔ بادِ مخالف اور پاخانہ کے اخراج کے لئے مدرا شراب شرکرا کا شراب۔ گوڑ شراب۔ سیدھو شراب۔ تکر۔ تشودک۔ ارشٹ مستو۔ پانی۔ تھوڑا پکایا ہوا پانی۔ دھنیا ڈال کر جوش دیا ہوا پانی۔ دھنیا اور سونٹھ ڈال کر جوش دیا ہوا پانی یا کیرٹی کے ساتھ جوش دیا ہوا پانی کھانے کے بیچ میں یا کھانے کے بعد پینا چاہیئے۔

بادِ مخالف۔ پاخانہ۔ کف اور پت کے اخراج سے مقعد صاف ہو جاتی ہے۔ اور مقعد کے صاف ہوجانے سے مسّے دور ہو جاتے ہیں۔ نیز حرارتِ ہاضمہ بڑھ جاتی ہے۔ اس لئے وات۔ پت۔ کف وغیرہ کے خارج کرنے والی اغذیات۔ اشربات اور ادویات کا استعمال کرنا چاہیئے۔

انوواسن وستی۔ بواسیر کا جو مریض اُداورت روگ سے بیمار ہو یا جس کے جسم میں نہایت خشکی ہو۔ یا جو اوپر کو خارج ہونے والی ہوا اور دردِ شکم سے تکلیف زدہ ہو۔ اُسے انوواسن وستی دینی چاہئیے۔

انوواسن وستی دینے کی ترکیب یہ ہے کہ پیپل۔ راڑا۔ بل گری۔ سونف۔ ملٹھی۔ بچ۔ کُٹھ۔ سونٹھ۔ پوہکر مُول۔ چیتا۔ اور دیودارو کو پیس کر دُگنا دودھ ڈال کر تیل[1] پکائیں۔ اور اس تیل کی انوواسن وستی دیں۔ تو بواسیر کی موڑھ وات۔ مقعد کا اخراج۔ دردِ شکم۔ موتر کِرچھر۔ پیچش۔ کمر۔ پیٹھ اور رانوں کی کمزوری۔ چڈوں کا اپھارہ۔ پچھا مسراو گدا کی سوج۔ بادِ مخالف کی رکاوٹ۔ پاخانے کی روکاوٹ۔ اور بواسیر کا بار بار عود کرنا یہ سب بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔

نروہ وستی۔ پنچ مُول کے کاڑھے میں ہموزن دودھ نیز تھوڑا سا گوموتر۔ تیل اور نمک ملا کر نیز اول الذکر راڑا وغیرہ کا نگدا ڈال کر نروہن وستی دینے سے اول الذکر انوواسن وستی کے سے فوائد ظاہر ہوتے ہیں۔

خونی بواسیر۔ خونی بواسیر میں پت کا دائمی تعلق ہونے کے باوجود کبھی وات اور کبھی کف کا تعلق بھی پایا جاتا ہے۔ اس لئے وات کا علاقہ نظر آنے پر مرغن ادویات اور کف کا تعلق دکھائی دینے پر خشک ادویات کا استعمال کرانا چاہئیے۔ لیکن ہر دو قسم کے معالجات

---

[1] اس تیل کے پکانے میں پانی ڈالنے کا ذکر نہیں آیا۔ تاہم چوگنا پانی ڈالنا ضروری ہے۔

میں پت کا لازمی تعلق ہونے کی وجہ سے ٹھنڈی تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔ گرم علاج نہ کریں۔

خونی بواسیر میں وات کف کی علامات۔ جب خونی بواسیر میں پاخانہ سیاہ رنگ کا سخت اور روکھا ہو۔ بادِ مخالف کا نیچے کی طرف رجوع ہو۔ کمر۔ رانوں اور مقعد میں درد ہوتا ہو۔ نیز ان سب شکایات کی پیدائش کا باعث خشک اشیا ہوں۔ تو وات کا تعلق سمجھنا چاہیئے۔ اگر پاخانہ ڈھیلا۔ سفید۔ زرد۔ بھاری۔ چکنا۔ اور لیسدار ہو۔ نیز مقعد میں گیلاپن پایا جائے۔ اور ان شکایات کی پیدائش کی وجہ مرغن اور ثقیل اشیا ہوں۔ تو کف کا تعلق سمجھنا چاہیئے۔

نیز فصد کے بیان میں بتائے ہوئے خون کی علامات کے بموجب اگر خون کی رنگت سیاہ ہو۔ تو وات کا تعلق ہوتا ہے۔

اور چکناہٹ وغیرہ علامات کے پائے جانے سے کف کا تعلق سمجھا جاتا ہے۔

بگڑے ہوئے خون کا علاج۔ وات وغیرہ دوشوں کی وجہ سے بگڑے ہوئے خون کی صورت میں طاقت کے مطابق مریض کی اندرونی صفائی شودھن (جلاب وغیرہ) اور لنگھن (فاقہ کشی) سے کرانی چاہیئے۔ یعنی جبکہ دوشوں کا غلبہ ہو۔ تو اندرونی صفائی قے و اسہال سے کریں۔ اور اگر دوشوں کی کمی ہو۔ تو فاقہ سے اندرونی صفائی ہونی چاہیئے۔

جب تک دوشوں کی وجہ سے سیاہی مائل خون نکلتا رہے۔

تب تک اُسے بند کرنے کی کوشش نہ کرنی چاہیئے۔

جب بہتے ہوئے خون کی سیاہی دور ہو جائے۔ تو آم دوش (کچے رس) کے پکانے کے لئے حرارت ہاضمہ کو بڑھانے والی اور خالص خون کو روکنے والی کڑوے رس والی ادویات کا استعمال کرائیں۔

جب مریض کے دوش زائل ہو گئے ہوں۔ یا وات کے غلبے کی صورت میں خون خارج ہو رہا ہو۔ تو اُسے گھی پلائیں۔ گھی کی مالش کریں۔ اور گھی کی وستی سے اُس کی اندرونی صفائی کریں۔

پت کے غلبے والے خون کا روکنا۔ اگر پت کے غلبے والا خون گرمی کی وجہ سے خارج ہوتا ہو۔ تو اُسے فوراً روک دینا چاہیئے۔ کیونکہ ایسا نہ کرنے سے بھاری تکلیف کے پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

لیکن گرمی کے موسم میں اگر وات کف کے تعلق والا خون خارج ہوتا ہو۔ تو خون کو نہ روکنا چاہیئے۔ بلکہ فاقہ وغیرہ کے ذریعے علاج کرنا چاہیئے۔

کف سے تعلق رکھنے والے خون کے بہنے کا علاج۔ کف آلودہ ہی خون کے بہنے میں سونٹھ۔ کڑاکی چھال کا کاڑھا یا چیتا۔ سونٹھ دُرالبھا۔ صندل سُرخ۔ دار ہلدی کی چھال۔ نیم۔ اور خس کا کاڑھا یا انار کی چھال کا کاڑھا پلانا چاہیئے۔

دیگر۔ کڑاکی چھال۔ اِندر جو۔ رسونت۔ شہد اور اتیس کا نُگدا یا اونگا کا نُگدا چاولوں کے پانی کے ساتھ نوش کرنا چاہیئے۔

اولیہ (لعوق) انتریکھش جل (مینہ کے زمین پر پڑنے سے پہلے ہی جمع کئے ہوئے پانی) میں کُڑاکی چھال ایک تُلا بھر ڈال کر اتنی دیر تک پکائیں۔ کہ چھال کا سارا رس نکل آئے جو عموماً پانی کے آٹھواں حصہ رہ جانے پر نیز رس (رس سے خالی) ہو جاتی ہے۔ پھر اُس کاڑھے میں مجیٹھ۔ پرینگو۔ اور موچرس ہر ایک چار چار تولہ اور اِندرجو سب کے برابر پیس کر ڈال دیں۔ اور آگ پر چڑھا دیں۔ جب وہ پکتے پکتے اسقدر گاڑھا ہو جائے۔ کہ کڑچھی سے لگنے لگے۔ تو اُتار لیں۔

اس اولیہ کو حرارت ہاضمہ کی طاقت کے مطابق کھانا چاہیئے۔ اور اوپر سے پیبیا۔ منڈ۔ بکری یا گائے کا دودھ پی لینا چاہیئے۔ کھانا بکری کے دودھ کے ساتھ کھانا چاہیئے۔

اس کے استعمال سے خونی دست۔ خونی بواسیر۔ اور اُوردھوگامی (مائل بالا علیٰ) وادھوگامی (مائل باسفل) رکت پت روگ بہت جلد دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ ایک تُلا کڑاکی چھال کو ایک درون پانی میں پکائیں۔ اور آٹھواں حصہ باقی رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں۔ پھر اُس کاڑھے میں رسونت۔ تِرکُٹا۔ ہر دو لودھ۔ موچرس۔ کھریٹی۔ انار کی چھال۔ بلگری۔ مُتھراں۔ مجیٹھ۔ اور دھاوے کے پھل ہر ایک ایک پل نیز کُڑاکی چھال دس پل۔ پیس کر ملا دیں۔ اور آگ پر رکھ کر پکائیں۔ اور پک جانے پر اُتار کر چھان لیں۔ تیس پل گُڑ اور بیس پل گھی ملا کر پھر پکائیں۔ جب یہ گاڑھا ہو جائے (تو اُتار کر کسی برتن میں ڈال کے

اناج کے ڈھیر میں دبا دیں۔ اور پندرہ روز کے بعد اس کا استعمال کرائیں تو سب قسم کی بواسیر۔ سنگرہنی۔ دمہ اور کھانسی دور ہو جاتی ہے۔

دیگر۔ لودھ۔ تل۔ موچرس۔ مجیٹھ۔ چندن اور نیل کنول کو بکری کے دودھ کے ساتھ کھلائیں۔ اور بکری کے دودھ کے ساتھ ہی شالی چاولوں کا بھات کھانے کو دیں۔ تو اول الذکر دوائی کے سے فوائد ظاہر ہوتے ہیں۔

دیگر۔ ملٹھی۔ پدماک۔ اننت مول۔ دُگدھکا۔ اور کھشیر مورٹا کے چورن میں مصری اور شہد ملا کر ٹھنڈے پانی یا بکری کے دودھ کے ساتھ نوش کرائیں۔

دیگر۔ لودھ۔ کٹکی۔ کُٹھ۔ کُڑا کی چھال۔ مجیٹھ۔ اور سیمر کی چھال کو یا صندل۔ کیسر۔ ملٹھی اور خس کو چاولوں کے پانی کے ساتھ کھانے سے خونی بواسیر دور ہو جاتی ہے۔

یوانیادی چورن۔ اجوائن۔ اِندرجو۔ پاٹھا۔ بل گری۔ سونٹھ۔ اور رسونت کا چورن پانی کے ساتھ پھانکنے سے بواسیر کا درد اور خون کا بہاؤ رُک جاتا ہے۔

گھرت۔ دُگدھکا (دُدھی) اور کیٹری ڈال کر پکایا ہوا گھی خون کے تیز بہاؤ کے روکنے کے لئے بڑا مفید ہوتا ہے۔

یا گُل دھاوہ۔ لودھ۔ کُڑا کی چھال۔ اِندرجو۔ نیل کنول اور ناگ کیسر کے ساتھ پکایا ہوا گھی **یا** جوکھار اور انار کے رس کے ساتھ پکایا ہوا گھی خون کے تیز بہاؤ کے روکنے کے کام میں لانا چاہئے۔

دیگر۔ کھانڈ اور کنول کیبسر کے ساتھ **یا** صرف تلوں کے ساتھ ماکھن کا بہت دیر تک کھاتے رہنا خونی بواسیر کو دور کر دیتا ہے۔

دیگر۔ بکری کا ماکھن۔ گھی۔ دودھ اور گوشت خونی بواسیر کی نہایت مفید دوائیں ہیں۔

یا جنگلی جانوروں کا مانس رس کھٹائی سے خالی یا تھوڑی سی کھٹائی ملا یا ہوا بتھوے کے ساگ کے رس میں ملا کر کھانا بھی خونی بواسیر کے لئے نہایت مفید چیز ہے۔

یا رکت شالی چاولوں کا بھات۔ دہی کی ملائی۔ ساٹھی چاول۔ تَرُنی (مٹھاس والی) شراب۔ اور تَرُن سُرا منڈ۔ یہ سب بھی خونی بواسیر کی اعلےٰ ادویات ہیں۔

پیا وغیرہ اغذیات۔ پیا۔ یُوش اور مانس رس کے ساتھ پیاز کے کھانے **یا** صرف پیاز ہی کے کھانے سے نہایت خراب ہوا ہوا خون اور وات دور ہو جاتی ہے۔

وات کے غلبے والی بواسیر کا علاج۔ اگر بواسیر میں رکت پت کا غلبہ ہو۔ اور کف وات کمزور ہو۔ تو اُن کے جوش کو فرو کرنے کے لئے ٹھنڈا علاج کرنا چاہئے۔

دیگر۔ اگر مندرجہ بالا تدابیر میں سے کسی سے بھی بواسیر کا دفعیہ نہ ہو سکے۔ تو سنگدھوشن (مرغن گرم) مانس رس اور اِیشد وشن (نیم گرم) گھی پلا کر ترپن کرنا چاہئے۔ نیز رو گان اُتپادنیہ ادھیائے میں بتائے ہوئے اِیشد وشن تیل۔ دودھ اور گھی کے ذریعے اَدِ ہیٹرن کریں۔

پچھاوستی۔ جوانسے کی جڑھ۔ کانس کی جڑھ۔ سیمر کے پھول۔ ڈھاک۔ گولر۔ اور پیپل کی کونپلیں ہر ایک دو دو پل کا نگدا بناکر تین پرستھ پانی اور ایک پرستھ دودھ میں پکائیں۔ جب دودھ باقی رہ جائے تو اُتار کر چھان لیں۔ پھر اس کاڑھے میں موچرس۔ مجیٹھ۔ صندل اُت پل۔ پرینگو۔ اِندرجَو۔ اور کنول کیسر ہر ایک ایک ایک تولہ پیس کر ملادیں۔ پھر اس میں گھی۔ شہد اور کھانڈ ملاکر پچھاوستی کے کام میں لائیں۔ تو پیچش۔ گُدا بھرنش (اخراجِ مقعد)۔ خون کا بہنا اور بخار دور ہو جاتا ہے۔

انوواسن وستی۔ ملٹھی۔ پنڈریک۔ اور اول الذکر موچرس وغیرہ ادویات کا نگدا ڈال کر دُگنے دودھ کے ساتھ پکایا ہوا سنیہ انوواسن وستی کے کام میں لانا مفید ہوتا ہے۔

مدہوک آدی گھرت۔ ملٹھی۔ نیل کنول۔ لودھ۔ نیتر بالا۔ مجیٹھ بل گری۔ چندن۔ چب۔ اتیس۔ موتھا۔ پاٹھا۔ جوکھار۔ دارہلدی۔ سونٹھ۔ جٹا مانسی۔ چیتا اور دیودارو کو پیس کر چانگیری کا رس اور گھی ملاکر پکالیں۔

یہ گھی تینوں دوشوں کو دور کردیتا ہے۔ نیز بواسیر۔ اسہال۔ سنگرہنی بھس۔ بخار۔ اروچی۔ موتر کِرچھر۔ گُدا بھرنش۔ مثانے کے اپھارے پرواہن۔ پچھا سراو اور بواسیر کے درد کو دور کردیتا ہے۔

دیگر۔ حرارت ہاضمہ کی طاقت کے مطابق علاج بالتضاد کے مطابق میٹھا اور کھٹا نیز سرد اور گرم علاج کرنے سے بواسیر سے پیدا

ہونے والے سب عوارض دور ہو جاتے ہیں۔

بواسیر میں ہونے والے اُدا ورت کا علاج۔ بواسیر کے مریض کو اگر اُداورت کی شکایت گھیرلے۔ تو شیت جوَر ناشک تیل سے مالش کر کے اتی سنگدھ پنڈسوید کی ترکیب کے مطابق پسینہ دیکر مریض کی مقعد میں تیل لگا کر مندرجہ ذیل ادویات کی بتی تیار کر کے داخل کریں جیسے

تُربد سیاہ۔ دنتی۔ تُربد سفید۔ پیپل۔ نیلنی پھل۔ سیندھا نمک۔ اور بڑ نمک کو پیس کر گُڑ اور گئو مُوتر ملا کر بتی بنائیں۔

یا سونٹھ۔ راڑا۔ گھر کا دُھواں۔ اور سرسوں کو پیس کر گُڑ اور گئو موتر ملا کر بتی بنا کر مقعد میں رکھیں۔

یا مندرجہ بالا تمام اشیاء کا چورن بنا کر ایک نلی میں رکھ کر مقعد میں داخل کر دیں۔

مرغن وستی۔ اگر اول الذکر چورن کے استعمال سے کچھ فائدہ نہ ہو۔ تو پانی کے ذریعے نہایت تیز مرغن وستی دینی چاہئے۔ اس سے امعائے مستقیم کا اوپر کا حصہ بالکل صاف ہو جاتا ہے۔ پاخانہ۔ پیشاب اور بادِ مخالف کا اخراج ہوتا ہے۔ اسپر بھی اگر بیماری پھر عود کر آئے۔ تو وات کو دور کرنے والا مرغن مسہل اور انوواسن وستی دیں۔ کیونکہ خشکی کی وجہ سے باد مخالف اور پاخانہ رُک جاتا ہے۔

کلبیانک کھشار۔ سونٹھ۔ مرچ۔ پیپل۔ سیندھا نمک۔ سیاہ نمک۔ بڑ نمک۔ ہرڑ۔ بہیڑا۔ آملہ۔ دنتی۔ بھلاوہ اور چیتا کو گوموتر کے ساتھ

پیس کر گھی ملا کر مٹی کے ایک برتن میں ڈال کر کپڑ مٹی کے طریقے سے اُس کا منہ اچھی طرح بند کر کے کہ دُھوُاں باہر نہ نکلنے پائے اُپلوں کی آگ میں رکھ دیں اور جب پک جائے تو ٹھنڈا ہونے پر نکال لیں۔ یہی کلیانک کھشار ہے۔ اِسے مرغن غذا کے ساتھ کھانے سے اُداورت قبض۔ بواسیر۔ باؤ گولہ۔ بھُس۔ امراض شکم۔ کرمی روگ۔ مُوتر اگھات پتھری۔ سوج۔ امراضِ دل۔ سنگرہنی۔ پرمیہ۔ تِلّی۔ درد۔ اپھارہ۔ دمہ۔ اور کھانسی وغیرہ امراض دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ پاخانہ کے گاڑھے ہونے کے جو معالجات پہلے بیان کئے گئے ہیں۔ وہ سب بھی اس بیماری میں کام میں لائے جا سکتے ہیں۔

دیگر۔ پوتی کرنج کی آٹھ سو تولہ چھال کو ایک درون پانی میں ڈال کر پکائیں۔ اور چوتھائی باقی رہنے پر اُتار کر چھان لیں۔ پھر اس میں اسّی پل گُڑ۔ اور آٹھ پل ترکٹا پیس کر ملا کر کسی برتن میں ڈال کے منہ بند کر کے ایک مہینے تک رکھا رہنے دیں۔ بعد ازاں کام میں لائیں۔ اس کے استعمال سے حرارت ہاضمہ میں ہضم کرنے کی طاقت آتی ہے۔ پاخانہ اور بادِ مخالف خارج ہو جاتی ہے۔ اس لئے بواسیر۔ تلی۔ باؤ گولہ اور امراضِ شکم کو دور کر دیتی ہے۔

بواسیر کیلئے چُکر۔ پُوتی کرنج کی چھال ایک تُلا۔ چیتے اور کیڑی کی جڑھیں دو دو تولہ۔ انہیں ایک درون پانی میں پکالیں۔ جب ایک چوتھائی پانی رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ پھر اُس کاڑھے میں گُڑ ایک سو پل۔ دارچینی۔ الائچی۔ تیج پات۔ ترکٹا۔ پیلا مُول۔ انار کی چھال۔ پاکھان بھید

مُتھراں - پوہکر مُول - دھنیا - چب - ہاؤ بیر - ادرک - اور ال بیت ہر ایک
ایک پل لیکر باریک کر کے ملاویں - جب ٹھنڈا ہو جائے - تو شہد بیس پل -
داکھ سبز اور بجورا دس دس پل - نیز حسب خواہش گنے کی گنڈیریاں بھی ڈال
دیں - اور ان سب کو گھی کے ایک برتن میں بھر کر مہینہ بھر تک رکھا
رہنے دیں - اس سے جو چکر تیار ہوتا ہے - وہ بواسیر کو دور کرنے کے لئے
اَری کا کام دیتا ہے - نیز حرارت ہاضمہ کو بڑھاتا ہے - اس کے استعمال سے
بھُس - وِش رگ - امراض شکم - باؤ گولہ - تل - اپھارہ - پتھری اور مُوتر
کرِچھر بھی دور ہو جاتے ہیں -

دافع بواسیر دوائی - پیلو کے پھلوں کا رس ایک درون کپڑے
سے چھان کر گھی کے کسی برتن میں بھر دیں - نیز اُس برتن میں گل دھاوہ
داکھ - پنڈی کھجور - اور آملہ ہر ایک دو دو پل - پاٹھا - رینیکا - دُرالبھا - ال
بیت - ترکٹا - دارچینی - الائچی - اُلو پل - سپرکا - بیر - لونگ - داوڑنگ -
پیپلا مُول اور چیتا ہر ایک ایک پل - اور گُڑ ایک سو پل بھی ڈال دیں -
اور اس برتن کو بالکل بے ہوا مکان میں پندرہ روز تک پڑا رہنے دیں -
اور بعد ازاں کام میں لائیں - تو بواسیر کے مسّے اور باؤ گولہ بھی دور ہو جاتا
ہے - نیز حرارت ہاضمہ کی قوت بڑھ جاتی ہے -

دیگر - دش مُول - نربد - پاٹھا - آک ہر دو قسم - اتیس اور کائپھل -
ہر ایک دس پل لے کر آگ میں جلالیں - پھر اسے ایک درون پانی میں
پکائیں - جب چوتھائی پانی باقی رہ جائے - تو اُتار کر چھان کر اُس میں گُڑ
ایک تُلا - ترکُٹا - چب - اور ہرڑ ہر ایک پانچ پانچ پل - چیتا اور جوکھار دو دو پل

ڈال کر پھر پکائیں۔ حتّٰے کہ وہ کڑچھی سے لگنے لگ جائے۔ پھر اُتار کر ٹھنڈا کر لیں۔ اس کے استعمال سے باؤگولہ۔ تِلی۔ بواسیر۔ کوڑھ۔ پرمیہ۔ اور ضعف باہ کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

دیگر۔ نصف تُلا چیتے کی جڑھ کو ایک درون پانی میں پکائیں۔ اور ایک چوتھائی باقی رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں۔ اور اس کاڑھے میں آٹھ پل پُرانا گُڑ ملا کر پھر آگ پر چڑھا دیں۔ جب گاڑھا ہو جائے تو اُس میں ترِ کُٹا۔ سونف۔ ہرڑ۔ گُٹھ۔ مُوتھا۔ دارچینی۔ واوڑنگ چینا اور الائچی پیس کر ملا دیں۔ اور ہر روز لعوق کے کام میں لایا کریں۔ تو بواسیر کے مسّے۔ کوڑھ۔ تلی۔ باؤگولہ۔ اور امراضِ شکم کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ نیز حرارت ہاضمہ بھی بڑھ جاتی ہے۔

ترِکُٹا آدی اولیھ۔ ترِکُٹا۔ ترِپھلا۔ واوڑنگ۔ تِل۔ بھلاوہ۔ اور چیتا سب کو پیس کر اور پُرانے گُڑ میں ملا کر گولیاں بنا لیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے بواسیر۔ اور چمڑے کی خرابیاں دور ہو جاتی ہیں۔

بواسیر میں زمیں کند کا استعمال۔ زمیں کند پر کپڑ مٹی کر کے پُٹ پاک کی ترکیب سے اُسے پکا لیں۔ پھر اس میں تیل اور نمک ملا کر استعمال کریں۔ تو یہ بواسیر کو دور کر دیتا ہے۔

گُڑادی گُٹکا۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ سونٹھ۔ اور چیتا بہ ترتیب ایک سے دوسرا ایک ایک حصہ زیادہ لیکر اور اُن میں چیتے سے چوگنا زمیں کند ڈال کر اور سب میں گُڑ ملا کر گولیاں بنا لیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے مسّے جاتے رہتے ہیں۔

زمین کند کا ایک اور نسخہ۔ زمین کند کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے سولہ حصے۔ چیتا آٹھ حصے۔ سونٹھ دو حصے۔ اور مرچ ایک حصہ لیکر اِن کی گُڑ کے ساتھ گولیاں بنالیں۔ اور استعمال میں لائیں۔ تو بواسیر کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔

چورن۔ ہرڑ۔ سونٹھ۔ پیپل۔ کنجا۔ واوڑنگ۔ اور چیتا ہر ایک ہموزن لیکر چورن بنالیں۔ اور اِن سب کے برابر مصری ملاکر استعمال میں لائیں۔ تو یہ مقدار سے بڑھکر اور ثقیل غذا کو بھی آگ کی مانند جلا ڈالتا ہے۔ یعنی بآسانی ہضم کر دیتا ہے۔

کالنگ آدی بٹکا۔ اِندر جو۔ لانگلی۔ پیپل۔ چیتا۔ اونگا کے بیج۔ چرائتہ اور سینڈھا نمک کو پیس کر پُرانا گُڑ ملاکر گولیاں بنالیں۔ تو انکے استعمال سے بواسیر کے مسّے دور ہو جاتے ہیں۔

بواسیر میں تکر کا استعمال۔ سینڈھا نمک۔ چیتا۔ اِندر جو۔ کنجا اور مہانیب کا چورن تکّر میں ملاکر سات روز تک پینے سے بواسیر کے مسّے دور ہو جاتے ہیں۔

خشک بواسیر کا علاج۔ بھلاوہ سوکھی بواسیر کے لئے اور کُڑا کی چھال گیلی بواسیر کے لئے سب سے مفید ادویات ہیں۔

مریض بواسیر کو چاہیئے۔ کہ اُنھی اغذیات اشربات اور ادویات کا استعمال کرتا رہے۔ جو پاخانے کی روکاوٹ کو دور کرکے ہوا کو خارج کرتی اور حرارت ہاضمہ کی طاقت کو بڑھاتی ہیں۔

نیز اُن اغذیات اشربات اور ادویات سے پرہیز رکھے۔ جو قبض کرتی ہوا کو

اوپر لے جاتی اور حرارت ہاضمہ کو کمزور کرتی ہیں۔

بواسیر۔ اسہال اور سنگرہنی یہ تینوں امراض آپس میں ایک دوسرے کے بواعث ہوتے ہیں۔ اور ایک مرض کے رونما ہونے پر دوسرا بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ سب امراض حرارتِ ہاضمہ کی کمزوری سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اگر حرارت ہاضمہ تیز ہو۔ تو ان کا پیدا ہونا بھی ناممکن ہے۔ اِس لئے اِن امراض میں حرارت ہاضمہ کی درستی کی تدابیر بالخصوص عمل میں لانی چاہئیں۔

نواں ادھیائے

اتیسار چکتسا (اسہال کا علاج)

فاقہ کشی۔ بالعموم حرارت ہاضمہ کو کمزور کر کے اتیسار روگ معدے میں پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے اتیسار خواہ دانج بھی ہو۔ تو بھی پہلے پہل فاقہ کشی ہی سب سے اچھا علاج ہے۔ کفج وغیرہ اتیساروں میں تو فاقہ کشی ہی مفید ثابت ہوتی ہے۔

قے۔ اگر اتیسار کا مریض درد شکم۔ اپھارہ۔ اور پرسیک وغیرہ شکایات میں بھی گرفتار ہو۔ تو اُسے قے کرانی چاہئے۔

غذا۔ اگر دوش بہت ہی بڑھ گئے ہوں۔ اور سڑی ہوئی یا کچّی پکی

غذا سے مل کر دست لائیں۔ تو اُن تکلیف دہ دوشوں کے دفعیئے کے لئے کسی دوا کا استعمال نہ کر کے صرف مفید غذا کا کھلانا ہی کافی سمجھنا چاہیئے اتیسار کی پہلی حالت میں قابض دوائی کا دینا مناسب نہیں ہوتا۔

قبض کا علاج۔ جب قبض ہو۔ یا پاخانہ تھوڑا تھوڑا ہو کر نکلے اور اِس کی وجہ سے پیٹ میں اپھارہ۔ گرانی۔ درد اور سَتِمِتا (گیلاپن) ہو۔ تو پاخانے کو خارج کرنے والی ہرڑ اس موقع پر زندگی بخش ثابت ہوتی ہے۔

اوسط درجے کے دوش کی حالت میں علاج۔ اوسط درجے کے دوش والے مریض کو فاقہ کرا کے کنجا۔ پیپل۔ سونٹھ۔ بچ۔ دھنیا اور ہرڑ یا بل گری۔ دھنیا۔ متھراں۔ سونٹھ۔ اور نیتر بالا یا بِڑ نمک۔ پاٹھا۔ بچ۔ ہرڑ۔ واوڑنگ۔ اور سونٹھ یا سونٹھ۔ مُتھراں۔ بچ۔ اتیس۔ بل گری۔ کُڑا۔ اور ہینگ۔ ان مندرجہ بالا چاروں نسخوں میں سے کسی ایک کا[1] کواتھ بنا کر پلانا چاہیئے۔

دوش کی قِلّت کی حالت میں علاج۔ تھوڑے دوش والے اتیسار روگ میں مریض کو صرف فاقہ کرانا ہی کافی ہوتا ہے۔

اتیسار میں پیاس لگنے کا علاج۔ اتیسار روگ میں اگر پیاس لگ آئے۔ تو دوش۔ مقام اور وقت وغیرہ کا لحاظ کر کے کبھی بچ اور اتیس کبھی مُتھراں اور پت پاپڑا۔ کبھی نیتر بالا اور سونٹھ کے ساتھ پکایا ہوا پانی پینے کو دینا چاہیئے۔

---

[1] کاڑھا۔

اتیسار میں بھوک لگنے کی تدبیر۔ فاقہ کرانے کے بعد اتیسار روگ میں جب بھوک لگے۔ تو کھانا کھانے کے وقت لطیف غذا کھانے کو دینی چاہیئے۔ لطیف غذا سے مریض کی کھانے کی خواہش بہت جلد بڑھ جاتی ہے۔ اور اُس کی حرارت ہاضمہ تیز ہو کر جسمانی طاقت بڑھتی چلی جاتی ہے۔

اوپر کی ترکیب کے مطابق کھانا کھا چکنے کے بعد جب پیاس لگے۔ تو اُسے حسب ضرورت مزاج کے مطابق کبھی تکّر۔ کبھی کانجی۔ کبھی پییا۔ کبھی ترپن۔ کبھی سُرا۔ کبھی شہد اور کبھی شراب پلا کر پیاس بُجھانی چاہیئے۔

اوپر بیان کی ہوئی ترکیب کے مطابق علاج کر کے مندرجہ ذیل قابض ہاضمہ افزا۔ اور ہاضم ادویات سے پکایا ہوا کھانا کھلائیں۔ جیسے کچی بلگری پچور۔ دھنیا۔ ہینگ۔ بجورا۔ انار۔ ڈھاک۔ زیرہ۔ اجوائن۔ بِڑ نمک سیندھا نمک۔ لگھو پنچ مُول اور پاڑھا۔

کف پت کے غلبے والے اتیسار روگ کے لئے پییا۔ اتیسار روگ میں کف اور پت کا غلبہ ہونے کی صورت میں شال پرنی۔ کھریٹی۔ اور بل گری کے ساتھ پکائی ہوئی پییا میں انار دانے کی کھٹائی ڈال کر پلائیں۔

یا ہرڑ۔ پیپلا مُول۔ اور بل گری کے ساتھ پکائی ہوئی پییا کا استعمال کرنے سے وایُو کا اخراج ہوتا ہے۔

اگر اتیسار روگ والے کی حرارت ہاضمہ تیز ہو۔ اور بندھا ہوا پاخانہ تھوڑا تھوڑا خارج ہوتا ہو تو پیپل۔ واوڑنگ اور

ترپھلا کے کاڑھے سے مسہل دینا چاہئے۔ اور مسہل سے اندرونی صفائی ہو چکنے کے بعد وات کو دور کرنے والی اور حرارت ہاضمہ کو بڑھانے والی ادویات کے ساتھ پکائی ہوئی پییا پلائیں۔

آم اتیسار کا علاج ۔ اتیسار کا جو مریض آم کے پک جانے اور حرارت ہاضمہ کے تیز ہونے پر جھاگ دار۔ چپ چپا۔ درد کے ساتھ۔ بندھا ہوا۔ تھوڑا تھوڑا۔ فضلے والا یا فضلے سے خالی یا پیچش کے ساتھ دست کرتا ہے۔ اُسے دہی۔ تیل۔ گھی۔ دودھ۔ اور گُڑ کے ساتھ سونٹھ دینی چاہیئے۔

یا گُڑ اور تیل کے ساتھ سِدھ کئے ہوئے بیر کھانے کو دیں۔

یا بھوک کے زیادہ لگنے پر گاڑھ وڑ (بواسیر میں جبکہ پاخانہ گاڑھا آئے) کے علاج میں بیان کئے ہوئے واستک آدی ساگ نیز شالی چاولوں کا بھات بہت سی چکنائی۔ دہی اور انار دانے کی کھٹائی ڈالے ہوئے مانس رس کے ساتھ نوش کریں۔

یا تِل۔ اُرد۔ اور مونگ کے ساتھ پکایا ہوا شالی چاولوں کا بھات کھلائیں۔

یا سونٹھ۔ چھوٹی مولی۔ لہسن۔ سُنشا۔ اجوائن۔ کاکڑی۔ دُودھی بھوٹ۔ پوئی۔ جیونتی۔ باپچی۔ بتھوا۔ سوورچلا۔ چُنچُو۔ اور لونیا کے ساگوں کے رس کے ساتھ شالی چاولوں کا بھات کھلائیں۔

یا کچھوے۔ بطخ۔ لوے۔ مور۔ تیتر اور مُرغ کے مانس رس کے ساتھ شالی چاولوں کا بھات کھلائیں۔

یوا گو - بلگری۔ منھراں۔ مینڈھا سینگی۔ گل دھاوہ۔ اور سونٹھ ڈالکر تکّر کے ساتھ پکایا ہُوا یوا گو ایتسار کو دور کر دیتا ہے۔

یا دہی کے ساتھ کیتھ۔ درالبھا۔ بھاڑنگی۔ جوئی۔ بڑ۔ کیکر۔ انار سن۔ کپاس۔ سیمر اور موچرس ان سب کے پتے ڈال کر پکایا ہوا یوا گو بھی پکوا تیسار کو دور کر دیتا ہے۔

پیچش (پرواہکا) کا علاج - کچی بلگری کا گُدا۔ اور تلوں کا گُدا۔ دونوں ہموزن لیکر ان سے دہی کی کھٹی بلائی کو سِدّھ کر کے کھل گھرت ملا کر استعمال کریں۔ تو پرواہکا روگ دور ہو جاتا ہے۔

دیگر مرچ سیاہ۔ دھنیا۔ زیرہ۔ املی۔ کچور۔ بڑ نمک۔ انار گل دھاوہ۔ پاڑھا۔ ترپھلا۔ پنچ کول۔ جوکھار۔ کیتھ۔ آم کی گٹھلی کا گودا۔ جامن کا گودا۔ اجوائن ہر ایک ایک حصہ۔ اور بلگری چھ حصے ان سب ادویات کو پیس کر دہی۔ مونگ کے یُوش۔ گڑ اور گھی نیز تیل کے ساتھ پکائی ہوئی کھل کو اپراجِیت کہتے ہیں۔ یہ اپراجیت حرارت ہاضمہ کو بڑھاتی ہے۔ کھانے کو ہضم کرتی ہے۔ قابض ہوتی ہے۔ کھانے کی خواہش بڑھاتی اور پیچش کو دور کر دیتی ہے۔

دیگر - بیر۔ کچی بل گری۔ شالی چاول۔ جَو۔ مونگ۔ اُرد۔ اور تل ان سب کے گُندے ملا کر ملے ہوئے گھی اور تیل میں بھُون کر پھر دہی اور انار کے رس کی کھٹائی ڈال کر دھانیہ یُوش تیار کر لیں۔ اور اس یُوش کے ساتھ شالی چاولوں کا بھات کھانے کو دیں۔

یا دہی کی ملائی کو گھی اور تیل میں بھون کر گڑ اور سونٹھ ملا کر کھلانیکے

ساتھ کھائیں۔
یا گھی اور تیل میں بُھنی ہوئی مُرا وَینجن (سالن) کے کام میں لائیں۔
یا گھی اور تیل میں بُھنا ہوا گاجر کا یُوش دا ڑم وغیرہ کی کھٹائی ملاکر سالن کے کام میں لائیں۔
یا گھی اور تیل میں بُھنے ہوئے ستوؤں میں تر کُٹا ملاکر استعمال کریں۔
یا گھی اور منڈ ملاکر پکائے ہوئے اُرد کھانے کو دیں۔
یا بکرے یا بھیڑے کے درمیانی جسم کا مانس رس پکاکر چھان لیں۔ پھر اُس میں انار کے رس کی کھٹائی نیز دھنیا اور سونٹھ ڈال کر گھی میں بگھار لیں۔ اس کے ساتھ رکت شالی چاولوں کا بھات کھاکر اوپر سے اِسی کو پی لیں۔ اس طرح سے غذا کھانے پر فضلے کی کمی کی وجہ سے پیدا شدہ پیچش وغیرہ امراض بہت جلد دور ہو جاتے ہیں۔
وِاِل بِلوآدی لیہ۔ کچی بِل گری۔ گُڑ۔ تیل۔ پیپل اور سونٹھ ان سب کو پیس کر ان کا لیہ (لعوق) بنا کر استعمال میں لانے سے ایو کے کوپت ہونے سے پیدا شدہ پیچش اور درد شکم دونوں بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔
دیگر۔ لودھ کی چھال۔ گل دھاوہ۔ اور بیر کے پتوں کو پیس کر اُس میں دہی کی ملائی۔ شہد اور کیتھ کا رس ملاکر نوش کریں۔
اتیسار کے حسب مریض کی باد مخالف اور پاخانہ رُک جائیں سخت درد کے ساتھ پیچش ہوتی ہو۔ اور خون آمیز لیسدار پاخانہ آتا ہو۔ تو ان عوارض کی صورت میں مریض کو خوب شکم سیر کرکے دودھ پلائیں۔

یا گھی اور تیل پلا کر اوپر سے نیم گرم دودھ پلائیں۔

یا ارنڈ کی جڑھ کے ساتھ پکایا ہوا **یا** کچی بل گری کے ساتھ جوش دیا ہوا دودھ پینے کو دیں۔

درد والے آم اتیسار کا علاج۔ دودھ چار پل۔ اور پانی بارہ پل میں مُتھراں ایک پل ڈال کر پکالیں۔ جب پانی جل جائے۔ اور صرف دودھ باقی رہ جائے۔ اُتار کر چھان لیں۔ اس دودھ کے پینے سے درد والا آم اتیسار دور ہو جاتا ہے۔

پپلی آدی چُورن۔ پیپل یا کالی مرچ کو خوب باریک پیس کر پانی کے ساتھ پینے سے بہت دیر سے پیدا ہونے والا مرض پیچش بھی دور ہو جاتا ہے۔

اگر پیچش کے مریض کا جسم دُبلا ہو گیا ہو۔ شکم خشک ہو جائے اور درد رہتا ہو تو اُس کی حرارت ہاضمہ اور جسمانی طاقت کا لحاظ رکھ کر گھی میں جوکھار ملا کے پلائیں۔

تیل کا نسخہ۔ دہی اور سُرا منڈ میں **یا** وش مول کے کاڑھے میں سینڈھا نمک اور پنچ کول کا چورن ملا کر تیل پکا کر استعمال کرنے سے پیچش اور اسہال کی وجہ سے پیدا ہونے والا درد دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ سونٹھ چھ پل۔ پپلا مُول۔ چیتا اور سینڈھا نمک ہر ایک دو دو پل۔ تیل ایک پرستھ اور دہی چار پرستھ ان سب کو ملا کر استعمال کریں۔ تو پیچش اور اسہال سے پیدا ہونے والا درد دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ پاخانے کی روکاوٹ اور درد کو دور کرنے کے لئے ایک طرف

مانس۔ دودھ اور گھی ہیں۔ اور دوسری طرف پینے۔ ملنے اور حقنے کے کام میں لانے سے اکیلے تیل کا استعمال کرنا ہی ان شکایات کو دفع کر دیتا ہے۔

سبب یہ ہے کہ وات کو دور کرنے والی تمام اشیاء میں سے تیل ہی افضل ترین چیز ہے۔ اور بگڑی ہوئی وایُو ہی درد ہوتا ہے۔ اس لئے تیل کے ذریعے وایُو کی خرابی کے دفعیئے پر وایُو سے پیدا ہونے والا درد اور پاخانہ کا روکاؤ بھی دور ہو جاتا ہے۔

پت کف وغیرہ کے بگڑ جانے سے سارے جسم میں پھیلی ہوئی وایُو اپنے اصلی مقام یعنی انتڑیوں میں بکثرت پائی جاتی ہے۔ ایسی حالت میں اگر ضعف ہاضمہ والے اتیسار روگی کو بھی حسب ترکیب تیل استعمال کرایا جائے۔ تو وہ اُس کے دُکھ کو دور کر دیتا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ انتڑیوں کے چکنا ہو جانے سے پیچش رہ ہی نہیں سکتی۔

پاخانے کے زائل ہو جانے سے ماسوائے وات کے باقی دونوں دوشوں کے اپنے اپنے مقام سے ہٹ جانے اور وایُو کے (ناٹک سب سے بڑھکر) رہ جانے پر پرواہکا (پیچش) کا کوئی مریض زندہ نہیں رہ سکتا۔ اگر اُسے اندرونی اور بیرونی (پینے اور ملنے) دونو طرح سے تیل کا استعمال نہ کرایا جائے۔

گھی۔ گُدا شُول (دردِ مقعد) اور گُدا بھرنش (اخراجِ مقعد) میں کولائل اور چانگیری کا رس۔ دہی۔ پسی ہوئی سونٹھ۔ دودھ اور گھی ملا کر حسب ترکیب گھی ملالیں زیادہ رہے۔ کہ کولائل اور چانگیری کا رس گھی سے

چوگنا ڈالنا چاہئے)۔

دیگر۔ مندرجہ بالا بیر وغیرہ کھٹے سو رس نیز دھنیا۔ پیپل۔ شیشہ لون زیرہ اور پنچ کول کے اچھی طرح سے پسے ہوئے نگدے کے ساتھ پکایا ہوا گھی بھی اول الذکر فوائد بخشتا ہے۔

سینہہ وستی۔ دردِ مقعد کی حالت میں وش مُول کے ساتھ پکایا ہوا گھی۔

یا کچور۔ سونف۔ اور کُٹھ کے ساتھ **یا** نج کے ساتھ **یا** چیتے کے ساتھ پکایا ہوا گھی سینہہ وستی کے ذریعے استعمال کئے جانے پر گُدا بھرنش اور گُدا شُول کو بھی دور کر دیتا ہے۔

انوواسن وستی۔ پرواہن۔ گُدا بھرنش (اخراج مقعد)۔ مُوترا گھات اور کٹی گرہ (کمر کے پکڑے جانے) کی شکایات میں شیریں اور تُرش اشیاء سے پکایا ہوا گھی یا تیل انوواسن وستی کے ذریعے استعمال کرنا چاہئے۔

اخراجِ مقعد کی صورت میں مقعد کو تیل لگا کر اور مردُو سویدت کر کے اُسے اندر کی طرف دھکیل دیں۔ یا ایک ایسے چمڑے کے جس کے بیچ میں سوراخ ہو۔ گوپھنا بند باندھ دیں۔

نیز گُدا بھرنش کا علاج۔ مہا پنچ مُول کا کاڑھا اور انتڑیاں نکالا ہوا چوہا دودھ میں ڈال کر پکا لیں۔ اور اسی دودھ کے ساتھ نیز وات کو دور کرنے والی راستا اور ارنڈ وغیرہ ادویات کے نگدے کے ساتھ تیل پکا لیں۔ اور اس تیل کو پینے اور لگانے کے کام میں لائیں۔

پینا چاہئے۔ اگر دوشوں کی زیادتی کی وجہ سے بکری کے دودھ سے فائدہ نہ ہو سکے۔ اور مریض طاقتور ہو۔ تو مسہل دینا چاہئے۔ دُبلے شخص کو مُسہل دینا ٹھیک نہیں ہوتا۔

دیگر۔ اتیسار کا مریض اگر پہلے پاخانہ اور پیچھے خون یا پہلے خون اور بعد میں پاخانہ خارج کرے۔ تو اُسے صرف ڈھاک کے پھلوں کا کاڑھا پلانا چاہئے۔

یا اس کاڑھے میں دودھ ملا کر دیں۔

بعد ازاں سہارتا ہوا گرم دودھ پلائیں۔

فُضلے کے خارج ہو جانے پر اُدر روگ دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ ڈھاک کے پھلوں کے کاڑھے کے برابر ترائمان (بنفشہ) کا کاڑھا پینے سے بھی پیٹ کی صفائی ہو جاتی ہے۔

شول کے لئے انوواسن وستی۔ مندرجہ صدر تراکیب سے فضلات کے اخراج سے پیٹ کی صفائی ہو جانے پر بھی اگر درد ہوتا رہے تو حرارت ہاضمہ کی طاقت کے مطابق فوراً ہی انوواسن وستی کے ذریعے اُس کا علاج کرنا چاہئے۔

انوواسنک گھرت۔ سونٹھ۔ شتاور۔ بل گری۔ ملٹھی اور دودھ کے ساتھ تیل سے چوگنا گھی پکا کر انوواسن وستی کے کام میں لائیں۔

نِکھا وستی۔ اگر مندرجہ بالا انوواسن وستی سے بھی مرض کا دفعیہ نہ ہو۔ تو نِکھا وستی[۱] کا استعمال کرنا چاہئے۔

---

[۱] جو نِکھا وستی قلیل مقدار میں دیجاتی ہے۔ اُسے نِکھا وستی کہتے ہیں۔

پنچ اتیسار کے لئے وستی۔ سیمر کے سبز ڈنٹھلوں کو سبز کُشا سے لپیٹ کر اوپر سے سیاہ مٹی کا لیپ کر دیں۔ پھر اُسے اُپلوں کی آگ میں پکالیں۔ جب مٹی آگ کی حرارت سے خشک ہو جائے۔ تو مٹی کو الگ کر کے سیمر کے ڈنٹھلوں کو کوٹ ڈالیں۔ اور اس میں سے چار تولہ بھر لے کر ایک پرستھ دودھ میں مل کر رکھ دیں۔ پھر اس میں تکر اور ملٹھی کا نگدا۔ نیز گھی۔ شہد اور تیل ملاکر رکھ چھوڑیں۔ اور اسے نروہ وستی کے کام میں لائیں۔ اور نہا دھوکر دودھ یا مانس رس کے ساتھ کھانا کھائیں تو پنچ اتیسار۔ بخار۔ سوج۔ باؤگولہ۔ وات رکت۔ اور سنگرہنی کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ نیز مسہل اور آستھاپن وستی میں دوشوں کے کثرت اخراج کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔

ہر قسم کے اتیساروں کا علاج۔ وتسک آدی گن اور امبشٹا آدی گن کی ادویات نیز شہد ملاکر گُڑا کا کاڑھا پینے سے سب قسم کے اتیسار روگ دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ جس اتیسار میں درد نہ ہو۔ آم بھی نہ ہو۔ حرارت ہاضمہ تیز ہو۔ خون آتا ہو۔ اور بہت پرانا ہو۔ اُس کا علاج پُٹ پاک کے طریق سے کرنا چاہئے۔

رس۔ دِیرگھ وَرِنت کی چھال کا نگدا بناکر اُسے کھنبھاری کے پتوں میں لپیٹ کر اوپر سے مٹی کی تہ چڑھا دیں۔ پھر اسے اُپلوں کی آگ میں پکا کر مٹی کو اُتار دیں۔ اور اُس کا رس نکال لیں۔ اور اس رس میں شہد یا مصری ملاکر نوش کریں۔ تو اتیسار روگ دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ اوپر بتائی ہوئی ترکیب کے مطابق شیر دار درختوں کی چھالوں اور کونپلوں کو پکا کر اُنکے رسوں میں شہد ملا کر نوش کرانا چاہیئے۔

یا شیو ناک کی چھال میں گھی لگا کر گرم پانی کی بھاپ سے پکا کر اُس کا رس نکال لیں۔ اور اُس میں شہد ملا کر مریض کو پلائیں۔ تو کیسا ہی سخت اتیسار روگ ہو۔ بہت جلد دور ہو جاتا ہے۔

پتج اتیسار کے لئے دیگر علاج۔ پتج اتیسار والا جو مریض پت پیدا کرنے والی اشیاء کا استعمال کرتا رہتا ہے۔ اُس کا پت خراب ہو کر پیاس اور بخار والے خونی اسہال نیز خوفناک گُد پاک کی شکایت پیدا کر دیتا ہے۔ ایسی صورت میں پدم۔ اُت پل۔ اور مجیٹھ کے ساتھ پکایا ہوا **یا** موچرس کے ساتھ **یا** سارِوا۔ ملٹھی۔ اور لودھ کے ساتھ **یا** بڑ وغیرہ شیر دار درختوں کے پتوں کے ساتھ پکایا ہوا بکری کا دودھ کھانے پینے اور گُدا کو دھونے کے کام میں لانا چاہیئے۔ اسی طرح مانس رس وغیرہ کھٹائی سے خالی رکھ کر اور گھی ملا کر استعمال کرائیں۔

خونی اسہال کے لئے پیپا۔ بکری کا دودھ ایک حصہ۔ اور پانی نصف حصہ میں نیتر بالا۔ اُت پل۔ اور پرشن پرنی کا رس ڈال کر پکائی ہوئی پیپا پینی چاہیئے۔

یا کھانا کھانے سے پہلے شہد اور مصری ملا کر ماکھن کا استعمال کرنا چاہیئے۔

رکت اتیسار میں خون کے غلبے کا علاج۔ خونی اسہال میں اگر خون کا غلبہ ہو۔ تو بکرے یا ہرن کا خون گھی میں بگھار کر پینا چاہیئے۔ انوپان میں دودھ دیں۔ اور غذا میں دودھ اور دودھ سے نکلا ہوا گھی

تین دن تک دیں۔

یا کپنجل پرندے کا مانس رس پلائیں۔ تو بھی جلدی آرام ہو جاتا ہے

دیگر۔ دودھ کے ساتھ شتاور پیس کر نوش کریں۔

یا شتاور کے ساتھ پکایا ہوا گھی پئیں۔ اور غذا کے طور پر دودھ نوش کریں تو خونی اسہال کو بہت جلد آرام ہو جاتا ہے۔

سنّپاتج اتیسار کا علاج۔ لاکھ۔ سونٹھ۔ پیپل۔ کُٹکی۔ دارہلدی کی چھال اور اِندرجو کے ساتھ پکایا ہوا گھی پییا اور منڈ کے ساتھ نوش کرنے پر تینوں دوشوں والا سخت ترین اتیسار روگ بھی بہت جلد دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ کالی مٹی۔ سنکھ بھسم۔ ملٹھی اور شہد کو چاولوں کے پانی میں ملا کر پینے سے یا چاولوں کے پانی میں شہد ملا ہوا پرینگو پینے سے خونی اسہال دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ کالے تلوں کو کوٹ کر اُن میں پانچواں حصہ کھانڈ ملا لیں۔ اور بکری کے دودھ کے ساتھ نوش کریں۔ تو خونی اسہال کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔

دیگر۔ چاولوں کے پانی میں چندن۔ مصری اور شہد ملا کر پینے سے جلن۔ پیاس۔ غشی اور اخراج خون دور ہو جاتا ہے۔

سوزشِ مقعد وغیرہ کا علاج۔ گُدداہ اور گُدپاک کے لئے ٹھنڈے پری شیک (دھوون) اور ٹھنڈے ہی لیپ مفید ہوتے ہیں۔

خونی اسہال کے لئے پچھا وستی۔جس اتیسار روگ میں تھوڑا تھوڑا کرکے بار بار بہت سا خون درد سمیت خارج ہوتا ہو۔باد مخالف رُک جاتی ہو۔یا مشکل سے خارج ہوتی ہو۔یا نہ ہی نکلتی ہو۔اُس میں پہلے بیان کی ہوئی پچھّا وستی کام میں لانی چاہیئے۔

دیگر۔شیشم اور کچنار کے پتوں کو کوٹ کرانکے ساتھ جَو کا کاڑھا بنالیں اور اُس میں دودھ اور گھی ملاکر پچھّا وستی دیں۔تو پچھل سراد۔گُدا بھرنش اور دردِ پیچش کی شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔نیز اُن شخصوں کو جو زخموں کی وجہ سے لاغر ہو رہے ہوں۔یہ وستی طاقت بخشتی ہے۔

انوواسن وستی۔پر پونڈریک کے رس میں پکے ہوئے گھی کی انوواسن وستی بھی مفید ہوتی ہے۔

خونی اسہال کے لئے لعوق۔جس مریض کے پاخانے کے ساتھ یا پاخانے سے پہلے یا پیچھے خون خارج ہوتا ہو۔اُسے شتناوری گھرت دینا چاہیئے۔

دیگر لعوق۔تازے ماکھن میں آدھا حصہ کھانڈ اور چوتھا حصہ شہد ملاکر چاٹنے سے بھی اول الذکر شکایات دور ہو جاتی ہیں۔لیکن پرہیز کے ساتھ رہنا لازم ہے۔

اُوردَھو رکت کا علاج۔بڑ۔گولر اور پیپل کی کونپلوں کو کوٹ کر ایک دن رات تک گرم پانی میں بھگوئے رکھیں۔پھر اس پانی کو چھان کر اُس میں گھی پکالیں۔اور اُس گھی میں نصف حصہ کھانڈ اور چوتھائی حصہ شہد ملالیں۔اس کے بعد استعمال میں لائیں۔تو پہلے کی مانند فائدہ بخشتا

ہے۔ اور خون خواہ اوپر کی طرف سے خارج ہوتا ہو۔ یا نیچے کی طرف سے۔ اُس کا اخراج بند ہو جاتا ہے۔

کفج اتیسار کا علاج۔ کفج انیسار میں اُن ادویات کا خصوصیت سے استعمال کرنا چاہئے۔ جو وات اتیسار میں آم کے ہضم کرنے کے لئے بیان کی گئی ہیں۔

اگر اس سے بھی مرض کا دفعیہ نہ ہو۔ تو بل گری۔ موتھا۔ ہرڑ اور سونٹھ **یا** بچ۔ واوڑنگ۔ اجوائن۔ دھنیا۔ اور دیودار **یا** پپلامُول دونو قسم کی پیپل اور چیتا۔ ان تینوں نسخوں میں سے کسی ایک کا کاڑھا بنا کر نوش کریں۔ آرام ہو جائیگا۔

دیگر۔ پاڑھا۔ چیتا۔ کُڑا کی چھال۔ پپلامُول۔ کُٹکی۔ سونٹھ۔ بچ اور ہرڑ کا کاڑھا یا چورن کھانے سے کفج انیسار روگ دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ سونچل نمک۔ بچ۔ ترکُٹا۔ ہینگ۔ اتیس اور ہرڑ کا چورن نیم گرم پانی کے ساتھ نوش کرنے سے کفج اتیسار روگ دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ کیتھ کا گودا۔ ترکٹا کا چورن ملا شہد اور کھانڈ ملا کر نوش کریں۔

یا کائپھل میں شہد ملا کر چاٹیں۔ تو اُدر روگ (امراضِ شکم) دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ پیپل اور شہد ملا کر چاٹیں **یا** چیتا ملا کر تکر نوش کریں **یا** کچی بل گری کھائیں۔ تو اُدر روگ جاتے رہتے ہیں۔

دیگر۔ پاڑھا۔ موچرس۔ موتھا۔ گل دھاوہ۔ بلگری اور سونٹھ کا چورن

کھا کر اوپر سے گڑ ملا ہوا تکر نوش کریں۔ تو کشٹ سادھیہ (مشکل العلاج)
اتیسار روگ بھی دور ہو جاتے ہیں۔

کپتھ آشٹک چورن۔ اجوائن۔ پپلامول۔ دارچینی۔ الائچی۔
تیج پات اور ناگ کیسر۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ چیتا۔ نیتر بالا۔ زیرہ۔ دھنیا
اور سونچل نمک سب ہموزن ایک ایک حصہ۔ ورکھشامل۔ گل دھاوہ۔
پیپل۔ بلگری۔ انار اور اجمود ہر ایک تین تین حصہ۔ کھانڈ موخر الذکر
ادویات سے چھ گنی لیکر ان سب کا چورن بنا کر کھانے سے اتیسار۔
سنگر ہنی۔ گھنٹے۔ باؤ گولہ۔ امراض شکم۔ کھانسی۔ دمہ۔ ضعفِ ہاضمہ۔
بواسیر۔ زکام۔ اور اروچی روگ دور ہو جاتے ہیں۔

دارِماشٹک چورن۔ تباشیر ایک تولہ۔ دارچینی۔ الائچی۔
تیج پات اور ناگ کیسر ہر ایک دو دو تولہ۔ اجوائن۔ دھنیا۔ زیرہ۔
پپلامول۔ سونٹھ۔ مرچ۔ پیپل ہر ایک چار چار تولہ۔ انار دانہ بتیس تولہ
اور مصری بتیس تولہ لے کر ان سب کا چورن بنالیں۔ اس کے فوائد بھی
اول الذکر کپتھ آشٹک چورن کے سے ہی ہوتے ہیں۔ اس چورن کا استعمال
واتج اتیسار کے علاج میں بیان کئے ہوئے کھل اور پیبا وغیرہ کھانوں
کے ساتھ کرنا چاہئے۔

کفج اتیسار کے لئے کھل۔ واوڑنگ۔ مرچ سیاہ۔ کیتھ۔ اور
سونٹھ ان سب ادویات کو پیس کر چانگیری۔ تکر یا بیر کے رس کی
کھٹائی ملا کر کھل تیار کریں۔ تو کفج اتیسار روگ دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ کف کے زائل ہو جانے پر گدشول اور گدبھرنش کے بیان

میں بتایا ہوا گھی راج یکھشما کے علاج میں بیان کیا ہوا لاکھشا دی گھرت پل گھرت یا یوا گو اور منڈ ملا ہوا پرانا گھی پلائیں۔

وات کف بندہ کے لئے پچھا وستی۔ وایو اور کف کے رک جانے یا کف کے بکثرت خارج ہونے کی صورت میں بچ۔ بل گری پیپل کٹھ۔ سونف اور نمک ملا کر اول الذکر پچھا وستی دینی چاہیئے۔

کف وات اتیسار کے لئے انوواسن وستی۔ کف وات اتیسار کے لئے بل گری کے تیل کی یا بچ وغیرہ کے پکائے ہوئے اور قدرے گرم گرم تیل کی انوواسن وستی برابر پیتے رہیں۔

کف کی کھشیا (کف کے زائل ہونے) کی صورت میں پرانے اتیسار کی وجہ سے کمزور شدہ مقعد میں وایو ضرور ہی بڑھ جاتی ہے۔ اور یہ بڑھی ہوئی وایو بہت جلد مریض کو ہلاک کر دیتی ہے۔ اس لئے اس کے دفعیہ کی تدابیر فوراً اختیار کرنی چاہئیں۔

وایو کا جوش فرو کرنے کے بعد پت کو اور پت کا جوش فرو کرنے کے بعد کف کو دور کرنے کی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ یا ان تینوں میں سے جو طاقتور ہو پہلے اُسے ہی مغلوب کرنا چاہیئے۔

رنج وخوف سے وایو بہت جلد بگڑ جاتی ہے۔ اس لئے ان سے پیدا ہونے والے اتیسار میں وات کو دور کرنے والی تدابیر عمل میں لائیں۔ نیز رنج وخوف کو دور کرنے کے لئے مسرت خیز اور تسلی بخش کام کریں۔

جب باد مخالف اور پاخانہ مل کے بغیر خارج ہونے لگے۔ اور حرارت ہاضمہ تیز ہو۔ نیز پیٹ ہلکا ہو۔ تو جان لینا چاہیئے۔ کہ اُدر روگ دور ہو گیا ہے۔

دسواں ادھیائے

گرہنی دوش (سنگرہنی) کا علاج

مرض سنگرہنی میں بے ہضمی کا سا علاج کرنا چاہئے۔ اور اتیسار روگ (اسہال) کے علاج کی مانند آم (کچے) دوش کو پکانا چاہئے۔

کھانا کھانے کے وقت ہونے پر جب بھوک جاگ پڑے۔ اور جسم ہلکا ہو۔ تو پنچ کول وغیرہ حرارت ہاضمہ بڑھانے والی ادویات سے پکائی ہوئی پیپا اودن اور یواگر وغیرہ دیں۔ اسی طرح نمکین قلیل المقدار اور لطیف غذا نیز کھانڈو وغیرہ دیگر ہاضم مرکبات استعمال کرائیں۔

سنگرہنی روگ میں اگر آم کی شکایت ہو۔ تو اتیس اور سونٹھ کے ساتھ پکائی ہوئی پیپا میں تھوڑی سی انار کے رس کی کھٹائی ڈال کر پلائیں۔ نیز اتیسار کے علاج میں بیان کئے ہوئے پانی۔ تکرا اور سُرا وغیرہ نوش کرائیں۔

سنگرہنی میں تکر کا استعمال نہایت مفید ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ حرارت ہاضمہ کو بڑھاتا۔ فضلے کو روکتا اور لطیف ہوتا ہے۔ نیز پاک میں میٹھا ہونے کی وجہ سے پت کو بھی خراب نہیں ہونے دیتا۔ کسیلے رس والا۔ تاثیر میں گرم وِکاشی[1] اور خشک ہونے کے سبب کف کے لئے مفید ہوتا ہے

[1] پھیل جانے والا۔

نیز شیریں۔ ترش اور گاڑھا ہونے کی وجہ سے حرارت کے لئے مفید ہوتا ہے۔ تازہ تکر جلن پیدا نہیں کرتا۔

ان مندرجہ بالا صفات کی وجہ سے تکر کا استعمال سنگر ہنی کے لئے نہایت مفید ہوتا ہے۔ لیکن ان خواص کے خلاف گن رکھنے والے تکر کا استعمال ٹھیک نہیں ہوتا۔

سنگر ہنی کے لئے چورن۔ بیر۔ انار۔ ورکھشامل۔ اور چُوکا یہ چاروں کھٹائیاں ایک پرستھ۔ تیر کُٹا تین پل۔ نمک چار پل۔ اور کھانڈ آٹھ پل کا چورن بنا کر ساگ۔ دال۔ روٹی۔ راگ اور کھانڈو وغیرہ میں ملا کر کھائیں۔ تو کھانسی۔ بے ہضمی۔ عدم اشتہائے طعام۔ دمہ۔ امراضِ دل۔ اور درد پسلی وغیرہ امراض جاتے رہتے ہیں۔

(بعض لوگ اول الذکر چاروں کھٹائیوں کی بجائے ورکھشامل۔ امل بیت۔ انار اور بیر بتاتے ہیں)

آم ناشک ادویات۔ سونٹھ۔ اتیس۔ اور موتھا کا کاڑھا یا گرم پانی کے ساتھ انہی ادویات کا کنگدا یا گرم پانی کے ساتھ صرف سونٹھ یا ہرڑ کا چورن یا گرم پانی یا شراب کے ساتھ بچ آدی گن کی ادویات کے چورن میں سیندھا نمک ملا کر کھائیں۔ تو آم کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔

آم پریش کا علاج۔ ناہضم شدہ یا پیچش کی علامات والا پاخانہ خارج ہونے کی صورت میں بِڑ نمک پیس کر انار کے پانی کے ساتھ نوش کرنا چاہئے۔

اگر کف اور وایُو آم دوش سے ملی ہوں۔ اور پیٹ میں درد ہو رہا ہو۔ تو نیم گرم پانی کے ساتھ بل گری۔ چیتا اور سونٹھ کھائیں۔

اگر تے۔ امراضِ دل۔ اور دردِ شکم کی شکایت ہو۔ تو اِندر جوَ۔ ہینگ۔ اتیس۔ بچ۔ سونچل نمک۔ اور ہر ڑ گرم پانی کے ساتھ نوش کریں

پپلی آدی چُورن ۔پیپل۔ سونٹھ۔ پاٹھا۔ سارِوا۔ کیٹڑی خورد۔ کیٹڑی کلاں۔ چیتا۔ گڑ اسک۔ جوکھار۔ سیندھا نمک۔ سانبھر نمک۔ بِڑ نمک۔ سونچل نمک اور اُدبِھد نمک کا چورن بنا کر۔ دہی۔ سُرا۔ سُرا منڈ گرم پانی یا کانجی کے ساتھ نوش کرنے سے حرارت ہاضمہ بڑھتی ہے۔ اور پیٹ کی وایُو دور ہو جاتی ہے۔

ہاضم گٹکا۔ سیندھا نمک۔ سانبھر نمک۔ بِڑ نمک۔ سونچل نمک اُدبِھد نمک۔ جوکھار۔ سجّی کھار۔ مرچ سیاہ۔ پنچ کول۔ اجوائن اور ہینگ کو بجورے کے رس میں گھوٹ کر گولیاں بنالیں۔ **یا** بیر اور انار کے رس میں گھوٹ کر گولیاں بنائیں۔ اِنکے کھانے سے آم (کچا رس) پک جاتا ہے اور حرارت ہاضمہ تیز ہو جاتی ہے۔

تالیس پتر آدی چُورن۔ تالیس پتر۔ چب اور مرچ سیاہ۔ ہر ایک ایک ایک پل پیپل اور پپلا مُول دو دو پل۔ سونٹھ تین پل۔ دارچینی۔ الائچی تیج پات۔ ناگ کیسر اور خس ہر ایک ایک ایک پل۔ ان سب ادویات کو باریک پیس کر کپڑ چھان کر لیں۔ پھر سب سے تگنا گڑ ملا کر گولیاں باندھلیں۔ اور ان گولیوں کو کھا کر شراب۔ یُوش۔ مانس رس۔ ارشٹ۔ مستو۔ پیبا۔ اور دودھ کا انوپان کریں۔ تو سنگرہنی۔ دردِ پسلی۔ دردِ دل۔ بخار۔ سوج۔

بھُس۔ باؤگولہ۔ مداتنیہ روگ۔ بواسیر۔ پرسیک۔ دمہ اور کھانسی کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

اگر مندرجہ بالا امراض میں پاخانے کی روکاوٹ کی شکایت ہو۔ تو سونٹھ کی بجائے ہرڑ ڈالنی چاہیئے۔

اگر ان امراض میں وات کف کی بجائے پت کا غلبہ ہو۔ تو گڑ کی بجائے چوگنی مصری ملا کر گولیاں بنانی چاہئیں۔

گولیاں بنانے کے لئے گڑ یا مصری ڈالنے کی ترکیب یہ ہے کہ ان کی پہلے چاشنی تیار کر لیں۔ اور اُس چاشنی میں ادویات بالا کا چورن ملا کر گولیاں باندھ لیں۔ اس سے یہ گولیاں نہایت ہلکی ہو جاتی ہیں۔

اوپر جو معالجات بیان کئے گئے ہیں۔ یہ سب آمج سنگرہنی کی حالت میں کئے جانے کے قابل ہیں۔ اب نرامج سنگرہنی کے معالجات بتائے جاتے ہیں۔

واتج سنگرہنی کا علاج۔ واتج سنگرہنی میں آم دوش کے پک جانے کے بعد پنچ کول وغیرہ حرارت ہاضمہ کو بڑھانے والی ادویات سے پکایا ہوا تھوڑا گھی دینا چاہیئے۔ اس طرح حرارت ہاضمہ کے تھوڑا سا بڑھ جانے پر بھی اگر پاخانے۔ پیشاب اور باد مخالف میں روکاوٹ پیدا ہو جائے۔ تو دو تین دن تک سنیہن کر کے اور سنیہ سوید دیکر نردہن وستی دینی چاہیئے۔ بعد ازاں وایُو کے جوش کے فرو ہو جانے پر ارنڈ کے تیل یا کھشار ملائے ہوئے تیلوک گھرت کا وریچن دیکر اپنے مقام سے ہلے ہوئے دوش کو نکال دیں۔

انوواسن وستی۔ مرض سنگرہنی میں ویرچن وغیرہ کے ذریعے سے پیٹ کی صفائی ہو جاتی ہے۔ اور پیٹ کے صاف اور خشک ہو جانے پر پاخانے میں رکاوٹ ہو جاتی ہے۔ اس لئے ایسے مریض کو سونٹھ وغیرہ اور ورکھشامل وغیرہ ہاضمہ افزا نیز کُٹھ۔ راسنا وغیرہ وات کو دور کرنے والی ادویات سے پکائے ہوئے تیل کے ذریعے سے انوواسن وستی دینی چاہیئے۔ اسی طرح نروہن۔ ویرچن اور انوواسن کے بعد اُسے ہلکی غذا کھلا کر گھی کا استعمال کرانا چاہیئے۔

گھرت۔ پنچ کول۔ ہرڑ۔ ترکُٹا۔ پیپلا مُول۔ سیندھا نمک۔ راسنا جوکھار۔ سجّی کھار۔ زیرہ۔ واوڑنگ۔ اور کچور کا چورن۔ اور بجورے و ادرک کا رس۔ سوکھی مولی۔ بیر۔ چُوکا اور انار کا کاڑھا۔ تکر۔ مستو۔ سُرا۔ منڈ۔ سَوویر۔ تُشودک۔ اور کانجی سے پکایا ہُوا گھی حرارت ہاضمہ کو بہت بڑھا دیتا ہے۔ درد شکم۔ بائوگولہ۔ امراض شکم۔ دمہ۔ کھانسی۔ اور وات کف کو دور کر دیتا ہے۔

دیگر گھرت۔ بجورے کے رس میں پکایا ہوا گھی بھی پلانے کے لئے بہت کار آمد ہوتا ہے۔

مالش کے لئے تیل۔ پنچ کول وغیرہ ادویات سے پکایا ہُوا تیل مالش کے کام آتا ہے۔ اور اس کے ملنے سے سنگرہنی کا مرض دور ہو جاتا ہے۔

پنچ کول آدی چُورن۔ پنچ کول وغیرہ ادویات کا چُورن سُہلتے ہوئے گرم پانی کے ساتھ بھانکنے سے کف سے گھری ہوئی وائیو۔ اور آم دوش والا

یا وات کی زیادتی والا کف دور ہو جاتا ہے۔

پتج سنگرہنی کا علاج۔ نہایت رقیق ہونے کی وجہ سے پت حرارت ہاضمہ کو بجھا دیتا ہے۔ اس لئے پت کو قے یا اسہال کے ذریعے خارج کر کے کڑوی۔ ہلکی۔ قابض۔ ہاضمہ افزا اور اُدِواہی ادویات نیز تُرش اشیاء کے چُورن اور کڑوی ادویات سے پکائے ہوئے سنیہہ سے حرارت ہاضمہ کو بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

پتج سنگرہنی ناشک چورن۔ پٹول۔ نیم۔ ترائینتی۔ کُٹکی۔ چرائتہ۔ پت پاپڑا۔ کڑا اسک۔ اِندر جو۔ مُوروا۔ میٹھے سہانجنے کے بیج۔ بچ۔ دار ہلدی کی چھال۔ پدماک۔ خس۔ اجوائن۔ موتھا۔ چندن۔ سوراشٹر دیس کی مٹی۔ اتیس۔ ترکُٹا۔ دارچینی۔ الائچی۔ تیج پات۔ اور دیودارو۔ ان سب کا چورن شہد۔ شراب یا پانی کے ساتھ کھانے سے امراضِ دل بھُس۔ سنگرہنی۔ باؤگولہ۔ دردشکم۔ عدم اشتہائے طعام۔ بخار۔ یرقان سنپات اور امراضِ دہن جلتے رہتے ہیں۔

دیگر چورن۔ چرائتہ۔ کُٹکی۔ موتھا۔ ترکُٹا اور اِندرجو ہر ایک ایک ایک حصہ۔ چیتا دو حصے۔ اور کُڑا اسک سولہ حصہ۔ ان سب کا چورن بنا کر گُڑ کے ٹھنڈے شربت کے ساتھ کھانے سے سنگرہنی۔ باؤگولہ یرقان۔ بخار۔ بھُس۔ پرمیہہ۔ عدم اشتہائے طعام۔ اور اتیسار روگ جلتے رہتے ہیں۔

ناگر آدی چورن۔ سونٹھ۔ اتیس۔ موتھا۔ پاٹھا۔ بلگری۔ رسونت کُڑا اسک۔ اِندر جو۔ کُٹکی اور گل دھاوہ۔ ان سب کا چورن شہد اور

چاولوں کے پانی کے ساتھ کھانے سے پتج سنگرہنی۔ پیچش۔ بواسیر۔ دردِ مقعد اور خون کی خرابیاں دور ہو جاتی ہیں۔

چندن آدی گھرت۔ صندل سُرخ۔ پدماک۔ خس۔ پاڑھا۔ مُوروا۔ شیوناک۔ بچ۔ ساروا۔ شیاما لتا۔ سپت پرنی۔ اڑوسہ۔ پٹول۔ گولر۔ پیپل۔ بڑ۔ پاکر۔ بیت۔ کُٹکی۔ ہرڑ۔ مُوتھا۔ اور نیم ہر ایک دو دو پل لیکر انہیں ایک درون پانی میں پکائیں۔ جب چوتھائی باقی رہ جائے۔ تو چھان کر اس کاڑھے میں ایک پرستھ گھی نیز چرائتہ۔ اِندر جو۔ کھشیر کاکولی پیپل۔ اور اُت پل کا نُگدا ڈال کر پکالیں۔ اس گھی کو پتج سنگرہنی میں پلانا چاہئے۔

نیز کوڑھ کے علاج میں بیان کیا ہوا تِکتک گھرت اور مہا تکتک گھرت بھی اس مرض میں استعمال کیا جاتا ہے۔

کفج سنگرہنی کا علاج۔ کفج سنگرہنی میں پہلے تیز ادویات سے قے کرائیں پھر چرپری۔ کھٹی۔ نمکین اور کھاری ادویات سے بہ ترتیب حرارت ہاضمہ کو تیز کرنے کی کوشش کریں۔

کفج سنگرہنی کے لئے پییا۔ پنج کول۔ ہرڑ۔ دھنیا۔ پاڑھا۔ گندھ پتر اور بجورے کی کونپلوں سے پکائی ہوئی پییا کفج سنگرہنی میں استعمال کرانی چاہیئے۔

کفج سنگرہنی کے لئے آسو۔ مہوا کے پھول ایک درون۔ واوڑنگ نصف درون۔ چیتا ایک چوتھائی درون۔ بھلاوہ ایک آڑھک اور مجیٹھ آٹھ پل کو تین درون پانی میں پکالیں۔ تیسرا حصہ پانی باقی

رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں۔ اور ٹھنڈا ہو جانے پر نصف آڑھک شہد ملا دیں۔ اور مٹی کے ایک گھڑے کے اندر کی طرف الائچی۔ بھے۔ اگر اور صندل کا باریک پسا ہوا لیپ کر کے سُکھا کر اُس میں اول الذکر شہد ملے کاڑھے کو ڈال دیں اور منہ بند کر کے ایک مہینہ تک رکھا رہنے دیں۔

اس آسو کے استعمال سے گرہنی کی قوت قائم ہو جاتی ہے۔ نیز شوش روگ۔ کوڑھ کلاس روگ اور پر میہ روگ دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ مہوا کے پھول ایک سیر میں دو سیر پانی ڈال کر پکا لیں۔ جب نصف پانی باقی رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ پھر اس میں ایک چوتھائی شہد ملا کر اول الذکر آسو کی طرح مٹی کے ایک گھڑے میں الائچی وغیرہ ادویات کا لیپ کر کے اور سُکھا کر اُس میں یہ کاڑھا بھر دیں۔ اور ایک مہینے تک رکھا رہنے دیں۔ تو اُس کے پینے سے سب قسم کی سنگرہنی رفع ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کے اثنائے استعمال میں باپرہیز رہنا چاہئے۔

دیگر آسو۔ اوپر بیان کی ہوئی ترکیب کے مطابق داکھ۔ گنا اور کھجور کے آسو تیار کر کے پینا بھی اول الذکر فوائد بخشتا ہے۔

اگر ان کا سورس نہ ملے۔ تو کاڑھا بنا لینا چاہئے۔

سنگرہنی کے لئے کھشار۔ ہینگ۔ کُٹکی۔ بچ۔ اتیس۔ اندر جَو گوکھرو۔ پنچ کول۔ ہر ایک ایک کرش۔ پانچوں نمک ایک ایک پل گھی اور تیل دو دو کڑوا۔ دہی دو پرستھ۔ کوٹنے والی اشیاء کو کوٹ کر

ملاکر مدہم آگ پر رکھ کر پکائیں ۔جب سارا رس جذب ہو جائے ۔تو اسے ایک گھڑے میں بھر کر ایسی طرح سے جلائیں ۔کہ دھؤاں باہر نہ نکلنے پائے پھر اسے پیس لیں ۔اور ایک تولہ گھی میں ملاکر نوش کریں ۔جب یہ ہضم ہو جائے ۔تو میٹھی اغذیات کھائیں ۔تو وات کف سے پیدا ہونے والے سب امراض وِش روگ اور ستیوگ وِش سمبندھی روگ بھی دور ہو جاتے ہیں ۔

دیگر کھشار ۔چرائتہ ۔ہرڑ ۔کٹکی پٹول ۔نیم ۔اور پت پاپڑا لے کر اِن ادویات کو جلاکر بھنیس کے پیشاب کے ساتھ پینے سے حرارت ہاضمہ بڑھ جاتی ہے ۔

دیگر کھشار ۔ہردو ہلدی ۔بچ ۔کُٹھ ۔چیتا ۔کُٹکی اور موتھا کو جلاکر کھشار بنالیں ۔اور بکری کے پیشاب کے ساتھ نوش کریں ۔تو حرارت ہاضمہ بڑھ جاتی ہے ۔

ڈ ٹکا ۔تھوہر کی ٹہنی چار پل ۔سیندھا نمک ۔سونچل نمک اور بڑ نمک تین تین پل ۔پکا ہُوا سوکھا بینگن ایک کُڑو ۔آک آٹھ پل ۔اور چیتا دو پل ۔ان سب کو جلاکر بینگن کے رس میں گھوٹ کر گولیاں بنالیں اور کھانا کھانے کے بعد ان گولیوں کو کھایا کریں ۔تو کھائی ہوئی غذا بہت جلد ہضم ہو جاتی ہے ۔نیز کھانسی ۔دمہ ۔بواسیر ۔ہیضہ ۔زکام اور ہردے روگ دور ہو جاتے ہیں ۔

ماتو لنگ آدی چورن ۔بجورا ۔کچور ۔راسنا ۔ترکٹا ۔ہرڑ ۔جوکھار سجی کھار ۔اور پانچوں نمکوں کا چورن نیم گرم پانی کے ساتھ پھانکنے سے

طاقتِ جسمانی ۔ خوبصورتی اور حرارت ہاضمہ بڑھ جاتی ہے ۔

گھرت ۔ وات پِت کفج سنگرہنی میں اول الذکر بجورا وغیرہ اشیاء کے ذریعے پکایا ہوا گھی **یا** پر میہہ کے علاج میں بیان کیا ہوا دھانونتر گھرت **یا** راج یکھشما کے علاج میں بیان کیا ہوا کھٹ پل گھرت **یا** بائوگولہ کے علاج میں بیان کیا ہوا بھلّاتک گھرت **یا** امراضِ شکم کے علاج میں بیان کیا ہوا ابھیا گھرت حسب مرض استعمال کرانا چاہیئے ۔

دیگر ۔ بڑ نمک ۔ سیاہ نمک ۔ کھاری نمک ۔ سجّی کھار ۔ جو کھار ساتلا ۔ کٹیری اور چیتا اِن ادویات کو ایک ہی برتن میں رکھ کر جلائیں پھر اس راکھ کے پانی میں ایک آڑھک گھی پکا کر مقدار کے مطابق کھائیں ۔ تو حرارتِ ہاضمہ کی قوت بڑھ جاتی ہے ۔

سنپات سنگرہنی کا علاج ۔ سنپات سنگرہنی میں مریض کے دوش کی طاقت کے مطابق قے ۔ مسہل ۔ آستھاپن ۔ انوواسن اور نسیہ کرم وغیرہ کو کام میں لانا چاہیئے ۔ لیکن سنگرہنی میں نسیہ کرم کا عموماً کوئی کام نہیں پڑتا ۔

یہاں تک چار قسم کی سنگرہنی کا علاج بیان کیا گیا ہے ۔ اب دوشوں اور حالت کے مطابق ضعف ہاضمہ کا علاج بیان کیا جاتا ہے ۔

پرسیک کا علاج ۔ پرسیک کی دو قسمیں ہیں ۔ وات اور کفج ۔ ان میں سے ضعف ہاضمہ والے مریض کے کف کے بگڑ جانے کی وجہ سے پیدا ہونے والے پرسیک میں ضعف ہاضمہ کے دفعیئے کے لئے خشک اور کڑوی ادویات کا استعمال کریں ۔ لیکن گھی یا میٹھی ۔ کھٹی ۔

اور نمکین اشیا کا استعمال نہ کرنا چاہئے۔
اگر ضعف ہاضمہ کے ساتھ دُبلاپن بھی ہو۔ تو کف کے بڑھانے کے لئے پر یائے گرُم کے طریق کے مطابق مرغن اور خشک تدابیر عمل میں لائیں۔ یعنی مرغن کے بعد خشک اور خشک کے بعد مرغن تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔ اگر کف کے غلبے والے لاغر اور خشکی والے مریض کا صرف خشک ہی علاج کیا جائیگا۔ تو لاغری بڑھ جائیگی۔ اور اگر صرف مرغن تدابیر ہی عمل میں لائی جائینگی۔ تو کف بہت بڑھ جائیگی۔
لاغر اور دُبلے جسم والے مریض کے کف اُدرے میں پنچ کول وغیرہ ہاضم ادویات گھی ملا کر دینی چاہئیں۔
پت کے غلبے والے ضعف ہاضمہ کے مریض کو میٹھی اور کڑوی ہاضمہ افزا ادویات ملا کر استعمال کرائیں۔
وات کے غلبے والے ضعف ہاضمہ کے مریض کو کھٹی اور نمکین اشیا سے ملی ہوئی چکنائی دینی چاہئے۔
کمزور حرارت ہاضمہ کو بڑھانے کے لئے چکنائی سب سے اچھی دوائی ہے۔ اس لئے دوش کی مخالف ادویات سے پکایا ہوُا سنیہ بالخصوص مفید ہوتا ہے۔ اور سنیہ سے تیز ہوئی ہوئی حرارت ہاضمہ ثقیل غذا کے کھانے سے بھی بجھ نہیں سکتی۔
گھرِت پر لوگ۔ حرارت ہاضمہ کے مدہم ہو جانے کی وجہ سے کف کے زائل ہو جانے پر جس مریض کا پکا ہوُا مل بھی شتھل (ڈھیلا) ہو جاتا ہے۔ اُسے سیندھا نمک اور سونٹھ ملا کر تھوڑا تھوڑا گھی پینا

چاہئے۔ ایسا کرنے سے سمان وایو اپنے راستے پر آکر اور اپنی ڈیوٹی پر مستعد ہوکر حرارت ہاضمہ کو مشتعل کر دیتی ہے۔ کیونکہ حرارت ہاضمہ کو مشتعل کرنا اِسی سمان وایو ہی کا کام ہے۔

دیگر۔ جس شخص کا پاخانہ سخت ہونے کی وجہ سے بمشکل خارج ہوتا ہے۔ اُسے پانچوں نمک مِلا ہُوا گھی پلا کے غذا کھلانی چاہیئے تاکہ گھی اوپر کو نکلنے سے رُک جائے۔

خشکی کی وجہ سے حرارت ہاضمہ کے ضعیف ہو جانے کی صورت میں حرارت ہاضمہ کو تیز کرنے والی ادویات سے ملا ہوا گھی یا تیل پلانا چاہیئے۔

اگر حرارت ہاضمہ کے ضعف کی وجہ سنیہہ پان ہو۔ تو کھشار۔ چورن آسو اور ارشٹ پلائیں۔

اُدا ورت سے پیدا ہونے والے ضعف ہاضمہ میں نروہن اور سنیہن وستیوں کا استعمال کرنا چاہیئے۔

دوشوں کی کثرت سے پیدا ہونے والے ضعف ہاضمہ میں قے اور مُسہل سے اندرونی صفائی کرکے پیپا وغیرہ کا استعمال کرائیں۔

بیماری کے دور ہو جانے پر بھی اگر حرارتِ ہاضمہ ضعیف رہے تو گھی پلانے سے وہ تیز ہو جاتی ہے۔

اگر سفر کرنے۔ فاقہ کشی اور لاغری کی وجہ سے حرارت ہاضمہ ضعیف ہو رہی ہو۔ تو یواگو کے ساتھ گھی پلانا چاہیئے۔ کیونکہ اثنائے غذا میں پیا ہُوا گھی طاقت بڑھاتا۔ ترو تازگی بخشتا اور حرارت ہاضمہ کو تیز کرتا ہے

اگر مریض بہت دنوں سے بیمار ہو رہا ہو۔ اور اُس لمبی بیماری کی وجہ سے اُس کی حرارت ہاضمہ ضعیف ہو گئی ہو۔ نیز وہ دُبلا اور لاغر ہو رہا ہو تو اُسے گوشت خور پرسہ جانوروں کا مانس انار کی کھٹائی ملا کر کھانے کے ساتھ کھلانا چاہیئے۔ کیونکہ پرسہ جانوروں کا مانس رس ہلکا۔ گرم اور اندرونی صفائی کرنے والا ہوتا ہے۔ اس لئے حرارت ہاضمہ کو بہت جلد تیز کر دیتا ہے۔ نیز وہ مانس کو بڑھا دیتا ہے۔ اس لئے بہت جلد طاقت بخشتا ہے۔

سنیہہ۔ آسو۔ سُرا۔ ارشٹ۔ چُورن۔ کاڑھوں اور مفید اغذیات کے حسب مناسب استعمال سے جسم اور حرارت ہاضمہ دونوں کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ جس طرح مرغن اشیا سے ملی ہوئی شمی اور کھدر وغیرہ کی لکڑیوں میں آگ بہت جلد پھیل جاتی ہے۔ ویسے ہی مرغن اور مفید اغذیات کے کھانے سے حرارت ہاضمہ تیز اور قائم ہو جاتی ہے۔

فاقہ کشی یا بسیار خوری سے حرارت ہاضمہ اس طرح زائل ہو جاتی ہے۔ جیسے بیرونی آگ ایندھن نہ ملنے یا تھوڑی آگ بہت سا ایندھن ڈال دینے سے بجھ جاتی ہے۔

علاج۔ کف کے زائل ہو جانے پر جب پت اپنے مقام یعنی معدے میں بڑھ کر اور وایُو سے مل کر حرارت ہاضمہ کو بہت تیز کر دیتا ہے تب وایُو سے مشتعل ہوئی ہوئی آگ کھائی ہوئی غذا کو ہضم کر کے اور کچھ نہ ملنے کی وجہ سے تمام دھاتوؤں کو پکا کر اور اوج دھاتو کو زائل کر کے بہت جلد انسان کو ہلاک کر دیتی ہے۔ تیز حرارت ہاضمہ والا شخص کھانا

کھا کے تندرست ہو جاتا ہے۔ اور کھانے کے ہضم ہو جانے پر اُپ تپت (گرم) ہو جاتا ہے۔ نیز ایسے شخص کو پیاس۔ کھانسی۔ جلن اور موہ (غفلت) وغیرہ امراض آگھیرتے ہیں۔ ایسے شخص کی تیز حرارت ہاضمہ کو دور کرنے کے لئے ثقیل۔ مرغن۔ مند۔ رقیق۔ سرد اور ستھرا اشیا کا استعمال کرنا چاہئے۔ جیسے روشن آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے۔

اجیرن (بے ہضمی) کے مریض کو بھی بار بار کھانا کھلانا چاہئے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ کھانے کے نہ دینے سے وہ مر ہی جائے۔ جیسے کہ ایندھن کے نہ ملنے سے آگ بجھ جاتی ہے۔ بہت تیز ہاضمہ کی شکایت والے مریض کو کھچڑی۔ کھیر۔ مرغن اشیاء۔ میٹھی۔ گڑ کے بنے پدارتھ آبی اور رطوبت پسند جانوروں کے گوشت۔ سوئر وغیرہ چربی والے جانوروں کے مانس بالخصوص نرم مچھلیاں۔ یا گہرے پانی کی مچھلیاں کھانے کے کام میں لانی چاہئیں۔

زیادہ چربی والے مینڈھے کا گوشت کھانا بھی اُس کے لئے مفید ہوتا ہے۔

بہت تیز ہاضمہ کے شاکی کو بہت پیاس لگنے پر موم ملا ہوا دودھ یا گھی پلانا چاہئے۔

یا بہت گھی ڈال کر دودھ میں ملا ہوا گیہوں کا آٹا یا ماسوائے تیل کے دیگر چکنائیوں والا رطوبت پسند جانوروں کا مانس رس یا ترُبد سیاہ اور ترُبد سفید کے ساتھ پکائے ہوئے دودھ کا مُسہل دیں یا پت کو دور کرنے والی کھیر بار بار کھائیں۔

وہ تمام اشیاء بھی جو ثقیل ۔میدا پیدا کرنے والی اور کف بڑھانے والی ہیں ۔اس شکایت میں استعمال کرائی جا سکتی ہیں ۔نیز کھانا کھا کر دن کے وقت سونا بھی اس شکایت کے لئے اچھی تدبیر ہے ۔

تیز حرارت ہاضمہ پہلے کھائی ہوئی غذا کو ہضم کرتی ہے ۔اور غذا کے نہ ملنے پر وات وغیرہ دوشوں پھر رس اور خون وغیرہ دھاتوؤں کو بھسم کر دیتی ہے ۔اور جب دوشوں اور دھاتوؤں کا خاتمہ ہو جاتا ہے تو زندگی کو بھی ہلاک کر ڈالتی ہے ۔

متضاد اغذیات ۔کروندا ۔دہی ۔سرسوں ۔پھانت ۔سوکھا گوشت ۔اُگا ہوا اناج ۔کچی مولی اور کچ بہہ سوبھاؤ ورُدھ (متضاد تاثیر رکھنے والی) اشیاہیں دودھ ۔کھٹائی ۔رطوبت پسند جانوروں کا گوشت ۔اور اُردو سینوگ ورُدھ (ملانے میں متضاد اثر رکھنے والی) اشیاہیں ۔

جو شخص ان سوبھاؤ ورُدھ ۔سینوگ ورُدھ ۔ماترا ورُدھ ۔کال ورُدھ اور پاتر ورُدھ اغذیات کو بے تامل کھا کر زندہ رہتا ہے ۔اُس کی زندگی اُس کی حرارت ہاضمہ کی طاقت کی بدولت ہوتی ہے ۔ اس لئے ہر طرح سے حرارتِ ہاضمہ کی حفاظت رکھنی چاہئے ۔کیونکہ اس کے زائل ہو جانے سے انسان مر بھی جاتا ہے ۔ اور اس میں خرابی آ جانے سے انسان کئی قسم کی خرابیوں میں مبتلا بھی ہو جاتا ہے ۔اگر حرارت ہاضمہ درست ہو تو انسان تندرست بھی رہتا ہے ۔اور لمبی عمر بھی پاتا ہے ۔

گیارھواں ادھیائے

موتراگھات کا علاج

واتج موتراگھات کے لئے سویدن کرم (پسینہ دینا) واتج موتراگھات کی شکایت میں ناف کے نیچے کے حصے میں بلا تیل وغیرہ وات کو دور کرنے والی اشیاء سے مالش کر کے اچھی طرح سے پنڈ سوید۔ پری شیک اور اوگاہن کی ترکیبوں کے مطابق پسینہ دینا چاہیئے۔

شول ناشک (درد دور کرنے والا) تیل۔ دش مول۔ کھریٹی۔ ارنڈ۔ شت مولی۔ سانٹھ۔ کُلتھی۔ بیر۔ صندل سُرخ۔ مُرغ سانٹھ اور پاکھان بھید کے کاڑھے اور نُگدے کے ساتھ تیل۔ گھی یا سُوّر کی چربی یا گھگّو کی چربی پکا کر پانچوں نمک ملا کے کھائیں۔ تو موتراگھات کا درد دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ موتراگھات کے دفعیئے کے لئے اول الذکر دش مول وغیرہ ادویات کا کھانے اور پینے میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

نیز مرغن پھلوں (ناریل اور اخروٹ وغیرہ) میں تکریا کانجی کی کھٹائی اور بہت سا سینہ ڈال کر پنڈ سوید اور اُپ ناہ سوید کے کام میں لائیں (بعض لوگ مرغن پھلوں کی بجائے لفظ تیل پھل سے جس کا یہ ترجمہ ہے۔ تل مراد لیتے ہیں)۔

مدیہ پان۔ مُوترا گھات کے درد کے دفعیٔے کے لئے بہت سا کالا نمک ڈال کر شراب پینا چاہئے۔

پتج موترا گھات کا علاج۔ ٹھنڈے سینک۔ ٹھنڈے لیپ اور ٹھنڈے اوگاہنوں کے کام میں لانے سے پتج موترا گھات دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ شتاور۔ گوکھرو۔ ودار ی کند۔ کسیرو اور ترن پنچ مُول کا کاڑھا بنا کر شہد اور کھانڈ ملا کر پینے سے پتج موترا گھات روگ دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ پاکھان بھید۔ تخم کھیرا۔ کُسنبے کے بیج اور کیسر کا نگدا۔ داکھ کے رس کے ساتھ کھانے سے سب قسم کے مُوترا گھات روگ دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ ککڑی کے بیج۔ ملٹھی اور دار ہلدی کا نگدا چاولوں کے پانی کے ساتھ نوش کریں۔ یا داکھ کا نگدا باسی پانی کے ساتھ نوش کریں تو پتج موترا گھات روگ دور ہو جاتا ہے۔

کفج موترا گھات کا علاج۔ دمن (قے) سویدن (پسینہ)۔ تیز گرم اور جریری اغذیات جَو کے بنے ہوئے کھانے کے قابل پکوان۔ جَو کھار اور گھول کفج موترا گھات کے لئے مفید ہوتے ہیں۔

دیگر۔ الائچی خورد۔ مدیہ (شراب) میں پیس کر نوش کریں۔ یا الائچی کو آملے کے رس کے ساتھ کھائیں یا سارس کی ہڈی۔ گوکھرو۔ الائچی۔ اور ترکُٹا کا چورن شہد اور گوموتر ملا کر نوش کریں یا کیٹری کے

رس میں شہد ملاکر پئیں۔ **یا** کنجے کے بیج باریک پیس کر تنڈ کے ساتھ پھانکیں۔ **یا** گل دھاوہ۔ ساتلا۔ کُڑا سک۔ گلو۔ املتاس۔ کُٹکی۔ الائچی اور کنجا کے کاڑھے میں شہد ڈال کر پئیں۔ **یا** اِنہی ادویات اول الذکر کے ساتھ پکائی ہوئی پییا نوش کریں۔ **یا** مونگے کی بھسم چاولوں کے پانی کے ساتھ پئیں۔ **یا** پاٹلا کی کھشار پانی میں گھول کر سات مرتبہ چھانکر اس کھشار جل میں تیل ڈال کر نوش کریں۔

اولیھ۔ پاٹلا کی کھشار اور جو کھار **یا** نیم کھار اور تِل کھار کو پانی میں گھول کر اُس میں مدرا (شراب) نیز دار چینی۔ الائچی اور کھشار کی مٹی ملاکر پئیں۔ **یا** دار چینی۔ الائچی۔ اور کھشار کی مٹی کو الگ الگ گُڑ کی چاشنی کے ساتھ ملاکر چاٹیں۔

سنپاتک موترا گھات کا علاج۔ الگ الگ دوشوں سے پیدا ہونے والے موترا گھاتوں کے جو معالجات اوپر بیان کئے گئے ہیں۔ مریض کی حالت کا لحاظ رکھ کر وہی سنپاتک موترا گھات میں بھی استعمال کرائے جا سکتے ہیں۔

تھوڑی مدت کے امراض پتھری۔ وات وستی۔ اور وات کنڈلکا میں بھی اول الذکر طریقِ علاج اختیار کرنے کے قابل ہوتا ہے۔

اشمری (پتھری) کا علاج۔ پتھری یا سنگ مثانہ ایک خوفناک بیماری ہے۔ یہ مرض بلاشبہ جم دوت کا بھائی ہے۔ اگر یہ مرض نیا نیا ہو۔ تو اس میں دوائی کام دے جاتی ہے۔ لیکن جب پُرانا ہو کر بڑھ جائے۔ تو دوائی سے کام نہیں نکلتا۔ بلکہ اپریشن کا کرانا ضروری ہوتا ہے۔

اشمری کے پورب روپ کے لئے تدابیر۔ جب پتھری کی علامات قبل المرض ظاہر ہوں۔ تو سنیہن (چکنائی استعمال کرا کے) سویدن (پسینہ دیکر) اور ومن (قے کرا کے) اس کے دفعیٔے کا بندوبست کرنا چاہیئے۔

اشمری میں سنیہن ودھی۔ پاکھان بھید۔ شورا۔ کھاری نمک اشمنتک۔ شتاور۔ برہمی۔ اتی بلا۔ شیوناک۔ خس۔ کنٹک۔ رکت چندن۔ امربیل۔ شاک پھل۔ کیٹیری۔ گنٹھ ترن۔ گوکھرو۔ جَو۔ کلتھی۔ بیر۔ برنا۔ اور نرملی کے کاڑھے میں اُشک[ے] آدی گن کی ادویات کا پرتی واپ دیکر گھی پکالیں۔ اور پتھری کے مریض کو پلائیں۔ تو پتھری دور ہو جاتی ہے

وات اشمری کا بھیدن (پھوڑنا) ارنڈ۔ ہردو کیٹری۔ گوکھرو۔ اور ایکھ سیاہ کی جڑھوں کا نگدا بنا کر میٹھے دہی کے ساتھ نوش کریں تو پتھری ٹکڑے ٹکڑے ہو کر خارج ہو جاتی ہے۔

پتج اشمری کے لئے۔ کُشا۔ کانس۔ سر۔ گُنٹھ۔ اِت کٹ۔ مورٹ۔ پاکھان بھید۔ دابھ۔ وداری کند۔ باراہی کند۔ چولائی کی جڑھ۔ گوکھرو۔ شیوناک۔ پاٹلی۔ پاٹھا۔ صندل سُرخ۔ کورنٹک۔ اور سانٹھ کے کاڑھے میں کھیرا۔ ککڑی اور کُسنبے کے بیج۔ نیل کنول کے بیج۔ ملٹھی۔ اور سلاجیت کا نگدا ڈال کر گھی پکالیں۔ اس گھی کے استعمال سے پتج پتھری ٹکڑے ٹکڑے ہو کر خارج ہو جاتی ہے۔

کفج اشمری کے لئے۔ برنا آدی گن کی ادویات۔ ویرتر آدی گن

ے۱ کھشیر مرتکا۔ سیندھا نمک۔ شلاجیت۔ کسیس ہردو قسم ہینگ اور طوطیا۔

کی ادویات۔ وداری آدی گن کی ادویات - الائچی۔ رینوکا۔ گوگل مرچ سیاہ کُٹھ -چیتا- دیودارو- کھشیر مرتیکا- سیندھا نمک -شلاجیت- کسیس ہر دو قسم -ہینگ اور طوطیلئے سبز لے کر اِن سب کا نگدا بنا کر اُس کے ساتھ گھی کو پکا لیں۔ اس گھی کے استعمال سے کچھ اشمری ٹکڑے ٹکڑے ہو کر باہر نکل جاتی ہے۔

مناسب ادویات سے کھشار- دودھ اور یو اگو وغیرہ کو پکا کر بھی اس مرض کے دفعیئے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

شرکرا روگ کا علاج- کنجا- کنکول -نرملی- شاک پھل اور نیل کنول کے بیجوں کے گرم کاڑھے کو گڑ کے ساتھ نوش کریں۔ تو شرکرا روگ (ریگ مثانہ کا مرض) دور ہو جاتا ہے۔

دیگر- بگلے- اونٹ اور گدھے کی ہڈی- گوکھرو- تال پتری- اجمود- کدمب کی جڑھ -بل گری اور سونٹھ کے نگدے کو (مدیہ (شراب) یا گرم پانی کے ساتھ نوش کر نیسے شرکرا (ریگ مثانہ) کی شکایت رفع ہو جاتی ہے۔

اشمری کے لئے چُورن- تونبی کے بیجوں کا چُورن شہد میں ملا کر کھائیں اور اوپر سے بھیڑ کا دودھ پی لیں۔ اور سات روز تک یہی عمل کریں۔ تو پتھری کی شکایت رفع ہو جاتی ہے۔

اشمری کے لئے کاڑھا- سہانجنے کی جڑھ کا کاڑھا گرم گرم پینے سے پتھری کا مرض دور ہو جاتا ہے۔

اشمری کے لئے کھشار- تِل- اونگا- کیلا- ڈھاک اور جو کا

کھشار بھیڑ کے دودھ کے ساتھ پینے سے شرکرا (ریگ مثانہ) اور اشمری (پتھری) دونو شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔

اگر پتھری اور ریگ مثانہ کی شکایات میں درد بھی ہوتا ہو۔ تو صرف برہمی کی جڑھ کو پیس کر سُرا یا گرم پانی کے ساتھ نوش کریں۔

یا برہمی ڈال کر پکایا ہوا دودھ پئیں۔

یا ہرڑ کی گٹھلی **یا** پنز نواسے پکایا ہوا دودھ پلائیں۔

یا میُور شِکھا کی جڑھ چاولوں کے پانی کے ساتھ نوش کریں اور دودھ کے ساتھ کھانا کھائیں۔

باقی ماندہ موترا گھات روگوں میں اُن معالجات کو حسب ضرورت کام میں لائیں۔ جن کا پہلے ذکر کیا جا چکا ہے۔

سب قسم کے موترا گھات روگوں کا علاج۔ برہت آدی گن کی ادویات ایک ایک حصہ اور گوکھرو دوگنا لیکر انکا کاڑھا بنالیں۔ **یا** اِنکے ساتھ دودھ **یا** گھی پکاکر استعمال کریں۔ تو سب قسم کے موترا گھات روگ دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ دیودارو۔ مُتھراں۔ مُوروا۔ ملٹھی۔ اور ہرڑ میں سے کسی ایک دوائی کو سُرا۔ گھشیر یا پانی کے ساتھ نوش کرنے سے سب قسم کے موترا گھات روگ دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ جوانسے کا رس۔ **یا** ارجن کا کاڑھا **یا** ترپھلا اور سیندھا نمک پیس کر گرم پانی کے ساتھ **یا** کیڑی اور گوکھرو کے کاڑھے کے ساتھ پکایا ہوا یوا گو گڑ کی راب کے ساتھ **یا** ویرتر آدی گن کی ادویات

کے کاڑھے کی بھاونادی ہوئی شلاجیت استعمال کریں۔

دیگر۔ پُرانی شراب پی کر تیز رفتار رتھ یا گھوڑے پر سوار ہو کے چلنے سے ہل چل پیدا ہو کر بھی پتھری نکل جاتی ہے۔

دیگر۔ ویرتر آدی گن کی ادویات کا کاڑھا پیپا اور پانی وغیرہ سب طرح سے کام میں لانا پتھری کے لئے مفید ترین علاج ہے۔ مسہل کے لئے تیلوک گھرت کا استعمال کرنا چاہئے۔

اور وستی کرم کے لئے بالخصوص اُترو ستی کرم (کیتھی ٹر) سب سے اچھا ہوتا ہے۔

شُکر اشمری کا علاج۔ شُکر اشمری میں اُترو ستی (کیتھی ٹر) کے ذریعے مجرائے بول کو صاف کر کے شُکر آشے (اوعیۂ منی) کی صفائی کے لئے طاقت ور شخص کو چاہئے۔ کہ خوب سیر ہو کر تر و تازگی پیدا کرنیوالی اشیاء اور مرغ کا مانس رس نوش کرے۔ اور متوالا بنا دینے والی نازنینوں سے عیش منائے۔

اپریشن کے لئے شاہی اجازت۔ اگر مندرجہ بالا معالجات سے پتھری کے مریض کو آرام نہ آئے۔ تو راجہ سے اجازت لیکر اشمری کے مریض کا اپریشن کرنا چاہئے۔

راجہ سے اجازت لینے کے لئے وید کو اس طرح سے درخواست کرنی چاہئے۔ کہ

"ہے راجن! اشمری روگ میں اپریشن نہ کرنے سے مریض ضرور مر جائیگا۔ اور جراحی میں مہارت رکھنے والے اور تجربہ کار وید کو بھی مریض

کے جینے یا مرنے کا پورا پتہ نہیں ہوتا۔ اس لئے آپ اجازت دیجئے کہ میں فلاں مریض کی پتھری کو اپریشن کر کے نکال دوں۔"

جب راجہ کی طرف سے اُسے اپریشن کی اجازت مل جائے۔ تو مندرجہ ذیل ترکیب کے مطابق مریض کا اپریشن کرے۔

پتھری کے اپریشن کی ترکیب۔ جس مریض کی پتھری نکالنی ہو۔ اُسے سنیہہ کریا سے سنگدھ اور وریچن (مسہل) وغیرہ سے شُدھ نیز لنگھن (فاقہ کشی) وغیرہ سے قدرے لاغر کر کے اور ناف کے نیچے کی طرف پیٹ پر چکنائی کی مالش کر کے پسینہ دیکر نہار پیٹ سوستی واچن آدی کرم کرائیں۔

پھر مریض کو ایک ایسے آدمی کی گود میں کپڑے کے بنڈل پر بٹھا دیں جو زانو تک پاؤں پھیلائے بیٹھا ہو۔ اور مریض کی نشست ایسی ہونی چاہیئے۔ کہ اس کے جسم کا اوپر کا حصہ بلند ہو۔ اس کے بعد مریض کے زانوؤں کو سکیڑ کر کہنی تک سے جائیں۔ اور اُنہیں اُس آدمی سمیت جس کی گود میں مریض بیٹھا ہو ایک کپڑے سے کس کر باندھ دیں۔

بعد ازاں مریض کو تسلی بخش باتوں سے ڈھارس بندھا کر اُس کی ناف کے نیچے کی طرف تیل چپڑ کر اور بائیں طرف سے دبا دبا کر پتھری کو نیچے کی طرف سرکا دیں۔ پھر بائیں ہاتھ کی بڑے بڑے ناخنوں والی ترجنی اور مدھیما انگلیوں کو تیل میں بھگو کر مقعد میں بائیں طرف کی سیون تک داخل کر دیں۔ اور ناف کی بلی کے پاس پہنچا کر پتھری کو مقعد اور آلہ بول کے بیچ میں لے آدیں۔ پھر مثانے کے مقام کو کمزور کر کے دونوں انگلیوں سے

اُس وقت تک دبائیں۔ جب تک کہ پتھری گانٹھ کی مانند اونچی نہ ہو جائے جب وہ اونچی ہو جائے۔ تو سیون کو جَو کے برابر فاصلے پر چھوڑ کر اشمری کے مقام پر نشتر لگا دیں۔ پھر اُس پتھری کو سر پ مُکھ نیتر سے پکڑ کر اس طرح سے باہر نکال لیں۔ کہ وہ ٹوٹنے نہ پائے۔

عورتوں کا مثانہ رحم کے پاس پارشو بھاگ میں ہوتا ہے۔ اس لئے عورتوں کے نیچے کے حصے میں نشتر لگانا چاہئے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو زخم کے سوراخ میں سے پیشاب خارج ہونے لگیگا۔

مثانہ کے پھٹ جانے سے مردوں کو بھی مُوتر سراوی بَرَن ہو جاتا ہے۔ یعنی ایسا زخم جس میں سے پیشاب خارج ہوتا رہتا ہے۔

پتھری نکالنے کی غرض سے جو ایک مرتبہ مثانے میں چیرا دیا جاتا ہے وہ قابل علاج ہوتا ہے۔ لیکن اگر دوسری مرتبہ مثانے کو چیرا دیا جائے تو وہ لا علاج ہوتا ہے۔

اوپر لکھی ہوئی ترکیب کے مطابق پتھری کو نکال کر مریض کو گرم پانی سے بھری ہوئی ناند میں بٹھا دیں۔ ایسا کرنے سے مثانے میں خون نہیں بھر سکیگا۔ اگر ایسا کرنے پر بھی مثانے میں خون بھر جائے۔ تو بڑ۔ گولر اور پیپل وغیرہ شیر دار درختوں کے کاڑھے کی لِنگ میں اُتر وستی دیں بعد ازاں پیشاب کی صفائی کے لئے گُڑ کھلائیں۔ اس کے بعد زخم پر شہد اور گھی لگا کر پیشاب کو صاف کرنے والی اشیاء مثلاً کھیرا۔ ککڑی۔ گوکھرو وغیرہ کے ساتھ پکائی ہوئی یوا گو گھی ملا کر گرم گرم دونو وقت کھلائیں۔ تین دن تک یہ عمل جاری رکھکر پھر دس روز تک بہت

گڑُبلے دودھ کے ساتھ چاولوں کا بھات کھلائیں۔ بعد ازاں بیر اور انار وغیرہ کی کھٹائی ڈال کر جنگلی جانوروں کے مانس رس کے ساتھ چاولوں کا بھات مقدار کے مطابق کھانے کو دیں۔

دس دن تک برَن (زخم) پر سویدن کرم کرتے رہنا چاہیئے۔ لیکن اگر سات روز تک پیشاب اپنے ٹھیک راستے پر نہ آجائے۔ تو اپریشن کے زخم کو آگ سے جلادیں۔ اس طرح پیشاب اپنے ٹھیک راستے پر آجائیگا۔ اس کے بعد میٹھی اشیاء سے مدبّر کی ہوئی اُتروستی دینی چاہیئے۔ زخم کے بھر جانے پر بھی اشمری روگ والے کو چاہیئے۔ کہ برس بھر تک پہاڑ ہاتھی۔ گھوڑے اور درخت وغیرہ پر نہ چڑھے۔ جماع نہ کرے اور پانی میں نہ تیرے۔ پتھری نکالنے کے وقت موتر واہی (پیشاب بہانے والے) اور شُکر واہی (ویرج بہانے والے) سوراخوں کو زخم نہ لگنے دیں۔ نیز مثانہ خُصیوں۔ سیون۔ گدناڑی (امعائے مستقیم) لنگ (قضیب) یونی (فرُج) ان مقامات کا بھی بچاؤ رکھیں۔ کیونکہ ان پر زخم آجانے سے پیشاب کا اخراج۔ سوج۔ درد۔ اور آخر کار موت آگھیرتی ہے۔

بارھواں ادھیائے

پرمیہہ چکتسا

مریض پرمیہہ کی اندرونی صفائی۔ اگر پرمیہہ کی بیماری غالب ہو۔ تو میہہ کی رطوبت کو دور کرنے کے لئے پہلے تے اور مسہل دیں۔ بعدازاں سرسوں۔ نیم۔ دنتی۔ بہیڑا اور کنجا کے تیل سے یا گوکھرو وغیرہ کے تیل سے یا دیگر مناسب ادویات کے ساتھ مدبر کی ہوئی چکنائی سے مریض کو سنگدھ کر کے دیودارو۔ موتھا اور سونٹھ کے نُگدے کا پرتی واپ دیکر آستھاپن وستی دیں۔

اگر تپ وغیرہ کا غلبہ ہو۔ تو نیگرود (بڑ) آدی گن کی ادویات کے کاڑھے میں اوپر بیان کی ہوئی ادویات کا پرتی واپ دیکر آستھاپن وستی دیں۔ اس کے بعد جنگلی جانوروں کے مانس رس کا ترپن دیں۔

پرمیہہ روگ میں اَپ ترپن کرنے سے مُوتر رودھ (احتباس البول) مُوتراگھات اور کھنٹے وغیرہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ پس اِن سے بچاؤ کے لئے "شمن اوشدھیوں" کا استعمال کرنا چاہیئے۔ ورنہ برائے نام بیماری کا بقیہ رہ جانے پر بھی یہ مرض دوبارہ عود کر آتی ہے۔

شمن اَوشدھی۔ جو مریض اندرونی صفائی کے ناقابل ہو۔ اُسے وَمن ویریچن نہ دیں۔ بلکہ سب قسم کے پرمیہہ روگوں میں شمن اوشدھیوں

کا استعمال کرائیں ۔مثلاً حاملہ عورت قے کے ناقابل ہوتی ہے۔ اور بخار کے تازہ گرفتار کو مُسہل دینا اچھا نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں
ہلدی کو آملوں کے رس میں ملا کر اور شہد ڈال کے علے الصبح کھلادیں
یا دارہلدی۔ دیو دارو۔ ترپھلا۔ اور موتھا کا کاڑھا یا چیتا۔ ترپھلا۔
دار ہلدی۔ اور اندرجَو کا کاڑھا یا گلو کا رس یا آملے کا رس بشہد ڈالکر
نوش کرائیں۔

کفج پرمیہہ کے لئے۔ (۱) لودھ۔ ہرڑ۔ موتھا۔ اور کاپھل۔
(۲) پاٹھا۔ واوڑنگ۔ ارجن کی چھال اور دھنیا (۳) خَیر۔ دار ہلدی۔
واوڑنگ اور بچ۔ ان تینوں نسخوں کے الگ الگ کاڑھے بنا کر شہد
ملا کر پینے سے کفج پرمیہہ دور ہو جاتا ہے۔

پتج پرمیہہ کے لئے۔ (۱) خس۔ لودھ۔ ارجن کی چھال اور صندل سُرخ
(۲) پٹول۔ نیم۔ آملہ اور گلو (۳) لودھ۔ نیتر بالا۔ دار ہلدی اور گل دُھاوہ
ان تینوں نسخوں کے الگ الگ کاڑھے تیار کر کے شہد ملا کر پینے سے
پتج پرمیہہ دور ہو جاتا ہے۔
اوپر بیان کئے ہوئے چھٹوں نسخوں کے ساتھ جَو گیہوں کے پکوانوں
نیز کھانے پینے کی دیگر اشیاء کو استعمال میں لائیں۔

واتج پرمیہہ کا علاج۔ وات کے غلبے والے پرمیہہ میں پہلے بیان
کئے ہوئے چھٹوں نسخوں سے گھی یا تیل وغیرہ سنیہہ تیار کر کے کام میں
لائیں۔

پرمیہہ روگی کے لئے غذا کا طریق۔ مریض پرمیہہ کے لئے

جَو کے آپُوپ ۔ ستّو اور باٹی وغیرہ مفید غذائیں ہیں۔

گائے کے گوبر یا گھوڑے کی لید میں سے نکلے ہوئے جووں کو دھوکر اور آپُوپ وغیرہ بناکر کھلانا بھی پرمیہہ کے لئے فائدہ مند ہوتا ہے۔

پرمیہہ روگ کے لئے بانس کے چاول بھی مفید غذا ہیں۔

تِنوار۔ شیاماک وغیرہ ترن دھانیہ۔ مونگ وغیرہ۔ پرانے شالی چاول۔ ساٹھی چاول۔ تل۔ اور سرسوں کی کھل سے بنا ہوا شری کُکٹ نامی کھٹا کھل بھی پرمیہہ کے لئے مفید ہیں۔

کَیتھ۔ تِندُک اور جامن سے بنے ہوئے راگ اور کھانڈو نامی اشربات کڑوے ساگ۔ شہد۔ ترپھلا۔ سوکھے ستّو۔ سیخ پر بُھنا ہوا جنگلی جانوروں کا پری شُشک گوشت۔ اَیَس کرت۔ پُرانا مادھوی شراب۔ ارشٹ۔ آسو۔ پکے رس سے بنا ہوا سیدھُو۔ اَسن آدی سار ورگوں کا کاڑھا۔ کُشا کا پانی اور شہد ملا پانی۔ یہ سب اشیاء پرمیہہ کے لئے مفید ہوتی ہیں۔

ترپھلا کے کاڑھے میں رات بھر جَو بھگو دیں۔ دوسرے دن اُن جووں کو دھوپ میں سُکھاکر ستّو بنالیں۔ اور ان میں شہد ملاکر سیدھو کے ساتھ نوش کریں۔

کف پت پرمیہہ کے لئے۔ سال۔ ساتلا۔ کمپل۔ کُڑا۔ بہیڑا کَیتھ اور روہیڑا کے پھولوں کو باریک کر کے شہد یا آملے کے رس کے ساتھ ملاکر کھلائیں۔ تو یہ کف پت پرمیہہ کو دور کر دیتا ہے۔

پرمیہہ کے لئے تیل وغیرہ۔ گوکھرو۔ ہلدی۔ لودھ۔ خیر سفید۔

بچ - ارجن - پدماک - اشمنتک - نیم - صندل - اگر - اجمود - پٹول - موتھا - مجیٹھ اتیس اور بھلاوہ -

ان سب ادویات کے نگدے کے ساتھ تیل پکاکر استعمال کرنے سے وات کفج پرمیہہ دور ہو جاتا ہے -

پتج پرمیہہ کے لئے - انہی ادویات سے گھی تیار کر کے استعمال کرانا چاہیئے -

ملے ہوئے دوشوں میں ان ادویات کے نگدے گھی اور تیل ملے ہوئے پکاکر کام میں لانے چاہئیں -

دھانونتر گھرت - وش مول - کچور - دنتی - دیودارو - سرخ سانٹھ - تھوہر کی جڑھ - آک کی جڑھ - ہرڑ - بھوکدمب - بھلاوہ - کنجا کی جڑھ - برنے کی جڑھ - پپلا مول - پوہکر مول - ہر ایک دس دس پل - جو - بیر - اور کلتھی ہر ایک ایک پرستھ لے کر سب ادویات سے آٹھ گنے پانی میں ڈال کر آگ پر چڑھا دیں - جب ایک چوتھائی پانی باقی رہ جائے - تو اتار کر چھان لیں - اور اس کاڑھے میں پیپل - پپلا مول - چب بچ - جل بیت - روہش ترن - ترُبد - واوڑنگ - کنپل - بھارنگی - اور بل گری کا کلک نیز ایک پرستھ گھی ڈال کر پکالیں -

یہ گھی سب قسم کی پرمیہہ سے تعلق رکھنے والی پھنسیوں - وش دگون بھس - ودردھی - بائی گولہ - بواسیر - سوج - سوکھا - گرروگ - ادرروگ دمہ - کھانسی - قے - وِردھی - تلی - وات رکت - کوڑھ - جنون اور مرگی کو دور کر دیتا ہے - اور اسے دھانونتر گھرت کہتے ہیں -

رودھر آسو۔ لودھ۔ مُوروا۔ کچور۔ واوڑنگ۔ تگر۔ نکھی۔ کھنسدر موتھا اِندر جو۔ کُٹھ۔ سپاری۔ مالکنگنی۔ اتیس۔ چیتا۔ دونو قسم کا حنظل۔ دارچینی تیج پات۔ الائچی۔ ناگ کیسر۔ چراٹا۔ کُٹکی۔ اجوائن۔ پوہکر مُول۔ پاڑھا۔ پپلامُول۔ چب اور ترپھلا ہر ایک ایک کرش لیکر ایک ہزار چوبیس تولے پانی میں ڈال کر آگ پر چڑھا دیں۔ جب ایک چوتھائی پانی باقی رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ اور ٹھنڈا ہونے پر دو پرستھ شہد ملا کر ایک گھڑے میں بھر کر پندرہ روز تک رکھا رہنے دیں۔ بعد ازاں استعمال میں لائیں۔

اس رودھر آسو کے استعمال سے پرمیہہ۔ بواسیر۔ برص۔ اور موٹاپا دور ہو جاتا ہے۔

اَئیس کرشٹ۔ اَسن آدی گن کی ادویات میں سے ہر ایک بیس بیس پل لیکر آٹھ درون پانی میں پکالیں۔ جب ایک چوتھائی پانی باقی رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ ٹھنڈا ہونے پر اُس میں دو سو پل گُڑ۔ نصف آڑھک شہد۔ اور وتسک آدی گن کی ادویات ہر ایک ایک پل پیسکر ملا دیں۔ پھر ایک گھڑے کے اندر کی طرف شہد ملی ہوئی پیپل لیپ کر اُس میں اول الذکر کاڑھا بھر دیں۔ اُس گھڑے کے چاروں طرف لاکھ پُتی ہوئی ہونی چاہیئے۔ اس گھڑے کو امرت وان (مرتبان) کہتے ہیں۔ پھر گھڑے کے مُنہ کو بند کر کے جَو کے ڈھیر میں دبا دیں۔ بعد ازاں ایک پرستھ لوہے کے بہت پتلے پتلے پترے بنالیں۔ اور ان پتروں کو خیر کی لکڑی کے کوئلوں میں تپا تپا کر اُس مرتبان میں بُجھاتے رہیں۔

اس طرح کرتے کرتے جب لوہے کے پترے ضائع ہو جائیں۔ تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ دوائی تیار ہوگئی ہے۔ اسے اَیَس کرت کہتے ہیں۔ یہ دواء رودھر آسو کی نسبت بھی مفید تر ہوتی ہے۔

پرمیہہ کے لئے اُبٹنا وغیرہ۔ پرمیہہ روگ کے لئے روکھا اور گاڑھا اُبٹنا۔ ورزش۔ شب بیداری۔ کف کو دور کرنے والی اور میدا کو دور کرنے والی ادویات بیرونی اور اندرونی استعمال کے لئے مفید ہوتی ہیں۔

پرمیہہ کے لئے رسائن۔ اَسَن اور خیرسار وغیرہ درختوں کے کاڑھے میں ایک تُلا شلاجیت کو بھاونا دیکر ان ادویات کے کاڑھے کے ساتھ ہی نوش کریں۔ نیز انہی ادویات کے کاڑھے میں پکائے ہوئے جنگلی جانوروں کے مانس رس کے ساتھ شالی چاولوں کا بھات کھائیں تو سب قسم کے پرمیہہ جو مختلف عوارض سے بھی گھرے ہوں۔ دور ہو جاتے ہیں۔ نیز گنڈ مالا۔ اربُد۔ گرنتھی۔ موٹا پا۔ کوڑھ۔ بھگندر۔ کرمی روگ فیل پا۔ اور سوج کو بھی اس رسائن کا استعمال دور کر دیتا ہے۔

پرمیہہ کے مفلس مریض کا علاج۔ پرمیہہ کے مفلس مریض کو چاہیئے۔ کہ چھاتے اور جوتے کا استعمال چھوڑ کر رشی مُنیوں کا طریق اختیار کر کے ایک سو یوجن تک پیدل سفر کرے۔ یا جل آشیون (جوہڑ ولی نالابوں اور کنوؤں وغیرہ) کو کھودے۔ یا گوبرا اور گو موتر کا استعمال کر کے جنگل میں گائیں چرائے۔

پرمیہہ روگی کی لاغری کا علاج۔ پرمیہہ کا مریض اگر لاغر

ہوگیا ہو۔ تو اُسے ایسی ادویات سے کھانے پکا کر کھلوائیں۔ جو میدھا بڑھانے والے اور پیشاب پیدا کرنے والے نہ ہوں۔

پڑکا علاج ۔ اگر پر میہہ روگی کی شراوک وغیرہ پڑکا پکی نہ ہو تو سوج کی مانند اور اگر پک گئی ہو۔ تو زخم کی مانند اُس کا علاج کرنا چاہیئے۔

پڑکا کے پورب رُوپ میں علاج ۔ پڑکاؤں کی علاماتِ قبل المرض میں بڑ وغیرہ شیر دار درختوں کا کاڑھا اور بکری کا پیشاب پلانا چاہیئے۔ یا تیز ورچن (مسہل)، دیکر مرض کی اندرونی صفائی کریں۔ کیونکہ پر میہہ روگی کو جلاب بمشکل لگتا ہے۔

ایلادی گن کی ادویات سے پکایا ہُوا تیل زخم کے مندمل کرنے میں بڑا مفید ہوتا ہے۔ آرگ ودآدی گن کی ادویات کا کاڑھا اُدورتن کے طور پر۔ اسن آدی گن کی ادویات کا کاڑھا پری شیک کے طور پر استعمال کرنا اور وتسک آدی گن کی ادویات کا کاڑھا کھانے پینے کے کام لانے میں مفید ہوتا ہے۔

پاٹھا آدی اولیہہ ۔ پاٹھا۔ چیتا۔ مہا کرنج۔ اننت مول۔ کیٹری۔ ساتلا۔ کڑاکی جڑھ۔ سفید خیر اور املتاس کا چورن بنا کر شہد ملا کے چاٹیں۔

یا نو ائس چورن میں شہد ملا کے چاٹنا چاہیئے۔

اگر پر میہہ روگی کا پر میہہ مدھومیہہ کی حالت تک پہنچ گیا ہو۔ اور وید علاج کرنا ترک کر چکے ہوں۔ وہ اگر سو پل شلاجیت کا استعمال کرے۔

تو وہ مریض ازسر نو زندگی حاصل کر لیتا ہے۔

تیرھواں ۱۳ ادھیائے

وِدردھی اور وَرِدھی کا علاج

وِدردھی کا عام علاج۔ سب قسم کی کچی وِدردھیوں کا علاج سوج کی مانند کرنا چاہئے۔ نیز ہمیشہ خون نکلتے رہیں۔ اور جب وہ پک جائے۔ تو بَرَن (زخم) کاسا علاج کریں۔

واتج وِدرِدھی کا علاج۔ واتج وِدرِدھی کو پہلے پنچ مُول کے کاڑھے سے دھولیں۔ پھر اُس پر بھدر دارُو آدی گن کی ادویات۔ ملٹھی تِل اور سیندھا نمک پیس کر لیپ کر دیں۔

بَرَن (زخم) کا روپن (اندمال) پہلے ترِے وَرِت گھرت میں مُسہل ادویات ملا کر اندرونی صفائی کرائیں۔ پھر بَرَن (زخم) پر وداری آدی گن کی ادویات سے سِدّھ کیا ہوا ترِے وَرِت آکھیہ سنیہہ لگائیں۔ تو زخم بھر آتا ہے۔

پتج وِدردھی کا علاج۔ پتج وِدردھی کو پہلے بڑ وغیرہ شیردار درختوں کے کاڑھے سے دھولیں۔ پھر اُس پر ملٹھی۔ گلو۔ اور تل پیس کر لیپ کر دیں۔ نیز مجیٹھ۔ خس۔ پدماک۔ اُودھی۔ ہلدی ہر دو قسم۔ ترپھلا۔

اور ملٹھی کانگدا۔ پانی۔ دودھ اور گھی ملا کر پکا لیں۔ اور اُس گھی کو پتیج ودردھی پر لیپ کریں۔

یا بڑ وغیرہ شیر دار درختوں کے پتے۔ چھال اور پھل ڈال کر متبرکئے ہوئے گھی کے لگانے سے زخم کو بھرنے کی کوشش کریں۔

کفج وِدردھی کا علاج۔ کفج وِدردھی کو پہلے املتاس کے پانی سے دھو لینا چاہئے۔ پھر اُس پر ستو۔ گوگل۔ ہلدی اور تلوں کو پیس کر لیپ کر دیں۔ علےٰ ہذ القیاس کُلتھی۔ دنتی۔ تُرید۔ تُربد سیاہ۔ چیتا۔ لودھ۔ سینیدھا نمک اور گوموتر کے ساتھ تیل پکا کر اُس تیل کو برن پر لگائیں۔ تو زخم بھر آئیگا۔

رکتج اور آگنتج وِدردھی کا علاج۔ خون سے اور چوٹ وغیرہ کے لگنے سے پیدا ہونے والی وِدردھیوں کا علاج پتیج وِدردھی کا سا ہی کرنا چاہئے۔

انتر وِدردھی کا علاج۔ انتر وِدردھی کی عدم پختگی (کچاپن) کی حالت میں مریض کو برنا آدی گن کی ادویات کے کاڑھے میں اُشک آدی ادویات کا پرتی واپ دیگر دن کے پہلے حصے میں پلا دیں۔

دیگر۔ کچی انتر وِدردھی میں دوش کے مطابق مسہل ادویات کے ساتھ پکایا ہوا گھی **یا** برنا آدی گن اور اُشک آدی گن کی ادویات سے پکایا ہوا گھی پلائیں **نیز** برنا آدی گن اور اُشک آدی گن کی ادویات سے نروہن اور انو واسن وستیاں تیار کر کے استعمال کرائیں۔

دیگر۔ کھانے پینے اور لیپ کرنے میں سُرخ سہانجنے کا لیپ کرنا

چاہیئے۔ نیز دوش کے مطابق ادویات کا پرتی واپ دیگر میٹھے مہابجنے کا کاڑھا استعمال کرنے سے کبھی وِدرِدھی کو دور کردیتا ہے۔

ترائینت آدی کا کاڑھا ترائمان (بنفشہ)۔ ترپھلا۔ نیم۔ گُٹکی اور ملٹھی سب ہموزن ایک ایک حصہ۔ نسوتھ چار حصے۔ پٹول کی جڑ چار حصے اور مسور مقشر آٹھ حصے۔ ان سب کے کاڑھے میں گھی ڈال کر پینے سے وِدرِدھی۔ بائوگولہ۔ وِسرپ۔ جلن۔ موہ (بے سُدھی)۔ مد (مستی)۔ بخار۔ پیاس۔ غشی۔ قے۔ امراض دل۔ رکت پت۔ کوڑھ اور یرقان کی شکایات دور ہوجاتی ہیں۔

گھرت۔ ایک کُڑو ترائمان کو آٹھ گنا پانی ڈال کر پکائیں۔ جب آٹھواں حصہ پانی باقی رہ جائے۔ تو اس کاڑھے میں ایک کُڑو آملے کا رس۔ ایک کُڑو دودھ۔ اور ایک کُڑو گھی نیز کُٹکی۔ ترائمان۔ جو اسہ۔ موتھا۔ بھُوميہ آملکی۔ بیرا۔ جیونتی۔ صندل۔ اور اُت پل کا نگدا ڈال کر گھی پکالیں۔ یہ گھی بھی اول الذکر کاڑھے کی مانند ہی مفید ہوتا ہے۔

دیگر گھرت۔ داکھ۔ مہوے کے پھل۔ کھجور۔ وداری کند۔ بشتا ور۔ فالسہ۔ اور ترپھلا کے کاڑھے میں دودھ۔ گنے کا رس۔ آملوں کا رس۔ ہرڑ کا نگدا۔ اور گھی ملا کر حسب ترکیب گھی پکالیں۔ جب یہ ٹھنڈا ہوجائے۔ تو چولائی۔ کھانڈ اور شہد ملا کر نوش کریں۔ اس کے استعمال سے بھی اول الذکر فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

سینگی وغیرہ سے خون نکالنا سینگی۔ تونبی وغیرہ لگا کر وِدرِدھی کا خون نکال دینا چاہیئے۔ یا وِدردھی کے قریب کی سرا کا فصد کھولنا

چاہیئے۔

اُپ ناہ - اگر وِدردھی شکم میں ہو۔ اور اونچی ہوگئی ہو۔ نیز پک رہی ہو۔ تو اُس پر اُپ ناہ (پُلٹس) باندھنا چاہیئے۔

وِدردھی کا بھیدن (پھوڑنا) جب شکم کی وِدردھی گولا سی بن جائے۔ اور جہاں پردہ ہو۔ وہیں درد ہوتا ہو۔ نیز قریب کے مقام کو ہاتھ سے دبانے پر بے حسی معلوم ہو۔ اور جلن وغیرہ میں کمی ہو۔ تو جان لینا چاہیئے۔ کہ وِدردھی پک گئی ہے۔ تب اُسے چیر کر زخم کی مانند علاج کرنا چاہیئے۔

شکم کی پکی ہوئی وِدردھی کی جو علامات اوپر بیان کی گئی ہیں۔ وہی علامات اندرونی حصے میں پکی ہوئی وِدردھی کی بھی ہوتی ہیں۔

وِدردھی کے علاج میں توقف - وِدردھی جب پک کر اور تمام سروتوں کو بھر کر اپنے آپ اوپر یا نیچے کی طرف رُخ کر دے۔ یعنی اُس کی پیپ اور خون منہ یا مقعد کے راستے نکلنے لگے۔ تو دس بارہ دن تک اُس کا اور سب علاج چھوڑ دینا چاہیئے۔ صرف معینہ غذائیں ہی اس عرصہ میں دیں۔ البتہ اگر پیپ اور خون اچھی طرح کھُل کر خارج نہ ہوں۔ تو برنا آدی گن کی ادویات کا نیم گرم کاڑھا یا میٹھے سہانجنے کا کاڑھا یا میٹھے سہانجنے سے پکایا ہوا یوش کو پلانا چاہیئے۔

یوش - جو۔ بیر۔ اور کلتھی کے یوش کے ساتھ کھانا کھانا بھی اس مرض کے لئے مفید تدبیر ہے۔

جب دس دن گذر جائیں۔ تو مریض کی طاقت کے مطابق

ترائیتی گھرت یا تیلوک گھرت پلا کر مسہل دیں۔ جب اندر صاف ہو جائے۔ تو شہد ملا کر نکتنِک گھرت دیں۔

وِدرِدھی کا علاج سب طرح سے دوش کے مطابق باؤگولے کی مانند ہی کرنا چاہیئے۔

گوگل۔ سب قسم کی وِدرِدھیوں کی سب حالتوں میں مناسب کاڑھوں کے ساتھ گوگل یا شلاجیت کا استعمال کرانا بھی مفید ہوتا ہے۔

جس طرح ہو سکے۔ ایسی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وِدرِدھی پکنے نہ پائے۔ کیونکہ اُس کے پک جانے پر اُس کا اچھا ہونا یا نہ ہونا قسمت (جسمانی طاقت) کے اختیار کی بات ہے۔ پھر وہ وَید کے بس سے باہر ہو جاتی ہے۔ پک جانے پر اس میں بہت جلد دداہ (جلن) پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی سبب سے اِسے وِدرِدھی کہتے ہیں۔

وِدرِدھی کے اثنا میں اگر پرمیہہ روگ پیدا ہو جائے۔ تو پرمیہہ میں بیان کی ہوئی تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔

ستن وِدرِدھی کا علاج۔ جو وِدرِدھی ستن (پستان) میں ہوتی ہے۔ اُس میں اُپ ناہ (پُلٹس) کے علاوہ باقی سب قسم کے معالجات کام میں لانے چاہئیں۔ اگر اُس کے چیرنے کی ضرورت محسوس ہو۔ تو دودھ بہلنے والی ناڑی اور پستان کے اگلے سیاہ حصے کو چھوڑ کر نشتر لگانا چاہیئے۔

سب قسم کی ستن وِدرِدھیوں کے کچا ہونے کی حالت میں پستانوں

سے دودھ نکلواتے رہنا چاہئے۔

وِرِدھی کا علاج۔ واتج وِردھی میں ترِورِت آدی گھرت سے خوب اچھی طرح سنگدھ کر کے گوشامرتلوک اور ارنڈ سے مدبر کئے ہوئے سنیہہ نیز سکمارک گھرت اور باؤ گولے کے علاج میں بیان کئے ہوئے مشترت سنیہوں سے بیماری کا علاج کرنا چاہیئے۔ بعد ازاں دافع وات کاڑھوں۔ نگدوں اور سنیہوں سے نروہن وستی دیں۔ اور نروہ کے بعد مانس رس کی غذا دیکر ملٹھی کے تیل سے انوواسن دیں۔ نیز وات ناشک سوید (پسینہ آور اشیاء) اور لیپ کام میں لائیں۔ اور پک جانے پر زخم کے مطابق علاج کریں۔

پتج اور رکتج وِرِدھی کا علاج۔ پتج اور رکتج وِرِدھی کا علاج خواہ وہ کچی ہو۔ یا پکی سوج اور زخم کی مانند ہی کرنا چاہیئے۔ نیز متواتر خون نکلتے رہنا چاہیئے۔

کفج وِرِدھی کا علاج۔ کفج وِرِدھی میں گائے کے پیشاب کے ساتھ دارہلدی کو گھوٹ کر پینا چاہیئے۔ اس روگ میں وِلاپن (مالش) کے سوا کفج گرنتھی کے باقی تمام معالجات کو عمل میں لانا چاہیئے۔

جب کفج وِرِدھی پک جائے تو اس میں نشتر لگا کر زخم کی صفائی کی غرض سے چنبیلی۔ بھلادہ۔ انکول۔ ساتلا۔ پٹول۔ نیم کی چھال۔ ہلدی۔ داؤرنگ۔ اور کڑا کی چھال کے ساتھ پکایا ہوا تیل زخم پر لگانا چاہیئے۔

میدج وِرِدھی کا علاج۔ سُرسا آدی گن کی ادویات کو گوموتر میں پیس کر یا شرو ویرچن کی ادویات سے پسینہ دیکر وِرِدھی پتر نامی

اوزار سے وِرِدھی کو کاٹ ڈالنا چاہئے۔ لیکن چیرا دیتے وقت خصیوں کو بچا رکھنا چاہئے۔ جب میدا پورے طور سے نکل جائے۔ تو زخم کے مقام پر سونا مکھی۔ کسیس۔ اور سیندھا نمک کا چورن چھڑک کر زخم کو سی دیں بعد ازاں میدا کی صفائی کے لئے منسل۔ الائچی۔ چنبیلی۔ پپلا مول۔ اور بھلاوہ کے ساتھ بسدھ کیا ہوا تیل لیپڑتے رہیں۔ نیز جب تک زخم نہ بھرے سنیہہ سوید (مرغن پسینہ آور ادویات) کا برابر استعمال کرتے رہیں۔

موتر وِرِدھی کا علاج۔ موتر ج وِرِدھی روگ میں سیون کے نیچے کے حصے پر سنیہہ سوید کرکے اور کپڑے کی پٹی سے باندھ کر نشتر لگائیں اور جلودر (استسقا) کی طرح مواد کو بہنے دیں۔ بعد ازاں ستھگِکا بندھن سے باندھ کر زخم کو بھرنے دیں۔

انتر ج وِرِدھی کا علاج۔ انتر ج وِرِدھی اگر انڈکوش (خصیوں کی تھیلی) میں نہ پہنچی ہو۔ تو اُس کا علاج واتج وِرِدھی کا سا کرنا چاہئے۔

سُکمار رسائن۔ سانٹھ کی جڑھ ایک تُلا۔ دش مُول۔ دودھی۔ چندن۔ ارنڈ۔ شتاور۔ ہر دو ڈابھ۔ سرکنڈا۔ کانس۔ ایکھ کی جڑھ۔ اور نرسل ہر ایک دس دس پل۔ ان سب کو ایک درون پانی میں پکالیں۔ آٹھواں حصہ پانی رہنے پر اُتار کر چھان لیں۔ اس کاڑھے میں تیس پل گڑ۔ ایک پرستھ ارنڈ کا تیل۔ دو پرستھ گھی۔ دو پرستھ دودھ۔ نیز پیپل۔ پپلا مُول۔ سیندھا نمک۔ ملٹھی۔ داکھ۔ اجوائن۔ اور سونٹھ ہر ایک دو دو پل ڈال کر پکائیں۔ اسے سُکمار گھرت کہتے ہیں۔ یہ سب سے اچھی رسائن دوائی ہے۔ وایُو۔ آتپ (دھوپ کی تپش) پیدل سفر۔ اور سواری کے

تکان کے لئے نہایت مفید چیز ہے۔ نازک مزاجوں۔ صاحب اقبال اور عشرت پسندوں کو استعمال کرائی جاتی ہے۔ یہ گھروں کے افلاس اور خانہ جنگیوں کے دور کر دیتی ہے۔ اور سب موسموں میں استعمال کی جاسکتی ہے یہ رسائن صباحت۔ ملاحت اور طاقت کو بڑھاتی ہے۔ نیز وِرِدھی وِدرِدھی۔ باؤگولہ۔ بواسیر۔ فرج۔ عضو تناسل۔ وات روگ۔ سوج۔ امراض شکم۔ کھڑوات۔ تلی۔ اور قبض کے لئے بھی نہایت ہی مفید ہے۔

آگ سے داغ دینا۔ سنیہہ۔ مُسہل اور انوواسن کے ذریعے اگر وَرِدھی روگ دور نہ ہو۔ تو پہلے وستی کرم کر کے وایُو کار استہ روکنے کے لئے چدلّوں کے مقام کو آگ سے جلا دینا چاہیئے۔

بعض آچاریوں کی رائے ہے۔ کہ جس طرف وَرِدھی ہو۔ اُسی طرف کے انگوٹھے کے اوپر کی باریک سوت کی ناڑی کو اونچا کر کے اردھ چندر (نصف چاند) کی شکل والی سوئی سے ترچھا نشتر لگا کر آگ سے جلا دینا چاہیئے۔

بعض آچاریہ کہتے ہیں۔ کہ جدھر کو وَرِدھی ہو۔ اُس کے دوسری طرف کے انگوٹھے کے اوپر والی نس کو اونچا کر کے پہلے کی طرح بیندھ کر آگ سے جلا دیں۔ بعض لوگوں کی رائے ہے کہ انامکا اُنگلی کے اوپر کی نس کو پہلے کی طرح چھید کر جلا دیں۔

بعض آچاریہ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ یہ اول الذکر ترکیب وات کپھ۔ باؤگولہ اور تلّی میں کرنی چاہیئے۔

بعضوں کا خیال ہے۔ کہ جس طرف وشواچی روگ ہو۔ اُسی طرف کی

کنشٹکا اور اناسکا انگلیوں کے اوپر والی نس کو پہلے کی طرح بیندھ کر جلائیں۔

چودھواں ادھیائے

باؤ گولے کا علاج

وات گلم کا علاج۔ وات باؤ گولہ خشک اور سرد اشیاء کے استعمال سے پیدا ہوتا ہے۔ اس میں پاخانہ اور بادِ مخالف رُک جاتی ہے نیز درد بھی بہت تیز ہوتا ہے۔ اس کا علاج بھی وات روگوں کے مطابق تیلوں سے کرنا چاہیئے۔

سنیہہ پان (چکنائی پینا) مرغن غذا کھانا۔ انوواسن وستی دینا اور مالش کرنا یہ تدابیر ایسی ہیں۔ جن سے مریض کو سنگدھ کر کے پسینہ دینا چاہیئے۔ سبب یہ ہے۔ کہ سنگدھ شخص کو پسینہ دینے سے اُس کے جسم کے تمام سوراخ ملائم ہو جاتے ہیں۔ بڑھی ہوئی وایو اعتدال پر آجاتی ہے۔ اور قبض دور ہو کر باؤ گولہ بھی رفع ہو جاتا ہے۔

سنیہہ پان۔ باؤ گولے کے لئے نہایت مفید ہوتا ہے۔ خصوصاً ناف سے اوپر کی طرف ہونے والے باؤ گولے کے لئے وستی اور جھر آشے کے باؤ گولے کے لئے سنیہہ پان نیز وستی دونوں فائدہ دینے والی چیزیں ہیں۔

وات گلم میں اگر حرارتِ ہاضمہ تیز ہو۔ نیز باد مخالف اور پاخانے کی رکاوٹ کی شکایت ہو۔ تو مرغن اور گرم تاثیر والی طاقت بخش اغذیات واشربات کام میں لائیں۔ نیز بار بار سنیہہ پلانا بھی مفید ہوتا ہے۔

انوواسن کے ساتھ نروہن۔ واتج باؤ گولے میں کف اور پت کی حفاظت کی غرض سے انوواسن اور نروہن وستیوں کا استعمال کرانا چاہیئے۔

باؤ گولے کے دفعیہ کے لئے دستی کرم سب سے افضل تدبیر ہے۔ یہ پکو آشے (انتڑیوں) کی وایو کو فوراً مغلوب کرکے باؤ گولے کو دور کر دیتا ہے۔ اس لئے گلم واتج ہو یا پتج ہو یا کفج ہو۔ بہرحال نروہن اور انوواسن وستیوں کا مسلسل استعمال کرانا چاہیئے۔

واتج گلم کے لئے گھرت۔ ہینگ۔ سونچل نمک۔ ترکٹا۔ واؤ بڑنگ انار کی چھال۔ اجوائن۔ پوہکرمول۔ زیرہ سیاہ۔ دھنیا۔ امل بیت۔ جوکھار۔ چیتا۔ کچور۔ بچ۔ اجمود۔ الائچی۔ سُرسا (تلسی) اور دہی کے ساتھ سدھ کیا (پکایا) ہوا گھی پینے سے واتج گلم کے مریض کا درد اور اپھارہ دور ہو جاتا ہے۔ اس نسخے میں دہی سب ادویات سے چوگنا۔ دہی کے برابر گھی اور گھی سے چوگنا پانی ڈالنا چاہیئے۔

دیگر گھرت۔ ہاؤبیر۔ مرچ سیاہ۔ الائچی۔ پنج کول۔ اجوائن زیرہ سیاہ۔ اور سیندھا نمک۔ ان سب ادویات کا نگدا۔ دہی۔ دودھ انار کا رس۔ مولی کا رس اور بیروں کا رس ڈال کر حسب ترکیب پکایا

ہوا گھی کھلانے سے وانج باؤ گولہ۔ امراض شکم۔ اپھارہ۔ درد پسلی۔ دردِ دل۔ دردِ شکم۔ امراضِ فرج۔ بواسیر۔ سنگر ہنی۔ کھانسی۔ دمہ۔ عدم اشتہائے طعام اور بخار کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

داو ھک گھرت۔ دش مُول۔ کھر یٹی۔ نیلنی۔ کلونجی۔ سانٹھ ہر دو قسم۔ پوہکر مُول۔ ارنڈ۔ راسنا۔ اسگندھ۔ بھارنگی۔ گلو۔ کچور اور گندھ پلاس ہر ایک دو دو پل۔ جَو۔ بیر۔ کُلتھی۔ اور اُڑد ہر ایک ایک ایک پرستھ ان سب ادویات کو ایک درون پانی میں پکائیں۔ اور چوتھائی پانی باقی رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں۔ اس کاڑھے میں ہموزن دہی۔ ایک پرستھ گھی۔ نیز انار کا رس۔ آمڑے کا رس اور بجورے کا رس ڈال کر پکالیں۔ اسی میں توشا ہنو اور کانجی بھی ڈال دیں۔ نیز بھارنگی۔ دھنیا۔ بچ۔ پپلا مُول۔ راسنا۔ چیتا۔ دھنیا۔ اجوائن۔ اجمود۔ امل بیت۔ زیرہ سیاہ۔ زیرہ سفید ہینگ۔ ہاؤ بیر۔ سونف۔ اڑوسہ۔ کھشار مرتکا۔ دنتی۔ تربد۔ مُوروا۔ گج پیپل۔ واوڑنگ۔ انار کا چھلکا۔ گوکھرو۔ تخم خیارین۔ جٹا مانسی۔ پاکھان بھید۔ سونف۔ جَوکھار۔ سجی کھار۔ گندھ ترن۔ سارروا۔ نیلنی۔ نیز پھلا۔ تر کٹا۔ اور تر یٹ (تینوں نمک) کا باریک چورن بنا کر ڈالیں۔ اس طرح اِن سب ادویات کے ساتھ پکایا ہوا گھی دادھک گھرت کہلاتا ہے۔ اور اس کے کھانے سے اول الذکر تمام مہیب امراض بھی دور ہو جاتے ہیں۔ نیز مرگی۔ گردوش۔ جنون۔ موتر اگھات اور وات روگوں کا بھی دفعیہ ہو جاتا ہے۔

دیگر گھرت۔ گائے کا گھی چار سیر۔ دودھ چار سیر۔ پانی سوا سیر اور

ترکٹا۔ ترپھلا۔ دھنیا۔ چب۔ واوڑنگ۔ اور چیتا کو باریک پیس کر ڈالدیں۔ اور حسب ترکیب گھی پکالیں۔ اس گھی کے استعمال سے واتج باؤ گولہ دور ہوجاتا ہے۔

دیگر گھرت۔ لہسن ایک تلا۔ اور دوہت پنچ مول کی ادویات پانچ پانچ پل لیکر دس تلا پانی ڈال کر پکالیں۔ جب پانی ایک چوتھائی رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ اور اُس کاڑھے میں انار کا رس۔ سُرا (شراب) کانجی۔ اور دہی ہر ایک سوا سوا پل بھر ڈال دیں۔ نیز ترکٹا۔ ترپھلا۔ ہینگ۔ اجوائن۔ چب۔ اجمود۔ امل بیت۔ سیندھا نمک۔ اور دیودار ہر ایک نصف نصف پل اور گھی ایک پرستھ ملالیں۔ اور حسب ترکیب پکا کر گھی کو کام میں لائیں۔ تو واتج گلم روگوں کی سب طرح کی خرابیاں دور ہوجاتی ہیں۔

واتج گلم کو دور کرنے والا گھی۔ راج یکھشما کے علاج میں بیان کیا ہوا کھٹ پل گھرت بھی واتج گلم کے لئے مفید ہوتا ہے۔

یا دودھ کے بدل میں پرسنا یا شرا یا دارم کا رس یا دہی کی ملائی ڈال کر پکایا ہوا گھی بھی واتج گلم کو دور کر دیتا ہے۔

واتج گلم میں قے۔ واتج گلم میں کف بڑھکر حرارتِ ہاضمہ کو زائل کرکے اگر عدم اشتہائے طعام۔ متلی ثقالت اور اونگھ کی شکایات پیدا کر دے۔ تو اُس کف کو قے کرا کے نکال دینا چاہئے۔

اگر گلم روگ میں درد۔ اپھارہ اور قبض کی شکایت ہو۔ اور گھی ملی اشیا کے کھانے سے پیٹ میں سنگدھتا (چکناہٹ) معلوم ہو۔ تو

اُن ادویات کے کاڑھے ۔گولیاں اور چورن تیار کر کے استعمال کرائیں جن سے مختلف گھی پکانے کا پہلے ذکر آچکا ہے ۔

چورن ۔بیروں کے رس ۔ انار کے رس ۔سورج کی کرنوں سے گرم کئے ہوئے پانی ۔ تکر ۔ مدیہ (شراب) کانجی تُرش ۔ اور منڈ میں سے کسی ایک کے ساتھ پکائے ہوئے گھی کے ساتھ اُن ادویات کا چورن جن سے مختلف گھی پکانے کا پہلے ذکر آچکا ہے ۔ علے الصباح کھانے سے پہلے کھلانا چاہئے ۔

کف وات گلم کے لئے وٹکا ۔جن ادویات سے گھی پکانے کا ذکر ہو چکا ہے ۔ اُنکے چورنوں میں بجورے کے رس کی کئی مرتبہ بھاونا دیکر گولیاں بنا کر استعمال کرائیں ۔ تو فوراً فائدہ بخشتی ہیں ۔

ہنگوادی چورن ۔ ہینگ ۔ بچ ۔ ہرڑ ۔ اجمود ۔ انار کا چھلکا ۔ اجوائن ۔ دھنیا ۔ پاٹھا ۔ پوہکر مُول ۔ کچور ۔ ہاؤبیر ۔ چیتا ۔ جو کھار ۔ سجی کھار سیندھا نمک ۔ بڑ نمک ۔ سیاہ نمک ۔ تیز کٹا ۔ زیرہ سیاہ ۔ چب ۔ اِملی اور امل بیت کا بنایا ہوا چورن ۔ ہنگوادی چورن کہلاتا ہے ۔ اِس کے کھانے سے وایُو ۔ آم ۔ اور کفج ہر دشول ۔ درد پسلی ۔ دردِ مثانہ ۔ ترگ (دُم) کا درد ۔ یونی (فرج) کا درد ۔ درد مقعد ۔ باؤ گولہ ۔ باد مخالف ۔ پاخانہ اور پیشاب کی روکاوٹ ۔ امراض گلو ۔ دل گرفتگی ۔ بھُس ۔ عدم اشتہائے طعام ۔ تلی ۔ بواسیر ۔ ہچکی ۔ وَردِھی ۔ اپھارہ ۔ دمہ ۔ کھانسی ۔ اور ضعف حرارت ہاضمہ کی شکایات دور ہو جاتی ہیں ۔

لَوُن آدی چورن ۔ نمک ۔ اجوائن ۔ اجمود ۔ پیپل اور سونٹھ کو

بالترتیب ایک ایک حصہ بڑھا کر لیں۔ اور ان سب کے ہموزن ہرڑ لیکر سب کا چورن بنالیں۔ یہ لوَن آدی چورن مجسم آگ سا ہے۔ اور حرارت ہاضمہ کو بہت بڑھا دیتا ہے۔

ہنگواشٹک چورن۔ ترکٹا۔ اجمود۔ سیندھا نمک۔ زیرہ سیاہ اور زیرہ سفید سب ہموزن اور ان سب کا آٹھواں حصہ ہینگ لیکر اِن کا چورن بنالیں۔ اس چورن میں گھی ملاکر پہلے لقمے کے ساتھ نوش کریں۔ تو یہ حرارت ہاضمہ کو بڑھا دیتا ہے۔ اور واتج باؤگولے کو دور کر دیتا ہے۔

شار ڈول چورن۔ ہینگ۔ بچ۔ بڑ نمک۔ سونٹھ۔ زیرہ۔ ہرڑ۔ پوہکر مول۔ کُٹھ۔ نربد اور جمال گوٹا کی جڑھ ان ادویات کو بالترتیب ایک ایک حصہ بڑھا کر لیں۔ اور ان کا چورن بنا کر گرم پانی کے ساتھ نوش کریں۔ تو دردِ شکم۔ باؤگولہ اور دیگر امراضِ شکم اس طرح دور ہو جاتے ہیں جیسے شیر ہرنوں کے مجمع کو ہلاک کر ڈالتا ہے۔

سِندھو تتھ چورن۔ سیندھا نمک۔ ہرڑ۔ پیپل اور اجوائن کے چورن کو گرم پانی کے ساتھ نوش کریں۔ تو یہ تمام واتج روگوں کو اس طرح سے دور کر دیتا ہے۔ جیسے تیر نشانے کو پھوڑ دیتا ہے۔

دیگر چورن۔ پوتی کرنج کے پتے۔ گج پیپل۔ حنظل۔ چب۔ چیتا اور ترکٹا ان سب ادویات کو اسی ترتیب سے ایک کے اوپر دوسری رکھ دیں۔ اور سب کے اوپر نمک ڈال دیں۔ پھر اِسے جلا کر چورن بنالیں اور اس کو دہی کے مٹھے کے ساتھ کھائیں۔ تو باؤگولہ۔ امراض شکم۔

سوج - اور بھس کی شکایات رفع ہوجاتی ہیں -

دیگر چورن - ہینگ ایک حصہ - سیندھا نمک تین حصے - ارنڈ کا تیل نو حصے - اور لہسن کا رس ستائیس حصے - ان کا چورن بنا کر کھانے سے باؤ گولہ - امراض شکم - وِردھی اور درد کی شکایات دور ہوجاتی ہیں -

دیگر - بجورے کا رس ہینگ - انار - بِڑ نمک - اور سیندھا نمک کو سُرا منڈ کے ساتھ کھانے سے واتج گُلم کا درد دور ہو جاتا ہے -

سونٹھیادی چورن - سونٹھ ایک کرش - گُڑ دو کرش - اور دُھلی ہوئی سفید تلی ایک ایک پل کا چورن بنا کر نوش کریں - اور اوپر سے گرم دودھ پی لیں - تو واتج ہرد روگ - باؤ گولہ - بواسیر - یونی شُول - اور پاخانہ و پیشاب کی روکاوٹ دور ہو جاتی ہے -

دیگر - واتج گُلم والے کو وایُو اور کف کا ملاپ ہونے پر پرسنا کے ساتھ ارنڈ کا تیل پینا چاہئے - اگر پت کا تعلق ہو - تو وہ دودھ کے ساتھ ارنڈ کا تیل پیئے -

باؤ گولہ کے لئے مُسہل وغیرہ - واتج گُلم والے کا پت اگر ترقی پا کر سنتاپ پیدا کر دے - تو اُنُلومن کرنے والی مسہل اشیا میں چکنائی ملا کر مسہل دینا چاہئے - ایسا کرنے پر بھی اگر سنتاپ رہے - تو فصد کھلوانا چاہئے -

دیگر - چھلا ہُوا اور سوکھا لسن چار پل لیکر آٹھ گُنا دودھ اور پانی میں پکائیں - جب صرف دودھ باقی رہ جائے - تو اُتار کر چھان لیں - اس دودھ کے پینے سے واتج باؤ گولہ - اُداورت - گردھرسی - وِشم جور

امراضِ دل - وِدردھی اور شوش روگ بہت جلد دور ہو جاتا ہے۔

باؤ گولہ کے لئے تیل - تلوں کا تیل - پرسنّا - گوموتر - آرنال - اور جوکھار کو ملا کر پینے سے باؤ گولہ - امراضِ ہاضمہ اور اپھارہ کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

چترک آدی کواتھ - چیتا - پپلا مول - ارنڈ کی جڑھ اور سونٹھ کا کاڑھا بنا کر اُس کے ساتھ بھُونی ہوئی ہینگ - بِڑ نمک اور سیندھا نمک کا چورن نوش کریں تو دردِ شکم - اپھارہ اور قبض کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

پُشکر آدی کواتھ - پوہکر مُول - ارنڈ کی جڑھ - جَو اور جو انسے کا کا کاڑھا پینے سے پیٹ کی جلن اور دردِ شکم دور ہو جاتا ہے۔

دیگر - کھرینٹی کی جڑھ - ارنڈ کی جڑھ - دابھ کی جڑھ - دیو دارو - اور سونٹھ کا کاڑھا پینے سے پیٹ - پیٹھ اور کندھوں کا درد دور ہو جاتا ہے۔

شلاجیت پریوگ - واتج باؤ گولے میں صرف دودھ کے ساتھ **یا** دش مُول سے پکائے ہوئے دودھ کے ساتھ شلاجیت کھانی چاہئے۔

اگر اُداورت ہو تو سنیہہ (چکناہٹ) مِلی کھرینٹی کی جڑھ کو پیپل کے یوش **یا** مُولی کے رس کے ساتھ کھلائیں۔

اگر پاخانہ - پیشاب اور باد مخالف کی روکاوٹ ہو - تو گرم دودھ کے ساتھ جَو کے پکوان **یا** زیادہ چکنائی اور زیادہ نمک ملا کر کُلماش کھانے کو دیں۔

تھرت - نیلنی - تُربد - دنتی - ہرڑ - کمیلہ - بِڑ نمک - جوکھار اور سونٹھ کے ساتھ گھی پینے سے مل والا باؤ گولہ دور ہو جاتا ہے۔

نیلنی گھرت ۔نیلنی۔ ترپھلا۔ راسنا۔ کھریٹی۔ کٹکی۔ واوڑنگ۔ اور کیٹری ہر ایک ایک ایک پل لیکر ایک آڑھک پانی میں پکائیں جب آٹھواں حصہ باقی رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ پھر اس کاڑھے میں ایک پرستھ گھی۔ ایک پرستھ دہی۔ اور ایک پل تھوہر کا دودھ ڈال کر پکا لیں۔ اور اس پکے ہوئے گھی میں سے ایک پل بھر گھی لیکر یوا گو یا منڈ کے ساتھ نوش کریں۔ جب یہ گھی ہضم ہو چکے اور اس سے اچھی طرح مسہل ہو چکے۔ تو مانس رس کے ساتھ کھانا کھلا دیں۔ اس ترکیب پر عمل کرنے سے باؤ گولہ۔ کوڑھ۔ امراض شکم۔ چھائیاں۔ سوج۔ بھُس۔ بخار۔ برص تلی اور جنون کی شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔ اِس گھی کو نیلنی گھرت بولتے ہیں۔

مُرغ۔ مور۔ تیتر۔ بگلے۔ اور بطخ کے گوشت۔ شالی چاول۔ شراب اور گھی یہ سب واتج باؤ گولہ کے لئے مفید اشیا ہیں۔

واتج باؤ گولے والے مریض کے لئے گرم۔ پتلی۔ مرغن اور مقدار کے مطابق غذا مفید ہوتی ہے۔ نیز اُسے منڈ کے ساتھ وارنی مدیہ یا دشمول کا کاڑھا پینے کو دیں۔

پتج گلم کے لئے مسہل۔ پتج گلم اگر چکنی اور گرم اشیا کے کھانے سے ہُوا ہو۔ تو داکھ۔ ہرڑ اور گڑ کے رس سے **یا** شہد ملا کر کمیلے سے **یا** کلپ ستھان میں بیان کیا ہوا **یا** رکت پت کے علاج میں بتایا ہرڑ مسہل دینا چاہئے۔

اگر باؤ گولے کی شکایت خشک اور گرم اشیا کے کھانے سے ہوئی

ہو۔ تو کوڑھ کے علاج میں بتایا ہوا تکتک گھرت یا بانسہ گھرت یا ترن پنچ مُول کے کاڑھے میں پکایا ہوا گھی یا جیونیہ گن (زندگی افزا مجموعہ کی) ادویات کے ساتھ مدبر کیا ہوا گھی یا جیونیہ یا نیگرود آدی گن کی ادویات سے پکایا ہوا دودھ دینا چاہئیے۔ یہ ادویات پنج باؤ گولہ کو دور کرنے کے لئے نہایت مفید ہوتی ہیں۔

جو باؤگولہ معمولی طور سے پیدا ہو کر لا علاج معلوم ہو۔ اُس میں بھی بہت جلد مسہل دینا چاہئیے۔ جو مسہل ادویات سے پکائے ہوئے گھی یا دودھ کی شکل میں ہو۔

دیگر گھرت۔ گھی ایک پرستھ۔ آملے اور گنے کا رس چار پرستھ۔ اور ہرڑ کا نگدا ایک چوتھائی پرستھ ملا کر حسب ترکیب گھی پکالیں۔ اس گھی کے یا پنچ وِدردھی کے علاج میں بیان کئے ہوئے تیلوک گھرت کے پینے سے پنچ باؤگولہ دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ داکھ۔ کھشیر کاکولی۔ یلٹھی۔ صندل سرخ۔ پدماک اور شہد کو چاولوں کے پانی کے ساتھ پینے سے پتج گلم دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ دوپل تر ائمان (بنفشہ) کو دو پرستھ پانی میں پکالیں۔ اور آٹھواں حصہ پانی باقی رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں۔ پھر اس میں برابر کا دودھ ملا کر پیئیں۔ اس کے بعد طاقت کے مطابق گرم گرم دودھ پی لیں۔ اس ترکیب عمل کرنے سے جب دوش خارج ہو جائیں۔ تو پتج گلم دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ اگر پتج گلم میں جلن ہو۔ تو سرد تاثیر والی ادویات کے ساتھ پکائے ہوئے گھی کی مالش کریں۔ سرد ادویات کو گھی میں ملا کر لیپ کریں۔ اور

کنول کے پتوں یا پانی سے بھرے ہوئے برتنوں سے اُس مقام کو چھوئیں۔

تدبیر دیگر۔ جلن جبس باؤگولے کا پورب روپ (علامت قبل مرض) ہو۔ یا جس باؤگولے میں درد اور ضعفِ ہاضمہ کی بھی شکایت ہو۔ اُس میں بار بار خون نکالتے رہنا چاہیئے۔ اور پتج گلم میں تو بالخصوص خون نکالنا چاہیئے۔

خون نکالنے سے گُلم روگ کی جڑھ کٹ جاتی ہے۔ اس لئے وہ پکنے نہیں پاتا۔ بلکہ دور ہو جاتا ہے۔ کیونکہ خون ہی اندر رہکر اور بگڑ کر گُلم کے پکانے کا باعث بن جاتا ہے۔ اس لئے باؤگولہ اگر خون سے خالی رہیگا تو اُس میں درد بھی نہ ہوگا۔

اگر دوش کے نکل جانے پر باؤگولے کا مریض سست ہو جائے اور اُس کا بدن گرتا ہوا معلوم ہو۔ تو اُسے جنگلی جانوروں کے مانس رس سے سیراب کرنا چاہیئے۔ اور اُسے اچھی طرح سے تسلی دیکر گھی کا استعمال کرانا چاہیئے۔ تاکہ باقی ماندہ مرض بھی دور ہو جائے۔

اگر خون اور پت کی کثرت سے یا علاج میں دیر لگا دینے سے باؤگولے میں پختگی کی علامات دکھائی دینے لگیں۔ تو پتج وِدردھی کا سا ہی علاج کرنا چاہیئے۔

دیگر۔ گائے یا بکری کے دودھ کے ساتھ شالی چاولوں کا بھات پٹول۔ جنگلی جانوروں کا مانس۔ گھی۔ آملہ۔ فالسہ۔ داکھ۔ کھجور۔ انار۔ اور مصری یہ سب ادویات کھلانے کو دیں۔ اور کھریٹی۔ یا برھت آدی گن کی ادویات کا کاڑھا پلائیں۔

کفج گلم کا علاج۔ کفج باؤگولے میں پہلے قے کرانی چاہئے۔ لیکن اگر مریض قے کے قابل نہ ہو۔ تو قے کی بجائے فاقہ کرائیں۔ ٹھیک فاقہ ہو جانے کے بعد کڑوی۔ چرپری اور گرم تاثیر والی ادویات کے ساتھ پکائی ہوئی پیپا کھلا کر حرارت ہاضمہ کو بڑھائیں۔ بعد ازاں ہنگوادی چورن دیں۔ لیکن اس کے لئے جو ہنگوادی چورن تیار کریں۔ اُس میں ہینگ۔ کھشار اور ال بیت کی مقدار اول الذکر نسخے سے دُگنی رکھنی چاہئے۔

سنشودھن۔ کفج گلم اگر چھپا ہوا۔ اونچا۔ گیلا۔ سخت۔ بھیر کتے یا اپھارے وغیرہ کی شکایات والا ہو۔ تو قے اور اسہال سے اندرونی صفائی کرا کے کھشار اور چرپری ادویات ملا کر گھی پلانا چاہئے۔

بھلاتک گھرت۔ بھلاوہ دو پل۔ اور لگھو پنچ مُول کی اشیاء ایک ایک پل لے کر انہیں ایک آڑھک پانی میں پکائیں۔ اور ایک چوتھائی باقی رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں۔ پھر اس کاڑھے میں کاڑھے کے برابر گھی اور دودھ ملالیں۔ نیز وادڑنگ۔ ہینگ۔ سیندھا نمک جوکھار۔ کچور۔ بڑنمک۔ چیتا۔ راسنا۔ ملٹھی۔ بچ۔ پیپل اور سونٹھ ہر ایک ایک تولہ لے کر پیس کر ڈال دیں۔ یہ بھلاتک گھرت کفج گلم کو دور کر دیتا ہے۔ نیز تلی۔ بھس۔ دمہ۔ سنگر ہنی اور کھانسی کی شکایات کے دفعیہ کے لئے بھی نہایت کار آمد چیز ہے۔

سینہہ سویدن۔ گھی پلا کر باؤگولے نیز تمام جسم کو پسینہ دینا چاہئے۔

سب قسم کے گُلم روگوں میں پہلے چکنائی کا استعمال کرکے اور پسینہ دیکر جو علاج کیا جائے۔ وہ نہایت کامیاب رہتا ہے۔ لیکن خشک باؤگولے میں ایسا علاج کامیاب نہیں ہوتا۔

باؤگولے کے شتھل (ڈھیلا) پڑ جانے کے بعد علاج جب باؤگولہ سینھن اور سویدن سے ڈھیلا پڑ جائے۔ تو اُس پر گھٹکا ینتر لگا دیں۔ جب باؤگولہ سُکڑ جائے تو ینتر مذکور کو ہٹا لیں۔ اور گُلم کو کپڑے سے ڈھانپ کر سوئی وغیرہ سے پھاڑ دیں۔ پھر وِیارگ۔ اج پد۔ یا آدرش نامی ینتروں سے گُلم کو دبا کر پونچھ ڈالیں۔ لیکن انتڑیوں اور ہردے کو بچا کر ایسا کرنا چاہیئے۔

لیپ تل۔ ارنڈ کے بیج۔ السی یا سرسوں کو پیس کر کفج گُلم پر لیپ کریں۔ اور لوہے کے قدرے گرم گرم برتن سے مقام مذکور پر ٹکور کریں۔

شودھن۔ اوپر لکھی ترکیب سے کفج گُلم کے اپنے مقام سے چل پڑنے پر مرغن مسہل اور دش مُول کی وستی کا استعمال کرکے اندرونی صفائی کرانی چاہیئے۔

مشّرت سینھہ۔ پیپل۔ آملہ۔ داکھ۔ اور شیاما آدی ورگ کی ادویات ہر ایک ایک پل۔ ارنڈ کا تیل اور گھی ایک ایک پرستھ۔ دودھ چھ گنا۔ سب کو ملا کر پکا لیں۔ یہ مشّرت سینھہ گُلم روگوں کے لئے نہایت مفید دوائی ہے۔ نیز وِردھی۔ دردِ شکم اور وات ویادھیوں کے لئے آب حیات کا سا حکم رکھتا ہے۔

یا اول الذکر نیلکا گھرت یا وِدردھی کے علاج میں بتائے ہوئے

سکمار گھرت یا اُدر روگوں کے علاج میں بتائے ہوئے سب قسم کے گھرت ایک پل کی مقدار میں اس روگ میں مسہل کے لئے دیئے جاسکتے ہیں۔

دنتی آدی اولیہہ۔ دنتی پچیس پل۔ چیتے کی جڑھ پچیس پل۔ اور ہڑر پچیس پل کو ایک درون پانی میں پکائیں۔ جب ایک چوتھائی پانی باقی رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ پھر اس میں پچیس پل پُرانا گڑ ملاویں نیز اول الذکر پکی ہوئی ہرڑیں۔ تلوں کا تیل چار پل۔ ترُبد کا چورن چار پل پیپل اور سونٹھ دو دو تولہ ڈال کر پکالیں۔ جب یہ لیٹی کا سا گاڑھا ہو جائے۔ تو اُتار لیں۔ اور ٹھنڈا کر کے شہد چار پل۔ دار چینی۔ الائچی۔ تیج پات اور ناگ کیسر ہر ایک ایک ایک پل پیس کر ملا دیں۔

اس کی مقدار خوراک دو تولہ اور ایک ہرڑ ہوتی ہے۔ اس کے استعمال سے نہایت سہولیت کے ساتھ جلاب آجاتا ہے۔ اور جسم کو سنگدھ کرنے کے ساتھ ساتھ ایک پرستھ مل خارج ہو کر بدن تندرست ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے باؤگولہ۔ امراض دل۔ بواسیر۔ سوج اپھارہ۔ گردوش۔ اُدر روگ۔ کوڑھ۔ اُت کلیش۔ عدم اشتہائے طعام تلی۔ سنگرہنی۔ وِشم جُوَر۔ بھُس اور یرقان کی شکایات بھی رفع ہو جاتی ہیں اس اولیہہ (لعوق) کو دنتی ہرتیکی اولیہہ بھی کہتے ہیں۔

دیگر اولیہہ۔ تھوہر کے دودھ کی بھاونا دیا ہوا اور اُسی سے پتلا کیا ہوا چُورن ایک کرش۔ شہد اور گھی کے ساتھ چاٹنے سے بسہولیت جلاب آجاتا ہے۔

دیگر۔ کُٹھ۔ تُربد سیاہ۔ تُربد۔ دنتی۔ ہرڑ۔ جوکھار اور گوگل یا صرف گوگل کو گائے کے پیشاب کے ساتھ کھانا چاہئے۔

گُلم ناشک نزوہ۔ کلپ ستھان اور سدھی ستھان میں بیان کی ہوئی گُلم کو دور کرنے والی سب قسم کی دستیاں بھی اس مرض کے دفعیٔے کے لئے نہایت مفید ہوتی ہیں۔

کھشار۔ جڑھ پکڑے ہوئے۔ پھیلے ہوئے۔ سخت۔ گیلے۔ بھاری اور گہرے مانس والے گُلم کو ایک۔ دو یا تین دن کا وقفہ دیکر کھشار کرم ارشٹ اور اگنی کرم کے ذریعے سے دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ نیز جسم کو بڑھانے اور دوش کی طاقت کو گھٹانے کے لئے ہمیشہ مستعد رہنا چاہئے۔

کف کے غلبے والے گُلم میں بواسیر۔ پتھری اور سنگرہنی کے علاج میں بتائے ہوئے کھشاروں کا استعمال کرنا چاہئے۔

دیگر۔ دیودارو۔ تُربد۔ دنتی۔ کُٹکی۔ پنچ کول۔ سجی کھار۔ جوکھار۔ ترپھلا۔ پاٹھا۔ کلونجی۔ کُٹھ اور نائلی میں سے ہر ایک دو دو تولہ اور پانچوں نمک ایک ایک پل کا چورن بناکر تیل۔ چربی۔ دہی اور گھی میں لتھڑ کر ایک گھڑے میں ڈال کے اُس کا منہ بند کر دیں۔ اور اُس گھڑے کو آگ میں رکھ دیں۔ جب گھڑا سُرخ آگ ہو جائے۔ اور اندر کی دوا جل گئی ہوئی معلوم ہو۔ تو نکال کر پیس لیں۔ اب یہ کھشار تیار ہے۔ اسے دودھ۔ گھی۔ تکّہ۔ اور مدیہ (شراب) کے ساتھ کھائیں۔ تو باؤ گولہ۔ اُداورت۔ وِردھی۔ بواسیر۔ ضعف ہاضمہ۔ سنگرہنی۔ کرمی۔ مرگی۔ گردوش۔ امراض خون امراض فرج

شکر روگ اور پتھری کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ نیز یہ کھشار جو ہے اور سانپ کے زہر کو بھی دور کر دیتا ہے۔

مانس رس۔ دودھ اور گھی کھانے والے اشخاص کے شیریں اور مرغن کف کو کھشار اپنی کھشارتا سے توڑ پھوڑ کر کف آشے سے نیچے گرا دیتا ہے۔

دیگر۔ ضعف ہاضمہ اور عدم اشتہائے طعام کی شکایت ہو۔ تو موافق شراب کے ساتھ مرغن غذا کھانے کو دینی چاہیئے۔ نیز راستے کی صفائی کے لئے آسو۔ ارشٹ۔ اور نگید نامی شراب کا استعمال کریں۔

پرانے شالی چاول۔ ساٹھی چاول۔ کُلتھی۔ جنگلی جانوروں کا گوشت کنجا۔ چیتا۔ ارنی۔ اجوائن۔ برتاکی کونپلیں۔ سہانجنا۔ انار۔ ترکُٹا۔ تکر۔ گھی اور تیل یہ سب اشیا کھانے کے کام میں لانی چاہئیں۔

نیز وارنی۔ دھانیہ امل۔ مستو۔ تکر۔ اجوائن اور بڑ نمک ڈال کر پنچ مُول کا کاڑھا اور پرانا مارد ویک شراب پینے کو دیں۔

دیگر۔ پیپل۔ پیپلا مُول۔ چیتا۔ زیرہ۔ اور سیندھا نمک ملا کر سُرا کا پینا یا جنگلی جانوروں کا مانس کھانا وغیرہ بائو گولے کو دور کر دیتے ہیں۔

آگ سے جلانا۔ قے۔ فاقہ کشی۔ پسینہ لینے۔ گھی پینے۔ جلاب لینے۔ وستی کرم (حقنہ کرنے) کھشار۔ آسو۔ ارشٹ اور مفید اغذیات و اشربات سے بھی اگر جڑ پکڑا ہوا کف گُلم دور نہ ہو۔ تو بائو گولے کا خون نکال کر شرا آدی سے جلا دینا چاہیئے۔

ناف۔ مثانے۔ انتڑیوں۔ دل اور روم راجی (پیٹ کے بالوں کی قطار)

کو بچاکر کناروں تک باؤگولے کو کپڑوں سے ڈھانک کر جلے ہوئے سرکنڈے سے اُسے ہلکا وگدھ کر دیں۔ بعد ازاں آگ کے زور کے ٹھنڈا پڑ جلنے پر سرد لیپ وغیرہ کے ذریعہ زخم کا سا علاج کریں۔

باؤگولہ میں اگر آم کا بھی تعلق ہو۔ تو دیگر معینہ اغذیات کا دینا بند کر کے پیپا وغیرہ سے حرارت ہاضمہ کو بڑھلنے کی کوشش کرنی چاہئے بعد ازاں حرارت وغیرہ دوشوں کا حسب مناسب علاج کریں۔ اور مخلوط دوشوں میں مخلوط علاج کام میں لائیں۔

رکتج گلم۔ عورتوں کو حمل کا دسواں مہینہ گذر جانے کے بعد رکت گلم میں سنیہن سویدن ویکر مرغن مسہل دینا چاہئے۔ بہت عرصہ گزر جانے کے بعد معالجہ کرنے میں کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ کیونکہ رکتج گُلم پُرانا ہونے پر ہی سُکھ ساد ھیہ (سہل العلاج) ہوتا ہے۔

رکتج گلم کے لئے تلوں کا کاڑھا۔ عورتوں کو رکتج گلم میں گھی۔ گڑ۔ ترکٹا۔ اور بھارنگی ڈال کر تلوں کا کاڑھا پلانا چاہئے۔ اور جن استریوں کا خونِ حیض زائل ہوگیا ہو۔ اُنہیں بھی یہی کاڑھا پلائیں۔

دیگر۔ بھارنگی۔ پیپل۔ کنجا کی چھال۔ پیلا مُول اور دیودارو کا چورن تلوں کے کاڑھے کے ساتھ کھانے سے باؤگولہ دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ ڈھاک کا کھار دو پاتر۔ تیل اور گھی دو پاتر لے کر ان کو چوگنے پانی میں پکا کر مقدار کے مطابق نوش کریں۔ تو رکتج گلم ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔

یونی ویرچن۔ اگر ان تدابیر سے بھی رکتج گلم نہ پھوٹے۔ تو یونی ویرچن

دیں۔ جس کی ترکیب یوں ہے۔ کھشار یا تھوہر کے دودھ میں ملائے ہوئے تلوں کا نگدا بطور شیافہ۔ یونی (فرج) میں رکھوائیں۔

یا کھشار یا تھوہر کے دودھ کی بھاونا دیئے ہوئے کنٹو متنبیہ کو فرج میں رکھوائیں۔

یا سُوئر یا مچھلی کے پتے کی بھاونا دیئے ہوئے گنجے کو یونی میں رکھوائیں۔

یا فرج کی صفائی کے لئے سُرا بیج۔ گڑ اور کھار ملا کر فرج میں رکھوائیں۔

یا رکت پت ناشک کھشار کو گھی اور شہد کے ساتھ مریضہ کو چٹائیں۔

یا لہسن۔ تیز شراب اور مچھلی کھانے کو دیں۔

یا کلپ ستھان میں بیان کی ہوئی دودھ۔ گوموتر۔ اور جَو کھار سے ملائی ہوئی دش مُول کے کاڑھے کی وستی استعمال کرائیں۔

اگر خون نہ نکلے۔ تو وہ ادویات استعمال کرانی چاہئیں۔ جن سے باؤ گولہ پھٹ جائے۔

جب خون نکلنے لگے۔ تو دوائی دینا بند کر دیں۔ اور مریضہ کو صرف گھی اور تیل کی مالش کر کے مانس رس کے ساتھ غذا کھائیں۔ اور تازہ شراب پلائیں۔

اگر خون بکثرت بہنے لگے۔ تو رکت پت کو دور کرنے والی تمام تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔ نیز مریض کے وات کی وجہ سے دوکھی ہونے پر وات کو دور کرنے والی تدابیر اختیار کریں۔ اسی طرح اپھارہ وغیرہ کے ہونے پر اُداورت اور کف کو دور کرنے والا علاج کرنا چاہئے۔

۱۵ پندرھواں ادھیائے

اُدر روگوں (امراضِ شکم) کا علاج

درےچن (مسہل) وات وغیرہ دوشوں کے بکثرت بڑھ جانے کی وجہ سے جب سروتوں (سوراخوں) کے منہ رُک جاتے ہیں تو امراضِ شکم پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ان امراض میں ہمیشہ مسہل کرانا چاہئے۔

گائے کے دودھ یا گائے کے پیشاب کے ساتھ ایک یا دو مہینے تک ارنڈ کا تیل پلائیں یا دوش کے مطابق گائے یا بھینس کا صرف پیشاب پلائیں یا صرف گائے کے دودھ یا صرف ہتھنی کے دودھ پر مریض کو بسر اوقات کرائیں۔ بالخصوص داہ (جلن)۔ اپھارہ۔ غشی اور کثرتِ تشنگی کی شکایات میں یہ تدابیر ضرور کام میں لانی چاہئیں۔

خشکی والے اور روات کی خرابیوں سے ایذا پانے والے اُدر روگوں کو دوشوں کی صفائی کی غرض سے مرغن اشیا اور دافعِ امراضِ شکم گھرت پلانا چاہئے۔

مسہل کے لئے کھٹ پل گھی بنانے کی ترکیب۔ گھی چار سیر۔ پنچ کول، اور جو کھار ایک ایک پل۔ ان سب کو پیس کر دشں مُول کے سولہ سیر کاڑھے میں ملا دیں۔ نیز اُس میں کاڑھے کے ہموزن دہی کا توڑ بھی ملا لیں۔ اور حسب ترکیب گھی کو پکائیں۔ تو یہ کھٹ پل گھرت امراضِ

شکم میں استعمال کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

دیگر گھرت۔ سونٹھ تین پل۔ گھی اور تیل ملے ہوئے ایک پرستھ اور دہی کا مٹھا (توڑ) ایک آڑھک سے کر ان سب کو حسب ترکیب پکائیں۔ بعد تیاری اس گھی کا استعمال سب کے سب امراضِ شکم اور وات کفج گلم میں نہایت مفید ہوتا ہے۔

دیگر گھرت۔ گھی ایک پرستھ۔ پانی چار پرستھ۔ گائے کا پیشاب دو پرستھ اور چیتا پسا ہوا ایک پل لیکر سب کو ملا کر پکالیں۔ اس گھی میں جَو کھار ملا کر کھانے سے جٹھر روگ (امراضِ ہاضمہ) دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر گھرت۔ جَو۔ بیر۔ کُلتھی۔ اور پنچ مُول کا کاڑھا۔ سُرا اور سوَویرک کے ساتھ پکایا ہوا گھی بھی امراضِ شکم کے لئے مفید ہوتا ہے۔

اِن اول الذکر گھرتوں کو پی کر جب مریض سنگدھ ہو جائے اُس کے جسم میں طاقت آجائے۔ اُس کے وایو کا جوش فرو ہو جائے۔ اور دوش آسفے شتھل (ڈھیلے) پڑ جائیں۔ تو کلپ ستھان میں بیان کیا ہوا مناسب مسہل دینا چاہئے۔

پٹول آدی چورن۔ پٹول کی جڑھ۔ ترپھلا۔ ہلدی۔ واوڑنگ ہر ایک ایک کرش۔ کمیلا دو کرش۔ نیلنی تین کرش۔ اور ترُبد چار کرش۔ ان سب کا چورن بنا کر گئو مُوتر کے ساتھ نوش کریں۔ جب جلاب آچکیں تو پیپا پلا کر جنگلی جانوروں کے مانس رس کے ساتھ کھانا کھلائیں۔ بعد ازاں چھ روز تک ایسا دودھ پلاتے رہیں۔ جو ترُ کٹا ڈالکر پکایا گیا ہو۔

اس طرح بار بار کرنے سے سب قسم کے امراضِ شکم جیسے جلودر (استسقا) سے بھی آرام آجاتا ہے۔

گواکھشادی چورن۔ حنظل۔ شنکھنی۔ دنتی۔ لودھ کی چھال اور بچ کے چورن کو بیر۔ داکھ۔ وڈیری۔ پیشاب اور سیدھو کے ساتھ نوش کرنا چاہیئے۔

نارائن چورن۔ اجوائن۔ ہاؤبیر۔ دھنیا۔ سونف۔ زیرہ سیاہ کاروی۔ پیپلا مول۔ اجمود۔ کچور۔ بچ۔ چیتا۔ زیرہ سفید۔ ترکٹا۔ سورن کھشیری۔ ترپھلا۔ جوکھار۔ سجّی کھار۔ پوہکر مول۔ کڑا۔ سیندھا نمک۔ سانبھر نمک۔ بڑ نمک۔ سونچل نمک۔ اودھ بھد نمک اور داوڑ نمک۔ سب ہموزن ایک ایک حصہ۔ دنتی تین حصے۔ ترُبد اور حنظل دو دو حصے۔ اور ساتلا چار حصے کا چورن بنالیں۔ اِس چورن کو نارائن چورن کہتے ہیں۔ یہ سب امراض کو دور کردیتا ہے۔ اس کے استعمال سے روگوں کی بڑھتی اس طرح رُک جاتی ہے۔ جیسے وِشنو جی کے سامنے اسُر نہیں بڑھ سکتے۔ یہ چورن امراضِ شکم میں تکّر کے ساتھ۔ باؤگولہ میں بیروں کے پانی کے ساتھ وانج اپھارے میں سُرا کے ساتھ۔ ولج روگوں میں پرسنا کے ساتھ۔ پاخانے کی قبض میں دہی منڈ کے ساتھ۔ بواسیر میں اناروں کے رس کے ساتھ۔ بیچش میں ورکھشال کے ساتھ۔ اور بدہضمی میں گرم پانی کے ساتھ کھانا چاہیئے۔

بھگندر۔ بھُس۔ کھانسی۔ دمہ۔ پاخانہ اور پیشاب کی روکاوٹ۔ امراضِ دل۔ سنگرہنی۔ کوڑھ۔ ضعف ہاضمہ۔ بخار۔ دانتوں کے زہر۔

جڑھوں کے زہر۔ گر روگ اور کرترم وِش روگ (مصنوعی زہر سے پیداشدہ امراض) میں اس چورن کے ساتھ مناسب سینہہ ملاکر کھانے کے بعد مسہل دوائی کا استعمال کرنا چاہئے۔

ہپُوش آدی چُورن۔ ہاؤبیر۔ سَوُرن کھشیری۔ ترپھلا۔ نیلنی۔ ترا ینتی۔ ہرڑ۔ کُٹکی۔ ساتلا۔ ترُبد۔ بچ۔ سیندھا نمک۔ نمک سیاہ۔ اور پیپل کا چورن بناکر انار کے رس۔ ترپھلا کے کاڑھے۔ مانس رس۔ گئو موتر یا نیم گرم پانی میں سے حسب ضرورت کسی ایک کے ساتھ نوش کریں۔ تو سب قسم کے گُلم روگ۔ تلی۔ سب قسم کے امراضِ شکم۔ برص۔ بے ہضمی۔ شِتھلتا (بدن کی گراوٹ)۔ حرارتِ ہاضمہ کی بے ترتیبی۔ سوج۔ بواسیر۔ بھُس۔ یرقان۔ اور حلیمک کی شکایات کو دستوں کے ذریعے نیز وات۔ پت اور کف کے جوش کو دور کردیتا ہے۔

نیلنی آدی چُورن۔ نیلنی۔ جل بیت۔ ترکٹا۔ جوکھار۔ سجی کھار۔ سیندھا نمک۔ سانبھر نمک۔ بڑ نمک۔ سونچل نمک۔ اَودبھد نمک اور چیتا کا چُورن بناکر گھی ملاکر کھانے سے امراض شکم اور گُلم روگ دور ہوجاتے ہیں۔

دودھ۔ اول الذکر ہپُوش آدی چورن کے ساتھ پکایا ہوا دودھ ملاکر بھی مسہل کرایا جاسکتا ہے۔ اس طرح اندرونی صفائی ہوچکنے پر جنگلی جانوروں کے مانس رس کے ساتھ کھانا کھلانا چاہیئے۔ بیچ بیچ میں ہتھنی۔ گائے یا بکری کا دودھ بھی وقتاً فوقتاً دیتے رہیں۔ اگر مرض خوفناک ہو۔ تو مسہل کے لئے سینہہ کا استعمال کرانا چاہئے۔ اگر مریض دُبلا ہو۔ تو بالخصوص گھی

پلانا چاہیئے۔

دیگر گھرت۔ ایک پرستھ ہرڑ کا باریک چوُرن ایک آڑھک گھی میں ملاکر آگ پر چڑھا دیں۔ اور کڑچھی سے ہلاتے رہیں۔ جب پک جائے جائے۔ تو ایک برتن میں بھرکے جوؤں کے ڈھیر میں دبادیں۔ اور ایک ماہ تک دبا رہنے دیں۔ اس کے بعد نکال کر پگھلاکر چھان لیں۔ بعد ازاں ہرڑ کے کاڑھے۔ دہی اور کانجی کے ساتھ اس گھی کو پھر پکائیں۔ یہ گھی امراضِ شکم۔ دوشی وِش۔ اشٹیلا۔ اپھارہ۔ باؤگولہ۔ وِدردھی۔ کوڑھ۔ جنون۔ اور مرگی کو دور کر دیتا ہے۔

سنُوہی گھرت۔ تھوہر کے دودھ کو گائے کے دودھ میں ملاکر جوش دیں۔ اور ٹھنڈا ہونے پر کڑچھی سے بلوکر گھی نکال لیں۔ اِس گھی کو پھر تھوہر کے دودھ کے ساتھ پکائیں۔ تو یہ بھی اول الذکر فوائد بخشتا ہے۔

دیگر گھرت۔ دودھ ایک درون۔ تھوہر کا دودھ نصف پرستھ۔ دونوں کو جوش دیکر اور جماکر گھی نکال لیں۔ اور اُس گھی کو ترُبد کے ساتھ پکاکر استعمال میں لائیں۔ تو بھی اول الذکر فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

دیگر گھرت پہلے کی طرح پکایا ہوا ایک پرستھ گھی لیکر آٹھ گنے دودھ میں پکالیں۔ پھر اِس میں تھوہر کا دودھ ایک پل اور ترُبد کا کلک چھ پل ڈال دیں۔ تو اِس سے بھی اول الذکر فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

یہ سب قسم کے گھرت کھاکر بعد میں پیپا۔ میٹھا مانس رس یا دودھ پی لینا چاہیئے۔

جب گھی ہضم ہو جائے۔ اور جلاب آچکیں۔ تو سونٹھ ڈال کر پکایا

ہوا نیم گرم پانی پینے کو دینا چاہئے۔ بعد میں پیپا اور کلتھی کا یُوش کھانے کو دیں۔

خشکی کے غلبے والے مریض کو چاہئے۔ کہ مندرجہ بالا ترکیب پر تین دن تک عمل کر کے مفید غذا کھاتا ہوا اِسی ترتیب سے بار بار گھی پئے۔

لائق معالج کو چاہئے۔ کہ اول الذکر تمام گھرتوں کو تیار کر کے باؤ گولہ گردوشوں اور اُدر روگوں کے دفعیۓ کے لئے کام میں لائے۔

اپھارے کے لئے گھی۔ پِپلو کے ُنگدے سے پکایا ہوا گھی تِیلوک گھرت۔ نیلنی گھرت اور مشترک سینہہ کے پینے سے اپھارہ دور ہو جاتا ہے۔

اول الذکر طریقِ علاج سے جب دوش خارج ہو جائیں۔ تو شالی چاولوں کا بھات کھلانے کو دینا چاہئے۔

امراضِ شکم کے مریضوں کو چاہئے۔ کہ بِپکے ہوئے دوشوں کے دفعیۓ کے لئے گوموتر کی بھاونا دی ہوئی ایک ہزار ہرڑیں وردھمان (بہ ترتیب ترقی) کی ترکیب کے مطابق استعمال کر کے دودھ کا انوپان کرتے رہیں۔

یا تھوہر کے دودھ کی بھاونا دی ہوئی ایک ہزار پیپل کو وردھمان (بالترتیب ترقی) کی ترکیب کے مطابق نوش کریں۔

یا محض دودھ پی کر شلاجیت یا گوگل یا برابر کا ادرک اور دودھ ملا کر کام میں لائیں۔

دیگر۔ چیتا اور دیو دارو کا ٹنگدا دودھ کے ساتھ پئیں۔

یا گج پیپل اور سونٹھ کا ٹنگدا بلا ناغہ باقاعدہ طور پر ایک مہینے تک

دودھ کے ساتھ پیتے رہیں۔

پر وَرِدھ اُور کا علاج - وادُرنگ - چیتا - دنتی - چبب - اور ترکُٹا کا ایک تولہ بھر کلک (ُنگدا) دودھ میں ڈال کر پینے سے بڑھے ہوئے پیٹ کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔

غذا - ایک مہینے تک تھوہر کے دودھ میں پکائے ہوئے گھی کے ساتھ کھانا کھانا چاہیئے۔

یا تھوہر کے دودھ کے ساتھ کُرنٹک - ہرڑ اور پیپل ڈال کر پکائی ہوئی اُتکارکا (حلوائے رقیق) کھانے کو دیں۔

اگر بگڑی ہوئی وایو - دردِ پسلی - ستبدھتا (جکڑاہٹ) اور ہِرد روگوں (امراض دل) کو پیدا کر دے - تو بل گری اور جوکھار ملا کر تیل پئیں۔

یا لُونٹے - کھریٹی - کیسو اور تِل نال کے کھشار کے ساتھ پکایا ہوا تیل پئیں۔

یا کیلا - اونگا - اور ترکاری کے کھشار کے ساتھ پکایا ہوا تیل پینا چاہیئے۔

ارنڈ کا تیل - وات سے گھرے ہوئے کف میں یا وات سے گھرے ہوئے پت میں یا پت اور کف سے گھرے ہوئے وایو میں دوشوں کے مطابق ادویات سے پکایا ہوا ارنڈ کا تیل دینا چاہیئے - لیکن اس کا استعمال طاقت ور مریض کو کرانا چاہیئے۔

لیپ - مندرجہ بالا مسہل دینے سے پیٹ میں نرمی آجاتی ہے۔

اس لئے دیودارو۔ پلاش۔ آک۔ گج پیپل۔ سہانجنا اور اشوکرن کو پیس کر شکم پر لیپ کر دیں۔

پری شیک۔ مینڈھا سینگی۔ بچ۔ سونٹھ۔ پنچ مول۔ پنرنوا۔ سانٹھ۔ دھنیا اور کُٹھ کے کاڑھے میں گوموتر ملا کر پیٹ پر پری شیک کریں۔

پیٹ پر کپڑا لپیٹنا۔ مسہل ہو چکنے کے بعد کملائے ہوئے پیٹ کو "سُشرت" کے مطابق "سال وَل سوید" کی ترکیب کے مطابق پسینہ دے کر پیٹ پر کپڑا لپیٹ دیں۔ تاکہ وایو پیٹ میں اپھارا نہ پیدا کر سکے۔

نروہن وستی۔ اچھی طرح سے مسہل ہو چکنے پر بھی اگر پھر اپھارہ ہو جائے۔ تو اُسے کھٹائی اور نمک ملا کر مرغن نروہن وستی دینی چاہئے۔

تیکھشن وستی۔ کف وغیرہ والی وایو جس شخص کے پیٹ میں اپھارہ پیدا کر دے اُسے کھشار اور گوموتر ملا کر تیز وستی دینی چاہئے۔

جٹھر روگوں کے عام علاج اوپر بیان کر دیئے گئے ہیں۔ اب الگ الگ امراض کے خاص معالجات آگے لکھے جاتے ہیں۔

وات اودر کا علاج۔ وات اودر روگ میں اگر مریض طاقتور ہو۔ تو وِداری آدی گن سے پکایا ہوا گھی پلانا چاہئے۔ پھر مریض کو سنگدھ سوید دیکر تیلوِک گھرت یا مشرک گھرت بار بار استعمال کر کے مسہل دیں۔

سنسرگ یعنی پیپا وغیرہ پلا کر طاقت بڑھانے کے لئے دودھ پلانا چاہئے۔ جب بدن میں طاقت آ جائے۔ تو کف کے بڑھنے سے پیشتر دودھ

کا پینا ترک کر دینا چاہئے۔

نروہن وستی۔ اگر اُدر روگ میں اُداورت کی بھی شکایت ہو۔ تو پہلے ہی تھوڑی سی کھٹائی اور نمک ملا کر یوش یا مانس رس پلا کر حرارت ہاضمہ کو تیز کریں۔ پھر سینہہ سوید (مرغن پسینہ آور ادویات) کے ذریعے مریض کو سنگدھ اور سویدت کر کے کلپ ستھان میں بتائی ہوئی نچلے حصے سے ملی اور وش مُول کے کاڑھے والی تیز نروہن وستی دیں۔

انوواسن وستی۔ تل اور ارنڈ کے تیل میں دافع وات اور کھٹی اشیا ملا کر انوواسن وستی کا استعمال اُس حال میں کیا جاتا ہے۔ جبکہ مریض کو سپھرن (پھڑپھڑاہٹ) آکھشیپ۔ درد مفاصل۔ درد اُستخوان۔ درد پسلی۔ درد پُشت اور ترک ویدنا کی شکایت ہو۔ نیز اُس کے جسم میں خُشکی کا غلبہ ہو۔ پاخانے۔ پیشاب۔ اور باد مخالف کی روکاوٹ ہو اور حرارت ہاضمہ تیز ہو۔ اگر مریض مسہل کے قابل نہ ہو۔ تو دفعیہ مرض کے لئے وستی۔ دودھ اور گھی وغیرہ کا استعمال کرنا چاہئے۔

پنچ اُدر روگ کا علاج۔ پنچ اُدر روگ میں اگر مریض ایسا طاقتور ہو۔ کہ دوائی کے زور کو سہ سکتا ہو۔ تو مدھرورگ کی ادویات سے پکائے ہوئے گھی سے سنگدھ کر کے مسہل کے لئے تربد سیاہ۔ تُربد۔ اور ترپھلا کے کاڑھے میں پکایا ہوا گھی دینا چاہئے۔

بعد ازاں نیگرودھ آدی گن کی ادویات کے کاڑھے میں مصری اور شہد مقدار سے زیادہ ملا کر اس سے نروہن وستی دینی چاہئے۔ نیز اسی نیگرودھ آدی گن کے کاڑھے سے پکائی ہوئی سینہہ وستی انوواسن

کے لئے مفید ہوتی ہے۔

دُبلے مریض کو پہلے انو واسن وستی دیکر کھشیر وستی کے ذریعے مسہل دینا چاہیئے۔ پھر حرارت ہاضمہ کے تیز ہو جانے پر سنگدھ روگی کو بار بار مسہل دیں۔

مسہل کے لئے ترُبد کے چورن کے ساتھ **یا** ارنڈ کے تیل کے ساتھ **یا** ساتلا اور ترائمان کے ساتھ **یا** املتاس کے ساتھ پکایا ہوا دودھ دینا چاہیئے۔

کف والے پتج اُدر روگ میں گوموتر ملے دودھ کے ذریعے اور **وات والے پتج اُدر روگ** میں کوڑھ میں بیان کئے ہوئے تکتک گھرت کو دودھ میں ملاکر **یا** اوپر بیان کی ہوئی ترُبد وغیرہ اشیا میں سے کسی ایک سے پکایا ہوا دودھ دیکر مسہل دیں **یا** وداری گن کی ادویات کے ساتھ پکائے ہوئے دودھ سے غذا کھلائیں اور اسی دودھ کا جٹھر (پیٹ) پر لیپ کریں۔

بار بار دودھ پینے۔ بار بار وستی کرنے اور بار بار مسہل دینے سے پت اُدر روگ دور ہو جاتا ہے۔

کفج اُدر کا علاج۔ کفج اُدر روگ میں طاقت ور مریض کو وتسک آدی گن کی ادویات سے پکایا ہوا گھی پلائیں۔ بعد ازاں تھوہر کے دودھ سے پکائے گھی کا مسہل دیکر چرپری اور کھاری اشیا ڈالی ہوئی پیّا وغیرہ اغذیات کھانے کو دیں۔

کفج اُدر کے لئے نروہن وستی۔ کفج اُدر کی شکایت میں پیّا وغیرہ

پلاکر مشلک آدی گن کی ادویات کے کاڑھے میں گئو موتر۔ ترگٹا اور تیل بمقدار کثیر ملاکر نروہن وستی دیں۔ نیز اسی کاڑھے سے مدبّر کی ہوئی سینہن وستی دیکر ترگٹا ملاکر دودھ کے ساتھ یا کلتھی کے یوش کے ساتھ کھانا کھلائیں۔

ارشٹ۔ شراب پینے والے اُدر روگی کو اگر سنمتنا۔ اروچی۔ متلی۔ ضعف ہاضمہ اور کف کی وجہ سے شکم کے بھاری یا سخت ہونے کی شکایت ہو۔ تو اُسے ارشٹ اور کھشاروں کا استعمال کرانا چاہئے۔

کھشار۔ ہینگ۔ پیپل۔ ترپھلا۔ دیووارو۔ ہردو ہلدی۔ بھلاوہ۔ سہانجنے کی پھلی۔ کٹکی۔ چرائتہ۔ بچ۔ سونٹھ۔ اتیس۔ موتھا۔ کٹھ۔ سرل اور پانچوں نمک۔ یکہ بیس کر دہی۔ گھی۔ تیل۔ چربی اور مجّھا (مغز) ملاکر ایسے طور سے جلالیں۔ کہ دُھواں باہر نہ نکلنے پائے۔ پھر اس کھشار میں سے دو تولہ بھر لیکر شراب۔ دہی۔ سُرامنڈ۔ گرم پانی۔ ارشٹ۔ سُرا یا آسو کے ساتھ نوش کریں۔ تو اُدر روگ۔ باؤگولہ۔ اشٹیلا۔ تُونی۔ پرتونی سوج۔ دسوچیکا (ہیضہ) تلی۔ ہردے روگ۔ بواسیر اور اُدادرت روگ دور ہو جاتے ہیں۔

ارشٹ۔ دُبلے کمزور اُدر روگ والے شخص کو ارشٹ۔ گو موتر۔ چورن۔ ایس کرت اور کھشار ملا تیل پلاکے بیماری سے چھڑانے کی تدبیر کرنی چاہئے۔

لیپ۔ سفید سرسوں۔ سُرابیج۔ اور مولی کے بیجوں کا نگدا بناکر دُبلے جنھر روگی کے پیٹ پر لیپ کرکے بار بار سویدن کریں۔

سنپاتج اُدر کا علاج۔ سنپاتج اُدر میں اگر مریض کی طاقت اور حرارت ہاضمہ زیادہ کمزور نہ ہو گئی ہو۔ تو غور و خوض کے بعد جو دوش غالب معلوم ہو۔ اُس کے مطابق علاج کرنا چاہیئے۔ اس میں دنتی اور درونتی کے پھلوں کا تیل پینا مفید ہوتا ہے۔

تردوشج جبٹھر کا علاج۔ سب قسم کے اُدر روگوں بالخصوص سنپاتج اُدر روگ میں جب کسی طرح سے بھی کامیابی نہ ہو۔ تو مریض کے کُنبے والوں سے اجازت لیکر کہ یہ دوا جو میں دیتا ہوں۔ زہر ہلاہل ہے یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اس سے مریض بچ جائیگا یا مریگا۔ مریض کو کاکادنی چر مٹھی اور کنیر کی جڑھ پیس کر مدرا شراب کے ساتھ نوش کرا دیں۔

یا کھلانے اور پلانے میں ستھاور وِش کام میں لائیں۔

یا جس پھل میں سانپ غضب ناک ہو کر زہر اُگلے۔ وہ وِش پھل کھلائیں۔ ایسا کرنے سے مریض کی دھاتوؤں میں گھُسے ہوئے۔ غلط راستے پر جانے والے اور نہایت سخت تینوں دوش فوراً منتشر ہو کر باہر نکل جاتے ہیں۔ اور مریض یا تو تندرست ہو جاتا ہے۔ یا مر جاتا ہے۔

مندرجہ بالا تدبیر کے عمل میں لانے سے جب اُدر روگی کے دوش خارج ہو جائیں۔ تو اُسے ٹھنڈے پانی سے نہلا کر ٹھنڈا دودھ اور پیپیا پلانی چاہیئے۔

یا ترُبد۔ منڈوکی۔ کال ساگ۔ یا یَوساگ کو انہی کے سورس میں پکا کر استعمال کرائیں۔ ان ساگوں میں کھٹائی۔ نمک اور روغن نہ

ڈالنا چاہیئے۔ ستّون یا آستِون غذا بنوا کر دیں۔ پیاس لگنے پر انہی ساگوں کا سورس پلائیں۔ اور اس طرح ایک مہینے تک عمل کریں۔

جبھڑ کے لئے ہتھنی کا دودھ۔ اس طرح ساگ استعمال کرا کے دوش کے دور ہو جانے پر ایک مہینے کے بعد دُبلے مریض کو طاقت دینے کے لئے ہتھنی کا دودھ پلانا چاہیئے۔

پلیہہ اَدر (تلی) کا علاج۔ اس روگ میں وات وغیرہ دوشوں کے مطابق مریض کو گھی کھلا کے بائیں ہاتھ کی فصد کھول کر خون نکال دینا چاہیئے۔

کھشار پان۔ مریض کو جب طاقت آجائے۔ تو چکنائی پلا کر مسہل دینا چاہیئے۔ پھر دودھ کے ساتھ سمندر کی سیپی کا کھشار پلائیں۔ **یا** کانجی کے ساتھ سِدھ کیا ہوا بِڑ نمک اور پیپل کا چورن ملا کر کیکھو کی کھشار **یا** سیندھا نمک۔ چیتا اور پیپل کا چورن ڈال کر سہانجنے کا کاڑھا **یا** ہنگو ادی چورن۔ کھشار یا کھٹ پل آدی گھرت کا طاقت کے مطابق استعمال کرائیں۔

چورن۔ پیپل۔ سونٹھ اور دنتی ہموزن۔ ہرڑ دو حصے۔ اور بِڑ نمک نصف حصہ لے کر ان کا چورن بنا کے گرم پانی کے ساتھ کھانا چاہیئے۔

وڑنگ آدی کھشار۔ واوڑنگ۔ چیتا۔ ستو۔ گھی۔ سیندھا نمک اور بچ کو ٹھیکرے میں جلا کر پیس لیں۔ اور اس کھشار کو دودھ کے ساتھ نوش کریں۔ تو باؤ گولہ اور تلی کی شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔

دیگر۔ بیر کے پتوں کو باریک کھوٹ کر تیل ملا کے تلی پر لیپ کر دیں اور اوپر سے ایک موسل کے ذریعے دبائیں۔ نیز بعد ازاں دودھ پئیں۔ تو

* چکنائی استعمال کرا کے اور پسینہ دے کر دست آور دوا دینا

پلیہہ اُدر روگ (تلی کا مرض) دور ہوجاتا ہے۔

دیگر۔ روہیڑے کی شاخوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہرڑ کے ساتھ گوموتر یا پانی میں بھگودیں۔ اور سات روز کے بعد اُس پانی یا گوموتر کو چھان کر نوش کریں۔ تو تلی۔ یرقان۔ بائُگولہ۔ بواسیر۔ کِرمی روگ۔ پرمیہہ اور اُدر روگ کی شکایات رفع ہوجاتی ہیں۔

دیگر۔ روہیڑے کی چھال پچیس پل۔ اور بیر دو پرستھ کا کاڑھا بناکر اور چھان کر اُس میں پیپل۔ پپلامُول۔ چب۔ چیتا اور سونٹھ ہر ایک ایک پل۔ ہرڑ کلاں کا چھلکا پانچ پل۔ اور گھی ایک پرستھ ڈال کر حسب ترکیب مقررہ گھی پکالیں۔ اور کام میں لائیں۔ تو نہایت بڑھی ہوئی تلی بھی دور ہوجاتی ہے۔

تیل۔ کیلا۔ تِلوں کے نال۔ اور تال مکھانے کی کھشار ڈال کر پکایا ہوا تیل پینے سے وات اور کف سے پیدا ہونے والی تلی دور ہوجاتی ہے۔

دیگر۔ اگر اول الذکر تدبیر سے وات کفج تلی کا دفعیہ نہ ہو۔ نیز اُس میں سیمر کی گوند کے سے لیسدار پانی کی پیدائش ابھی نہ ہوئی ہو۔ تو بائُگولہ کے علاج کی مانند ہی اگنی کرم کرنا چاہئے۔

پتج پلیہہ اُدر کا علاج۔ جیونیہ گن (زندگی افزا ادویات سے) پکایا ہوا گھی پلانا۔ کھشیروستی کا استعمال کرانا۔ فصد کھلوانا۔ دودھ پلانا اور مسہل وغیرہ کے ذریعے سے اندرونی صفائی کرانا پتج تلی کے لئے مفید تدابیر ہیں۔

یکرت اُدر کا علاج۔ یکرت اُدر روگ میں سارا علاج تلی کا سا

ہی کرنا چاہیئے۔ اس میں دائیں ہاتھ کی ناڑی کو بیندھ کر خون نکالا جاتا ہے۔ صرف یہی خصوصیت ہے۔

بدھ اُدر کا علاج۔ بدھ اُدر روگ کے مریض کو پسینہ دیکر گوموتر تیز ادویات تیل اور نمک ملا کے نروہن اور انوواسن وستی دیں۔ پہلے انوواسن پھر نروہن اور پھر انوواسن وستی دیکر مریض کو انولومن (ملیّن) غذا اور تیز مسہل دیں۔ نیز اُدا ورت اور وات کو دور کرنے والی تدابیر کام میں لائیں۔

چھدرّ اُدر کا علاج۔ چھدر اُدر میں پسینے کے علاوہ اور سب علاج کفج اُدر کا سا کرنا چاہیئے۔ لیکن جب آنتوں میں سوراخ ہو کر اُن میں سے پانی ٹپک ٹپک کے پیٹ کو بھر دے۔ تو اُس پانی کو نکال ڈالیں۔ جتنی مرتبہ پانی اکٹھا ہو۔ اتنی ہی مرتبہ نکالتے رہیں۔ اس طرح وَید کو چاہیئے۔ کہ کوشش سے مریض کو بچاتا رہے۔

دکودر کا علاج۔ دکودر یا جلودر یا استسقا یا پانا روگ سب مرادف الفاظ ہیں۔ اس میں پہلے گوموتر نیز دیگر مختلف کھشاروں والے پانی کے ساتھ دوش کو دور کرنے والی تیز ادویات کا استعمال کرانا چاہیئے۔

نیز حرارت ہاضمہ بڑھانے والی اور کف کو دور کرنے والی اغذیات کھلائیں۔ بعد میں وات وغیرہ دوشوں کے مطابق علاج کریں۔

دیگر۔ بکری کی مینگنوں کے کھشار کو گوموتر میں گھول کر آگ پر پکالیں۔ جب گاڑھا ہو جائے۔ تو اُس میں مندرجہ ذیل اشیا کا چورن ملا دیں۔ جیسے پیپل۔ پپلامُول۔ سونٹھ۔ پانچوں نمک۔ دنتی۔ تُربد۔ ترپھلا ستَورن کھشیری۔ مینڈھا سینگی۔ سجّی کھار۔ بچ۔ ساتلا۔ اور جَو کھار۔

پھر اُس مرکب کی بیر کے برابر گولیاں بنالیں۔ ان گولیوں کو کانجی میں ملاکر پینے سے بے ہضمی۔سوج اور بڑھا ہوا اُدر روگ دور ہوجاتا ہے۔

اپریشن۔ بدّھ اُدر اور چھدّر اُدر میں اگر مندرجہ صدر معالجات سے آرام نہ آئے۔تو وید کو چاہئے۔کہ مریض کے اقربا اور راجہ سے اجازت لیکر عمل جراحی سے کام لے۔

بدّھ اُدر اور چھدّر اُدر میں مریض کو چکنائی پلاکر اور پسینہ دیکر ناف کے نیچے روم راجی (بالوں کی قطار) سے چار اُنگل ہٹ کر بائیں طرف چار اُنگل بھر چیرا دینا چاہئے۔اور سب انتڑیوں کو باہر نکال کر بال۔میل۔آلائش اور سنگریزوں وغیرہ کو جو کچھ بھی ہو صاف کر دینا چاہئے۔پھر آنتوں کو گھی اور شہد سے چپڑ کر جوں کی توں اندر داخل کر کے شکم پر ٹانکے لگادیں۔یہ بدّھ اُدر کے اپریشن کی ترکیب ہے۔

چھدّر اُدر میں بھی آنتوں میں سے شلیہ (اوپر چیزیں) نکال کر اور آنتوں کے ٹپکنے کے سوراخوں کو صاف کر کے سیاہ چیونٹوں سے اُن سوراخوں کو کٹوائیں۔جب وہ چیونٹے انتڑیوں میں اپنے آنٹے گھسیڑ دیں۔تو اُنکے جسموں کو کاٹ کاٹ کر الگ کر دیں۔اور سر آنتوں میں ہی لگے رہنے دیں۔بعد ازاں سب آنتوں میں گھی اور شہد چپڑ کر ٹھیک ٹھکانوں پر رکھ کے پیٹ پر ٹانکے لگادیں۔اور پیٹ پر سیاہ مٹی اور ملٹھی کا لیپ کر کے باندھ دیں۔پھر مریض کو بے ہوا مکان کے اندر گھی یا تیل کے ٹب میں بٹھا رکھیں اور صرف دودھ پینے کو دیں۔

دیگر۔جلودر میں تلوں کے تیل۔سرسوں کے تیل اور ارنڈ وغیرہ کے

وات ناشک تیل سے پیٹ کو چپڑ کر اور گرم پانی سے سویدت کر کے (پسینہ دیکر) گھٹنی تک پیٹ کو کپڑے سے لپیٹ دیں۔ پھر بدھ اُدر یا چھدر اُدر میں بیان کی ہوئی ترکیب سے ناف کے نیچے بائیں طرف روم راجی (بالوں کی قطار) سے چار اُنگل کا فاصلہ چھوڑ کر ایک اُنگل بھر چیر الگا کر ایک نلی اُس سوراخ میں داخل کر دیں۔ اور اُس نلی کے ذریعے سے پیٹ کا آدھا پانی نکال لیں۔ پھر نلی کو نکال کر نمک اور تیل سے زخم کو چُپڑ کر اور باندھ کر پیٹ پر کپڑا لپیٹ دیں۔ پھر تین تین یا چار چار دن کے وقفے سے سولہ روز تک تھوڑا تھوڑا پانی نکالتے رہیں۔ ایک ہی بار میں تمام پانی نکال لینے سے کئی عوارض کا اندیشہ رہتا ہے۔ پانی نکل چکنے کے بعد ڈھیلے پیٹ پر کس کر پٹی باندھ دیں۔ اور مریض کو اناج کی غذا نہ دیکر تھوڑی چکنائی اور نمک والی پیپا پلائیں۔

پانی نکل چکنے کے بعد مریض کو چھ مہینے تک صرف دودھ بعد ازاں تین مہینے تک دودھ کے ساتھ پیپا۔ پھر تین مہینے تک دودھ۔ پھل اِل یا مانس رس کے ساتھ چکنائی اور نمک والے پُرانے سونکھیا کے چاول اور کودوں کھانے کو دیں۔ اس طرح ایک سال تک باپرہیز رہنے سے جلودر روگ دور ہو جاتا ہے۔

ترش اور نمکین وغیرہ ممنوعہ اہار وہار میں اُدر روگی کو نہایت احتیاط سے رہنا چاہئے۔ یعنی انہیں مطلق ترک کر دیں۔

سب قسم کے اُدر روگوں کا علاج - چونکہ سب قسم کے اُدر روگ عموماً تینوں دوشوں کے اجتماع سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے

سب میں وات وغیرہ دوشوں کو دور کرنے والی تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔

غذا۔ دوشوں سے کُکھشی کے بھر جانے کے سبب حرارت ہاضمہ ماند پڑ جاتی ہے۔ اس لئے ہاضمہ افزا اور لطیف غذا کھانی چاہئے۔ پنچ مُول قدرے کھٹائی۔ نمک اور چرپری اشیا بھی غذا میں حسب ضرورت ملائی جا سکتی ہیں۔

یواگو۔ ساٹھی چاولوں میں گوموتر کی بھاونا دیکر دودھ کے ساتھ اُن چاولوں کا یواگو پکا کر جٹھر روگی کو خوب سیر کر کے کھلا دیں۔ اور اوپر سے گنّے کا رس پلا دیں۔ ایسا کرنے سے کف۔ وات اور پت اپنے اپنے ٹھکانوں پر آجاتے ہیں۔

پرہیز۔ نہایت گرم۔ تُرش۔ نمکین۔ خشک۔ قابض۔ سرد اور ثقیل اشیا کا استعمال گُڑ اور تیل کے پکوان کھانا۔ ساگ کھانا۔ پانی پینا۔ نہانا۔ محنت کرنا۔ پیدل سفر کرنا۔ دن کا سونا۔ اور سواری وغیرہ پر چڑھنا یہ ایسی باتیں ہیں۔ جن سے اُدر روگی کو پرہیز کرنا چاہئے۔

تکر۔ جٹھر روگ میں کم گاڑھا۔ میٹھے رس والا۔ تکر اچھا ہوتا ہے۔ وات اُدر روگ میں پیپل اور سیندھا نمک ڈال کر پت اُدر میں مرچ سیاہ اور کھانڈ ملا کر۔ کف اُدر میں اجوائن۔ سیندھا نمک۔ زیرہ۔ شہد۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ اور پیپل ملا کر۔ سنّپات اُدر میں جوکھار۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل اور نمک ملا کر پلیہہ اُدر میں شہد۔ تیل۔ بچ۔ سونٹھ۔ سونف۔ کُٹھ اور سیندھا نمک ملا کر بدّھ اُدر میں ہاؤبیر۔ اجوائن۔ سیندھا نمک۔

اور زیرہ وغیرہ ملا کر چھدر اُدر میں پیپل اور شہد ملا کر اور جلودر میں سونٹھ مرچ سیاہ اور پیپل کا چورن ملا کر تکر پینا چاہیئے۔

وات کف کی تکلیف میں اگر بھاری پن۔ عدم اشتہائے طعام۔ اپھارہ۔ ضعف ہاضمہ اور اسہال کی شکایت ہو۔ تو تکر آب حیات کا سا حکم رکھتا ہے۔

اُدر روگوں میں ہر قسم کی ادویات کے بعد دودھ اور تکر کا انوپان کرنا چاہیئے۔ تکر تمام دھاتوؤں کو قائم کر دیتا ہے۔ نیز طاقت بخش ہے اور دوشوں کے اجتماع کو دور کر دیتا ہے۔

دودھ۔ جس مریض کا جسم ادویات کے استعمال سے تر و تازہ ہو گیا ہو۔ اُسے اکیلا دودھ پلانا ہی آب حیات کا سا حکم رکھتا ہے۔

سولہواں ۱۶ ادھیائے

پانڈو روگ (بھُس) کا علاج

بھُس والے کو پہلے کلیانک گھرت پلانا چاہیئے۔ بعد ازاں مرگی کے علاج میں بتایا ہوا پنچ گویہ گھرت۔ کوڑھ کے علاج میں بتایا ہوا مہاتکتک گھرت۔ یا آرگ ودآدی گن کی ادویات سے پکایا ہوا گھی دینا چاہیئے۔

دیگر گھرت۔ انار ایک کُڑو۔ دھنیا نصف کُڑو۔ چیتا اور سونٹھ ایک ایک پل۔ اور پیپل نصف پل لے کر سب کا نگدا بنا لیں۔ اور بیس پل گھی اور ایک آڑھک پانی ڈال کر پکالیں۔ یہ گھی ہر د روگ۔ پانڈو روگ باؤ گولہ۔ بواسیر۔ تلی۔ وات کف۔ دمہ اور کھانسی کو دور کر دیتا ہے حرارت ہاضمہ کو مشتعل کرتا ہے۔ موڑھ وات کو خارج کر دیتا ہے۔ وضع حمل میں تنگی ہونے والی اور بانجھ عورت کے لئے بالخصوص مفید چیز ہے۔

قے کرانا۔ بھُس والے کو چکنائی پلا کر تیز ادویات سے قے کرانی چاہیئے۔

قے کے بعد دوبارہ چکنائی پلا کر گوموتر اور دودھ سے یا صرف دودھ سے باربار اُس کی اندرونی صفائی کریں۔

دیگر۔ پانڈو روگ والے کو دنتی کے ایک پل بھر قدرے گرم رس میں ایک انجلی کھنبھاری کے پھلوں کا آسُت **یا** ایک انجلی دراکھش ملا کر نوش کرائیں **یا** گوموتر میں ہرڑ پیس کر پلائیں۔ **یا** گوموتر میں ترپھلا پکا کر پلائیں تو پانڈو روگ دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ سورن کھشیری۔ ترُبد۔ ترُبد سیاہ۔ دیودارو اور سونٹھ کو گوموتر کے ساتھ پیس کر یا پکا کر پینا چاہیئے۔

یا انہی مندرجہ بالا ادویات کے ساتھ پکایا ہوا دودھ پانڈو روگی کو پلائیں۔ اِس سے دوشوں کا اخراج ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ لوہ چون کو سات روز تک گوموتر میں بھگو دیں۔ پھر اس کو دودھ کے ساتھ نوش کرائیں۔ اس کے ہضم ہو جانے پر دودھ

کے ساتھ یا میٹھا رس ملے مانس کے ساتھ غذا کھلائیں۔

اولیہہ۔ قے اور مسہل دونو طرح سے مریض کی اندرونی صفائی کرا کے ہرڑ کا چورن شہد اور گھی ملا کر چٹانا چاہیئے۔

دیگر۔ حنظل۔ کوڑ۔ منتھراں۔ کُٹھ۔ دیودارو۔ اور اندرجو ہر ایک ایک ایک کرش۔ موردا دو بچھو۔ اور اتیس نصف کرش کا چورن بنا کر گرم پانی کے ساتھ نوش کر کے اوپر سے تھوڑا سا شہد چاٹ لیں۔ اس سے بھُس۔ بخار۔ جلن۔ کھانسی۔ دمہ۔ عدم اشتہائے طعام باؤگولہ۔ اپھارہ۔ آم وات۔ اور رکت پت کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

دیگر۔ اڑوسہ۔ گلو۔ ترپھلا۔ کوڑ۔ چرائتہ اور نیم کے کاڑھے میں شہد ملا کر پینے سے پانڈو روگ۔ رکت پت نیز یرقان کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

وِیوش آدی چورن۔ سونٹھ۔ سیاہ مرچ۔ پیپل۔ چیتا۔ واوڑنگ ترپھلا۔ اور موتھا سب ہموزن لیکر ان سب کے برابر لوہ بھسم لیکر چورن بنا لیں۔ اور حسب مقدار مریض کو تکر۔ شہد۔ گھی یا نیم گرم پانی کے ساتھ نوش کرائیں۔ تو یرقان۔ بھُس۔ امراضِ دل۔ کوڑھ۔ بواسیر اور پرمیہہ کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

گولیاں۔ پُرانا گُڑ۔ سونٹھ۔ مندور۔ اور تل ایک ایک حصہ۔ پیپل دو حصے لیکر پیس کر ان کی گولیاں بنا لیں۔ اور کام میں لائیں۔ تو پانڈو روگ (بھُس) کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔

منڈور وٹکا - سونا مکھی - دار ہلدی کی چھال - چب - پپلامول دیودارو - سونٹھ - سیاہ مرچ - پیپل - چیتا - واوڑنگ - ترپھلا - اور موتھا سب ہموزن لیکر چورن بنائیں - پھر سُرمے کا سا باریک پسا ہُوا اِس چورن سے دُگنا منڈور لے لیں - اور اُسے ادویات بالا سے آٹھ گُنے گوموتر میں پکالیں - جب وہ گولیاں بٹنے کے قابل ہوجائے تو اُس میں اول الذکر چورن ڈال کر گولیاں باندھ لیں - ان گولیوں کو کھاکر تکمے کے ساتھ کھانا کھانا چاہیئے - تو یہ کھُس کے مریضوں کو آب حیات کا سا اثر دکھاتی ہیں - نیز ان کے استعمال سے کوڑھ - بے ہضمی - سوج - اُروستمبھ (رانوں کی جکڑن) عدم اشتہائے طعام - بواسیر - یرقان - پرمیہہ اور تلی کی شکایات دور ہوجاتی ہیں -

تاپیادی چوُرن - سونا مکھی - شلاجیت - رُوپا مکھی - اور منڈور ہر ایک پانچ پانچ پل - چیتا - ترپھلا - سونٹھ - مرچ سیاہ - پیپل اور واوڑنگ ہر ایک ایک ایک پل - اور کھانڈ آٹھ پل کا چورن بناکر شہد میں ملاکر نوش کرنا چاہیئے - تو کھُس - وِش روگ - کھانسی - یکھشما (سِل) وِشم جوُر - کوڑھ - اجیرن (بے ہضمی) پرمیہہ - سوج - دمہ - عدم اشتہائے طعام - بالخصوص مرگی - یرقان - اور بواسیر کا قلع قمع ہوجاتا ہے -

کوٹج آدی وٹکا - کڑا سک - ترپھلا - نیم - پٹول - موتھا - اور سونٹھ ہر ایک ایک پل لیکر چونسٹھ پل پانی ڈال کر آگ پر چڑھادیں - جب ایک چوتھائی پانی باقی رہ جائے - تو اُتار کر چھان لیں - اس کاڑھے

سے آٹھ پل شلاجیت کو دس دن۔ بیس دن یا تیس دن تک بھاونا دیں۔
پھر اُس میں ہموزن کھانڈ۔ تباشیر۔ پیپل۔ آملہ۔ کاکڑا سینگی۔ کیٹری کے
پھل اور کیٹری کی جڑھیں ایک ایک پل۔ دارچینی۔ الائچی۔ اور تیج پات
حسب مناسب۔ اور شہد تین پل ڈالکر دو دو تولے کی گولیاں بنالیں۔ ان
گولیوں کو داڑم کے کاڑھے۔ دودھ۔ پرندوں کے مانس رس۔ پانی
سُرا شراب اور آسو کے ساتھ کھانا کھانے سے پہلے یا پیچھے کھانا چاہئے
تو بھُس۔ کوڑھ۔ بخار۔ تلی۔ تمک شواس۔ بواسیر۔ بھگندر۔ امراضِ دل
امراضِ پیشاب۔ ویرج کی بدبو۔ ہاضمہ کی خرابی۔ سوکھا۔ گرروگ۔
امراضِ شکم۔ کھانسی۔ پردر۔ رکت پت۔ سوج۔ باؤگولہ۔ امراضِ گلو۔
پرمیہہ۔ وِردھی۔ اور سر چکرانے کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ یہ گولیاں
سب دوشوں کو دور کرتی ہیں اور صحت بخشتی ہیں۔

دراکھشادی اولیہہ۔ داکھ ایک پرستھ۔ پیپل ایک پرستھ۔
کھانڈ نصف تُلا۔ ملٹھی۔ سونٹھ۔ اور تباشیر ہر ایک دو پل۔ انکو پیس کر
اور آملے کے ایک درون رس میں ڈال کر لیٹی کی مانند پکالیں۔ اور
ٹھنڈا کرکے ایک پرستھ شہد ملالیں۔ پھر اس میں سے ہر روز ایک تولہ
بھر چاٹ لیا کریں۔ تو ہلیمک۔ بھُس اور یرقان کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ بھُس اور یرقان کے دفعیہ کے لئے لگھو پنچ مُول کا کاڑھا
اور داکھ اور آملوں کا رس کھانے پینے میں مفید ہوتا ہے۔

یہ پانڈو روگ (بھُس) کے عام معالجات بیان کئے گئے ہیں لائق
وَید کو چاہئے۔ کہ دوش اور طاقت کا لحاظ کرکے ان ادویات کا استعمال

کرائے۔

دوشوں کے مطابق علاج۔ واتج پانڈوروگ میں سنیہہ کی زیادتی والی دوائی دینی چاہیئے۔

پتج پانڈوروگ میں کڑوے رس والی ادویات استعمال کرائیں۔

کفج پانڈوروگ میں چرپری۔ خشک اور گرم ادویات کھلائیں۔

اور سنپاتج پانڈوروگ میں سب دوشوں کا مخلوط علاج کرنا چاہیئے۔

دیگر۔ جو شخص مٹی کے کھانے سے پیدا ہوتا ہے۔ اُس میں تیز مسہل دیکر پہلے جسم میں سے مٹی کو نکالنا چاہیئے۔ پھر پیٹ کی صفائی ہو جانے پر طاقت بخش ادویات کھلائیں۔

مرتکج پانڈوروگ کا علاج۔ سونٹھ۔ سیاہ مرچ۔ پیپل۔ ہلدی۔ دارہلدی۔ ترپھلا۔ سانٹھ ہر دو قسم۔ موتھا۔ لوہ چورن۔ پاٹھا۔ واوڑنگ۔ دیو دارو۔ ورشچکالی اور بھارنگی۔ سب ہموزن۔ ان سب کے برابر گھی۔ دودھ گھی کے برابر۔ اور پانی دودھ سے چار گنا۔ سب کو ملاکر حسب ترکیب گھی پکالیں۔ اور ٹھنڈا ہو جانے پر کام میں لائیں۔ تو اس گھی کے استعمال سے مٹی کے کھانے سے پیدا ہونے والے تمام امراض دور ہو جاتے ہیں۔

کیسرآدی گھرت۔ کیسر۔ ملٹھی۔ پیپل۔ دودھ اور سبز دُوب سے پکایا ہوا گھی بھی اُن تمام امراض کو دور کردیتا ہے۔ جو مٹی کے کھانے کی وجہ سے پیدا ہو جاتے ہیں۔

دیگر تدبیر۔ اگر مٹی کھانے کی خواہش ہو۔ تو واوڑنگ۔ چیتا۔

نیم کے پتے یا موروا کے کاڑھوں کی بھاونا دی ہوئی مٹی کھانے کو دینی چاہئے

دوشوں کے مطابق علاج - مٹی کی اقسام کے مطابق وات وغیرہ دوشوں میں تمیز کر کے دوا کا استعمال کرنا چاہئے۔ یعنی کسیلی مٹی کے کھانے سے وائیو۔ کھاری مٹی کے کھانے سے پت اور میٹھی مٹی کے کھانے سے کف بگڑ جاتا ہے۔

اس لئے پہلے یہ سوچنا چاہئے۔ کہ کس قسم کی مٹی سے خرابی پیدا ہوئی ہے۔ پھر وات وغیرہ دوشوں میں تمیز کر کے مٹی کھانے سے پیدا ہونیوالے پانڈو روگ کے دفعیہ کی تدبیر کریں۔

یرقان کے پت کو دور کرنے والی دوا - یرقان میں وہ دوا دینی چاہئے۔ جو پت کو دور کرے اور پانڈو روگ (بھُس) کے مخالف نہ ہو۔

گھرت - ایک سو ہرڑوں کے کاڑھے میں پچاس ہرڑوں کے چھلکے کا نگدا ملا کر اُس سے ایک پرستھ گھی کو پکائیں۔ اس گھی کے استعمال سے باؤ گولہ - یرقان اور بھُس کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

چُورن - دنتی کا چُورن دو پل۔ ٹھنڈے پانی کے ساتھ نوش کریں۔ یا ترُبد کا چُورن شہد ملا کر ترپھلا کے کاڑھے کے ساتھ کھائیں۔

کاڑھا - ترپھلا۔ گلو۔ دار ہلدی اور نیم میں سے کسی ایک کے کاڑھے میں شہد ملا کر ہر روز علے الصبح نوش کریں۔ تو یرقان دور ہو جاتا ہے۔

سُرمہ - ہلدی۔ گیرو۔ اور آملے کا سرمہ بنا کر آنکھوں میں لگانے سے

یرقان دور ہو جاتا ہے۔

یرقان سے جب مریض کو تلوں کی پیٹھی کا سا دست ہوتا ہے اُس کے پت کا راستہ کف کی وجہ سے رُکا ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے اُسے کف کے دور کرنے والی دوا دینی چاہیئے۔

دیگر۔ خشک۔ سرد۔ ثقیل۔ اور شیریں اغذیات۔ ورزش۔ اور قوت طلب کاموں کے کرنے سے وایو بگڑ کر اور کف سے ملکر جب پت کو باہر نکال دیتی ہے تو مریض کی آنکھیں۔ پیشاب اور چمڑا ہلدی کے رنگ کا سا ہو جاتا ہے۔ پاخانہ سفید پڑ جاتا ہے۔ اور پیٹ میں گڑگڑاہٹ کے ساتھ جکڑاہٹ ہوتی ہے۔ دل میں کمزوری آ جاتی ہے۔ حرارت ہاضمہ ضعیف ہو جاتی ہے۔ درد پسلی۔ ہچکی۔ دمہ۔ عدم اشتہائے طعام۔ اور بخار کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان عوارض سے بہ ترتیب بگڑی ہوئی وایو شاکھاؤں (ٹانگوں اور بازؤں) کے پت میں جا ملتی ہے۔ ایسی حالت میں مریض کو خشک۔ چرپرے اور کھٹے رس ملا کر مور تیتر اور مُرغ کا ماس رس نیز سوکھی مُولی اور کُلتھی کا یُوش کھانے میں دینا چاہیئے۔ نہایت تُرش۔ تیز چرپری اور نمکین اشیا بھی اس کے لئے مفید ہوتی ہیں۔ نیز سونٹھ۔ سیاہ مرچ اور پیپل کے چورن کو بجورے کے رس کے ساتھ نوش کریں۔ ویسا کرنے سے پت اپنے ٹھکانے پر آ جاتا ہے۔ پاخانے کی سفیدی دور ہو جاتی ہے۔ اور اُس میں پیلاپن آ جاتا ہے۔ اپھارے اور دیگر عوارض سمیت وایُو کا جوش بھی فرو ہو جاتا ہے۔ اس طرح جب سب عوارض دور ہو جائیں۔ تو یرقان میں کہا ہوا علاج

کرنا چاہئے۔

کُنبھ کاملا کا علاج۔ کُنبھ کاملا کے مریض کو شلاجیت یا سونا مکھی یا رو پا مکھی کا ایک ماہ تک استعمال کرانا چاہئے۔

ہلیمک کا علاج۔ ہلیمک کے مریض کو گلو کے رس اور دودھ میں پکائے ہوئے گھی سے چکنا کر کے آملے کے رس کے ساتھ ترُبد کھلائیں جب اس سے مسہل ہو چکے۔ تو وات پت کو دور کرنے والی خوش ذائقہ مفید غذا۔ پہلے بتایا ہوا دراکھش اولیہہ۔ مدھرگن کی ادویات سے پکایا ہوا گھی۔ زندگی افزا کھشیر دستی۔ اور انو واسن وستی دیں نیز حرارت ہاضمہ کی تیزی کے لئے مار دویک شراب اور ارشٹ پلائیں۔ یا کھانسی کے علاج میں بتائے ہوئے ابھیا اولیہہ۔ دودھ کے ساتھ پیپل ملیٹھی اور کھریٹی کا استعمال دوش اور طاقت کے مطابق کرنا چاہئے۔

پانڈو روگ کی سوج کا علاج۔ جب پانڈو روگ دکھُس کی شکایت) میں سوج پڑ جائے۔ تو لائق وید کو چاہئے۔ تو سوج کے علاج میں بیان کئے ہوئے طریق علاج کو اختیار کرے۔

سترھواں ادھیائے

سوج کا علاج

وات وغیرہ دوشوں سے پیدا شدہ سروانگ (سارے جسم کی) سوج میں پکنے سے پہلے ہی فاقہ وغیرہ کے ذریعے وشوشن کرم کرکے ہلکی غذا کھلا کے سونٹھ۔ اتیس۔ دیودارو۔ واوڑنگ۔ اندرجو اور مرچ سیاہ یا ہرڑ۔ سونٹھ۔ دیودارو اور سونٹھ کے چورن کو گرم پانی کے ساتھ پھانکیں۔ اگر مریض دوشوں کی کثرت سے گھرا ہوا ہو۔ تو پانڈو روگ کے علاج میں بتایا ہوا نواَئس چورن کھلانا چاہیئے۔

مسہل کے لئے گوموتر کے ساتھ ہرڑ یا ترپھلا کے کاڑھے کے ساتھ کُٹکی۔ ترُبد۔ لوہ چُورن۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ اور پیپل یا گوگل یا شلاجیت استعمال میں لائیں۔

ضعف ہاضمہ میں تکر کا پینا۔ اگر سوج والے مریض کی حرارت ہاضمہ کمزور ہو گئی ہو۔ نیز پاخانہ کچا۔ بھاری۔ ڈھیلا یا قبض کے ساتھ خارج ہوتا ہو۔ تو سونچل نمک۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ پیپل اور شہد کو تکر کے ساتھ استعمال میں لائیں۔

یا گُڑ اور ہرڑ کھا کر اوپر سے تکر پی لیں۔ یا گڑ اور سونٹھ پر تکر کا انوپان کریں۔

دیگر۔ ادرک اور گڑ ہموزن لے کر پہلے دن نصف پل کی مقدار میں نوش کریں۔ پھر ہر روز آدھا آدھا پل بڑھاکر پانچ پل تک مقدار خوراک بڑھاتے جائیں۔ اس کے بعد بہ ترتیب ہر روز آدھا آدھا پل گھٹا کر پھر آدھے پل کی خوراک پر آجائیں۔ اس طرح ایک مہینے تک اس نسخے کا استعمال کرتے رہیں۔ اور یوش۔ دودھ۔ اور مانس رس کی خوراک کھائیں تو باؤ گولہ۔ امراض شکم۔ بواسیر۔ سوج۔ پرمیہہ۔ دمہ۔ زکام۔ السک اَوِپاک (بے ہضمی)۔ یرقان۔ سوج۔ من کی خرابیاں (انتشارِ دل) کھانسی اور کف کی شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔

گھرت۔ ادرک کے کلک (نگدے) اور سورس (اسی کے رس) کے ساتھ پکایا ہوا گھی۔ سوج۔ ہچکی۔ امراضِ شکم۔ اور ضعفِ ہاضمہ کی شکایات کو رفع کر دیتا ہے۔

دودھ۔ آم سے خالی اور بندھے ہوئے پاخانے والے مریضِ ورم کو سونٹھ۔ سیاہ مرچ۔ پیپل۔ ترُبد۔ دنتی۔ اور چیتے سے پکایا ہوا دودھ پینے کو دیں۔

یا گوموتر یا بھینس کا موتر پینے کو دیں۔

دودھ کے ساتھ غذا کھلائیں **یا** صرف دودھ ہی بطور خوراک کھانے کو دیں۔ **یا** سات روز **یا** ایک ماہ تک صرف اونٹنی کا دودھ دینا چاہیئے۔

دیگر گھرت۔ اجوائن۔ جوکھار۔ اجمود۔ پنچ مُول۔ مرچ سیاہ۔ انار۔ پاٹھا۔ دھنیا۔ ال بیت۔ کچی بلگری ہر ایک ایک کرش۔ گھی ایک پرستھ

اور پانی آیک آڑہک کو ملاکر حسب ترکیب پکاکر کھائیں۔ توسوج۔ بواسیر۔ باؤگولہ اور پرمیہہ کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

دیگر گھرت۔ چیتے کے چورن سے ملے ہوئے دودھ کو جماکر دہی بنالیں۔ اور اس دہی کو بلو کر تکر بنالیں۔ اس تکر کے ساتھ پکایا ہوا گھی اول الذکر فوائد دیتا ہے۔

یا لائق وید کو چاہیئے۔ کہ دوشوں کے مطابق دھانونتر۔ مہاتکتک کلیانک اور ابھیا گھرت میں سے حسب ضرورت جس کو چاہیے کام میں لائے۔

دیگر۔ دش مول کے سولہ سیر کاڑھے میں ایک سو ہرڑیں پکالیں۔ اور اس میں ساڑھے بارہ سیر گڑ ملالیں۔ جب وہ گاڑھا ہو جائے۔ تو اس میں الائچی۔ دارچینی۔ تیج پات۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ اور جوکھار ڈال کر ملادیں۔ اور ٹھنڈا ہو جانے پر اس میں نصف پرستھ شہد ملالیں۔ اس کے استعمال سے سوج۔ بخار۔ پرمیہہ۔ باؤگولہ۔ دُبلاپن۔ آم واتا۔ امل رکت۔ رکت پت۔ دِورنتا۔ پیشاب کی خرابیاں۔ وات دوش۔ شُکر دوش۔ دمہ۔ عدم اشتہائے طعام۔ تلی۔ وِش روگ۔ اور اُدر روگ (امراض شکم) کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

غذا۔ دش مُول کے کاڑھے میں پکائے ہوئے تھوڑے سے پرانے جو اور شالی چاول۔ قدرے نمک اور گھی ڈال کر سوج والے مریض کو کھانے کے لئے دینا مفید ہوتا ہے۔ نیز اِسی غذا کے ساتھ جوکھار۔ سونٹھ۔ سیاہ مرچ اور پیپل ڈالا ہوا مونگ، کایُوش یا پیپل ملا کُلتھی کا یُوش یا جنگلی جانوروں کا

مانس رس یا کھوا۔ جو دھا اور سبھہ کا مانس رس کھانے کو دیں۔

ایسے مریض کو پینے کے لئے نصف پانی ملاکر بلویا ہوا میٹھا تکر یا حسب مناسب ادویات ملایا ہوا شراب دینا چاہئے۔

پیپیا۔ زیرہ۔ بجور۔ جیونتی۔ اجمود۔ پوہکر مول۔ چیتا۔ بل گری کا گودا جو کھار اور بجورا ڈال کر پکائی ہوئی پیپیا گھی اور تیل میں بھون کر کھانا نہایت ہی مفید ہوتا ہے۔ اس کے استعمال سے سوج۔ اسہال۔ امراض ِبال باؤگولہ۔ بواسیر۔ ضعفِ ہاضمہ اور پرمیہہ کی شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔

علےٰ ہذا القیاس۔ پاٹھا۔ پیپل۔ پپلا مول۔ چب۔ چیتا اور سونٹھ ڈال کر پکائی ہوئی پیپیا اول الذکر کی سی مفید ہوتی ہے۔

مالش کے لئے تیل۔ شلاجیت۔ کُٹھ۔ سنٹھونیب (تھونیر)۔ الائچی۔ انار۔ پدماکھ۔ سرل کا شٹ۔ نکھی۔ سپسرکا۔ دیودارو۔ پرینگو۔ جٹاماسی پیپل۔ جنگلی دھنیا۔ روہش ترن۔ نیتر بالا۔ دارچینی۔ الائچی۔ تیج پات ناگ کیسر۔ تالیس پتر۔ موتھا۔ اور ہلدی کے ساتھ پکایا ہوا تیل مالش کے کام میں لائیں۔ تو سوج دور ہو جاتی ہے۔

اِنہی ادویات کا سوج پر لیپ کرنا چاہئے۔ اور اِنہی کا کاڑھا نہانے کے کام میں لائیں۔

نیز نیم کے پتے۔ پُنرنوا۔ کنجا۔ اور آک ڈال کر پکایا ہوا پانی نہانے کے کام میں لانا چاہئے۔

ایکانگ شوپھ کے لئے لیپ۔ پُنرنوا۔ کنیر۔ کیسُو۔ حنظل۔ تریھلا لودھ۔ نلکا۔ دیودارو۔ بالچھڑ۔ کڑوی توری۔ اتیس۔ تال پرنی۔ جنیتی۔

ستھول کا کا دنی ۔ شال ۔ ناگلی ۔ وَرِش پرنی ۔ وَرِدھی ۔ سُرخ ارنڈ ۔ اور سفید ارنڈ سے کر ان سب کو پیس کر سُہاتا ہوا گرم گرم لیپ کریں ۔

یہ سب سوج کے عام علاج بتائے گئے ہیں ۔

واتج سوج کا علاج ۔ واتج سوج میں پندرہ روز تک تُربد کا چورن یا ارنڈ کا تیل نوش کرنا چاہیئے ۔

اگر باد مخالف اور پاخانے کی روکاوٹ ہو ۔ تو کھانا کھانے سے پہلے دودھ یا مانس رس کے ساتھ ارنڈ کا تیل پئیں ۔

ایکانگ شوتھ میں وات ناشک معرّق ادویات استعمال کرانی چاہئیں ۔ نیز مالش کریں ۔ اور بجوڑے ۔ ارنی ۔ سونٹھ ۔ جٹا مانسی اور دیودار کا لیپ کریں ۔

پتج سوج کا علاج ۔ پتج سوج میں نیگرودھ آدی گن کی ادویات کے ساتھ پکایا ہوا گھی پینا چاہیئے ۔ پیاس لگے ۔ تو انہی ادویات سے پکایا ہوا دودھ پئیں ۔ نیز ٹھنڈے لیپ اور مالش کی اشیاء کام میں لائیں ۔

پتج سوج کے لئے کاڑھا ۔ بٹوں کی جڑھ ۔ ترایتی ۔ ملٹھی ۔ کُٹکی ۔ ہرڑ ۔ دیودارو ۔ دارہلدی ۔ چندن ۔ دنتی ۔ حنظل ۔ جل بیت اور پیپل کے کاڑھے میں گھی ڈال کر پینے سے اندرونی تپش ۔ پیاس ۔ چکر آنا سنپات ۔ وسرپ ۔ سوج ۔ جلن ۔ وِشَم روگ اور بخار کی شکایات رفع ہو جاتی ہیں ۔

کفج سوج کے لئے تیل ۔ آرگ ودھ آدی گن کی ادویات سے پکایا ہوا تیل پینے سے کفج سوج دور ہو جاتی ہے ۔

دیگر۔ اگر سروت (سوراخ) بند ہوں۔ حرارت ہاضمہ مدہم پڑ گئی ہو کھانے کی اشتہا نہ ہو۔ اور پیٹ میں ستمنا (رطوبت) ہو۔ تو کھشار چورن آسو۔ ارشٹ۔ موتر اور تکر پیشے کے کام میں لائیں۔

لیپ۔ پیپل۔ پرانی کھل۔ سہانجنے کی چھال۔ بانو اور اسی کو گوموتر میں پیس کر اور قدرے گرم کر کے لیپ کریں۔ اور اسی کو ملنے کے کام میں لائیں۔

غسل۔ کٹھ۔ ترکاری اور چیتا یا کلتھی اور سونٹھ ڈال کر پکائے ہوئے پانی اور گوموتر سے غسل کریں۔ نیز شنکھ پشپی اور اگر کا لیپ کریں۔

ایکانگ شوتھ کے لئے لیپ۔ نیلنی۔ مینڈھا سینگی۔ سرل کا شٹ۔ اُج گندھ۔ اسگندھ اور ترُبد کا لیپ کرنے سے ایکانگ سوج جاتی رہتی ہے۔

دوشوں کے مطابق صفائی۔ سوج میں دوش کے مطابق ترتیب کے مقام کی صفائی کرنی اور فصد کھولنی چاہئے۔ اگر دوش مخلوط ہوں۔ تو جس دوش کا غلبہ دکھائی دے۔ پہلے اُس کے مطابق علاج کریں۔

تردوشج سوج کا علاج۔ زیرہ سیاہ۔ پاٹھا۔ موتھا۔ پیپل۔ پپلامول۔ چب۔ چیتا۔ سونٹھ۔ کیٹری۔ اور ہلدی کا چورن نیم گرم پانی کے ساتھ کھانے سے تردوشج سوج جو بہت پرانی بھی اور بڑھی ہوئی بھی ہو۔ جاتی رہتی ہے۔ یہ سوج چرائتہ اور سونٹھ کا چورن کھانے سے بھی

دور ہو جاتی ہے۔

دیگر۔ گلو۔ ہرڑ۔ شوانٹکا۔ دیودارو اور گوگل کو گو موتر کے ساتھ پینے سے سوج۔ امراضِ شکم۔ کوڑھ۔ پانڈو روگ (بھُس)۔ کرمی روگ۔ پرمیہہ اُور دھوکھ اور اُور دھووات کی شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔ وات وغیرہ دوشوں سے ہونے والی نج شوتھوں کا علاج اوپر بیان کیا گیا ہے۔ اب آگنتج کا علاج بتایا جاتا ہے۔

کھشتج سوج کا علاج۔ کھشتج (زخم کی وجہ سے پیدا ہونے والی) سوج میں خون نکالنا چاہیئے۔ ٹھنڈے لیپ۔ ٹھنڈے پریشیک اور مسہل وغیرہ اندرونی صفائی کرنے والی تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔

وشج (زہر سے پیدا ہونے والی) سوج میں دافع زہر تدابیر کام میں لائیں۔

پرہیز۔ دیہاتی اور رطوبت پسند جانوروں کے گوشت۔ کمزور جانوروں کے گوشت۔ سوکھے ساگ۔ تل۔ گڑ کے پکوان۔ میٹھی۔ دہی۔ نمک۔ پانی سے خالی شراب۔ کھٹائی۔ بھُنے ہوئے اناج۔ سوکھے گوشت مفید اور مضر اغذیات ایک ساتھ کھانا۔ ثقیل۔ ناموافق اور جلن پیدا کرنے والی اغذیات کا کھانا۔ رات کے وقت سونا اور جماع کرنا سوج والے مریض کے لئے سخت منع ہیں۔

اٹھارھواں ۱۸ ادھیائے

وِسرپ کا علاج

ابتدائی علاج - وِسرپ روگ میں سب سے پہلے لنگھن (فاقہ کشی) روکھشن کرم - فصد کھولنا - قے - اسہال اور سنیہن کرم (چکنائی کا استعمال کرانا) مفید تدابیر ہوتی ہیں -

قے - راڑے میں ملٹھی اور اِندر جَو ملا کر **یا** راڑے میں پٹول - پیپل - اور نیم کے پتے ملا کر استعمال کرانے سے وِسرپ روگ دور ہو جاتا ہے -

مسہل - ترا ئماں (بنفشہ) کے رس سے - دراکھ کے رس سے یا ترپھلا کے رس سے ترُبد کا چُورن **یا** دودھ یا گھی کے ساتھ ترُبد کا چورن کھلانے سے دست آجانے پر وِسرپ روگ دور ہو جاتا ہے -

اگر دوش شکم میں پہنچ گیا ہو - تو بالخصوص اندرونی صفائی کرنی چاہئے - اگر تھوڑے دوش والا وِسرپ کا مریض اندرونی صفائی کے ناقابل ہو - تو چندن اور کنول کا کاڑھا **یا** موتھا - نیم اور پٹول کا کاڑھا **یا** پٹول آدی گن کی ادویات **یا** ساروا - آملہ - خس اور موتھا کا کاڑھا پلا کر مرض کو دور کرنا چاہئے -

دُرالبھا آدی کشائے - دُرالبھا - پت پاپڑہ - گلو اور سونٹھ کا کاڑھا **یا** شیت کشائے پینے سے پیاس اور وِسرپ کی شکایات دور

ہو جاتی ہیں۔

دارویادی کشائے - دارہلدی - پٹول - کُٹکی - مسور - ترپھلا - نیم کی چھال - ملٹھی - اور ترائنیتی کا کاڑھا گھی ملا کر پینے سے وِسرپ روگ کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

فصد - ہاتھ یا پاؤں کا خون خراب ہو جانے کی صورت میں پہلے فصد کھولنا چاہئے - کیونکہ خون کی خرابی سے ہی چمڑے - گوشت اور اعصاب میں خرابیاں واقع ہو جاتی ہیں۔

گھرت - پہلے کہا گیا ہے - کہ وِسرپ روگی کو سینہہ (چکنائی) کا استعمال کرانا منع ہے - لیکن ضرورت پڑنے پر اُس کے خلاف سینہہ کا استعمال کیا بھی جا سکتا ہے - اِس لئے وِسرپ روگ میں اگر آم کا تعلق نہ ہو - کف زائل ہو گیا ہو - اور وات پت کی زیادتی ہو - تو تِکتک گھرت - مہا تِکتک گھرت یا ترائنیتی گھرت استعمال کرائیں۔

لیپ - جب فصد سے اندرونی صفائی ہو چکے - تو چمڑے - گوشت - اور مفاصل پر لیپ وغیرہ بیرونی تدابیر عمل میں لانے سے وِسرپ دور ہو جاتا ہے۔

واتج وِسرپ کا علاج - سونف - موتھا - باراہی کند - بانس کی کونپلیں - تِل سہیجن - دھنیا - دیودارو - سہانجنا اور کُٹھ کا لیپ کرنے سے واتج وِسرپ دور ہو جاتا ہے۔

پتج وِسرپ کا علاج - نیگرودھ آدی گن کی ادویات نیز پدم اور اُتپل وغیرہ ٹھنڈی ادویات کا لیپ پتج وِسرپ کے لئے مفید ہوتا ہے۔

دیگر لیپ۔ بڑ کی داڑھی۔ نئے کیلے کا درمیانی گودا۔ اور کنول نال کو پیس کر سو مرتبہ دُھلے ہوئے گھی میں ملا کر لیپ کرنے سے وِسرپ روگ دور ہو جاتا ہے۔

یا کنول کا ٹھنڈا کیچڑ۔ پانی میں پسے ہوئے موتی۔ سنکھ۔ مونگا۔ سیپی یا گیرو کو گھی میں ملا کر لگانا بھی وِسرپ کے لئے مفید ہوتا ہے۔

کفج وِسرپ کے لئے لیپ۔ ترپھلا۔ پدماک۔ خس۔ مجیٹھ۔ کینر۔ نرسل کی جڑھ اور اننت مُول کا لیپ کرنے سے کفج وِسرپ دور ہو جاتا ہے۔

دیگر لیپ۔ گل دھاوہ۔ ساتلا۔ خیر۔ دیو دارو۔ کرُنٹک۔ ناگرموتھا اور املتاس کا لیپ **یا** درونی آدی گن کی ادویات کا لیپ **یا** املتاس کے پتے۔ لہسوڑے کی چھال۔ حنظل۔ شاک درکھش۔ مکوا اور سرس کے پھولوں کا لیپ کرنا بھی وِسرپ کے لئے مفید ہوتا ہے۔

سینک وغیرہ۔ اوپر جن جن ادویات کا لیپ کرنا بیان کیا گیا ہے۔ اُنہی ادویات کے ذریعے پکائے ہوئے پانی سے پری شیک کریں۔

اُنہی ادویات سے پکائے ہوئے گھی کی وِسرپ پر مالش کریں۔

تیرو اتج وِسرپ کے علاج میں بیان کی ہوئی ادویات میں گھی ملا کر لیپ کریں۔ یہ سب مفید تدابیر ہیں۔

نیز پتج اور کفج وِسرپ میں جو جو لیپ بیان کئے گئے ہیں۔ وہ سب بھی گھی ملا کر لگانے چاہئیں۔

سام و ایُو کے لئے لیپ۔ وِسرپ روگ میں اگر آم والا وایُو

کف یا پت کے مقام میں چلا جائے۔ تو قدرے گرم اور قدرے خشک لیپوں میں گھی ملا کر کام میں لائیں۔

اِسی طرح اگر رکت پت پت کے مقام میں چلا گیا ہو۔ تو درد والے مقام پر ایک نہایت باریک کپڑا بچھا کر بار بار نہایت ٹھنڈا اور پتلا لیپ کریں۔ لیکن یہ لیپ ہر دفعہ نیا ہونا چاہیئے۔ کیونکہ پہلا کیا ہوا لیپ تاثیر میں گھٹ جاتا ہے۔

دو دو ملے ہوئے دوشوں والے یا تینوں دوشوں والے وِسرپ میں اُن دو دو یا تینوں دوشوں کا مِلا جُلا علاج کرنا چاہیئے۔

اگنی وِسرپ کا علاج۔ اگنی وِسرپ میں سو مرتبہ دُھلے ہوئے گھی۔ یا صرف گھرت منڈ یا ملٹھی کے ٹھنڈے کاڑھے۔ کنول کے پانی۔ دودھ یا گنے کی رس سے پری شیک کریں۔ اور مہا تکتک گھرت پینے۔ لیپ کرنے اور پری شیک کرنے کے کام میں لائیں۔

گرنتھی وِسرپ کا علاج۔ گرنتھی وِسرپ میں پہلے رکت پت کو دور کرنے والی تدابیر کام میں لاکر بعد میں وات کف ناشک علاج۔ پنڈ سویدا اور اُپ ناہ (پلٹس) استعمال کریں۔

گرنتھی وِسرپ کے لئے پری شیک۔ درد والے گرنتھی وِسرپ میں دش مول کے کاڑھے سے تیل یا گوموتر پکا کر یا صرف دش مول کے کاڑھے کا پری شیک کریں۔

دیگر لیپ۔ کرشن گندھا یا کنجا کی چھال یا سوکھی مولی یا بہیڑے کو پانی میں پیس کر نیم گرم کر کے لیپ کریں۔

دنتی آدی لیپ۔ دنتی اور چیتے کی جڑھ کی چھال۔ تھوہر کا دودھ آک کا دودھ۔ گڑ۔ بھلاوے کی گٹھلی۔ اور ہیراکسیس کا لیپ پتھر کو بھی توڑ دیتا ہے۔ پھر اُس گرنتھی کا کیا مقدور ہے۔ جو کف سے پیدا ہو کر باہر کو نکلی ہوئی ہے۔ اس دوا سے بہت پُرانی گرنتھی بھی دور ہو جاتی ہے۔

گرنتھی کے پھوڑنے کا علاج۔ مُولی کے پُوش۔ کُلتھی کے پُوش۔ جوکھار اور انار کے رس ملے گیہوں اور جَو کے انلج۔ سیدھو۔ شہد کھانڈ۔ بجورے کے رس ملے وارونی منڈ۔ شہد ملے ترپھلے۔ اور شہد ملے پیپل کے استعمال سے۔ دھوم پان سے۔ شردویرچن سے۔ باؤگولہ کو پھوڑنے والے اول الذکر نسخوں سے۔ گرم لوہے سے۔ گرم سونے سے۔ گرم نمک اور گرم پتھر وغیرہ سے بہت پُرانی گرنتھی بھی پھوٹ جاتی ہے۔

اوپر لکھے ہوئے انواع و اقسام کے مجرّب نسخوں کے استعمال سے بھی اگر نہایت بڑھی ہوئی اور پتھر کی مانند سخت گرنتھی دور ہو۔ تو کھشار کے استعمال سے یا نہایت گرم کئے ہوئے شر یا سونے سے اُسے داغ دینا چاہئے۔ اور پکانے والی ادویات سے پکا کر چیرا دیکر اُسے نکال دینا چاہئے۔

گرنتھی میں فصد کھولنا۔ گرنتھی وِسرپ والے مریض کا خون اگر خرابی کی طرف مائل ہو۔ تو اُسے بار بار نکالتے رہنا چاہئے۔ اور خون کے نکال دینے کے بعد وات کف کو دور کرنے والی ادویات کا استعمال کرنا چاہئے۔

جلن اور پختگی سے وِسرپ کے پرکلن (مرطوب) ہو جانے پر اندرونی یا بیرونی زخم کا سا علاج کرنا چاہئے۔

دات کے غلبے والے وِسرپ کے زخم میں دارہلدی۔ واوڑنگ اور کمیلے سے پکایا ہوا تیل لگانا مفید ہوتا ہے۔

پت کے غلبے والے اور کف کے غلبے والے زخموں میں دُوروا کے رس کے ساتھ پکایا ہوا گھرت استعمال کرنا چاہیئے۔

وِسرپ روگ کے تمام معالجات ایک طرف رکھے جائیں۔ اور فصد کھولنا دوسری طرف۔ تو یہ دونو مساوی ہوتے ہیں۔ یعنی جو نتیجہ تمام معالجات سے حاصل ہو سکتا ہے۔ وہ اکیلے فصد سے ہی ہاتھ آجاتا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ وِسرپ روگ رکت پت کے ملاپ سے خالی نہیں ہوتا۔ یہ رکت پت سے پیدا ہوتا ہے۔ اور خون ہی اس کا مسکن ہے اس لئے اس روگ میں بار بار فصد کھولنا ضروری ہے۔

بہت دوشوں والے وِسرپ میں وہ گھی نہیں دینا چاہیئے۔ جو ویرچن کرنے والا نہ ہو۔ کیونکہ اُس گھی سے جمع شدہ دوش چمڑے۔ خون اور ماس کو پکا دیتا ہے۔ وِسرپ روگ میں پت ہی کا سا علاج کرنا بہتر ہوتا ہے اور پت کے علاج میں مسہل سب سے اچھا ہوتا ہے۔ اِس لئے وِسرپ میں دست آور گھی کا علاج کرنا چاہیئے۔

انیسواں ادھیائے

کوڑھ کا علاج

سینہہ پان - کوڑھ میں چمڑا - خون اور مانس وغیرہ خراب ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اس مرض میں جسم ضرور ہی لاغر ہو جاتا ہے - پس کوڑھی کا علاج شروع کرنے سے پہلے اُسے سینہہ پلا لینا چاہئے۔

وات کے غلبے والے کوڑھ کا علاج - وات کے غلبے والے کوڑھ میں دش مُول - گلو - ارنڈ - مہا کرنج اور میڈھا سینگی سے پکایا ہوا تیل یا گھی کام میں لانا چاہئے۔

پنچ کوڑھ کا علاج - پٹول - نیم - کوڑ - دارہلدی - پاٹھا - دُرالبھا - پرپٹی - اور ترائمان (بنفشہ) ہر ایک ایک ایک پل لیکر دو آڑھک پانی میں ڈال کر کاڑھا بنالیں - اور آٹھواں حصہ پانی رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں - پھر اس میں ترائنتی - موتھا - چرائتہ - اِندر جَو - پیپل اور چندن ایک ایک کرش پیس کر ملالیں اور بارہ پل گھی ڈال کر پکالیں - اس گھی کے استعمال سے پنچ کوڑھ - وِسرپ - پِتّر کا جلن - پیاس - سر چکرانے - خارش - پھُس - گنڈ مالا - خراب ناڑی بَرن - اپچی - وِسپھوٹک - وِدردھی - باؤ گولہ - سوج - جنون - مدروگ - ہردے روگ - دُھند - چھائیوں - سنگرہنی - برص - یرقان - بھگندر - مرگی - امراضِ شکم -

پرَدَرْ - گرد وش - بواسیر - رکت پت - اور پت سے پیدا ہونے والے دیگر کشٹ سادھیہ (مشکل العلاج) امراض دور ہو جاتے ہیں -

مہا تِکتک گھرت - ساتلا - پت پاپڑا - املتاس - کُٹکی - بچ - ترپھلا - پدماک - پاٹھا - ہلدی - دار ہلدی - سارو - سارو اسُرخ - پیپل خورد پیپل کلاں - نیم کی چھال - صندل سُرخ - ملٹھی - حنظل - اِندر جَو - گلو - چرائتہ خس - اڑوسہ - مُور وا - شتاور - پٹول - موتھا - ترا ئمان (بنفشہ) - اور دُرالبھا کو ہموزن لیکر آٹھ گنا پانی اور دُگنے آملے کے رس کے ساتھ حسب ترکیب گھی کو پکالیں - اِسے مہا تِکتک گھرت کہتے ہیں - اور یہ اول الذکر گھی کی نسبت نہایت مفید چیز ہے -

کف کی زیادتی والے کوڑھ کا علاج - کف کے غلبے والے کوڑھ میں نیم کی چھال - ساتلا - چیتا - کُٹھ - مرچ سیاہ - بچ - سال - پیال اور املتاس کے نگدسے کے ساتھ پکایا ہوا گھی استعمال کرانا چاہیئے -

سب قسم کے کوڑھ کا علاج - بھلاووں کا تیل - توری کا تیل سرسوں کا تیل **یا** واوڑنگ - ہرڑ اور بھلاووں کے ساتھ پکایا ہوا تیل سب قسم کے کوڑھوں کے لئے مفید ہوتے ہیں -

دیگر - املتاس کی جڑھ سے سو مرتبہ پکایا ہوا گھی اور خیر کا پانی پینے سے کوڑھ دور ہو جاتا ہے -

مالش - دوشوں کے مطابق اول الذکر گھرت کے ذریعے سے کوڑھ پر مالش کرنا بھی مفید ہوتا ہے -

شودھن (اندرونی صفائی) - جب سنیہہ پی کر مریض سنگدھ ہو چکے

تو اُسے اُن ادویات سے ویرچن دیں ۔ جن کا بیان وِسرپ کے علاج میں کیا جا چکا ہے ۔

فصد کھولنا ۔ مریضِ جذام کی طاقت کے مطابق مریض کی پیشانی ہاتھ یا پاؤں کا فصد کھولنا چاہئیے ۔ اگر مرض قلیل ہو ۔ تو پچھنوں سینگیوں وغیرہ سے تھوڑا تھوڑا خون نکالیں ۔

آبپاشن ۔ فصد کھولنے اور مسہل دینے کے درمیان میں مریض کو کُشٹ ناشک سنیہہ پلاتے رہنا چاہئیے ۔ ایسا کرنے سے وایو جسم کو ہلاک نہیں کر سکتا ۔

بجرک گھرت ۔ اڑوسہ ۔ گلو ۔ نیم کی چھال ۔ ترپھلا ۔ پٹول ۔ کٹیری اور کنجا کے کاڑھے اور کلک سے پکایا ہوا گھی وِسرپ ۔ بخار ۔ یرقان اور کوڑھ کو دور کر دیتا ہے ۔ نیز تراوت بخشتا ہے ۔ اِسے بجرک گھرت کہتے ہیں ۔

مہا بجرک گھرت ۔ ترپھلا ۔ ترکٹا ۔ بڑی کٹیری ۔ چھوٹی کٹیری ۔ کوڑ ۔ تربد ۔ دنتی ۔ املتاس ۔ نیچ ۔ اتیس ۔ چیتا اور پاڑھا سب ہموزن ایک ایک تولہ اور تھوہر کا دودھ چار تولہ ۔ ان سب کو پیس کر اور چوگنے پانی میں ملا کر ایک پرستھ گھی پکالیں ۔

اس گھی کے استعمال سے سخت ترین پیٹ والا مریض بھی تندرست ہوجاتا اور اُسے جلاب آجاتا ہے ۔ نیز کوڑھ ۔ برص ۔ تلی ۔ وردھی ۔ پتھری ۔ باؤگولہ اور دیگر مشکل العلاج امراض رفع ہو جاتی ہیں ۔ اِسے مہا بجرک گھرت کہتے ہیں ۔

وریچینک گھرت۔ ایک آڑھک دنتی کو ایک درون پانی میں پکالیں۔ جب چوتھائی باقی رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ پھر اُس میں چار تولہ کڑوی توری ڈال کر اور ایک پرستھ گھی ملاکر پکالیں۔ اِس گھی کے استعمال سے قے اور اسہال کے ذریعے اندرونی صفائی ہوجاتی ہے۔

دیگر۔ ایک تُلا دنتی کو ایک درون پانی میں پکالیں۔ اور آٹھواں حصہ باقی رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں۔ پھر اِس کاڑھے میں دنتی کی جڑھ کا کلک ملاکر اور ایک پرستھ گھی ڈال کر حسب ترکیب گھی پکالیں۔ یہ گھی ایک دن کے وقفے سے استعمال کرانا چاہیئے۔ جب گھی ہضم ہو جائے تو کانجی کے ساتھ کودوں دھانیہ نامی اناج کھائیں۔

اس کے اس طرح کے استعمال سے کوڑھ۔ کلاس اور اپچی جاتے رہتے ہیں۔ نیز قوتِ تناسل۔ گرہنی کی طاقت اور قوت حافظہ بڑھ جاتی ہے۔

دیگر۔ برہمچریہ برت اختیار کرکے جو شخص کالے نمک اور تیل کو شہد و بول کے رس کے ساتھ استعمال میں لاتا ہے یا ہموزن گھی کے ساتھ یا خیر اور اسن کے کاڑھے کے ساتھ استعمال کرتا ہے۔ اُس کا کوڑھ دور ہوجاتا ہے۔

غذا۔ شالی چاولوں۔ جَوؤں۔ گیہوں۔ کوووں۔ پرینگو۔ مونگوں مسوروں ارہر۔ کڑوے ساگوں۔ اور جنگلی جانوروں کے گوشتوں کو ترپھلا۔ پٹول خیر۔ نیم کی چھال اور بھلاووں سے پکاکر کھلائیں۔

شراب میں مناسب ادویات ملاکر پلائیں۔

پانی ڈالے بغیر متھے ہوئے تکر میں جسے گھول کہتے ہیں۔ با کچی ملاکر استعمال کرائیں۔ تو کوڑھ کا مرض دور ہو جاتا ہے۔

پرہیز۔ کھٹائی۔ نمک۔ مرچ۔ دہی۔ دودھ۔ گڑ۔ رطوبت پسند جانوروں کا مانس۔ تل اور اُردد۔ ان سب اشیا سے کوڑھ کے مریض کو بکلّی پرہیز رکھنا چاہیئے۔

دیگر دوا۔ پٹول کی جڑھ۔ ترپھلا۔ اور حنظل۔ ہر ایک سولہ دھانک ترائمان (بنفشہ) اور کٹور وہنی ہر ایک چھ دھانک۔ اور سونٹھ چار دھانک ان سب کو کوٹ کر پانی میں پکالیں۔ اور اُس کاڑھے کو دوشوں کی صفائی کی غرض سے پی لیں۔ جب یہ دوا ہضم ہو جلئے۔ تو جنگلی جانوروں اور پرندوں کا مانس رس پُرانی شالی چاولوں کے بھات میں ملاکر کھانا چاہیئے۔ اس دوا کا چھ دن تک استعمال کرنے سے کوڑھ۔ کلاس۔ سنگرہنی۔ مشکل العلاج بواسیر۔ ہلیمک۔ دردِ دل۔ دردِ مثانہ۔ اورِ وشم جُوَر دور ہو جاتے ہیں۔

جتیندریوں کے کوڑھ کا علاج۔ واوڑنگ۔ آملہ اور ہرڑ ہر ایک ایک پل۔ تربد تین پل۔ اور گُڑ بارہ پل لیکر انکی گولیاں بنالیں اور حسب ضرورت بقدار مناسب استعمال کریں۔ تو ایک مہینے میں کوڑھ برص۔ دمہ۔ کھانسی۔ امراض شکم۔ بواسیر۔ پرمیہہ۔ تلی۔ گر نتھی۔ کرمی روگ۔ اور باؤگولہ کی شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔ مریض کو چاہیئے۔ کہ باپرہیز غذا کھایا کرے۔

یہ مجرّب علاج منی بھدر نامی کسی یکھش نے ایک ایسے بھکشُو کو بتایا تھا۔ جو مرنے کے قریب تھا۔

دیگر۔ چرائتہ۔ نیم کی چھال۔ ترپھلا۔ پدماکھ۔ انیس۔ پیپل۔ مُوروا۔ پٹول۔ ہلدی۔ دارہلدی۔ پاٹھا۔ کوڑ۔ حنظل۔ اِندرجو اور بچ۔ سب ہموزن ایک ایک حصہ اور دنتی ترلوی اور برہمی بہ ترتیب پہلی سے دوسری دُگنی لیکر سب کا چورن بناکر گھی اور شہد ملاکر چاٹیں۔ تو کوڑھ۔ پرمیہہ۔ اور سنسناہٹ کی شکایات رفع ہوجاتی ہیں۔

ترپھلا آدی لیہہ۔ ترپھلا۔ واوڑنگ۔ اور پیپل کے چورن میں تیل۔ گھی اور شہد ملاکر کھانے سے کوڑھ دور ہوجاتا ہے۔

امراضِ جلد کے لئے کاڑھا۔ کاک اُدُمبر۔ واوڑنگ۔ نیم کی چھال۔ موتھا۔ سونٹھ۔ سیاہ مرچ اور پیپل کے نگدے کو گُڑ کے کاڑھے کے ساتھ کھانے سے جلد کی تمام بیماریاں دور ہوجاتی ہیں۔

دیگر۔ گُڑاسک۔ چیتا۔ نیم کی چھال۔ املتاس خیر کی لکڑی۔ اسن اور ساتلا کے کاڑھے کو پکاکر گھی اور شہد کے ساتھ کھانے سے کوڑھ دور ہوجاتلہے۔

دیگر۔ دارہلدی۔ کھدر کی لکڑی۔ اور نیم کی چھال کا کاڑھا کوڑھ کو دور کر دیتا ہے۔

دیگر۔ ہلدی۔ ترپھلا۔ نیم۔ پٹول کی جڑھ۔ کوڑ۔ بچ۔ اور مجیٹھ کا کاڑھا پینے سے کف پنج کوڑھ جاتا رہتا ہے۔ جیسے دھرم کی پیروی کرنے سے پاپ دور ہوجاتے ہیں۔

انہی ادویات کے کاڑھے سے پکایا ہوا گھی وات پج کوڑھ کو دور کردیتا ہے۔ اسی طرح خیر کی لکڑی۔ نیم کی چھال۔ گلو۔ دیودارو اور ہلدی کا کاڑھا

بھی کوڑھ کو دور کر دیتا ہے۔

دیگر۔ پاٹھا۔ دارہلدی ۔ چیتا۔ اتیس اور کوڑ کے ساتھ یا اِندر جَو کے ساتھ گوموتر یا گرم پانی ایک مہینے تک پینے سے کوڑھ۔ بواسیر۔ پرمیہہ سوج ۔ بھُس سب بے ہضمی اور کرمی روگ دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ لاکھ۔ دنتی ۔ گنے کی جڑھ۔ ترپھلا۔ چیتا۔ پاٹھا۔ واوڑنگ۔ پرتیبک پُشپی ۔ ترکُٹا ۔ ہلدی۔ ساتلا ۔ اڑوسہ۔ مجیٹھ۔ نیم کی چھال۔ دیوداڑ اور دش مُول کا چُورن ایک مہینے تک گوموتر کے ساتھ نوش کرنے سے کوڑھ جاتا رہتا ہے۔

کرچھر (مشکل العلاج) **کوڑھ کا علاج**۔ ہلدی ۔ پیپل ۔ سونٹھ واوڑنگ ۔ تُور۔ چیتا اور سونا مکھی بالترتیب پہلی سے دوسری ایک ایک حصہ بڑھا کر لیں اور چُورن بنا کے گوموتر کے ساتھ نوش کریں۔ تو خوفناک کوڑھ بھی دور ہو جاتا ہے۔

رسائن۔ سونٹھ ۔ سیاہ مرچ ۔ پیپل ۔ ترپھلا ۔ تل ۔ بھلاوے ۔ گھی، شہد اور کھانڈ سب ادویات ہموزن لیکر گولیاں بنا لیں ۔ یہ گولیاں رسائن ہیں۔ اور کوڑھ کو دور کر دیتی ہیں۔

چندر شُکلا گٹکا۔ باکُچی ۔ چیتا ۔ ہلدی ۔ واوڑنگ ۔ تُور۔ بھلاووں کی گُٹھلی اور ترپھلا سب ادویات ہموزن لے کر گُڑ کے ساتھ اِن کی گولیاں بنا لیں۔ ہر روز انکا استعمال کرنے سے سب قسم کوڑھ دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ داوڑنگ ۔ بھلاوہ ۔ باکُچی ۔ چیتا ۔ وارُنی کند ۔ ہرڑ ۔ کلہاری

سیاہ تل اور پیپل کے چورن کو گُڑ میں ملا کر گولیاں بنا کر استعمال میں لائیں۔ تو کوڑھ کی بیماری دور ہو جاتی ہے۔

ششانک لیکھا اولیہہ - باکچی۔ واوڑنگ کی جڑھ۔ پپلا مول چیتے کی جڑھ۔ لوہے کا میل اور آملہ ان سب ادویات میں تیل ملا کر چاٹیں تو کوڑھ کی بیماری دور ہو جاتی ہے۔

پتھیادی گٹکا - ہرڑ۔ تل اور بھلاووں کے چورن کی گُڑ کے ساتھ گولیاں بنائیں **یا** بھلاوہ۔ واوڑنگ اور باچی کے چورن کی گُڑ کے ساتھ گولیاں بنا کر استعمال میں لائیں۔ تو کوڑھ کی بیماری دور ہو جاتی ہے۔

وڑنگ آدی اولیہہ - واوڑنگ۔ شلاجیت۔ شہد۔ گھی۔ اور خیر کی لکڑی کا اولیہہ (لعوق) بنا کر اگر با پرہیز اور مقدار کے مطابق غذا کھانے والا شخص استعمال میں لائے۔ تو اُس کی امراض کُیٹھ۔ شوتر۔ (برص) اور داد کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

رِستا آدی اولیہہ - کھانڈ۔ تیل۔ واوڑنگ۔ آملہ اور پیپل کا اولیہہ (لعوق) بنا کر چاٹنے سے سب قسم کے مشکل العلاج کُشٹ روگ (جذام) دور ہو جاتے ہیں۔

چورن - موتھا۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ ہرڑ۔ بہیڑے۔ آملے۔ مجیٹھ۔ دارہلدی۔ دش مُول۔ ساتلا۔ نیم کی چھال۔ حنظل۔ چیتا۔ اور مُوروا سب ہموزن ایک ایک حصہ۔ اور ستّو نو حصے لے کر چورن بنا کر شہد ملا کے ہر روز کھانے سے کوڑھ۔ سوج۔ بھُس۔ برص۔ سنگرہنی۔ بواسیر۔ وِردھی۔ بھگندر۔ پڑکا۔ خارش۔ پِتّی۔ اور اپچی کی شکایات

دفع ہو جاتی ہیں۔

رسائن پریوگ۔ رسائن پریوگ کی ترکیب کے مطابق تبُر کی گٹھلی۔ بھلاوہ۔ باکچی۔ چیتے کی جڑھ یا شلاجیت میں سے کسی ایک کا استعمال کرنے سے کوڑھ دور ہو جاتا ہے۔

لیپ۔ مندرجہ بالا تدابیر سے جب اندرونی دوش مغلوب ہو جائیں تو چمڑے میں قیام رکھنے والے دوشوں کے دفعئے کے لئے لیپ وغیرہ کا استعمال کرنا چاہیئے۔ لیپوں وغیرہ کا استعمال بعد میں اس لئے کیا جاتا ہے۔ کہ اگر پہلے ہی تیز لیپوں کا استعمال کر دیا جائے۔ تو اُن سے ہلا ہوا کوڑھ دوشوں والے جسم میں گھُس کر بڑھ جاتا ہے۔ اس لئے پہلے اندرونی صفائی کر لینی چاہیئے۔ اور بعد میں لیپ وغیرہ کا استعمال کرنا چاہیئے۔

سویدن۔ کوڑھ کی جن اقسام کے حلقے مکمل اور سخت ہوتے ہیں۔ اُن میں پوٹلی سوید کی ترکیب سے پسینہ دینا مفید ہوتا ہے۔ سویدن سے کوڑھ کے چکتّے اونچے ہو جانے پر ہتھیاروں سے کھُرچ کر اوپر لیپ کرنا چاہیئے۔

کھشار۔ کوڑھ کی جن اقسام سے چمڑے کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ اُن میں اوزار کچھ کام نہیں دے سکتے۔ اس لئے اُن میں کھشار لگانا۔ فصد کھولنا اور دوش نکالنا اچھا ہوتا ہے۔

لیپ۔ پتھر کی طرح سخت۔ چھُونے میں کھُردرے۔ بے حس۔ موٹے اور پُرانے کوڑھ منتر پڑھکے وِش کا لیپ کر کے پھر دیگر ادویات کا لیپ کرنا چاہیئے۔

دیگر۔ جو کوڑھ ستبدھ (جکڑاہٹ والا) بالکل بے حس۔ بے پسینہ اور کھجلی والا ہو۔ اُسے سوکھے گوبر اور اوزار سے رگڑ کر پھر اُس پر لیپ کرنا چاہئے۔

مُنّا آدی کواتھ۔ موتھا۔ ترپھلا۔ راڑا۔ کرنجوا۔ املتاس۔ اِندرجو ساتلا۔ کُٹھ۔ پرنیگو۔ دارہلدی۔ اور سرسوں ڈال کر پانی کو پکالیں۔ اور اس کاڑھے سے مریضِ جذام کو نہلایا کریں۔ یہ کاڑھا پینے سے قے لاتا ہے۔ دست لاتا ہے۔ اور نہلانے سے خوبصورتی کو بڑھاتا ہے۔ بال پیدا کرتا ہے۔ چمڑے کی خرابیوں۔ کوڑھ۔ سوج اور پھُس کو دور کردیتا ہے۔

دیگر۔ کنیر کی جڑھ۔ نیم کی جڑھ۔ کُڑاکی جڑھ۔ املتاس کی جڑھ۔ اور چیتے کی جڑھ کو گوموتر میں پکائیں۔ جب یہ اتنا گاڑھا ہوجائے۔ کہ کرچھی سے لگنے لگے۔ تو اس کا لیپ کردیں۔ یہ لیپ کوڑھ کو دور کردیتا ہے۔

دیگر۔ سرس کی چھال۔ کپاس کے پھُول۔ املتاس کے پتے۔ اور مکو کا لیپ چار قسم کے کوڑھوں کو دور کردیتا ہے

برص کا علاج۔ سونٹھ۔ سیاہ مرچ۔ پیپل۔ سفید سرسوں۔ ہلدی گرہ دھوم[1]۔ جوکھار۔ پانشُونمک۔ چیتا اور کُٹھ سب ہموزن ایک ایک حصہ وِش نصف حصہ لیکر ان کو باریک پیس کر بیر کے برابر گولیاں بنالیں۔ ان گولیوں کا لیپ کرنے سے برص کی بیماری رفع ہوجاتی ہے۔

---

[1] پنجابی میں اسے دھوانکھ کہتے ہیں۔ یعنی دیوار وں یا چھت پر دھواں لگ لگ کر جو باریک سی گرد جم جاتی ہے۔

اُبٹنا۔ نیم کی چھال۔ ہلدی ہر دو قسم۔ تُلسی۔ پٹول۔ کُٹھ۔ اسگندھ دیو دارو۔ سہانجنا۔ سفید سرسوں۔ تُنبُرو۔ دھنیا اور چند اسپ ہموزن لے کر تنگہ میں رگڑ لیں۔ اور جسم پر پہلے تیل لگا کر ان پسی ہوئی ادویات کا اُبٹنا ملیں۔ تو خارش۔ پڑ کا پتی۔ کوڑھ۔ اور سوج کی شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔ یہ اُبٹنا مل کر مریض کو گرم پانی۔ سے نہلا دینا چاہئے۔

چورن دافع داد۔ موتھا۔ گلو۔ پھٹکری۔ کیٹری۔ کسیس۔ کمیلہ۔ کُٹھ۔ لودھ۔ گندھک۔ الائچی۔ داوڑنگ۔ منسل۔ ہرتال اور کنیر کی چھال سب ہموزن لیکر چورن بنالیں۔ اور داد کے مقام پر پہلے تیل چپڑ کر اس چورن کو چھڑک دیں۔ تو کھجلی والے داد۔ کُہم۔ پاما اور وِچرچکا کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

وِچرچکا کا علاج۔ سنُوہی کی شاخ میں سرسوں کا نگدا بھر کے گائے۔ گدھے یا گھوڑے کے گوبر کے اوپلوں کی آگ میں جلالیں۔ تو اُس کے لیپ سے وِچرچکا کی شکایت اِس طرح دور ہو جاتی ہے۔ جیسے محبت کے جوش سے حیا دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ منسل۔ ہرتال۔ مرچ۔ تیل اور آک کے دودھ کا لیپ کرنے سے کوڑھ جاتا رہتا ہے۔

دیگر۔ اِسی طرح کرنجوا۔ چماڑ کے بیج۔ اور کُٹھ کو گوموتر میں پیس کر لیپ کرنے سے کوڑھ دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ گوگل۔ مرچ سیاہ۔ واوڑنگ۔ سرسوں۔ کسیس۔ رال۔ موتھیا سرل کا شت۔ ہرتال۔ گندھک۔ منسل۔ کُٹھ۔ کمیلہ۔ اور ہر دو ہلدی کو

پیس کر پمان کے بیجوں[1] کے تیل میں ملا کر لیپ کرنے سے رگڑ کھلے ہوئے کوڑھ کو آرام آجاتا ہے۔ مگر لیپ کر کے اُس مقام کو دھوپ میں سینک لینا چاہئے۔

سِدّھم کوڑھ کے لئے لیپ۔ مرچ سیاہ۔ برگ تمباکو۔ کُٹھ۔ منسل۔ اور ہیرا کسیس کو پیس کر تیل میں ملا کر سات دن تک تانبے کے برتن میں رکھا رہنے دیں۔ پھر اسے سِدّھم کُشٹ پر لگا کر دھوپ میں سُکھالیں۔ اس طرح سات روز تک لیپ لگانے سے سِدّھم کوڑھ دور ہو جاتا ہے۔

دوائی لگانے سے پہلے جسم کو نہائے بغیر انگوچھے سے پونچھ لینا چاہئے۔

دیگر۔ اونگا کے کھار کو سات مرتبہ پانی میں چھان لیں۔ پھر اِس کھشار جل میں مال کنگنی کے تیل کو پکا کر لگائیں۔ تو سِدّھم کوڑھ دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ کاک جنگھا کی جڑھ۔ کڑوی توری کے پتے۔ اور مولی کے بیجوں کو پیس کر تکر میں ملا کر منگل وار کے دن لیپ کرنے سے سِدّھم کوڑھ دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ جیونتی۔ مجیٹھ۔ دارہلدی۔ کمیلہ۔ آک کا دودھ۔ اور نیلا تھوتھا کو تیل اور گھی میں پکا کر رال اور موم ملاویں۔ تو اس دوائی کے لیپ سے

---

[1] پمان کے بیج جس لفظ کا ترجمہ ہے وہ چاترک ہے۔ بعض ٹیکا کاروں نے اس لفظ کے معنے گھانی کا گرم تیل۔ یعنی کچا تیل بھی کیا ہے۔

بوائی۔ چرم کُشٹھ۔ ایک کُشٹھ۔ کیبٹھ اور السک روگ دور ہو جاتے ہیں۔

بجرک تیل۔ ساتلا کی جڑھ۔ سرس کی چھال۔ کنیر۔ آک۔ مالتی۔ چیتا۔ اپراجتا۔ نیم۔ کرنجوے کے بیج۔ سرسوں۔ پمواڑ کے بیج۔ ترپھلا۔ واوڑنگ ترکٹا۔ ہردو ہلدی۔ گوموتر اور تلوں کا تیل ملاکر حسب ترکیب تیل کو پکالیں اس تیل کے لگانے سے چمڑے کی خرابیاں۔ خراب شدہ ناڑی برن۔ اور کف واتج روگ دور ہو جاتے ہیں۔ یہ تیل چونکہ بجر کی مانند مندرجہ صدر امراض کو دور کر دیتا ہے۔ اس لئے اسے بجرک تیل کہتے ہیں۔

مہا بجرک تیل۔ ارنڈ کی جڑھ۔ رسونت۔ موتھا۔ نیپ[1]۔ کدمب۔ بھاڑنگی۔ کمیلہ۔ واوڑنگ۔ پرینگو۔ حنظل۔ سنبھالو۔ بھلاوہ۔ دیودارو۔ سوَرن کھشیری۔ سرل کا شٹ۔ گوگل۔ منسل۔ نمک۔ ہرتال اور سونٹھ یہ سب ہموزن لیکر اور سنوہی اور آک کا دودھ برابر برابر ملاکر تلوں کے تیل کو پکالیں۔ یہ تیل فوائد کے لحاظ سے بالکل بجر کے سے فوائد رکھتا ہے اور برص۔ بواسیر۔ اور گنڈ مالا کی امراض کو دور کر دیتا ہے۔

دیگر تیل۔ کُٹھ۔ کنیر۔ بھنگرا۔ آک۔ گوموتر۔ سنوہی کا دودھ۔ سیندھا نمک اور میٹھے تیلئے کا پرتی واپ دیکر (چورن دھوڑ کر) تیل پکالیں اس تیل کے لگانے سے کوڑھ دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ موم۔ سیندور۔ گوگل۔ نیلا تھوتھا اور رسونت کے ساتھ سرسوں کا تیل پکالیں۔ اِس تیل کے لگانے سے کچھو اور وچرچکا کی شکایات بہت جلد دور ہو جاتی ہیں۔

---

[1] کدمب کی ایک قسم۔

لاکھشادی لیپ۔ لاکھ۔ سونٹھ۔ سیاہ مرچ۔ پیپل۔ پنواڑ کے بیج سرل کا شٹ۔ کُڑا۔ سفید سرسوں اور ہلدی کو یا مُولی کے بیجوں کو تکر میں پیس کر لگانے سے داد دور ہو جاتا ہے۔

چھ دیگر لیپ (۱) چیتے کی جڑھ اور سہانجنے کی چھال (۲) گلو۔ اونگا اور دیو دارو (۳) خیر اور دھو کی چھال (۴) مالو کا نسوتھ اور درونتی (۵) لاکھ۔ رسونت اور الائچی اور (۶) سانٹھ۔

ان چھٹوں نسخوں کو دہی کے مٹھے میں ملا کر لگانے سے کف و اتج چمڑے کی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔

پت کفج کوڑھ کے لئے لیپ۔ نیتر بالا۔ کُڑا۔ لوہ چُورن۔ کیسر۔ تیج پات۔ کیوٹی موتھا۔ چندن اور کنول نال کو بالترتیب پہلی سے دوسری ایک حصہ زیادہ لیکر لیپ کرنے سے پت کفج کوڑھ دور ہو جاتا ہے۔

گھرت۔ جلن والے کوڑھ کی شکایت میں تکتک گھرت اور سو مرتبہ دُھلا ہوا گھی ملنا چاہئے۔

اگر کوڑھ میں سے رطوبت بہتی ہو۔ تو چندن۔ ملٹھی۔ پنڈریک اور اُت پل سے پکایا ہوا تیل لگانا چاہیئے۔

شریر واہ۔ وسپھوٹک اور چرم دل کُشٹھ میں سردیر دیہہ[1] اور پری شیک[2] فصد۔ مسہل اور تکتک گھرت مفید ہوتے ہیں۔

دیگر۔ خیر۔ اڑوسہ۔ نیم۔ کُڑا۔ ترپھلا۔ واوڑنگ۔ پٹول اور ملٹھی کو گوموتر میں پیس کر اندرونی اور بیرونی طور پر استعمال کیا جائے۔ تو کرمی

---

[1] نہانے کی اشیاء۔ [2] دھونے کی اشیاء

روگ اور کوڑھ کا دفعیہ ہوجاتا ہے۔

دیگر۔ وات کے غلبے والے کوڑھ میں پہلے گھی پلانا چاہئے۔

کف کے غلبے والے کوڑھ میں پہلے قے کرائیں۔

اور پت کے غلبے والے کوڑھ میں پہلے مسہل دینا مفید ہوتا ہے۔

کوڑھ کے خراب خون کو نکالنے کے بعد اور آشیوں کے شُدھ ہوجانے پر جو لیپ لگائے جاتے ہیں۔ وہ فوراً مفید اثر دکھاتے ہیں۔

وات وغیرہ دوشوں کے نکل جانے اور خون کے خارج ہوجانے پر نیز بیرونی اور اندرونی شمن کارک[1] تدابیر کے عمل میں لانے کے بعد اور مناسب وقت میں سینہہ کے استعمال سے سادھیہ کُشٹ (جذام جو قابل علاج ہو) دور ہوجاتا ہے۔ بہت دوشوں والے جذامی کی باربار اندرونی صفائی کرنی چاہئے۔ لیکن احتیاط رہے۔ کہ زیادہ صفائی سے مریض کی صفائی ہی نہ ہوجائے۔ کیونکہ دوشوں کے کثرت اخراج سے وایو مریض کو ہلاک بھی کردیا کرتا ہے۔

جذامی کو ہر پندرہ روز کے بعد قے آور ادویات دینی چاہئیں۔

ہر مہینے مسہل دیں۔ ہر تین دن کے وقفے سے شرو ویرچن دیں اور ہر ششماہی کے بعد اُس کا فصد کھلوائیں۔

جس جذامی کو ٹھیک طور سے ومن یا ویرچن نہ ہوا ہو۔ اُس کا کوڑھ بلاشبہ لاعلاج ہوجاتا ہے۔ اس لئے ٹھیک طور سے اُسے قے اور جلاب دیکر دوشوں کو بالکل نکال دینا چاہئے۔

---

[1] دافع مرض۔

کوڑھ میں باقاعدگی سے زندگی بسر کرنا۔ اندریوں کا روک رکھنا۔ کسی کو دُکھ نہ دینا۔ تارکانہ خیالات رکھنا۔ برہمن۔ دیوتا۔ اور بزرگوں کی پوجا کرنا۔ تمام جانداروں سے اُلفت رکھنا۔ شِو۔ گنیش۔ تاروں اور سورج کا دھیان کرنا یہ سب ایسی تدابیر ہیں۔ جن سے دوشوں اور پاپوں کی وجہ سے پیدا ہونے والے جذام دور ہو جاتے ہیں۔

بیسواں ۲۰ ادھیائے

برص اور کرمی روگ کا علاج

مرض برص کی خطرناکی۔ برص کی بیماری کوڑھ سے بھی زیادہ مشکل ہوتی ہے۔ اور جلدی ہی خطرناک بن جاتی ہے۔ اس لئے جس طرح جلتے ہوئے گھر کی حفاظت کا فوراً فکر کیا جاتا ہے۔ ویسے ہی برص کی بیماری کا علاج بھی بزودی کرنا چاہئے۔

برص میں اندرونی صفائی۔ برص میں پہلے جسم کی اندرونی صفائی کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ اور باکچی کے کاڑھے میں تھوہر کا دودھ ڈال کر پلانا اچھا ہوتا ہے۔ اس کاڑھے کو پی کر اور جسم پر تیل لگاکر مریض حسب طاقت دھوپ میں بیٹھا رہے۔ اور اس مسہل کی وجہ سے پیاس لگنے پر تین روز تک پیپا پیتا رہے۔

اگر مبروص مقام کے اوپر پھوڑے پیدا ہو جائیں۔ تو اُنکو کانٹوں سے چھید دینا چاہئے۔ اور اُن پھوڑوں میں سے مواد کے نکل جانے پر تین روز تک علے الصبح چندن۔ اسن۔ مال کنگنی اور سونف کے کاڑھے میں شہد ملاکر یا پلاس کے کھشار میں پھانت ملاکر پیا کریں۔

دیگر۔ کاکادُمبر۔ اور بہیڑے کے درخت کی چھال کا کاڑھا بناکر اور اُس میں باکچی کا نُگدا ملاکر نوش کریں۔ اس کے بعد دھوپ میں بیٹھ جائیں۔ جب مبروص مقام پر پھوڑے نکل آئیں۔ تو بے نمک ملائے تکر کے ساتھ غذا کھانی چاہئے۔

دیگر۔ گوموتر۔ چیتا۔ سونٹھ۔ سیاہ مرچ۔ اور پیپل کا چورن شہد ملاکر پندرہ روز تک گھی والی چکنی ہانڈی میں ڈال رکھیں۔ پندرہ روز کے بعد برص کے مریض کو پلائیں۔ نیز کوڑھ کے علاج میں بتائی ہوئی دیگر تدابیر بھی عمل میں لائیں۔

دیگر۔ لوہے کی کڑاہی میں بھنگرے کو تیل سے بھون کر کھائیں۔ بجورے کے رس کے ساتھ پکایا ہوا دودھ پئیں۔ تو برص کی شکایت دفع ہو جاتی ہے

لیپ۔ پوتی کرنج۔ آک۔ املتاس۔ تھوہر اور چنبیلی کے پتوں کو گوموتر میں پیس کر لگانے سے شوتر کشٹھ (برص) دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ بھیڑئیے یا ہاتھی کے چمڑے کی راکھ بناکر تیل میں ملاکر لیپ کرنے سے برص کی بیماری جاتی رہتی ہے۔ اور یہ بہت اچھا علاج ہے۔

دیگر۔ پوتی[1] نامی کیڑے کو املتاس کے کھشار میں ملاکر لیپ کرنے سے برص کی بیماری دور ہو جاتی ہے۔

[1] یہ کیڑا موسم برسات میں پیدا ہوتا ہے۔

برص میں بھلاووں کا استعمال۔ پھوڑے کے پیدا کرنے والے بھلاووں کو کوٹ کر رات بھر گوموتر میں بھگوئے رکھیں۔ اور دن کے وقت انہیں سایہ میں سکھالیں۔ اس طرح بھگونے اور سکھلانے کا عمل تین مرتبہ کریں۔ پھر انہیں تھوہر کے دودھ کے ساتھ نہایت باریک پیس کر مبروص مقام پر لیپ لگاتے رہیں۔ تو برص کی شکایت بہت جلد دفع ہو جاتی ہے۔

دیگر لیپ۔ کالے سانپ کے کوئلے بہیڑے کے تیل میں ملا کر لیپ کرنے سے **یا** مور کے پتے کا لیپ کرنے سے **یا** نیتر بالا کو جلا کر بہیڑے کے تیل میں ملا کر لیپ کرنے سے بھی برص کی بیماری دور ہو جاتی ہے۔

سوَرنْ کارک لیپ۔ باکچی کے بیج چار پل۔ اور ہرتال ایک پل کو گوموتر میں پیس کر مبروص مقام پر لیپ کرنے سے جسم کا رنگ ایک سا ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ ہاتھی کی لید کو اچھی طرح جلا کر اس کھشار کو ایک درون بھر لیکر بمقدار مناسب ہاتھی کے پیشاب میں گھول کر کھشار کی ترکیب کے مطابق اکیس مرتبہ چھان لیں۔ اور اس چھنے ہوئے کھشار جل میں کھشار کا دسواں حصہ باکچی کا چورن ملا کر پکالیں۔ جب اس کھشار میں چکنائی آجائے۔ تو اتار کر رکھ لیں۔ اور مبروص مقام کو کھرچ کر یا کپڑے سے رگڑ کر اس کھشار کا بار بار لیپ کریں۔ تو برص کی بیماری دور ہو جاتی ہے۔ اس کھشار کے استعمال سے کوڑھ، مسّے، تِل، کالک اور زخم کا زائد

گوشت جلدی دور ہو جاتا ہے۔

بھلاتک آدی لیپ۔ بھلاوہ۔ چیتے کی جڑھ۔ تھوہر کی جڑھ۔ آک کی جڑھ۔ جر مٹھی۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ سنکھ کا چورن۔ نیلا تھوتھا گنٹھ۔ سیندھا نمک۔ سانبھر نمک۔ بڑ نمک۔ سونچر نمک۔ اود بھد نمک جو کھار۔ سجی کھار۔ اور کلہاری میں آک اور تھوہر کے دودھ ڈال کر لوہے کے برتن میں ڈال کر پکالیں۔ جب گاڑھا ہو جائے۔ تو اُتار کر رکھ لیں۔ اور لیپ کے کام میں لائیں۔

اس لیپ کو سلائی سے لگانا چاہیئے۔ تو کوڑھ۔ کلاس۔ تِل کالک۔ بواسیر۔ اور چرم کیل کی شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔

پاپوں کا اثر دور ہو جانے پر بعض مریضوں کا برص صرف قے۔ اسہال فصد۔ ورو کھشن اور سکتو بھکشن وغیرہ تدابیر سے ہی دور ہو جایا کرتا ہے۔

کرمی روگ کا علاج

اگر پیٹ میں کیڑے پڑ گئے ہوں۔ تو مریض کو سنیہہ (چکنائی) پلا کر اور پستہ دیگر نیز گڑ۔ دودھ۔ اور مچھلی وغیرہ کی غذا کھلا کے پیٹ کے کیڑوں اور کف کو اُنکے مقاموں سے ہلا کر رات کے وقت مریض کو کھانے کے لئے کچھ بھی نہ دیں۔ دوسرے دن سُرسا آدی گن کی ادویات کو نصف پانی اور نصف گو موتر پلا کر کاڑھا بنالیں۔ اس کاڑھے میں پیپل اور واؤرنگ کا نگدا تیز تیل اور سجی کھار ملا کر حقنہ کریں۔ پھر اُسی دن نروہن وستی کے بعد دست آور ترپوی کا نگدا اور تے آور راڑا پیپل کے

کاڑھے میں ملاکر دیں۔ اس طرح جب مریض کی اندرونی صفائی ہو چکے تو پیپل۔ پپلامُول۔ چب۔ چیتا۔ اور سونٹھ ملاکر پیپا اور رولیپی وغیرہ کھانے کو دیں۔ بعد ازاں چرپری۔ کڑوی۔ اور کسیلی ادویات کے کاڑھے سے پری شیک کریں۔ اس طرح کرنے سے جب حرارت ہاضمہ مشتعل ہو جائے تو واوڑنگ کے تیل سے انوواسن وستی دیں۔

مورد ھاگت کرمی (سر کے کیڑوں) کا علاج۔ اگر کیڑے سر میں پیدا ہو گئے ہوں۔ تو شروروگ کے علاج میں جو تدابیر بیان کی گئی ہیں۔ وہی کام میں لائیں۔ بعد ازاں نہایت چرپرے اور نہایت کڑوے رسوں والی اشیا تھوڑا گھی ملاکر کھلائیں۔

پیپا۔ واوڑنگ۔ پیپل۔ مرچ سیاہ۔ پپلامُول۔ اور سہانجنا ڈال کر تکر کے ساتھ پیپا تیار کر کے اس میں سجّی کھار ملا کے مریض کو پلا دیں۔

شریش آدی رس۔ سِرس۔ کنبھی[1]۔ نیم۔ کیموا۔ ڈھاک کے بیج۔ صندل سُرخ۔ اور کنجا میں سے کسی ایک کے رس میں شہد ڈال کر یا سُرسا آدی گن کی ادویات کے رس میں شہد ملا کر نوش کریں۔

اولیہہ۔ گھوڑے کی لید کو واوڑنگ کے کاڑھے یا تر پھلا کے رس میں بہت مرتبہ بھاونا دیکر شہد ملاکر چاٹنے سے کرمی روگ جاتا رہتا ہے۔

نسوار۔ سر میں پیدا ہونے والے کیڑوں کے دفعیہ کے لئے امراض سر کے علاج میں جو چورن بیان کئے گئے ہیں۔ اُنہیں نلی کے ذریعے

---

[1] گرواری۔

نتھنوں میں پھونکنا چاہئے۔

دیگر۔ چوہے کنّی کے پتوں کو باریک پیس کر شالی چاولوں کے آٹے میں ملا کر پیٹھی بنالیں۔ اور اس پیٹھی کی پوری بنا کر کھائیں۔ اوپر سے کانجی پی لیں۔ یا پتلے تکر میں پیپل۔ پیپلا مول۔ چب۔ چیتا۔ سونٹھ اور نمک ملا کر نوش کریں۔

دیگر۔ کدمب۔ بھنگرا۔ اور سنبھالو کے پتے پہلے کی طرح شالی چاولوں کے آٹے میں ملا کر پوری بنا کر کھائیں۔ یا داوڑنگ کا چورن شالی چاولوں کے آٹے میں ملا کر پوری بنا کر نوش کریں۔

تیل۔ بھلاووں کے تیل میں نصف حصہ واوڑنگ کے بیجوں کا چورن ملا کر ایک دن دھوپ میں رکھیں۔ پھر اس تیل کو پینے یا حقنہ کرنے کے کام میں لائیں۔

علیٰ ہذا القیاس دیودارو اور سرل کاشٹ کے تیل میں بھی واوڑنگ کے بیجوں کا چورن ملا کر نوش کریں۔ یا حقنے کے کام میں لائیں۔

پرتیش (پاخانہ سے پیدا ہونے والے) کیڑوں کا علاج۔ پاخانے میں پیدا ہونے والے کیڑوں میں حقنہ اور بالخصوص مُسہل دینا چاہئے۔

کفج کرمی روگ کا علاج۔ کفد سے پیدا ہونے والے کرمی روگ میں نسوار۔ قے اور شمن کریا کرنی چاہئے۔

رکتج کرمی کا علاج۔ خون سے پیدا ہونے والے کرمی روگ

میں وہ علاج کرنا چاہیئے جو کوڑھ کے بیان میں لکھا گیا ہے۔
بال کھانے والے کیڑوں کا علاج ویسا ہی کرنا چاہیئے جیسا کہ اِندر لُپت کے بیان میں لکھا گیا ہے۔

پرہیز۔ جو مریض کرمی روگ سے چھٹکارا پانے کا خواہشمند ہے اُسے چاہیئے کہ دودھ۔ گوشت۔ گھی۔ گُڑ۔ دہی۔ پتوں کے ساگ اور کھٹے میٹھے رسوں کے کھانے سے قطعی پرہیز رکھے۔

اکیسواں ۲۱ ادھیائے

وات ویادھیوں (امراض ریح) کا علاج

وات ویادھیوں میں چکنائی کا استعمال۔ اُپشتمبھ سے خالی وایُو کا علاج سنیہہ (چکنائی) کے استعمال سے کرنا چاہیئے۔ یعنی گھی تیل۔ چربی اور مغز کھلا کر سنگدھ کریں۔ بعد ازاں اُسے دودھ پلا کر پھر سنیہہ پلائیں۔ اس کام کے لئے مرغن مُوگ آدی یُوش۔ دیہاتی۔ آبی اور رطوبت پسند جانوروں اور پرندوں کے مانس رس پایس۔ کھچڑی۔ کھٹائی اور نمک ملی انوواسن وستی۔ ترپن اور مرغن اغذیات کا بار بار استعمال کر کے نیز مریض کو اچھی طرح سے مالش کر کے سنیہہ ڈال کر شنکر سویدگی تدبیر کے مطابق اُسے بار بار پسینہ دیں۔

پسینہ دینے کے فوائد۔ ٹیڑھے۔ جکڑے ہوئے اور درد والے عضو کو چکنائی سے چُپڑ کر معرق ادویات سے نرم کرلیں۔ پھر حسب دلخواہ اُسے جھکایا یا سیدھا کیا جا سکتا ہے۔

جب کہ سوکھی ہوئی بے جان لکڑی بھی سویدن سے حسب دلخواہ سیدھی یا ٹیڑھی کی جا سکتی ہے۔ تو جانداروں کے لئے ایسا کرنے میں کیا دقت ہو سکتی ہے؟

پسینہ دینے سے رونگٹوں کے کھڑے ہو جانے۔ چبھک پڑنے درد ہونے۔ تکان۔ سوج اور جکڑاہٹ ہو جانے اور جسم کے اکڑ جانے کی شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔

سویدن کرم (پسینہ دینے) کے بعد سینہہ (چکنائی) کے پینے سے وات روگی کے سوکھے ہوئے دھاتو بہت جلد تر و تازہ ہو جاتے ہیں نیز اُس کی طاقت جسمانی۔ حرارت ہاضمہ۔ تر و تازگی اور عمر میں بھی ترقی ہوتی ہے۔

اس لئے وات روگی کو بار بار سینہہ پلاتے اور پسینہ دیتے رہنا چاہئے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے شکم ملائم ہو جاتا ہے۔ اور وات روگ دور ہو جاتے ہیں۔

اگر مندرجہ صدر تدابیر سے دوش کے غلبے کے سبب وات روگ دور نہ ہو۔ تو سینہہ ملاکر نرم مسہل دوائی مثلاً املتاس وغیرہ کا استعمال کرائیں۔

گھرت اور تیل۔ دودھ یا ساتلا کے ساتھ پکایا ہوا گھی یا دودھ کے ساتھ ارنڈ کا تیل پکاکر وات کے مریض کو دینے سے وات

ویادھی دور ہو جاتی ہے۔

وایُو کا اخراج ۔ چکنی ۔ کھٹی ۔ نمکین اور گرم تاثیر والی اغذیات کے کھانے سے دوش بڑھ کر سروتوں کو روک کر وایُو کو بھی روک دیتے ہیں ۔ اس لئے وایُو کے اخراج کا فکر کرنا چاہئے ۔

نروہن وستی ۔ جو مریض وات دُبلا اور وریچن کے قابل ہو اُسے ہاضمہ افزا اور ہاضم ادویات ملا کر نروہن وستی دینی چاہئے ۔ **یا** ہاضمہ افزا اور ہاضم ادویات ملا کر کھانا کھلائیں ۔

جب نروہن وستی وغیرہ تدابیر سے صاف پیٹ والے مریض کی حرارت تیز ہو جائے تو اُسے پھر سینہہ پلائیں اور پسینہ دیں ۔

معدے کی وایُو کا علاج ۔ جب وایُو خراب ہو کر معدے میں چلی جائے ۔ تو اُسے قے اور فاقہ کرا کے کھٹ چرن[1] یا پنچ آدی چورن گرم پانی کے ساتھ کھلا دیں ۔ جب اِنکے استعمال سے حرارتِ ہاضمہ مشتعل ہو جائے تو صرف وات کو دور کرنے والی تدابیر عمل میں لائیں ۔

اگر وایُو ناف کے مقام پر مقیم ہو ۔ تو بل گری کے ساتھ پکائی ہوئی مچھلی کھانے کو دیں ۔

اگر وایُو ناف کے نیچے کی طرف مقیم ہو ۔ تو ہاضم اور ہاضمہ افزا چورن وغیرہ مفید ہوتے ہیں ۔

[1] اِس کا یہ نسخہ ہے ۔ دارہلدی ۔ اِندر جو ۔ کٹکی ۔ اتیس ۔ چیتا اور پاٹھا کا گوموتر کے ساتھ چورن بنا کر بمقدار قریباً پانچ ماشہ بھر پئیں ۔ تو بواسیر ۔ امراض شکم ۔ کوڑھ ۔ پرمیہہ ۔ وانچ سنگرہنی اور حرارت ہاضمہ کی شکایات دور ہو جاتی ہیں ۔

اگر بگڑی ہوئی وایُو ہردے میں مقیم ہو۔ تو شالی پرنی ڈال کر
جوش دیا ہوا دودھ پلانا مفید ہوتا ہے۔
وایو کے سر میں مقیم ہونے پر شرودستی۔ سنگدھ نسوار۔
دھوم پان کرن آدی ترپن استعمال میں لائیں۔
وایو کے چمڑے میں مقیم ہونے پر مندرجہ صدر سنیہن سویدن
اور مفرح دل تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔
اگر وایو خون میں قیام کرلے۔ تو سرد لیپ کرنا۔ مسہل دینا
اور فصد کھولنا مفید ہوتا ہے۔
وایو کے گوشت اور میدا میں مقیم ہونے پر مسہل۔ نروہ
دستی اور شمن (دافع) تدابیر کا کام میں لانا مفید ہوتا ہے۔
وایو جب ہڈی اور مغز میں مقیم ہو جائے۔ تو سینہہ (چکنائی)
کا اندرونی اور بیرونی دونو طرح سے استعمال کرکے اس کے دفعیہ کی کوشش
کرنی چاہئے۔
اگر وایُو ویرج میں قیام کرلے۔ تو ہرہرشن (مسرت بخش تدابیر)
نیز طاقت جسمانی اور ویرج کو بڑھانے والی تدابیر کا کام میں لانا مفید
ہوتا ہے۔
رُکے ہوئے راستہ والے ویرج کا علاج۔ جب وایُو ویرج
کے راستے کو روک لے۔ تو وریچن دینا چاہئے۔ اور وریچن کے بعد مفید
غذا کھلاکر اول الذکر ترکیب کے مطابق علاج کریں۔
وایو سے خشک ہو جانے والے حمل کا علاج۔ اگر حمل وایُو

سے خشک ہو جائے۔ تو مصری۔ کلھاری اور ملیٹھی ڈال کر پکا یا ہوا دودھ پلانے سے جنین پھر ترو تازہ ہو جاتا ہے۔

سنایُو (اعصاب) مفاصل اور سراؤں (رگوں) میں قیام کرنے والی وایُو میں واہ (جلانے) اور اُپ ناہ (پُلٹس باندھنے) کا استعمال کر کے اِسکا دفعیہ کرنا چاہیئے۔

عُضو کے سُکڑ جانے کا علاج ۔ اگر جسم کا کوئی حصہ وایُو کی وجہ سے سُکڑ گیا ہو۔ تو اُرد اور سیندھا نمک ڈال کر پکائے ہوئے تیل کی مالش کرنی چاہیئے۔

اخراجِ خون کے لئے لیپ ۔ اگر کسی حصۂ جسم سے خون نکلتا ہو۔ تو گھر کا دھواں (دھوانکھ) اور نمک ملا ہوا تیل لگانا چاہیئے۔

اگر کوئی حصۂ جسم سو جائے یعنی بے حس ہو جائے۔ تو اُپناہن کرنا (پُلٹس باندھنا) چاہیئے۔

اَپ تانک کا علاج ۔ اَپ تانک روگ میں اگر مریض کی آنکھیں ڈھیلی پڑ جائیں جسم نہ کانپے۔ عضو تناسل نہ اکڑے۔ پسینہ نہ آئے۔ باہر آیام نہ ہو تو اس کا علاج بہت جلد کرنا چاہیئے۔

اس اَپ تانک روگ میں مریض کو پہلے سینہن پلا کر اور پسینہ دیکر سروتوں (سوراخوں) کی صفائی کے لئے تِر کٹا وغیرہ کی تیز نسوار دینی چاہیئے۔

بعد میں وداری آدی گن کے کاڑھے۔ دہی۔ دودھ اور مانس رس کے ساتھ سِیدھ کیا ہوا گھی خوب پلائیں۔ ایسا کرنے سے وایُو بکثرت یا

زور کے ساتھ نہیں پھیلتی۔

وات ناشک سینہہ۔ کُلتھی۔جَو۔بیر۔ بھدر دارُو آدی گن کی ادویات۔ اور رطوبت پسند جانوروں کے گوشت کا کاڑھا بنا کر کانجی۔ دودھ اور مُدہرگن کی ادویات دھوڑ کر حسب ترکیب مہاسینہہ کو پکالیں۔ یہ مہاسینہہ پری شیک (دھونے)۔ مالش۔ اوگاہن (نہانا) کھانے پینے۔ نسوار اور انوواسن وستی کے ذریعے سے کام میں لایا جاتا ہے۔ اور وات کو دور کر دیتا ہے۔

نیز سُمیک سینہہ اور سوید (ٹھیک سینہہ اور ٹھیک سوید ہو جانے) سے بھی وات کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

شرو ور یچن۔ مندرجہ بالا وات روگوں میں جب وایو کا جوش فرو ہو جائے۔ تو کف کو خارج کرنے والے تیز اَوِپیڑن[1] اور پَردھمن[2] سینہہ سے بار بار شرو وریچن دینا چاہیئے۔ تو شوُستادہردے کی پران ناڑی) کے کف سے پاک ہو جانے پر مریض کو ہوش آجاتا ہے۔

وات کے غلبے کے لئے گھرت۔ نمک سیاہ۔ ہرڑ۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ اور پیپل سے پکایا ہوا گھی وات کے غلبے کے لئے مفید ہوتا ہے۔

وات ناشک دیگر گھرت۔ لودھ آٹھ پل۔ ترپھلا ایک پرستھ برہت پنچ مُول۔ ارنڈ۔ کٹیری۔ اور ترلوی ہر ایک ایک پل لے کر

---

[1] دوائی کا لگدا بنا کر اُس کا رس نچوڑ کر اسکی نسوار لینا اوِپیڑن نسیہ کہلاتا ہے۔

[2] دوائی کا چورن بنا کر نلکی کے ذریعے نسوار لینے کو پردھمن نسیہ بولتے ہیں۔

ایک درون پانی میں پکالیں۔جب ایک چوتھائی پانی باقی رہ جائے۔تو
دہی ایک آڑھک۔جو کھار تین پل۔اور گھی ایک پرستھ ڈال کر حسب
ترکیب پکالیں۔تو اس گھی کے استعمال سے خراب شدہ وات۔ایکانگ
وات۔سروانگ وات۔یونی روگ۔باؤ گولہ۔وِردھی اور اُدر روگ
کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

دیگر۔ دودھ کے ساتھ گھی پکانے کی جو ترکیب اوپر بیان کی جا
چکی ہے۔اُسی ترکیب سے املتاس اور اسٹوک کے ساتھ گھی پکا کر
بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

شُدھ اَپ تانک کا علاج۔ دیگر دوشوں کے تعلق سے
خالی محض وات سے پیدا ہونے والے اَپ تانک روگ میں اوپر لکھی
چکتسا کرنی چاہیئے۔

اگر اَپ تانک میں علاوہ وات کے دوسرے دوش بھی پائے
جائیں۔تو اُن دونو دوشوں کا مخلوط علاج کرنا چاہیئے۔

کف والے اَپ تانک روگ کا علاج۔ کف والے
اَپ تانک روگ میں دھنیا۔ہرڑ۔ہینگ۔پوہکر مُول۔سیندھا نمک۔
سونچل نمک اور بڑ نمک کا چورن بنا کر جَوؤں کے کاڑھے کے ساتھ
کھانا چاہیئے۔

اگر ہردے شُول (دردِ دل)۔پارشُو شُول (درد پسلی)۔اور اَپ تنترک
کی شکایات ہوں۔تو ہینگ۔نمک سیاہ۔سونٹھ۔انار۔اور امل بیت
کا چُورن جَو کے کاڑھے کے ساتھ کھانا چاہیئے۔

وات کفج ہردے روگ میں بیان کی ہوئی تمام تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔

آیام کا علاج۔ باہر آیام اور انتر آیام کا علاج اردت روگ کی مانند کرنا چاہئے۔ مریض کو تیل سے بھرے ہوئے ٹب میں لٹا دیں۔ ان دونو امراض میں سے انتر آیام کی شکایت زیادہ مشکل العلاج ہوتی ہے۔

دھنش کمبھ کے جب مریض کے دانتوں کا رنگ بگڑ جائے۔ جسم بدذنع ہو جائے۔ اعضا ڈھیلے پڑ جائیں۔ ہوش و حواس جاتے رہیں جسم پر پسینہ آنے لگے۔ تو وہ مریض دس ہی روز کے اندر مر جاتا ہے۔ دھنش کمبھ کے مریض میں اگر مندرجہ بالا بد علامات نہ پائی جائیں۔ اور وائیو کا جوش بھی ہلکا ہو۔ تو مریض مرتا نہیں۔ البتہ اُس کا جسم ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔ جکڑ جاتا ہے۔ لولا۔ لنگڑا اور فالج زدہ ہو جاتا ہے۔

ہنُو سرنش روگ میں دونو جبڑوں کو سنیہن اور سویدن کرموں سے سنگدھ کر کے اور پسینہ دیکر اپنے اپنے ٹھکانے پر رکھ دیں۔

اگر منہ کھلا رہ جائے۔ تو لائق وید کو چاہئے۔ کہ ٹھوڑی کو اونچا اُٹھا دے۔

جِبھا ستمبھ کا علاج۔ جِبھا ستمبھ (زبان کے جکڑ جانے) کا علاج حالت کے مطابق وات روگ کا سا کرنا چاہئے۔

اروت روگ کا علاج۔ اروت روگ میں مریض کو نسوار دینا سر میں تیل لگانا اور کانوں اور آنکھوں میں ترپن کرنا مفید ہوتا ہے۔

جس اروت روگ میں سوج ۔قے ۔ غفلت ۔ اور جلن کی بھی شکائت ہو ہو۔ اُس میں فصد کھولنا مفید ہوتا ہے۔

پکھشا گھات (فالج) کا علاج ۔ فالج میں سنیہن کرم کریں۔ نیز مرغن مسہل دیں۔

اَدُ باہُو کے لئے نسوار۔ اَدُ باہُو روگ میں نسوار دینا اور کھانے کے بعد سنیہن پان کرنا مفید ہوتا ہے۔

اُرُوستمبھ میں نسوار کی ممانعت ۔ اُرُوستمبھ میں اگر کف ۔آم اور میدا کا غلبہ ہو۔ تو سینہہ (چکنائی) قے آور اور مسہل ادویات کا استعمال مفید نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں کف ۔آم اور میدا کو زائل کرنے والی ادویات کا استعمال کرنا چاہیئے ۔اِس صورت میں روکھش (خشکی کرنے والی) تدابیر ۔جَو۔ سونکھیا۔ کوووں۔ دھانیہ ۔ قدرے نمک اور تیل ملا کر پانی میں پکایا ہوا ساگ ۔گھی سے خالی جنگلی جانوروں کا مانس رس۔شہد ملا پانی ۔نیز ارشٹ اور آسَو کا استعمال مفید ہوتا ہے۔

آم وات میں سیندھا نمک ملا کر وتسک آدی گن کی ادویات۔ ہرِدر آدی گن کی ادویات۔ بچ آدی گن کی ادویات یا کھٹ چرن کا نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کرنا چاہیئے۔

اُرُوستمبھ میں ترپھلا ۔چب۔ کوڑ۔ پیپل ۔ اور مُتھرا ان کا نُگدا یا چب ۔ہرڑ۔ چیتا اور دیودارو کے نُگدے میں شہد ملا کر یا ہرڑ۔ گوگل یا شلاجیت کو گوموتر میں ملا کر کھانا چاہیئے۔

دیگر۔سونٹھ۔مرچ سیاہ۔پیپل۔چیتا۔موتھا۔ترپھلا۔اورواؤبڑنگ سب ہموزن اوران سب کے برابر گوگل ملا کر کھانے سے میدا۔کف۔آم۔ اوروات سے پیدا شدہ سب بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔

وایو کے دفعئے کا علاج۔اوپر لکھی ہوئی ترکیب کے مطابق کف سے گھری ہوئی اور میدا والی وایُو دور ہو جاتی ہے۔اس روگ میں جو کھار کو گوموتر میں ملا کر سویدن (پسینہ دینے) بڑی شیک (نہلانے) اور اُدورتن (اُبٹنے) کے کام میں لانا چاہئے۔**یا** کرنجوے اور سرسوں کو گوموتر میں ملا کر **یا** آک۔ترکاری۔نیم اور دیودارو کی جڑھیں سرسوں۔کچی مٹی اور بانبی کی مٹی میں شہد ملا کر لیپ کریں۔

ورزش۔اُرُوستمبھ کے مریض کو کف کے زائل کرنے کی غرض سے قابل برداشت ورزش کرانی چاہئے۔کسی مقام کا پھلانگنا۔حسب طاقت جماع کرنا۔رُکے ہوئے پانی والے اور گھڑیال وغیرہ والے تالاب میں یا ندی کے چشمے کے سامنے تیرنا بھی اُس کے لئے مفید ہوتا ہے۔جب اِن کاموں سے کف اور میدا زائل ہو جائیں۔تو مریض کو سینہہ وغیرہ کا استعمال کرائیں۔انکے علاوہ واتک روگوں میں جسم کے اعضا اور دُوشیہ (دھاتو) وغیرہ کو دیکھکر علاج کرنا چاہئے۔

دیگر۔ہیچر۔دیودارو۔اور سونٹھ کے کاڑھے میں تیل ملا کر پینے سے وایُو سے دُکھی جسم اور رفتار والا شخص حسب خواہش چل پھر سکتا ہے۔

راسنا آدی گھرت۔راسنا۔سونٹھ۔چیتا۔پیپل۔کچور۔اور پوہکر مُول۔کے نکدے کے ساتھ حسب ترکیب پکایا ہوا گھی وات روگوں کے

دفعیٔ کے لئے نہایت مفید چیز ہے ۔

دیگر۔ نیم کی چھال ۔ گلو۔ اڑوسہ۔ پٹول ۔ اور کٹیری ہر ایک دس دس پل لیکر ایک درون پانی میں پکالیں ۔ جب آٹھواں حصہ پانی باقی رہ جائے ۔ تو اُتار کر چھان لیں ۔ اور اُس کاڑھے میں ایک پرسنتھ گھی ڈال دیں ۔ نیز پاڑھا ۔ واوڑنگ ۔ دیودارو ۔ گج پیپل ۔ جوکھار ۔ سجّی کھار سونٹھ ہلدی ۔ سونف ۔ چب ۔ کُٹھ ۔ مال کنگنی ۔ مرچ سیاہ ۔ اِندر جَو ۔ اجوائن چیتا کٹکی ۔ بھلاوہ ۔ بچ ۔ پپلا مُول ۔ مجیٹھ ۔ اتیس ۔ کلھاری اور اجوائن ہر ایک ایک تولہ ۔ شدھ کئے ہوئے گوگل پانچ پل کا نگدا ڈال کر حسب ترکیب گھی کو پکالیں ۔ اس گھی کے استعمال سے مفاصل ۔ ہڈیوں ۔ اور مغز میں غلبہ پائی ہوئی وایو ۔ کوڑھ ۔ ناڑی برن ۔ اربد ۔ بھگندر ۔ گنڈمالا ۔ جترو ہڈی کے اوپر کے امراض ۔ باؤگولہ ۔ بواسیر ۔ پرمیہہ ۔ سل ۔ عدم اشتہائے طعام ۔ دمہ ۔ زُکام ۔ کھانسی ۔ سوج ۔ امراض دِل بھُس ۔ شرابخوری سے پیدا ہونے والے امراض ۔ وِدرِدھی اور روات رکت کی شکایات رفع ہو جاتی ہیں ۔

سر میں قیام کرنے والی وایُو کے لئے نسوار۔ سر میں قیام کرنے والی وائُو کے لئے کھریٹی اور بِل گری ڈال کر جوش دیئے ہوئے دودھ میں گھرت منڈ کو پکا کر چار یا آٹھ تولہ لیکر نسوار کے کام میں لائیں ۔

دیگر۔ مندرجہ صدر گھرت منڈ کی مانند ہی تکر ۔ مچھلی ۔ کچھوے اور سونس کی چربیوں کو پکا کر استعمال کرنے سے بھی وات روگوں کو بالخصوص بہت فائدہ پہنچتا ہے ۔

تیل - پُرانی کھل اور پنچ مُول کا الگ الگ کاڑھا بنا کر اِن کاڑھوں میں آٹھ گُنا دودھ ڈال کر تیل کو پکالیں۔ اِس تیل کے پینے سے کف ملاوات روگ بالتخصوص دور ہو جاتا ہے۔

دیگر تیل - پرسارنی کے ایک تُلا کاڑھے میں ایک پرستھ تیل اور ایک پرستھ دودھ ملالیں - نیز میدا - مہامیدا - سونف - مجیٹھ - کُٹھ - رَاسنا - صندل سُرخ - جیوک - رِشبھک - کاکولی - کھشیر کاکولی - اور دیودار و کا نُگدا ڈال کر حسب ترکیب پکالیں - اس تیل کے استعمال سے سب قسم کے واتج روگ دور ہو جاتے ہیں -

دیگر تیل - کُرنٹ کی جڑھیں اور شاخیں ایک تُلا - دش مُول ایک تُلا - شتاور پچاس پل - اور پانی ایک درون ملا کر کاڑھا بنالیں - جب ایک چوتھائی باقی رہ جائے - اُتار کر چھان لیں - پھر اُس میں نکھی گُرڈا - صندل - الائچی - سپرِکا - پرینگو - نِلکا - نیتر بالا - شلاجیت - مجیٹھ باپچھڑ - اگر - دیودارو - کوپنا - سونف - شِلارس - اور تگر ہر ایک ایک پل لیکر کلک (نُگدا) بنا کر ڈال دیں - نیز ایک پاتر تیل اور ایک ہی پاتر دودھ ملالیں - اور حسب ترکیب تیل کو پکالیں - تو اس کے استعمال سے نہایت تکلیف دہ وات روگ - لرزہ - آکھشیپ - جکڑاہٹ - سوکھا یا ؤ گولہ - جنون - زکام اور یونی روگ دور ہو جاتے ہیں -

دیگر تیل - کُرنٹ (سہچری) کے ایک تُلا کاڑھے میں ایک آڈھک تیل - دس پل مُولی کا نُگدا - اور چار آڈھک دودھ ڈال کر حسب ترکیب پکالیں -

یا اول الذکر سہجری کے کاڑھے میں تگر۔ بچ۔ شال پرنی۔ گرڑا۔ دیودارو۔ الائچی۔ بالچھڑ۔ شلاجیت۔ سونف۔ اور صندل سرخ ڈالکر اور تیل ملا کر حسب ترکیب تیل کو پکالیں۔ اور اُس میں اٹھارہ پل کھانڈ ملالیں۔ اس تیل۔ کا استعمال کرنا مشکل العلاج وات روگ۔ وات کنڈ لکا۔ جنون۔ باؤگولہ۔ اور وِرِدھی وغیرہ امراض کو دور کر دیتا ہے اس نسخے کے مجوز بھیڈ مُنی ہیں۔

بلا تیل۔ کھریٹی ایک سو پل۔ گلو اکیس پل۔ اور راسنا ساڑھے بارہ پل ہیں پانی ایک سو آڑھک ڈال کر کاڑھا بنالیں۔ جب ایک آڑھک پانی باقی رہ جائے۔ تو دہی کا توڑ۔ گنّے کا رس۔ کانجی اور تیل ایک ایک آڑھک۔ بکری کا دودھ نصف آڑھک۔ نیز کچور۔ سرل کاشٹ۔ دیودارو۔ الائچی۔ مجیٹھ۔ اگر۔ صندل۔ پدماک۔ اتی بلا۔ موتھا۔ سُوپ پرنی۔ ہرنیو۔ ملٹھی۔ سُرس۔ دیاگھرناکھ۔ جیوک۔ رِشبھک کیمو۔ رسونت۔ کستوری۔ نیلکا۔ جاوتری۔ برہمی۔ کیسر۔ شلاجیت چنبیلی۔ کائپھل۔ نیتربالا۔ دارچینی۔ گندرو۔ کپور۔ شلارس۔ شتری و نشیٹ لونگ۔ نکھی۔ کنکول۔ گرڑا۔ جٹا مانسی۔ پرینگو۔ گاجر۔ تگر۔ وِرِش تیرن بچ۔ راڑا۔ کُے ورتک۔ موتھا۔ اور ناگ کیسر ہر ایک ایک پل کا کلکا ڈال کر حسب ترکیب تیل پکالیں۔ پھر اسے اُتار کر چھان لیں۔ اور تیج پات کا چورن ملادیں۔ تو اس تیل کے استعمال سے کھانسی۔ دمہ۔ بخار۔ نفخ غشی باؤگولہ۔ کھشت۔ کھشئے۔ تلی۔ سوکھے۔ مرگی اور افلاس کی شکایات دور ہوجاتی ہیں۔ نیز سب طرح کے وات روگ جلتے رہتے ہیں۔

اوپر بیان کئے ہوئے سب قسم کے سنیہہ مناسب وقت میں پینے نسوار کے کام میں لانے۔ انوواسن کے ذریعے استعمال کرنے اور مالش کرنے سے بگڑے ہوئے وات روگوں کو بہت جلد دور کر دیتے ہیں۔ ان کے استعمال سے بانجھ عورت کے ہاں بھی لڑکا پیدا ہو جاتا ہے۔

چکنائی اور پسینے سے جب کف پتلا ہو کر پکو آشے (انتڑیوں) میں قیام کرے۔ اور وہاں اپنی موجودگی ظاہر کرنے لگے۔ یا پت اپنی موجودگی کا اظہار کرے۔ تو اُس کف یا پت کو وستی کے ذریعے دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

بائیسواں ۲۲ دھیائے

وات رکت کا علاج

وات رکت میں اخراجِ خون۔ وات رکت کے مریض کو چکنائی پلاکر اُس کے دوشوں۔ دھاتوؤں اور طاقت کا لحاظ رکھ کے بار بار تھوڑا تھوڑا خون نکالتے رہنا چاہیئے۔ تاکہ وایُو بگڑنے نہ پلئے۔

خون نکالنے کی ترکیب۔ اگر وات رکت میں درد۔ سُرخی۔ چُبھک اور جلن کی شکایات ہوں۔ تو جونکیں لگوا کر خون نکالنا چاہئیے۔ اگر چمچماہٹ۔ کھُجلی۔ درد اور جلن ہو۔ تو سینگی یا تونبی لگا کر خون نکالیں۔

اگر خون ایک مقام سے دوسرے کو جاتا ہوا محسوس ہو۔ تو پچھنے لگوا کر یا فصد کھلوا کر خون نکالنا اچھا ہوتا ہے۔

خون نکالنے کی ممانعت۔ اگر وات رکت میں "آنگ ملان" کی شکایت ہو۔ تو خون نہ نکالنا چاہیئے۔ نیز اگر وات رکت میں خشکی اور وات کا غلبہ ہو۔ تو بھی خون نہ نکالیں۔ کیونکہ خون کے

زائل ہو جانے سے گنبھیر۔ سوج۔ جکڑاہٹ۔ لرزہ۔ سنایو روگ۔ سرا روگ۔ اور ملانی وغیرہ بے شمار وات روگ پیدا ہو جاتے ہیں۔

ویریچن (مسہل) وات رکت کا جو مریض ویریچن کے قابل ہو۔ اُسے سینہہ پلا کر مرغن مسہل دینا چاہئے۔

وات کے غلبے والے وات رکت میں پُرانا گھی پلانا مفید ہوتا ہے۔

گھرت پریوگ۔ شراونی۔ کھشیر کاکولی۔ کھرنی۔ جیوک۔ اور سرسوں کا نگدا ڈال کر دودھ کے ساتھ گھی پکالیں۔ اس گھی کے پینے سے وات رکت کی شکایت رفع ہو جاتی ہے۔

دیگر۔ داکھ اور ملٹھی کے کاڑھے کے ساتھ پکایا ہوا گھی کھانڈ ملا کر پینے سے وات رکت کی بیماری رفع ہو جاتی ہے۔

یا گلو کے کاڑھے میں دودھ پکا کر پئیں۔

یا تیل۔ دودھ اور کھانڈ اِن تینوں کو ملا کر نوش کریں۔

دیگر۔ کھرہٹی۔ شتاور۔ راسنا۔ دش مُول۔ اور پیلو کے ساتھ پکائے ہوئے دودھ کے پینے **یا** نر یدسیاہ۔ ارنڈ اور شال پرنی کے ساتھ پکائے ہوئے دودھ کے نوش کرنے سے وات بیماریاں رفع ہو جاتی ہیں۔

دیگر۔ گائے کے تھنوں سے نکلتا ہوا گرم گرم دودھ گوموتر ملا کر پینے سے بھی وات رکت کا دفیعہ ہو جاتا ہے۔

پنچ وات رکت کا علاج ۔پت کے غلبے والے وات رکت میں شت مُولی ۔کٹکی ۔پٹول ۔ترپھلا ۔اورگلو کا کاڑھا یا شیریں اور کڑوی ادویات سے پکایا ہوا گھی یا دودھ پینا چاہئے ۔

مسہل ۔وات رکت میں اگر دوشوں کی کثرت ہو ۔تو مسہل کے لئے دودھ کے ساتھ ارنڈ کا تیل پلانا چاہئے ۔اور جب یہ ہضم ہو چکے تو دودھ کے ساتھ غذا کھلائیں ۔

دیگر ۔ہرڑ کے کاڑھے کو گھی میں بگھار کر نوش کرانے کے بعد دودھ پلائیں ۔

یا داکھ کے رس کے ساتھ تریوی کا چُورن کھلائیں ۔

کھشیر وستی ۔گھی ملی کھشیر وستی کے ذریعے وات رکت کے مریض کا پاخانہ نکالنا اچھا ہوتا ہے ۔

وات رکت میں وستی (حقنہ) کے برابر اور کوئی تدبیر مفید نہیں ہوتی ۔

مقعد ۔پسلیوں ۔رانوں ۔جوڑوں ۔ہڈیوں اور پیٹ کے درد میں بالخصوص وستی کا استعمال کرنا چاہئے ۔

کف کے غلبے والے وات رکت میں موتھا ۔داکھ ۔اور ہلدی کا کاڑھا **یا** ترپھلے کے کاڑھے میں شہد ملا کر پینا چاہئے ۔

یا گلو کا کاڑھا ۔نگدا یا چورن بنا کر استعمال میں لائیں ۔

سنیہہ کے بعد روکھشن کرم ۔حسب مناسب چکنائی سے نرم مسہل دیکر وات رکت کے مریض کو روکھشن کرانا چاہئے ۔

شول (درد) والے وات رکت کا علاج ۔ ترپھلا سونٹھ مرچ سیاہ ۔ پیپل ۔ تیج پات ۔ الائچی ۔ بنسلوچن ۔ چیتا ۔ بچ ۔ واوڑنگ پپلا مول ۔ کاک جنگھا ۔ اڑوسے کی چھال ۔ دار چینی ۔ رِدّھی ۔ کلھاری اور چیب سب ہموزن لے کر پیس کر نگدا بنالیں ۔ اور اس نگدے کو لوہے کے ایک برتن میں لیپ کرکے سکھالیں ۔ اور دوپہر کے وقت اس کا استعمال کیا کریں ۔ تو اس کے استعمال سے سب دو شول اور درد والا وات رکت دور ہو جاتا ہے ۔

دیگر تدبیر ۔ مہربانی کرنے کی مشق سے جس طرح غصہ دور ہو جاتا ہے ۔ ویسے ہی کوکلاکھشی کے ساگ کو کوکلاکھشی کے کاڑھے کے ساتھ نوش کرنے سے وات رکت دور ہو جاتا ہے ۔

کھڈ وات روگ کا علاج ۔ پنچ مول یا آملے کے رس کے ساتھ لینگی کی چربی پینے سے نہایت سخت ہُوا ہُوا کھُڈ وات روگ جاتا رہتا ہے ۔ لیکن اس دوائی کے استعمال میں برہمچرج سے رہنا چاہئے ۔

یہ سب وات رکت کے اندرونی معالجات ہیں ۔ اب بیرونی تدابیر بیان کی جاتی ہیں ۔

پکائی ہوئی رال ۔ ایک آڑھک کانجی میں چوتھائی تیل اور چوتھائی رال ڈال کر پکائیں ۔ پھر اس تیل کو بہت سے پانی میں بلو کر لگانے سے بخار ۔ جلن ۔ اور درد کا دفعیہ ہو جاتا ہے ۔

پنڈ تیل ۔ موم ۔ مجیٹھ ۔ رال اور سارو ا کے نگدے کے ساتھ

اول الذکر تیل کو پکالیں۔اِسے پنڈ تیل کہتے ہیں۔اِس پنڈ تیل کے لگانے سے وات رکت کا درد دور ہو جاتا ہے۔

وش مُول آدی دودھ۔ دش مُول ڈال کر پکائے ہوئے دودھ کو پری شیک (دھونے) کے کام میں لانے سے وات رکت کا درد فوراً دور ہو جاتا ہے۔

وات کے غلبے والے وات رکت میں قدرے گرم گھی کے پری شیک سے بھی یہی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

ستمبھ وغیرہ کا علاج۔دھرگن کی ادویات کے ساتھ گھی۔تیل۔چربی۔اور مغز کو پکاکر ستمبھ۔آکھشیپ۔اور درد والے وات رکت میں قدرے گرم کرکے پری شیک کے کام میں لائیں۔اگر جلن ہوتی ہو۔تو ٹھنڈا ہی لیپ کردیں۔

دیگر۔گائے۔بھیڑ۔یا بکری کا دودھ تیل میں ملاکر پہلے کی طرح ستمبھ۔آکھشیپ اور وات رکت کے درد میں قدرے گرم کرکے پری شیک کریں۔اگر جلن ہو۔تو ٹھنڈے کا ہی پری شیک کردیں۔

دیگر۔جیونیہ گن کی (زندگی افزا) ادویات کا یا لگھو پنچ مُول کا نیم گرم کاڑھا اول الذکر ستمبھ وغیرہ امراض میں استعمال کرنا چاہیئے۔اگر جلن ہو۔تو ٹھنڈا کرکے پری شیک کے کام میں لانا مفید ہوتا ہے۔

دیگر۔اگر وات رکت میں جلن ہو۔تو داکھ کا رس۔گنے کا رس شراب۔دہی کا توڑ۔کھٹی کانجی۔چاولوں کا پانی۔شہد ملا پانی اور

کھانڈ کا پانی پری شیکسک کے کام میں لانا چاہئے -

دافع سوزش - ہاتھوں اور چھاتیوں پر چندن لگائے ہوئے لمس میں راحت بخش اور ٹھنڈک دینے والی - خوش گفتار اور خوش رفتار نازنینوں کے بغل گیر کرنے سے جلن - درد اور کلانتی (مرجھاٹ) کا دفعیہ ہو جاتا ہے -

لیپ - غفلت - درد اور جلن والے وات رکت میں خون نکال کر پر پونڈریک - مجیٹھ - دارہلدی - ملٹھی - چندن - مصری - کانس - مسور - اور ایرکا کے بیجوں کے چورن کا لیپ کرنا چاہئے تو درد - جلن - وسرپ - سرخی اور سوج کا دفعیہ ہو جاتا ہے -

اُپ ناہن (پلٹس) وات کو دور کرنے والی ادویات سے پکایا ہوا سینہہ کھچڑی میں ملا کر یا مونگ کا پکوان یا کھیر یا تلوں کا نگدا یا سرسوں کا نگدا لیپ کرنے سے وات رکت کا درد دور ہو جاتا ہے -

دیگر - آبی - رطوبت پسند اور پیر سہ جانوروں کی ہڈیوں سے خالی گوشت کے ویسوار میں جیونیہ گن کی (زندگی افزا) ادویات سے پکایا ہوا سینہہ ڈال کر نیز ٹھیک طور سے پکایا ہوا اُپ ناہن کام میں لائیں -

یا ان جانوروں کی چربی جیونیہ گن کی ادویات سے پکا کر اور دودھ میں ملا کر اُپ ناہن کے کام میں لائیں - تو ستمبھ - **چبھک** - درد - آیام سوج - اور انگ گرہ کی شکایات رفع ہو جاتی ہیں -

لیپ۔ سہجری اور جیونتی کی جڑھوں کے نگدے میں گھی اور بکری کا دودھ ملا کر لیپ کریں۔ یا تلوں کو بھون کر اور دودھ میں ڈال کر لیپ کریں۔ تو اول الذکر فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

دیگر۔ السی یا ارنڈ کے بیجوں یا سونف کو دودھ میں پیس کر لیپ کرنے سے ایسا درد جاتا رہتا ہے۔ جو وات کی کثرت کی وجہ سے ہوتا ہے۔

گھرت۔ گوموتر۔ جوکھار۔ اور سُرا کے ساتھ پکایا ہوا گھی مالش کے کام میں لانا چاہیئے۔ تو واتج درد دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ اس مرض میں شہد ملا ہوا تُسکت پری شیک اور مالش کے کام میں لانے سے نہایت مفید ہوتا ہے۔

کف کے غلبے والے وات رکت میں گھر کا دھُواں (دھوانکھ)۔ بچ۔ کُٹھ۔ سونف۔ ہلدی اور دار ہلدی کا لیپ کرنے سے درد دور ہو جاتا ہے۔

وات کف کے غلبے والے وات رکت میں سُرخ سہانجنے کے بیجوں کو کانجی میں پیس کر لیپ کرنا مفید ہوتا ہے۔ اس لیپ کے ایک گھنٹہ بعد کانجی وغیرہ کھٹی اشیا کے پری شیک سے وات رکت جاتا رہتا ہے۔

اُتان وات رکت کا علاج۔ لیپ۔ مالش۔ پری شیک اور اودگاہن کے ذریعے سے کرنا چاہیئے۔

گنبھیر وات رکت کا علاج۔ مسہل۔ آستھاپن وستی اور

سینہہ پان کے ذریعے کرنا چاہئے۔

وات کف کے غلبے والے وات رکت میں قدرے گرم لیپ مفید ہوتے ہیں۔ اس میں اگر ٹھنڈے لیپ کئے جائیں۔ تو ستمبھن کی وجہ سے جلن۔ سوج۔ درد اور خارش کی تکلیف بڑھ جاتی ہے۔

پت رکت کے غلبے والے وات رکت میں ٹھنڈے لیپ کرنے چاہئیں۔ اس میں گرم لیپوں کے کرنے سے جلن۔ درد سُرخی۔ پسینے اور پھٹنے کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

تیل۔ ملٹھی ایک سو پل حسب ترکیب کاڑھا بنا لیں۔ جب چوتھائی پانی باقی رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ پھر اِس کاڑھے میں ایک آڑھک تیل اور اتنا ہی دودھ نیز شال پرنی۔ بھومیہ آملکی۔ دوب دُودھی۔ شتاور۔ چندن۔ اگر۔ ہنس پدی۔ جٹا مانس میدا مہامیدا مدھوپرنی کاکولی۔ سونف۔ رِدھی۔ پدماکھ۔ جیوک۔ رِشبھک۔ دارچینی۔ تیج پات۔ نکھی۔ نیز بالا۔ پنڈریک۔ مجیٹھ۔ سار وا۔ خنظل اور دھنیا ہر ایک ایک پل کو کوٹ پیس کر ملا کر حسب ترکیب تیل کو پکا لیں۔ اس تیل کے پینے۔ نسوار لینے۔ انوواسن اور وستی کے ذریعے کام میں لانے سے وات رکت۔ پیچ واہ۔ بخار اور درد دور ہو جاتا ہے۔

دیگر تیل۔ کھریٹی کے نگدے اور کاڑھے کے ساتھ ہموزن دودھ اور تیل کو سو یا ہزار مرتبہ پکائیں۔ اس تیل کے استعمال سے وات رکت اور دیگر وات روگ دور ہو جاتے ہیں۔ یہ تیل اعلیٰ درجے کا

رسائن ہے۔ اندریوں کو ترو تازہ کرتا ہے۔ زندگی بخشتا ہے۔ طاقت بڑھاتا ہے۔ آواز کو صاف کرتا ہے۔ نیز ویرج اور خون کی خرابیوں کو دور کر دیتا ہے۔

وات رکت کے لئے سنیہن۔ میدا یا کف کی نہایت کثرت کی حالت میں سوراخ کے رک جانے کی وجہ سے اگر وایو بگڑ جائے تو پہلے سنیہن اور روکھن تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔ بعد ازاں آدھیہ وات میں بیان کیا ہوا علاج کر کے وات رکت میں لکھے ہوئے سنیہن اور مصفیٔ خون معالجات کام میں لائیں۔

پانچوں قسم کی وایو کے بگاڑ کا علاج۔ پران۔ اپان وغیرہ پانچوں قسم کی وایو کے ایک ساتھ بگڑ جانے پر وات ویادھیوں کے علاج کی مانند۔ پران اپان وغیرہ وایو کے بگاڑ سے پیدا شدہ مرض کے مطابق۔ پران اپان وغیرہ پانچوں وایو کے قریبی مقام کے لحاظ سے اور پانچوں قسم کی وایو کی طاقت کے موافق دوائی تجویز کرنی چاہئے۔

شدھ وات کا علاج۔ آم دوشوں والی وات جب پسینے۔ فاقہ کشی۔ ہاضم ادویات۔ خشک لیپوں اور ریری شیکوں سے شدھ ہو جائے۔ تو صرف وات کو دور کرنے والی ادویات کا استعمال کرنا چاہئے۔

انگ شوش (عضو کے سوکھ جانے)۔ آکھشیپ۔ انگ سنکوچ (عضو کے سکڑ جانے) عضو کے لکڑی کی

مانند جکڑ جانے۔ بے حس ہو جانے۔ لرزے۔ ہنو سرنس اردت۔ کھنجتا (لنجاپن)۔ پنگلاپن۔ کھڈ واتا۔ جوڑوں کے ہل جانے۔ فالج۔ میدا۔ مجھا اور استھی روگوں کو مقامات کی گہرائی کے سبب تھوڑی مدت کا ہونے کے باوجود بہت کوشش کرنے پر آرام آبھی جاتا ہے۔ اور نہیں بھی آتا۔ اس لئے مناسب ہے۔ کہ مریض کے جسم میں طاقت کے ہوتے مرض کے پیدا ہوتے ہی جبکہ ابھی کوئی عارضہ نہ پیدا ہوا ہو۔ ان امراض کا علاج شروع کردیں۔

وایو کے پت سے گھرے ہونے کی صورت میں بار بار سرد اور گرم تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔ نیز زندگی افزا ادویات سے پکایا ہوا سینہہ پلانا چاہئے۔ اور جنگلی جانوروں کا مانس شالی چاول اور دودھ ملا کر نرم مسہل دینا چاہئے۔

اِس مرض میں دودھ ملی وستی۔ برہت پنچ مول اور کھر یٹی ڈال کر پکایا ہوا دودھ نیز میٹھی ادویات سے پکایا ہوا تیل مناسب وقت میں انو واسن وستی کے ذریعے استعمال کرنا چاہئے۔

پری شیک۔ پت سے گھری ہوئی وایو میں ملٹھی کا تیل۔ بلا تیل۔ گھی۔ دودھ۔ پنچ مول کا کاڑھا اور سرد پانی پری شیک کے کام میں لانا چاہئے۔

کف سے گھری ہوئی وایو کا علاج۔ کف سے گھری ہوئی وایو کے لئے جَو کی غذا۔ جنگلی جانوروں اور پرندوں کا مانس بھوئیدن گرم

(پسینہ دینا) - تیز نروہن وستی - قے - جلاب - پرانا گھی - تلوں کے تیل اور سرسوں کے تیل کا استعمال مفید تدابیر ہیں۔

کف اور پت سے وایُو کے ملے ہونے پر پہلے پت کو مغلوب کر کے پھر کف وات کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

وایُو کے خُون سے ملے ہوئے ہونے کی حالت میں وات رکت کا علاج کرنا چاہیئے۔

وایو اگر مانس سے گھری ہو۔ تو پسینہ دینا۔ مالش کرنا۔ مانس رس - دودھ اور سینہہ پلانا مفید تدابیر ہیں۔

آڈھیہ وات کا علاج - آڈھیہ وات میں پرمیہہ - میدا اور حرارت کو دور کرنے والا علاج کرنا چاہیئے۔

استھی اور مجھاگت (ہڈیوں اور مغز میں قیام کرنے والی) وایُو میں مہاسینہہ (گھی - تیل - مغز اور چربی) کا استعمال کریں۔

ویرج سے گھری ہوئی وایُو کا علاج اُن ادویات سے کرنا چاہئے - جو پہلے وات ویادھیوں کے علاج میں لکھی گئی ہیں۔

غذا سے گھری ہوئی وایُو میں ہاضم - قے آور - ہاضمہ افزا - اور ہلکی ادویات کا استعمال مفید ہوتا ہے۔

پیشاب سے گھری ہوئی وایُو میں کھیرا وغیرہ پیشاب آور ادویات - پسینہ اور اُتر دستی مفید ہوتی ہیں۔

پاخانے سے گھری ہوئی وایُو میں انڈ کا تیل - بھیک دستی اور سینہہ کا استعمال کرنا چاہیئے۔

سب دھاتوؤں سے گھری ہوئی وایو میں جو ادویات کف اور پت کے موافق ہیں۔ نیز جو وایو خارج کرنے والی ہیں۔ اُن سب کا بہت جلد استعمال کرانا چاہئے۔ نیز ایسی صورت میں لیس سے خالی۔ چکنی اور سوراخوں کو شُدھ کرنے والی ادویات دینا مفید ہوتا ہے۔ پاچن وستی۔ میٹھی ادویات کا انوواسن۔ مریض کی طاقت کے مطابق ہلکا جلاب۔ رسائن کے بیان میں لکھے ہوئے تمام نسخے۔ دودھ کے ساتھ شلاجیت اور گوگل۔ برہم رسائن۔ چوَن پراش اور ایکاوِش نستاست نامی دوائی کا دینا مفید ہوتا ہے۔

جس وایو سے اپان وایو گھری ہو۔ اُس میں ہاضمہ افزا۔ قابض۔ وات کو خارج کرنے والی اور مثانے کو صاف کرنے والی تمام تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔

گھری ہوئی پران وغیرہ وایوؤں کے اوپر جو علاج لکھے گئے ہیں۔ وَید کو اُن سب پر اچھی طرح سے غور کر کے کام میں لانا چاہئے۔

گمراہ وایو کا راہ پر لانا۔ اُدان وایو سوبھاؤ سے (طبعاً) اُوردھو گامی (اوپر کو جانے والی) ہے۔ اپان وایو طبعاً ادھو گامی (نیچے کو جانے والی) ہے۔ سمان وایو اپنے مقام میں رہنے والی ہے۔ دیان وایو سب جگہ جا سکتی ہے۔ اس لئے وہی علاج کرنا چاہئے۔ جس سے اِن سب کے اصلی سوبھاؤ (خواص)

قائم رہیں۔

ان چاروں سے پران وایُو کی ہمیشہ حفاظت کرنی چاہیئے۔ تاکہ اُسے اِن سے کسی قسم کی روکاوٹ نہ ہو۔ سبب یہ ہے۔ کہ پران وایُو کے قیام سے ہی جسم قائم ہے۔ پران وایُو کے بغیر زندگی کا امکان بھی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس کی خاص طور پر حفاظت کریں۔ اور مندرجہ بالا تدابیر سے گُمراہ وایُو کو ٹھیک راہ پر لائیں۔

پت رکت کے سوا وایُو کے سب آدرن (گھرنے کے اقسام) رسائن و دہی میں بیان کی ہوئی تدابیر سے۔ اور لہسن کے استعمال سے جاتے رہتے ہیں۔

اُدان وغیرہ کے پت سے گھرے ہونے پر پت کو دور کرنے والی اور وات کو خارج کرنے والی تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔

اُدان وغیرہ کے خون سے گھرے ہونے پر پت کو دور کرنے والی اور وات کو خارج کرنے والی تدابیر مفید ہوتی ہیں۔ نیز وات رکت کے معالجات۔ رکت۔ پت اور وات کو دور کرنے والی ادویات اور دوشوں و دھاتوؤں کے مطابق رسائن ادویات کام میں لانی چاہئیں۔

اس طرح ندان کے مطابق چکتسا ستھان ٹھیک طور سے بیان کر دیا گیا ہے۔ یہ ستھان آیورویدکے پھل کی حیثیت رکھتا ہے۔

اس کے ذریعے سے سب قسم کے امراض جلدی دور ہو جاتے ہیں۔

چکتست ۔ ہِرت ۔ پتھیہ ۔ پرائسچت ۔ بھشک جت ۔ بھیشج ۔ شمن اور شست یہ سب الفاظ سنسکرت زبان میں اوشدھ یعنی دوائی کے مرادف ہیں۔

کلپ ستھان

پہلا ادھیائے

ومن کلپ (قے آور ادویات)

قے اور جلاب کے لئے مفید ترین دوائیں قے لانے کے لئے راڑا اور جلاب کے لئے تربد سب سے مفید ادویات ہیں۔
لیکن مختلف امراض کے لئے جی موت وغیرہ ادویات بھی مفید ہوتی ہیں۔

قے کے لئے راڑے کا استعمال۔ گریکھم (گرمی) اور بسنت کے درمیانی ایام کے کسی شبھ نکھشتر میں ایسے راڑے لیں جو پک کر نہایت زرد نہ ہو گئے ہوں۔ اور کچے ہونے کی وجہ سے سبز بھی نہ ہوں۔ ان میں پھلوں پر سیل وغیرہ اُتار کر کُشاؤں کے "سن پٹ" میں رکھ کر اوپر گوبر کا لیپ کر دیں جب گوبر سوکھ جائے تو اناج کے ڈھیر میں دبا دیں۔ حتیٰ کہ وہ نرم ہو جائیں

اور اُن میں سے مدھو اشٹ[۱] کی سی بو آنے لگے۔ آٹھ دن کے بعد کُنشاؤں کو الگ کر کے پھلوں کو دھوپ میں سکھالیں۔ جب اچھی طرح سوکھ جائیں تو پھلوں سے بیجوں کو نکال ڈالیں۔ اور اُن میں دہی۔ شہد۔ گھی اور تلوں کا چورن ملاکر پھر سکھائیں۔

اس مرکب کو کسی شیشی میں بھر کر ڈاٹ لگا کے رکھ دیں۔ اور جب قے کرانے کی ضرورت پڑے کام میں لائیں۔

دیگر۔ مقام۔ موسم اور مرض کے مطابق راڑوں کی مناسب مقدار لے کر پیس لیں۔ پھر اس چورن کو ملٹھی۔ سُرخ کچنار۔ سفید کچنار۔ بمبی۔ کدمب بیت۔ شن پُشپی۔ سداپُشپی یا پرتیک پُشپی میں سے کسی ایک کے کاڑھے میں رات بھر بھگو رکھیں۔ دوسرے دن علی الصبح اسے ملا کر اور کپڑے سے چھان کر نوش کریں۔ اور سوتر ستھان میں بیان کی ہوئی ترتیب کے مطابق جب تک پت کے نشان نظر نہ آجائیں۔ قے کئے جائیں۔

زکھف جوَر۔ زکام۔ باؤ گولہ اور انتر ودردھی کو خاص طور سے فائدہ ہوتا ہے۔

دیگر۔ بخار اور اروچی (عدم اشتہا) کی شکایات میں راڑے کے بیجوں کو اُنہی کے کاڑھے کی بھاونا دے کر چورن بنالیں۔ اور اس چورن میں تگنا تر پھلے کا چورن ملاکر کچنار کے کاڑھے کے ساتھ نوش کریں۔

نیز گر نتھی۔ اپچی۔ اَربد اور اُندر روگوں میں پت اگر کھف کے مقام میں چلا جائے۔ تو راڑے کو ناگر موتھا وغیرہ کے کاڑھے کے ساتھ نوش کریں۔

---

[۱] شراب۔

ہردِ دواہ (سوزشِ قلب) کے لئے راڑے کا استعمال سوزشِ قلب اور ادھوگا جی (مائل باسفل) رکت پت میں راڑے کے ساتھ دودھ یا دودھ کی پیچ نوش کریں۔

کفج ومن میں راڑے کا استعمال۔ کفج قے۔ پرمیک اور تمک شواس کی شکایات میں راڑے کے ساتھ دہی کی ملائی یا دہی یا جوش دیئے ہوئے دودھ سے نکلا ہوا گھی استعمال میں لانا مفید ہوتا ہے۔

کف سے گھری ہوئی حرارت ہاضمہ میں قے کرانا۔ راڑا اور جی موت وغیرہ کے کاڑھے اور نگدے کے ساتھ پکائے ہوئے دودھ میں سے نکالا ہوا گھی الگ پھر انہی ادویات کے کاڑھے اور نگدے کے ساتھ پکالیا جائے تو یہ گھی ان مریضوں کو قے کے لئے استعمال کرانا چاہیئے جنکی حرارت ہاضمہ کف کی وجہ سے ضعیف ہوگئی ہو۔ اور جنکا جسم سوکھ گیا ہو۔

قے لانے کے لئے اولیہہ (چٹنی) پھلادوں کی طرح راڑے کے گودے کے سودس کو اس طرح پکالیں کہ گاڑھا ہوکر کرچھی سے لگنے لگ جائے۔ تو اس دوائی کے چاٹنے سے بسہولت قے ہوجاتی ہے۔

اس اولیہہ نیز مین پھل کے کاڑھے کو بھکشیہ (چبانے کے قابل) اور بھوجیہ (نگلنے کے قابل) اشیاء کے ساتھ نوش کرنا چاہیئے۔

دیگر۔ مین پھل کے گودے کے کاڑھے میں وتسک آدی گن کی ادویات کے چورن کا پرتی واپ[1] دیکر اس میں نیم یا آک کا کاڑھا ملاکر نوش کریں۔ دھبڑھ پکڑ لینے والی ترپن (شکم سیری) سے پیدا شدہ شکایات بھی دور ہوجاتی ہیں۔

---

[1] دھوڑا۔ دھوڑنا۔ چھڑکنا۔ بُرکنا۔

پھول سونگھ کر قے کرنا - رارڑے کے پھولوں اور پھلوں کو خوب باریک کر کے مالتی کے پھول میں رکھ دیں۔ پھر منڈرس - کرِشرا - کھشیر اور پواگو سے شکم سیر ہو کر اول الذکر پھول کو سونگھیں۔ تو بسہولت قے ہو جاتی ہے۔

دیگر - اگر رارڑے کے پھل نہ مل سکیں۔ تو اُس کے پھولوں کو کوٹ کر ملٹھی وغیرہ کے کاڑھے میں رات بھر بھگو رکھیں۔ اور اگلے دن اول الذکر ترکیب کے مطابق نوش کریں۔

یا رارڑے کے کچے پھلوں کو اول الذکر ترکیب کے مطابق کھائیں۔

جی مُوت آدی پر یوگ - رارڑے کی مانند ہی جی مُوت - توبی - او کوشاتکی وغیرہ کی بھی کلپنا کی جا سکتی ہے۔ لیکن بخار - دمہ - کھانسی - اور ہچکی وغیرہ امراض میں بالخصوص جی مُوت کا استعمال کرانا چاہئے۔

دیگر - جی مُوت کے پھول کے دور ہو جانے پر جی موت ڈال کر پکایا ہوا دودھ اور پھل کے دور ہو جانے پر جی مُوت ڈال کر پکائے ہوئے دودھ کی پیپا کھلائیں - جی مُوت اگر کچا ہو - تو روئیں والا ہوتا ہے۔ جب پک جا ہے۔ تو اُس کے روئیں دور ہو جاتے ہیں۔

روئیں والے پھل کے ساتھ پکائے ہوئے دودھ پر جو ملائی آئے - اُسے کھائیں۔

یا بے روئیں پھل کے ساتھ پکائے ہوئے دودھ کے جمانے سے دہی جو بالائی آجاتی ہے۔ اُسے نوش کریں۔

سبز زردی مائل جی مُوت کا پھل جو روئیں دار اور بے روئیں دونوں

حالتوں کے درمیان ہو۔ لیکر اُس کے ساتھ دودھ کو پکا کر اُس کا جمایا ہوا کھٹا دہی کھلائیں۔ یا جی موت کے پھل سے وارُنی منڈ کا آسُت بنا کر اُسے ملنے کے کام میں لائیں۔ اور کپڑے میں چھان کر کفج اروچی۔ کھانسی۔ ہُبس اور یکھشما (سِل) کی شکایات میں قے لانے کی غرض سے نوش کرائیں۔

توبنی وغیرہ کے کلپ۔ اِسی متذکرہ بالا تمام ترکیب کے مطابق توبنی اور توری کی بھی کلپنا کرنی چاہیئے۔

چُورن۔ ٹھیک طور سے پکے ہوئے اور سوکھلے ہوئے دیودالی کے پھلوں کا دو تولے چورن دودھ کے ساتھ وات پت سے تکلیف اُٹھانے والے مریض کو نوش کرانا چاہیئے۔

پت کف جوَر کے مریض کو جی موت کے دو تین پھل کوٹ کر نیم کے کاڑھے کے ساتھ نوش کرائیں۔ یا آرگ وَدادی گن کی نوادویات میں سے کسی ایک کے کاڑھے میں جی مُوت کے دو تین پھلوں کا آسُت بنا کر مل کر اور کپڑے سے چھان کر نوش کرائیں۔ گھراگھری۔ دیبی۔ دیودالی اور جی مُوت یہ چاروں مرادف الفاظ ہیں۔

پت جوَر کے لئے۔ پت جوَر میں دیودالی کا کلک یا چُورن ٹھنڈے پانی کے ساتھ نوش کرنا چاہیئے۔

وات کف جوَر یا کف جوَر میں نیم گرم پانی کے ساتھ یہی چیزیں استعمال کرانی چاہئیں۔

اِکھشواکو پریوگ۔ کھانسی۔ دمہ۔ وِش روگ۔ قے اور بخار کے شاکی کو نیز کف کی وجہ سے لاغر ہونے والے اور پرمیہہ روگی کو قے کرانے

کے لئے کڑوی تونبی کا استعمال مفید ہوتا ہے۔

اِکھشواکو کا دودھ۔ جس تونبی میں پھل اور پھول نہ پیدا ہوں۔ اُس کے پتوں سے پکایا ہوا دودھ پت کف جوُر میں پت کا غلبہ ہونے پر دینا چاہئے۔

قے لانے کے لئے دہی کا استعمال۔ پکی ہوئی تونبی کے گودے کو نکال کر اُس میں دودھ بھر دیں۔ اور جب وہ دودھ جم کر دہی بن جائے تب اُسے کف سے پیدا ہونے والی کھانسی اور دمے میں قے کرانے کے لئے استعمال کرائیں۔

دیگر۔ تونبی کے گودے کو دہی کے توڑ یا تکر کے ساتھ پکا کر شہد اور سینہ صا نمک ملا کے نوش کریں۔ تو تجس۔ کوڑھ اور دِش دوش کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

دیگر۔ تونبی کے بیجوں کو بکری کے دودھ کی بھاونا دیکر اُنہیں بکری کے دودھ کے ساتھ ہی نوش کریں۔ تو وِش دوش۔ بادگولہ۔ امراض شکم۔ گرنتھی گنڈ اور شلیپد (فیل پا) کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

منتھ۔ تونبی کے رس کی بھاونا دیکر ستوؤں کے ساتھ منتھ پینے سے کف جوُر۔ کھانسی۔ بادگولہ اور عدم اشتہا کی شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔

دیگر۔ بادگولہ اور بہت پرانے بخار کی حالت میں تونبی کے کلک کو مانس رس کے ساتھ نوش کریں۔ یا تونبی کے پھولوں کو اُس کے رس کی بھاونا دیکر دھوپ میں سُکھا کر پیس لیں۔ اور اِسے کسی خوشبودار پھول پر چھڑک کر مریض کو سونگھائیں۔ تو بسہولت قے ہو جاتی ہے۔ اور کمزوری بھی نہیں ہونے پاتی۔

دیگر۔ کھانسی۔ باؤ گولہ۔ امراض شکم۔ وِش روگ۔ کف کے مقام میں چلی جانے والی وائو سگلے اور منہ کے کف نیز کف کے اجتماع سے پیدا ہونے والے امراض۔ اور پُرانے وصعب امراض میں قے کے لئے توری ایک مفید دوائی ہے۔

اولیہہ (چٹنی) جیوک۔ رِشبھک۔ بیرا۔ کینچ۔ شتاور۔ کاکولی شیراونی میدا۔ مہامیدا۔ اور ملٹھی کے الگ الگ چورنوں میں بہت سا شہد اور مصری ملا کر نیز توری کا چورن ڈال کر اولیہہ (لعوق) بنالیں۔ تو اس کے چاٹنے سے سوزش قلب اور کھانسی کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

پت کی گرمی والے کف میں مندرجہ بالا اولیہہ چاٹ کر اوپر سے تھوڑا سا گرم پانی پی لینا چاہئے۔ تو قے ہو جائے گی۔

وِش روگ کے لئے دھانیہ آدی کلک۔ کڑوی توری کے کلک کو دھنیا اور تُمبرو کے کاڑھے کے ساتھ نوش کرنے سے وِش روگ کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔

دیگر۔ بھی۔ پُنرنوا یا کسوندی میں سے کسی ایک کے کاڑھے میں ایک یا دو توریاں مل کر پئیں۔ یا توری کے ساتھ پکائے ہوئے دودھ سے نکالے ہوئے گھی کو راڑے۔ جی مُوت۔ اکھشوا کو (تونبی)۔ دھامارگو۔ کوشاتکی اور کُنچ کے ساتھ پکا کر استعمال کرنے سے جنون وغیرہ مانسک روگ قے کے ذریعے دور ہو جاتے ہیں۔

کھشویڑ (کڑوی توری) نہایت تیز۔ اور گرم تاثیر والی کڑوی توری پیر گاڑھ کوڑھ۔ بھُس تِلی۔ سوجن۔ باؤ گولہ اور وِش روگوں میں قے لانے کے

لئے مفید ہوتی ہے۔

آنوپ (رطوبت پسند جانوروں کا) گوشت - مین پھل وغیرہ چھٹوں ادویات میں سے کسی ایک کے کاڑھے میں آنوپ مانس ہموزن توری کے ساتھ پکاکر تھوڑا نمک ملاکے کھانا قے لانے کے لئے بڑی مفید تدبیر ہے۔

دیگر - مین پھل وغیرہ چھٹوں اشیا کے بیج اور اُنکے ہموزن آنوپ مانس کو بیلی توری کے کاڑھے میں پکاکر نوش کریں یا اِسی کاڑھے میں پکا یا ہوا آنوپ مانس، رس گنے کا رس اور نمک ملاکر نوش کریں۔

کُنج - ایسے نازک مزاجوں کے پت رکت اور کف کے زور میں نیز بخار وِسرپ - ہردے روگ اور کوڑھ میں جو قے آور ادویات کے زور کو برداشت نہ کرسکتے ہوں - کڑوا کی چھال کے استعمال سے قے کرانی چاہئے۔

دیگر - سرسوں یا ملٹھی کے کاڑھے کے ساتھ یا نمک کے پانی کے ساتھ یا کڑوا کے بیجوں (اِندرجوؤں) کا چورن بناکر سات دن تک آک کے دودھ میں بھگوکر اِن کے چورن کو راڑے - دیووالی - کڑوی تونبی - جیونتی اور چیوک کے پانی کے ساتھ نوش کریں۔

قے آور ادویات میں سے اچھی اچھی ادویات کے کلپ جس ترکیب سے اوپر بیان کئے گئے ہیں - اِسی طرح سے دیگر قے آور ادویات کی بھی کلپنا کی جا سکتی ہے۔

دوسرا ادھیائے

ورچین کلپ (مسہل ادویات)

تربد کے خواص۔ تربد (تریوی) کسیلی۔ میٹھی۔ رُوکھی۔ پاک[1] میں چرپری۔ کف پت کو دور کرنے والی اور (روکھاوٹ کی وجہ سے) وات کو بگاڑنے والی ہوتی ہے۔ ان خواص کی وجہ سے یہ دوائی وات۔ پت اور کف کو دور کرنے والی دیگر ادویات سے مل کر نیز خاص خاص ادویات سے ترکیب پاکر مسہل کے ذریعے سب قسم کی بیماریوں کو مغلوب کر لیتی ہے۔

اقسام۔ تربد کی جڑھ دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک سیاہ رنگ کی جو شیاما کہلاتی ہے اور دوسری سیاہی مائل سُرخ جو نسوتھ یا تروت کہلاتی ہے۔ ان دونو میں سے موخر الذکر اچھی ہوتی ہے۔ یہ کوئی تکلیف نہیں دیتی۔ اور بسہولت استعمال کی جا سکتی ہے۔ نازک مزاجوں۔ بچوں۔ بوڑھوں اور نرم پیٹ والے اشخاص کے لئے یہ نہایت مفید چیز ہے۔

شیاما کے فوائد۔ شیاما نسوتھ (تربد سیاہ) مورچھا (غشی) اور موہ (غفلت) کو دور کر دیتی ہے۔ گلے کو پکڑتی اور تکلیف پہنچاتی ہے۔ بعض ٹیکا کاروں نے اس فقرے کا یہ بھی ترجمہ کیا ہے۔ کہ شیاما نسوتھ غشی۔ غفلت۔ دل اور گلے کی لاغری نیز کھنٹے روگ پیدا کر دیتی ہے۔ تیکھشن اور

---

[1] بوقت ہضم۔

زود اثر ہونے کے باوجود سخت پیٹ والے ۔ بہت دوشوں والے ۔ لاغر اور کمزور مریضوں کے لئے فائدہ مند ہوتی ہے ۔

تُربد کی جڑھ لانے کی تدبیر ۔ جو تُربد زمین میں بہت گہری اور سیدھی چلی گئی ہو ۔ نیز چکنی بھی ہو ۔ اُسے نکلوا کر اُس کی چھال کو سکھا کر رکھ لیں اور اندرونی لکڑی کو پھینک دیں ۔

وات روگوں میں تربد کا استعمال ۔ مناسب موسم میں نسوتھ کی جڑھ (تُربد) کی چھال کو پیس کر تھوڑی سونٹھ اور سیندھا نمک ملا کر کھٹی کانجی کے ساتھ وات روگ میں نوش کرانا چاہیئے ۔

پت روگوں میں اِسے گھی اور مصری ملا کر دودھ کے ساتھ یا داکھ ۔ گنا ۔ کھنبھاری شیریں اشیا یا ہرڑ بہیڑا اور آملہ میں سے کسی ایک کے رس کے ساتھ استعمال کرائیں ۔

کف روگوں میں اسے پیلو کے رس ۔ گو موتر ۔ شراب اور کھٹی کانجی کے ساتھ کھلائیں ۔ یا پیپل ۔ پپلا مول ۔ چب ۔ چیتا اور سونٹھ وغیرہ وات ناشک ادویات کے چورن میں ملا کر بہ ترکیب مناسب پیلو کے رس کے ساتھ نوش کرائیں ۔

وریچنک لیہہ (لعوق مسہل) تُربد کو پیس کر اُس کا کاڑھا بنا لیں ۔ اور اس کاڑھے میں مصری ۔ شہد ۔ دارچینی ۔ الائچی اور تیج پات کا چورن ملا کر پکائیں ۔ جب گاڑھا ہو جائے ۔ تو اُتار کر ٹھنڈا کر لیں ۔ تو اس کے چاٹنے سے جلاب ہو کر دل کو بہت فائدہ پہنچتا ہے ۔

دیگر ۔ اَج گندھ ۔ بنسلوچن ۔ وداری کند ۔ کھانڈ اور تُربد کے چورن

میں شہد اور گھی ملاکر چاٹنے سے بسہولت مسہل ہو کر سنیپات جوز سبتدھنا۔ پیاس اور جلن کی شکایات میں فائدہ پہنچتا ہے۔

گنے کی گنڈیریوں سے مسہل ۔ گنے کی گنڈیری کو بیچ میں سے چیر کر اُس کے اندر کی طرف تُربد کا چورن بھر دیں۔ پھر ان دونو ٹکڑوں کو ملاکر پٹ پاک کی ترکیب کے مطابق پکاکر استعمال میں لائیں۔

چورن ۔ دارچینی ایک حصہ۔ الائچی ایک حصہ۔ نیلی دو حصے۔ تُربد چار حصے اور کھانڈ آٹھ حصے لے کر اِن سب کا چورن بناکر پھل کا رس۔ شہد اور ستو ملاکر ترپن تیار کریں۔ یہ ایک بے ضرر چیز ہے۔ اس کے استعمال سے وات پت اور کف سے پیدا شدہ امراض نیز ضعف ہاضمہ کی شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔ نازک مزاج اشخاص کو اس کے استعمال سے بسہولت جلاب ہو جاتا ہے۔

باؤگولہ وغیرہ کے لئے مسہل لعوق ۔ واوڑنگ۔ ترپھلا۔ جوکھار اور پیپل سب ہموزن۔ تُربد اِن سب سے نصف لے کر سب کا چورن بنالیں اور شہد و گھی یا صرف گڑ ملاکر چاٹائیں۔ تو باؤگولہ۔ تلی۔ کھانسی۔ ہلیمک عدم اشتہا۔ اور کف وات سے پیدا شدہ دیگر بہت سے امراض کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

کلیانک گڑ ۔ واوڑنگ۔ پپلا مول۔ ترپھلا۔ دھنیا۔ چیتا۔ مرچ سیاہ۔ اِندرجو۔ زیرہ۔ پیپل۔ گج پیپل۔ اجوائن۔ سیندھا نمک۔ سانبھر نمک۔ بڑ نمک۔ سونچل نمک اور اودبھد نمک ہر ایک ایک کرش لیکر پیس لیں۔ نیز تلوں کا تیل آٹھ پل۔ تُربد کا سفوف آٹھ پل۔ آملوں کا رس تین پرستھ۔

اور گُڑ نصف تُلائے کر سب کو ملا کر مدھم آنچ پر پکا لیں۔ اور مناسب مقدار میں کھلائیں۔ تو کوڑھ۔ بواسیر۔ کاملا۔ باؤ گولہ۔ پرمیہہ۔ بھگندر۔ سنگرہنی اور بُھس کی شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔ نیز یہ گُڑ حوصلہ بڑھاتا ہے۔ اِسے کلیانک گُڑ کہتے ہیں۔ اور تمام موسموں میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

گولیاں۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ الائچی۔ دار چینی۔ تیج پات موتھا۔ واؤ ڑنگ اور آملہ سب ہموزن۔ تُربد اور کھانڈ سب کے برابر لیکر پیس کر گُڑ ملا کے گولیاں بنالیں۔ یہ گولیاں مُوتر کرِچھر (دکھوترے) بخار۔ قے۔ کھانسی، سر چکرانے۔ کھشئے روگ۔ بُھس۔ ضعفِ ہاضمہ۔ اور سب قسم کے وِش روگوں کو دور کر دیتی ہیں۔

ورشا رِتو (برسات) کے لئے ویرِچن (مسہل) تُربد۔ اِندر جَو۔ پیپل اور سونٹھ کے چورن میں شہد اور دراکھش رس ملا کر استعمال کرنے سے موسم برسات میں جلاب ہو جاتا ہے۔

شرد رِتو کے لئے ورِیچن (خزاں کے لئے جلاب) تُربد۔ دُرالبھا موتھا۔ کھانڈ۔ نیتر بالا۔ چندن اور ملٹھی کے چورن کو داکھ کے رس کے ساتھ مسہل کی غرض سے شرد رِتو میں استعمال کرنا چاہئے۔

ہیمنت رِتو (جاڑ) کے لئے جلاب۔ تُربد۔ چیتا۔ پاٹھا۔ زیرہ۔ سرل کاشٹ۔ بچ۔ اور سُورن کھشیری کا چورن گرم پانی کے ساتھ نوش کرنے سے جاڑے میں جلاب ہو جاتا ہے۔

گریکھم رِتو (گرمی) کے لئے جلاب) تُربد کا چورن اور برابر کی کھانڈ ملا کر پانی کے ساتھ پینے سے گریکھم رِتو میں جلاب ہو جاتا ہے۔

سنگدھ شخص کے لئے جلاب۔ ترُبد۔ ترائمان (بنفشہ) ہاڈبیر۔ ساتلا۔ کُٹکی اور سورن کھشیری کا چورن بناکر تین دن تک گوموتر کی بھاونا دیں۔ تو اس کے استعمال سے سب موسموں میں سنگدھ اشخاص کے مل دوش دور ہو جاتے ہیں۔

روکھش شخص کے لئے جلاب۔ سیاہ ترُبد۔ دُرالبھا۔ گج پیپل، اِندرجو۔ نیل ورکھش۔ کُٹکی۔ مُتھراں۔ اور تربھلا کے چورن کو مانس رس۔ گھی یا گرم پانی کے ساتھ مسہل کے لئے دیں۔ تو سب موسموں میں روکھے جسم والوں نیز سنگدھ اشخاص کو بھی جلاب ہو جاتا ہے۔

راج برکھش (املتاس) کا استعمال۔ بخار۔ ہردے روگ وات رکت اور اُداورت وغیرہ امراض میں املتاس کا جلاب دیگر جلابوں کی نسبت مفید ہوتا ہے۔ یہ نرم۔ شیریں اور ٹھنڈا ہوتا ہے۔

نیز بچے۔ بڈھے۔ کھشئے روگی۔ لاغر اور نازک مزاج اشخاص کو املتاس دیکر مسہل کرانا چاہئے۔ کیونکہ یہ نرم اور بے ضرر جلاب ہے۔

املتاس کا حاصل کرنا۔ پھل کے پکنے کے وقت املتاس کے اچھی طرح سے پکے ہوئے ایک سو پل پھل لے کر ریت میں دبادیں۔ اور سات روز کے بعد نکال کر دھوپ میں سکھالیں۔ پھر اِن کا گودا نکال کر ایک صاف برتن میں رکھدیں۔

املتاس کے استعمال کا طریق۔ اُداورت کے مریض کو نیز چار سے بارہ سال تک کی عمر والے بچے کو املتاس کا گودا اکھ کے رس کے ساتھ کھلانے سے بسہولت جلاب ہو جاتا ہے۔

کاڑھا۔ املتاس کے گودے کا شیت کشائے تیار کرکے اُسے دہی کے توڑ۔ سُرامنڈ۔ آملوں کے رس۔ سوویر یا تُربد کے تگدے کے ساتھ مسہل کی غرض سے استعمال کرائیں۔

دیگر۔ دنتی کے کاڑھے میں املتاس کا گودا اور پُرانا گُڑ ملاکر کسی برتن میں ایک مہینہ یا پندرہ روز تک پڑا رہنے دیں۔ پھر اس ارشٹ کو مقدار کے مطابق نوش کریں۔ تو جلاب ہوجاتا ہے۔

دیگر۔ لودھ کی جڑھ کی بیرونی چھال کو دور کرکے اندرونی چھال کو سکھاکر سفوف بنالیں۔ پھر اسے تین حصوں میں بانٹ کر اور دو حصے لیکر لودھ کی کے کاڑھے میں گھول کر چھان لیں۔ پھر اس کاڑھے سے بچے ہوئے ایک حصہ سفوف کو بھاونا دیں۔ اس کے بعد اسے دش مُول کے کاڑھے کی بھاونا دیکر خشک کرلیں۔ اس چورن کو دہی کے توڑ۔ گومُوتر۔ سُرا منڈ۔ بیر کے رس یا آملوں کے رس میں سے کسی ایک کے ساتھ نوش کریں۔ اس کی مقدار خوراک دو تولہ ہوتی ہے۔

لودھ کا اولیہہ۔ لودھ کا تگدا اور کاڑھا کھانڈ اور گھی ملاکر پکائیں۔ جب یہ لیٹی کی مانند گاڑھا ہوجائے۔ تو اُتار کر چاٹنے کے کام میں لانا نہایت مفید مسہل ہوتا ہے۔

تھوہر کے استعمال کی ممانعت۔ تھوہر دوشوں کے بہت بڑے اجتماع کو بھی بہت جلد توڑ دیتا ہے۔ تاہم پیٹ میں بہت جلد ہلچل مچا دینے والا ہونے کی وجہ سے نرم پیٹ والے کمزور بچے۔ بوڑھے اور پرانی بیماری والے کو تھوہر کا دودھ نہ دینا چاہیئے۔

تھوہر کا استعمال۔ باؤگولہ۔ اُدرروگ۔ وِش روگ۔ امراضِ جلد ذیابیطس۔ بھبس۔ دُوشی وِش۔ سوج اور چیت کی پریشانی میں تھوہر کا دودھ استعمال کرنا چاہئے۔

جو تھوہر بہت تیز کانٹوں سے بھری ہوتی ہے۔ وہ اچھی ہوتی ہے۔ سُدھا گُنٹکا۔ دو یا تین سال کے پُرانے تھوہر کو شِشر رِتو کے انجام میں چیر کر دودھ نکال لیں۔ بعد میں بل گرہی کے کاڑھے۔ اور ہر دو کیٹریوں کے کاڑھے میں الگ الگ ڈالکر آگ پر سُکھا لیں۔ اور گولیاں بنا لیں۔ اِن گولیوں کو دہی کے توڑ۔ گومُوتر یا شراب کے ساتھ نوش کریں۔

دیگر۔ ترُبد۔ شربد سیاہ۔ املتاس۔ نسوتھ۔ تھوہر۔ شنکھنی۔ ساتلا۔ دنتی۔ دردنتی۔ ترپھلا۔ سورن کھشیری۔ اور ساتلا کو سات دن تک تھوہر کے دودھ کی بھاونا دیکر مانس رس یا گھی کے ساتھ نوش کریں۔

دیگر۔ مندرجہ صدر ترکیب کے مطابق ترکُٹا۔ ترپھلا۔ ترُبد اور دنتی وغیرہ مسہل ادویات کو گڑ کے شربت کے ساتھ پینے سے بھی جلاب ہو جاتا ہے۔

کفج وغیرہ روگوں کے لئے مسہل۔ شنکھنی کا ایسا پھل حاصل کریں۔ جو زیادہ سوکھ نہ گیا ہو۔ اس کے چھلکے کو دور کر دیں۔ نیز ساتلا کی جڑھ لیکر ان دونوں مسہل ادویات کو کف روگوں۔ اُدر روگ۔ گردوش اور سوج وغیرہ میں استعمال کرائیں۔ یہ تیز مسہل ہیں۔

دیگر۔ شنکھنی اور ساتلا اِن دونوں کو اکھش بھر لیکر پیس لیں۔ پھر اس کو شراب اور نمک کے ساتھ نوش کریں۔ تو وات کھت سے پیدا ہونے والا

ہردے روگ- نیز باؤگولہ دور ہو جاتا ہے-

دیگر- دنتی اور دردنتی کی جڑھ جو ہاتھی کے دانت کی مانند مضبوط اور موٹی ہو- نیز جو قدرے تانبے کے رنگ کی سی اور سیاہ ہو- وہ بہت تیز- تاثیر میں گرم- زوداثر- وِکاشی (پھیل جانے والی- سرائت کرجانیوالی) ثقیل- وات کو بگاڑنے والی اور پت کف کو دور کرنے والی ہوتی ہے-

دیگر- اوپر کہی ہوئی دنتی اور دردنتی کی جڑھ کو پہلے شہد اور پیپل کے چورن سے لپیٹ دیں- پھر اُسے کُشا اور مٹی سے لپیٹ کر آگ میں سویدن (پکاکر نرم) کرلیں- اس کے بعد نکال کر دھوپ میں سُکھالیں تاکہ اس کی وکاشتا (خاصیتِ سرائت) تبدیل ہو جائے- پھر اس جڑھ کو دہی کے توڑ- شراب- تکر (لسی) پیلو کے رس اور آسو کے ساتھ نوش کریں-

کف کے غلبے والے نیز باؤگولہ- پرمیہہ- ضعفِ ہاضمہ- گردوش- بھس- کرمی روگ- اور بھگندر کے مریضوں کو ہرن یا بکرے کے مانس رس کے ساتھ یہ جڑھ کھلانی چاہیئے-

وِسرپ وغیرہ کے لئے- دنتی دردنتی کی جڑھ کے نگدے اور کاڑھے نیز دش مُول کے کاڑھے کے ساتھ پکایا ہوا گھی وِسرپ- وِدردھی الجی اور کھشا داہ کو دور کر دیتا ہے-

نیز انہی کے ساتھ پکایا ہوا تیل باؤگولہ- بواسیر- قبض- اور وات کف کی شکایات کو رفع کر دیتا ہے-

نیز انہی کے ساتھ پکایا ہوا مہا سینہہ مل- دیرنج اور روات کی رکاوٹ نیز

درد کو دور کر دیتا ہے۔

اس طرح ترُبد وغیرہ نوؤں ادویات مسہل کے لئے اچھی تسلیم کی گئی ہیں۔

ہرڑ کا استعمال مسہل کے لئے ترُبد وغیرہ نوؤں اشیائے بالا کے جو مرکبات اوپر بیان کئے جا چکے ہیں۔ ہرڑ سے بھی ویسے ہی مرکبات تیار کر کے استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

مسہل لڈو۔ گڑ آٹھ پل۔ ہرڑ بیس پل۔ دنتی ایک پل۔ چینا ایک پل پیپل ایک کرش۔ اور ترُبد ایک کرش لے کر ان سب کو کوٹ پیس کر دس لڈو بنا لیں۔ ان میں سے ایک ایک لڈو ہر دسویں روز نوش کریں۔ اوپر سے گرم پانی پی لیں۔ تو سب امراض خصوصاً سنگرہنی۔ بھگس۔ خارش۔ کوڑھ۔ اور بواسیر کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔ یہ بے ضرر مسہل ہے۔

سنیوگ[1]۔ دیوگ[2]۔ موسم۔ سنسکار[3] اور یُکتی[4] کا لحاظ رکھ کر اگر اسکا استعمال کیا جائے تو تھوڑی مقدار میں دینے پر بھی بہت فائدہ دیتا ہے۔ خلاف ازیں زیادہ دینے پر بھی تھوڑا فائدہ دیتا ہے۔

دیگر۔ دارچینی۔ ناگ کیسر۔ آملہ۔ دارم۔ الائچی۔ مصری۔ شہد۔ بچوا شراب اور دل پسند دیگر ادویات کے ساتھ مسہل کا استعمال کرنا چاہئے ایسا کرنے سے مسہل بہت اچھا ہو جاتا ہے۔

---

[1] ملاوٹ۔ [2] علیحدگی۔ [3] تدبیر۔ [4] ٹھیک ترکیب۔

تیسرا ادھیائے ۳

وَمن ریچن وِیاپت سِدھی

مکرر قے دینا۔ اگر مریض نرم پیٹ والا۔ بھوکا۔ تھوڑی کف والا دُبلا یا بے ہضمی کا شاکی ہو۔ اور اُسے بہت تیز اور بہت سرد قے آور دوائی تھوڑی مقدار میں دی جائے۔ تو قے آنے کی بجائے اُسے دست آنے لگ جاتے ہیں۔ اور قے کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ یعنی قے سے دور ہونے والا کف بڑھ جاتا ہے۔ اس لئے یہ سوچ کر کہ پہلے دی ہوئی دوائی اکارت گئی ہے۔ مریض کو دوبارہ سنگدھ (مچرب) کر کے پھر قے آور دوائی دینی چاہئے۔

مکرر مسہل دینا۔ اگر مریض کو بے ہضمی یا کثرت کف کی شکایت ہو۔ تو اُسے نہایت تیز۔ نہایت گرم۔ نہایت نمکین۔ ناپسند یا زیادہ مقدار میں مُسہل دوائی دینے سے قے ہو جاتی ہے۔ اور مسہل کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ کیونکہ مسہل سے دور ہونے والے امراض بڑھ جاتے ہیں۔ اس لئے مریض کو ازسر نو سنگدھ کر کے دوبارہ مسہل دوائی دینی چاہئے۔ اگر دوبارہ مسہل دینے سے بھی اُلٹا نتیجہ نکلے۔ تو موافق۔ دل پسند اور بے ضرر دوائی دیکر تیسری مرتبہ مسہل کرانا چاہئے۔

ایوگ یوگ | سنیہن سے سنگدھ[۱] اور سویدن سے سیون[۲] کئے بغیر جس شخص کو

[۱] مچرب [۲] نرم پسینہ دیا ہوا۔

ندانی اور روکھی مسہل دوائی دی جاتی ہے۔ تو وہ دوائی دوشوں کو خارج نہیں
کر سکتی۔ صرف اُنہیں متحرک کر کے یعنی اپنے مقام سے ہلا کر وبھرنش (اپھارا)
سوج۔ ہچکی۔ آنکھوں تلے اندھیرا۔ پیاس۔ پنڈلیوں کی اینٹھن۔ کھجلی۔
انوں کی گراوٹ۔ اور بے رنگی کی شکایات پیدا کر دیتی ہے۔ یا سنگدھ
اور سیون تیز ہاضمے والا شخص اگر قلیل المقدار مسہل دوائی کھائے۔ تو
کی وہ دوائی تیز حرارت ہاضمہ سے ہضم ہو کر دوشوں کو اپنے مقام سے
ا دیتی ہے۔ لیکن باہر نہیں نکال سکتی۔ اس سے بھی ادل الذکر وبھرنش
غیرہ کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

یا سرد اشیا یا کچے رس کے ذریعے جو دوائی استعمال کی جاتی ہے وہ
سردی جاکر دوشوں کو ہلا دیتی ہے۔ مگر نکال نہیں سکتی۔ اس سے بھی
ل الذکر وبھرنش وغیرہ کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ ادویات کے
سے یوگوں[1] کو "ایوگ[2]" کہتے ہیں۔

ہلے ہوئے دوش کیلئے انوواسن وستی۔ مندرجہ بالا وجوہات سے
ں مریض کے دوش اپنے مقام سے ہل گئے ہوں۔ اُسے تیل اور نمک کے
تیز ستر شنکر سوید کی ترکیب سے پسینہ دیکر نروہن وستی دیں۔ اور جنگلی
نوروں کے مانس رس کے ساتھ کھانا کھا کر راڑ اسیپل۔ اور دیودارد
ساتھ پکائے ہوئے تیل کی انوواسن وستی دیں۔ پھر وات کو دور کرنیوالے
ن سے مریض کو سنگدھ کر کے تیز مسہل دیں۔

اپھارے کا علاج۔ دوشوں کی کثرت والے۔ روکھے۔ اور ضعف ہاضمہ

---

[1] ترکیب۔ [2] غلط ترکیب۔

والے مریض کو جب اُداورت کی بھی شکایت ہو۔ تو اُسے قلیل مقدار میں مُسہل دوائی دینے سے وہ دوائی اُن دوشوں کو اپنی جگہ سے ہلاکر دوشوں کے اخراج کے راستے کو روک کر ناف میں اپھارہ۔ پیٹھ۔ پسلی اور پیشانی میں درد۔ دمہ نیز پاخانہ پیشاب اور بادِ مخالف کی سخت روکاوٹ کی شکایات پیدا کر دیتی ہے۔

اس صورت میں مالش کرنا۔ پسینہ دینا۔ ورتی وغیرہ ادویات کا استعمال کرانا۔ نروہن وستی۔ انوواسن وستی اور اُداورت کو دور کرنے والی سب قسم کی تدابیر کا اختیار کرنا مفید ہوتا ہے۔

درد کو دور کرنے والا یوا گو۔ پنچ مول۔ جوکھار۔ بچ۔ اجوائن اور سیندھا نمک کے ساتھ پکایا ہوا یوا گو نوش کرنے سے دردِ شکم۔ قبض اور اپھارے کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

ہچکی کے لئے۔ پیپل۔ انار۔ جوکھار۔ ہینگ۔ سونٹھ۔ امل بیت اور سیندھا نمک کو شراب۔ گھی یا گرم پانی کے ساتھ نوش کرنے سے ہچکش۔ پری سراو۔ دمہ۔ دوپری کرتی روگ دور ہو جاتے ہیں۔

بگڑے ہوئے وایُو کے کام۔ پی ہوئی دوائی کے زور کو روکتے سے وات وغیرہ دوش بگڑ کر اور ہردے میں داخل ہو کر ہردِ گرہ (انقباضِ دل) ہچکی۔ دردِ پسلی۔ کھانسی۔ دینتا (کمزوری) رالیں بہنے اور آنکھوں کی پریشانی وغیرہ مہیب امراض کو پیدا کر دیتے ہیں۔ مریض بیہوش ہو کر زبان کو چبا ڈالتا ہے۔ اور دانت کٹکٹاتا ہے۔

ایسی حالت کے رونما ہونے پر مناسب ہے۔ کہ اپنے شکوک کو مٹا کر

بہت جلد قے کرا دیں۔ پت کے غش کھانے والے کو میٹھی ادویات سے۔ اور کف سے غش کھانے والے کو چرپری ادویات سے قے کرانی چاہئے۔ بعد ازاں ہاضم ادویات سے مریض کے باقی ماندہ دوش کو پکا کر جسمانی حرارت اور طاقت کو آہستہ آہستہ بڑھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

بہت زیادہ قے ہونے کی وجہ سے وایو کے ذریعے جس مریض کا ہردا تکلیف زدہ ہو گیا ہو۔ اُسے سنگدھ (مرغن) ترش اور نمکین مفید غذا دینی چاہئے۔

اگر پت اور کف بگڑے ہوں۔ تو مریض کو اِس کے خلاف میٹھی اور ٹھنڈی وغیرہ اشیا کا استعمال کرائیں۔

وات کو دور کرنے والی تدابیر:۔ پی ہوئی دوائی کے دور کو رک گئے سے یا کف سے یا زیادہ اندرونی صفائی سے وایو بگڑ کر اور رُک کر سیتد ھتا سیتنبھ۔ لنتود۔ اعضا شکنی۔ اُدویشٹن۔ درد اور پھٹنے کی سی تکلیف پیدا کر دیتی ہے۔ اس میں سب قسم کے دافع وات سنیہن اور سویدن دینا اچھا ہوتا ہے۔

اگر بھوک سے ستائے ہوئے نرم پیٹ والے مریض کو مقدار سے بڑھ کر تیز مسہل دیا جائے۔ تو اُس سے پاخانہ پت اور کف جلدی خارج ہو جاتا ہے۔ بعد ازاں وہ دوائی اُن دھاتوؤں کو نکال دیتی ہے۔

مسہل کی زیادتی (اتی یوگ) کی حالت میں قے آور شیریں ادویات کھلا کر پی ہوئی باقی ماندہ دست آور دوائی کو قے کے ذریعے سے خارج کر دینا چاہئے۔

قے کی کثرت (اتی یوگ) کی حالت میں مسہل اور مسہل کی زیادتی کی حالت
میں نرم قے آور دوائی دینی چاہیئے۔
ٹھنڈے پری شیک اور ٹھنڈے او گاہن وغیرہ سے دستوں کو روک
دینا چاہیئے۔

اسہال کی کثرت کو روکنے والی دوائی۔ انجن۔ صندل خس مقش
مجیٹھ۔ کھانڈ کا شربت اور کھیلوں کا چورن یہ اسہال کی کثرت کو روکنے کے
لئے اچھی دوائیں ہیں۔

قے کی کثرت کا علاج۔ قے کی کثرت کی حالت میں مریض کو ٹھنڈے
پانی سے پری شیک کرا کے گھی۔ شہد اور کھانڈ ملا کر ستھ کو دارم وغیرہ
پھلوں کے رس کے ساتھ نوش کریں۔ اگر قے کے ساتھ ڈکاروں کا بھی زور
ہو۔ تو موردا۔ دھنیا۔ موتھا۔ ملٹھی اور رسونت کا چورن شہد ملا کے چٹائیں۔

زبان کے اندر گھس جانے کا علاج۔ اگر کثرت قے کی وجہ سے
زبان اندر چلی جائے۔ تو کول دھارن کرائیں۔ چکنے۔ کھٹے اور نمکین رسو
والے دلپسند نوش نیز بکرے کا مانس رس کھلائیں۔
مریض کے سامنے دوسرے شخص کو کھٹا رس کھانے کو دیں۔
اگر زبان باہر نکل آئے۔ تو تلوں اور داکھ کے ساتھ پکائے ہوئے یوا گو
کو ٹھنڈا کر کے نوش کرائیں۔ نیز سینہہ اور سویدن دیں۔

جیو رکت کی پہچان۔ جس مسہل دوائی کے کثرت استعمال سے
جیو نامی خون نکلنے لگتا ہے۔ اُسے جیو دان یعنی جیو نامی خون کو دور کرنے
والی کہا جاتا ہے۔

لیکن مسہل دوائی کی زیادتی سے جو خون نکلتا ہے۔ وہ جیو رکت ہے یا پت؟ اِس بات کی پہچان کے لئے اُس خون میں روئی کا ٹکڑا ملا کر کتّے یا کوے کو کھلائیں۔ اگر کتّا اور کوا اسے کھا لیں۔ تو جیو رکت سمجھنا چاہئے۔ لیکن اگر نہ کھائیں۔ تو پت خیال کرنا چاہئے۔ دوسرا طریق شناخت یہ ہے کہ اِس خون کو کسی سفید کپڑے پر لگا کر دھوپ میں سکھا لیں اور پھر گرم پانی سے دھو ڈالیں۔ اگر کپڑے پر میلا پن رہ جائے۔ تو اُسے پت سمجھنا چاہئے۔ اگر کسی قسم کا داغ نہ رہے۔ تو جیو رکت معلوم کریں۔

پیاس میں حفاظتِ جان کی تدبیر۔ پیاس غشی اور مستی سے دکھ اُٹھانے والے مریض کو مسہل دوائی کی زیادتی سے اگر جیو رکت آنے لگے۔ تو رکت پت اتیسار کو دور کرنے والی پران رکھشن کریا (تدابیرِ محافظِ زندگی) فوراً عمل میں لائیں۔ ہرن یا بھینس کا تازہ خون پلائیں۔ یہ خون فوراً ہی خون سے مل کر اُسے طاقت دے دیتا ہے۔ نیز ہرن یا بھینس کے خون میں نئی پیدا شدہ کُشا کو ملا کر وستی (حقنے) کے کام میں لائیں۔

مرض مذکور کے لئے دودھ۔ تُربد سیاہ۔ کھنبھاری۔ ملٹھی۔ دُوردا اور خس کی جڑھ کے ساتھ جوش دیئے ہوئے دودھ میں گھرت منڈ اور رسونت ملا کر ٹھنڈا کر کے وستی (حقنے) کے کام میں لائیں۔ یا پچھا وستی یا گھرت منڈ کو انو واسن کے کام میں لائیں۔

گُدا بھرنش کا علاج۔ گُدا بھرنش (اخراج مقعد کی حالت میں کسیلے رس والی ادویات کے کاڑھے کے ذریعے اس کو روک کر اندر داخل کر دیں۔

بے ہوشی میں گانا سنانا۔ اگر مریض بیہوش ہو گیا ہو۔ تو شام وید کے بھجن۔ بنسی کی آواز یا رسیلے گیت سنانے چاہئیں۔

چوتھا ادھیائے

تمام دوشوں کو دور کرنیوالا وستی کلپ

سرب گدپر ماتھی وستی۔ کھریٹی۔ گلو۔ ترپھلا۔ راسنا اور روش مُول ہر ایک ایک پل۔ راڑا آٹھ پل۔ بکرے کا گوشت پچاس پل۔ ان سب میں ان سے چوگنا پانی ڈال کر پکالیں۔ جب چوتھائی پانی باقی رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ پھر اس کاڑھے میں اجوائن۔ راڑا۔ بلگری۔ کُٹھ۔ بچ۔ سونف۔ اور مُتھراں کا نگدا ڈال دیں۔ نیز گُڑ۔ شہد۔ گھی۔ تیل اور نمک بہ حساب ذیل ملائیں۔ یعنی واتت میں کاڑھے سے چوتھائی گھی اور تیل ملائیں۔ پت میں چھٹا حصہ اور کفت میں آٹھواں حصہ ملائیں۔

گُڑ۔ شہد اور نمک کو بھی ایسی مقدار سے ملانا چاہئے۔ کہ نہ زیادہ اچھتا اور نہ زیادہ نمکین ہونے پائے۔ پھر اسے حقنے کے کام میں لائیں۔ یہ وستی سب امراض کو دور کر دیتی ہے۔ اور تندرست اشخاص کے لئے مفید چیز ہے۔

اگر وستی کے کسی نسخے میں کلک کا بیان نہ کیا گیا ہو۔ تو یہی اجوائن وغیرہ کا

کلک ڈالنا چاہیئے۔

نروہن وستی۔ دش مُول کا کاڑھا۔ بکرے کے مانس کے ساتھ کانجی اور اول الذکر اجوائن وغیرہ کا کلک ڈال کر نیز گھی۔ چربی اور مغز ملا کے نروہن وستی کے کام میں لانا نہایت مفید ہوتا ہے۔ اور سب قسم کی امراضِ وات کو دور کر دیتا ہے۔

بلا آدی نروہن وستی۔ کھریٹی۔ پٹول۔ لگھو پنچ مُول۔ ترائمان (بنفشہ) ارنڈ اور جو کا کاڑھا ایک پرستھ۔ بکرے کا مانس رس ایک پرستھ۔ ان دونو کو ملا کر پکالیں۔ جب ایک پرستھ باقی رہ جائے۔ تو اُتار لیں۔ پھر اس میں پرینگو۔ پیپل۔ اور موتھا کا کلک نیز تیل۔ گھی۔ اور سیندھا نمک ڈال کر وستی (حقنے) کے کام میں لائیں۔ یہ حرارت ہاضمہ کو مشتعل کرتا ہے۔ ترو تازگی بخشتا ہے۔ طاقت بڑھاتا ہے۔ اور قوت بصارت کو زیادہ کرتا ہے۔

دیگر۔ ارنڈ کی جڑھ تین پل۔ کیسو تین پل۔ لگھو پنچ مُول ایک پل۔ راسنا۔ کھریٹی۔ گلو۔ اسگندھ۔ سانٹھ۔ املتاس اور دیو دارو ہر ایک ایک پل۔ مدا آٹھ عدد لے کر ان سب کو ایک آڑھک پانی میں پکالیں پھر اس کاڑھے میں بچ۔ سونف۔ ہاؤبیر۔ پرینگو۔ ملٹھی۔ پیپل۔ اندرجو۔ موتھا اور رسونت ہر ایک ایک تولہ۔ سیندھا نمک ایک چوتھائی کرش لیکر سب کو باریک پیس کر ڈال دیں۔ پھر اس میں شہد۔ تیل اور گئو موتر ملا کر وستی (حقنے) کے کام میں لائیں۔

پت روگ دور کرنے والی وستی۔ ملٹھی۔ لودھ۔ خس۔ چندن۔

کنول اور نیلوفر ڈال کر جوش دیئے ہوئے دودھ میں جیونیہ گن (زندگی افزا ادویات) کا نگدا ڈالیں۔ جب وہ ٹھنڈا ہو جائے تو گھی۔ شہد اور کھانڈ ملا کر وستی (حقنے) کے کام میں لائیں تو سب قسم کے پتج امراض دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ راسنا۔ باسک۔ مجیٹھ۔ اننت مول۔ کھریٹی۔ لگھو پنچ مول ترن پنچ مول۔ سارو اسیاہ۔ صندل سرخ۔ پدماک۔ ردّھی۔ ملیٹھی اور لودھ آدھ آدھ پل لے کر ان کا کاڑھا بنا لیں۔ اس کاڑھے میں نصف آڑھک دودھ پکا لیں۔ جب صرف دودھ باقی رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ پھر اس میں جیونتی۔ میدا۔ ردّھی۔ شتاور۔ وداری کند۔ کاکولی۔ کھشیر کاکولی۔ کسیرو۔ شرکرا۔ جیوک۔ کنول کیسر۔ پنڈریک۔ اُتپل۔ پدم اگر۔ کماچ۔ ملیٹھی۔ لکھشنا مول۔ مونجاتک اور صندل سرخ کا کلک نیز گھی اور سیندھا نمک ڈال کر ٹھنڈا کر کے وستی (حقنے) کے کام میں لا دیں۔ جب وستی کی دوائی واپس باہر نکل آئے۔ تو مریض کو پری شیک کر کے حسب موافق جنگلی جانوروں کے مانس رس یا دودھ کے ساتھ شالی چاولوں کا بھات کھانے کو دیں۔

اس وستی سے جلن۔ اسہال۔ پردر۔ رکت پت۔ ہردی روگ۔ گلمس۔ وشم جور۔ باؤ گولہ۔ موترا گھات اور یرقان وغیرہ پتج امراض کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

کفج روگوں کے لئے نروہن وستی۔ گھیا توری۔ املتاس۔ دیو دارو۔ مورو۔ گوکھرو۔ اِندرجو۔ آک۔ پاٹھا۔ کُلتھی اور کیٹری ان سب ادویات کو اکٹھا کر کے اِن میں اِسقدر پانی ڈالیں۔ کہ جل کر چوتھائی باقی

رہ جانے پر دس پرسرت رہ جائے۔ پھر اس کاڑھے میں سرسوں۔ الائچی۔ راڑا۔ اور گڑا ہر ایک دو دو تولہ کا نگدا نیز شہد اور راڑے کا تیل۔ کھشار تیل اور گھی ہر ایک دو دو پل ملاکر مریض کو نروہن وستی دیں۔ تو ضعف ہاضمہ اور اروچی (عدم اشتہائے طعام) کی شکایات رفع ہوجاتی ہیں۔

نازک مزاجوں کے لئے نروہن وستی۔ اب نازک مزاج اور آرام پسند اشخاص کے لئے پرسرت کی مقدار کے مطابق نرم اور سنیہن نروہ وستیوں کا الگ الگ بیان کیا جائیگا۔ جو اشخاص نازک مزاج ہیں۔ اور دمن (قے) وغیرہ تدابیر سے بگڑ چکے ہیں۔ اُن کے لئے سنیہن اور نرم نروہن وستیاں الگ الگ پرسرت کی مقدار کے مطابق بیان کی جاتی ہیں۔

وات ناشک وستی۔ دودھ چار پل۔ شہد۔ تیل اور گھی چار پرسرت لیکر ان سب کو رئی سے بلوکر وستی (حقنے) کے ذریعے استعمال کرنے سے وات کا دفعیہ ہوجاتا ہے۔ اور طاقت اور خوبصورتی پیدا ہوتی ہے۔

دیگر۔ تیل۔ پرسنا۔ شہد اور گھی ہر ایک ایک پرسرت۔ بلو آدی پنچ مُول کا کاڑھا دو پرسرت ملاکر وستی (حقنے) کے ذریعے استعمال کرنے سے وات کا دفعیہ ہوجاتا ہے۔

ابھشیند آدی ناشک وستی۔ پٹول۔ نیم کی چھال۔ چرائتہ۔ راسنا۔ اور سا تلا میں سے ہر ایک کا کاڑھا ایک ایک پرسرت۔ گھی ایک پرسرت۔ سرسوں کا نگدا۔ اور پنچ تکت گھرت ملاکر وستی (حقنے) کے ذریعے استعمال میں لائیں۔ تو ابھشیند۔ کِرموں اور پرمیہہ کی شکایات

دور ہو جاتی ہیں۔

قبض وغیرہ کو دور کرنے والی وستی۔ تیل۔ گوموتر۔ دہی کا منڈ۔ اور امل کانجی ہر ایک چار چار پر سرت میں سرسوں پیس کر ملا دیں۔ اور وستی (حقنے) کے کام میں لائیں۔ تو پاخانے کی قبض اور اپھارے کی شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔

شکر (ویرج) پیدا کرنے والی وستی۔ دُدھی۔ گنے کی جڑھ۔ شال پرنی۔ راسنا۔ ودارہی کند۔ شہد۔ اور گھی ہر ایک ایک پر سرت۔ ان میں پیپل کا نگدا ملا کر وستی کے کام میں لانے سے ویرج بڑھتا ہے۔

سِدھ وستیاں۔ اب سِدّھ وستیوں کا بیان کیا جاتا ہے۔ جو ہمیشہ استعمال کی جاتی ہیں۔ یہ بے ضرر۔ نہایت مفید۔ طاقت اور تروتازگی بڑھانے والی اور آرام دہ ہوتی ہیں۔

پرمیہہ کو دور کرنے والی وستی۔ شہد اور تیل ہموزن سیندھا نمک ایک کرش۔ سونف دو ٹچو۔ ان سب ادویات کو ارنڈ کے کاڑھے میں ملا کر وستی دینے سے رسائن کے سے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ یہ وستی پرمیہہ روگ۔ بواسیر۔ کرمی روگ۔ بائُ گولہ اور انتر ورِدھی کو بھی دور کر دیتی ہے۔

چونکہ اِس نروہن وستی میں شہد اور تیل کی مقدار زیادہ ہوتی ہے اس لئے اِسے مدھو تیل وِک وستی کہتے ہیں۔

آنکھوں کے لئے مفید وستی۔ ملٹھی ڈال کر دی ہوئی وستی آنکھوں کے لئے مفید ہوتی ہے۔ اور رکت پت کی شکایت کو دور کر دیتی ہے۔

گُدا وغیرہ کے امراض کو دور کرنے والی وستی ۔ موتھا کے نگدے کے ساتھ شہد ۔ تیل ۔ مانس رس اور گھی ملاکر جو وستی دی جاتی ہے وہ مقعد ۔ رانوں ۔ پنڈلیوں ۔ فوطوں ۔ مثانے ۔ اور عضو تناسل کی امراض نیز شُول (درد) کو دور کردیتی ہے ۔

نروہن وستی ۔ گھی ۔ شہد ۔ چربی اور تیل دو دو پل ۔ سینڈھا نمک ایک تولہ اور ہاؤ بیر دو تولہ لے کر نروہن وستی بنالیں ۔

یُکت رتھ وستی ۔ ارنڈ کی جڑ کے کاڑھے میں شہد ۔ تیل ۔ اور سینڈھا نمک نیز بچ ۔ پیپل اور راڑے کا نگدا ملاکر وستی کے کام میں لائیں ۔ اِسے یُکت رتھ وستی کہتے ہیں ۔

دوش تاشک وستی ۔ ارنڈ کی جڑھ کے کاڑھے کے ساتھ شہد ۔ بچ ۔ سونف ۔ ہینگ ۔ سینڈھا نمک ۔ سفید بچ ۔ اور راسنا ملاکر وستی کے کام میں لانے سے دوشوں کا دفعیہ ہو جاتا ہے ۔ یہ وستی بہت عمدہ ہے ۔

سِدھ وستی ۔ پنچ مُول کا کاڑھا ۔ تلوں کا تیل ۔ پیپل ۔ شہد ۔ سینڈھا نمک ۔ اور ملٹھی ملاکر وستی کے کام میں لائیں ۔ اِسے سِدھ وستی کہتے ہیں ۔

کف وغیرہ روگوں کو دور کرنے والی وستی ۔ دش مُول ترپھلا راڑا ۔ اور بل گری کو گائے کے پیشاب میں پکاکر کاڑھا بنالیں ۔ اس کاڑھے میں پاٹھا ۔ اِندر جو ۔ موتھا اور راڑا پیس کر ڈال دیں ۔ نیز شہد تلوں کا تیل ۔ جوکھار اور سینڈھا نمک ملاکر وستی کے کام میں لائیں تو کف روگ ۔ پانڈو روگ ۔ ہیضہ ۔ ویرج کی روکاوٹ ۔ اور وائیو کی رکاوٹ نیز آٹوپ وات کی شکایات دور ہو جاتی ہیں ۔

وات ناشک وستی - موتھا - پاٹھا - گلو - ارنڈ کی جڑھ - کھریٹی - راسنا - پُنرنوا - مجیٹھ - املتاس - خس - ترائمان (بنفشہ) بہیڑا - ہرڑ - اور نگھمو پنچ مُول ہر ایک ایک پل - اور راڑا آٹھ پل - اِن سب کو ایک آڈھک پانی میں ڈال کر پکائیں - جب چوتھائی پانی باقی رہ جائے - تو اُتار کر چھان لیں - پھر اس کاڑھے میں دو پرستھ دودھ ملا کر پھر پکائیں - جب صرف دودھ باقی رہ جائے - تو اُتار کر چھان لیں - پھر اُس میں دودھ سے چوتھائی جنگلی جانوروں کا مانس رس نیز گھی - شہد اور سیندھا نمک - ملا دیں - نیز ملٹھی - سونف - تُربد سیاہ - اِندرجَو - اور سونٹ پیس کر ملا دیں - اور اسے نیم گرم کر کے وستی کے کام میں لائیں - یہ وستی گوشت - حرارت ہاضمہ - طاقت اور ویرج کو بڑھا دیتی ہے - وات رکت - موہ (بے سُدھی) پرمیہہ - بواسیر - باؤگولہ - پاخانے اور پیشاب کی روکاوٹ - وِشم جُوَر - وِسرپ روگ - وردھم روگ - اپھارہ - پیچش - چڈوں کے درد - رانوں کے درد - کمر کے درد - کوکھ کے درد - منیا (گردن کی ایک رگ) کے درد - کانوں کے درد - سر کے درد - اُمیر گدر - جنون - سوج - کھانسی پتھری اور وات کُنڈلکا کو دور کر دیتی ہے - آنکھوں کو فائدہ دیتی ہے - اولاد نرینہ بخشتی ہے - اور راجاؤں کے مشکل العلاج امراض کے لئے رسائن کا سا اثر رکھتی ہے -

شکر وُردھک (ویرج کو بڑھانے والی) وستی - چھوٹے اور بڑے دونوں قسم کے ہرنوں کے گوشت - اور دش مُول کا کاڑھا بنا کر اُس میں ہاؤبیر - سونف اور ناگر موتھا پیس کر ملا دیں - وات کو دور کرنے کے لئے

یہ نہایت عمدہ وستی ہے۔

اگر اس وستی میں نہاسینہہ بھی ملا دیا جائے۔ تو یہ ویرج کو بکثرت بڑھا دیتی ہے۔

مور کے مانس کی وستی ۔ پر۔ انتڑیاں۔ پاؤں۔ پاخانہ اور چونچ علیحدہ کر کے مور کا مانس اور لگھو پنچ مُول ایک ایک پل لے کر ان کا کاڑھا بنا لیں۔ اور ایک چوتھائی پانی باقی رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں پھر اس میں دودھ ملا کر پکا لیں۔ اور صرف دودھ باقی رہ جانے پر اس میں گھی اور شہد ملا دیں۔ بعد ازاں اس میں وداری کند۔ پیپل۔ ملٹھی۔ سونف راڑا۔ اور تھوڑا سا سیندھا نمک یہ سب ادویات پیس کر ملا دیں۔ اور وستی کے کام میں لائیں۔ تو یہ وستی طاقت جسمانی اور ویرج کو بڑھا دیتی ہے۔

تیتر وغیرہ کے مانسوں کی وستیاں ۔ تیتر وغیرہ پرندوں اور سب قسم کے وشکر[1]۔ پرتند[2]۔ پرسہ[3] اور جل چر[4] جانوروں کے مانس کی اوپر لکھی ترکیب کے مطابق وستی تیار کریں۔ اور کام میں لائیں۔

لیکن مچھلیوں کے مانس کی وستی میں دودھ نہ ڈالنا چاہیئے۔ کیونکہ دودھ اور مچھلی دونو متضاد اشیا ہیں۔

گوہ وغیرہ جانوروں کے مانسوں کی وستی ۔ گوہ۔ نیولا۔ بلّی۔ سیہہ اور چوہے کے مانس نیز پنچ مُول کو الگ الگ دس دس پل لے کر

---

[1] کریدنے والے [2] طوطے کی طرح چونچ سے پھوڑ کر کھانے والے جانور۔ [3] چیل۔ کوّے کی طرح جھپٹا مار کر چھین لینے والے جانور [4] پانی میں رہنے والے جانور۔

دودھ میں پکالیں - پھر اس میں راڑا اور پیپل۔ سینڈھا نمک اور بڑ نمک پیس کر ملا دیں۔ نیز مصری۔ تیل۔ شہد اور گھی ملا کر وستی کے کام میں لائیں یہ وستی رسائن کا کام دیتی ہے - اس کے استعمال سے ورزش کے سبب بلوئے ہوئے پہلوؤں والا۔ تھکی ہوئی اندریوں والا۔ گھٹی ہوئی طاقت۔ اور زائل شدہ اوج والا۔ رُکے ہوئے ویرج۔ پاخانے اور پیشاب والا۔ کھنڈوات والا۔ اور ہاتھی۔ گھوڑے ورتھ کی سواری سے ٹوٹے ہوئے جسم والا شخص بھی از سر نو تر و تازہ ہو جاتا ہے۔ یہ دوائی نہایت عمدہ واجی کرن (قوت باہ بڑھانے والی) ہے۔

کینچ بیج سے سِدھ کی ہوئی وستی۔ کینچ کے بیج۔ چر منٹھی اور تال مکھانے کے ساتھ پکائے ہوئے دودھ کی وستی دیں۔

سنیہہ وستی۔ بہت سی مجرب ادویات کے ساتھ نیتر تا ہے خالی سنیہہ وستی تیار کریں - اور کام میں لائیں۔

دیگر سنیہہ وستی۔ اب سپر یہار وستیوں کا بیان کیا جاتا ہے۔ جو دوشوں کو دور کرتی ہیں۔

دش مُول۔ کھریٹی۔ راسنا۔ اسگندھ۔ پُنر نوا۔ گلو۔ ارنڈ کی جڑ۔ اجوائن بھارنگی۔ اڑوسہ۔ روہش ترن۔ ستاور۔ کرنٹا۔ کاک جنگھا۔ ہر ایک ایک پل جَو۔ اُڑد۔ السی۔ بیر۔ کُلتھی ہر ایک ڈو پل لے کر سب کو ایک درون پانی میں پکالیں۔ جب چوتھائی باقی رہ جائے تو اُتار کر چھان لیں۔ اور اس میں ایک آڑھک تیل نیز ایک ایک پل جیونیہ گن کی (زندگی افزا) ادویات پیس کر ملا دیں۔ اور انو واسن وستی کے کام میں لائیں - یہ

انو واسن وستی سب قسم کے وات روگوں کو دور کر دیتی ہے۔

آنوپ[1] جانوروں کی چربیوں کی وستی۔ جیونیہ گن کی (زندگی افزا) ادویات کے ساتھ پکائی ہوئی رطوبت پسند جانوروں کی چربی کو وستی کے کام میں لانے سے اول الذکر فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

تیل کی وستی۔ سونف۔ کرنجوا۔ اور کانجی کے ساتھ پکائے ہوئے تیل کی انو واسن وستی وات کو دور کر دیتی ہے۔

گھی کی وستی۔ سیندھے نمک کے ایک ڈلے کو آگ میں سُرخ کر کے گھی میں بجھالیں۔ اور اس گھی کو وستی کے کام میں لائیں۔ تو وات کے روگ دور ہو جاتے ہیں۔

تازگی بخش انو واسن وستی۔ جیونتی۔ راڑا۔ میدا۔ شرادنی۔ ملٹھی۔ کھریٹی۔ سونف۔ رِشبھک۔ پیپل۔ کاک جنگھا۔ شتاور۔ گینج۔ کھشیر کاکولی۔ کاکڑا سنگی۔ کچور۔ اور بچ کو پیس کر چوگنے دودھ میں ملا کر گھی اور تیل پکالیں۔ اور وستی کے کام میں لائیں تو جسم تر و تازہ ہو جاتا ہے۔ وات پت کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔ طاقت جسمانی ویرج اور حرارت ہاضمہ بڑھ جاتی ہے۔ حیض اور ویرج کی جملہ بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ اور اولاد نرینہ پیدا کرنے کے قابل بناتی ہے۔

دیگر انو واسن وستی۔ سیندھا نمک۔ راڑا۔ کُٹھ۔ سونف۔ جل بیت۔ بچ۔ نیتر بالا۔ ملٹھی۔ بھارنگی۔ دیودارو۔ کائپھل۔ سونٹھ۔ پوہکر مول۔ میدا۔ چب۔ چینا۔ کچور۔ واوڑنگ۔ اتیس۔ تربد سیاہ

---

[1] رطوبت پسند جانور۔ پانی کے کنارے رہنے والے جانور۔

ہرنیو۔ نیلنی ۔ شالی پرنی ۔ پل گری ۔ اجمود۔ پیپل ۔ دنتی اور راسنا ہموزن لے کر ان سے ارنڈ کا تیل یا تلوں کا تیل یا ارنڈ اور دونو کا تیل پکالیں۔ اور انو واسن دستی کے کام میں لائیں۔ اس کے استعمال سے کف روگ درد چشم ۔ اُدا ورت ۔ باؤ گولہ ۔ بواسیر ۔ تلی ۔ پرمیہہ ۔ آڑھیہ وات ۔ اپھارہ اور پتھری کی شکایات بہت جلد دور ہو جاتی ہیں ۔

کف کو دور کرنے والی دستی ۔ بلوآدی پنچ مُول یا دافع کف ادویات اور آٹھ گنے کانجی وغیرہ کے ساتھ پکایا ہوا تیل انو واسن دستی کے کام میں لانے سے کف کی شکایت رفع ہو جاتی ہے ۔

تیکھشن آدی دستی ۔ شیریں ۔ مرغن ۔ سرد اور نرم دستی کے پیٹ میں رُک جانے پر تیز دستی استعمال کرانی چاہیئے ۔

گوموتر وغیرہ تیز دستیوں سے پیٹ کے خالی ہو جانے پر شیریں مرغن سرد اور نرم دستی کا استعمال کرنا چاہیئے ۔

ضرورت یا وقت کا خیال رکھ کر گوموتر ۔ پیلو ۔ چیتا ۔ سیندھا نمک ۔ جو کھار اور سرسوں ملا کر دستی میں تیزی یا گھی اور دودھ ملا کر دستی میں نرمی پیدا کر لینی چاہیئے ۔

سدھ دستی کا فائدہ ۔ طاقت ۔ وقت ۔ مرض ۔ دوش ۔ اور مریض کی طبیعت کا لحاظ رکھ کر وات وغیرہ دوشوں کو دور کرنے والی ادویات ملا کر تیار کی ہوئی دستیاں اُن امراض کو دور کر دیتی ہیں ۔

گرمی سے دُکھ پانے والے مریضوں کو حسب مناسب ادویات سے تیار کی ہوئی ٹھنڈی اور سردی سے دُکھ اُٹھانے والے اشخاص کو

نیم گرم وستی دینی چاہئے۔
قے اور سہل کے ذریعے صفائی کے قابل امراض میں ونگھن (قربھی افزا) وستیوں کا استعمال نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ جیدا وائے۔ کوڑھی اور پرمیہہ روگی بالخصوص شودھن (قے اور اسہال) ہی کے قابل ہوتے ہیں۔
کھین۔ کھشت۔ دُبلے۔ غش کھائے ہوئے۔ لاغر سوکھے ہوئے اور صاف شدہ جسم والے مریضوں کو وستی نہ دینی چاہئے۔ کیونکہ انہیں وستی دینے سے دوشوں کے بہت زائل ہو جانے پر زندگی بھی ضائع ہو جاتی ہے۔

پانچواں ادھیائے

وستی ویاپر سدھی

اُسنگدھ دیہہ میں وستی دینے کے نتائج۔ جس مریض کو پہلے سنیہن[1] اور سویدن[2] نہ دیا گیا ہو۔ اور اُس کا شکم بوجھل ہو۔ اُسے اگر سرد۔ تھوڑی چکنائی اور نمک والی یا گاڑھی وستی دی جائے۔ تو وستی

---

[1] چکناہٹ۔ دُھینت۔ [2] پسینہ

کمزور ہونے کی وجہ سے دوشوں کو باہر نہیں نکال سکتی۔ بلکہ اُنہیں صرف متحرک کر دیتی ہے۔ اس لئے اُپوگیہ (ناقابل) ہو جاتی ہے۔ اور بادِ مخالف۔ پیشاب اور پاخانے کو روک دیتی ہے۔ ناف اور مثانے میں درد ہونے لگتا ہے ہردے اُپ لیپ۔ مقعد کے ورم۔ کھُجلی۔ گنڈ۔ وِورنتا (تبدیلیٔ رنگت) ارتی اور ضعف ہاضمہ کی شکایات پیدا ہو جاتی ہے۔

اِن کا علاج ۔ اِن مندرجہ بالا علامات کے نمودار ہونے پر اتیسار چکتسا میں بیان کئے ہوئے دو کاڑھوں میں سے ایک کاڑھے کو گرم گرم پینا۔ پھل ورتی۔ پسینہ۔ حالت کے مطابق مسہل۔ بِل گری کی جڑھ۔ ٹرید۔ دیو دارو۔ جو۔ بیر۔ اور کُلتھی کی وستی۔ نیز سُرا ئیکت وستی میں بیان آدی اول الذکر ادویات کا تُنگہ املا کر دینا چاہئے۔ اِن تدابیر سے ہلے ہوئے دوش خارج ہو جاتے ہیں۔

وستی سے وایُو کا رُک جانا ۔ دوشوں کی زیادتی والے۔ روکھے جسم والے۔ اور سخت پیٹ والے مریض کو کم اثر والی وستی دینے سے وات وغیرہ دوشوں سے گھر کر اُس کا راستہ رُک جاتا ہے۔ اس لئے وہ وایو کی آمد و رفت کے راستے کو روک دیتی ہے۔ جس سے وایُو بے راہ ہو کر اپھارہ۔ مرم ویدنا۔ گُدا۔ اور گوشت میں جلن۔ فوطوں اور چڈّوں میں درد پیدا کر دیتی ہے۔ اور ہردے میں رُک جانے کی وجہ سے درد کرتی ہوئی وایُو اِدھر اُدھر گھومتی رہتی ہے۔

پھل ورتی کا استعمال ۔ مریض کو اچھی طرح تیل کی مالش کر کے اور پسینہ دے کر حسب ضرورت پھل ورتی کا استعمال کرائیں۔

یا پیلو۔ سرسوں۔ گوموتر اور بلؤ آدی ملاکر نروہن وستی دیں۔
یا سرل کا نشٹ اور دیو دار دسے پکائی ہوئی انوواسن وستی دیں۔

حوائج ضروریہ کے رُکے ہونے کی حالت میں وستی دینے کا نتیجہ۔ حوائج ضروریہ کے روکنے والے مریض کو اگر زیادہ مقدار والی چکناہٹ سے خالی نمکین اور گرم کم مقدار۔ تھوڑی ادویات والی یا نرم وستی استعمال کرائی جائے۔ تو وایُو کے ذریعے وہ اوپر کو پھینکی جاکر غشی۔ متلی۔ پیاس اور جلن وغیرہ عوارض پیدا کرکے منہ اور ناک کے راستے باہر نکل آتی ہے۔

ان شکایات کا علاج۔ اگر مندرجہ صدر وجوہات سے غشی آ جائے تو مریض کے منہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے دیں۔ اور جب تک ضعف دور نہ ہو۔ تاڑ کے پنکھے سے ہوا کرتے رہیں۔ مریض سے پرانا یام کرائیں۔ پرانا یام سے اوپر گئی ہوئی وستی نیچے آجاتی ہے۔ ہاتھوں کو گرم کرکے اور اُس کے بال پکڑ کر ہلائیں۔ شیر وغیرہ درندوں ہتھیاروں اور حکام کا خوف دلائیں۔ ایسا کرنے سے اوپر کو گئی ہوئی وستی نیچے کو آجائیگی۔ نیز ایسے طور سے کہ مریض مرنے نہ پائے۔ ہاتھوں یا کپڑے سے اُس کا گلا بھی گھوٹنا چاہئیے۔ ایسا کرنے سے پران اور اُدان وایُو کے رُک جانے کی وجہ سے اپان وایو وستی کو بہت جلد نیچے لے جاتی ہے۔

گُتھ اور سپاری کا کلک (نگدا) کانجی ملاکر نوش کرانے سے گرم تیز اور مُسہل ہونے کے سبب وہ اوپر گئی ہوئی وستی کو نیچے سے خارج

کر دیتا ہے۔

ترُبد اور ہرڑ کو پیس کر گوموتر کے ساتھ نوش کرائیں۔ تو بھی اوپر گئی ہوئی وستی نیچے سے خارج ہو جاتی ہے۔

دوش جب پکو آشے (انتڑیوں) میں ٹھہر جائے۔ تو پسینہ دے کر دش مُول کے کاڑھے کی وستی دینی چاہئے۔

یا گلو۔ بانس کے پتے۔ پوتی کرنج کی چھال اور پتے۔ کچور۔ دیودارو اور روہش ترن کو گوموتر میں سِدھ کر کے (پکاکر) اس میں تیل۔ گڑ۔ سیندھا نمک اور مُسہل ادویات ڈال کر مُسہل دیں۔

اگر دوش ہردے میں ٹھہر جائے۔ تو بِلْو آدی پنچ مُول سے پکائی ہوئی وستی دینی چاہئے۔

اور دوش کے سر میں ٹھہر جانے کی حالت میں نسوار لینا۔ دھوم پان کرنا اور پیشانی پر سرسوں کا لیپ کرنا اچھا ہوتا ہے۔

نہایت گرم وستی کا نتیجہ۔ پسینہ دیئے بغیر نہایت گرم۔ نہایت تیز۔ نہایت ترُش یا نہایت گاڑھی وستی دینے سے یا کم دوش یا نرم پیٹ کی حالت میں بار بار وستی دینے سے وستی کا اتی یوگ ہو جاتا ہے۔ اور ایسا ہونے سے کوکھشی (پہلو) میں درد ہونے لگتا ہے۔

مُسہل کے اتی یوگ کے بیان میں جو علامات اور معالجات بیان کئے گئے ہیں۔ وہ ہی اِس میں بھی سمجھنے چاہئیں۔

کھشار۔ کھٹائی۔ تیزی۔ گرمی اور نمک والی وستی کا استعمال کرنا یا پت والے مریض کو وستی دینا مقعد کی جلن۔ کھُجلی اور پھینکنے کی سی تکلیف

پید اکر دیتا ہے اور رطوبت رِسنے لگتی ہے۔ اس رطوبت کے ساتھ جلا ہوا خون نیز کئی رنگوں والا پت خارج ہوتا ہے۔ یہ رطوبت بہت زور سے اور بار بار خارج ہوتی ہے۔ اور مریض بے سُدھ ہو جاتا ہے۔

ایسی صورت میں رکت پت کو دور کرنے والی یا خونی اسہال کو رفع کرنے والی تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔

جلن اور بے چینی کی صورت میں تربد کے نگدے کو داکھ کے کاڑھے کے ساتھ نوش کرائیں۔ تو پت۔ پاخانہ اور وائُو کا اخراج ہو کر جلن مٹ جاتی ہے۔

جس مریض کی مُسہل سے اندرونی صفائی ہو چکی ہو۔ اُسے کھانڈ ملاکر ٹھنڈا یواگو پلانا چاہیئے

اتی ورکت[1] اور کھین پُریش[2] والے مریض کو اُرد کے یوش کے ساتھ دہی یا شراب پینے کو دیں۔

سینہہ انو واسن۔ اب تک انو واسن وستیوں کا بیان کیا گیا ہے اب آگے سینہہ وستی یعنی انو واسن کا بیان کیا جائیگا۔

جب وات کا غلبہ ہو۔ اور تھوڑی مقدار میں ٹھنڈی وستی دی جائے پت کا غلبہ ہو۔ اور نہایت گرم وستی دیں۔ اور کف کے غلبہ میں نہایت نرم وستی دیں۔ نیز شکم پُری کی حالت میں مقدار اور اثر دونوں لحاظ سے بھاری وستی دیں۔ اور فضلے کے اجتماع کی حالت میں مقدار اور اثر دونو

[1] جس کا خون زیادہ خارج ہوگیا ہو۔ [2] جس کا پاخانہ زائل ہو چکا ہو۔ اور بالکل نہ آئے۔

لحاظ سے کم زور والی وستی دی جائے۔ تو وہ وستی دوش سے گھر کر مقعد کے راستے واپس خارج نہیں ہوتی۔ اس لئے مندرجہ ذیل شکایات پیدا کردیتی ہے۔ جیسے

وا یُو سے سینہہ وستی کے گھر جانے پر جکڑاہٹ دونو رانوں کی شتھلتا (گراوٹ) اپھارہ۔ بخار۔ درد۔ اعضا شکنی۔ درد پسلی۔ اور انگڑائیاں وغیرہ عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔

وا یُو سے گھری ہوئی سینہہ وستی کو پہلے بیان کی ہوئی مرغن۔ تُرش۔ نمکین اور گرم نروہن دستیوں کے ذریعے نکالنا چاہئے۔ جن کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔ جیسے

کانجی۔ شراب۔ بیر۔ کُلتھی۔ اور جَو سے پکائے ہوئے راسنا اور ہلدی کے تیل سے یا گوموتر سے پکائے ہوئے اِن تیلوں سے یا پنچ مُول کے کاڑھے سے پکائے ہوئے تیل سے یا راسنا یا ہلدی کے الگ الگ تیلوں سے نروہن وستی دیں۔

یا انہی تیلوں سے شام کا کھانا کھانے کے بعد انو واسن وستی دیں۔

پت سے گھری ہوئی سینہہ وستی کی صورت میں پیاس۔ جلن۔ راگ۔ موہ۔ بے رنگتی۔ تمک شواس اور بخار کی شکایات پیدا ہوجاتی ہیں۔ ایسی حالت میں یعنی پت سے گھری ہوئی وستی کو میٹھی اور کڑوی ادویات کی وستی دیکر نکالنا چاہئے۔

اُونگھ۔ شیت جوَر۔ سُستی۔ رالیں بہنے۔ عدم اشتہائے طعام۔ گرانی غشی اور تکان کی شکایات ہوں۔ تو جان لینا چاہئے۔ کہ سینہہ وستی کف سے

گھری ہوئی ہے ہوئے کسیلے۔ چرپرے اور کڑوے رسوں والی شراب اور گو مُوتر سے تیار کی ہوئی۔ کھٹی اشیا سے ملی ہوئی۔ پھلوں کے تیلوں[1] والی وستی سے نکالنا چاہئیے۔

قے۔ غشی۔ عدم اشتہائے طعام۔ تکان۔ درد۔ نیند اور اعضا شکنی کی علامات کے نمودار ہونے پر جان لینا چاہئیے۔ کہ سینہ وستی زیادہ کھائی ہوئی خوراک سے گھری ہے۔ اس میں آم دوش کی علامات اور جلن بھی ہوتی ہے۔ اس صورت میں چرپری اور نمکین ادویات کے کاڑھوں اور چورنوں سے اُسے ہضم کرنے کی کوشش کرنی چاہئیے۔ نیز ہلکا مُسہل دینا چاہئیے۔ اور آم دوش کے علاج میں بیان کی ہوئی سب ادویات بھی مفید ہوتی ہیں۔

پاخانے۔ پیشاب اور باد مخالف کی روکاوٹ۔ درد جسم کی گرانی۔ اپھارہ۔ اور دل گرفتگی کی علامات کے نمودار ہونے پر جان لینا چاہئیے۔ کہ سینہ وستی پاخانے سے گھری ہوئی ہے۔ اسے سینہن[2] سویدن[3]۔ اور روات کی دوائیں اور ترُبد اور بلُو آدی پنچ مُول سے پکائی ہوئی نروہن اور انوواسن وستی دیں۔

نیز اُداورت کے بیان میں لکھی ہوئی تمام تدابیر کے ذریعے پاخانے سے گھری ہوئی وستی کو نکالنے کی کوشش کرنی چاہئیے۔

---

[1] پھل تیل سے مراد یہاں اخروٹ وغیرہ پھلوں کے تیلوں سے ہے۔ بعضوں کے نزدیک اس سے مراد ارنڈے اور تلوں کے تیلوں سے بھی ہے۔

[2] چکنائی استعمال کرانا۔ [3] پسینہ دینا۔

نہار پیٹ دی ہوئی سینہہ وستی - نہار پیٹ یا صرف پیا ماتر کھا کر
بعد کو مقعد میں دی ہوئی وستی یا متورّم مقعد والے کو دستی دینے سے وہ وستی
کسی دوش سے نہ رُک کر جسم کے اوپر کے حصے میں تیزی سے دوڑتی ہے - اور
گلے کے اوپر کے سوراخوں منہ ناک وغیرہ کے ذریعے باہر نکل پڑتی ہے - ایسی
صورت میں گوموتر - تربد سیاہ - اور تربد کا کاڑھا نیز جَو - بیر - اور کُلتھی کا
نگدا ڈال کر پکایا ہوا تیل نروہن یا انوواسن وستی کے ذریعے دیں -
سینہہ کے گلے میں سے نکل آنے کی صورت میں جکڑاہٹ اور گلے کی
گرفتگی ہو - تو مُسہل اور قے اور تدابیر کے ذریعے سینہہ کو خارج کرنا
چاہئے -

مندرجہ بالا صورت میں گُدا کے ذریعے کچے سینہہ کا استعمال نہ کرنا
چاہئے - کیونکہ کچے گھی سے گُدا چپ چپی ہو جاتی ہے - اور اس سے
درد - موہ - کھجلی - سوج وغیرہ عوارض پیدا ہو جاتے ہیں - ایسا ہونے
پر تیز وستی اور آک کے پتوں کے رس میں پکائے ہوئے تیل کا استعمال
کرنا چاہئے -

اوپر اُٹھا کر کے وستی کا منہ باندھنے پر یا لش شیش وستی (سب کی سب)
دینے پر وستی کے اندر کی وایو پیٹ میں داخل ہو کر اور حرکت میں آ کر
شول (درد) اور جھنجھک پیدا کر دیتی ہے - ایسی حالت میں مالش کرنی
چاہئے - گُدا میں پسینہ دینا چاہئے - اور دافع وات غذا کھلانی چاہئے -
اگر وستی جلدی جلدی دی جائے - جلدی نکل آئے - اور ریکا یک اُتت
کھشپت ہو جائے - تو کمر - مقعد - پنڈلیوں - رانوں اور مثانے میں جکڑاہٹ

درد - اور پھٹنے کی سی تکلیف ہوتی ہے - اس صورت میں وات کو دور کرنے والی غذا دینی چاہئے - پسینہ دینا چاہئے - مالش کرنی چاہئے - اور وستی استعمال کرانی چاہئے -

وستی پُٹ کے دبائے جانے پر بیچ میں ہی کبھی گُدا کے کھُل جانے پر وائیو پرتی ہت اور طاقتور ہو کر پہلوؤں اور سر میں درد پیدا کر دیتی ہے - نیز اس سے دونو رانوں میں شتھلتا ہو جاتی ہے -

ایسی حالت میں بلوّ آدی تیج مول - راڑا اور شیاما آدی گن کی ادویات کو گو موتر سے پکا کر وستی دیں -

وستی پُٹ کے زیادہ دبائے جانے پر دوائی شکم میں جا کر پڑ جاتی ہے یا گلے تک آ جاتی ہے - ایسی حالت میں وستی دینے - مُسہل دینے یا گلا دبانے وغیرہ کی تدابیر کو کام میں لانا چاہئے -

جس طرح تازہ انڈے اور تیل سے بھرے ہوئے برتن کی حفاظت کی جاتی ہے - اسی طرح اُس شخص کی نہایت احتیاط سے حفاظت کرنی چاہئے جو وَمن ورے چن وغیرہ سے شدہ ہو کر ناطاقت اور ضعیف الہاضمہ ہو جاتا ہے - ایسی صورت میں مریض کو پہلے میٹھی اور مفید بعد ازاں کھٹے اور نمکین پھر میٹھے اور چرپرے - آخر کار کسیلے اور کڑوے رسوں والی غذا دیں -

بگڑے ہوئے کو درست کرنا - باہم متضاد میٹھے وغیرہ رسوں نیز باہم موافق روکھی اور سنگدھ وغیرہ اشیاء کو ویریے کی ترکیب کے مطابق کام میں لا کر وَمن وغیرہ سے شدھ شدہ مریض کو اُس کی طبعی حالت پر لائیں -

پرکرتی گت کی علامات۔ قے وغیرہ سے شدہ شدہ مریض جب سب باتوں کو سہنے لگ جائے۔ اور اُس میں جسمانی طاقت مضبوط ہو جائے۔ تب جاننا چاہئے۔ کہ مریض اپنی پرکرتی میں آگیا ہے۔

چھٹا ادھیائے

بھیشج کلپ (ادویات کی بہم رسانی)

اچھی دوائی کی علامات۔ جانگل دیش اور سادھارن دیش کی ہموار زمین میں جو اونچی نیچی نہ ہو۔ اعلےٰ درجے کی مٹی والے کھیت میں۔ پاکیزہ مقام میں جہاں شمشان۔ چیتیہ (معبد) یا سانپ کی بانبی وغیرہ نہ ہوں۔ چھونے میں نرم مٹی والی اور اچھے پانی والی زمین میں جہاں کُشا اور روہش ترن اُگتے ہوں۔ جس میں ہل نہ چلا ہو۔ جو بڑے بڑے اونچے درختوں سے نہ گھری ہو۔ ان صفات سے متصف زمین میں اپنے طبعی رنگ اور رس کے ساتھ پیدا ہونے والی دوائی اچھی ہوتی ہے۔ نیز جس میں کیڑا نہ لگا ہو۔ جو آگ سے نہ جلی ہو۔ بگڑے ہوئے عناصر سے خراب نہ ہوئی ہو۔ دھوپ۔ چھاؤں اور پانی سے مناسب وقت میں پرورش یافتہ ہو۔ بہت گہری جڑھ والی ہو۔ اور شمال کی جانب پیدا

ہونے والی ہو ایسی سب دوائیں افضل ہوتی ہیں۔

دوائی لانے کی ترکیب ۔مندرجہ صدر صفات والی دوائی کو لانے کے لئے سوستی واچن وغیرہ منگل کرم کر کے شردھالو۔پوتر اور فاقہ کئے ہوئے شخص کو جانا چاہیئے۔اور دوائی کو لاکر احتیاط سے رکھنا چاہیئے۔بعدازاں مناسب وقت پر اس دوائی کو دودھ میں ڈال کر بھگولے۔اگر سبز دوائی نہ مل سکے۔تو ایک سال کے اندر کی دوائی لانی چاہیئے۔لیکن گڑ۔گھی۔شہد۔دھنیا۔پیپل اور واورنگ جتنے پرانے ہوں۔اُتنے ہی اچھے ہوتے ہیں۔یہ چیزیں نئی نہ لینی چاہئیں۔جس گائے کا بچہ جوان ہو گیا ہو۔اُس کا دودھ۔گوبر اور پیشاب بالکل بے ضرر ہوتا ہے۔نیز جوان اور طاقتور جانور کے خون وغیرہ دھاتو۔دُم۔سینگ اور کھر وغیرہ لینے چاہئیں۔

کشائے یونی پانچ رس۔چھئوں رسوں میں سے نمکین رس کو چھوڑ کر باقی پانچوں کشائے یونی ہوتے ہیں۔پس اِن پانچ رسوں سے سورس وغیرہ پانچوں قسم کے کاڑھے بنتے ہیں۔نمکین رس سے سورس وغیرہ کچھ نہیں بنتا۔

سورس۔کلک۔شرت۔شیت اور پھانٹ ان پانچ اقسام کی کشائے کلپنا ہوتی ہے۔ان پانچوں میں سے بہ ترتیب پہلا دوسرے سے مفید تر ہوتا ہے۔

سورس کی تعریف۔کسی دوائی کو مناسب مقام سے اکھاڑ کر اُسی دم پتھر پر کوٹ کر کپڑے سے نچوڑ لیں۔تو اِس نکلے ہوئے رس کو "سورس" کہتے ہیں۔

کلک کی تعریف۔ پتھر پر پانی ڈال ڈال کر جو دوائی پیسی جاتی ہے اُسے "کلک" کہتے ہیں۔ لیکن سوکھی دوائی جو باریک پیسی جاتی ہے اُسے "چورن" کہتے ہیں۔

کواتھ کی تعریف۔ جو دوائی پانی میں جوش دیکر چھان لی جاتی ہے۔ اُس چھنے ہوئے پانی کو کواتھ۔ کشائے یا کاڑھا بولتے ہیں۔

شیت کشائے کی تعریف۔ رات بھر جس دوائی کو پانی میں بھگو کر علے الصبح مل کر چھان لیا جاتا ہے۔ اُسے شیت کشائے بولتے ہیں

پھانٹ کی تعریف۔ کسی دوائی کو گرم پانی میں ڈال کر اور مل کر فوراً چھان لیا جائے۔ تو اُسے پھانٹ کہتے ہیں۔

ترکیب استعمال۔ اِن سورس وغیرہ کی مقدار خوراک اور ترکیب مرض اور شکم کی طاقت کے مطابق سمجھنی چاہئے۔

سشرت میں لکھا ہے۔ کہ مقدار خوراک کا کوئی مقررہ قاعدہ نہیں ہے مرض۔ مریض کے شکم۔ مریض کی طاقت اور حالت نیز ملک اور موسم کا لحاظ رکھکر دوائی کی مقدار مقرر کی جاتی ہے۔

اسی طرح مضر وغیرہ اور ملک و موسم وغیرہ کو دیکھ کر سورس وغیرہ پانچوں میں سے کسی ایک کا استعمال کرنا چاہئے۔

سورس کی اوسط مقدار۔ سورس کی اوسط مقدار خوراک چار پل سمجھنی چاہئے۔

کلک اور چورن کی اوسط مقدار۔ کلک یا چورن کی اوسط مقدار خوراک ایک کرش ہے۔ اِسے تین پل پتلی چیز میں ملاکر استعمال کریں

کوانتھ کی مقدار۔ ایک پل دوائی کو نصف پرستھ پانی میں ڈال کر جوش دیں۔ اور چوتھائی باقی رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں۔

شیت کشائے کا پرمان۔ ایک پل دوائی کو چھ پل کسی رقیق چیز میں ملاکر جو شیت کشائے بنایا جاتا ہے۔ وہی اُس کی اوسط مقدار سمجھنی چاہئیے۔

پھانٹ کی مقدار۔ ایک پل دوائی کو چار پل کسی رقیق چیز میں ملاکر بنانا چاہئیے۔

یہ سب مقادیر درمیانہ درجے کی سمجھنی چاہئیں۔ لیکن ملک وموسم کا لحاظ رکھکر وید اپنی عقل کے مطابق اِن میں کمی وبیشی بھی کر سکتا ہے۔

سینہہ پاک کا پرمان۔ تیل وغیرہ سینہوں (چکنائیوں) کے پکانے میں جبکہ ادویات کے نگدرے۔ چکنائی اور رقیق چیز کی مقادیر نہ بتائی گئی ہوں۔ تو بالترتیب ایک سے دوسری چیز چوگنی لینی چاہئیے۔ یعنی نگدرے سے چوگنی چکنائی اور چکنائی سے چوگنی رقیق چیز لیں۔

اس بارے میں شونک کی رائے۔ سینہہ پاک کے پرمان کے متعلق شونک کی یہ رائے ہے۔ کہ سینہہ کبھی خالی پانی کے ساتھ۔ کبھی کاڑھے کے ساتھ اور کبھی سورس کے ساتھ پکایا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں نگدرے کی مقدار سینہہ سے چوتھائی۔ چھٹا حصہ یا آٹھواں حصہ ہونی چاہئیے۔ یعنی صرف پانی کے ساتھ پکانے کی صورت میں نگدا چکنائی سے چوتھائی حصہ ڈالنا چاہئیے۔ کاڑھے کے ساتھ پکانے کی حالت

میں لُگدا چکنائی سے چھٹا حصہ ڈالیں۔ اور اگر سورس کے ساتھ پکانا ہو تو لگدا چکنائی سے آٹھواں حصہ ڈالنا ہی کافی ہوتا ہے۔

اگر سنیہہ پاک میں پانچ یا پانچ سے زیادہ رقیق اشیا ہوں۔ تو ہر ایک رقیق چیز سنیہہ (چکنائی) کے ہموزن لینی چاہئے۔

سنیہہ پاک کی علامات۔ لُگدا جب اُنگل سے نہ لگے۔ اور آگ پر ڈالنے سے چڑ چڑ کی آواز نہ نکلے۔ نیز تیل کا رنگ۔ رس اور لمس مناسب مناسب ہوں۔ تو جان لینا چاہئے۔ کہ سنیہہ ٹھیک پک گیا ہے۔ اُس وقت اُسے آگ پر سے جلدی اُتار لیں۔

سنیہہ پاک کی دیگر علامات۔ پکاتے پکاتے جب گھی میں سے جھاگ اُٹھنا بند ہو جائے۔ اور تیل میں جھاگ آنے لگے۔ تب سمجھنا چاہئے کہ گھی یا تیل ٹھیک طور پر پک گیا ہے۔

لیہہ۔ جب اچھی طرح پک جاتا ہے۔ تب اُس میں سے تار نکلتا ہے۔ اور وہ پانی میں ڈالنے سے نیچے بیٹھ جاتا ہے۔ اور گھلتا نہیں یہ لیہہ کی علامات ہیں۔

پاک کی تین اقسام۔ سنیہہ پاک تین قسم کا ہوتا ہے (۱) مند (۲) چکن اور (۳) کھر چکن۔

پکے ہوئے سنیہہ میں سے کوئی چیز کلک کی مانند اُنگلی سے لگ جاتی ہے۔ اور کوئی نہیں لگتی۔ اُسے مند پاک کہتے ہیں۔

جب اُنگلی لگانے سے وہ سنیہہ اُنگلی کو بہت لگنے لگے۔ تو اُسے چکن کہتے ہیں۔

اُنگل کے چھونے سے ہی جو پکا ہوا سینہہ بکھر جائے۔ اور بتی کی مانند کالا کالا ہو جائے۔ وہ کھر چکن کہلاتا ہے۔

اس سے آگے کی حالت کو دگدھ پاک کہتے ہیں۔ یعنی جلا ہوا۔

یہ جلا ہوا سینہہ مندرجہ صدر فوائد ظاہر نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جل جانے کی وجہ سے بے اثر ہو جاتا ہے۔

آم پاک یعنی کچا پکا سینہہ حرارت ہاضمہ کو ضعیف کر دیتا ہے۔

مند پاک سینہہ کو نسیہ کرم (نسوار) میں استعمال کیا جاتا ہے۔

چکن پاک سینہہ پینے اور دستی کرم (حقنے) کے کام میں لایا جاتا ہے۔

اور کھر چکن پاک سینہہ مالش کرنے میں برتا جاتا ہے۔

پیمانوں کی مقادیر۔ شان۔ پانی تل۔ مُشٹی۔ کُڈو۔ پرستھ۔ آڑہک۔ درون اور دہ۔ یہ سب بالترتیب ایک سے دوسرا چوگنا ہوتا ہے۔ یعنی شان سے پانی تل چوگنا ہوتا ہے۔ اور پانی تل سے مُشٹی چوگنی ہوتی ہے۔ علےٰ ہذا القیاس دوسروں کو بھی سمجھنا چاہئیے۔

سبز (گیلی) اور سوکھی ادویات کا ملانا۔ ایک نسخے میں اگر گیلی اور سوکھی دونو قسم کی ادویات ہموزن ڈالنے کی ہدایت ہو۔ تو سوکھی چیز کی نسبت سبز چیز دوگنی لینی چاہئیے۔

کسی نسخے کی اگر کوئی سوکھی دوائی نہ مل سکے۔ تو وہی دوائی ہری ہونے کی صورت میں دُگنی لیکر ڈالی جا سکتی ہے۔

اگر ایک ہی نسخے میں سوکھی اور رقیق اشیا ہموزن ڈالنے کی ہدایت کی گئی ہو۔ تو کُڈو وغیرہ پیمانوں کے مطابق رقیق اشیاء سوکھی اشیاء سے

دوچند ملانی چاہئیں۔

پانی کا ملاپ۔ پینے اور ملانے کے کام میں یا سینہ پاک میں اگر کسی رقیق چیز کا بیان نہ کیا گیا ہو۔ تو پانی ملا لینا چاہیئے۔

ادویات کا وزن جبکہ بیان نہ کیا گیا ہو۔ اگر کسی نسخے میں ادویات کے وزن نہ بتائے گئے ہوں۔ تو سب ادویات کو ہموزن لینا چاہئے۔

اور جہاں ادویات کے سورس وغیرہ کی تفصیل نہ بتائی گئی ہو وہاں کلک بنا کر ہی استعمال کرنا چاہئے۔

اوزان۔ دو شان کا ایک ٹنک ہوتا ہے۔ کول۔ بدر اور دِرنکھشن بھی ٹنک ہی کے مرادف الفاظ ہیں۔ دو ٹنک کا ایک اکھش ہوتا ہے۔ پچو۔ پانی تل۔ سُوَرن۔ کبل گرہ۔ کرش۔ بڑال پدک۔ تِندُل اور پانی منکا یہ سب الفاظ اکھش کے مرادف ہیں۔ دو اکھش کی ایک شکتی ہوتی ہے۔ اشٹمکا اور اکھش سے ایک ہی مراد ہے۔ دو شکتی کا ایک پل ہوتا ہے۔ پرکُنچ۔ بِلو۔ مُشٹی۔ آمر اور چترتھکا یہ سب الفاظ پل کے مرادف ہیں۔ دو پل کا ایک پرسرت ہوتا ہے۔ دو پرسرت کی ایک انجلی اور دو انجلی کا ایک مانکا ہوتا ہے۔

آڑھک۔ بھاجن اور کنس بھی مرادف الفاظ ہیں۔ اسی طرح درون کُنبھ۔ گھٹ اور ارمن بھی ہم معنی لفظ ہیں۔ سو پل کی ایک تُلا اور بیس تُلا کا ایک بھار ہوتا ہے۔[1]

[1] یہاں پر اوزان کی مقادیر "شان" سے شروع کی گئی ہیں۔ لیکن شان کا وزن

وُسُندھرا عموماً ہمالیہ اور بندھیاچل سے گھرا ہوا ہے۔ ہمالیہ میں پیدا ہونے والی سب ادویات سَوم (سَرد) اور پتھیہ (مفید) ہوتی ہیں۔ مگر بندھیاچل پر پیدا ہونے والی دوائیں آگنیہ (گرم) ہوتی ہیں۔ یہ فوائد میں ہمالیہ کی ادویات سے کم تر ہوتی ہیں۔

(بقیہ نوٹ صفحہ ۸۰۰) کچھ بھی نہیں بتایا گیا۔ اس لئے باقی کے سب وزن بھی غیر متعین ہی پرتیت ہوتے ہیں۔ بدیں خیال اوزان کی مقدار ایک جگہ سے ذیل میں درج کیجاتی ہیں۔ چھ ونشی کا ایک مرِچ چھ مرِچ کا ایک سرکھپ۔ آٹھ سرکھپ کا ایک تنڈل۔ دو تنڈل کا ایک دھان۔ دو دھان کا ایک جَو۔ تین جَو کی ایک رتی (گنج) بارہ رتی کا ایک ماشہ (بعض آچاریہ پانچ۔ چھ۔ آٹھ۔ دس یا بارہ رتی کا ایک ماشہ مانتے ہیں) چار ماشے کا ایک شان ہوتا ہے۔ آگے کرش پل کُڑوُ۔ پرستھ۔ آڑھک۔ درون اور وہ بہ ترتیب پہلے سے دوسرا چَو گنے ہوتے ہیں۔ پل کا دسواں حصہ دھرن کہلاتا ہے۔

ماشں کا مرادف ہیم۔ کرش کا کھوڑشکا۔ درون کا تلوُن ہوتا ہے۔ دو درون کا ایک شورُپ ہوتا ہے۔

اُتر ستھان

پہلا ادھیائے

بال اُپ چار (تربیتِ اطفال)

بھگوان اتری کمار وغیرہ مہرشی بولے۔ کہ اب ہم اُس ادھیائے کی تفصیل بتاتے ہیں۔ جس میں تربیت اطفال کا بیان ہے۔

نوزائیدہ بچے کی شُدھی۔ جرائیو (جھلی) سے بچے کے الگ ہوتے ہی سیندھے نمک ملے گھی سے کئی طرح شُدھی کرکے پیدائش کی تکلیف کو دور کرنے کے لئے بلا تیل چپڑ دیں۔ اور بچے کے کان کے پاس دو پتھر کھٹکھٹائیں۔ نیز اُس کے دائیں کان میں یہ منتر پڑھیں۔

(منتر کے اصل الفاظ کی ضرورت نہ سمجھ کر یہاں پر اُس کا لفظی ترجمہ درج کردیا جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔)

"اے بچے! تو انگ انگ سے پیدا ہوتا ہے۔ تو ہردے سے پیدا ہوتا ہے تو آتما سے پیدا ہو کر پُتر کہلاتا ہے۔ تو سو برس تک جی۔ تو شتایُو ہو۔ اور سو برس کی لمبی عمر کو حاصل کر۔ ستارے۔ اطرافِ عالم اور شب و روز تیری حفاظت کریں"۔

تندرست بچے کی تدابیر۔ پھر اُسے آرام دیکر اُس کی ناف کی ناڑی (ناڑُو) کو سُوت کے تاگے سے باندھ کر چار اُنگل کے فاصلے سے کاٹ دیں۔ اور اُس ناڑی سے بندھے ہوئے سُوت کو بچے کی گردن سے باندھ دیں۔ اور ناڑی کو کُشٹ تیل سے چُپڑتے رہیں۔

یا بڑ وغیرہ شیر دار درختوں یا صندل وغیرہ خوشبو دار اشیاء کے کاڑھے میں چاندی یا سونا گرم کر کے بجھائیں۔ جب وہ کچھ گرم ہو جائے تو اُس کاڑھے سے ناف کو دھوئیں۔ اس ترکیب کو نال چھیدن کہتے ہیں۔

پھر دائیں ہاتھ کی ترجنی اُنگلی سے بچے کے تالُو کو اونچا کر کے سر پر تیل کا بھیگا ہوا کپڑے کا چیتھڑا رکھ دیں۔

بعد ازاں اندرائن۔ برہمی۔ بچ اور تنکھ پُشپی کا نگدا گھی اور شہد ملاکر اور اول الذکر منتر پڑھ کر چھوٹے مٹر کے دانے کے برابر بچے کو کھلاویں۔ اس سے بچے کی عقل اور عمر بڑھتی ہے۔

دیگر ادویہ (لعوق) ۔ سونا۔ بچ۔ برہمی۔ چاندی اور ہرڑ کا نہایت باریک چُورن یا سونے اور آملے کا چورن شہد اور گھی ملاکر بچے کو چٹائیں۔

پھر سیندھا نمک اور گھی ملاکر دینے سے گربھ کے پانی کو نکال دیں بعد ازاں ویدک ریتی سے گرہیہ سوتر میں بیان کی ہوئی ترکیب کے مطابق

بچے کا جات کرم کرائیں۔

عورتوں کی چھاتیوں میں دودھ اُترنے کا لیپ۔ زچگی کی وجہ سے عورتوں کی ہردے کی سرا کھل جاتی ہے۔ اس لئے تیسرے یا کبھی چوتھے دن چھاتیوں میں دودھ آجاتا ہے۔

اس لئے پہلے روز صبح۔ دوپہر اور شام تینوں وقت بچے کو ڈرا لبھا میں گھی اور شہد ملا کر چٹائیں۔

دوسرے اور تیسرے دن لکشمنا سے پکایا ہوا گھی تینوں وقت چٹانا چاہئے۔

پہلے جسے دودھ کی ممانعت کی گئی ہے۔ اُس بچے کو اُس کی ہتھیلی کے برابر نونی گھی دونوں وقت دے کر اوپر سے ماتا کی چھاتیوں کا دودھ پلا دیں۔

بچے کے لئے اچھا دودھ۔ بچے کو ماتا ہی کا دودھ پلانا چاہئے کیونکہ بچے کے جسم کو طاقت دینے کے لئے یہ سب سے اچھی چیز ہے۔ اگر کسی وجہ سے ماں کا دودھ نہ ملے۔ تو دودھ پلانے والی دودایہ نوکر رکھ لینی چاہئیں۔ جو بچے سے محبت کرنے والی ہوں۔ اور مہربان مزاج کی ہوں۔ اُن کے اعضا میں کسی قسم کی خرابی نہ ہو۔ برہمچارنی ہوں یعنی جماع سے پرہیز رکھیں۔ رنگ اور مزاج ایک سے ہوں۔ امراض سے بری ہوں۔ درمیانہ عمر کی ہوں۔ اُنکے بچے جیتے ہوں۔ شہوت وغیرہ بدعادات سے بری ہوں۔ ان دائیوں کو آہار بیوہار وغیرہ کے ذریعے نہایت تواضع سے رکھنا چاہئے۔

دودھ سوکھ جانے کے بواعث۔ افسوس۔ غصہ۔ فاقہ اور محنت سے دودھ سوکھ جاتا ہے۔

اور سید ھو کے ماسوا ہر قسم کے مدیہ۔ رطوبت پسند جانوروں کے مانس رس۔ دودھ۔ دودھ والی ادویات۔ مسرت۔ تلطف۔ شکم سیر ہوکر کھانا کھانا اور آرام لینا ان تدابیر سے دودھ پیدا ہوتا ہے۔

بیماری پیدا کرنے والا دودھ۔ جس حاملہ عورت کا طرزِ عمل متضاد ہو۔ جو بھوکی رہتی ہو۔ جس کا چت پریشان رہتا ہو۔ اور جس کے دھاتو بگڑے ہوئے ہوں۔ اُس کا دودھ بچے کو بیمار کر دیتا ہے۔

اگر ماتا یا دایہ کا دودھ نہ ملے تو بکری کا دودھ پلانا چاہیئے۔ یا لگھو پنچ مُول یا شال پرنی ڈال کر جوش دیا ہوا گائے کا دودھ مصری ملا کر پلائیں۔ اس طرح پکایا ہوا گائے کا دودھ بھی بکری کے دودھ کے مانند ہی مفید ہوتا ہے۔

چھٹی رات۔ چھٹی رات کو بچے کی حفاظت کے لئے بلی دان وغیرہ اچھے کام کر کے اُس بچے کے نزدیکی نہایت آنند مناتے ہوئے رات بھر جاگتے رہیں۔

دسواں دن۔ اپنے خاندان کی رسم و رواج کے مطابق دس دن پورے ہو جانے پر زچّہ کو اُٹھائیں۔ اور بچّے کے جسم پر منسل۔ ہرتال۔ گولوچن اگر اور چندن لگا کر خاندان کے رواج کے بموجب نکھشتر کے دیوتاؤں کے نام کے الفاظ والا بچے کا نام رکھیں۔

عمر کی پہچان۔ نام رکھنے کے بعد عالم وَید کو چاہیئے۔ کہ پرکرتی (مزاج

کے مطابق وِکرت وگیانیہ ادھیائے" میں بیان کی ہوئی علامات سے
بچے کی عمر کا اندازہ لگائے۔

بچے کے سونے کے لئے چارپائی پر پاک صاف۔ اُجلا۔ دُھلا ہؤا۔
ہموار اور ملائم بچھونا بچھانا چاہیئے۔ چارپائی کو دھونی دے لیں۔ اور
اُس کا سرہانہ شمال یا مشرق کی طرف رکھ کر بچے کو اُس پر لٹا دیں۔

بچے کو منی وغیرہ پہنانا۔ جیتے ہوئے گینڈے وغیرہ کے سینگوں
سے نکلی ہوئی منیوں یا سانپ کی منی کو بچے کی بہتری کی غرض سے
اُسے پہنائیں۔

نیز براہمی۔ حنظل اور جیوک یہ دوائیں ہاتھ میں باندھیں۔ اور
بچ کو بچے کی گردن اور سر میں بالخصوص باندھنا چاہیئے۔
اِس سے عمر۔ ذہانت۔ حافظہ اور صحت کو ترقی ملتی ہے۔ نیز راکھشسوں
(جِرموں) کا اندیشہ نہیں رہتا۔

پانچویں اور چھٹے مہینے کرنے کے قابل کام۔ پانچویں مہینے
میں کوئی اچھا سا مبارک دن دیکھ کر بچے کو زمین پر بٹھا دیں۔
چھٹے مہینے اناج چکھا دیں۔ پھر بہ ترتیب دیگر مبارک تدابیر عمل
میں لائیں۔

کان بیندھنا۔ چھٹے۔ ساتویں یا آٹھویں مہینے میں کوئی شُبھ دن
دیکھ کر بچے کے تندرست ہونے کی صورت میں ٹھنڈک کے وقت بچے
کو دایہ کی گود میں بٹھا کر پچکارتے ہوئے اُس کے دونوں کان بیندھ
دیں۔

لڑکے کا پہلے داہنا اور لڑکی کا پہلے باہنا کان بیندھنا چاہئے۔ اور ماپتے دائیں ہاتھ سے سوئی اور بائیں ہاتھ سے کرن پالی (کان کی کونپل) کو پکڑنا چاہئے۔ اور کان کی پشت کے درمیانی گنڈ ستھل میں جہاں کا مقام صرف جھلی کی مانند خالی ہوتا ہے۔ اور اُس میں سے روشنی آتی دکھائی دیتی ہے۔ اُس قدرتی سوراخ سے اول الذکر مقام تک اس طرح پکڑیں۔ کہ کان ہلنے نہ پائے۔ پھر اس میں ایک ہی بار ہلکے ہاتھ سے سیدھا سوراخ کریں۔ اوپر نیچے یا اِدھر اُدھر سے اُسے چھوڑ دینا چاہئے۔ کیونکہ اُس سوراخ کے ارد گرد کالکا۔ مرمری۔ اور رکتنا نامی نسوں کا جال پھیلا رہتا ہے۔

ان سراؤں کے بیندھ جانے سے پیدا ہونیوالی شکایات۔ جب اُس قدرتی سوراخ کے ماسوا اردگرد کی جگہ بیندھی جانے سے یہ مندرجہ بالا سرائیں بیندھی جائیں۔ تو سُرخی۔ درد۔ بخار۔ ورم۔ جلن سنر بنھ۔ مینیا ستمبھ اور اپ تانک روگ پیدا ہو جاتے ہیں۔

علاج۔ ان امراض کا علاج حسب مناسب کرنا چاہئے۔

ٹھیک بیندھن کا نتیجہ۔ ٹھیک مقام پر بیندھے جانے سے نہ خون بہتا ہے۔ نہ تکلیف ہوتی ہے۔ اور نہ سُرخی پیدا ہوتی ہے۔

کان بیندھ کر سوئی میں پروئے ہوئے تاگے کو سینہہ لگا کر کان میں ڈال دیں۔ زخم کے کچا ہونے کی صورت میں تیل چُپڑتے رہیں۔

اگر کان کی کونپل موٹی ہو۔ تو پہلے کی طرح آر سے بیندھ کر مفید اغذیات کھانے کو دیں۔ پھر تین دن کے بعد زیادہ موٹی بتی داخل کریں۔ اور

جب سوراخ بالکل خشک ہو جائے۔ تو اُسے آہستہ آہستہ نکال لیں۔

دانت نکلنے کے بعد۔ جب بچے کے دانت نکل آئیں۔ تو رفتہ رفتہ اُسے دودھ چھڑا دینا چاہیئے۔ اور اول الذکر ترکیب کے مطابق بکری کا دودھ اور لطیف و مقوی غذا کھلایا کریں۔

بچے کے لئے لڈو۔ دودھ چھڑانے کے بعد بچے کو چرونجی کی مینگی ملٹھی۔ شہد۔ دھان کی کھیل۔ اور مصری کے بنے ہوئے لڈو دینے چاہئیں۔

نیز کچی بل گری۔ الائچی۔ کھانڈ اور کھیلیں ڈال کر حرارت ہاضمہ بڑھانے والے لڈو بنائیں اور بچے کو کھلایا کریں۔

یا گُل دھاوہ۔ کھانڈ اور دھان کی کھیلوں سے بنے ہوئے سنگراہی (قابض) لڈو استعمال کرائیں۔

ٹھنڈی دوائی۔ اگر بچے کو کسی قسم کی بیماری ہو جائے۔ تو اُسے تسکین بخش اور ٹھنڈی دوائی دینی چاہیئے۔

اگر کسی قسم کا خوفناک مرض نہ ہوا ہو۔ تو مُسہل ہرگز نہ دینا چاہیئے۔

بچے کو ڈرانا نہ چاہیئے۔ بچے کو بے وجہ کبھی نہیں ڈرانا چاہیئے کیونکہ ڈرے ہوئے بچے کو عموماً گرہ پکڑ لیتا ہے۔

بچے کی حفاظت۔ بچے کے جسم پر دوسرے کسی شخص کے کپڑے کی ہوا نہ لگنے پائے۔ سختی سے کوئی اُسے چھونے نہ پائے۔ یا کوئی اُس کے اوپر سے گذرنا نہ پائے۔ اِن باتوں پر خصوصیت سے دھیان رکھنا چاہیئے۔

گھی پلانا۔ برہمی۔ سفید سرسوں۔ بچ۔ ساروا۔ کُٹھ۔ سیندھا نمک اور پیپل سے پکایا ہوا گھی کھلانے سے بچے کی زبان تیز ہو جاتی ہے۔ ذہانت۔ حافظہ اور عمر بڑھتی ہے۔ اس گھی کے استعمال سے پاپ دور ہو جاتے ہیں۔ اور بھُوت اُنماد روگ (جنون) جاتا رہتا ہے۔

دیگر۔ بچ۔ باپچی۔ منڈوک پرنی۔ شنکھ پُشپی۔ شتاور۔ سوم لتا۔ گلو اور برہمی ہر ایک ایک پل لے کر پیس لیں۔ اور گھی ایک پرستھ دودھ چار پرستھ ملا کر حسب ترکیب پکا لیں۔ یہ اشٹانگ گھرت۔ عمر۔ ذہانت۔ حافظہ اور عقل کو بڑھاتا ہے۔ اور زبان کو تیز کرتا ہے۔

سارسُوت گھرت۔ بکری کا دودھ۔ ہرڑ۔ ترکُٹا۔ پاٹھا۔ بچ۔ سہانجنے کے بیج۔ اور سیندھا نمک سے پکایا ہوا سارسوت گھی زبان کو تیز کرتا ہے۔ ذہانت۔ حافظہ اور حرارتِ ہاضمہ کو بڑھا دیتا ہے۔

دیگر۔ بچ۔ سونٹھ۔ کچور۔ ہرڑ۔ شنکھنی۔ واوڑنگ۔ سونٹھ اور پُٹھ کنڈا ڈال کر پکایا ہوا گھی اول الذکر فوائد بخشتا ہے۔

چار اور نسخے (۱) سونا۔ سفید بچ اور کُٹھ (۲) ارک پُشپی اور کانچن (۳) سونا۔ مچھیچھی اور سنکھ (۴) کاٹپھل۔ سونا اور بچ۔

ان چاروں میں سے کوئی سا ایک نسخہ شہد یا گھی میں ملا کر ایک برس تک چٹائیں۔ تو اس سے جسم۔ ذہانت۔ طاقت اور خوبصورتی بڑھتی ہے۔

دیگر۔ بچ۔ ملٹھی۔ سیندھا نمک۔ ہرڑ۔ سونٹھ۔ اجوائن۔ کُٹھ۔ پیپل اور زیرہ کے ساتھ پکایا ہوا گھی استعمال کرانے سے زبان صاف ہو جاتی ہے۔

دوسرا ادھیائے

بالامئی پرتی کھیدھ

بچوں کی تین اقسام۔ بچے تین طرح کے ہوتے ہیں۔ دُگدھ آشی (صرف شیر خوار)۔ دُگدھ ان آشی (دودھ اور اناج دونوں کھانیوالے) اور ان آشی (صرف اناج کھانیوالے) بگڑے ہوئے دودھ یا خراب شدہ اناج کے استعمال سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور صاف ستھرے دودھ اور اناج کے کھانے سے صحت قائم رہتی ہے۔

ٹھیک دودھ کی علامات۔ جو دودھ پانی میں ڈالنے سے پانی میں مل کر بالکل ایک ہو جاتا ہے۔ اور جس میں وات وغیرہ دوش نہیں ہوتے۔ وہ شُدھ (ٹھیک) دودھ کہلاتا ہے۔

وات دُشٹ دودھ کی علامات۔ وات دوش والا دودھ پانی میں تیرتا رہتا ہے۔ کسیلا۔ جھاگ دار اور روکھا ہوتا ہے۔ نیز وہ پاخانے اور پیشاب کو بند کر دیتا ہے۔

پت دُشٹ دودھ کی علامات۔ پت دوش والا دودھ کھٹا اور چرپرا ہوتا ہے۔ اُس کے پانی میں ڈالنے سے پانی میں زرد لکیریں پڑ جاتی ہیں۔ نیز اُس کے پینے سے جلن ہونے لگتی ہے۔

کف دُشٹ دودھ کی علامات۔ کف دوش والا دودھ نمکین گاڑھا اور لیسدار ہوتا ہے۔ نیز وہ پانی میں ڈوب جاتا ہے۔

سنپات دُشٹ دودھ کی علامات۔ دو دو دوشوں والے دودھ میں اُن دونو دوشوں کی ملی جلی علامات پائی جاتی ہیں۔ اور تینوں ملے ہوئے دوشوں والے دودھ میں تینوں دوشوں کی علامات ملتی ہیں۔

جو بچہ ان مندرجہ بالا دوشوں والے دودھ کو پیتا ہے۔ اُسے اُسی دوش والی بیماریاں ہو جاتی ہیں۔

بچے کے رونے سے درد کا معلوم کرنا۔ بچے کے رونے سے ہی اُس کے امراض کا علم ہوتا ہے۔ اگر اُسے بہت درد ہو۔ تو وہ روتا بھی بہت ہے۔ اور اگر کم ہو۔ تو وہ کم روتا ہے۔

خاص عضو میں بیماری کا معلوم کرنا۔ بچہ جسم کے جس حصے کو بار بار چھوتا ہو یا جس جگہ ہاتھ کا لگنا نہ سہار سکتا ہو۔ وہیں بیماری کا ہونا معلوم کرنا چاہئے۔

مختلف امراض کا معلوم کرنا۔ اگر بچہ آنکھ بند کر لیتا ہو۔ تو اُس کے سر میں درد سمجھنا چاہئے۔ اگر وہ زبان اور ہونٹوں کو کاٹے۔ لمبے لمبے سانس لے تو معلوم کرنا چاہئے۔ کہ مرض اُس کے ہردے میں ہے۔ اگر پاخانہ آئے۔ قے ہو۔ دایہ کی چھاتیوں کو کاٹے۔ اور اُس کی انتڑیاں بولتی ہوں۔ تو اُس کے پیٹ میں درد معلوم کرنا چاہئے۔ دردِ شکم کی حالت میں اپھارہ۔ پیٹھ کا جھکاؤ۔ اور پیٹ کا اُبھار یہ علامات

بھی پائی جاتی ہے۔

اگر مثانے یا مقعد میں درد ہو۔ تو پاخانہ اور پیشاب رُک جاتے ہیں اور بچہ خائف ہو کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگ جاتا ہے۔

دایہ کا علاج۔ دایہ کا علاج بیماری اور دوش کے مطابق کرنا چاہئیے۔

اگر دایہ کا دودھ وات کی وجہ سے بگڑا ہوا ہو تو دایہ کو تین روز تک وش مُول کا کاڑھا یا چیتا۔ بچ۔ پاٹھا۔ کُٹکی۔ کُٹھ۔ اجوائن بھارنگی۔ دیو دارو سرل کا شت۔ مینڈھا سینگی۔ پیپل اور مرچ سیاہ کا کاڑھا تین دن تک پلائیں۔

وات کو دور کرنے والا گھی۔ بعد ازاں وات روگ کو دور کرنے والا کوئی گھی پلا کر اچھ سُرا پلائیں۔ اور دایہ کے سنگدھ ہو جانے پر اُسے ہلکا مُسہل دیں۔ پھر وستی کرم کر کے وات کو دور کرنے والی پسینہ اور مالش وغیرہ تدابیر کام میں لائیں۔

نبچے کے لئے اولیہہ (لعوق) راسنا۔ اجمود۔ سرل کا شت۔ اور دیودارو کا چورن بنا کر گھی ملا کے یا راسنا وغیرہ کے کاڑھے کے ساتھ گھی اور مصری پکا کر بچے کو چٹائیں۔

پت سے بگڑے ہوئے دودھ کا علاج۔ پت سے بگڑے ہوئے دودھ میں گلو۔ شتاور۔ پٹول۔ نیم کی چھال۔ صندل سُرخ اور اننت مُول کا کاڑھا دایہ اور بچے دونوں کو پلائیں۔ یا ترپھلا۔ موتھا۔ چرائتہ۔ اور کُٹکی کا کاڑھا یا سارو آدی۔ پٹول آدی یا پدماکھ آدی ادویات کے

کاڑھے دایہ اور بچے دونوں کو پلائیں۔

گھی وغیرہ۔ اول الذکر سار وا آدی گن کی ادویات کے ساتھ الگ الگ پکائے ہوئے گھی پت کو دور کرنے والے مُسہل ٹھنڈی مالش اور ٹھنڈے لیپ بھی کام میں لائے جا سکتے ہیں۔

کف سے بگڑے ہوئے دودھ کا علاج۔ اگر دودھ کف کی وجہ سے بگڑ رہا ہو۔ تو ملٹھی اور سیندھا نمک ملا کر یا پیپل اور سیندھے نمک میں گھی ملا کر بچوں کو نوش کرائیں۔

یا راڑے کے پھولوں کو پیس کر شہد میں ملا کر دایہ کی چھاتیوں اور بچے کے ہونٹوں پر لیپ کر دیں۔ ایسا کرنے سے بچے کو بسہولیت قے ہو جاتی ہے۔

دایہ کو قے دینا۔ دایہ کو قے آور نیز ادویات دیکر قے کرانی چاہئے بعد ازاں پییا وغیرہ کھلا کر مُستا آدی گن کی ادویات کا کاڑھا پلائیں۔

یا تگر۔ الائچی۔ دیودارو اور اِندر جَو کا کاڑھا **یا** اتیس۔ موتھا۔ بچ اور پنچ کول کا کاڑھا پلانا چاہئے۔

تینوں دوشوں سے بگڑے ہوئے دودھ سے پیدا ہونے والے عوارض۔ جب چھاتیوں کا دودھ وات وغیرہ تینوں دوشوں سے بگڑ جاتا ہے۔ تو بدبودار۔ کچا۔ پانی کا سا۔ بندھا ہوا۔ رقیق۔ پھٹا ہوا اور جھاگ دار پاخانہ آنے لگتا ہے۔ نیز پیشاب بھی کئی طرح کی تکلیف کے ساتھ۔ زرد اور سفید وغیرہ رنگوں والا اور گاڑھا آنے لگتا ہے۔ علاوہ ازیں بخار۔ اروچی (عدم اشتہائے طعام) پیاس۔ قے۔

سوکھے ڈکاروں۔ جمائیوں۔ انگڑائیوں۔ ہاتھ پاؤں مارنے۔ انتڑیوں کے بولنے۔ کانپنے۔ چکر کھانے۔ تاک۔ آنکھوں اور منہ کے پک جانے وغیرہ کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہ بیماری کھشیرالسک کے نام سے پکاری جاتی ہے۔ اور نہایت خوفناک ہوتی ہے۔

علاج۔ اس مرض میں بچے اور دایہ دونوں کو بہت جلد قے کرا دینی چاہئے۔

دیگر تدبیر۔ بعد ازاں پیپا وغیرہ کھلا کر بچ آدی گن یا ہارِ در آدی گن کا کاڑھا یا اتیس۔ پاٹھا۔ کٹکی۔ موتھا اور کوٹ کا کاڑھا پلائیں۔

دیگر۔ پاٹھا۔ سونٹھ۔ گلو۔ چرائتہ۔ کٹکی۔ دیودارو۔ اننت مول۔ موتھا۔ مُوروا۔ اور اندرجو۔ یہ دوائی چھاتیوں کے دودھ کی خرابیوں کو دور کر دیتی ہے۔

بیماری کا علاج۔ ملک و موسم کا لحاظ رکھ کر کرنا چاہئے۔

بچوں کے دانت نکلنا۔ بچوں کے دانت نکلنا سب امراض کا باعث ہوتا ہے۔ خصوصاً بخار۔ پاخانے کا پھٹ کر آنا۔ کھانسی۔ قے۔ سر درد۔ اتی سیندن۔ پوتھکی اور وِسرپ کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

بلّی کی پیٹھ کے ٹوٹنے۔ مور کی چوٹی نکلنے اور بچے کے دانت نکلنے پر سارے جسم میں درد ہوا کرتا ہے۔

ان امراض کا علاج دوش۔ مرض۔ دوش کی زیادتی۔ اور دوش کے

مقام کے مطابق اور ملک و موسم کا لحاظ کر کے کرنا چاہئے۔

بچے کا علاج - جو دوش۔ دُوشیہ اور روگ جوانوں میں ہوتے ہیں وہی بچوں میں بھی ہوتے ہیں۔ اس لئے بچے کو بھی وہی دوائیں دینی چاہئیں۔ جو بخار وغیرہ امراض کے بیان میں لکھی جا چکی ہیں۔ لیکن چونکہ بچے کا جسم نرم اور چھوٹا ہوتا ہے۔ اور وہ ہر قسم کے اناج نہیں کھا سکتا۔ اس لئے اُسے جوان شخص کی نسبت دوائی تھوڑی مقدار میں دینی چاہئے۔

گھی دودھ کے ہمیشہ استعمال کرتے رہنے سے بچے ہمیشہ ہی سنگدھ ہوا کرتے ہیں۔ اس لئے عقلمند وَید کو چاہئے۔ کہ بچے کو جلدی ہلکی قے اور دوا پلا دے۔ یعنی بچے کو قے دینے کے لئے پہلے سنگدھ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

دودھ پینے والے اور دودھ و اناج دونوں کے کھانے والے بچے کو خوب دودھ پلا کر قے کرانی چاہئے۔

صرف اناج کھانے والے بچے کو گھی ملی پتلی پیچ پلا کر قے کرائیں۔

جو امراض ویریچن (جلاب) سے درست ہونے کے قابل ہوں۔ اُن میں وستی کرم کرنا چاہئے۔ اور جو مرش سے درست ہونے کے قابل ہوں۔ اُن میں پرتی مرش کا استعمال کرانا چاہئے۔ دایہ کو بھی مسہل وغیرہ ادویات کا استعمال کرانا بہتر ہوتا ہے۔

دودھ کی خرابیاں دور کرنے والا لعوق - مُوروا۔ بِتر کُٹا۔ نر بھالا۔ بیبر۔ جامن کی چھال۔ دیودارو۔ سرسوں۔ اور پاٹھا کا چورن بنا کر

شہد ملا کر چٹانے سے دودھ کی خرابیاں رفع ہو جاتی ہیں۔

دنت پرتی سارن (منجن) پیپل کا چورن یا گل دھاوہ اور آملوں کا چورن بنا کر شہد میں ملا کر مسوڑھوں پر آہستہ آہستہ ملنے سے دانت جلدی نکل آتے ہیں۔

لاوا آدی چورن ۔ لوا اور تیتر کے سوکھے ہوئے مانس کو پیس کر اور شہد میں ملا کر بچے کے مسوڑھوں پر آہستہ آہستہ ملنے سے دانت بہت جلد نکل آتے ہیں۔

گھرت ۔ بچ ۔ ہرد وکٹیری ۔ پاٹھا ۔ کٹکی ۔ اتیس اور موتھا ۔ نیز مدھر گن کی ادویات سے پکایا ہوا گھی استعمال کرنے سے دانت جلدی نکل آتے ہیں۔

رجنی آدی چورن کا لیہہ ۔ ہلدی ۔ دیودارو ۔ سرل کا شٹ ۔ ہرد ہرد وکٹیری ۔ پرشن پرنی ۔ اور سونف کا چورن بنا کر گھی اور شہد میں ملا کر چٹائیں ۔ یہ گھی گرہنی کی حرارت کو بڑھا دینے کے لئے نہایت اچھا ہے وائیو کو خارج کر دیتا ہے ۔ اسہال ۔ بخار ۔ دمہ ۔ یرقان ۔ بھس ۔ اور کھانسی کو دور کر دیتا ہے ۔ بچوں کی سب امراض کے لئے مفید چیز ہے ۔ نیز طاقت اور خوبصورتی کو بڑھا دیتا ہے۔

دیگر نسخہ ۔ مجیٹھ ۔ گل دھاوہ ۔ لودھ ۔ کیوٹی موتھا ۔ کھریٹی ۔ ساشن پرنی ۔ مدگ پرنی ۔ کچی بل گری ۔ اور بنولوں کے پانی میں دودھ اور دہی کا پانی ملا کر اُس سے پکایا ہوا گھی دانت نکلنے کی تکلیف سے پیدا شدہ امراض کو بہت جلد دور کر دیتا ہے ۔ نیز اور بھی کئی قسم کے امراض کو دور کر دیتا

ہے۔ یہ دوائی بردھ کشیپ کی تجویز کی ہوئی ہے۔

زیادہ علاج کی ضرورت نہیں۔ دانتوں کے نکلنے کے اثنا میں پیدا ہونے والی امراض کے علاج وغیرہ کے لئے بچے کو زیادہ تکلیف نہ دینی چاہیئے۔ کیونکہ دانتوں کے نکل آنے پر یہ سب بیماریاں خود بخود ہی دور ہو جاتی ہیں۔

بچے کی چند امراض کی وجہ۔ دن میں سونے۔ ٹھنڈے پانی اور کف سے بگڑے ہوئے دودھ کے بکثرت پلانے سے بچے کے رس واہی سروت (رس لے جانے والے سوراخ) کف سے رُک جاتے ہیں۔ اور اس سے اروچی (عدم اشتہائے طعام) زکام۔ بخار اور کھانسی کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ بچہ سوکھتا چلا جاتا ہے۔ اور اُس کا منہ اور آنکھیں چکنی اور سفید ہو جاتی ہیں۔

ان امراض کا علاج۔ اول الذکر امراض کی وجہ سے سوکھے ہوئے بچے کو سیندھا نمک۔ ترکُٹا۔ کنجی۔ پاٹھا اور گری کدمب (پہاڑی کدمب) کا چورن بنا کر شہد اور گھی ملا کر کھلاتے رہیں۔

دیگر۔ اشوک کی چھال۔ گُٹکی۔ اور پنج کول کا چورن یا گُل دھاوٗ اور آملوں کا چورن گھی میں ملا کر کھلائیں۔

دیگر۔ شال پرنی۔ بچ۔ ہردو کٹیری۔ کاکولی۔ پیپل۔ تگر۔ انجُبل۔ اُت پل۔ سانٹھ۔ بھارنگی۔ اور موتھا ہر ایک ایک کرش لے کر ان کے ساتھ حسب ترکیب نصف پرستھ گھی پکالیں۔ اسکے استعمال سے سروت (سوراخ) کھُل جاتے ہیں۔ اور اس مقصد کے لئے یہ سب سے

اچھی دوائی ہے۔

دیگر گھرت ۔کٹیری۔ اسگندھ۔ تلسی اور پیپل کے کلک کے ساتھ پکایا ہوا گھی اول الذکر فوائد بخشتا ہے۔

دیگر گھرت ۔ملٹھی ۔پیپل۔ لودھ۔ پدماکھ ۔نیلوفر۔ صندل سرخ۔ تالیس پتر۔ اور سارو اسے پکایا ہوا گھی بھی استعمال میں لانا چاہئے۔

دیگر ۔ کاکڑا سینگی۔ ملٹھی۔ بھاڑنگی ۔پیپل۔ دیودارو۔ اسگندھ۔ کاکولی۔ کھشیر کاکولی ۔ راسنا۔ رشبھک۔ جیوک۔ شورپ پرنی۔ اور واڈرنگ کے نگدے نیز خرگوش کے مغز کے کاڑھے کے ساتھ پکایا ہوا گھی سوکھے ہوئے بچے کو بہت طاقت بخشتا ہے۔

ملنے کے لئے تیل ۔بچ۔ آملہ۔ تگر۔ ہرڑ اور چورک کے نگدے۔ بکرے کے پیشاب اور شراب کے ساتھ پکایا ہوا تیل مالش کے لئے مفید ہوتا ہے۔

لاکھشادی تیل ۔تیل ایک پرستھ۔ لاکھ کا رس ایک پرستھ۔ دہی کا پانی چار پرستھ۔ اسگندھ۔ ہلدی۔ دیودارو۔ رینوکا۔ کُٹھ۔ ناگرموتھا۔ صندل سرخ۔ مُوروا۔ کٹکی۔ راسنا۔ شتاور اور ملٹھی بموزن ملا کر تیل پکالیں۔ یہ لاکھشادی تیل کہلاتا ہے۔ اس کی مالش کرنے سے طاقت جسمانی بڑھتی ہے۔ بخار۔ کھنشی روگ۔ جنون۔ دمہ۔ مرگی اور وات روگ دور ہو جاتے ہیں۔ یکھش۔ راکھش اور بھوتوں کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔ یہ تیل حاملہ عورتوں کے لئے بڑا اچھا ہے۔

بچے کی کھانسی وغیرہ کے لئے لعوق ۔ اتیس۔ کاکڑا سینگی۔

اور پیپل کے چورن کو یا صرف اتیس کے چورن کو شہد ملا کر چٹانے سے بچے کی کھانسی ۔ بخار ۔ اور قے وغیرہ عوارض جاتے رہتے ہیں۔

دیگر ۔ جو بچہ دودھ پیتے ہی قے کر دیتا ہے ۔ اُسے دونوں قسم کے بینگنوں کا رس یا پنچ کول کا چورن گھی اور شہد ملا کر چٹائیں علے ہذا القیاس پیپل ۔ پانچوں نمک ۔ واوڑنگ اور نیم کا چورن چٹائیں یا ترکٹا کا چورن یا شلیہ آک ۔ سیہہ ۔ گودھا ۔ ریچھ اور مور کے چمڑے یا بالوں کی راکھ شہد ملا کر چٹائیں۔

دیگر گھی ۔ خیر ۔ ارجن کی چھال ۔ تالیس پتر ۔ کُٹھ اور صندل سُرخ کے کاڑھے میں دودھ کے ساتھ گھی پکا کر پینے سے بچے کی قے رُک جاتی ہے۔

دانتوں والے بچے کا علاج ۔ جو بچہ دانتوں سمیت پیدا ہوتا ہے ۔ یا جس کے پہلے اوپر والے دانت نکلتے ہیں ۔ اُسے سوستی واچن اور شانتی کرم کرانے چاہئیں ۔ اُس بچے کو دکھشنا سمیت برہمن کے سپُرد کر دیں ۔ اور نیگ میش کی پوجا کرائیں۔

تالو کنٹک ۔ شیریں اغذیات وغیرہ کے کھانے سے کف بگڑ کر تالو کنٹک روگ پیدا کر دیتا ہے ۔ جس سے سر کے تالو والے حصے میں نشیب پیدا ہو جاتا ہے ۔ تالو پات ہو جاتا ہے ۔ دودھ سے نفرت ہو جاتی ہے پانی یا دودھ بمشکل پیا جا سکتا ہے ۔ پاخانہ رقیق ہو جاتا ہے ۔ پیاس لگتی ہے ۔ منہ میں کھُجلی ہو جاتی ہے ۔ آنکھوں میں درد ہوتا ہے ۔ گردن نہیں ٹھہرتی ۔ اور قے ہوتی ہے۔

تالو کنٹک کا علاج - اس روگ میں تالو کو اوپر اُٹھا کر شہد اور جو کھار یا پیپل - سونٹھ - گوبر کا رس اور سیندھا نمک ملا کر پرتی سارن کے کام میں لائیں -

دیگر - ادرک - ہلدی اور بھانگرا کو پیس کر نگدا بنا کر اوپر بڑ کے پتے لپیٹ دیں - اوپر سے گوبر پوت کر توہوں کی آگ میں سویدن کر لیں (پکالیں) پھر اس کا رس نچوڑ کر تالو اور منہ پر لیپ کریں - اور آنکھوں کو اُس سے دھوئیں -

دیگر - ہرڑ - بچ اور کُٹھ کا نگدا بنا کر شہد ملا کر چھاتی کے دودھ میں ملا کر پینے سے بچے کا تالو کنٹک روگ دور ہو جاتا ہے -

تم نایک روگ - بچے کی مقعد کے اچھی طرح نہ دھونے سے پاخانہ لگا رہنے کے سبب یا پسینے سے خون اور کف کی خرابی سے مقعد کے اندر تانبے کے رنگ کا ایک زخم ہو جاتا ہے - اس میں کھجلی ہو ہو کر بہت سے عوارض پیدا ہو جاتے ہیں - اِسے بعض ماہر کا دوش - بعض پوتنا روگ بعض پرشٹارو - بعض گدکند اور بعض تم نایک کہتے ہیں -

علاج - اِس مرض میں پت کف کو دور کرنے والی ادویات سے دایہ کے دودھ کو صاف کرنا چاہئے -

بُرن مذکور کے لئے لیپ - شہد اور رسونت ملا کر ٹھنڈا پانی یا جوش دیکر ٹھنڈے کئے ہوئے پانی میں شہد اور رسونت ڈال کر پیئیں - اور اِسی پانی کا زخم پر بھی لیپ کریں -

تر پھلا - بیر اور پاکڑ کی چھال کے کاڑھے سے دھو کر اُس ہرا کسیس

گوروچن۔ بینلا نھونھا۔ ہرتال اور رسونت کو کانجی میں پیس کر لیپ کردیں۔

یا اول الذکر ترپھلا وغیرہ ادویات کا چورن باریک پیس کر دُھوڑ دیں۔

یا ملٹھی۔ سنکھ۔ سوویر انجن۔ **یا** اسن کی چھال کا چورن دُھوڑ دیں اگر زخم میں کھُجلی کی زیادتی اور سُرخی ہو۔ تو جونکیں لگاکر خون نکال ڈالیں۔

گدُ کٹنک روگ میں پت برن کا سا علاج کرنا چاہیئے۔

گھی۔ پاٹھا۔ واوڑنگ۔ ہلدی۔ دارہلدی۔ موتھ۔ بھارنگی پُیتر نوا بل گری۔ ترکُٹا۔ اور ورشچکالی کے نُگدے کے ساتھ پکایا ہوا گھی حسب مقدار نوش کرنے سے بچے کی وہ بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ جو بچے کے مٹی کھانے سے پیدا ہوتی ہیں۔

دیگر۔ جس جس بیماری کے لئے جو جو دوائی بیان کی گئی ہے۔ اُن ادویات کو گھوٹ کر چھاتیوں پر لیپ کردیں۔ دو گھڑی بعد لیپ کے سوکھ جانے سے لیپ کو اُتار دیں اور چھاتیوں کو اچھی طرح دھوکر دودھ پلائیں تو بچے کے وہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔

۳

تیسرا ادھیائے

بال گرہوں کا علاج

گرہوں کی پیدائش۔ زمانہ قدیم میں رشوجی نے اپنے فرزند سوامی کارتک کی محافظت کے لئے بارہ گرہ مقرر کئے تھے۔ جن میں سے پانچ پرش روپ اور سات استری روپ والے تھے۔

ان گرہوں کے نام (۱) سکند (۲) وشاکھا (۳) میدھا کھیہ۔ (۴) شنوگرہ (۵) پتری گرہ یہ پانچوں پُرش روپ تھے۔

اور (۶) شکُنی (۷) پوتنا (۸) شیت پُوتنا (۹) درشٹی پوتنا (۱۰) مُکھ منڈیکا (۱۱) ریوتی (۱۲) شُشک ریوتی یہ ساتوں استری روپ تھے۔

ان گرہوں کے قابو آئے ہوئے بچوں کی عام علامات کیسی بچے کو جب یہ گرہ پکڑنا چاہتے ہیں۔ تو بچہ متواتر روتا ہے۔ اور اُسے بخار ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ بچے پر جھپٹتے ہیں۔ تو بچہ خائف ہو جاتا ہے۔ جمائیاں لیتا ہے۔ ابروؤں کو اِدھر اُدھر گھماتا ہے۔ عاجز ہو جاتا ہے منہ میں سے جھاگ نکالتا ہے۔ نظر اوپر کو کئے دیکھتا رہتا ہے۔ ہونٹوں اور دانتوں کو کاٹتا ہے۔ اُسے نیند نہیں آتی۔ بہت روتا ہے۔ اُس کی آنتیں بولتی ہیں۔ دودھ پینا چھوڑ دیتا ہے۔ آواز بگڑ جاتی ہے ناخنوں

سے اپنے اور دایہ کے اعضا کو نوچتا ہے۔

سکندھ گرہ والے بچے کی علامات۔ سکندہ گرہ کے قابو میں آیا ہوا بچہ ایک آنکھ سے پانی نکالتا ہے۔ بار بار سر کو اِدھر اُدھر پھینکتا ہے۔ فالج۔ اعضا کی جکڑاہٹ اور پسینے کی کثرت سے دُکھی ہوتا ہے کندھے جُھک جاتے ہیں۔ دانت کٹکٹاتا ہے۔ دودھ پینا چھوڑ دیتا ہے۔ ڈرتا ہے۔ روتا ہے۔ آواز بگڑ جاتی ہے۔ منہ ٹیڑھا پڑ جاتا ہے رالیں بکثرت بہنے لگتی ہیں۔ اوپر کو بہت دیکھتا ہے۔ اُس کے جسم میں سے چربی اور خون کی سی بُو آنے لگتی ہے۔ رُوٹھتا ہے۔ مُٹھیاں بند کر لیتا ہے۔ پاخانہ رُک جاتا ہے۔ اُس کی ایک طرف کی آنکھ۔ کنپٹی اور ابرو کانپنے لگ جاتی ہے۔ دونوں آنکھیں سُرخ ہو جاتی ہیں۔ اس بیماری میں بہت بے قراری ہوتی ہے۔ اور موت ہو جانے کا یقین ہو جاتا ہے

وشاکھا گرہ والے بچے کی علامات۔ جب بچے پر وِشاکھا گرہ کا حملہ ہوتا ہے۔ اُس کے ہوش و حواس جاتے رہتے ہیں۔ اور وہ بار بار بالوں کو نوچتا ہے۔ کندھوں کو جھکاتا ہے۔ جمائیاں لیتا ہوا کندھوں کو جھکا کر پیشاب اور پاخانہ خارج کرتا ہے۔ منہ میں سے جھاگ نکالتا ہے۔ سر۔ آنکھوں۔ ہاتھوں۔ ابروؤں اور پاؤں کو اِدھر اُدھر گھماتا ہے ماں کی چھاتی اور اپنی زبان کو کاٹتا ہے۔ سرنیھ۔ بخار۔ نیند نہ آنے پیپ اور خون کی سی بدبو آنے کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

میدھا کھیہ (نیگ میش) گرہ والے بچے کی علامات۔ میدھا کھیہ گرہ والے بچے کا پیٹ اُبھر جاتا ہے۔ ہاتھ۔ پاؤں اور مُنہ

پھڑکتے ہیں۔منہ سے جھاگ نکلتی ہے۔پیاس لگتی ہے۔مٹھیاں بند کر لیتا ہے۔دست آتے ہیں۔آواز کمزور ہو جاتی ہے۔رنگ بگڑ جاتا ہے۔انتڑیاں بولتی ہیں۔اور اُن میں سے بادل کی گرج کی سی آواز آتی ہے قے۔کھانسی اور ہچکی ہوتی ہے۔نیند نہیں آتی۔ہونٹ کاٹتا ہے۔اعضا سُکیڑتا ہے۔جکڑاہٹ ہوتی ہے۔جسم میں سے بکرے کی سی بدبو آتی ہے۔یا کچی بُو آتی ہے۔اوپر کو دیکھتا رہتا ہے۔ہنستا ہے۔جسم کا درمیانی حصہ جُھک جاتا ہے۔بخار اور غشی کی شکایت ہوتی ہے۔اور ایک آنکھ ورم کر آتی ہے۔

شُو گرہ والے بچے کی علامات۔ جس بچے کو شُو گرہ نے پکڑ لیا ہو۔اُس کا جسم کانپتا ہے۔رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔پسینہ آتا ہے۔وہ آنکھوں کو بند کر لیتا ہے۔اُس کا جسم باہر کو جُھک جاتا ہے وہ زبان کو کاٹتا ہے۔اُس کے گلے کے بیچ میں کبوتر کے گُٹکنے کی سی آواز آتی ہے۔جسم میں سے پاخانے کی سی بُو آتی ہے۔اور وہ کُتے کی طرح ہانپتا ہے۔

پتری گرہ والے بچے کی علامات۔ رونگٹے کھڑے ہو جانا بار بار ڈر کر اُچھل پڑنا۔یکایک رو پڑنا۔بخار۔کھانسی۔اسہال۔قے جمائیاں۔پیاس۔جسم میں سے مُردے کی سی بدبو آنا۔جسم کا اِدھر اُدھر پھینکنا۔سوکھا۔جکڑاہٹ۔رنگت کی تبدیلی۔مُٹھیاں بند کر لینا۔اور آنکھوں سے پانی بہنا یہ سب پتری گرہ سے گھرے ہوئے بچوں کی علامات ہوتی ہیں۔

شکُنی گرہ والے بچے کی علامات۔ جسم کا گر اپڑنا۔ اسہال آنا زبان۔ تالو اور رخسارے کے اندر کی طرف چھالے ہو جانا۔ دن رات تکلیف دینے اور پکنے والے پھوڑوں کا اعضائے جسم میں بار بار پیدا ہونا اور مٹتے رہنا۔ منہ کا پک جانا۔ مقعد کا پک جانا۔ خوف۔ جسم میں پرندوں کی سی بُو آنا اور بخار یہ سب علامات شکُنی گرہ سے پکڑے ہوئے بچوں میں پائی جاتی ہیں۔

پُوتنا گرہ کی علامات۔ قے۔ کپکپی۔ اونگھ۔ رات کے وقت نیند نہ آنا۔ ہچکی۔ اپھارہ۔ پاخانے کا پھٹ جانا۔ پیاس کا زور سے لگنا پیشاب کا قلت سے آنا۔ جسم میں گراوٹ۔ رونگٹے کھڑے ہو جانا۔ اور کوّے کی مانند سڑی ہوئی بُو کا جسم میں سے نکلنا۔ یہ سب علامات پُوتنا گرہ روگ میں پائی جاتی ہیں۔

شیت پُوتنا کی علامات۔ کانپنا۔ رونا۔ ترچھی نظروں سے دیکھنا پیاس۔ انتڑیوں کا بولنا۔ اسہال آنا۔ چربی کی مانند سڑی ہوئی بدبُو آنا ایک طرف کی پسلیوں میں ٹھنڈک اور دوسری طرف کی پسلیوں میں گرمی ہونا یہ سب علامات شیت پوتنا گرہ روگ کی علامات ہوتی ہیں

درشٹی پُوتنا (اندھ پُوتنا) کی علامات۔ قے۔ بخار۔ کھانسی ضعیف ہاضمہ۔ پاخانے کا پھٹ جانا۔ رنگت کی تبدیلی۔ بد بو۔ جسم کا سوکھ جانا۔ بصارت کی کمزوری۔ بہت تکلیف ہونا۔ کھُجلی۔ پوتھکی۔ جسم کی تپش۔ ہچکی۔ جوش۔ دودھ نہ پینا۔ آواز میں تیزی۔ لرزہ اور جسم میں سے مچھلی کی سی یا کھٹی بو آنا یہ اندھ پُوتنا گرہ روگ کی علامات ہیں۔

مُکھ منڈکا گرہ کی علامات۔ ہاتھ پاؤں میں دل کشی پیدا ہوجانا سیاہ لکیروں کا پیٹ پر پھیل جانا۔ بخار۔ اروچی (عدم اشتہائے طعام)۔ اعضا شکنی۔ اور جسم میں سے گوموتر کی سی بد بو آنا۔ مُکھ منڈکا گرہ روگ کی علامات ہیں۔

ریوتی گرہ کے حملے کی علامات۔ جسم کا سیاہ یا نیلا ہوجانا۔ کانوں۔ ناک اور آنکھوں کا ملنا۔ کھانسی۔ ہچکی اور آنکھوں کا اِدھر اُدھر گھمانا۔ منہ کا ٹیڑھا ہوجانا۔ سُرخی۔ جسم میں سے بکرے کی سی بدبُو کا آنا۔ بخار۔ سوکھا۔ پاخانے کا سبز اور پتلا ہوجانا۔ یہ سب ریوتی گرہ روگ کی علامات ہوتی ہیں۔

شُشک ریوتی گرہ کی علامات۔ شُشک ریوتی گرہ کے حملے سے بچے کا جسم رفتہ رفتہ سوکھتا چلا جاتا ہے۔

گرہوں کی ناقابل علاج علامات۔ گرہوں کے حملے سے جس بچے کے بال جھڑ جاتے ہیں۔ اناج نہیں کھاتا۔ آواز کمزور پڑ جاتی ہے۔ جسم کا رنگ بگڑ جاتا ہے۔ روتا ہے۔ اُس کے جسم میں سے گدھ کی سی بد بو آتی ہے۔ مرض بہت پُرانا ہوجاتا ہے۔ پیٹ میں گول گول گانٹھیں پیدا ہوجاتی ہیں۔ پاخانہ مختلف رنگوں کا آتا ہے۔ زبان بیچ میں سے نیچی پڑ جاتی ہے۔ اور تالو میں سیاہی آجاتی ہے۔ ایسے بچے کی بیماری کو لاعلاج سمجھنا چاہیئے۔

شُشک ریوتی گرہ سے بچے کی ہلاکت۔ جو بچہ انواع و اقسام کے کھانے کھاتا ہوا بھی لاغر ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور پیاس کے

مارے جس کی آنکھیں اندر گھسی ہوتی ہیں۔ اُس بچے کو شُشک ریوتی گرہ مار ڈالتا ہے۔

رہنس آتمک (مہلک) گرہوں کی علامات۔ جب کوئی بچہ یا بڑا آدمی مہلک گرہ روگ میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ تو اُس کے ناک میں سے پانی بہنے لگتا ہے۔ زبان زخمی ہو جاتی ہے۔ بُری طرح کراہتا ہے۔ اپنے تئیں دُکھی بتلاتا ہے۔ اُس کی آنکھوں میں پانی بھر آتا ہے۔ اُس کے جسم کا رنگ بدل جاتا ہے۔ آواز کمزور ہو جاتی ہے۔ جسم میں سے بدبُو آنے لگتی ہے۔ لاغر ہو جاتا ہے۔ اپنے پاخانے کو کُریدنا بُرا نہیں سمجھتا غصے میں آکر اور دونوں ہاتھ اُٹھا کر اپنے اور دوسروں کے تئیں مارنے دوڑتا ہے۔ ایسے ہی کسی ہتھیار یا لاٹھی سے بھی حملہ آور ہوتا ہے۔ جلتی آگ میں گھس پڑتا ہے۔ پانی میں ڈوبتا ہے۔ کنوئیں میں گر پڑتا ہے۔ ایسے ہی اور بھی کئی کام کرتا ہے۔ پیاس۔ جلن اور پرموہ (غفلت) کا شکار ہو جاتا ہے۔ پیپ کی قے کرتا ہے۔ اور اُس کے تمام جسمانی سوراخوں کے ذریعے خون نکلنے لگتا ہے۔ ایسی علامات والے مریض کا علاج ترک کر دینا چاہیئے۔

رتی کامی (شہوت انگیز) گرہوں کی علامات۔ رتی کامی گرہوں کے حملے سے مریض تنہائی میں عورتوں کے ساتھ عیش منانے اور بات چیت کرنے کا شائق ہوتا ہے۔ خوشبودار اشیا۔ مالائیں اور زیوروں وغیرہ سے پریم رکھتا ہے۔ خوش دل اور مطمئن رہتا ہے۔ ایسا مریض بھی لاعلاج ہوتا ہے۔

ارچا کامی گرہوں کی علامات۔ جب گرہ اپنی پوجا کرانے کی خواہش سے کسی بچے پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ تو بچہ عاجز ہو کر اپنے ہاتھوں سے منہ کو ملتا ہے۔ اُس کے ہونٹ۔ تالو اور حلق سوکھ جاتے ہیں۔ اور منشکی سا ہو کر چاروں طرف دیکھنے لگتا ہے۔ روتا ہے۔ دھیان میں محو ہو جاتا ہے۔ عاجز بن جاتا ہے۔ بھوک لگنے پر بھی کھانا نہیں کھاتا۔ ایسا مریض سہل العلاج ہوتا ہے۔

امراضِ بالا کا علاج۔ مہلک گرہوں کا علاج ویدک منتروں کے ذریعے ہَوَن کر کے کرنا چاہئے۔ اور رتی کامی وارچا کامی کا حسب خواہش عورتوں سے ہمبستر کرا کے اور بلی دان دیگر معالجہ کرنا چاہئے۔

دھوپ دینا۔ جو بچہ قابل علاج گرہوں سے حملہ آور ہو۔ اُسے بالکل تنہائی میں رکھنا چاہئے۔ اُس مکان میں ہر روز تین دفعہ صفائی کرنی چاہئے۔ اور اُس کے پاس ہمیشہ آگ رکھیں۔

بھُوتی آو شدھ کے پتے۔ پھُول اور بیج۔ اناج نیز سرسوں اُس گھر میں بکھیر دیں۔

راکھشسوں کو دور کرنے والا تیل دئیے میں ڈال کر جلائیں۔ تاکہ پاپ دور ہوں۔ مریض کے تیمار دار کو جماع۔ شراب اور گوشت خوری کا بکُلی ترک کر دینا چاہئے۔

پُرانا گھی جسم پر مل کر کھرینٹی۔ نیم کے پتے۔ جینتی۔ اور املتاس کے ساتھ پکائے ہوئے گرم پانی سے بچے کو نہلائیں۔ یا نیم۔ سونا پاٹھا۔ جامن۔ برنا۔ کنٹ تیرن۔ برہمی۔ اونگا۔ پاٹلا۔ میٹھا سہا نجنا۔ کاک جنگھا

مہاشویت ۔کیتھ ۔ بڑ وغیرہ شیر دار درخت ۔کدمب اور کرنجوا کے ساتھ پکائے ہوئے پانی سے اُسے سنان کرانا چاہئے ۔ بعد ازاں گینڈے ۔بھیڑئیے سانپ ۔شیر اور ریچھ کے چمڑوں میں گھی ملاکر دھونی دیں ۔

دیگر ۔کرنجوا ۔ دشانگ ۔سرسوں ۔ بچ ۔ بھلاوہ ۔ اجوائن اور کُٹھ میں گھی ملاکر دھوپ دینے سے سب گرہوں کا دفعیہ ہوجاتا ہے ۔

دشانگ دھوپ ۔ بچ ۔ہینگ ۔ واوڑنگ ۔سیندھا نمک ۔ گج پیپل ۔ پاٹھا ۔ اتیس ۔ اور ترِ کُٹا ان دسوں ادویات سے تیار کی ہوئی دھونی کو دشانگ دھوپ کہتے ہیں ۔اسے کشیپ نے تجویز کیا ہوا ہے ۔

دیگر ۔سرسوں ۔نیم کے پتے اور جٹا ڑھیں ۔گرہی کرنکا ۔ بچ اور بھوج پتر کو کوٹ کر گھی میں ملاکر دھونی دینے سے جملہ گرہوں کا دفعیہ ہوجاتا ہے

دیگر گھرت ۔ اننت مُول ۔ آم کی گُٹھلی ۔ تگر ۔ مرچ سیاہ ۔ مدھر گن کی ادویات ۔ پرشن پرنی اور موتھا کا کلک نیز دش مُول کا رس اور دودھ ڈال کر پکایا ہوا گھی پلانے سے تمام گرہ دور ہو جاتے ہیں ۔ یہ بچے کے لئے نہایت مفید خوراک ہے ۔

دیگر گھرت ۔ راستا ۔ بلا ۔ شال پرنی ۔ برہت پنچ مُول ۔ بچ اور ناگر موتھا کا کاڑھا بناکر اُس میں ساروا ۔ ترکُٹا ۔ چیتا ۔ پاٹھا ۔ واوڑنگ ملٹھی ۔ دُودھی ۔ ہینگ ۔ دیودارو ۔ پیپلا مُول ۔ اور اِندر جَو کا کلک ڈال کر اُس کے ساتھ حسب ترکیب گھی پکائیں ۔ یہ گھی بچہ کے لئے ہمیشہ مفید ہوتا ہے ۔ اور اُس کے تمام امراض کو دور کر دیتا ہے ۔ حرارت ہاضمہ کو بڑھا دیتا ہے ۔ اور طاقت وخوبصورتی کو زیادہ کرتا ہے ۔

دیگر گھرت۔ سارواء راسنا۔ برہمی ینکھنی۔ سرسوں سیاہ۔ بچ۔ اسگندھ۔ اور تُلسی کے کاڑھے کے ساتھ پکایا ہوا گھی پلانے اور مالش کے کام میں لانے سے سب گرہوں کو دور کر دیتا ہے۔

دھوپ۔ گائے کا سینگ۔ بال اور دُم کے بال۔ سانپ کی کنیچلی۔ بلی کا فضلہ۔ نیم کے پتے۔ گھی۔ کُٹکی۔ راڑا۔ ہردو کیٹری۔ بنولے۔ جَو۔ بکری کے بال۔ دیودارو۔ سرسوں۔ مور کی دُم۔ سرل کا شٹ۔ بہیڑا۔ بال چھڑ اور ہینگ لے کر سب کو مٹی کے ایک برتن میں ڈال دیں۔ اور بکرے کے پیشاب میں بھگو کر خشک کر کے باریک کر کے دھونی کے کام میں لائیں تو اس سے سب قسم کے گرہوں کی خرابیاں اور دِشم جوَر دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ بھوت ودیا کے بیان میں جو جو گھی۔ بلیدان۔ ہَوَن۔ اور سنان وغیرہ تدابیر بیان کی گئی ہیں۔ منتر تنتر کے جاننے والے کو وہ سب تدابیر یہاں بھی کام میں لانی چاہئیں۔

سنان کے لئے پانی۔ پوتی کرنج کی چھال اور پتے۔ بڑ وغیرہ شیردار درختوں کی چھال اور پتے۔ تِلُوَن کے چھال اور پتے۔ تونبی۔ حنظل۔ پاٹھا۔ شمی۔ بِل اور کیتھ ڈال کر پانی پکائیں۔ اور اس پانی سے بچے کو رات کے وقت نہلائیں۔

بال گرہوں میں علاج کی ترتیب۔ گرہوں کے مطابق جیسی تکلیف ہو۔ اور گرہوں کے دفعیئے میں جو جو عوارض رونما ہوں۔ اُن سب کو بالامئی پرتی کھید ادھیائے کی ادویات سے دور کرنا چاہئے۔

چوتھا ادھیائے

بھوت وِگیان

بھوت گرہ کی علامات۔ جس شخص میں مافوق الانسان گیان (علم) وِگیان (معرفت) تیز زبانی۔ حرکات۔ طاقت اور جرأت پائی جائیں اُسی کو بھوت گرہ کہتے ہیں۔ یہ بھوت وگیان کی عام علامات ہیں۔

بھوتوں کی اقسام۔ جس شخص میں جس بھوت کی سی شکل وضع۔ فطرت۔ بولی اور رفتار وغیرہ باتیں پائی جائیں۔ اُسے اُس بھوت سے حملہ آور سمجھنا چاہیئے۔ اِن بھوتوں کی دَیو۔ دانو وغیرہ اٹھارہ اقسام ہوتی ہیں۔

بواعث۔ اس جنم یا پہلے جنموں کے کئے ہوئے پرگیاپرادھ[1] ہی بھوت گرہ کے بواعث ہوتے ہیں۔ کام (شہوت)۔ کرودھ (غضب) وغیرہ سے وہ شخص پرگیاپرادھی ہو کر دھرم۔ برت (عہد) اور آچار (چلن) سے گر کر قابلِ تعظیم اشخاص کی بھی توہین کر ڈالتا ہے۔ اس لئے اُس مریادا بھرشٹ۔ پاپی۔ اور آتم گھاتی کو وہ چھدرپرہاری[2] دَیو دانو وغیرہ

[1] جو گناہ عقل کی خرابی کی وجہ سے کئے جائیں۔ وہ پرگیاپرادھ کہلاتے ہیں۔
[2] جو کسی پاپ وغیرہ کے موقع کو دیکھ کر حملہ آور ہوتا ہے۔

اٹھارہ قسم کے بھوت مار ڈالتے ہیں۔

بھوت گرہ کے حملہ آور ہونے کی وجہ۔ پاپ کرم کے آغاز کو "چھدر" کہتے ہیں۔ یہ بُرے کاموں کا نتیجہ ہوتا ہے۔ خالی مکان میں رہنا رات کو مرگھٹ میں رہائش رکھنا۔ ننگا پھرنا۔ بزرگوں کی مذمت۔ بے طریقہ جماع کرنا۔ ناپاکیزگی کی حالت میں کسی دیوتا وغیرہ کی پوجا نہ کرنا۔ بیگانے سوتک[ا] میں میلا کچیلا رہنا۔ ہوم منتر۔ بلی۔ اور یگیہ اُلٹے طور پر کرنا نیز دن چریا کے بیان میں بتائی ہوئی ہدایات کے برخلاف عمل کرنا۔ یہ سبب وجوہات بھوت گرہوں کے حملہ آور ہونے کی ہیں۔

بھوت گرہ کے حملے کا وقت۔ دیوگرہ شکل پکش کی پہلی اور ترپودش کو۔ دانوگرہ شکل پکش کی تریودش اور کرشن پکش کی دوادش کو۔ گندھرب شکل پکش کی چودس اور دوادش کو سرپ گرہ شکل پکش کی پنچمی کو یکھش گرہ شکل پکش کی سپتمی اور ایکادشی کو۔ برہم راکھش گرہ شکل پکھش کی اشٹمی۔ پنچمی اور پورنماشی کو۔ راکھش اور پشاچ وغیرہ گرہ کرشن پکش کی نومی اور دوادشی نیز پرلوں کے دن۔ پتری گرہ کرشن پکش کی دسمی اور اماوسیہ کو۔ انکے علاوہ گورو۔ برڈھ وغیرہ گرہ اشٹمی اور نومی کے روز انسان پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ یہ سب گرہ عموماً سندھی کال (دو وقت ملتے) میں حملہ آور ہوا کرتے ہیں۔

دیوگرہ کی علامات۔ جس شخص پر دیوتا قابو پا لیتے ہیں۔ اُس کا

[ا] کسی عورت کے ایام زچگی کو ہندو لوگ سوتک کے ایام شمار کرتے ہوئے اُنہیں ناپاک سمجھتے ہیں۔

منہ کھلے ہوئے کنول کا سا ہو جاتا ہے۔ اُس کی نظر ٹھنڈی اور طبیعت بے غصہ ہو جاتی ہے وہ تھوڑا بولتا ہے۔ اُسے تھوڑا پسینہ آتا ہے۔ تھوڑا پاخانہ پھرتا ہے۔ تھوڑا پیشاب کرتا ہے۔ کھانے کی اشتہا نہیں ہوتی دیوتاؤں اور پنڈتوں سے بہت محبت رکھتا ہے۔ تقریر نہایت صاف اور شستہ ہوتی ہے۔ بہت دیر تک دونوں آنکھیں بند رکھتا ہے۔ جسم میں سے خوشبو نکلتی ہے۔ لوگوں کو ور دیتا ہے۔ سفید پھولوں کے ہار پہنے رکھتا ہے۔ دریاؤں۔ پہاڑوں اور بلند مکانوں کو پسند کرتا ہے اور نیند نہیں آتی۔

دَیتیہ گرہ کی علامات۔ نظر کا ترچھا ہو جانا۔ سنگدلی۔ گورو۔ دیوتا اور برہمنوں سے نفرت۔ نڈرتا۔ غرور۔ دلیری۔ غضب۔ حوصلہ نیز شراب خوری اور گوشت خوری کی عادات کا پیدا ہو جانا یہ سب دَیتیہ گرہ کی علامات ہیں۔ علاوہ ازیں وہ شخص اپنے تئیں رُدر۔ سکند وِشاکھ اور اِندر کہنے لگتا ہے۔

گندھرب گرہ کی علامات۔ مریض کا اپنے فرائض میں مستعد رہنا۔ اُس کے جسم کا ترو تازہ اور خوشبودار ہو جانا۔ گانے ناچنے میں محو ہونا۔ نہانے کا خواہش مند رہنا۔ باغوں کی سیر کا شائق ہونا سُرخ کپڑوں۔ سُرخ مالاؤں اور صندل سُرخ کا پہننا۔ سنگار کرنا۔ اور کھیل کود میں مشغول رہنا۔ یہ گندھرب گرہ سے حملہ کئے ہوئے مریض کی علامات ہیں۔

سب گرہوں سے حملہ کئے ہوئے مریض کی علامات۔ آنکھوں کا

سُرخ ہونا۔ مزاج کا غصیلہ ہوجانا۔ آنکھوں کا پتھرا جانا۔ رفتار میں تیز چھاپن آجانا۔ مضطرب ہونا۔ متواتر سانس پر سانس لیتے رہنا۔ منہ میں سے رالیں ٹپکنا۔ ہونٹوں کا چاٹنا۔ دودھ اور گڑ سے اُلفت رکھنا۔ نہانے کا خواہشمند ہونا۔ اوندھے منہ سونا۔ اور چھتری سے ڈرنا۔ یہ سب علامات اُن مریضوں میں پائی جاتی ہیں۔ جن پر سب گرہ حملہ آور ہوتے ہیں۔

یکھش گرہ کی علامات۔ آنکھوں میں پانی بھر آنا۔ آنکھوں کا ڈراہوا اور سُرخ ہونا۔ جسم سے خوشبو آنا۔ چہرے پر جلال کا آنا۔ ناچنا۔ بات چیت کو کہنا سُننا۔ گانا۔ نہانا۔ مالا پہننا۔ چندن لگانا۔ مچھلی کے ماس کا شائق ہونا۔ خوش اور مطمئن رہنا۔ جسمانی طاقت بڑھنا۔ ہاتھ آگے بڑھاکر کہنا۔ کہ کس کو کیا دوں؟ پُراسرار باتیں منہ سے نکالنا بیدوں اور برہمنوں کی توہین کرنا۔ تھوڑا غصہ کرنا۔ اور راست روی سے نہ چلنا۔ یہ سب علامات یکھش گرہ سے حملہ کئے ہوئے مریض کی ہوتی ہیں۔

برہم راکھش گرہ کی علامات۔ مریض کا ہنسنے لگنا۔ ناچنے لگ جانا۔ اُس کے اطوار کا خوفناک ہوجانا۔ چھدر پرہاری (نکتہ چین) اور آکروشی (بیہودہ بکواس کرنے والا) ہوجانا۔ تیز رفتار بن جانا۔ دیوتا برہمن اور ویدوں سے نفرت ہوجانا۔ اوزار اور لاٹھی سے خودکشی کرلینا بھوا بھوا! کرکے آواز نکالنا۔ ویدوں اور شاستروں کا پاٹھ کرتے رہنا یہ برہم راکھش گرہ کے مریض کی علامات ہوتی ہیں۔

راکھش گرہ کی علامات۔ غصے سے بھری ہوئی نگاہ۔ طبیعت

کی پریشانی - ابروؤں کا اِدھر اُدھر گھماتے رہنا - حملہ آور ہونا - دوڑتے رہنا - زور زور سے بولنا - خوفناک منہ بنانا - کھانا کھائے بغیر مضبوط رہنا - نیند کا زائل ہو جانا - رات کے وقت گھومتے پھرنا - شرم و حیا کو ترک کر دینا - غلیظ رہنا - دلیر اور سنگ دل ہو جانا - کرختی سے باتیں کرنا غصے میں آجانا - سُرخ مالائیں پہننا - عورتوں کے شوق میں محو رہنا - گوشت اور شراب میں رغبت رکھنا - خون اور گوشت کو دیکھ کر ہونٹ چاٹنے لگ جانا - اور کھانا کھاتے کھاتے ہنسنے لگ جانا - یہ سب علامات راکھش گرہ کے مریضوں میں پائی جاتی ہیں -

پشاچ گرہ کی علامات - چت کی پریشانی - ایک جگہ جم کر نہ بیٹھ سکنا - اِدھر اُدھر دوڑتے پھرنا - غلیظ خوراک کا کھانا - ناچنا - گانا ہنسنا - شراب اور گوشت میں رغبت رکھنا - دھمکانے سے ڈر جانا - بلاوجہ روتا - ناخنوں سے جسم پر لکھنا - جسم کا رُوکھا اور لاغر ہو جانا - ہمیشہ دُکھوں ہی میں گھرا رہنا - جو دل میں آگیا - وہ ہی بک دینا - نسیان کا عارض ہو جانا - تنہائی پسند آنا - چنچل ہو جانا - تنگا رہنا - غلیظ ہو جانا پھٹے چیتھڑے بدن پر لپیٹ لینا - تنکوں کی مالا بنا کر پہننا - لکڑی کے گھوڑے پر سوار ہونا - کوڑے پر بیٹھنا - اور غذا زیادہ کھانا یہ سب پشاچ گرہ کے مریض کی نشانیاں ہوتی ہیں -

پریت گرہ کی علامات - پریت گرہ کے مریض کی صورت - اطوار اور بُو پریت کی سی ہو جاتی ہے - اُس کا من خائف رہتا ہے - وہ کھانے سے نفرت کرتا ہے - اور تنکے توڑتا رہتا ہے -

کوشمانڈ گرہ کی علامات۔ بہت بکواس کرتے رہنا۔ منہ پر سیاہی چھا جانا۔ تھوڑا تھوڑا ٹھہر ٹھہر کر چلنا۔ فوطوں کا متورم ہو جانا۔ اور لٹک پڑنا۔ یہ سب گوشمانڈ گرہ کے مریض کی علامات ہوتی ہیں۔

نشادگرہ کی علامات۔ لکڑی اور مٹی لے کر جہاں تہاں گھومتے پھرنا۔ پھٹے پرانے چیتھڑے پہننا۔ ننگا رہنا۔ دوڑنا۔ ڈراہوا نظر آنا۔ تنکے اوڑھنا۔ مرگھٹ یا خالی مکان میں رہنا۔ گلیوں میں گھومتے پھرنا۔ درختوں پر چڑھنا۔ تلوں سے بنے ہوئے کھانے۔ شراب اور گوشت کا ہمیشہ شائق رہنا۔ اور کرخت آواز نکالنا یہ سب علامات نشادگرہ کے مریض کی ہوتی ہیں۔

آدکرن گرہ کی علامات۔ پانی اور بھکشا مانگتے پھرنا۔ ڈری ہوئی اور سرخ آنکھیں ہونا۔ اور جلدی جلدی باتیں کرنا۔ یہ سب آدکرن گرہ کے مریض کی علامات ہوتی ہیں۔

بیتال گرہ کی علامات۔ خوشبودار اشیا اور پھول مالائیں پہننا سچ بولنا۔ کانپنا اور بہت سی بد عادات میں مبتلا رہنا۔ یہ سب بیتال گرہ کے مریض کی علامات ہوتی ہیں۔

پتری گرہ کی علامات۔ آنکھوں سے ناراضگی ٹپکنا۔ منہ پر کدورت کا چھا جانا۔ تالو کا سوکھنا۔ آنکھوں اور پلکوں کا بے قرار ہو جانا۔ نیند نہ آنا۔ حرارت ہاضمہ کا ضعیف ہو جانا۔ اُلٹے کپڑے پہننا۔ تلوں۔ مانس اور گڑ کا کھانا۔ اور منہ سے ٹوٹے پھوٹے الفاظ نکالنا۔ یہ سب پتری گرہ کی علامات ہوتی ہیں۔

عام علامات ۔ گورو۔ بزرگوں۔ رشیوں اور منیوں کے کہے کے مطابق اور آہار بیوہار و اطوار سے سوچ سمجھ کر حسب مناسب گرہوں کے مریضوں کی علامات معلوم کرنی چاہئیں۔

لاعلاج علامات ۔ گرہ کا مریض اگر بچوں کے پیچھے دوڑے۔ ننگا ہو جائے۔ سر کے بالوں کو کھول کر گھماوے۔ اُس کا چت بے چین رہتا ہو۔ اور مرض پُرانا ہو گیا ہو۔ تو جان لینا چاہئے۔ کہ مرض لاعلاج ہے۔

پانچواں ادھیائے

بھُوت پرتی شیدھ

(بھُوت کا علاج)

اہنسا کی خواہش نہ رکھنے والے بھُوتوں (ہنسا کی خواہش رکھنے والے بھُوتوں) کو جپ۔ ہوم۔ بلی۔ وَرت۔ تپ۔ شیل۔ سمادھان۔ گیان۔ دان اور دیا وغیرہ سے دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

گرہ کو دور کرنے والا پریوگ ۔ ہینگ۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل ہرتال۔ کستوری۔ لہسن۔ آک کی جڑھ۔ جٹا مانسی۔ اَج لومی۔ سفید دُوب

بھُوت کیشو۔ بچ۔ پرینگو۔ گُگُتی۔ سرپ گندھا (ناگلی) تِل۔ کاکولی۔ کھشیر کاکولی۔ کیلی کدمب۔ ہرڑ۔ شرنگی۔ منداک۔ سَووِیرا انجن۔ گوگل اور راکھشسوں کو دور کرنے والی دیگر ادویات۔ گدھے۔ گھوڑے۔ اونٹ۔ ریچھ۔ گوہ۔ نیولے۔ سیہہ۔ گینڈے۔ بلی۔ گائے۔ شیر۔ بھیڑیئے اور سمندری جانوروں کے چمڑے۔ پتے۔ دانت۔ اور ناخن لے کر اِن سب کے ساتھ پُرانا گھی یا تازہ تیل پکالیں اور اِسے پینے۔ نسوار لینے۔ یا مالش کرنے کے کام میں لائیں۔

یا اِن سب ادویات کو باریک پیس کر دھوپ کے طور پر استعمال کریں۔ یا اس کی گولی بنا کر انجن (سُرمے) یا اُوپیڑن کے کام میں لائیں۔

اِسی طرح ان ادویات کے نُگدے کو لیپ کے اور کاڑھے کو پری شِنک کے کام میں لانا چاہئے۔ تو گرہ۔ جنون اور مرگی کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

دیگر۔ گج پیپل۔ پیپلا مُول۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ آملہ اور سرسوں۔ نیز گوہ۔ نیولے۔ بلی اور مچھلی کے پِتّے نہایت باریک پیس کر نسوار مالش اور پری شِنک کے کام میں لانے سے گرہ روگ دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ سفید سرسوں۔ بچ۔ ہینگ۔ پرینگو۔ ہردو ہلدی۔ مجیٹھ۔ پیر مِٹھی سفید۔ بچ۔ سفید گِری کرنکا۔ نیم کے پتے۔ کرنجوا۔ سرس کے بیج۔ دیودارو سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ اور پیپل کا نُگدا تیار کر کے گھی اور گھی سے چوگنا گوموتر ڈال کر حسب ترکیب گھی کو پکالیں۔ یہ "سِدّھارتھک" نامی گھی

پینے اور نسوار کے ذریعے کام میں لانے سے سب قسم کے گرہوں خصوصاً اُتسر گرہوں کو بہت جلد دور کر دیتا ہے۔ نیز اس کے استعمال سے افلاس زہر۔ جنون۔ بخار۔ مرگی اور پاپ بھی دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ بکرے کے پیشاب کے ساتھ مندرجہ بالا تمام ادویات تیار کر کے پینے۔ نسوار لینے۔ سرمہ لگانے۔ لیپ کرنے اور جسم کے اوپر رگڑنے کے کام میں لائیں۔ تو یہ بھی اول الذکر فوائد بخشتا ہے۔ اور راج دربار میں کامیابی کا منہ دکھاتا ہے۔

دیگر۔ سرسوں سفید۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ بچ۔ اسگندھ۔ ہردو ہلدی۔ ہینگ۔ پیاز۔ کرنجوے کے بیج۔ سرس کے پھول کیتھ کے پھل۔ کیتھ کی چھال۔ سیندھا نمک۔ اگر۔ کٹھ۔ شیوناک کی جڑھ۔ کھنی۔ اور مصری لے کر سب کو بکرے کے پیشاب کی بھاونا دیکر گائے کے پتے میں ڈال کے گولیاں بنالیں۔ اور نسوار۔ سرمے۔ اور لیپ کے کام میں لائیں تو یہ گولیاں خراب زخم۔ جنون۔ دُھند اور رتوندھ کے لئے مفید چیز ہیں۔ نیز پانی میں ڈوبے ہوئے کے جسم پر لیپ کرنے سے فائدہ بخشتی ہے۔ اور غضبناک سانپ کے ڈسے ہوئے کے لئے بھی مفید ہوتی ہیں۔

سکندھ وغیرہ کو دور کرنے والی دھونی۔ بنولے۔ مور کی دم بڑی کٹیرتی۔ شیو نرمالیہ۔ پنڈی تک۔ دارچینی۔ جٹا ماسی۔ بلی کا فضلہ تُش۔ بچ۔ بال۔ سانپ کی کینچلی۔ ہاتھی دانت۔ سینگ۔ ہینگ۔ اور مرچ سیاہ سب ہموزن لے کر مریض کو سب کی دھونی دینے سے سکندھ گرہ

جنون۔ پشاچ گرہ۔ راکھش گرہ۔ اور دیوگرہ کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔
نیز بخار کا بھی دفعیہ ہو جاتا ہے۔

بھوت راو گھرت۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ تمال پتر۔ کُن کُم
پپلا مُول۔ جو کھار۔ کیٹری۔ ہلدی۔ دیو دارو۔ سفید سرسوں۔ زرد سرسوں
نیتر بالا۔ اِندر جو۔ لہسن سفید۔ ہرڑ۔ بہیڑا۔ آملہ۔ خس۔ کُٹکی۔ بچ۔ نیلا تھوتھا
ملٹھی۔ کھریٹی۔ صندل سُرخ۔ الائچی۔ منسل۔ پدماکھ۔ دہی۔ تگر۔ مہوا۔
مال کنگنی۔ اتیس بکا کولی۔ رسونت۔ چب اور کُٹھ اِن سب ادویات کے
نگدے اور گو موتر وغیرہ آٹھوں قسم کے موتروں کے ساتھ پکایا ہوا تازہ
گھی پینے سے گرہ روگ دور ہو جاتے ہیں۔

مہا بھُوت راو گھرت۔ تگر۔ مہوا۔ کنجا۔ لاکھ۔ پٹول۔ مجیٹھ
بچ۔ پاٹلا۔ ہینگ۔ سفید سرسوں۔ کیٹری۔ ہلدی۔ دار ہلدی۔ پرینگو۔
کُٹکی۔ بیر۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ ہرڑ۔ بہیڑا۔ آملہ۔ تھوہر۔
دیو دارو۔ واوڑنگ۔ اج گندہ۔ گلو۔ انکول۔ کوشاتکی۔ سہانجنا۔
نیم۔ ناگر موتھا۔ اِندر جو۔ کُٹھ۔ سرس کے پھُول اور بیج۔ اجوائن۔ ملٹھی
اپراجتا۔ دنتی۔ چیتا۔ اور بِل گری سب ہموزن لے کر پیس لیں۔ اور
مُوتر واگ میں بیان کئے ہوئے مُوتر ڈال کر گھی پکا لیں۔ اس گھی
کو مالش کرنے۔ پینے اور نسوار لینے کے کام میں لائیں۔ تو سب قسم کے
گرہ اُنماد۔ کوڑھ اور بخار دور ہو جاتے ہیں۔ اس گھی کو مہا بھُوت راو
گھرت کہتے ہیں۔

بلی دان وغیرہ۔ جو گرہ جس دن مریض پر حملہ آور ہو۔ اسی دن

اُس کے لئے خاص خاص بلی دان اور ہوم وغیرہ کرنے چاہئیں۔

سنان۔ کپڑے۔ چربی۔ گوشت۔ شراب۔ کھیرا اور گڑ وغیرہ جو جو چیز جس جس گرہ کو پیاری ہو۔ وہی اُس گرہ کے لئے اُسی دن دینی چاہئے۔

جواہرات۔ خوشبویات۔ مالائیں۔ جو وغیرہ بیج۔ شہد۔ گھی اور سب قسم کی کھانے کے قابل اشیا گرہوں کے واسطے دان کرنی چاہئیں۔

یہ سب گرہوں کی عام تدابیر ہیں۔ اب خاص تدابیر بیان کی جاتی ہیں۔

دیوتا۔ رشی۔ گورو۔ بزرگ۔ اور سدھ ان پانچ قسم کے گرہوں کی بلی دیوآلہ (مندر) میں دینی چاہئے۔ ان میں سے بھی دیوگرہ کی بلی شمال کی سمت میں۔ اور دَیتیہ بھوتوں کی بلی مغربی سمت کی طرف چوراہے میں دینی چاہئے۔

گندھرب گرہوں کے لئے گائے کے آنے جانے کے راستے میں پودے سمیت کپڑوں کی بلی دان دیں۔

پتری گرہ کے لئے ندی کے کنارے پر۔ ناگ گرہ کے لئے جنوب مشرق میں۔ یکھش گرہ کے لئے یکھش گرہ میں یا ندیوں کے ملاپ کے مقام پر۔ راکھش گرہ کے لئے چوراہے پر نیز گھنے جنگل میں۔ رکھشو گرہ کے لئے جنوب کی طرف۔ برہم راکھش گرہ کے لئے مشرق کی طرف پشاچ گرہ کے لئے مغرب کی طرف خالی مقام میں بلی دان کریں۔

دیوتاؤں کی بلی کے لئے مقدس سفید پھول۔ خوشبودار اشیاء۔

دودھ کے بنے پکوان - چاول - دہی - اور سفید چھتر یہ اشیاء دینی چاہئیں -

گھرت - ہینگ - سرسوں - سفید بچ - سونٹھ - مرچ سیاہ اور پیپل ہر ایک نصف پل - اور چوگنے گوموتر میں ایک پرستھ گھی حسب ترکیب پکا کر رکھ لیں - اس گھی کے پینے - نسوار لینے اور مالش کرنے سے دیوگرہ دور ہو جاتے ہیں -

گرہ دور کرنے کے لئے نسوار اور سُرمہ - بچ - ہینگ اور لہسن کو بکرے کے پیشاب میں پیس کر نسوار اور سُرمے کے طور پر استعمال کرنے سے دیوگرہ دور ہو جاتے ہیں -

دَیتیہ گرہ کا دفعیہ - دَیتیہ گرہ کے دفعیے کے لئے کئی قسم کے پھلوں - خس - کنول اور نیلوفر کی بلی دینی چاہئے -

ناگ گرہ کا دفعیہ - ناگ گرہوں کے دفعئے کے لئے چنبیلی کے پھول - دھان کی کھیلوں - گُڑ کے پوڑوں - میٹھے بھات - کھیر - شہد - دودھ - سیاہ مٹی - ناگ کیسر - بچ - کنول - گوگل - خس - اور سُرخ کنول ان چیزوں کی بلی دیں -

سفید کنول - لودھ - تگر - ناگیشور اور سرسوں کو ٹھنڈے پانی میں پیس کر نسوار اور سُرمے کا استعمال کریں -

یکھشش گرہ کے لئے بلی - یکھشوں کے دفعئے کے لئے دودھ - دہی اور گھی ملا ہُوا اناج - گوگل - دیودارو - نیلوفر - پدم - خس - سنہری کپڑوں اور سونے کی بلی دیں -

ہموزن گوموتر۔ گھی اور دودھ کو پکا کر پینے۔ نسوار لینے اور مالش کرنے کے کام میں لائیں۔

دیگر۔ ہرڑ۔ ہلدی۔ دار ہلدی۔ لہسن۔ سیاہ مرچ۔ بچ اور نیم کے پتوں کو بکرے کے پیشاب میں پیس کر سونگھنے یا آنکھ میں لگانے سے یکھش گرہ دور ہو جاتا ہے۔

برہم راکھش گرہ کے لئے بلی۔ پکے ہوئے جوّوں کا بھرا ہوا ایک برتن۔ پانی کا گھڑا۔ تِلوں کا نگدا۔ چھتر۔ کپڑے۔ اور لیپ کی اشیاء برہم راکھش گرہ کے دفعیہ کے لئے بلی دان دیں۔

گھرت۔ خیر کے بیس پل بھر کاڑھے میں سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل ہرڑ۔ بہیڑا۔ آملہ۔ ہینگ۔ بچ۔ سونف۔ سرسوں۔ نیم کے پتے اور لہسن ہر ایک نصف پل۔ گھی سات کُڑُو۔ اور گھی سے تِگنا گوموتر سب کو ملا کر حسب ترکیب گھی پکالیں۔ اِس گھی کو پینے۔ نسوار لینے اور مالش کے طور پر کام میں لانے سے نہایت فائدہ ہوتا ہے۔

رکھشوں کی بلی۔ رکھش گرہ کے دفعیہ کے لئے تلوں کا نگدا سفید پھول کھچڑی۔ کچا پکا مانس اور خون میں بھگوئے ہوئے موٹھ بلی میں دینے چاہئیں۔

نسوار اور سُرمہ۔ کرنجوا۔ سرس۔ اور سیاہ پاٹلی ان تینوں کی چھالیں۔ جڑھیں۔ پھول اور پھل۔ بِل گری۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ ہینگ۔ اِندر جَو۔ سفید سرسوں۔ لہسن اور آملہ کو بکرے کے پیشاب میں پیس کر نسوار اور سُرمے کے کام میں لائیں۔ تو رکھش گرہ روگ کے

لئے مفید ہوتا ہے۔

گھرت۔ اِن مندرجہ بالا ادویات کے ساتھ چوگنے گوموتر میں پکایا ہوا گھی پینے۔ ملنے اور نسوار لینے کے کام میں استعمال کرنے سے رکھش گرہ کو دور کر دیتا ہے۔

پشاچ گرہ کے لئے بلی۔ پشاچ گرہ کے دفیعٔ کے لئے سیدھو شراب تِلوں کا نگدا۔ دہی۔ مُولی۔ نمک۔ سرسوں۔ بھُوت اودن اور جَو کے پکوانوں کی بلی دینی چاہیئے۔

گھرت۔ ہردو ہلدی۔ مجیٹھ۔ سونف۔ سیندھا نمک۔ سونٹھ۔ ہینگ پرینگو۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ لہسن۔ ترپھلا۔ بچ۔ سپاٹلا سفید چرمیٹھی اور سرس کے پھُول۔ ان سب کا نگدا۔ گھی اور گھی سے چَوگنا گوموتر ڈال کر پکایا ہوا گھی پینے اور ملنے کے طور پر کام میں لانے سے پشاچ گرہ کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

نسوار۔ اوپر لکھی ہوئی تمام ادویات کو بکرے کے پیشاب میں پیسکر سرمے اور نسوار کے طور پر کام میں لانا چاہیئے۔

ممنوعہ اور غیر ممنوعہ باتیں۔ دیو۔ رشی۔ پتری اور گندھرب گرہوں میں تیز نسوار وغیرہ کا استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ اِن میں نرم گھرت پان وغیرہ تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔

پشاچ گرہ کے سوا اور کسی گرہ کے واسطے اُلٹی (غیر موافق) تدابیر کام میں نہ لانی چاہئیں۔ کیونکہ دیو وغیرہ گرہ نہایت تیج والے ہوتے ہیں۔ یہ بگڑ کر مریض اور معالج دونوں کو ہلاک کر ڈالتے ہیں۔

سب امراض کے دور کرنے والے بارہ بازوؤں والے اور صاف نگاہ والے اپنے مالک ایشور کا جاپ کرنے سے سب قسم کے امراض جنون۔ مرگی اور چت کی سب خرابیاں دور ہو جاتی ہیں۔

گرہ روگ کے مریض کو سنان وغیرہ سے پوتر کرا کے مایوری مہاودیا کا ستوتر ہمیشہ سُناتے رہیں۔

مریض کو چاہئے کہ بھوت ناتھ شیوجی اور پرمتھ نامی اُنکے گنوں کی پوجا کرے۔ نیز تمام گرہوں کی شانتی کے لئے بسدھ منتروں کا جاپ کرے۔

چھٹے اور ساتویں ادھیاؤں میں جنون اور مرگی کے علاج میں جو کچھ لکھا جائیگا۔ نیز جو جو معالجات دیو وغیرہ گرہوں کے دفعئے کے لئے اِس ادھیائے میں بیان ہو چکے ہیں۔ وہ سب دیو گرہوں کے دفعئے کے لئے کام میں لانا چاہئے۔

چھٹا ادھیائے

اُنماد (جنون) کا علاج

اقسام۔ اُنماد روگ (جنون) چھ قسم کا ہوتا ہے (۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج (۴) ترِدوشج (۵) آدھج (۶) وِشج۔

اسباب اور علامات۔ جسمانی اور روحانی خرابیوں سے۔ غیر مفید اغذیات و اشربات کے کھانے پینے سے بگڑی ہوئی۔ غیر موافق اور خراب غذا سے۔ متضاد چیزوں کے استعمال سے۔ کمزور شخص کی بیماری کی تیزی سے۔ دُبلے شخص کی کُشتی وغیرہ اُلٹی حرکات سے۔ گورو اور بزرگوں وغیرہ قابل تعظیم اشخاص کی گُستاخی کرنے سے۔ روحانی تکالیف سے۔ چت کی پریشانی سے۔ وِش (زہریلی اشیاء) اور اُپ وِش (ہرتال وغیرہ کی قسم کی اشیاء) کے استعمال سے۔ ستوگُن سے خالی شدہ شخص کے ہردے میں وات وغیرہ تینوں دوش بگڑ کر عقل کو بگاڑ کے اُنماد روگ (جنون) پیدا کر دیتے ہیں۔ اس مرض سے بُدھی۔ گیان اور قوت حافظہ میں انتشار پیدا ہو کر جسم سُکھ دُکھ میں تمیز کر سکنے کے ناقابل ہو جاتا ہے اور مریض کردنی اور ناکردنی میں تمیز نہ کر سکنے کے قابل ہو کر رتھ بان سے خالی رتھ کی طرح گھومنے لگ جاتا ہے۔

واتج اُنماد کی علامات۔ جسم کا لاغر ہو جانا۔ بلا وجہ رونا۔ چلّانا ہنسنا۔ مُسکرانا۔ ناچنا۔ گانا۔ بجانا۔ بکنا۔ ہاتھ پاؤں مارنا۔ چیزوں کو توڑتے پھوڑتے رہنا۔ گلے سے بین باجے کا سا آواز نکالنا۔ منہ سے جھاگ نکلنا۔ لگاتار گھومتے رہنا۔ زیادہ بولنا۔ زینت کے ناقابل چیزوں سے اپنے تئیں مزین کرنا۔ جن مقامات پر "یان"[1] کے بغیر جا سکنا ناممکن ہو۔ وہاں "یان" کے بغیر چلنے کی کوشش کرنا۔ سب قسم کی کھانے کی چیزوں کا حریص ہونا۔ کھانے کی چیز ملنے پر اُسے

---

[1] ہر قسم کی سواری سے مراد ہے۔

پھینک دینا۔ آنکھوں میں گولائی اور سُرخی آجانا۔ اور کھانے کے ہضم ہونے کے وقت مرض کا بڑھ جانا یہ سب علامات وات کی وجہ سے پیدا ہونے والے جنون میں پائی جاتی ہیں۔

پتج اُنماد کی علامات۔ دوسروں کو دھمکانا۔ غصہ ہونا۔ مُٹھی یا مٹّی کے ڈھیلے سے اپنے اعضا کو مارنا۔ سردی۔ سایہ اور پانی کا شائق ہونا ننگا رہنا۔ رنگ کا زرد ہو جانا۔ آگ کے شعلے۔ تاروں اور دئیے کے نہ ہونے پر بھی ان کا دکھائی دینا۔ یہ سب پتج اُنماد (پت کی وجہ سے ہونے والے جنون) کی علامات ہوتی ہیں۔

کفج اُنماد کی علامات۔ کھانے کی خواہش نہ ہونا۔ قے آنا۔ تھوڑا ہلنا جُلنا۔ تھوڑا کھانا۔ تھوڑا بولنا۔ جماع کا اشتیاق ہونا۔ خلوت میں رہنے کی خواہش ہونا۔ رالوں کا بہنا۔ ناک کا بہنا۔ خائف رہنا۔ صفائی سے نفرت نیند زیادہ آنا۔ چہرے کا متورّم ہونا۔ رات کے وقت اور کھانا کھاتے ہی مرض کا بڑھ جانا۔ یہ سب کف سے پیدا ہونے والے جنون کی علامات ہیں۔

سنّپاتج (تینوں دوشوں سے پیدا ہونے والے) اُنماد کی علامات

جس اُنماد روگ میں مندرجہ بالا تینوں دوشوں کے بواعث اور علامات پائی جائیں، اُسے سنّپاتج اُنماد کہتے ہیں۔ یہ خوفناک امرض لاعلاج ہوتا ہے۔

آدھج اُنماد کی علامات۔ دولت کے ضائع ہو جانے یا استری کی مفارقت سے پیدا شدہ ناقابلِ برداشت رنج اُٹھانے سے آدھج اُنماد پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے مریض زرد رنگ اور عاجز ہو جاتا ہے۔ نیز

بار بار غش کھا کر ہائے ہائے پکارنے لگ جاتا ہے۔ مارے رنج کے غضبناک ہو کر ضائع شدہ مال و دولت اور استری کا دھیان کرتا ہوا اُنکے اوصاف کو بڑھا بڑھا کر کہنے لگتا ہے۔ بہت جاگتا رہتا ہے۔ اور سُست ہو جاتا ہے۔

وِشج اُنماد کی علامات ۔ جسم کا سیاہ ہو جانا۔ جسم کی خوبصورتی۔ جسمانی طاقت اور تمام اندریوں کا زوال پذیر ہو جانا۔ مرض کی تیزی کے درمیان مریض کا گھبرایا ہوا اور سُرخ چشم ہونا۔ زہر سے پیدا ہونے والے جنون کی علامات ہیں۔

واتج اُنماد کا علاج ۔ واتج اُنماد میں سینہہ (چکنائی) کا پینا لازم ہے۔ لیکن اگر وائیو کا راستہ کسی دوسرے دوش کی وجہ سے رُکا ہوا ہو۔ تو سینہہ پینے سے پہلے سینہہ ملا کر ہلکی جلاب آور وغیرہ ادویات دینی چاہئیں۔

کفج اور پتج اُنماد کا علاج ۔ کف یا پت سے پیدا ہونے والے اُنماد روگ میں مریض کو سینہہ (چکنائی) استعمال کرا کے اور پسینہ دیکر کف کی حالت میں پہلے قے اور پت کی حالت میں پہلے جلاب دینا چاہئے۔

کیسا ہی اُنماد روگ (جنون) کیوں نہ ہو۔ سب میں وستی (حقنے) اور شرو ویریچن (تنقیہ دماغ) کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ اور وستی سے اندرونی صفائی ہو جانے پر مریض کا چت تر و تازہ ہو جاتا ہے۔

نیلکھشن نسیہ اور انجن وغیرہ کا استعمال ۔ مندرجہ بالا طریق سے علاج کئے جانے پر بھی اگر مرض اُنماد کا دفعیہ نہ ہو۔ تو تیز نسوار دینا

تیز سُرمے کا استعمال کرنا۔ خوش کرنا۔ تسلّی دینا۔ دھمکانا۔ ڈرانا۔ ڈانٹنا۔ مالش کرنا اُبٹنا ملنا۔ لیپ کرنا۔ دھوم پان کرانا۔ اور گھی پلانا۔ یہ سب تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔ ایسا کرنے سے مریض کا من شدھ ہو کر اپنے ٹھکانے پر آجاتا ہے۔

گھرت۔ ہینگ۔ نمک سیاہ۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ اور پیپل ہر ایک دو دو پل۔ اور گھی ایک آڑھک کو گوموتر کے ساتھ حسب ترکیب پکا کر استعمال میں لائیں۔ تو جنون۔ بھُوت گرہ اور مرگی کے دور کرنے میں یہ بہت عمدہ چیز ہے۔

برہمی گھرت۔ برہمی کا رس دو پرستھ۔ گھی ایک پرستھ۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ ترُبد سیاہ۔ ترُبد سفید۔ دنتی۔ شنکھ پُشپی۔ املتاس اور وا وڑنگ ہر ایک نصف پل لے کر حسب ترکیب گھی پکالیں۔ اِسے برہمی گھرت کہتے ہیں۔ اس کی خوراک ایک پل سے شروع کر کے اور ایک پل روزانہ بڑھا کر چار پل تک لے جانی چاہیئے۔ اس سے زیادہ نہ بڑھائیں۔ اس کے استعمال سے جنون۔ کوڑھ اور مرگی کی شکایات جاتی رہتی ہیں۔ بانجھ عورت کے ہاں بھی بیٹا پیدا ہو جاتا ہے۔ بولنے کی طاقت۔ آواز۔ حافظہ اور ذہن میں ترقی ہو جاتی ہے۔ یہ برہمی گھرت سب سے اچھا ہے۔

کلیانک گھرت۔ ہرڑ۔ بہیڑا۔ آملہ۔ حنظل۔ الائچی کلاں۔ دیودارو مصبر۔ ساروا ہر دو قسم۔ ہر دو ہلدی۔ شال پرنی۔ پرشن پرنی۔ پرینگو۔ تگر۔ کٹیری۔ کُٹھ۔ مجیٹھ۔ ناگ کیسر۔ انار دانہ۔ پل گری۔ تالیس پتر

الائچی خورد۔ چمبیلی کے پھول۔ نیلوفر۔ دنتی۔ پدماکھ اور چندن ہر ایک ایک کرش۔ نیز ایک پرستھ گھی لے کر حسب ترکیب گھی کو پکالیں۔ اس گھی کے استعمال سے بھوت گرہ۔ جنون۔ کھانسی۔ مرگی۔ بھس۔ کھجلی وِش روگ۔ سوج۔ غشی۔ پرمیہہ۔ گرِوِش (مصنوعی زہر کے اثر) بخار ویرج کے زائل ہو جانے۔ بانجھ پن۔ دیوتاؤں کی پیدا کی ہوئی من کی پریشانی۔ ذہانت کی کمی۔ ہکلاپن۔ قوت حافظہ۔ اور ضعفِ ہاضمہ کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ یہ گھی طاقت اور عمر کو بڑھاتا ہے۔ خوشی دیتا ہے۔ خوبصورتی پیدا کرتا ہے۔ خوش قسمتی اور تر و تازگی بخشتا ہے اور قوتِ مردمی پیدا کرتا ہے۔

مہا کلیانک گھرت۔ مندرجہ بالا کلیانک گھرت کی اشیا میں سے اول الذکر ساتوں ادویات چھوڑ کر باقی سارو اسے چندن تک صرف اکیس ادویات لے کر گھی سے سولہ گنے پانی میں ڈال کر آگ پر چڑھا دیں۔ اور چوتھائی پانی رہ جانے پر اُسے اُتار کر چھان لیں۔ پھر اس کاڑھے میں پہلی دفعہ بچہ دی ہوئی گائے کا چوگنا دودھ ڈال دیں۔ نیز شتاور۔ میدا۔ مہا میدا۔ کاکولی۔ کونچ بیج۔ اور سوُرپ پرنی کا کلکا ملا کر حسب ترکیب گھی کو پکالیں۔ اِسے مہا کلیانک گھرت کہتے ہیں۔ یہ گھرت فربہی بڑھاتا ہے۔ سنّپات کو دور کرتا ہے۔ اور کلیانک گھرت کی نسبت زیادہ مفید ہوتا ہے۔

مہا پیشاچک گھرت۔ جٹا مانسی۔ ہرڑ۔ گندھ مانسی۔ بدم چاری۔ کپک کینیح۔ بچ۔ ترائمان (بنفشہ) ارنی۔ کاکولی۔ چنڈا۔ گٹکی۔ آملے۔ بردھ دار

دھنیا۔ سونف۔ لاکھ۔ شتاوری۔ کھشیر کاکولی۔ سرپ آکھشی۔ سرپ گندھا کٹنبھرا۔ ورشچکالی۔ اور شال پرنی کے ساتھ حسب ترکیب گھی پکالیں اسے مہا پیشاچک گھرت کہتے ہیں۔ اس کے استعمال سے چوتھیہ بخار جنون۔ اور مرگی کا دفعیہ ہوجاتا ہے۔ عقل۔ ذہانت۔ اور قوت حافظہ کو ترقی ملتی ہے۔ بچوں کے اعضا کو بڑھانے کے لئے یہ گھی آبحیات کا سا حکم رکھتا ہے۔

دیگر۔ برہمی۔ حنظل۔ واوڑنگ۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل ہینگ جٹا مانسی۔ مُرا۔ راسنا۔ کلہاری۔ لہسن۔ اتیس۔ تُلسی۔ بچ۔ مال کنگنی ناگ دنتی۔ دھماسہ۔ ہرڑ اور سوراشٹر کی مٹی۔ ان سب ادویات کو ہاتھی کے پیشاب میں پیس کر بتی بنالیں۔ اور اُس بتی کو سایہ میں خشک کرلیں۔ اس بتی کو بطور نسوار لینے۔ سرمہ لگانے۔ لیپ کرنے اور دھُواں دینے کے استعمال کرنے سے مرض جنون کا دفعیہ ہوجاتا ہے۔

دیگر۔ سرسوں کے تیل والے کئی قسم کے اُوبٹن۔ سرسوں کے تیل کی مالش۔ سرسوں کے سفوف کا پردھمن۔ اور سوتر ستھان میں بیان کیا ہوا ہینگ ملا تیز دھوم یہ سب بھی مفید تدابیر ہیں۔

دیگر۔ گیدڑ۔ سیہہ۔ اُلو۔ بلی۔ بیل اور بکرے کے پیشاب۔ پتے فضلے۔ بال۔ ناخن۔ اور چمڑوں کی دھونی دینا۔ دھوم پان کرانا۔ سرمہ لگانا۔ مالش کرنا۔ لیپ کرنا۔ اور پرہی شیک کرنا اُنماد روگ (جنون) کے لئے مفید تدابیر ہیں۔

دیگر۔ کُتے۔ گائے اور مچھلی کے سڑے ہوئے گوشت کی متواتر

دھونی دینا جنون کے لئے مفید تدبیر ہے۔ خصوصاً وات کف سے پیدا ہونے والے جنون کے لئے تو نہایت ہی اچھی چیز ہے۔

پتج اُنماد کا علاج۔ پت سے پیدا ہونے والے جنون میں تِکتک اور جیونتیہ گھرت مشرک سینہہ نیز ٹھنڈی۔ میٹھی اور لطیف اغذیات مفید ہوتی ہیں۔

فصد کھولنا۔ فصد کھولنے کے بیان میں جنون کے لئے جس ناڑی کی فصد کھولنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ اُس کی فصد کھولنی چاہیئے۔ جس مریض کی فصد کھولنی ہو۔ اُسے پہلے شراب اور گوشت پیٹ بھر کر کھلا کر بے ہوا مکان میں سُلا دیں۔ پھر فصد کھولیں۔ ایسا کرنے سے مریض کی پریشانئ عقل دور ہو جاتی ہے۔

دیگر تدبیر۔ جنون کے مریض کو پانی سے خالی کنوئیں میں ڈال کر فاقوں سے لاغر کرنا چاہیئے۔ نیز دھارمک باتوں سے اُسے تسلی دیں۔ یا کسی پیاری چیز کے ضائع ہو جانے کی خبر سنائیں۔

یا اُسے کوئی عجیب و غریب چیز دکھائیں۔ یا اُس کے جسم پر سرسوں کا تیل لگا کر ہاتھ پاؤں باندھ کر دھوپ میں چت لٹا دیں۔ یا اُس کے جسم پر کینچ کی پھلی رگڑ دیں۔ یا گرم لوہا۔ تیل۔ یا پانی اُس کے جسم پر ڈالیں یا اُس کے جسم پر کوڑے لگائیں۔ یا اُسے کسی گڑھے میں ڈال دیں۔ یا اُسے کسی تاریک گڑھے یا ہتھیاروں۔ اینٹوں۔ پتھروں۔ اور انسانوں سے خالی مکان میں بند کر دیں۔ یا اُسے ایسے سانپ سے جس کے دانت اُکھاڑے گئے ہوں یا مغلوب کئے ہوئے شیر یا ہاتھی سے اُسے ڈرائیں

یاسرکاری سپاہی اُسے باہر لے جاکر اچھی طرح باندھ کر خوب دھمکا کر کہیں۔ کہ بادشاہ نے تم کو مار ڈالنے کی ہدایت کی ہے۔ کیونکہ جسمانی تکلیف کی نسبت جان کا خوف زیادہ ہوتا ہے۔ ان تدابیر سے مریض کا چت ٹھکانے آجاتا ہے۔

لیکن مندرجہ بالا تدابیر ملک اور وقت کا لحاظ رکھ کر عمل میں لانی چاہئیں۔

دھن وغیرہ کسی عزیز چیز کے ضائع ہو جانے سے جس کا من بگڑ گیا ہو۔ اُسے دھن وغیرہ کے حصول کی خوشخبری دیکر نیز تسلی دیکے اُسکے چت کو شانتی دینے کی کوشش کرنی چاہئے۔

شہوت۔ رنج۔ خوف۔ غضب۔ خوشی۔ حسد۔ اور لالچ کی وجہ سے پیدا ہونے والے جنون کا علاج اُنکے مخالف تدابیر سے کرنا چاہئے۔

مندرجہ بالا چھتوں اقسام کے اُنمادوں کی جو علامات وغیرہ پہلے بیان کی گئی ہیں۔ اگر اُن سے زیادہ علامات پائی جائیں۔ تو بھوت اُنماد سمجھنا چاہئے۔ اور اس کا علاج ویسا ہی کرنا چاہئے۔ جیسا کہ بھوت اُنماد کے بیان میں لکھا جا چکا ہے۔

بھوت اُنماد میں تِلوں کا چورن۔ کُلتھی۔ سکتو پنڈ کا۔ مرغن اور میٹھی اغذیات۔ خون آمیز چاولوں کا بھات۔ کچا پکا گوشت۔ سُرا میریہ آسو۔ مادھوی لتا۔ چنبیلی یا سہچری کے پھول یہ سب ادویات ایک برتن میں رکھ کر چوراہے۔ گوشالہ یا دریاؤں کے سنگم کے مقام پر رکھ دیں۔

جو شخص شراب اور گوشت کے استعمال سے پرہیز کرکے مفید اغذیات

کھاتا ہے۔ جو پاک صاف رہتا ہے۔ اُسے دوشج یا آگنتج کسی قسم کا بھی اُنماد نہیں ہوتا۔

جب تمام اندریاں اپنے اپنے فرائض میں مستعد ہو جائیں نیز عقل آتما اور من تر و تازہ ہوں۔ اور سب دھاتو اپنی پرکرتی پر آجائیں۔ تو جان لینا چاہئے۔ کہ جنون کی شکایت رفع ہو چکی ہے۔

ساتواں اُدھیائے

اپسمار پرتی کھیدھ (مرگی کا علاج)

علامات۔ جس مرض میں قوت حافظہ زائل ہو جاتی ہے۔ اُسے اپسمار یا مرگی کے نام سے نامزد کرتے ہیں۔ بُدھی اور ستوگُن میں انتشار پیدا ہو جانے کی وجہ سے اُنماد کی طرح چنتا۔ رنج اور خوف کے چت کو دبا لینے سے نیز جسم کے بگڑے ہوئے دوشوں کے ہردے اور سنگیا واہی (قوت ممیزہ والے) سروتوں میں پھیل کر ستوگُن کے زائل ہو جانے سے قوت حافظہ زائل ہو کر یہ اپسمار روگ پیدا ہو جاتا ہے۔

اس روگ میں مریض کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ اور وہ موڑھ مت (غافل) ہو کر مذموم حرکات کرنے لگ جاتا ہے۔ ہاتھ

چلاتا ہے۔ منہ سے جھاگ نکالتا ہے۔ ہاتھ پاؤں مارنے لگ جاتا ہے۔ اور طرح طرح کی صورتیں دیکھتے ہوئے یکایک زمین پر گر پڑتا ہے۔ اُس کی آنکھیں اور ابرو ٹیڑھے پڑ جاتے ہیں۔ جب دوش کا زور ہو چکتا ہے تو مریض ہوش میں آجاتا ہے۔ اسی طرح کچھ مدت کے بعد پھر اُس کی وہی حالت ہو جاتی ہے۔

اقسام۔ اپسمار کی چار قسمیں ہوتی ہیں (۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج (۴) اور سنپاتج۔

پورب رُوپ (علامات قبل المرض)۔ دل کا لرزنا۔ سنسناہٹ چکر آنا۔ آنکھوں تلے اندھیرا چھا جانا۔ دھیان بندھ جانا۔ ابروؤں کا ترچھا ہو جانا۔ آنکھوں کا بدوضع ہو جانا۔ آواز نہ ہونے پر بھی آوازیں سنائی دینا۔ پسینے آنا۔ رالوں کا بہنا۔ ناک بہنا۔ اُو پاک۔ عدم اشتہائے طعام۔ غشی۔ پیٹ میں گڑگڑاہٹ ہونا۔ طاقت کا زائل ہو جانا۔ نیند کا زائل ہو جانا۔ اعضا شکنی۔ پیاس۔ خواب میں گاتا۔ ناچنا۔ شراب پینا تیل پینا۔ اور شراب یا تیل کی مانند ہی پیشاب آنا۔ یہ سب علامات اپسمار روگ کی علامات قبل المرض کہلاتی ہیں۔

واتج اپسمار کی علامات۔ واتج اپسمار میں مریض کے پاؤں کانپنے لگتے ہیں۔ گر اپڑتا ہے۔ اُس کا گیان زائل ہو جاتا ہے اور وہ بگڑی سی آواز سے رونے لگ جاتا ہے۔ آنکھیں گول سی ہو جاتی ہیں۔ سانس زیادہ آتے ہیں۔ مارے بھوک کے منہ سے جھاگ آنے لگتی ہے۔ کانپنے لگتا ہے۔ سر کو گھماتا ہے۔ دانتوں کو چباتا ہے۔ کندھوں کو اونچے کرتا ہے

اعضاء کو چاروں طرف پھینکتا ہے۔ جسم ناہموار ہو جاتا ہے۔ ساری اُنگلیاں ٹیڑھی پڑ جاتی ہیں۔ آنکھیں جلد ناخن اور منہ روکھے۔ نیلے۔ سُرخ یا سیاہ پڑ جاتے ہیں۔

مریض کو تمام اشیا بے قرار۔ کرخت۔ بدوضع اور بگڑی ہوئی دکھائی دینے لگتی ہیں۔

پتج اپسمار کی علامات۔ پت کی وجہ سے ہونے والی مرگی کا مریض وقتاً فوقتاً ہوشیار ہو جاتا ہے۔ اُس کے منہ کی جھاگ۔ آنکھیں منہ اور جلد زرد ہو جاتے ہیں۔ زمین کو کھودنے لگتا ہے۔ پیاس لگتی ہے۔ اور اُسے مہیب۔ غضبناک اور مشتعل اشکال دکھائی دینے لگ جاتی ہیں۔

کفج اپسمار کی علامات۔ کفج اپسمار میں مریض دیر کے بعد بیہوش ہوتا ہے۔ اور دیر کے بعد ہی ہوش میں آتا ہے۔ اس میں مریض ہلتا جُلتا تھوڑا ہے۔ اُس کے منہ سے رالیں بکثرت گرتی ہیں۔ آنکھیں۔ ناخن اور منہ سفید ہو جاتے ہیں۔ مریض کو سفید رنگ کی اشیاء دکھائی دینے لگ جاتی ہیں۔

تر دوشج اپسمار میں مندرجہ بالا تینوں اقسام کی علامات پائی جاتی ہیں۔

علاج۔ جب اپسمار روگ (مرگی) کے حملہ آور ہو جانے کا علم ہو جائے۔ تو دوشوں سے گھرے ہوئے بُدھی۔ چت۔ ہردے اور تمام سروتوں کو ہوشیار کرنے کے لئے تیز سرتی اور وغیرہ ادویات استعمال

کرانی چاہئیں۔

دوشوں کے مطابق صفائی ۔ واتج اپسمار میں وستی پردھان۔ پتج اپسمار میں وریچن پردھان اور کفج اپسمار میں ومن پردھان علاج کرنا چاہئے۔

ومن وریچن وغیرہ کے ذریعے مریض کی اندرونی صفائی کر کے پیپیا وغیرہ پلا کر مناسب طور سے تسلی دینے کے بعد مریض کی مرگی کے دفعیہ کے لئے جن ادویات کا استعمال کرانا چاہئے۔ اب اُنکا بیان کیا جاتا ہے۔

اپسمار ناشک گھرت ۔ گوبر کا رس۔ دودھ۔ دہی اور گوموتر ان سب کے ساتھ گھی کو پکا کر پلانے سے مرگی۔ بخار۔ جنون اور یرقان کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

مہت پنج گویہ گھرت ۔ دش مول۔ ہرڑ۔ بہیڑا۔ آملہ۔ ہلدی۔ دارہلدی۔ کُڑا سک۔ ساتلا۔ اودنگا۔ نیلینی۔ کُٹکی۔ املتاس۔ پوہکرمُول جٹا ماسنی، کاک۔ اودُمبر کی جڑھ۔ اور دُرالبھا ہر ایک دو پل لے کر ایک درون پانی ڈال کر آگ پر چڑھا دیں۔ جب چوتھائی پانی باقی رہ جائے۔ اُتار کر چھان لیں۔ اور اُس میں بھارنگی۔ پاٹھا۔ ارہر۔ تربد دنتی۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ روہش ترن۔ مورو ا۔ اجوائن۔ چرائتہ ہرڑ۔ سارو ا ہر دو قسم۔ تدینتی۔ چیتا۔ اور جل بیت ہر ایک ایک تولہ کا نُگدا ڈال کر ایک پرستھ گھی۔ گوبر کا رس۔ دودھ۔ دہی اور گوموتر ملا کر حسب ترکیب گھی پکائیں۔ اس گھی کے پینے سے بخار۔ اپسمار۔ اُدر روگ

اور بھگندر کی شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔ سوج۔ بواسیر۔ یرقان۔ بھُس باؤگولہ۔ کھانسی اور گرہ روگوں کا بھی دفعیہ ہو جاتا ہے۔

دیگر گھرت۔ برہمی کا رس۔ بچ۔ کُٹھ۔ اور شنکھ پُشپی کے ساتھ پکایا ہوا پُرانا گھی ذہانت کو بڑھاتا ہے۔ نیز جنون۔ افلاس۔ مرگی اور پاپ روگوں کو دور کر دیتا ہے۔

تیل۔ جیونیہ گن کی (زندگی افزا) ادویات ہر ایک ایک پل لے کر سب کا نُگدا بنا لیں۔ پھر اُس میں ایک درون دودھ۔ اور ایک پرستھ تیل ڈال کر حسب ترکیب تیل کو پکا لیں۔ تو اِس تیل کے استعمال سے اپسمار روگ (مرگی) کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

دیگر گھرت۔ دودھ اور گنے کا رس ایک ایک آڑھک۔ کھنبھاری کا رس آٹھ پرستھ۔ جیونیہ گن کی ادویات ہر ایک ایک کرش۔ اور گھی ایک پرستھ لے کر حسب ترکیب گھی کو پکا لیں۔ یہ وات پت سے ہونے والے اپسمار روگ کو دور کر دیتا ہے۔

دیگر۔ کانس۔ بِداری کند۔ گنا اور کُشا کے کاڑھے کے ساتھ جوش دیئے ہوئے دودھ کے استعمال سے بھی اپسمار روگ دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ گھی سے اٹھارہ گُنا میٹھے کا رس ملا کر گھی کو پکا لیں۔ اور اُس میں مُلٹھی کا نُگدا ڈال دیں۔ تو اپسمار روگ جاتا رہتا ہے۔ یہ عقل زبان اور آواز کو تیز کرتا ہے۔

نسوار۔ کپلا گائے کا پتہ نسوار کے ذریعے استعمال میں لانے پر

نہایت مفید ہوتا ہے۔ نیز کُتے۔ گیدڑ۔ بلی اور شیر کا پتّہ بھی اس مقصد کے لئے نہایت مفید ہوتا ہے۔

دیگر تیل۔ گوہ۔ نیولہ۔ سانپ۔ بیل۔ ریچھ اور گائے کے پتّوں کے ساتھ پکایا ہوا تیل نسوار۔ اور مالش کے ذریعے استعمال کرنا بھی اچھا ہوتا ہے۔

دیگر تیل۔ چوگُنے بکری کے پیشاب میں ہرڑ۔ بہیڑا۔ آملہ۔ سرل کاشٹ کا جَوکھار۔ تُلسی۔ شیامالتا۔ اونگا اور کنجا کے بیجوں کے ساتھ پکایا ہوا تیل نسوار کے ذریعے استعمال کریں۔ یا انہی کے چورن کا ناک میں پردھمن کریں۔

دُھوم پان۔ نیولا۔ اُلو۔ بلی۔ گِدھ۔ چیونٹی۔ سانپ۔ اور کوے کی چونچ۔ پر اور بیٹھ کا دھواں دینے سے بھی مرگی کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

لشُون آدی تیل۔ تلوں کے تیل کے ساتھ لہسن یا دودھ کے ساتھ شتاور یا برہمی کا رس یا کُٹھ کا رس یا شہد ملا کر نیچ کا استعمال کرنے سے مرگی کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

لاعلاج مرض کی تدبیر۔ چونکہ جسمانی اور روحانی تمام دوش ایک ساتھ بگڑ کر مرگی کی شکایت پیدا کر دیتے ہیں۔ نیز یہ روگ مہا مرم میں پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے یہ مرض لاعلاج ہو جاتا ہے۔ اِس مشکل العلاج مرض کا رسائن کے ذریعے سے علاج کرنا چاہیئے۔ نیز اس مرض کے ہونے پر مریض کو آگ اور پانی والے ناہموار مقامات سے بچاتے رہنا چاہیئے۔

جب اپسمار کے مریض کے اپسمار روگ کا زور دور ہو جائے۔ تو

اُس مریض سے مرض کے وقت کے زور کی نسبت کوئی بات نہ کہیں۔ کہ تونے یہ کہا۔ یا تیری ایسی حالت ہوگئی تھی۔ نیز اُس کے بگڑے ہوئے چست کو میٹھی باتوں سے ٹھیک کرنے کی کوشش کرنا چاہئے۔

آٹھواں ادھیائے

ورتم روگ[1] (آنکھوں کے پردوں کے امراض)

سرب روگ ندان نامی ادھیائے میں بتائے ہوئے چیرپرے وغیرہ غیر مفید آہار بیوہار سے خصوصاً اُن اسباب سے جو آنکھوں کے لئے مضر ہیں۔ تمام دوش بگڑکر اور پت کی تقلید کر کے تمام سراؤں کے ذریعے جترو سے اوپر کی طرف پھیلتے جاکر آنکھوں کے مختلف منڈلوں مثلاً ورتم منڈل کو۔ شکل منڈل کو۔ کرشن منڈل کو۔ درشٹی منڈل کو یا سارے حدقۂ چشم کو گھیر کر کئی قسم کے امراض چشم کو پیدا کر دیتے ہیں۔

کرہ چھر اُنیلن کی علامات۔ بگڑا ہوا وایو آنکھوں کے پردوں کی تمام سراؤں میں داخل ہوکر سو کر اُٹھے ہوئے شخص کی آنکھوں میں "ورتم ستمبھ روگ" پیدا کر دیتا ہے۔ آنکھ کے کوئے میں جکڑا ہٹ ہوجاتی

[1] آنکھوں کے پردے۔ کوئے

ہے۔ درد ہوتا ہے۔ آنکھوں میں دھول سی بھری معلوم ہوتی ہے۔ آنکھیں مشکل سے کھلتی ہیں۔ اور آنسو بہتے ہیں۔ لیکن ہاتھ سے موندنے پر کچھ آرام ہو جاتا ہے۔ اس بیماری کو کرچھر اُنمیلان کہتے ہیں۔

نِمیش آکھیہ روگ کی علامات۔ وایو کی وجہ سے آنکھوں کے ورتم (پردے) متحرک ہو کر آنکھوں کے بار بار کھلنے اور بار بار بند ہونیکا باعث ہوتے ہیں۔ اور درد نہیں ہوتا۔ اِسے نِمیش آکھیہ روگ" کہتے ہیں۔

وات ہَت روگ کی علامات۔ اگر وایو کے ذریعے ورتم (آنکھوں کا پردا) سندھی سے چھٹا ہوا۔ حرکت سے خالی اور ہین ہوکر ملے تو اُسے وات ہَت روگ کہتے ہیں۔

کُمبھی سنگیک پڑکا کی علامات۔ پت کی وجہ سے کوئے کے اندر کی طرف جو بہت سی کالے رنگ کی جمال گوٹے کے بیجوں کی مانند پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور پھٹ کر پھر پھول جاتی ہیں۔ اُنہیں کُمبھی پڑکا کہتے ہیں۔

پت اُتکلشٹ روگ کی علامات۔ پت کی وجہ سے آنکھ کے کوئے میں جب جلن۔ رطوبت۔ چبھک اور سُرخی کی شکایت ہو۔ نیز ہاتھ نہ لگایا جائے۔ تو اس مرض کو پت اُتکلشٹ روگ کہتے ہیں۔

پکھشم شاٹ کی علامات۔ جب پت پلکوں کی جڑھوں میں قیام کرکے کھجلی پیدا کر دیتا ہے۔ اور انجام کار پلکوں کے بال گر پڑتے ہیں۔ تو اِسے پکھشم شاٹ روگ کہتے ہیں۔

پوتھکی کی علامات ۔ کف کی وجہ سے سرسوں کی مانند چھوٹی چھوٹی گھنی سفید رنگ کی سوج ۔ چیپ ۔ کھجلی ۔ رطوبت اور آنسوؤں کی شکایات والی پھنسیاں پوتھکی کہلاتی ہیں ۔

کف اُتکلشٹ ورتم کی علامات ۔ جس روگ کی وجہ سے کوئے میں جکڑاہٹ رطوبت اور چیپ چپاہٹ ہو جاتی ہے ۔ اُسے کف اُتکلشٹ ورتم کہتے ہیں ۔

لگن روگ کی علامات ۔ کف کی وجہ سے آنکھ کے کوئے میں پانڈو رنگ کی ۔ درد سے خالی ۔ نہ پکنے والی ۔ کھجلی والی ۔ سخت درد اور بیر کے برابر یا بیر سے کچھ چھوٹی جو گانٹھ پیدا ہو جاتی ہے ۔ اُسے لگن کہتے ہیں ۔

اُتسنگ کی علامات ۔ خون کی وجہ سے آنکھ کے پردے میں سُرخ رنگ کی جو پھنسی پیدا ہو جاتی ہے ۔ اور اس کے چاروں طرف ویسی ہی اور پھنسیاں ہو جاتی ہیں ۔ اِسے اُتسنگ روگ بولتے ہیں ۔

اُتکلشٹ ورتم کی علامات ۔ یہ روگ بھی اُتسنگ ہی کی مانند ہوتا ہے ۔ اور آنکھ کے پردے میں ہو جاتا ہے ۔ اِس میں دھاریاں سی پڑ جاتی ہیں ۔ اور ہاتھ نہیں لگایا جا سکتا ۔

نیترارش کی علامات ۔ آنکھ کے پردے کی اندر کی طرف خون کی وجہ سے گوشت کا ایک لوتھڑا سا پیدا ہو جاتا ہے ۔ یہ جکڑاہٹ والا سنگدھ ۔ جلن اور درد والا سُرخ رنگ کا ہوتا ہے ۔ اس میں سے خون بہتا رہتا ہے ۔ یہ بار بار پھوٹنے پر بھی بڑھ جاتا ہے ۔ اِسے نیترارش (بواسیر چشم) کہتے ہیں ۔

آنجن پڑکا کی علامات۔ خون کی وجہ سے پردے کے بیچ میں یا کنارے کی طرف کھجلی۔ اور درد والی۔ سخت مونگ کے برابر تانبے کے سے رنگ کی پھنسیاں ہو جاتی ہیں۔ اُنہیں آنجن پڑکا کہتے ہیں۔

وِس ورتم کی علامات۔ وات وغیرہ دوشوں کی وجہ سے جب آنکھوں کے پردے کا بیرونی حصہ سوج جاتا ہے۔ اور اندر کی طرف چھوٹے چھوٹے سوراخ ہو جاتے ہیں۔ اور اُس پردے سے پانی رستا ہے۔ نیز وہ کنول کی ڈنڈی کی طرح سوراخدار ہوتا ہے۔ تو اس روگ کو وِس ورتم روگ کہتے ہیں۔

اُتکلشٹ ورتم کی علامات۔ خون اور وات وغیرہ تینوں دوشوں کے بگڑ جانے کی وجہ سے آنکھ کا پردہ جب خراب ہو کر یکایک جکڑا جا کر مُرجھا جاتا ہے۔ تو اُسے اُتکلشٹ ورتم روگ کہتے ہیں۔

شیاو ورتم کی علامات۔ جب خُون یا وات وغیرہ دوشوں کی وجہ سے آنکھ کا پردہ نیلا ہو کر مرطوب اور متورم ہو جاتا ہے۔ نیز درد کرنے لگ جاتا ہے تو اُسے شیاو ورتم کہتے ہیں۔

شِلشٹ ورتم کی علامات۔ جس مرض میں اوپر نیچے کی پلکیں چیپ کی وجہ سے باہم چپک جاتی ہیں۔ نیز آنکھوں میں کھجلی۔ سوج اور سُرخی پیدا ہو جاتی ہے۔ اُسے شلشٹ ورتم کہتے ہیں۔

(بعض کتابوں میں "شِلشٹ" کی جگہ کلِشٹ لکھا ہے)

سِکتنا ورتم کی علامات۔ پلکوں کی جڑھوں میں جو کھُردری اور روکھی پھُنسیاں ریت کی مانند پیدا ہو جاتی ہیں۔ اُنہیں سکتنا ورتم کہتے ہیں۔

کردم روگ کی علامات۔ کیچڑ کی مانند یا سیاہ رنگ کی پھنسیوں کو کردم کہتے ہیں

بہل روگ کی علامات۔ جلمے کے رنگ کے سے مانس کے جو گھنے اُبھار آنکھ کے پردے میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ اُنہیں بہل ورتم روگ کہتے ہیں۔

کوکُونک روگ کی علامات۔ دانت نکلنے کے وقت بچے کو "کوکُونک روگ" ہو جاتا ہے۔ یہ مرض صرف ننھے بچوں کو ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کا باعث دانتوں کا نکلنا ہی ہے۔ اس میں بچے کی آنکھیں پھول جاتی ہیں۔ اور تانبے کے رنگ کی سی ہو جاتی ہیں۔ بچہ دیکھنے کے قابل نہیں رہتا۔ اور کانوں۔ ناک اور آنکھوں کو ملنے لگ جاتا ہے۔ اُس کی پلکوں میں لیس پیدا ہو جاتی ہے۔ اور شُول کی سی تکلیف ہونے لگتی ہے۔

ورتم سنکوچ آدی روگ۔ پکھشم اُپ رودھ روگ میں ورتم سُکڑ جاتے ہیں۔ پلکیں کھُردری ہو جاتی ہیں۔ اور اُس کا منہ اندر کو مُڑ جاتا ہے۔ یا دوہرے بال پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور تیز نوک دار بالوں کی وجہ سے آنکھوں میں کانٹے چُبھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ اس بیماری میں آنکھیں جلنے لگتی ہیں۔ ہوا اور دھوپ کو سہار نہیں سکتیں۔ اور اُن بالوں کو اُکھاڑ دینے سے درد جلدی مٹ جاتا ہے۔ اس مرض کو "پڑوال" بھی کہتے ہیں۔

ابجی نامی گرنتھی۔ ورتم (آنکھ کے پردے) کے اوپر کی طرف کنینکا میں ایک سخت اور اونچی گانٹھ ہو جاتی ہے۔ جس کا رنگ تانبے کا سا ہوتا ہے۔ جب وہ پک جاتی ہے تو اُس میں سے پیپ اور خون بہنے لگتا ہے۔

اسے الجی کہتے ہیں - یہ بار بار پھول جایا کرتی ہے۔

اربد کی علامات - کوئے کے اندر کی طرف گوشت کے پنڈ کی طرح ایک گانٹھ دار سوج ہو جاتی ہے - جو خون اور وات وغیرہ تینوں دوشوں کی وجہ سے پیدا ہوا کرتی ہے - اس میں درد نہیں ہوتا - اور اسے اربد روگ کہتے ہیں - جب یہ کوئے کے باہر کی طرف ہوتی ہے - تو یہ متحرک اور ناہموار ہوتی ہے۔

مندرجہ بالا چوبیس قسم کی بیماریاں ورتم (آنکھوں کے کوئے) میں پیدا ہوتی ہیں - ان میں سے پہلی بیماری ادویات کے ذریعے قابلِ علاج ہوتی ہے - نمیش - وات ہت اور تیتر ارش یہ تینوں لاعلاج ہیں - پکھشم اُپ رودھ یا پیہ (عسیر العلاج) ہے اور باقی سب سادھیہ (چیر پھاڑ سے دور ہونے والی) ہیں۔

پکھشم سدن وغیرہ کے علاج - ششتر سادھیہ اکیس امراض چشم میں سے پکھشم سدن کو سوچی (سوئی) سے چھیدنا چاہیئے - تیتر اربد کو ورِدھی پتر سے کاٹ دیں - لگن - کمبھیکا - وِس ورتم - اُتسنگ - انجن - الجی کو بریہی مکھ استر سے پھوڑنا چاہیئے۔

پوتھکی - شیاو ورتم - سِکتا - شلکشٹ - پت اُتکلشٹ - کف اُتکلشٹ - رکت اُتکلشٹ - اُتکلشٹ ورتم - کردم - بہل اور کو کُونک یہ گیارہ امراض چھیلنے کے قابل ہوتے ہیں۔

نواں ادھیائے

ورتم روگوں کا علاج

کر چھر اُبھیلن کا علاج۔ اس مرض میں پُرانا گھی داکھ کے ٹکڑے اور کاڑھے کے ساتھ پکا کر کھانڈ ملا کر استعمال کرائیں۔ نیز سنگدھ سیپہ۔ دُھوم اور انجن وغیرہ استعمال میں لائیں۔

کُنبھیکا ورتم کا علاج۔ اس مرض کو دَرپِھی پتر وغیرہ اوزار دل سے چھیل کر سیندھا نمک دُھوڑ کر ملٹھی۔ آملہ۔ اور پٹول کے کاڑھے سے دھو ڈالیں۔

ورتم (کوئے) کو چھیلنے کی ترکیب۔ جس مریض کے کوئے (پردۂ چشم) کو چھیلنا منظور ہو۔ اُسے بے ہوا مکان میں رکھ کر قے اور جلاب دیکر چت لٹا دیں۔ پھر کپڑے کو گرم پانی میں بھگو کر اُس کے ورتم کو اُس سے سینک دیکر بائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور ترجنی اُنگلی کے ذریعے ورتم کو اُلٹا کر اس طرح پکڑ لیں۔ کہ وہ ڈھیلا ہو کر اِدھر اُدھر نہ ہونے پائے۔ بعد ازاں ورتم میں منڈلاستر کو ترچھا لگا کر شاک یا شو بھالک پتر وغیرہ سے پونچھ دیں۔ جب خون بند ہو جائے۔ تو کوئے کو اچھی طرح کھرچا ہوا معلوم کر کے شہد لگا کر سیندھا نمک چھڑک دیں

پھر گرم پانی سے دھو کر گھی چپڑ کر شہد اور گھی مل کر جَو کے ستوؤں کا پنڈا رکھ کر دونوں کانوں کے اوپر سے پٹی باندھ دیں۔ دوسرے دن کھول کر حسب مناسب ادویات کے کاڑھے سے دھو کر باندھ دیں۔ چوتھے دن نسوار وغیرہ کا استعمال کر کے پانچوں دِن پٹی کھول دیں۔

ورتم کے ٹھیک طور سے چھیلے جانے کی علامات سوج کھجلی اور رگڑے سے تکلیف زدہ ورتم اگر ناخن کی مانند ہموار ہو جائے تو اُسے سولیکھت (درست طور سے چھیلا ہوا) سمجھنا چاہئے۔ اِسکے خلاف معلوم ہونے پر اُسے دوبارہ چھیل دیں۔

اتی لیکھن کے نتائج اور اُس کا علاج ۔ اگر آنکھ کا کویا ضرورت سے زیادہ چھیلا جائے۔ تو درد ہونے لگتا ہے۔ پلکیں اور کویا ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔

ایسی صورت میں سینہہ سوید وغیرہ وات کو دور کرنے والی تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔

دیگر۔ سفید لودھ پر ماکھن چُپڑ کر ارنڈ کی جڑھ کا گندا اُس کے چاروں طرف لگا دیں۔ اور پھر پُٹ پاک کی ترکیب کے مطابق پکالیں جب پک جائے۔ تو دھو ڈالیں۔ اور دھوپ میں سُکھا کر پیس کر چورن بنالیں۔ بعد ازاں اس چورن کو کپڑے کی پوٹلی بنا کر عورت یا بکری کے دودھ میں بھگو بھگو کر آنکھ میں نچوڑیں۔

دیگر۔ سفید لودھ پر ماکھن لگا کر اوپر سے شالی چاولوں کا گندا لپیٹ دیں۔ اور پُٹ پاک کی ترکیب کے مطابق پکا کر دھو ڈالیں

پھر دُھوپ میں سکھا کر پیس کر پوٹلی بنا کر دہی کے پانی میں بھگو بھگو کر یا صرف دہی کے پانی کو ہی آنکھ میں نچوڑیں۔ اور جنگلی جانوروں کا مانس غذا کے طور پر کھلائیں۔

کٹھور پڑ کا علاج ۔سخت اور اونچی پھنسی کو بریہی مکھ شستر کے ذریعے پھوڑ کر دبا دیں۔ بعد ازاں لیپ۔ بندھن (پٹی)۔ کھشالن سیچن وغیرہ تدابیر پہلے کی طرح عمل میں لائیں۔

سب قسم کے ورتم روگوں میں لیکھن (چھیلنے) اور بھیدن (چیرنے) کا یہی طریقہ ہوتا ہے۔

پت اور رکت اُتکلشٹوں کا علاج ۔ پت اور رکت اُتکلشٹ روگوں میں میٹھی ادویات سے پکایا ہوا گھی کھلا کر مریض کو سنگدھ کر کے پھر اُس کی فصد کھولیں۔ بعد ازاں تُربد اور ترپھلا کا جلاب دیں۔ جس ورتم کو چھیلا جا چکا ہو۔ اور جس کی فصد کھُل چکی ہو۔ اُسے ملٹھی کے کاڑھے سے دھونا چاہئے۔ اور چندن ڈال کر جوش دیئے ہوئے دودھ سے بھی سیک کرنا چاہئے۔

پکھشم سدن کا علاج ۔ اس مرض میں مساموں کو سوئی سے چھیدنا چاہئے۔ یا جونکوں سے پکڑوائیں۔ دودھ یا گنے کا رس دیکر قے کرائیں اور میٹھی نیز ٹھنڈی ادویات کے ساتھ پکائے ہوئے گھی کی نسوار دیں۔

انجن ۔ ہیراکسیس کو پیس کر تانبے کے کسی برتن میں میں ڈال کر دس دن تک تُلسی کے پتوں کی بھاونا دیتے رہیں۔ اور اسے سُرمے

کے طور پر استعمال میں لائیں۔ تو مرض پکھشم سدن دور ہوجاتا ہے۔
پوتھکی کا علاج۔ پوتھکی کو وِر دھی پتر وغیرہ اوزاروں سے چھیل کر سونٹھ اور سیندھا نمک دھوڑ کر گرم پانی سے دھو دیں۔ بعد ازاں خیر ار ہر اور سہانجنے کے کاڑھے یا ہلدی۔ ستھل پدمنی اور ملٹھی کے کاڑھے میں شہد ملا کر ہری شیک کے کام میں لائیں۔
کف انکلشٹ کا علاج۔ کف انکلشٹ روگ میں پہلے ورتم کو چھیل کر سیندھا نمک۔ کسیس۔ منسل۔ پیپل اور رسونت کو باریک کر کے شہد ملا کر لگا دیں۔ نیز قے۔ سرمہ۔ نسوار وغیرہ کف کو دور کرنے والی سب قسم کی تدابیر عمل میں لانا مفید ہوتا ہے۔
لگن کا علاج۔ اس مرض میں مندرجہ بالا ساری تدابیر مفید ہوتی ہیں۔ اگر ان سب سے مرض دور نہ ہو۔ تو آگ سے جلا دیں۔
کوکونک کا علاج۔ خیر۔ ہرڑ۔ بہیڑے۔ آملے۔ اور نیم کے پتوں کے ساتھ پکایا ہوا گھی پلا کر۔ پیپل۔ ملٹھی۔ سرسوں اور سیندھا نمک کھلا کے بچے کو دودھ پلانے والی دایہ کو قے کرا دینی چاہئے۔
کوکونک کے لئے مسہل۔ ہرڑ۔ پیپل۔ اور داکھ کا کاڑھا پلا کر اس مرض میں دایہ کو جلاب دینا چاہئے۔
دایہ کی چھاتیوں کے لئے لیپ۔ ناگر موتھا۔ ہر دو ہلدی۔ اور پیپل کو پیس کر دایہ کی چھاتیوں پر لیپ کر دیں اور سرسوں و گھی ملا کر دھونی دے دیں۔
کاڑھا۔ دایہ کو قے اور جلاب دیکر پٹول۔ ناگر موتھا۔ داکھ۔ گلو۔

اور ترپھلے کا کاڑھا پلانا چاہئے۔

چھیلے ہوئے ورتم کے لئے پری شیک۔ بچے کی آنکھ کے کوئے میں سے چھیل کر یا جونک کے ذریعے خون نکال کر آملہ۔ اشمنتک اور جامن کے پتوں کے کاڑھے کا پری شیک کرنا چاہئے۔

قے کرانا۔ زیادہ دودھ پینے اور گھی کھانے سے بچوں کو کفج روگ ہو جایا کرتے ہیں۔ اس لئے سب امراض میں ہی بچے کو قے کرانا مفید ہوتا ہے۔

قے کرانے کی ترکیب۔ سیندھا نمک۔ پیپل۔ اونگا کے بیج۔ گھی۔ چھاتیوں کا دودھ۔ اور شہد کے ذریعے دودھ پینے والے بچے کو قے کرائیں۔ صرف اناج کھانے والے بچے کو راڑا اور ملٹھی سے قے کرانی چاہئے۔ نیز کوکونک روگ میں قے کرانا بالخصوص مفید ہوتا ہے۔

قے اور جلاب۔ ساتلا کے رس کے ساتھ پکایا ہوا گھی دیکر قے اور جلاب دونوں کا کام لینا چاہئے۔

دیگر۔ ہردو ہلدی۔ لودھ۔ ملٹھی۔ ہرڑ۔ نیم کے پتے اور تامر چورن (کشتہ تانبہ) کو پانی میں پیس کر اور بتی بنا کر کوکونک روگ میں استعمال کرنا مفید ہوتا ہے۔

یا لوہ چورن کو جلا کر اسے دودھ۔ شہد یا گھی کے ساتھ نوش کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔

دیگر ورتی۔ الائچی۔ رسونت۔ نرملی۔ سنکھ۔ پیپل۔ اور تلسی کو سُرا شراب میں پیس کر بتی بنالیں۔ تو کوکونک اور پوتھکی روگی کے لئے

یہ بتی بڑی مفید ہوتی ہے۔

پکھشم رودھ کا علاج۔ پکھشم رودھ میں بالوں کے زیادہ بڑھ جانے پر شدھ شریر والے مریض کی ابرؤوں کے نیچے دو حصے اور پلکوں کے اوپر ایک حصہ پر جَو کے برابر اور جَو کی شکل کا ترچھا شگاف دیکر گیلے کپڑے سے خون کو پونچھ دیں۔ اور جب خون نکلنا بند ہو جائے۔ تو زخم کے دونوں کناروں کو موتا گنڈ کے برابر اندر کی طرف کرکے ٹیڑھی سوئی سے سی دیں۔ اور پیشانی پر پٹی باندھ کر سینے کے ڈورے کو اُس میں لٹکادیں۔ جو نہ زیادہ سخت اور نہ ڈھیلا ہو۔ بعد ازاں گھی اور شہد ملاکر اوپر لگادیں۔ اِسے باندھنا نہ چاہئے۔ اگر درد کم نہ ہو۔ تو نیگرودھ آدی گن کے کاڑھے میں دودھ ملاکر درد کے مقام پر پریشیک کریں۔ پانچویں دن ڈورے کو کھول کر زخم پر گیرو پیس کر لگاویں۔ اس میں تیز نسوار اور سُرمے کا استعمال کرنا بھی مناسب ہے۔

مندرجہ صدر تدابیر سے بھی اگر مرض کا دفیہ نہ ہو۔ تو ورتم دوش کے آسرے والی بلی کو ٹیڑھا کرکے جلادیں۔ نیز بڑھے ہوئے بالوں کو چمٹی سے نوچ کر آگ کی سی جلتی ہوئی سلائی کی نوک سے جلادیں۔

بیرونی الجی کو چیر کر اُسے جلادیں۔ اور اربُد کو اچھی طرح چھیدن کرکے کھشار اور آگ سے جلا دینا چاہئے۔

دسواں ادھیائے

(نیتر سندھی۔ شکل منڈل اور کرشن منڈل کے امراض)

نیتر سندھی کے امراض

جل سَرَوُ روگ۔ بگڑا ہُوا وایو تمام جل واہنی (پانی بہانے والی ناڑیوں) میں پہنچکر ورتم (کوئے) اور شکل منڈل (سفیدئ چشم) کے جوڑ کنینکا سے پانی کے آنسو بہانے شروع کر دیتا ہے۔ جس سے آنکھوں میں درد۔ سُرخی اور سوج کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اِسے سراو روگ کہتے ہیں۔

کف سَرَوُ روگ۔ کف سے پیدا ہونے والے کف سَرَوُ روگ میں سفید رنگ کا لیسدار اور گاڑھا مواد بہتا رہتا ہے۔

اُپ ناہ کی علامات۔ کف کی وجہ سے تیز نوک والی کھشنار کے بُلبلے کی مانند ایک قسم کی سوج ہوتی ہے۔ جس کی جڑھ موٹی ہوتی ہے۔ یہ چکنی ہوتی ہے۔ اس کا رنگ جلد کا سا ہی ہوتا ہے۔ نرم اور لیسدار ہوتی ہے۔ بہت پک جاتی ہے۔ اس میں کھُجلی ہوتی ہے۔ لیکن درد نہیں ہوتا۔ اِسے اُپ ناہ کہتے ہیں۔

رکت سَرَوُ کی علامات۔ یہ بیماری خون کی وجہ سے پیدا ہو جاتی

ہے۔ اس میں تانبے کے رنگ کے اور نہایت گرم آنسو نکلتے ہیں۔

پرُوَنی کی علامات۔ ورتم سندھی کا سہارا لے کر شُکل منڈل (سفیدئی چشم) میں ایک پھُنسی پیدا ہو جاتی ہے۔ جس میں سخت جلن اور درد ہوتا ہے۔ یہ تانبے کے رنگ کی اور مونگ کے برابر ہوتی ہے جب یہ پھُوٹ جاتی ہے۔ تو اس میں سے خون نکلتا ہے۔ اِسے پرُوَنی کہتے ہیں۔

پوُیہ سراو کی علامات۔ اس بیماری میں جلد اور گوشت کے پک جانے کی وجہ سے رکت سمیت تینوں دوشوں والا مواد کنینکا نامی ورتم سندھی سے بار بار نکلتا رہتا ہے۔

پوُیہ آلس کی علامات۔ اس روگ میں پہلے سوج ہو جاتی ہے اور درد ہوتا ہے۔ مواد بہتا ہے۔ اور وہ پھُولا ہُوا سا ہوتا ہے۔ اِسے پوُیہ آلس بولتے ہیں۔

الجی کی علامات۔ کنینکا کے بیچ میں درد، جھبک اور جلن والی جو سوج ہوتی ہے۔ اُسے الجی کہتے ہیں۔

کِرمی گرنتھی کی علامات۔ اپانگ (کٹاکش ستھان) یا کنینکا میں کھُجلی۔ جلن، پکھشم پوٹ۔ پوُیہ (پیپ)۔ کِرمی (کیڑوں) اور درد والی جو گانٹھ پیدا ہوتی ہے۔ اُسے کِرمی گرنتھی کہتے ہیں۔

اُپ ناہ۔ کرمی گرنتھی۔ پوُیہ آلس (پویہ السک)۔ پرُوَنی اور الجی اِن پانچ امراض میں استر چکتسا (عمل جراحی) سے کام لینا چاہیئے۔ مگر جل سراو وغیرہ باقی کے چاروں امراض کو ترک کر دینا چاہیئے۔

اب آگے شُکل منڈل (سفیدیٔ چشم) کے امراض کا بیان کیا جاتا ہے۔

شُکلِکا روگ کی علامات۔ آنکھ کے سفید حصے میں پت کی وجہ سے بہت سے ننھے ننھے سیاہ۔ نیلے اور زرد دھبے سے پڑ جاتے ہیں۔ یا آنکھ کا سارا سفید حصہ ایسا ہو جاتا ہے۔ جیسے مَیل سے مُکدر شدہ آئینہ ہو جاتا ہے۔ ان ہر دو اقسام کے امراض کو شُکلِکا روگ کہتے ہیں۔ اس میں جلن۔ درد۔ پاخانے کے پھٹ جانے۔ پیاس اور بخار کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

شُکل آرم روگ کی علامات۔ کف کی وجہ سے سفیدیٔ چشم میں سفید رنگ کا جو ہموار گوشت پیدا ہو جاتا ہے۔ اُسے شُکل آرم روگ کہتے ہیں۔ یہ مرض آہستہ آہستہ دیر میں بڑھتا ہے۔

بلاس گرَ ہِقت کی علامات۔ اگر سوج درد سے خالی۔ چمڑے کے رنگ کی سی۔ گاڑھی۔ ملائم۔ بھاری۔ سنگدھ اور پانی کی بوند کی مانند ہو۔ تو اُسے بلاس گرَ ہِقت بولتے ہیں۔

پِشٹک کی علامات۔ آنکھ کے سفید حصے میں پیٹھی کی مانند سفید اور اونچی جو بوندیں سی پیدا ہو جاتی ہیں۔ وہ پِشٹک روگ کہلاتی ہیں۔

شروت پات کی علامات۔ جب خون کے خراب ہو جانے کی وجہ سے آنکھ کے سفید حصے میں سُرخ لکیریں پھیلی ہوئی ہوں۔ اور آنکھ میں جلن اور درد ہوتا ہو۔ تو اُسے شروت پات روگ کہتے ہیں۔ اس میں سوج۔

آنسوؤں کے بہنے اور چپ چپاہٹ کی شکایات نہیں ہوتیں۔

سیراہرش کی علامات۔ شروت پات کے علاج میں اگر غفلت کی جائے۔ تو وہ سُرخ رنگ کی لکیریں بڑھ کر سیراہرش روگ کو پیدا کر دیتی ہیں۔ اس بیماری میں چیزوں کے دیکھنے کی قوت زائل ہو جاتی ہے۔

سیرا جال کی علامات۔ اس مرض میں آنکھ کی تمام سرائیں موٹی سُرخ۔ گھنی اور بڑی ہو جاتی ہیں۔

شونت آرم کی علامات۔ آنکھ کے سفید حصے میں جو ایک سی شکل والا۔ چکنا اور کنول کا سا گوشت پیدا ہو جاتا ہے۔ اُسے شونت آرم کہتے ہیں۔

ارجن کی علامات۔ آنکھ کی سفیدی میں خرگوش کے خون کے سے سُرخ۔ درد سے خالی اور چکنے دھبے پائے جاتے ہیں۔ اُنہیں ارجن کہتے ہیں۔

پرستاریہ آرم کی علامات۔ آنکھ کے سفید حصے میں جو ملائم۔ آہستہ آہستہ بڑھنے والا پھیلا ہوا۔ نیلگوں سُرخ مانس پیدا ہو جاتا ہے اُسے پرستاریہ آرم کہتے ہیں۔ یہ تینوں دوشوں اور خون سے ہوتا ہے۔

سراؤ آرم کی علامات۔ سفیدیٔ چشم میں جو گوشت سراؤ کی مانند ہوتا ہے۔ اُسے سراؤ آرم کہتے ہیں۔

اَدھی مانس آرم کی علامات۔ آنکھ کی سفیدی میں سفید۔ سُرخ سیاہ۔ موٹا۔ ہلکا اور پنڈ کا سا جو مانس پیدا ہو جاتا ہے۔ اُسے ادھی مانس آرم کہتے ہیں

سراسنگیک پڑکا۔ آنکھ کے سیاہ حصے میں جلن اور درد والی سراؤں سے گھری ہوئی۔ سرسوں کی شکل کی جو پھُنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں اُنہیں سراسنگیک پڑکا کہتے ہیں۔

ان مندرجہ صدر تیرھوں امراض میں سے شُکلکا۔ ہرش۔ شرو تپات۔ پشٹک۔ گرنتھی اور ارجن کا علاج جو آنکھ کے سفید حصے میں ہوتے ہیں۔ دوائی کے ذریعے کرنا چاہئے۔ اور باقی ماندہ ساتوں امراض کا معالجہ عمل جرّاحی سے کیا جانا لازم ہے۔ لیکن اگر یہ سات امراض تازہ بتازہ ہی ہوں تو ان کا علاج بھی دوا ہی کے ذریعے سے کرنا چاہئے۔ پانچوں قسم کے آرم روگوں یعنی شُکلا آرم۔ شونت آرم۔ پرستاری آرم سراؤ آرم۔ اور ادھی مانس آرم کو کاٹ دینا چاہئے۔

اور جو امراض آنکھ کی سیاہی میں پہنچ گئے ہوں۔ نیز گوشت۔ سنایو۔ اور سراؤں سے گھرے ہوں۔ اور چرمو ڈال کی مانند اونچے ہوں نیز جو درشٹی منڈل میں پہنچ گئے ہوں۔ اُن سب کا علاج ترک کر دینا چاہئے۔ اب ہم آنکھ کے کالے حصے کے امراض کا بیان کرتے ہیں۔

کھشت شکرک کی علامات۔ پت پہلے پردے کو پھاڑ کر کرشن منڈل یا درشٹی منڈل میں چُبھک۔ آنسو اور سُرخی لئے ہوئے شُکر[1] کو پیدا کر دیتا ہے۔ اِس شُکر کی وجہ سے تمام کرشن منڈل جامن کے پھل کے رنگ کا سا ہو جاتا ہے۔ اور درمیان کا حصہ کچھ نیچا ہو جاتا ہے۔ اِسے کھشت شُکرک کہتے ہیں۔ یہ مرض مشکل العلاج ہے

[1] پنجابی میں اِسے پھولا کہتے ہیں۔

لیکن دوسرے پردے کو پھاڑ دینے پر چبھک وغیرہ تکالیف کثرت سے ہوتی ہیں۔ اور کرشن منڈل سوئی چھدنے کا سا ہو جاتا ہے۔ اور یہ یاپیہ ہو جاتا ہے۔ یعنی جب تک علاج ہوتا رہے۔ آرام رہتا ہے۔ علاج چھوڑ دینے پر پھر زور میں آجاتا ہے۔ جو کھشت شُکرک تیسرے پردے کو پھاڑ کر پیدا ہو۔ وہ زخموں والا اور لاعلاج ہو جاتا ہے۔

شُدھ شُکر کی علامات۔ سنکھ کی مانند سفید یا پتلا اور کھٹائی کی تکلیف والا شُکر شُدھ شُکر کہلاتا ہے۔ یہ کف کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

آجکا کی علامات۔ جو شُکر کچھ تانبے کے سے رنگ کا لیسدار خُون بہانے والا۔ کچی تانبے کے سے رنگ کی پھُنسیوں والا۔ نہایت درد والا۔ بکری کی مینگنی کی مانند اونچا اور سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔ اُسے آجکا کہتے ہیں۔ یہ خون سے پیدا ہوتا ہے۔ اور لاعلاج ہوتا ہے۔

سِرا شُکر کی علامات۔ خون اور وات وغیرہ تینوں دوشوں سے سِرا شُکر پیدا ہوتا ہے۔ اور آنکھ کے کالے حصے میں تانبے کے رنگ کا اور سراؤں سے گھرا ہوتا ہے۔ اس میں سے کبھی گرم کبھی ٹھنڈا۔ کبھی پتلا اور کبھی گاڑھا خون نکلا کرتا ہے۔ یہ سِرا شُکر بھی لاعلاج ہوتا ہے۔

تیز درد والا شُکر۔ خون اور وات وغیرہ تینوں دوشوں کی وجہ سے سارا کرشن منڈل ایک دم سفید بالوں سے گھر کر آکاش کا سا سفید پڑ جاتا ہے۔ یہ موٹھ کے نصف دانے (ایک وال) کی شکل کا ہوتا ہے۔ اس میں نہایت تیز درد ہوتا ہے۔ سُرخی۔ جلن اور سوج بھی ہوتی ہے۔

جب بالکل پک جائے۔ تو یہ تیز درد والا شُکر بہت لاعلاج ہو جاتا ہے۔
جس شُکر میں اندرونی درشٹی کا ناش ہو جائے جو نیلے رنگ کا ہو۔
جو بیچ میں سے قدرے سُرخ یا بہت اونچا اور گاڑھا۔ جو خون والی ناڑیوں
سے گھرا ہو۔ جو بہت پرانا پڑ گیا ہو۔ جس کی وضع قطع ناہموار ہو۔ اور
جس کے درمیان کا حصہ ٹکڑے ٹکڑے ہو۔ ایسے سب شُکر دُش چکتسا
(مشکل العلاج) ہوتے ہیں۔ قابل علاج اور ناقابلِ علاج ہونے کے
لحاظ سے کرشن منڈل کے روگ پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔

گیارھواں ادھیائے

سندھی اِستاسِت روگ پرتی کھید (نیز سندھی روگوں کا علاج)

اُپ ناہ کا علاج۔ اس روگ میں کپڑے کے ٹکڑے کو گرم پانی سے
بھگو کر آنکھ کو سینکنا اور پھر منڈلاگر شستر سے اُپ ناہ کو کھرچ کر بریہی مکھ
استر سے پھوڑنا چاہئے۔ اس کے بعد زخم پر پیپل۔ شہد اور سیندھا نمک کو
پرتی سارن (دھوڑنے) کے کام میں لائیں۔ نیز پہلے بیان کئے ہوئے
طریق کے مطابق گرم پانی سے دھونا۔ گھی سے پری تسیک کرنا۔ گھی اور
شہد سے کانوں کے اوپر نیچے اور نیچے حصے پر مالش کر کے جوکے ستوؤں کی

پٹی باندھنا نیز پٹول کے پتوں اور آملے کے کاڑھے کو آنکھوں میں ٹپکانا لازم ہے۔

پَرُوَنی کا علاج۔ باہر والی سندھی کے تیر بھاگ میں پَرُوَنی کو وِرِیش شستر سے پکڑ کر اس کے نصف میں وَرِدھی پتر سے چھید کریں اس سے زیادہ چھید کرنے سے آنسو بکثرت بہنے لگتے ہیں۔ اس کا علاج ارم کا سا ہی ہوتا ہے۔ اس میں شہد اور سیندھا نمک ملا کر پرتی سارن (دھوڑنے) کے کام میں لانا چاہیئے۔

پُویہ آلس کا علاج۔ پُویہ آلس میں فصد کھول کر اوپر لیپ کرنا چاہیئے۔ اور ابھشی پاک کی جملہ تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔

دیگر۔ سیندھا نمک۔ ادرک۔ ہیراکسیس۔ لوہ چورن اور تامر چورن کا سرمہ لگانا چاہیئے۔ اور اِس چورن میں شہد ملا کر رس کریا کرنی چاہیئے۔

کرمی گرنتھی کا علاج۔ کرمی گرنتھی کو اُپلوں سے سویدن کر کے بریہی مُکھ شستروں سے چھیل کر تر پھلا۔ شہد۔ ہیراکسیس اور سیندھا نمک کے ذریعے پرتی سارن کریں۔

شُکل آکھیہ کا علاج۔ شُکل آکھیہ روگ کا علاج پت ابھشیند کا سا ہی کرنا چاہیئے۔

کف گرنتھی اور پِشٹک کا علاج۔ ان دونوں امراض میں فصد کو چھوڑ کر باقی سب تدابیر کف ابھشیند ہی کی مانند عمل میں لانی چاہئیں۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل اور کاتھل کے چورن کو بجورے کے رس میں گھوٹ کر سرمے کے کام میں لانا چاہیئے۔

دیگر۔ چنبیلی کی کلی۔ سیندھا نمک۔ دیودارو۔ اور سونٹھ کو پرسنا نامی شراب کے ساتھ پیس کر بتی بنالیں۔ اِس بتی کو سُرمے کے طور پر استعمال کرانے سے سوج اور کھُجلی جاتی رہتی ہے۔

شروتپات شراہرش۔ پیراچال اور ارجن کا علاج۔ ان امراض میں رکت ابھشیند کی جملہ تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔

شروتپات میں بالخصوص گھی اور شہد کو بطور سُرمہ استعمال کرانا چاہئیے۔

شراہرش میں شہد کے ساتھ باریک پسی ہوئی رسونت لگائیں۔

ارجن میں کھانڈ۔ دہی کے توڑ اور شہد کو ملاکر آنکھ میں ٹپکائیں۔ یا سپھٹک منی۔ کیسر۔ سنکھ۔ ملٹھی اور رسونت کو شہد میں پیس کر لگائیں۔

یا سنکھ یا سمندر جھاگ کو کھانڈ میں ملاکر آنکھوں میں لگائیں۔

آرم کا علاج۔ آرم پانچ قسم کے بتائے گئے ہیں۔ ان میں سے جو پتلا دھوئیں کی طرح مکدر۔ سُرخ اور دہی کے مانند ہوتا ہے۔ اُس کا علاج شُکر (پھولے) کی مانند ہی کرنا چاہئیے۔

آرم میں عمل جراحی۔ آرم کے مریض کو چت لٹاکر اُس کی بائیں یا دائیں کسی ایک آنکھ کو سویدت کرکے نیز سیندھا نمک اور بجورے کا رس سُرمے کے طور پر لگاکر آنکھ کو بند کرکے مل دیں۔ ایسا کرنے سے آنکھ کے ہلنے کے سبب آرم کا گوشت ہلیگا۔ اُس وقت پیشانی اور بالخصوص ورتم (آنکھ کے پردے) کو ساکن رکھنا چاہئیے۔ اور مریض

اپانگ (کٹاکش) کی طرف نظر کرے۔ ایسا ہونے سے کنینکا سے آرم بڑھ جائیگا۔ جس مقام پر گوشت میں سلوٹ پڑے۔ اُسی جگہ کو وڑیش نیتر کے ذریعے پکڑ کر موچنڈی۔ شُوچی یا سوتر کے ذریعے الگ کر دیں۔ بعد ازاں اُس چھٹے ہوئے آرم کو چار حصوں میں منڈلاگر شستر سے ایسے طور پر قطع کریں کہ جس سے کنینکا کی آنسو بہانے والی دھمنی میں کسی طرح کی چوٹ نہ پہنچے۔ کیونکہ کنینکا کے کٹ جانے سے آنسوؤں کی ناڑی آنکھوں میں کُھل جاتی ہے۔ اس لئے اپانگ (کٹاکش) کے مقام پر نظر ڈالتے کے وقت جب آرم کنینکا سے بڑھے۔ تب ہی اُسے کاٹنا چاہیئے۔

جب آرم اچھی طرح سے کٹ چکے۔ تو شہد۔ سونٹھ۔ سیاہ مرچ پیپل۔ اور سیندھا نمک چھڑک کر گرم گھی کا پری شیک کر کے نیز گھی چپڑ کے باندھ دینا چاہیئے۔ اور تیسرے دن پٹی کھول کر کیجے کے بیج ڈال کر جوش دیا ہوا دودھ۔ نیز ہلدی۔ دارہلدی۔ لودھ۔ پٹول۔ ملٹھی۔ کیسو اور کُرنٹا کی کلی کا کاڑھا شہد ملا کر پری شیک کے کام میں لائیں۔ اور پھر ساتویں دن پٹی کو کھول دیں۔

آرم کا ٹھیک آپریشن ہو جانے پر صحت ہو جاتی ہے۔ لیکن اپریشن کے ٹھیک نہ ہونے سے اگر کوئی شکایت پیدا ہو جائے۔ تو حسب ضرورت مناسب علاج یعنی پری شیک اور ابھینگ وغیرہ تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔

تمر (دُھند) وغیرہ کے لئے سُرمہ۔ مصری۔ منسل۔ مصبر سیندھا نمک

اور سونٹھ ہر ایک نصف کرش ۔ رسونت نصف پل ۔ ان سب کو پیس کر شہد میں ملا کر آنکھوں میں انجن لگائیں ۔ اس سے شلیشم آرم ۔ تمر پل شکلارم اور شوش دور ہو جاتا ہے ۔

تمر ناشک انجن ۔ ہرڑ ۔ بہیڑا ۔ اور آملہ میں سے کسی ایک دوائی کی چھال کو پانی میں پیس کر گولا بنا لیں ۔ پھر اسے ٹھیکرے میں رکھ کر اوپر سے ایک سکورا ڈھانک دیں ۔ اور نیچے آگ جلا کر راکھ بنا لیں ۔ پھر اسے پیس کر ترپھلا کی باقی ماندہ دونوں اشیاء کے کاڑھوں کی الگ الگ بھاونا دیں ۔ جب یہ سوکھ جائے ۔ تو اسے پھر پیس لیں پھر اس میں سیندھا نمک اور بڑ نمک ملا کر پیس کر سرمے کے طور پر استعمال کریں ۔

مندرجہ بالا تینوں نسخے نیمی وید کے تجویز کئے ہوئے ہیں ۔

سرا جال کا علاج ۔ سرا جال میں جو سرا سخت ہوتی ہیں ۔ اور لیکھن (چھیلنے والی) ادویات کے ذریعے جن کا چھیلنا مشکل ہوتا ہے ۔ اُن کا اور پڑکاؤں کا علاج آرم کی مانند ہی کرنا چاہئے ۔

شُکر کا علاج ۔ شکر روگ میں دوش کے مطابق کبھی خشک اور کبھی سنگدھ ۔ ترپھلا مفید ہوتا ہے ۔ نیز تکتک گھرت ۔ پیشانی میں سے خون نکالنا ۔ شرو ویریچن اور بری شیک وغیرہ مفید ہوتے ہیں ۔

کھشت شکر کے لئے گھرت پان ۔ شہد کے کاڑھے میں گھی کو تین مرتبہ پکا کر پینا چاہئے ۔ بعد ازاں فصد کھول کر یا جونکیں لگا کر آنکھوں سے خون نکالنا چاہئے ۔

نیز نیلوفر۔ کاکولی۔ داکھ۔ ملٹھی۔ اور وداری کند کے ساتھ بکری کا دودھ یا پانی پکا کر کھانڈ ملا کر پری شیک کے کام میں لائیں۔

سُرخی۔ آنسو اور درد کے رفع ہونے پر لیکھن انجن کا استعمال کریں۔

کھشت شکر ناشک بتی۔ چنبیلی کی کلی۔ لاکھ۔ گیرو اور چندن کو پیس کر بتی بنا لیں۔ اس بتی کا استعمال کرنے سے پت رکت اور کھشت شُکر کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

دانتوں کی بتی۔ ہاتھی۔ سُوَر۔ اونٹ۔ گائے۔ گھوڑے۔ بکری اور گدھے کے دانت نیز سنکھ۔ موتی۔ سمندر جھاگ اور ایک چوتھائی سیاہ مرچ کی بنائی ہوئی دنت ورتی پھیلے ہوئے کھشت شُکر کو بھی دور کر دیتی ہے۔

ہر قسم کے شُکر کو دور کرنے والی بتی۔ تمال پتر۔ گودنتی۔ سنکھ۔ سمندر جھاگ۔ گدھے کی ہڈی۔ اور تانبہ ان سب دواؤں کو گوموتر میں پیس کر گولی بنا کر آنکھ میں لگائیں۔ تو سب قسم کے شُکر روگ دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر سُرمہ۔ موتی وغیرہ سب رتن۔ ہاتھی وغیرہ حیوانوں کے دانت بکری وغیرہ کے سینگ۔ گیری وغیرہ معدنیات۔ سونٹھ۔ سیاہ مرچ پیپل۔ الائچی خورد۔ کنجا کے بیج۔ لہسن۔ اور سورن کھشیری وغیرہ کھشت کو دور کرنے والی ادویات کا سُرمہ برن والے۔ برن سے خالی۔ اور ہر طرح کے شُکر کو دور کر دیتا ہے۔

اندر کو جھکے ہوئے شُکر کو اوپر اُٹھانا۔ سینہہ پلا کر۔ نسوا اور

رس انجن کے ذریعے اندر کو جھکے ہوئے شُکر کو اونچا کرنا چاہئے۔
درد والے اور درد سے خالی شُکر کو ترپن اور پُٹ پاک کے ذریعے اونچا کریں۔

شُدھ شُکر کا علاج۔ہلدی۔ ملٹھی۔انت مُول اور سا اور لودھ کے کاڑھے سے یا لودھ کو باریک پیس کر پوٹلی میں باندھ کر گرم پانی سے بھگو کر آنکھ میں سیچن کریں۔ تو شُدھ شُکر کو آرام ہو جاتا ہے۔

شُکر ناشک گولی۔ کیڑی کی جڑھ۔ ملٹھی۔ تانبا۔ سیندھا نمک۔ اور سونٹھ کو آملے کے کاڑھے میں پیس کر اس کا تانبے کے ایک برتن میں لیپ کر دیں۔ پھر اس برتن کو جَو۔ گھی اور آملے کے پتوں کی دھونی دیں ناں بعد اُس برتن کی دوائی کو پانی اور شہد میں ملا کر گولیاں بنالیں۔ ان گولیوں کو مہا نیلک کہتے ہیں۔ شُدھ شُکر کو دور کرنے کے لئے یہ نہایت مفید دوائی ہے۔

دیگر۔ اگر مریض کا شُکر سخت ہو۔ تو بار بار فصد کھولنی چاہئے۔ اور بار بار شرد ویریچن۔کائے ورتیچن اور پُٹ پاک کا استعمال کرانا چاہئے۔

شُکر گھرشن۔مرچ سیاہ۔ پیپل۔سرس کے پھل۔ اور سیندھا نمک سے یا ترپھلے کے کاڑھے میں ملے ہوئے سیندھے نمک سے شُکر (آنکھ کے پھولے) کو کھرچ دینا چاہئے۔

شُکر ناشک انجن۔(۱) اسنکھ۔ بیر کی گٹھلی۔نربلی۔ راکھ۔ ملٹھی۔ اور سونا مکھی یا (۲) سُرا۔ ہاتھی وغیرہ حیوانوں کے دانت۔ سمندر جھاگ۔ اور سرس کے پھول ان دونوں نسخوں کے سُرمے بنا کر شُکر گھرشن (پھولے کھرچنے

کے کام میں لانے چاہئیں۔

شُکر ہرشن انجن۔ آملے اور مروے کے رس میں کلھاری کے کھار کو بھگو کر دوسرے دن دھوپ میں سکھا کر پیس کر لگانے سے پھولا دور ہو جاتا ہے۔

مُدگ انجن۔ چھلکے دور کئے ہوئے مونگ۔ سنکھ اور شہد ملا کر پیس کر سرمے کے طور پر استعمال میں لائیں یا بہیڑے کے گودے میں شہد ملا کر سُرمہ بنا کر لگانے سے شُکر روگ جاتا رہتا ہے۔

ہرشٹ شُکر ناشک وُتکا۔ گائے۔ گدھے۔ گھوڑے اور اونٹ کے دانت اور سنکھ نیز سمندر جھاگ۔ ان سب کو پیس کر ارجن کے رس میں بتی بنا کر لگانا ہرِشٹ شُکر کو دور کر دیتا ہے۔

شُکر لیکھن۔ اُٹھے ہوئے اور شلیبہ والے شُکر کو بال اور شاک پتر وغیرہ سے چھیلنا چاہئے۔

سِرا شُکر کا علاج۔ بصارت کو زائل نہ کرنے والے شُکر کا علاج برن شُکر کی مانند ہی کرنا چاہئے۔

ورتی۔ پُنڈریا۔ ملہٹھی۔ کاکولی۔ کٹیری۔ لوہ۔ ہلدی۔ اور رسونت کو بکری کے دودھ میں پیس کر گھرت ملے آملے کے ساتھ پریائے کرم سے بتی بنانی چاہئے۔ یہ بتی نیتر انجن کے لئے مفید چیز ہے۔

آجکا کھیہ میں عمل جرّاحی۔ مندرجہ بالا تدابیر سے اگر درد کا دفیعہ نہ ہو تو آجکا کھیہ روگ میں ارم کی طرح عمل جرّاحی کرنا چاہئے۔

لاعلاج آجکا کھیہ کی تدبیر۔ لاعلاج آجکا کھیہ روگ شُکر روگ وہاں

نیز ایسے ہی دیگر روگوں میں حسب مناسب سینیہہ پان کرا کے اور فصد کھول کر روگ کے دفعیہ کی کوشش کرنی چاہئے۔

شُکر روگ کی خرابی کے دفعیہ کے لئے اُس کے اونچے کناروں کو دور کرنا چاہئے۔

لا علاج شُکر کے لئے سُرمہ۔ ناریل کا کھپڑ۔ بھلاوہ۔ تال پھل بانس اور کریر کی راکھ کو پانی میں گھول کر نتھار لیں۔ پھر اُس کھشار جل سے ہاتھی کی ہڈی کے چُورن کو بھاونا دیکر سُرمے کے طور پر استعمال کرائیں تو لاعلاج شُکر روگ کی بگڑی ہوئی رنگت دور ہو جاتی ہے۔ اور قابل علاج شُکر روگ اس کے استعمال سے خود رفع ہو جاتا ہے۔

اجکا کا علاج۔ اجکا روگ کو سوئی سے چاروں طرف سے بیندھ کر پانی نکال دیں۔ پھر انگوٹھے سے دبا کر چربی چُپڑ کر زخم میں گئو مانس کا چُورن بھر دیں۔ اور زخم کو بار بار کھول کر باندھتے رہیں۔ سات دن کے بعد زخم کے بھر جانے اور سیاہ حصے کے ایک ساں اور ستھر ہو جانے پر سینیہہ انجن اور کھشار گھرت کی نسوار کا استعمال کریں۔ اگر وہ پھول جائے تو ایسی ترکیب سے چھیدن بھیدن کرنا چاہئے۔ کہ زیادہ چھیدنے سے بصارت کو نقصان نہ پہنچے۔

گھرت۔ شُکر روگ میں مناسب ادویات کے ساتھ گھی کو پکا کر پینے اور نسوار لینے کے کام میں لاتے رہنا چاہئے۔ گھی پینے سے بصارت قوی ہو جاتی ہے۔ اور اندر کی طرف تیز سُرموں کا استعمال کرنے سے بصارت کو کچھ نقصان نہیں پہنچ سکتا۔

۱۲ بارھواں ادھیائے

درشٹی روگ وگیان (آنکھ کی پتلی کی بیماریاں)

تمر روگ کی علامات۔ وات وغیرہ تینوں دوشوں میں سے کوئی سا ایک دوش سراؤں کا رخ کر کے باہر والے پہلے پردے میں قیام کر لیتا ہے۔ تو مریض کو صاف دکھائی نہیں دیتا۔ اور بعض دفعہ بلا وجہ صاف دکھائی دینے لگ جاتا ہے۔ اِسے تمر روگ کہتے ہیں۔

جب دوش دوسرے پردے میں پہنچ جاتا ہے۔ تو مریض کو ایسی چیزیں بھی دکھائی دینے لگ جاتی ہیں۔ جن کا در اصل کوئی وجود نہیں ہوتا۔ قریب کی چیز کو نہایت مشکل سے دیکھ سکتا ہے۔ اور دور کی چھوٹی چیز نظر نہیں آتی۔ دور کی چیز قریب اور قریب کی دور دکھائی دیتی ہے۔ جب دوش منڈل میں مقیم ہو جاتا ہے۔ تو ہر ایک چیز گول دکھائی دیتی ہے۔ جب دوش درشٹی کے درمیان میں چلا جاتا ہے۔ تو چھوٹی چیز بڑی اور بڑی چھوٹی دکھائی دینے لگتی ہے۔ اگر دوش نچلے حصے میں مقیم ہو جائے۔ تو قریب کی چیز۔ اگر دوش اوپر کے حصے میں اقامت کرے۔ تو دور کی چیز اور دوش کے ایک پہلو میں اقامت گزین ہو جانے سے اِدھر اُدھر کی چیزیں دکھائی دینے سے رہ جاتی ہیں

یہ بھی تمر روگ ہی کی علامات ہیں۔

جب دوش تیسرے پردے میں جا پہنچتا ہے۔ تو کاچ پن پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے مریض اوپر کو تو دیکھ سکتا ہے۔ لیکن نیچے کی طرف نہیں دیکھ سکتا۔ نیز ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے بہت پتلا کپڑا ڈھکا ہوا ہے۔ درشٹی کا رنگ دوش کے مطابق ہو جاتا ہے۔ بصارت رفتہ رفتہ کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ اگر اس حالت کے رونما ہونے پر بھی علاج نہ کیا جائے۔ تو دوش چوتھے پردے میں پہنچ جاتا ہے۔ اور بصارت کو زائل کر کے درشٹی منڈل کو گھیر لیتا ہے۔

واتج تمر کی علامات۔ واتج تمر روگ کے مریض کو وایُو کی بے قرار فطرت کی وجہ سے ساکن اشیاء متحرک۔ دھوندلی سُرخی مائل اور طرح طرح کی دکھائی دیتی ہیں۔ وہ کبھی پانی۔ کبھی بال۔ کبھی مچھر اور کبھی کرنوں کو دیکھتا ہے۔ اس کے علاج میں غفلت کرنے سے درشٹی میں کاچ پیدا ہو کر سُرخی نمایاں ہو جاتی ہے۔ اُسے چہرہ ناک کے بغیر۔ چاند اور چراغ میں گونا گونی۔ اور سیدھی چیز اُلٹی نظر آتی ہے۔ جب کاچ بڑھ جائے تو بصارت دھول اور دھوئیں کی طرح مکدر ہو جاتی ہے۔

اور درشٹی صاف۔ سُرخ۔ وستیرن۔ سوکھشم (لطیف) اور دیکھنے کے ناقابل ہو جاتی ہے۔ اسے "واتج لِنگ ناش" یا "درشٹی ناش" کہتے ہیں۔ وایُو کی وجہ سے درشٹی اور رسرا سب سُکڑ جاتی ہیں۔ اور درشٹی کا منڈل اندر کی طرف جُھک جاتا ہے۔ اِسے "گنبھیر درشٹی" کہتے ہیں۔

پتیج تمر کی علامات۔ پت سے پیدا ہونے والے تمر روگ میں بجلی اور جگنو وغیرہ کی روشنی کی طرح منور۔ مور اور تیتر کی دُم کی مانند رنگا رنگ اور بالعموم نیلگون دکھائی دینے لگ جاتا ہے۔

کاچ روگ میں درشٹی نیلی کلونج کی سی ہو جاتی ہے۔ اور ویسی ہی شکل بھی دکھائی دینے لگتی ہے۔ مریض کو چاند اور سورج کا منڈل۔ آگ۔ کرن اور قوس وقزح دکھائی دینے لگتی ہے۔

لنگ ناش میں درشٹی بھنورے کی مانند نیلی۔ بے بصارت اور سنگھ ہو جاتی ہے۔

پت کی وجہ سے درشٹی چھوٹی ہو جاتی ہے۔ بصارت بھی چھوٹی ہو جاتی ہے۔ اور چیزیں بھی چھوٹی دکھائی دیتی ہیں۔

پت سے جلی ہوئی درشٹی پیلی ہو جاتی ہے۔ اور مریض کو سب اشیاء زرد دکھائی دینے لگ جاتی ہیں۔

کفج تمر کی علامات۔ کف سے پیدا ہونے والے تمر روگ میں مریض عموماً سنگھ اور سفید رنگ کی اشیا کو دیکھتا ہے۔ اور اُسے سنکھ۔ چاند۔ کُند پھول اور کردنی چاروں طرف پھیلی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔

کاچ روگ میں چاند۔ سورج اور چراغ نور سے خالی دکھائی دیتے ہیں۔

لنگ ناش میں درشٹی شُکر کی سی ہو جاتی ہے۔

درشٹی میں پہنچا ہوا کف سخت۔ چکنا اور ایسا چنچل ہو جاتا ہے جیسے

پدمینی پتر کے اوپر اُس کی بوند ہوتی ہے۔ یہ جل کی بوند دھوپ میں پھیل جاتی اور سایہ میں سُکڑ جاتی ہے۔ نیز سنکھ۔ کُند۔ چاند۔ کمودنی اور سپھٹک کی مانند سفیدی ہو جاتی ہے۔

رکتج تِمر کی علامات۔ رکتج تِمر روگ میں مریض کو سب چیزیں خون کی سی یا تاریک سی دکھائی دیتی ہیں۔

کاچ روگ سے درشٹی سُرخ یا سیاہ ہو جاتی ہے۔

لنگ ناش میں درشٹی سُرخ یا سیاہ رنگ کی چمک سے خالی اور بے بصارت ہو جاتی ہے۔

سنسرگج تِمر کی علامات۔ دو دو دوشوں اور تینوں دوشوں والے تِمر روگ میں اول الذکر سب علامات ملی جلی پائی جاتی ہیں۔

دِوندوج اور سنّپاتج تمر روگوں میں مریض بلاوجہ ہی ناصاف طور پر چیزوں کو دیکھنے لگتا ہے۔ دِوندوج اور سنّپاتج کاچ اور لِنگ ناش میں درشٹی میں عجیب وغریب امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

نکل اندھ کی علامات۔ جس مریض کی درشٹی تمام دوشوں سے گھِر کر نیولے کی نگاہ کی طرح چمکدار ہو جاتی ہے۔ وہ نُکل اندھ کہلاتا ہے۔ اُسے دن کے وقت عجیب وغریب اشیاء دکھائی دیتی ہیں لیکن رات کے وقت اُسے کچھ بھی نظر نہیں آتا۔

جب سورج غروب ہونے لگتا ہے۔ تو تمام دوش جکڑے جا کر درشٹی پر چھا جاتے ہیں۔ اِسے دوش اندھ یا رتوندھ کہتے ہیں۔ اور سورج کی کرنوں کے چھونے سے منتشر شدہ دوش درشٹی کے راستے کو چھوڑ کر

الگ ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ایسے مریض کو دن کے وقت صاف دکھائی دیتا ہے۔ لیکن رات کو کچھ نظر نہیں آتا۔

اُشن وِدگدھ درشٹی۔ گرمی کی وجہ سے گرم ہو کر فوراً ٹھنڈے پانی میں غوطہ لگانے سے تینوں دوشوں اور خون سے حرکت میں آئی حرارت اوپر کو اُٹھ کر آنکھوں میں پہنچ جاتی ہے۔ اس سے آنکھوں میں جلن اور تپش پیدا ہو جاتی ہے اور سفید حصے میں میلاپن پیدا ہو جاتا ہے۔ اس مرض میں دن کے وقت دُھندلا دکھائی دینے لگتا ہے۔ اور رات کے وقت قوت بصارت بالکل زائل ہو جاتی ہے۔ اسے اُشن وِدگدھ درشٹی کہتے ہیں۔

وِدگدھ آملا درشٹی۔ نہایت کھٹی اشیا کے کھانے سے درشٹی کو وات وغیرہ دوش اور خون گھیر لیتے ہیں۔ اور درشٹی میں کلید (رطوبت) کھُجلی اور کدورت کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اسے وِدگدھ آملہ درشٹی کہتے ہیں۔

دُھومر روگ کی علامات۔ افسوس۔ بخار اور امراضِ سر کے مریض کی درشٹی کو وات وغیرہ دوش دھوئیں کی مانند دُھندلی اور دُھندلا دیکھنے والی کر دیتی ہیں۔

اَوپ سرگِک لنگ ناش۔ جب کوئی تھوڑے ستو والا (کم حوصلہ) مریض کسی عجیب و غریب شکل کو دیکھتا ہے۔ یا سورج وغیرہ روشن چیزوں کا نظارہ کرتا ہے۔ تو چکا چوندھی کی وجہ سے اُس شخص کی آنکھوں میں وات وغیرہ دوش اقامت کر کے روشنی کو سُکھا کر مُوشٹ[1] درشٹی والی۔

[1] جو دیکھنے میں ٹھیک معلوم ہو۔ اور نظر کچھ نہ آئے۔

وید ورُ یہ منی کے رنگ کی سی مرطوب اور طبعی حالت کی طرح درد سے خالی بنا دیتے ہیں۔ اِسے اَوپ سرگک ناش کہتے ہیں۔

درشٹی منڈل کے ستائیس روگوں کی قابلیت اور ناقابلیت کا

علاج۔ کفج لنگ ناش کو چھوڑ کر واتج۔ پتج۔ دَوِندوَج۔ سپناتج۔ رکتج اور اَوپ سرگک لنگ ناشس لا علاج ہیں۔

واتج۔ پتج۔ کفج۔ رکتج۔ دَوِندوَج اور ترِدوشج یہ چھ قسم کے کاچ روگ اور ساتواں نکُل اندھ یہ ساتوں نیتر روگ یاپیہ ہوتے ہیں۔ یعنی جب تک ان کا علاج ہوتا رہے۔ اچھے رہتے ہیں۔ علاج چھوڑ دینے پر پھر زور کر آتے ہیں۔

واتج۔ پتج۔ کفج۔ رکتج۔ دوِندوَج اور تردوشج یہ چھ قسم کے تمر روگ ایک کفج لنگ ناش۔ پت وِدگدھ درشٹی۔ دوش اندھ۔ اُشن وِدگدھ درشٹی۔ وِدگدھ آملا درشٹی۔ اور دُھومر یہ بارہ روگ قابلِ علاج ہوتے ہیں۔

۱۳ تیرھواں ادھیائے

تمر روگوں کا علاج

تمر روگوں کے علاج میں غفلت کرنے سے کاچ روگ ہو جاتا ہے اور اگر کاچ روگ کے علاج میں دیر کی جائے۔ تو بصارت زائل ہو جاتی ہے۔ اس لئے یہ مرض سب امراض چشم میں سے خوفناک ہے۔ پس اس کے علاج میں نہایت جلدی سے کام لینا چاہئے۔

تمر ناشک گھرت۔ ایک تُلا جیونتی کو ایک درون پانی میں پکائیں۔ جب چوتھائی پانی باقی رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ پھر اِس کاڑھے میں دُگنا دودھ۔ ایک پرستھ گھی۔ پرپونڈریک۔ کاکولی پیپل لودھ۔ سیندھا نمک۔ سونف ملیٹھی۔ داکھ۔ مصری۔ دیودارو۔ ہرڑ۔ بہیڑا اور آملہ ہر ایک ایک کرش کا کُلکا ملا کر پکالیں۔ اِسے رات کے وقت نوش کرنے سے تمر روگ دور ہو جاتا ہے۔ اس مرض کے لئے یہ نہایت عمدہ دوائی ہے۔

یا داکھ۔ چندن۔ مجیٹھ۔ کاکولی۔ کھشیر کاکولی۔ جیوک۔ مصری۔ ستاور۔ میدا۔ پرپونڈریک۔ ملیٹھی اور نیلوفر ہر ایک ایک تولہ۔ ایک پرستھ پُرانا گھی۔ اور ایک ہی پرستھ دودھ ملا کر سب کو پکالیں۔

یہ گھی کاچ روگ۔ تِمر روگ۔ رکت راجی۔ اور درد سر کو بھی دور کر دیتا ہے۔

کاچ ناشک گھرت۔ پٹول۔ نیم کی چھال۔ کُٹکی۔ دار ہلدی۔ نیتر بالا۔ ہرڑ۔ بہیڑا۔ آملہ۔ اڑوسہ۔ جوانسہ۔ ترائمان (بنفشہ) پت پاپڑا ہر ایک ایک پل۔ اور آملے دو سیر اِن سب ادویات کو ایک درون پانی میں پکائیں۔ اور ایک چوتھائی پانی باقی رہ جانے پر آگ پر سے اُتار کر چھان لیں۔ پھر اس میں موتھا۔ چرائتہ۔ ملٹھی۔ کُڑا۔ نیتر بالا صندل سُرخ اور پیپل ہر ایک نصف پل کو پیس کر ملا لیں۔ اور ایک پرستھ گھی ڈالکر حسب ترکیب پکا لیں۔ اس گھی کے استعمال سے ناک۔ کان اور منہ کے امراض دور ہو جاتے ہیں۔ نیز وِوردِھی۔ بخار۔ دُشٹ برن (خراب زخم) وِسرپ۔ اچی۔ کوڑھ۔ اور بالخصوص شُکرہ (پھولا)۔ تِمر (دھند) نکت اندھ۔ اُشن وِدگدھ اور امل وِدگدھ کو آرام ہو جاتا ہے۔

ترپھلا گھرت۔ آٹھ پل ترپھلے کو ایک آڑھک پانی میں پکائیں اور چوتھائی پانی باقی رہنے پر اُتار کر چھان لیں۔ پھر اُس میں اُسکے برابر دودھ۔ ترپھلے کا کلک ایک پل۔ اور گھی نصف پرستھ ڈال کر حسب ترکیب پکا کے کھانڈ یا شہد ملا کر نوش کیا کریں۔ تو تِمر روگ کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔ نیز اسے دوش اور دوشیہ کے مطابق حسب ضرورت ترپھلے کے کاڑھے کے ساتھ بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ ترپھلا گھرت کہلاتا ہے۔

مہا ترپھلا گھرت ملٹھی۔ کاکولی۔ کھشیر کاکولی۔ کٹیری پیپل۔ گلو

نیلوفر۔ مصری۔ اور داکھ ہر ایک ایک پل لے کر نگدا بنالیں۔ اور اُسمیں بکری کا دودھ۔ ترپھلے کا کاڑھا۔ اڑوسے کا رس۔ بھنگرے کا رس اور گھی ایک ایک پرستھ ڈال کر حسب ترکیب گھی کو پکالیں۔ تو اس گھی کے استعمال سے ورشٹی کی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ اس گھی کو مہاترپھل گھرت کہتے ہیں۔

نگاہ کو گرڑ کی سی تیز کرنے والا اویکھہ۔ اول الذکر ترپھلا گھرت میں ترپھلا۔ ملٹھی اور شہد ملاکر رات کے وقت چاٹنے۔ مفید اغذیات کھاتے رہنے اور آملے کا رس پیتے رہنے سے آدمی کی نظر گرڑ کی سی تیز ہو جاتی ہے۔ یہ نسخہ نمی مُنی کا تجویز کیا ہوا ہے۔

تمر روگ کے لئے ترپھلا۔ سونا مکھی۔ لوہا۔ سونا۔ ملٹھی۔ مصری پُرانا گھی۔ اور شہد میں ترپھلا ملاکر حسب دلخواہ کھانے سے تمر روگ دور ہو جاتا ہے۔ یہ نسخہ نہایت عمدہ ہے۔

دیگر۔ تمر روگی کو چاہئے کہ ترپھلے کے کاڑھے میں گھی ملاکر استعمال کرتا رہے۔ یا ترپھلے کا چورن ملاکر مال پوئے۔ دال اور ستوؤں کا استعمال کرے۔

تمر روگ کے لئے پایس۔ علے الصبح ترپھلا ڈال کر دودھ کی کھیر بنا کے شہد اور کھانڈ ملاکر نوش کریں۔ یا کھانا کھانے سے پہلے ہرڑ یا منقہ داکھ کو الگ الگ کھانڈ اور شہد میں ملاکر تمر روگی کو متواتر استعمال کرائیں۔

سرب تمر ناشک سُرمہ۔ سُرمہ چونسٹھ حصے۔ تانبہ۔ لوہا۔ چاندی

اور سونا ہر ایک ایک حصہ لے کر اندھ مُوشا نامی اوزار میں رکھ کر آگ میں پھونک لیں۔ پھر پتھر پر اچھی طرح پیس کر اسے شیریں ادویات (مدھر آدی ادویات) کے کاڑھے میں سات مرتبہ بھگوئیں۔ بعد ازاں مونگا۔ موتی اور سنکھ کے تین تین حصے ملاکر باریک پیس لیں۔ یہ سُرمہ سب قسم کے تِمر روگوں کو دور کر دیتا ہے۔

تمر وغیرہ امراض کو دور کرنے والا سُرمہ۔ جٹا مانسی۔ تیج پات۔ الائچی۔ دارچینی۔ لوہا۔ کُنکُم۔ نیل کنول۔ ہرڑ۔ نیلا تھوتھا۔ سفید کانچ۔ سنکھ۔ سمندر جھاگ۔ مرچ سیاہ۔ سُرمہ۔ پیپل۔ اور ملٹھی۔ ان سب کو پیس لیں۔ پھر جس دن چاند اشونی نکھشتر میں ہو۔ اُس دن دونو آنکھوں میں اس سُرمے کو لگائیں۔ تو تِمر۔ ارم۔ رکت راجی۔ کنڈو۔ اور کلاچ وغیرہ امراض دور ہو جاتے ہیں۔

آنکھ کے کُنج روگوں کو دور کرنے والا سُرمہ۔ مرچ سیاہ۔ سیندھا نمک پیپل اور سمندر جھاگ دو دو حصے۔ سُرمہ نو حصے۔ انہیں چترا نکھشتر میں پیس کر سُرمہ بنالیں۔ اور سُرمے کے طور پر آنکھ میں لگائیں۔ تو آنکھ کے کُنج روگ دور ہو جاتے ہیں۔

آنکھ کی جملہ امراض کے لئے سُرمہ۔ داکھ اور کنول نال کے سوریس میں۔ دودھ میں۔ شراب میں۔ چربی میں اور انترکھش جل میں الگ الگ سات سات مرتبہ سُرمے کو بھگوئیں۔ پھر اسے پیس کر سنکھ میں رکھ لیں۔ یہ سُرمہ نظر کو صاف کرتا ہے۔ اور سب قسم کے امراضِ چشم کے لئے مفید چیز ہے۔ یہ سُرمہ دویہ ادھی پتی کا تجویز کیا ہوا ہے۔

بھاسکر انجن - نیلا تھوتھا ایکر بیر کی لکڑیوں میں جلا لیں - اور بہ ترتیب بکری کے دودھ - گھی اور شہد میں پہلے کی طرح بجھالیں - پھر اس میں سے دو پل نیلا تھوتھا - سونا مکھی - مرچ سیاہ - سُرمہ - کُٹکی - تگر - سیندھا نمک - لودھ - منسل - ہرڑ - پیپل - رسونت - سمندر جھاگ اور ملٹھی ہر ایک ایک کرش لے کر ان سب کو مُوشا نیتر میں رکھ کر جلائیں اس کا نام بھاسکر انجن ہے - اور ہر روز اس کے لگاتے رہنے سے کاچ روگ - ارم - رتوندھ - رکت راجی خصوصاً تمر روگ کو بہت فائدہ ہوتا ہے - اور یہ سب شکایات ایسے دور ہو جاتی ہیں - جیسے سورج تاریکی کو دور کر دیتا ہے -

بھاسکر انجن نمبر دوم - سیسہ تین حصے - گندھک پانچ حصے تانبہ اور ہڑتال دو دو حصے - قلعی ایک حصہ - نیز سو دیر - انجن تین حصے لے کر ان سب کو اندھ مُوشا نیتر میں بھر کے جلائیں - یہ سُرمہ آنکھوں کو صاف کر دیتا ہے - اور تمر روگ کو دور کرنے کے لئے سورج کے برابر ہے

بصارت کو بڑھانے والا نیلا تھوتھا - نیلے تھوتھے کی ایک ڈلی لے کر اور بار بار آگ میں تپا کر گو مُوتر - گوبر کے رس - کٹنی کانجی بھوت کے دودھ - گھی - وِش اور شہد میں بار بار بجھائیں - اس نیلے تھوتھے کا سُرمہ لگانے سے نظر گرڑ کی مانند تیز ہو جاتی ہے -

سیسے کی سلائی - ترپھلے کے کاڑھے - بھنگرے کے رس - وِش - گھی - بکری کے دودھ - اور ملٹھی کے رس میں سیسے کو تپا تپا کر سات سات مرتبہ الگ الگ بجھائیں - پھر اس سیسے کی سلائی بنا کر

اس سے آنکھوں میں سُرمہ لگائیں۔ یا اِسے بغیر سُرمہ ہی آنکھوں میں پھیرا کریں۔ تو تمر۔ ارم۔ سراو۔ پچھلتا۔ پیپل۔ کنڈو۔ جڑتا۔ اور رکت راجی کی شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔

نظر کو گِدھ کا سا تیز کرنے والا نسخہ۔ پارا اور سیسہ ہموزن لیکر ان دونوں کے برابر سُرمہ اور سولہواں حصہ کافور لے کر سب کو باریک پیس ڈالیں۔ اِسے آنکھ میں لگانے سے تمر روگ دور ہو جاتا ہے۔

جوان اور سورج کی مانند چمکتے ہوئے رُخساروں والا گِدھ جو وقت پاکر آپ ہی مرجائے۔ اُسکے سر کو کاٹ کر جنگلی (ایرنی) اُپلوں کی آگ میں جلالیں۔ پھر اُس میں اُس کے برابر گھی اور سُرمہ ملاکر آنکھ میں سُرمے کے طور پر لگائیں تو نظر گِدھ کی سی تیز ہو جاتی ہے۔

بِھنّ تار چکھشو کا علاج۔ کالے سانپ کے منہ میں گھی اور سَووِیر انجن بھر کے ایسی ترکیب سے جلائیں۔ کہ دُھؤاں باہر نہ نکلنے پائے۔ پھر اس میں جٹامانسی کے پتّے ملاکر باریک پیس لیں۔ اِسے آنکھوں میں سُرمے کے طور پر لگانے سے بِھنّ تار چکھشو بھی اچھے ہو جاتے ہیں۔ (یعنی ایسی آنکھوں میں بھی نور آجاتا ہے۔ جن کا نور زائل ہو گیا ہو۔ لیکن یہ ذرا مبالغہ ہے۔ اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے اصل مراد یہ ہے۔ کہ اِس سے نورِ نظر کو بہت فائدہ پہنچتا ہے۔

اندھا بھی دیکھنے لگے۔ مرے ہوئے کالے سانپ اور چار بچھوؤں کو دودھ کے گھڑے میں بھر کے تین ہفتے تک پڑا رہنے دیں۔ بعد ازاں اِس دودھ کو بلو کر اُس کا ماکھن نکال لیں۔ یہ ماکھن کسی مُرغ کو کھلادیں

اس مُرغ کی بیٹھ کا سُرمہ لگانے سے اندھا بھی دیکھنے لگ جاتا ہے۔
اندھوں کو بصارت دینے والی رس کریا۔ کالے سانپ کی چربی۔ سنکھ۔ نرملی پھل۔ اور سُرمے کی رس کریا سے اندھے کی بصارت بھی جلد بڑھ جاتی ہے۔
اَپرَتی سارا انجن۔ مرچ سیاہ دس عدد۔ سونا مکھی نصف پچو۔ نیلا تھوتھا نصف پل۔ اور ملٹھی ایک پچو کو دودھ میں بھگو کر آگ میں جلا لیں۔ اور اسے پیس کر سُرمے کے کام میں لائیں۔ اِسے اَپرَتی سار انجن کہتے ہیں۔ یہ تِمر روگ کے لئے نہایت مفید دوائی ہے۔
تِمر ناشک گولی۔ بہیڑے کا بیج۔ مرچ سیاہ۔ آملہ۔ دار چینی۔ نیلا تھوتھا۔ اور ملٹھی کو پانی میں پیس کر گولی بنا کر سائے میں سُکھا لیں اِس سے تِمر روگ بہت جلد دور ہو جاتا ہے۔
تِمر ناشک دوائی۔ مرچ سیاہ۔ آملہ۔ کنول۔ نیلا تھوتھا۔ سُرمہ اور سونا مکھی اِن چھ ادویات کو بالترتیب ایک ایک حصہ بڑھا کر لیں۔ اس کا سُرمہ بنا کر لگانا چاہئے۔ یہ کھن ماکھشک یوگ تِمر۔ ارم۔ کلید کاچ اور کنڈ ورگوں کو دور کر دیتا ہے۔
درشٹی روگ ناشک چُورن۔ ہیرا۔ مرکت وغیرہ جو رتن مل سکیں۔ چاندی۔ سپھٹک۔ سونا سُرمہ۔ تانبا۔ لوہا۔ سنکھ۔ صندل سُرخ۔ اور سُرخ گیرو کو پیس کر سُرمے کے طور پر استعمال کرنے سے سب قسم کے امراضِ چشم دور ہو جاتے ہیں۔
قوتِ بصارت کو طاقت دینے والی نسوار۔ تِلوں کا تیل۔

بہیڑے کا تیل۔ بھنگرے کا رس۔ اور اسن کا کاڑھا۔ ان سب کو لوہے کے برتن میں پکاکر نسوار کے طور پر استعمال کرنے سے بصارت کی قوت بڑھ جاتی ہے۔

امراضِ چشم میں سینہہ وغیرہ کا استعمال۔ دوش کے مطابق بار بار سینہہ کا استعمال کرانا۔ فصد کھولنا۔ مسہل دینا۔ نسوار دینا۔ سُرمہ لگانا۔ گنڈوش وِدھی میں کہی ہوئی مُوردھ وستی (شرووستی) دینا۔ وستی دینا (حقنہ کرنا) ترپن۔ پرلیپ (لیپ کرنا) اور پری شیک کرنا ان تدابیر سے امراضِ چشم کا علاج کرنا چاہیئے۔

یہاں تک امراضِ چشم کے عام معالجات کا بیان کیا گیا ہے۔ اب آگے وات وغیرہ دوشوں کے مطابق معالجات بیان کئے جاتے ہیں۔

واتج تمر روگ کا علاج۔ واتج تمر روگ میں دش مُول کا کاڑھا چوگنا دودھ اور ترپھلے کا نگدا ڈال کر حسب ترکیب گھی کو پکالیں۔ اور پچنے کے بعد مُسہل کے لئے ترپھلا کے کاڑھے میں دودھ اور ارنڈ کا تیل ملاکر استعمال میں لائیں۔

جتّرد سے اوپر کی بیماریوں کو دور کرنے والی نسوار۔ جڑ اور جائی سمیت جیونتی ایک سو پل لے کر ایک درون پانی میں پکائیں۔ جب آٹھواں حصہ باقی رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ اور اس میں ایک پرستھ تیل اور اتنا ہی دودھ۔ نیز بلا۔ اتی بلا۔ ناگ بلا۔ جیونتی۔ اور شتاوری ہر ایک ایک ایک پل لے کر ملاکر حسب ترکیب لوہے کے

برتن میں پکائیں۔ جب پک چکے۔ تو اُسے اُس برتن میں ایک مہینہ تک پڑا رہنے دیں۔ اس تیل کو نسوار کے کام میں لانے سے جترو (ہنسلی) سے اوپر ہونے والے وات پتج درشٹی کے روگ دور ہو جاتے ہیں۔ نیز اس سے بالوں۔ منہ۔ گردن اور کندھوں کو ترو تازگی ملتی ہے۔ نیز جسم کی ملاحت اور خوبصورتی بڑھتی ہے۔

دیگر۔ سفید ارنڈ کی جڑھ۔ کٹیری کے پھل۔ دیودارو۔ بچ۔ تگر کی جڑھ۔ توری اور بل کی جڑھ۔ نیز دودھ کے ساتھ تیل کو پکا کر نسوار کے کام میں لائیں۔ تو جترو سے اوپر ہونے والے سب امراض جو وات کف سے پیدا ہوں دور ہو جاتے ہیں۔

وسا انجن۔ بھیڑیئے۔ سؤر۔ گدھ۔ سانپ یا مُرغ کی چربی میں ملٹھی ملا کر سُرمہ لگانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

تمر تا شک پریوگ۔ سوویر انجن کو بالترتیب مانس رس دودھ اور گھی میں بجھا کر پرتی انجن کے طور پر جیسے کہ پہلے لکھا گیا ہے استعمال میں لائیں۔ تو تمر روگ کو دور کرنے کے لئے یہ سب سے اعلےٰ دوائی ہے۔

ترپن پریوگ۔ اگر مندرجہ صدر ترکیب سے تمر کا دفعیہ نہ ہو۔ تو ترپن کا استعمال کرنا چاہئے۔

ترپن کے لئے گھی۔ شتاوری۔ کُٹھ۔ بالچھڑ۔ کاکولی کھیر کاکولی ملٹھی۔ پُنڈریا۔ سرل کاشٹ۔ پپیل اور دیودارو۔ ان ادویات کے ساتھ آٹھ گنے دودھ میں گھی کو پکا کر استعمال کریں۔ یہ سب سے

اچھا ترپن ہے۔

دیگر ترپن۔ کالے ہرن کی میدا کو دودھ میں پکا کر رئی سے بلوئیں۔ ایسا کرنے سے جو تیج نامی چیز نکلتی ہے۔ اُسے ملٹھی اور چندن کے ساتھ استعمال کریں۔ یہ بھی اچھا ترپن ہے۔

دیگر۔ سیہہ ہر دو قسم۔ گوہ۔ تیتر اور مور میں سے ہر ایک کو اول الذکر ترکیب کے مطابق تیار کر کے استعمال میں لائیں۔

پُٹ پاک کی ترکیب۔ ترپن اور پُٹ پاک کے بیان میں لکھا ہوا پرسادن اور سنیہن پُٹ پاک بھی استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔

وات جِ تمر روگ میں انوواسن وغیرہ کا استعمال۔ اس روگ میں زُکام کی مانند نروہن اور انوواسن کا استعمال کرنا چاہئے۔

پتج تمر روگ کا علاج۔ جیونیہ گن (ادویات زندگی افزا) اور ترپھلے کے ساتھ گھی پکا کر مریض کو پلائیں۔ جب مریض اِس طرح سنگدھ ہو جائے۔ تو پھر اُس کی فصد کھولنی چاہئے۔

مُسہل۔ کھانڈ۔ الائچی۔ تُربد اور شہد سے مریض کو ویرچن کرانا چاہئے۔

پری شیک وغیرہ۔ پتج تمر روگ میں آنکھوں۔ منہ اور سر میں ٹھنڈے پری شیک اور لیپ وغیرہ کا استعمال کرنا چاہئے۔

ساروا آدی ورتی۔ ساروا۔ پدماکھ۔ خس۔ موتی۔ لودھ اور چندن کی بتی نیز تیج پات۔ سَووِیر انجن۔ ناگ کیسر۔ کافور۔ ملٹھی اور سورن گیرک (ملائم گیری) کی بنائی ہوئی بتی۔ آنکھ میں لگانے سے

تمر روگ دور ہو جاتا ہے۔

دیگر انجن۔سَووِیرا انجن پانچ حصے۔ نیلا تھوتھا پانچ حصے۔ کاکرڑا سینگی اور آملہ ہر ایک تین حصے۔ سپھٹک اور کافور ہر ایک ایک حصہ لے کر سُرمہ بنا کر استعمال کریں۔ تو تمر روگ دور ہو جاتا ہے۔

پکے ہوئے گھی کی نسوار۔ جیونیہ گن کی ادویات میں چَو گنے دودھ کے ساتھ پکایا ہوا گھی نسوار کے طور پر استعمال کرنے سے تمر روگ جاتا رہتا ہے۔

کفج تمر روگ کا علاج۔ گلو کا کاڑھا۔ ہرڑ۔ بہیڑے۔ آملے اور پیپل کے کاڑھے میں پکایا ہوا گھی کفج تمر روگ میں پلائیں۔ بعد ازاں فصد کھولیں۔ پھر مسہل کے لئے سُپاری۔ ہرڑ۔ سونٹھ۔ پیپل۔ تربد اور دنتی کے کاڑھے کا استعمال کرائیں۔

تیل کی نسوار۔ نیتر بالا۔ دیودارو۔ ہلدی۔ دار ہلدی اور پیپل کے نگدے نیز دودھ اور دش مُول کے کاڑھے کے ساتھ حسب ترکیب تیل پکا کر نسوار کے طور پر کام میں لائیں۔

کوکلا ورتی۔سنکھ۔ مالکنگنی۔ منسل۔ ترکُٹا۔ اور ترپھلا سے بنائی ہوئی بتی کو وِل ورتی کہتے ہیں۔ یہ درشٹی کی مَیل کو دور کر دیتی ہے۔

نیز کرشن لوہ چورن۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ سینڈھا نمک ہرڑ۔ بہیڑہ۔ آملہ اور سَووِیرا انجن سے بنائی ہوئی بتی کو کوکلا ورتی کہتے ہیں۔ یہ بھی درشٹی کو صاف کرتی ہے۔

تمر شکر ناشنی ورتی ۔ خرگوش ۔ گلٹے ۔ گدھ ۔ شیر اور اونٹ کے دانت اور پیشانی ہڈیاں ۔ سفید گائے کی دُم کے بال ۔ مرچ سیاہ ۔ چندن اور سمندر جھاگ کو استری اور بکری کے دودھ میں پیس کر ورتی تیار کریں ۔ اور آنکھوں میں سُرمے کے طور پر لگائیں ۔ تو تمر اور شکر روگ دور ہو جاتے ہیں ۔

رکتج تمر کا علاج ۔ رکتج تمر کا علاج پت کی مانند ہی کرنا چاہئے اس میں ٹھنڈے علاج کئے جاتے ہیں ۔

رکتج تمر ناشک ۔ داکھ ۔ باپچھڑ ۔ ملٹھی ۔ شنکھ ۔ تانبہ ۔ کافور ۔ کنول ۔ پدماکھ ۔ اور نیلوفر کو بکری کے دودھ میں اچھی طرح پیس کر بتی بنا کر آنکھوں میں لگانے سے تمر روگ جلدی جاتا رہتا ہے ۔

سنسرگج تمر کا علاج ۔ سنسرگج اور سپناتج تمر روگ میں دوشوں کے مطابق علاج کرنا چاہئے ۔

نسوار اور مُکھ لیپ ۔ ملٹھی ۔ داوڑنگ ۔ مرچ سیاہ اور دیودارو کا نگدا بنا کر دودھ اور تیل ڈال کے حسب ترکیب تیل کو پکا کر نسوار کے استعمال میں لائیں ۔

یا ان سب ادویات کو پانی میں پیس کر منہ پر لیپ کریں ۔

نسوار اور شرودستی ۔ تگر ۔ نیل کنول ۔ دھمانسہ ۔ ملٹھی ۔ اور چوبیتا سے پکایا ہوا تیل نسوار اور شرودستی کے کام میں لائیں ۔

دیگر انجن ۔ خس کے کاڑھے میں پیپل اور سیندھے نمک کا چورن ڈال کر پکالیں ۔ پھر اس میں گھی ڈال کر پھر پکائیں ۔ جب کاڑھا

گاڑھا ہو جائے۔ تو اُتار کر ٹھنڈا ہو جانے پر اس میں شہد ملا دیں۔ اِسے سُرمے کے طور پر لگانے سے سپناج تِمر جاتا رہتا ہے۔

سپناج تِمر کے لئے انجن۔ رات کو پھرتے رہنے والے جانوروں کے مغز کی بھری ہوئی ہڈی لے کر اُس میں سُرمہ بھر کے بہتے ہوئے پانی میں ایک مہینہ یا بیس دن تک رکھی رہنے دیں۔ پھر نکال کر دھوپ میں سُکھا لیں۔ اِس ہڈی کو مینڈھا سینگی کے پھولوں اور ملٹھی کے ساتھ پیس کر آنکھوں میں لگائیں۔ تو سپنا تک تِمر روگ دور ہو جاتا ہے۔

کاچ روگ کا علاج۔ فصد کے ماسوا اول الذکر تمام معالجات کاچ روگ میں بھی استعمال کرنے چاہئیں۔ شرو اُپ یوگی نیتر سے دبائے ہوئے دوش آندھی روگ کو پیدا کر دیتے ہیں۔ اگر خون نکالنے کی ضرورت ہو تو جونکیں لگا دیں۔ لیکن فصد نہ کھولیں۔

کاچ روگ کے لئے انجن۔ گُڑ۔ سمندر جھاگ۔ سُرمہ۔ پیپل مرچ سیاہ اور کُنگُم کے چورن میں شہد ملا لیں۔ اور رس کریا کے کام میں لائیں۔ یہ کاچ روگ کے لئے نہایت مفید سُرمہ ہے۔

رتوندھ کے لئے۔ سپناج نکُل اندھ (رتوندھ) روگ کا علاج تِمر روگ کا سا ہی کرنا چاہئے۔

نکُل اندھ ناشک۔ رسونت۔ گیرو۔ اور تالیس پتر کے چورن میں شہد اور گوبر کا رس ملا کر رتوندھ روگ میں سُرمے کے طور پر استعمال کریں۔

دیگر۔ مرچ سیاہ کو دہی میں گھس کر آنکھوں میں لگانے سے رتوندہ کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ کرنجوا۔ کنول۔ سورن گیرو (ملائم گیرو) اور کنول کیسر کو گوبر کے رس میں پیس کر بتی بنا کر لگانے سے رتوندھ کا مرض جاتا رہتا ہے۔

دیگر۔ رینوکا (الائچی) پیپل سرمہ اور سینندھا نمک کو بکری کے دودھ میں پیس کر بتی بنا کر لگانے سے رتوندھ روگ جاتا رہتا ہے۔

دیگر۔ شیلیہ۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ ہرڑ۔ بہیڑہ۔ آملہ ہرتال۔ منسل اور سمندر جھاگ ان سب ادویات کو بکری کے دودھ میں پیس کر بتی بنا کر سرمے کے طور پر لگانے سے رتوندھ روگ جاتا رہتا ہے۔

دیگر۔ یکرت (جگر) کے بیچ میں پیپلوں کو رکھ کر آگ پر ایسے طور سے سینکیں۔ کہ جلنے نہ پائیں۔ پھر اس پیپل کو شہد میں گھس کر آنکھوں میں سرمے کے طور پر لگائیں۔ تو رتوندھ روگ جاتا رہتا ہے۔

دیگر۔ اس مرض میں گھی اور تیل کے ساتھ بھینس کی تلی اور جگر کا استعمال کرنا چاہئے۔

دیگر۔ جیونتی۔ تنڈک۔ ارنڈ۔ سنبھالو۔ یا شتاوری کے پتے گھی میں بھون کر نوش کریں۔

یا اگست کے پتوں سے گھی کو پکا کر پئیں۔

دھومر آدی روگوں کا علاج۔ دھومر۔ ال ودگدھا۔

پت وِدگدھا اور اُشن وِدگدھا درشٹی میں پرانے گھی سے مالش اور ٹھنڈی ادویات سے مسہل اور لیپ کرائیں۔

دیگر انجن۔ گوبر کا رس۔ دودھ اور گھی کے ساتھ پکایا ہوا سُرمہ مفید ہوتا ہے۔

نیز سوَرن گیرو (ملائم گیرو) اور تالیس پتر کے چورن سے رس کریا مفید ہوتی ہے۔

گھی کی نسوار۔ میدا۔ ساور لودھ۔ اننت مول۔ مجیٹھ۔ دارہلدی اور ملٹھی کو آٹھ گنا دودھ اور تیل ملے گھی کے ساتھ پکا کر نسوار کے ذریعے استعمال کریں۔

دیگر۔ دودھ سے نکالے ہوئے گھی کو ترپن کے کام میں لائیں اگر اس سے شانتی نہ ہو۔ تو فصد کھولنا چاہئے۔

دیگر۔ تفکرات۔ چوٹ۔ خوف۔ افسوس۔ خشکی اور اُکڑو بیٹھنے سے جلاب۔ نسوار۔ قے اور پُٹ پاک وغیرہ کے بگاڑ سے۔ جلے ہوئے کھانے کی قے سے۔ بھوک۔ پیاس وغیرہ حوائجِ ضروریہ کے روکنے سے اور امراضِ چشم کے آنوسان سے تِمر روگ نہ ہونے پر بھی انسان تِمر روگی کی طرح دیکھنے لگ جاتا ہے۔ ایسی حالت میں مریض کے دوش دُوشیہ۔ اور دیش وغیرہ کا لحاظ کر کے علاج کرنا چاہئے۔

دیگر امراضِ چشم کا علاج۔ سورج گرہن۔ آگ۔ بجلی وغیرہ اشیا کے دیکھنے سے جس مریض کی بصارت زائل ہو جائے۔ اُسے سنگدھ اور ٹھنڈے ترپن کرائیں۔ اور گھی میں گھسے ہوئے سونے کا سُرمہ لگائیں

آنکھوں کی حفاظت۔ انسان جب تک جینے کی خواہش رکھتا ہے۔ اُسے نہایت کوشش سے آنکھوں کی حفاظت کرتے رہنا چاہئے کیونکہ اندھوں کے لئے دن رات ایک سے ہوتے ہیں۔ اُنکے پاس بے شمار دولت ہونے پر بھی بے فائدہ ہوتی ہے۔

امراضِ چشم میں ترپھلے وغیرہ کا استعمال۔ ترپھلا۔ فصد۔ مُسہل وغیرہ اندرونی صفائی کی تدابیر۔ من کی شانتی۔ سُرمہ۔ نسوار۔ پرندوں کا گوشت کھانا۔ جوتے وغیرہ پہننا۔ اور گھی پینا یہ سب تدابیر کام میں لانے سے آنکھوں کی حفاظت رہتی ہے۔

مضر اغذیات کو بالکل ترک کر دیں۔ نہایت چمکدار۔ بے قرار اور لطیف اشیاء کو نہ دیکھیں۔ یہ بھی آنکھوں کی حفاظت کی سب سے اچھی تدبیر ہے۔ یہ ہدایت نمی مہاراج نے کی ہے۔

۱۴

چودھواں ادھیائے

لنگ ناش یا درشٹی ناش یا عدمِ بصارت

کفنج لنگ ناش کا علاج۔ آور تکی وغیرہ چھوٹی عوارض سے خالی کفنج لنگ ناش کو جو اچھی طرح سے نمایاں ہے اور جس میں قوتِ باصرہ

زائل ہو گئی ہو۔ اُسے بینہ ہ دینا چاہئے۔ کیونکہ اگر یہ لِنگ ناش غیر درست طور پر پیدا ہو کہ ناہموار وضع اختیار کرے۔ اور دہی کے توڑ کی سی۔ جھلک والا اور پتلا ہو۔ تو سلائی سے کھینچے جانے کے باوجود پھر اوپر کو اُٹھ آکر تیز درد پیدا کر دیتا ہے۔ نیز درشٹی کو گھیر لیتا ہے اور کف پیدا کرنے والی اغذیات سے جلدی بھر جاتا ہے۔ لیکن دیگر عوارض کے پیدا ہونے میں بہت عرصہ لگ جاتا ہے۔

علامات ۔ کف کی سفیدی کی وجہ سے کفج لنگ ناش ہوتا ہے لیکن وات وغیرہ دوشوں کی وجہ سے وہ پیلے رنگ کا ہو جاتا ہے۔

آورتکی درشٹی ۔ آورتکی درشٹی روگ میں درشٹی پانی کے بھنور کی مانند مضطرب ہو جاتی ہے۔ اور وہ سُرخ یا سیاہ رنگ کی ہوتی ہے۔

شر کرا درشٹی ۔ یہ روگ آک کے دودھ کی لیس سے لپٹے ہوئے کی مانند اور نہایت گھنا ہوتا ہے۔

راجی متی درشٹی ۔ ایسی معلوم ہوتی ہے۔ گویا وہ شالی دھانیوں سے گھری ہوئی ہے۔

وِشما درشٹی ۔ جو درشٹی وِشم (ناہموار) چھِن (ٹکڑے ٹکڑے)۔ وگدھ آم اور درد والی ہو۔ اُسے "چھِن انشوکا" کہتے ہیں۔

چندرکی درشٹی ۔ کانجی کی مانند چھایا والی اور مور کی دم کے چاندوں کی مانند جو درشٹی ہوتی ہے۔ اُسے چندرکی درشٹی بولتے ہیں۔

چھترکی درشٹی ۔ جو درشٹی کئی رنگوں والی چھتر کی شکل کی سی

ہوتی ہے۔ اُسے چھترکی نیلکا کہتے ہیں۔

جو مریض فصد کے نا قابل ہو۔ جو درشٹی روگی۔ زکام۔ کھانسی۔ اور بے ہضمی کا شاکی ہو۔ جو ڈرپوک ہو۔ جو قے کرچکا ہو۔ جو سر۔ کانوں اور آنکھوں کے درد سے تکلیف زدہ ہو۔ اُس کے لِنگ ناش کو نہ بیدھنا چاہئے۔

بیدھنے کی ترکیب۔ معتدل موسم میں یعنی جبکہ جاڑے۔ گرمی یا بارش کا زور نہ ہو۔ لنگ ناش کو بیدھنا چاہئے۔ مگر بیدھنے سے پہلے مریض کو جلاب وغیرہ سے اندرونی صفائی کراکے اور کھانا کھلاکر شکم سیر کرالیں۔ اور جس جگہ خوب روشنی پڑتی ہو۔ وہیں مریض کو بٹھاکر اپریشن کریں۔ اپریشن صبح کے وقت کرنا اچھا ہوتا ہے۔ وَید کو چاہئے کہ زانو کے برابر اونچے آسن پر بیٹھ کر اپریشن کرے۔ اپریشن کے وقت مریض کو ہلنے نہ دینا چاہئے۔ اپریشن سے پہلے مریض کی آنکھ کو مُنہ کی بھاپ سے پسینہ دے لینا چاہئے۔ پھر اُس آنکھ کو انگوٹھے سے ملیں۔ اس طرح جب آنکھ کی مَیل اُگل آئے۔ تو مریض کے ماتھے کو سیدھا کر کے پکڑ لیں۔ مریض کو چاہئے۔ کہ اپنی نگاہ کو ناک کی کونپل پر جمادے۔ پھر وَید اپنی ترجنی اُنگلی اور انگوٹھے سے ایسے طور پر کہ ہلنے نہ پلئے۔ سلائی کو پکڑ کر کرشن منڈل سے نصف اُنگل اور اپانگ (کناکش) سے چوتھائی اُنگل فاصلہ چھوڑ کر دَیو کرِت سوراخ کے قریب لے جلئے اور اوپر کے حصے میں آلوڈن (گھولنے) کی مانند سلائی کو کام میں لائے۔ اور دائیں ہاتھ سے بائیں آنکھ کو اور بائیں ہاتھ سے

دائیں آنکھ کو بیدھنا چاہئے۔

سووِدھ (ٹھیک اپریشن) کی علامات۔ ٹھیک طور پر بیدھے جانے سے آواز آتی ہے۔ درد نہیں ہوتا۔ اور نہایت قلیل مقدار میں پانی نکلتا ہے۔ بیدھنے (اپریشن) کے بعد مریض کو تسلی دینی چاہئے۔ اور اُس کی آنکھ پر عورت کا دودھ ڈالنا چاہئے۔ پھر درشٹی منڈل کو ایسے طور سے ویکھن کرنا (چھیلنا) چاہئے۔ کہ درد نہ ہونے پائے۔ پھر مریض درشٹی منڈل کے کف کو آہستہ آہستہ سُڑک سُڑک کر ناک کے ذریعے خارج کردے۔ اگر دوش ساکن یا متحرک ہو تو آنکھ میں کثرت سے پسینہ دیکر اُس بگڑی ہوئی چیز کے دکھائی دینے پر اُسے آہستہ آہستہ سلائی سے کھینچ لینا چاہئے۔ بعدازاں کپڑے کے ایک چیتھڑے کو گھی میں بھگو کر آنکھ پر باندھ دیں۔ اور مریض کو بے ہوا مکان میں اُلٹے طور پر لِٹا دیں۔ یعنی اگر دائیں آنکھ میں اپریشن کیا گیا ہو۔ تو بائیں کروٹ کے بل اور اگر بائیں آنکھ میں اپریشن کیا گیا ہو تو دائیں کروٹ کے بل لِٹا دیں۔ اگر دونو آنکھوں کا اپریشن ہوا ہو تو چیت لِٹانا چاہئے۔ مریض کی پیشانی اور دونو تلووں پر تیل ملیں اور مفید آہار بیوہار استعمال کراتے رہیں۔

سات دن تک پرہیز۔ چھینک لینا۔ کھانسنا۔ ڈکار لینا۔ تھوکنا پانی پینا۔ منہ کو نیچا کرنا۔ نہانا۔ داتن کرنا۔ اور کھانا کھانا یہ کام سات دن تک نیتر وِدھ روگی کو چھوڑ دینے چاہئیں۔ اور اُسے سینہہ پئے ہوئے شخص کی طرح باقاعدگی سے رہنا چاہئے۔

حسب طاقت فاقہ کشی وغیرہ۔ مریض کو حسب طاقت لنگھن

کرانا چاہیئے۔ جب تک درد کا بکلّی دفعیہ نہ ہو جائے۔ تب تک نیم گرم گھی اوپر سے ڈالتے رہیں۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ پیپل اور آملے سے پتلا واٹیہ یا ولیپی بنا کر اور خوب گھی ملا کر کھانے کو دیں۔ اور تین دن کے بعد آنکھوں کی پٹی کھول کر وات کو دور کرنے والے کاڑھے سے پرہی شیک کریں۔ پھر ایک ہفتہ کے بعد پٹی کو کھول کر پھر نہ باندھیں۔

احتیاط۔ جب تک بصارت قائم نہ ہو لے۔ تب تک نہایت باقاعدگی سے رہنا چاہیئے۔ اور بصارت کے قائم ہو لینے پر بھی نہایت باریک اور چمکدار اشیا کو یکایک نہیں دیکھنا چاہیئے۔

عوارض کے مطابق علاج۔ غیر مفید اغذیات اور بید ھنے کی خرابی کی وجہ سے ادھی منتھ میں سوج۔ سرخی اور درد وغیرہ عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اِن عوارض کو مناسب معالجات سے دور کرنا چاہیئے۔

مُکھ پر لیپ۔ درد اور مرض کے دفعیہ کے لئے دُوب۔ جَو۔ گیرو۔ اور اننت مُول کر پیس کر اور گھی میں ملا کر منہ پر لیپ کرنا چاہیئے۔

دیگر۔ تیل اور سرسوں کو پیس کر اور بجورے کے رس میں ملا کر لیپ کرنے سے بھی اول الذکر فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

دُگدھ کا پشیا ما لتا۔ اننت مُول۔ مجیٹھ۔ اور ملٹھی کو بکری کے دودھ میں ملا کر اور آگ پر نیم گرم کر کے لیپ کرنے سے خصوصاً بہت فائدہ ہوتا ہے۔

آشچوتن (آنکھ میں دوائی ٹپکانا) لودھ۔ سیندھا نمک۔ داکھ۔

اور ملٹھی کو بکری کے دودھ میں پکاکر آشچوتن کرنے (آنکھ میں ٹپکانے) سے درد دور ہوجاتا ہے۔

دیگر۔ ملٹھی۔ نیل کنول۔ کُٹھ۔ داکھ۔ لاکھ اور کھانڈ کو بکری کے دودھ میں پکاکر آنکھ میں ٹپکائیں۔

وات ناشک ادویات کے کاڑھے کے ساتھ گھی۔ گھی سے چوگنا دودھ اور پدماکھ آدی گن کی ادویات کا گُنگدا ڈال کر حسب ترکیب گھی کو پکاکر آشچوتن (آنکھ میں ٹپکانا) کے کام میں لائیں۔

فصد وغیرہ۔ اگر مندرجہ بالا تدابیر سے درد دور نہ ہو۔ تو مریض کو سنگدھ اور سوین کرکے اُس کا فصد کھول دیں۔ نیز منتھ روگ میں کہی ہوئی تدابیر کام میں لائیں۔ جب فصد کے مقام کا زخم سوکھ جائے تو سُرمہ لگائیں۔

بیدھی ہوئی آنکھ کے لئے بتی۔ ارہر کی جڑ۔ کالی مرچ۔ ہرتال۔ اور رسونت کو بارش کے پانی میں پیس کر اور گُڑ ملاکر بتی بناکر بیدھی ہوئی آنکھ میں لگانا چاہئے۔

پنڈ انجن۔ چنبیلی۔ سرس۔ گل دھاوہ۔ بینڈھا سینگی۔ وَیدُوریہ منی اور موتی کو بکری کے دودھ میں پیس کر اسے تانبے کے ایک برتن پہ پتلا پتلا لیپ کردیں۔ اور ایک ہفتہ کے بعد تانبے کے برتن سے لیپ کو اُتار کر پھر بکری کے دودھ میں پیس لیں۔ اور اِس پنڈ کو سایہ میں سُکھاکر بیدھی ہوئی آنکھ میں لگائیں۔ تو یہ نظر کو تر و تازہ کرتا اور قوت بخشتا ہے۔

دیگر۔ سُرمہ۔ مونگا۔ منسل اور سمندر جھاگ کو بکری کے دودھ میں پیس کر پہلے کی طرح پنڈ انجن بنا کے استعمال کریں۔ یہ بھی اول الذکر فوائد بخشتا ہے۔

۱۵ پندرھواں ادھیائے

سرباکھش روگ وگیان

واتج نیترابھشیند کی علامات۔ وات کی وجہ سے پیدا شدہ نیترابھشیند میں ناسانا ہ۔ تھوڑی سی سوج۔ کنپٹیوں۔ آنکھوں۔ اور پیشانی میں سوئی چُبھنے۔ پھڑکنے اور پھٹنے کی سی تکلیف۔ آنکھوں سے تھوڑا اور سوکھا ہوا میل نکلنا۔ صاف اور ٹھنڈے آنسو نکلنا۔ درد کا غیر قائم ہونا آنکھوں کا نہایت تکلیف سے کھُلنا اور بند ہونا۔ آنکھوں میں چیونٹیاں سی چلتے معلوم ہونا۔ آنکھوں کا پھُولا ہوا ہونا اور چھوٹے چھوٹے کانٹوں سے بھرا ہوا معلوم ہونا۔ نیز مرغن اور گرم معالجات سے آرام محسوس ہونا یہ سب علامات پائی جاتی ہیں۔

ادھی منتھ۔ وات ابھشیند کے علاج میں غفلت کرنے سے ادھی منتھ روگ پیدا ہو جاتا ہے۔ جس میں کرن نادر کانوں میں آوازیں آنا)

اور بُھرَم (سر چکرانے) کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ نیز پیشانی۔ آنکھوں اور ابروؤں وغیرہ میں ارنی[1] کے متھنے کی سی درد ہوتی ہے۔

ہَت ادھی منتھ۔ اگر ادھی منتھ کے علاج میں دیر لگائی جائے۔ تو ہَت ادھی منتھ کی شکایت رونما ہو جاتی ہے۔ اس میں، کئی قسم کا درد ہوتا ہے۔ نیز درشٹی منڈل ناشک زخم پیدا ہو جاتا ہے۔

اُنیہ اَتو وات۔ جبکہ وایو منیا (گردن)، کنپٹیوں یا کسی دوسرے مقام میں تیز درد پیدا کر دیتی ہے۔ اور اُس سے آنکھ سکڑ جاتی ہے۔ تو آنکھوں میں چیپ۔ سُرخی اور سوجن کچھ نہیں ہوتا۔ البتہ آنسو بہا کرتے ہیں۔

وات وِپریہ۔ اَنیہ اَتو وات کی طرح اس روگ میں بھی آنکھیں ٹیڑھی اور چھوٹی ہو جاتی ہیں۔

پت ابھشیند کی علامات۔ آنکھوں میں جلن۔ آنکھوں سے دھواں نکلنے کی سی تکلیف۔ سوجن۔ پلکوں کے باہر نیلاہٹ۔ اندر کی طرف گیلاپن۔ زرد اور گرم آنسو نکلنا۔ آنکھ میں سُرخی اور زردی دکھائی دینا۔ کھشار کے لگنے سے جیسے زخم ہو جاتا ہے۔ آنکھ کی حالت کا ویسے ہی ہو جانا۔

پت ادھی منتھ۔ پت ابھشیند کے علاج میں غفلت کرنے سے پت ادھی منتھ پیدا ہو جاتا ہے۔ جس میں آنکھیں جلتے ہوئے انگار کی

---

[1] ارنی منتھن۔ آگ پیدا کرنے کا ایک قدیم طریقہ ہے۔ جس سے رشی لوگ ارنی کی لکڑیوں کو آپس میں اس طریق سے متھتے تھے۔ کہ اُن میں سے آگ نکل آتی تھی۔

سی اور بکثرت پنڈ کی کانتی والی ہو جاتی ہیں۔

کف ابھشیند کی علامات۔ آنکھوں میں بے حسی۔ بہت سوج۔ کھُجلی۔ نیند۔ غذا کی رغبت نہ ہونا۔ آنکھوں کی میل اور آنسوؤں میں گاڑھا پن، چکناہٹ۔ کثرت سفیدی اور لیس ہونا۔

کف ادھی منتھ۔ اِس روگ میں کرشن منڈل میں نیچا پن اور شُکل منڈل میں اونچا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ پرسیک۔ ناک کا پھُول جانا اور آنکھوں میں دھول سی بھر جانا یہ علامات بھی پائی جاتی ہیں۔

رکتج ابھشیند کی علامات۔ اِس روگ میں آنسو۔ آنکھوں کی شرائیں۔ شکل منڈل اور درشٹی منڈل سب سُرخ ہو جاتے ہیں۔ نیز اس میں پِت ابھشیند کی سب علامات پائی جاتی ہیں۔

رکتج ادھی منتھ کی علامات۔ اس روگ میں آنکھوں کے کنارے تانبے کے رنگ کے ہو جاتے ہیں۔ اور آنکھوں میں اُکھاڑنے کا سا درد ہوتا ہے۔ نیز آنکھوں کی آب گُنجی دوپہر کی مانند ہو جاتی ہے۔ آنکھوں میں گلانی ہوتی ہے۔ ہاتھ کو نہیں سہار سکتیں۔ خون میں ڈوبی ہوئی اور نیم کے مانند کانتی والی ہوتی ہیں۔ نیز سیاہی مائل اور آگ کی مانند چمکدار ہو جاتی ہیں۔

واتج وغیرہ ادھی منتھوں میں واتج وغیرہ ابھشیند روگوں کی سب علامات پائی جاتی ہیں۔ نیز کنپٹیوں۔ دانتوں۔ سر مہ اور رخساروں میں بہت درد ہوتا ہے۔

شُشک اکھشی پاک کی علامات۔ اِس مرض میں آنکھوں

ین کرکراپن۔ سوئی چبھنے کی سی درد۔ کٹنے کی سی درد۔ میل کی اہساوٹ آنکھوں کے کویوں میں خشکی اور کرختگی۔ آنکھوں کے کھولنے اور بند کرنے میں تکلیف ہونا۔ آنکھوں میں شنکراہٹ۔ سوکھاپن۔ ٹھنڈی چیزوں کی خواہش ہونا۔ شُول (درد) اور پاک یہ سب علامات پائی جاتی ہیں۔ اِس مرض کو شُشک اکھشی پاک کہتے ہیں۔ یہ مرض وات پت کی زیادتی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

سشوتھ نیتر روگ ۔سوج والے نیتر روگ میں سوج۔ درد کی کثرت۔ جلن اور پھوکنے کی شکایات پیدا ہوجاتی ہیں۔ آنکھوں کا شُکل منڈل پکے ہوئے گوُلر کی مانند ہوجاتا ہے۔ آنسو کبھی گرم۔ کبھی ٹھنڈے۔ کبھی صاف۔ کبھی لیسدار۔ کبھی پتلے اور کبھی گاڑھے نکلتے ہیں۔ یہ مرض تینوں دوشوں نیز خون سے پیدا ہوتا ہے۔

اکھشی پاک انیہ روگ ۔ الپ شوتھ روگ میں سوج کم ہوتی ہے۔ اکھشی پاک نامی بیماری میں شُشک اکھشی پاک کی تمام علامات پائی جاتی ہیں۔

انیہ سوائے اکھشی اتیہ روگ میں سوج۔ رگڑ۔ آنسوؤں کے بھرے رہنے۔ کرشن منڈل میں کفت کے چپکے ہونے۔ شُکل منڈل کے گیلا ہونے۔ سُرخی جلن۔ بصارت کے رُک جانے۔ اور درد کے غیر قائم ہونے کی شکایات پیدا ہوجاتی ہیں۔

انل اوشنت کی علامات ۔ پت اور رکت کی کثرت والے دوشوں کی وجہ سے غذا کا سار بھاگ (رس) اکٹھا ہوکر سراؤں میں ہوتا ہوا آنکھ کو

سُرخ سیاہی مائل کر دیتا ہے۔ نیز سوج۔ جلن۔ پاک۔ اور دُھندلا پن پیدا کر دیتا ہے۔ اور آنکھیں آنسوؤں سے بھری رہتی ہیں۔ یہ ادل ادوشت کی علامات ہیں۔ اس طرح سرب اکھشی گت روگ تعداد میں سولہ ہوتے ہیں۔

لاعلاج روگ۔ ان سولہ سرب اکھشی گت روگوں میں سے ہَتْ ادھی منتھ اور اکھشی پاک اتییہ یہ دونو امراض قابلِ ترک ہوتے ہیں۔

منتھیا (نقصان دہ) آہار بیوہار سے واتج ادھی منتھ پانچ دن میں کفج ادھی منتھ سات دن میں۔ رکتج ادھی منتھ تین دن میں اور پتج ادھی منتھ فوراً بصارت کو زائل کر دیتا ہے۔

۱۶
سولھواں ادھیائے

سرب اکھشی روگوں کا علاج

اِنکے پُورب روپ کا علاج۔ واتج ابھشیند کے سوا دیگر ابھشیند روگوں میں علامات قبل المرض کے نمایاں ہوتے ہی مریض کو تیز گنڈوش اور تیز نسوار استعمال کرائیں۔ نیز فاقہ کرائیں۔

ڈوا اکث لیپ۔ جلن چپ چپاہٹ۔ سرخی۔ آنسو۔ اور سوج کے

دفعیہ کے لئے وِڈالک لیپ کرنا چاہئے۔ سب قسم کے ابھشیند روگوں میں تیج پات۔ الائچی۔ مرچ سیاہ۔ سَورن گیرو (نرم گیری) رسونت۔ ملٹھی۔ تگر۔ چندن۔ اور سیندھا نمک کا وِڈالک لیپ کریں۔

وات ج ابھشیند میں گھرت منڈ کے ساتھ بھونے ہوئے سیندھا نمک۔ سونٹھ اور رسونت یا گھی میں بُھنی ہوئی سا ور لودھ کا استعمال کرنا چاہئے۔

رکت تیج ابھشیند میں جٹا مانسی۔ پدماکھ۔ کاکولی اور ملٹھی کا لیپ کرنا چاہئے۔ کف ج ابھشیند میں منسل۔ پرینگو۔ اور شہد کا لیپ کریں۔

اور سنّپاتج ابھشیند میں مندرجہ بالا تمام ادویات کو ملا جلا کر وِڈالک لیپ کے کام میں لائیں۔

(وِڈالک لیپ اُسے کہتے ہیں۔ جو پلکوں کو چھوڑ کر باقی سب جگہ پر کیا جاتا ہے)

چورن او گنٹھن۔ آنکھ کے پر کوپت ہوتے ہی سہانجنے کے بیج ایک حصہ۔ منسل چار حصے اور لودھ سولہ حصے کو اچھی طرح پیس کر اور پتلے کپڑے میں باندھ کر اُس سے آنکھ کو ڈھانپ دینا چاہئے۔

دیگر۔ بن کُلتھی کو پوٹلی میں باندھ کر گوبر کے رس میں بھگو کر چھیل کر آدھی رات کے وقت پیس کر اَوچورنت کرنے سے نیتر کوپ جاتا رہتا ہے۔

دیگر۔ کڑوی توری۔ نیلا تھوتھا۔ ملٹھی۔ اور لودھ کو باریک پیس کر پتلے کپڑے میں باندھ دیں۔ اور اُس پوٹلی کو کانجی سے بھرے ہوئے تانبے کے ایک برتن میں ڈال دیں۔ اِسے آنکھ میں نچوڑنے سے کئی

قسم کی تکالیف دور ہو جاتی ہیں۔

پری شیک۔ چونسٹھ تولہ پانی میں چار تولہ دارہلدی کو پکالیں جب آٹھواں حصہ باقی رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ اس کاڑھے میں شہد ملاکر پری شیک کے کام میں لانے سے سب قسم کے کوپت نیتروں کو آرام ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ صرف سہانجنے کے پتوں کے رس میں شہد ملاکر استعمال کرنے سے واتج۔ پتج کفج اور سنپاتج سب قسم کا دردِ چشم دور ہو جاتا ہے۔

سکتو پنڈ کا۔ ارنڈ کی کونپلوں اور جڑوں کو کوٹ کر بکری کے دودھ میں پکا کے آنکھوں میں لگائیں۔ تو واتج ابھشیند جلدی جاتا رہتا ہے۔

یا دوشوں وغیرہ کے مطابق ارنڈ کی جڑ اور پتوں کی پنڈی بناکر گرم کر کے آنکھ پر باندھ دیں۔

واتج ابھشیند کے لئے آشچوتن۔ ارنڈ کی جڑ۔ بڑی سہانجنا۔ اور بلو وغیرہ ادویات کا کاڑھا کچھ گرم کر کے آنکھ میں ٹپکانا چاہئے۔

دیگر۔ نیتر بالا۔ تگر۔ گنجا کی بیل۔ اور گولر کی چھال کو پانی اور بکری کے دودھ میں پکائیں۔ اسے آنکھ میں ٹپکانے سے آنکھوں کا درد دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ مجیٹھ۔ ہلدی۔ لاکھ۔ کشمش۔ ملٹھی ہر دو قسم۔ اور کنول کے کاڑھے میں کھانڈ ملاکر ٹھنڈا کر کے آنکھوں میں ڈالیں۔ تو رکت پت ابھشیند دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ رکت پت ابھشیند میں کیرو اور ملٹھی کے چورن کو پتلے کپڑے میں ڈھیلا سا باندھ کر بارش کے پانی میں بھگو بھگو کر آنکھ میں نچوڑنا چاہیئے۔

دیگر۔ سفید کنول۔ ملٹھی اور ہلدی کو پیس کر پوٹلی بنا کر عورت یا بکری کے کھانڈ ملے دودھ میں بھگودیں۔ اِسے بار بار آنکھ میں نچوڑنے سے جلن۔ درد۔ مُرخی اور آنسوؤں کا گرنا بند ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ سفید لودھ اور ملٹھی کو گھی میں بھون کر باریک پیس لیں۔ اور اِسے پوٹلی میں باندھ کر دودھ میں مل کر اس دودھ کو آنکھ میں نچوڑیں۔ تو پتج رکتج اور ابھی گھاتج ابھشیند روگ دور ہو جاتے ہیں۔

تردو شج ابھشیند کا علاج سب دوشوں کے ملے جلے علاج کا سا کرنا چاہیئے۔

دیگر۔ واتج ابھشیند میں پُرانا گھی اور پتج میں کھانڈ ملا گھی مفید ہوتا ہے۔ کفج میں سونٹھ۔ مرچ سیاہ اور پیپل کے ساتھ گھی کو پکا کر اور اُس میں جوکھار ملا کر اُس گھی کو پلا کے فصد کھول دیں۔ بعد میں روغن مسہل دیں۔

لیپ۔ ابھشیند روگ میں شول کی مانند تکلیف ہونے پر آنوپ (رطوبت پسند) جانوروں کے مانس کے وبیوار (قیمے) کو کچھ گرم کر کے سر اور منہ پر لیپ کر دیں۔ لیکن جلن کی صورت میں دودھ اور گھی ملا کر ٹھنڈا لیپ کرنا چاہیئے۔

تمر روگ کو دور کرنے کے لئے دوش وغیرہ کا غور کر کے علاج کرنا چاہیئے

اور منتھ وغیرہ روگوں میں مندرجہ صدر تمام تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔ ان تدابیر سے بھی اگر منتھ روگ کو آرام نہ آئے۔ تو ابروؤں کے اوپر داغ دینا چاہیئے۔

واتج نیتر روگوں کو دور کرنے والی بتی۔ چاندی کے ایک پترے پر ماکھن نکالے ہوئے گائے کے دودھ کے دہی کا لیپ کریں۔ جب یہ نیلا ہو جائے اور سوکھ جائے۔ تو اُس دہی کی بتی بنا کر استعمال میں لانے سے واتج نیتر روگ دور ہو جاتے ہیں۔

کفج نیتر روگوں کو دور کرنے والی بتی۔ سیندھا نمک۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ ہرڑ۔ بہیڑہ۔ آملہ۔ سنکھ۔ نابھ۔ سمندر جھاگ شیلیہ اور رال کی بتی کفج نیتر روگوں کے لئے مفید ہوتی ہے۔

پاشوپت یوگ۔ سفید کنول۔ ملٹھی۔ اور دار ہلدی ہر ایک آٹھ پل لے کر ایک درون پانی میں پکائیں۔ جب چوتھائی پانی باقی رہ جائے تو اُتار کر چھان لیں۔ اس کاڑھے کو پھر پکائیں۔ جب گاڑھا ہو جائے تو پُشپ انجن دس پل۔ اور کالی مرچ ایک کرش کو باریک پیس کر اُس میں ملا دیں۔ پھر ان کا چورن یا بتی بنا کر کام میں لانے سے سب قسم کے ابھشیندوں سے پیدا ہونے والی سُرخی۔ درد۔ رگڑ اور کرکراہٹ فوراً جاتی رہتی ہے۔ نیز نگاہ صاف ہو جاتی ہے۔ یہ پاشوپت یوگ کہلاتا ہے۔ اور ویدوں کی نہایت مخفی دوائی ہے۔

شُشک اکھشی پاک کا علاج۔ اس مرض میں گھی کا پینا۔ جیونیہ گن کی ادویات سے پکائے ہوئے گھی سے آنکھوں کا ترپن کرنا۔

اَنُوتیل کی نسوار لینا اور سیندھا نمک ملاکر نیم گرم دودھ کو پری شیک کے کام میں لانا نہایت مفید ہوتا ہے۔

شُشک اکھشی پاک کے لئے سُرمہ۔ عورت کے دودھ میں پسی ہوئی سونٹھ میں گھی ملاکر سُرمے کے کام میں لائیں۔

یا سیندھا نمک اور سونٹھ ملاکر آنوپ جانوروں کی چربی کا انجن لگانا مفید ہوتا ہے۔

شریشٹ انجن۔ کچھ بالوں کو گھی میں بھگو کر شیشے پر گھس لیں۔ اور اِن کو ملک سُپنٹ میں جلاکر اِس کا جل کو لوہے کے برتن میں رکھ لیں۔ پھر گھی میں ملاکر سُرمہ لگائیں۔ یہ نہایت عُمدہ سُرمہ ہے۔

فصد کھولنا۔ سشوپھ (سوج والے) یا الپ شوپھ (تھوڑی سوج والے) روگ کے روگی کو سنگدھ کرکے اُس کی فصد کھولنی چاہئے۔ بعد کو کشمش اور ہرڑ کے کاڑھے میں نسوت (تُربد) اور گھی ملاکر مُسہل دیں۔

شوُل تا شک پری شیک۔ گھی میں بھُنی ہوئی سفید لودھ کو پیس کر کپڑے میں باندھ لیں اور گرم پانی میں حل کر آنکھ میں سینک کریں تو درد چشم کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

آشچوتن کے لئے کاڑھا۔ دار ہلدی اور پر پونڈریک کا کاڑھا آشچوتن کے لئے مفید ہوتا ہے۔

رگڑ۔ سُرخی۔ آنسو۔ اور درد یہ سب سندھا و آکھیہ ادویات کے استعمال سے جاتے رہتے ہیں۔

دیگر۔ لوہے کے برتن میں گوموتر ڈال کر اور تانبے کے ٹکڑے کو گھِس کر اُس میں گھی کی دھونی دیکر آنکھوں میں لگائیں۔ تو درد جاتا رہتا ہے۔

یا گائے کے دودھ کی بالائی میں تانبہ گھِس کر اُس میں پیپل اور سیندھا نمک ملاکر آنکھ میں سُرمہ لگانے سے بھی درد کم ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ تانبے کے برتن میں عورت کے دودھ کے ساتھ سنکھ کو گھِس کر گھی میں بھیگے ہوئے شمی پتر یا جَو کی دھونی دیں۔ اِس سندھاو نامی دوائی کو آنکھ میں لگانے سے رگڑ اور تیز درد کا فوراً دفعیہ ہو جاتا ہے۔

جلن کو مٹانے والی دوائی۔ لوہے کے برتن میں دودھ کے ساتھ گُولر کو گھِس کر گھی میں بھیگے ہوئے شمی پتر کی دھونی دیکر آنکھ میں لگائیں۔ تو جلن۔ درد۔ سُرخی۔ آنسوؤں اور ہرش کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

سوج کو دور کرنے والی دوائی۔ سہانجنے کے پتوں کے رس کو تانبے کے برتن میں تانبے سے گھِس کر گھی کی دھونی دیکر آنکھوں میں لگانے سے سوج۔ رگڑ۔ آنسو اور درد جاتا رہتا ہے۔

دیگر۔ کانسی کے برتن میں تلوں کے ساتھ مٹی کے ٹھیکرے کو گھِس کر گھی میں بھیگے ہوئے نیم کے پتوں کی دھونی دیکر آنکھ میں لگانے سے رگڑ۔ درد۔ آنسو اور سُرخی دور ہو جاتی ہے۔

آشچوتن۔ سندھاو آوشدھ کے آنکھوں میں لگانے کے بعد جب

درد دور ہو جائے۔ اور دوائی کا اثر بھی دور ہو جائے۔ تو عورت کا دودھ آنکھوں میں ٹپکائیں۔ سندھاو نامی دوائی تین مرتبہ سے زیادہ نہیں لگانی چاہیئے۔

رگڑ وغیرہ کو دور کرنے والا نسخہ۔ تالیس پتر۔ چپلا۔ تگر۔ لوہ چورن سووِیر انجن۔ چمبیلی کے پھول کی کلی۔ ہیرا کسیس۔ اور سیندھا نمک کو گوموتر میں پیس کر تانبے کے پترے پر پوت کر سات دن تک پڑا رہنے دیں۔ سات روز کے بعد اسے تانبے ہی کی کسی چیز سے کھرچ کر گوموتر میں پیس کر گولی بنالیں۔ اِن گولیوں کو سایہ میں سُکھا کر چھاتی کے دودھ میں گھس کر آنکھ میں لگائیں۔ تو رگڑ۔ آنسو گرنے۔ سوج اور کھُجلی کی شکایت جاتی رہتی ہے۔

سوج کو دور کرنے والی دوائی۔ کٹیری کی چھال۔ ملٹھی۔ اور تانبے کے چورن کو بکری کے دودھ میں رگڑ کر گھی میں بھیگے ہوئے سُمی اور آملے کے پتوں کی دھونی دیکر آنکھ میں لگانے سے سوج اور درد جاتا رہتا ہے۔

اَل اوشت کا علاج۔ اَل اوشت روگ میں پت ابھشیند کا سا علاج کرنا چاہیئے۔

پِل۔ کفج۔ پنج۔ رکتج اور سنّپاتج اُتکلشٹ۔ کوکُونک۔ پکھشم رودھ۔ شُشنک رکھشی پاک۔ پُویہ آلس۔ وِس۔ پوتھکی۔ اَل اوشت۔ اَلپ ابھشیند اور وات کے سوا سبھی قسم کے ادھی منتھ۔ اِن اٹھارہ قسم کے اُڑاتے امراض کو پِل کہتے ہیں۔ ان کی علیحدہ علیحدہ تدابیر بیان کی جاچکی

ہیں۔ اب ان سب امراض کے پلّی بھوت کو دور کرنے والی تدابیر بیان
کی جائینگی۔

پلّی بھوت کا عام علاج۔ جب مندرجہ بالا امراض پلّ کی حالت
کو پہنچ جائیں۔ تو مریض کو سینہہ سے سنگدھ کرکے۔ قے آور ادویات سے
قے دیکر۔ فصد سے خون نکال کر۔ اور مسہل ادویات سے جلاب دے کر
اندرونی صفائی ہوجانے تک ورتم (آنکھ کے کوئے) کو چھیلتے رہیں۔

پلّ ناشک سیبنک۔ نیلا تھوتھا ایک پل۔ سہانجنے کے بیج
بیس عدد۔ کانجی تیس پل کو تانبے کے برتن میں پیس کر تانبے ہی کے
برتن میں رکھ دیں۔ اگر اِس کانجی سے پری شیک کیا جائے۔ تو نہایت
پُرانا پلّ بھی دور ہوجاتا ہے۔ نیز چیپ چپاہٹ۔ آنسوؤں کا گرنا۔ کھجلی
اور سوج کا بھی دفعیہ ہوجاتا ہے۔

پلّ کے لئے سُرمہ۔ کنجا کے بیج۔ تُلسی۔ اور چمبیلی کی کلی کو کوٹ کر
پانی میں اوٹائیں۔ جب کاڑھا بن جائے۔ تو چھان کر اِس سے رس کریا
انجن کا کام لیں۔ یہ پتّ روگ کی سب سے اچھی دوائی ہے۔ اس روگ
سے پکھشم (پلکیں) اُگنے لگ جاتی ہیں۔

دیگر۔ رسونت۔ رال۔ پُشپ انجن۔ منسل۔ سمندر جھاگ۔ سیندھا نمک
گیرو مٹی اور مرچ سیاہ کو شہد میں پیس کر سُرمہ لگائیں۔ تو کلید (رطوبت)
اور کھُجلی کا دفعیہ ہوجاتا ہے۔

دیگر۔ ہرڑ کے کاڑھے میں تگر کو پیس کر سُرمہ لگانے سے پلّ جاتا
رہتا ہے۔

نیز سینہہ ملے دیو دارو کو بکری کے پیشاب کی بھاونا دیکر سُرمہ کے طور پر استعمال کرنے سے پِل روگ جاتا رہتا ہے

پِلّ شُکر ناشک ورتی - سیندھا نمک - ہرڑ - بہیڑہ - آملہ پیپل گُٹکی - شنکھ نابھی - اور تامر چورن کی بتّی پِل اور شُکر روگوں کو دور کردیتی ہے -

دیگر - پُشپ - ہیراکسیس کے چورن کو تُلسی کے رس کی بھی بھاونا دیکر دس دن تک تلبنے کے برتن میں رکھا رہنے دیں - اور اِسے سُرمے کے کام میں لائیں - اس کے استعمال سے پِل اور پکھشم شات کا دفعیہ ہو جاتا ہے -

پِلّ میں پلکیں بڑھانے والا چُورن - ہرتال ایک حصہ - سُرمہ ایک حصہ - تانبہ دو حصے - انہیں باریک پیس کر ایک سلائی کے ذریعے آنکھ میں لگانے سے پِل روگ میں پلکیں پیدا ہو آتی ہیں -

پِلّ روپن کاجل - لاکھ - نِرگُنڈی - بھنگرا اور دارہلدی کے کاڑھے میں اچھی سی روئی کو بھگو کر اُس کی بتی بنا کر گھی کا چراغ جلائیں - اور کاجل (سیاہی) جمع کرلیں - اس کاجل کے لگانے سے پِل میں زخم بھر جاتا ہے -

دیگر تدابیر - پِل روگی کو بار بار ورتم لیکھن کرانا (آنکھ کے پردے کا چھیلوانا) فصد کھلوانا - جلاب لینا - آشچوتن (آنکھ میں دوائی ٹپکوانا) سُرمہ لگانا - نسوار لینا اور دھوم پان کرنا چاہئے - اگر اِن تدابیر سے پُویہ آس روگ کا دفعیہ نہ ہو - تو ایک پتلی سلائی سے ورتم (آنکھ کے پردے) کے

اندر کے حصے کو داغ دینا چاہئے۔

آنکھوں کی بیماریوں کے چورانوے بواعث۔ علامات اور اُنکے معالجات مکمل طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ آنکھ کی بیماری سے نجات پا جانے پر بھی آنکھوں کی بھلائی کے لئے مریض کو نہایت احتیاط سے رہنا چاہئے۔ اُسے چاہئے کہ پُرانے جو۔ گیہوں۔ شالی چاول۔ ساٹھی چاول کو دوں۔ بہت سا گھی ملائے ہوئے کف پت کو دور کرنے والے مونگ وغیرہ۔ کف پت کو دور کرنے والے ساگ۔ جنگلی جانوروں کا گوشت انار۔ کھانڈ۔ سیندھا نمک۔ ہرڑ۔ بہیڑہ۔ آملہ۔ داکھ۔ انترکھش جل (آسمانی پانی) چھتری۔ جوتہ۔ اور دوشوں کے مطابق مسہل سے اندرونی صفائی یہ سب تدابیر ہمیشہ کام میں لاتا رہے۔

آنکھ کی بیماری سے چھٹکارہ پائے ہوئے شخص کو پاخانہ پیشاب وغیرہ حوائج کے روکنے۔ بدہضمی۔ ادھیہ شن (اگلا کھانا ہضم نہ ہونے پر اور کھانا کھا لینا) افسوس۔ غصہ۔ دن کے وقت سونے۔ شب بیداری۔ اور جلن وقبض پیدا کرنے والے آہار بیوہار اور ادویات سے کُلی پرہیز رکھنا چاہئے۔ دونوں پاؤں میں دو موٹی شرائیں ہوتی ہیں۔ جو بہت سی شاخوں میں شاخ درشاخ ہو کر پھیلی ہوئی آنکھوں تک چلی جاتی ہیں اس لئے پاؤں کے تلووں میں مالش۔ اُبٹنا۔ اور لیپ کوئی بھی دوا استعمال کرائی جائے۔ وہ اِن سراؤں کے ذریعے آنکھوں میں پہنچ جاتی ہے میلی اشیاء۔ گرمی۔ دبنے اور گھُٹنے کے ذریعے وہ سرائیں خراب ہو کر آنکھوں کو بھی خراب کر دیتی ہیں۔ پاؤں میں لگی ہوئی خراب اشیاء سے آنکھیں

بھی خراب ہو جاتی ہیں۔ اس لئے آنکھوں کی حفاظت کے لئے ہمیشہ جوتا پہنتے رہیں۔ نیز دونوں پاؤں میں تیل لگاتے رہیں۔ اور پاؤں کو دھوتے رہیں۔

ستارھواں ادھیائے

امراض گوش

دردِ گوش کی وجہ۔ زکام۔ جل بہار (پانی میں عیش منانا)۔ کان کھجلانا۔ مہیب اور بلند آواز کا سننا یہ اور دیگر تمام خرابی برپا کرنے والے بواعث وائیو کو بگاڑ کر کانوں کی سراؤں میں لے جا کے کانوں کے سوا خول میں تیز درد۔ آدھا سیسی۔ کانوں کی جکڑاہٹ۔ ٹھنڈی اشیاء سے نفرت دیر سے پکنے اور پک کر آہستہ آہستہ لسیکا (سیرم) کے بہنے۔ کانوں کے یکایک بے حس ہو جانے۔ سنچار (بہنے) اور روچار (رُک جانے) کی شکایات پیدا کر دیتے ہیں۔

پیچ کرن روگ میں جلن۔ درد۔ تپش۔ سوج اور بخار کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ سرد چیزوں کی خواہش ہوتی ہے۔ وہ مقام جلدی پک جاتا ہے۔ اور پک جانے پر زرد رنگ کا سیرم رسنے لگتا ہے۔ اور جہاں پیچ

یہ سیرم لگتا ہے۔ وہ جگہ بھی پک جاتی ہے۔

کفج کرن روگ میں سر۔ جبڑے اور گردن میں بھاری پن۔ سستی درد۔ کھجلی اور سوج کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ گرم چیزوں کی خواہش ہوتی ہے۔ پک جانے پر سفید اور گاڑھا مواد خارج ہوتا ہے۔

رکتج کرن شُول میں چوٹ لگنے وغیرہ کی وجہ سے بگڑا ہوا خون درد پیدا کر دیتا ہے۔ اس میں پت ہی کی مانند یا کچھ زیادہ علامات پائی جاتی ہیں۔

سنپاتج کرن شُول۔ جو دردِ گوش سنپات کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اُس میں سوج۔ تیز بخار۔ درد۔ کبھی گرمی اور کبھی سردی کی خواہش کان میں بے حسی۔ پک جانے پر سفید۔ سیاہ یا سُرخ گاڑھا مواد نکلنا۔ یہ علامات پائی جاتی ہیں۔

کرن ناد کی علامات۔ شبد واہی[1] سرا میں وایُو کے قیام کر لینے پر مریض بلا وجہ ہی کئی قسم کی آوازوں کو بار بار سُننے لگتا ہے۔ یہی روگ کرن ناد کہلاتا ہے۔

بہرا پن۔ وایُو کے کف انوگت ہونے یا کرن ناد کے علاج میں غفلت کرنے سے زور سے پُکار کر بولنے کی آواز کان میں پہنچتی ہے۔ اور اس سے رفتہ رفتہ بہرا پن ہو جاتا ہے۔

پرتی ناہ کی علامات۔ کف وایُو سے سُوکھ کر کان کے سوراخ کو روک دیتا ہے۔ جس سے کان میں درد۔ گرانی اور ڈھکاؤ سا ہو جاتا ہے۔

---

[1] وہ نس (عصب) جس کے ذریعے آواز سُنی جاتی ہے۔

اِسی کو پرتی ناہ کہتے ہیں۔

کنڈُو اور شوپھ۔ کف کی وجہ سے کان میں موٹی کھُجلی اور موٹی سُوج ہوجاتی ہے۔ جسے سُتھر کنڈُو شوپھ کہتے ہیں۔

پوتی کرن۔ پت سے کف جل کر کان میں درد پیدا کر دیتا ہے۔ یا درد نہیں ہوتا۔ لیکن گاڑھی اور بدبودار پیپ نکلتی رہتی ہے۔ اِسے پوتی کرنک روگ کہتے ہیں۔

کِرمی کرنک۔ وات وغیرہ دوشوں سے کان کے خراب ہوجانے پر اُس میں کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ جو کانوں کو کھانے لگ جاتے ہیں۔ نیز مانس اور رکت کلید سے پیدا ہونے والا سخت درد پیدا کر دیتے ہیں۔ اِسے کِرمی کرنک روگ بولتے ہیں۔

کرن وِدردھی۔ کھُجانے سے کانوں میں زخم ہو کر اول الذکر علامات والی کرن وِدردھی ہوجاتی ہے۔

کرن ارش اور کرن ارُبد۔ امراضِ گوشت میں سے کرن ارش اور کرن ارُبد بھی دو بیماریاں ہیں۔ اِن میں درد۔ پیپ اور بہراپن کی شکایات پیدا ہوجاتی ہیں۔

کُوچی کرن روگ۔ وایُو کی وجہ سے کان کے اندر کا سوراخ سُکڑ جاتا ہے۔ اِسے کُوچی کہتے ہیں۔

کرن پپلی۔ کان کے سوراخ کے اندر ایک یا ایک سے زیادہ پیپل کی مانند سخت اور درد سے خالی مانس کے انگور پیدا ہوجاتے ہیں۔ اِنہیں کرن پپلی کہتے ہیں۔

کرن ودارکا۔ سپّات کی وجہ سے کان کے اندر جکڑاہٹ اور درد والی اور جلد کے رنگ کی سی ایک قسم کی سوج پیدا ہو جاتی ہے۔ جسے ودارکا کہتے ہیں۔ اِس کے علاج میں دیر لگانے سے کڑوے تیل کے مانند مواد بہنے لگتا ہے۔ ودارکا پک جانے پر بڑی مشکل سے پکتی ہے یہ خشک ہو جانے پر بھی کان کی کونپل کو سکیڑ دیتی ہے۔

کرن پالی شوش۔ وایو سراؤں میں قیام کر کے کان کی کونپل کو سُکھا دیتی ہے۔ اِسے پالی شوش کہتے ہیں۔

کرن تنترکا۔ جبکہ کان کی کونپل وایو کی وجہ سے لاغر، مضبوط اور تنتری کی مانند ہو جاتی ہے۔ تو اُسے کرن تنترکا کہتے ہیں۔

پری پوٹ کی علامات۔ نرم کان کو زور سے کھینچکر چھوڑ دینے سے کان میں سوج اور درد ہونے لگتا ہے۔ اور کان کی کونپل میں سُرخی آ جاتی ہے۔ اور کان پھٹ جاتا ہے۔ اِسے پری پوٹ روگ کہتے ہیں۔

اُت پات کی علامات۔ بھاری زیوروں کی وجہ سے پت اور خون کے بگڑ جانے پر کان کی کونپل میں درد۔ جلن۔ پکنے۔ پھٹ جانے نیلاہٹ۔ سوج۔ پڑکا۔ سُرخی۔ گرمی اور رطوبت کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اِس روگ کو اُت پات روگ کہتے ہیں۔

گلر کی علامات۔ وات کف کی وجہ سے کان کی کونپل میں درد سے خالی۔ موٹی۔ جکڑی ہوئی۔ جلد کی ہم رنگ۔ اور خارش والی۔ جو سوج ہو جاتی ہے۔ اُسے اُمنتھ یا گلر روگ کہتے ہیں۔

دکھ وردھن کی علامات۔ کان کے خراب طور سے بینبھے جانے

یا بڑھ جانے پر اُس میں جو کھُجلی۔ جلن۔ پک جانے اور درد والی سپنّا تج سوجھ پیدا ہو جاتی ہے۔ اُسے دُکھ وردھن کہتے ہیں۔

لِپھیا کی علامات۔ کان کی کونپل میں کف۔ خون اور کیڑوں کی وجہ سے جو چھوٹی چھوٹی پھُنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اُنہیں لپھیا کہتے ہیں۔ ان میں کھُجلی۔ کلید اور درد ہوا کرتا ہے۔ ان کا علاج نہ کرنے پر یہ ساری کونپل کو چاٹ جاتی ہیں۔ اِس لئے انہیں لپھیا کہتے ہیں۔

قابلیت اور ناقابلیتِ علاج۔ کرن پِپلی۔ سپنّا تک کرن شُول وِدار کا اور کُوچی کرنک کانوں کی یہ بیماریاں لاعلاج ہوتی ہیں۔ صرف ایک تنتر کا کشٹ سادھیہ (مشکل العلاج) ہوتی ہے۔ باقی بیس بیماریاں قابلِ علاج ہوتی ہیں۔

اس طرح سب ملا کر کانوں میں پچیس بیماریاں ہوتی ہیں۔

۱۸

اٹھارھواں ادھیائے

امراضِ گوش کا علاج

واتج کرن شول کا علاج۔ مریض کو مانس رس سمیت غذا کھلا کر رات کے وقت وات کو دور کرنے والی ادویات سے پکایا ہوا گھی پلا دینا چاہیئے

کان میں سویدن گرم کرکے پیپل۔ نیم۔ آک یا ارنڈ میں سے کسی ایک کے پتوں پر تیل اور سیندھا نمک لگا کر آگ میں پُٹ پاک کی ترکیب کے مطابق پکا کر اُس کے نیم گرم پانی کو کان میں ڈالیں۔

مُولی اور ارلُو کا رس بھی کان میں اِسی طرح ڈالنا چاہئے۔

مہا سینہہ تیل۔ وات کو دور کرنے والی کھٹی ادویات اور گوموتر کے ساتھ پکایا ہؤا مہا سینہہ کان میں ڈالنے سے سخت تیز درد بھی بہت جلد دور ہوجاتا ہے۔

دیگر۔ برہت پنچ مُول کی الگ الگ ایک ایک لکڑی لیکر ریشمی کپڑے سے لپیٹ دیں۔ اور اُسے تیل میں بھگو کر آگ میں جلالیں۔ اور نیچے ایک برتن رکھ دیں۔ اِس برتن میں جو تیل ٹپکے۔ اُسے کان میں ڈالنے سے درد جلدی دور ہوجاتا ہے۔

دیگر۔ دیو دارو۔ کُٹھ۔ اور سرل کی لکڑی کو بھی کپڑے سے لپیٹ کر تیل میں بھگو کر آگ میں جلاکر اوپر کی طرح تیل ٹپکائیں۔ اس تیل کو کان میں لگانے سے درد جاتی رہتی ہے۔

دیگر۔ وات کی بیماریوں اور زُکام کے بیان میں جو جو ادویات بیان کی گئی ہیں۔ وہ سب اس بیماری میں کام میں لانی چاہئیں۔

اس بیماری میں سر سے سنان کرنا اور دن کے وقت بھی ٹھنڈا پانی پینا منع ہے۔

پتج کرن شول کا علاج۔ گھی اور کھانڈ ملاکر مرغن جلاب دینا چاہئے۔ داکھ اور ملٹھی کے ساتھ پکایا ہوا عورت کا دودھ کان میں ڈالنا چاہئے

شول ناشک تیل۔ ملٹھی۔ اننت مول۔ صندل۔ خس۔ کاکولی۔ لودھ۔ جیوک۔ کنول نال۔ مجیٹھ اور سار روا۔ کا نگدا بنالیں۔ پھر ملٹھی کا رس ایک پرستھ۔ دودھ دو پرستھ۔ اور تیل ایک کڑو میں اول الذکر نگدا ملا کر حسب ترکیب تیل کو پکالیں۔ اس تیل کو نسوار لینے۔ کانوں میں ڈالنے اور مالش کرنے سے درد کان۔ جلن اور سنتاپ کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔ صرف شہد سے بھی درد کان وغیرہ کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

لیپ۔ اول الذکر ادویات کے ساتھ گھی کو پکا کر اِس گھی کو کان کے چاروں طرف چپڑ دینا چاہئے۔ تو بھی درد کان دور ہو جاتا ہے۔

کفج کرن شول کا علاج۔ پیپل کے ساتھ گھی پکا کر اِس گھی سے سینہہ استعمال کرائے ہوئے شخص کو قے کرائیں۔ نیز کف کو دور کرنے والا دھوم پان کرانا نسوار دینا اور سویدن کرم وغیرہ تدابیر کا عمل میں لانا بھی مفید ہوتا ہے۔

کرن پورن۔ لہسن۔ ادرک۔ سہانجنا۔ تلسی۔ مولی۔ اور کیلے کے سورس کو گرم کر کے سہاتا سہاتا کان میں ڈالیں۔ یہ کفج کرن شول کے لئے نہایت عمدہ دوائی ہے۔

شول ناشک رس۔ آک کی کونپلوں کو کانجی میں پیس کر تیل اور
سینڈھا نمک ملا کر تھوہر کی کھوکھلی ڈنڈی میں بھر کے اُسی کے پتوں سے
ڈھانک دیں۔ اور پٹ پاک کی ترکیب کے مطابق پکا کر اُس کے رس کو
کان میں ڈالیں۔ یہ شول کو دور کرنے کے لئے سب سے اچھی دوائی ہے۔
بجورے کا رس یا کیتھ کا رس یا کانجی کو کان میں بھر دیں۔ پھر سمندر
جھاگ کو پیس کر اوپر سے دھوڑ دیں۔

دیگر۔ بکری کا پیشاب۔ بھیڑ کا پیشاب اور بانس ڈال کر پکایا ہوا
تیل کان میں ڈالیں۔

یا ہینگ۔ دھنیا اور سونٹھ سے پکایا ہوا سرسوں کا تیل کان میں
بھرنا چاہیئے۔

رکتج کرن شول کا علاج۔ اس کا علاج پتج کرن شول کا سا
کرنا چاہیئے۔ نیز بہت جلد فصد کھولنی چاہیئے۔

پکے ہوئے کان کا علاج۔ جس کان میں سے پکنے کے بعد پیپ
بہنے لگ گئی ہو۔ اُس میں دھوم پان گنڈوش اور نسوار کا استعمال کرانا
چاہیئے۔ نیز جو جو معالجات دُشٹ برن اور ناڑی برن کے ذکر میں بیان
کئے گئے ہیں۔ وہ سب کام میں لائیں۔

پچھو ورتی۔ دونوں وقت کان کے سوراخوں کو روئی کی بتی سے پونچھ
کر گوگل کی دھونی دیکر شہد بھر دینا چاہیئے۔

اور سُر سا آدی گن کی ادویات کے کاڑھے کے پھانٹ میں روئی کی
بتی کو بھگو کر کان میں بھر دیں۔

نیز سُرسا آدی گن کی ادویات کو باریک پیس کر کان میں بھر دینا چاہیئے۔

اوپر جو تدابیر بیان کی گئی ہیں۔ اِن سے درد کان۔ کلید اور بھاری پن جاتا رہتا ہے۔

سراو (کان بہنے) کو دور کرنے والی دوائی۔ مال کنگنی۔ ملٹھی۔ پاٹھا۔ گل دھاوہ۔ پرشن پرنی۔ شال پرنی۔ مجیٹھ۔ لودھ اور لاکھ کا نگدا۔ کینتھ کا رس اور تیل سب کو ملا کر حسب ترکیب تیل کو پکالیں۔ اس تیل کو کان میں بھرنے سے کان کا بہنا جلد دور ہو جاتا ہے۔

کرن ناد اور بہرہ پن کا علاج۔ ان دونوں امراض کا علاج واتج کرن شُول کی مانند کرنا چاہیئے۔ اور نفیے وغیرہ کے ذریعہ کف کو مغلوب کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

دیگر تیل۔ ارنڈ۔ سہانجنا۔ برنا اور مُولی کے پتوں کا رس چار حصے تیل ایک حصہ۔ اور دودھ آٹھ حصے لے کر ان میں ملٹھی اور کھشیر کاکولی کا نگدا ڈال کر حسب ترکیب تیل کو پکالیں۔ اِس تیل کی نسوار لیں۔ مالش کریں اور کان میں ڈالیں۔ تو کرن ناد۔ بہرا پن اور دردِ کان دور ہو جاتا ہے۔

دیگر تیل۔ اتیس۔ ہینگ۔ سونف۔ دار چینی۔ سجّی۔ مرچ سیاہ اور کانجی کے ساتھ پکایا ہوا تیل کان میں بھرنا درد کان۔ کان کے بہنے اور کرن ناد کو دور کر دیتا ہے۔

دیگر۔ کان میں سرسوں کا تیل ڈالنے سے بھی کرن ناد جاتا رہتا ہے۔

دیگر۔ سوکھی ہوئی مولی کے ٹکڑوں کا کھشار۔ ہینگ۔ سونٹھ۔ سو
بچ۔ کُٹھ۔ دیودارو۔ سہانجنا۔ رسونت۔ سونچل نمک۔ جو کھار۔ سجّی کھ
اُدبھد نمک۔ سیندھا نمک۔ بھوج پتر۔ پیلا مول۔ بِڑ نمک۔ اور موتھ
سب ہموزن۔ شہد۔ بجورے کا رس۔ کانجی۔ اور کیلے کا رس ہر ایک چار چا
اور تیل ایک حصہ لے کر سب کو ملا کر حسب ترکیب تیل پکا لیں۔ اس
تیل سے کان کو بھرنے سے کھُجلی۔ کلید۔ بہرہ پن۔ پوتی کرن۔ درد اور
کِرمی روگ جاتے رہتے ہیں۔ منہ اور دانتوں کے امراض کے لئے بھی
یہ کھشار تیل نہایت عمدہ دوائی ہے۔

کرن سُنتا (بے حسی) کا علاج۔ جب کانوں میں بے حسی
ہو جائے۔ تو قصد کھولنا چاہئے۔

دیگر۔ اگر کانوں میں سوج اور کلید ہو۔ اور کان تھوڑے تھوڑے
بھی بہتے ہوں تو قے کرانی چاہئے۔

لا علاج بیمار۔ بچے اور بوڑھے کا بہرا پن۔ نیز بہت پُرانا بہرہ پن
یہ تینوں لا علاج ہوتے ہیں۔

پرتی ناہ میں کان کی صفائی۔ سینہن اور سویدن سے کان
کی رطوبت کو نرم کر کے کان کو صاف کرنے والی ادویات سے اُس کلید
کو دور کر دینا چاہئے۔ پھر کانجی اور سیندھا نمک۔ شہد یا بجورے کے رس
میں ملا کر کان میں بھر دیں۔ اگر صفائی سے کان میں خشکی ہو جائے۔ تو
کان میں گھرت منڈ ڈالنا چاہئے۔

کانوں میں میل بھری ہو۔ تو یہی علاج کرنا چاہئے۔

کرن کنڈو روگ میں نسوار وغیرہ کا استعمال کرانا چاہئے۔
اور کرن شوتھ میں بھی اسی ترکیب پر عمل پیرا ہونا چاہئے۔ اس میں چرپرا اور گرم لیپ کرنا مفید ہوتا ہے۔

پُوتی کرن اور کرِمی کرن کا علاج۔ ان امراض میں کرن سراو (کان بہنے) کا سا علاج کرنا چاہئے۔ اور کرمی کرن میں کڑوے تیل کا کان میں بھرنا بہت مفید ہوتا ہے۔

کرن وِدرِدھی کا علاج۔ پہلے تے کرا کے پھر عام ودردھی کا سا علاج کرنا چاہئے۔

کھشت وِدرِدھی کا علاج۔ اس مرض کا علاج کرن شول کا سا کرنا چاہئے۔

کرن ارش اور کرن اربُد کا علاج۔ ان امراض کا علاج ناک کے انہی امراض کا سا کرنا چاہئے۔

پالی فتوش کا علاج۔ اس مرض کا علاج کرن شُول کے مانند نسوار لیپ اور سویدن کے ذریعے کرنا چاہئے۔ سویدن کے بعد کان کی کونپل میں تِل۔ چرونجی۔ ملٹھی۔ اسگندھ اور جووں کا اُبٹنا ملنا چاہئے۔ نیز طاقت بخش سینہہ کی ہر روز مالش کرنی چاہئے۔

پالی پُشٹک تیل۔ شتاور۔ اسگندھ۔ دُگدھکا۔ ارنڈ۔ جیوک۔ اور دودھ کے ساتھ پکایا ہوا تیل کان کی کونپل کو بہت طاقت دیتا ہے۔

دیگر۔ جیونیہ گن (زندگی افزا) ادویات کا نگدا۔ دودھ اور رطوبت پسند جانوروں کے مانس کا کاڑھا ڈال کر حسب ترکیب پکایا ہوا تیل کان

کی کونپل کو طاقت دیتا ہے اور بڑھاتا ہے۔

نہایت لاغر شدہ کان کی کونپل کو کاٹ کر باقی ماندہ کو جوڑ کر پھر بڑھائیں۔

دیگر۔ تنتر کا اور پرپوٹک دونوں امراض مندرجہ بالا تدابیر سے یا پیہ ہوجاتے ہیں۔

اُت پات کا علاج۔ اس مرض میں جونکوں سے خون نکلوا کر سرد لیپ وغیرہ کا استعمال کرنا چاہئے۔

مالش کے لئے تیل۔ جامن اور آم کے پتے۔ بلا۔ ملیٹھی۔ لودھ تِل۔ نیلوفر۔ مجیٹھ۔ کدمب اور اننت مُول کو کانجی کے ساتھ پیس کر اِن کے ساتھ پکایا ہُوا تیل نیز دِسرپ روگ میں بیان کیا ہوا گھی مالش کے لئے مفید ہوتا ہے۔

اُن منتھ کا علاج۔ تال پتر۔ اسگندھ۔ آک۔ باکچی۔ تِل۔ اور سیندھا نمک کے ساتھ تیل کو پکا کر اُس میں گوہ اور کینکڑے کی چربی ملا کر مالش کے کام میں لائیں۔

نیز تُلسی اور کلھاری سے پکائے ہوئے تیل کی نیز نسوار مفید ہوتی ہے۔

خراب بیدھ میں پالی سیچن۔ کان کے خراب بیچے جانے پر اشمنت۔ جامن کے پتوں اور آم کے پتوں کے کاڑھے سے کان کی کونپل کو سیچن کر کے اُس پر ملیٹھی۔ مجیٹھ۔ پنڈریا اور ہلدی کا چورن دھوڑ دیں۔

نیز لاکھ اور واوڑنگ کے ساتھ پکائے ہوئے تیل کی مالش کریں۔

پری لیہکا کا علاج۔ پری لیہکا پر گرم گرم گوبر لگا کر کان کی کونپل کو سویدت کریں۔ اور اُس پر بھیڑ کے پیشاب میں پسے ہوئے واوڑنگ کا لیپ کردیں۔

یا اِندرجَو۔ اِنگدی۔ کرنجوے کے بیج۔ اور املتاس کی چھال کا لیپ کریں یا اِندرجَو۔ اِنگدی۔ کرنجوے کے بیج۔ املتاس کی چھال۔ نیم کے پتے مرچ سیاہ اور راٹے کے ساتھ پکایا ہوا تیل پری لیہکا پر لگائیں۔

چھِنّ کرن کا علاج۔ کان کے پھٹ جانے پر جبکہ خون شُدھ ہو جائے۔ تو اُسپر پٹی باندھ دیں۔ اور باندھنے کے بعد ویریچن وغیرہ اندرونی صفائی کی تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔

دیگر۔ حسب ضرورت بالوں کے قریبی حصے میں گر بھِنّ کر کے چھیدن اور لیکھن کریں۔ پھر جوڑ کے مقام کو ہموار کر کے شہد اور گھی چپڑ کر روئی یا کپڑے کے ٹکڑے سے ڈھانپ کر اوپر تاگے کو ایسے طور سے لپیٹ دیں۔ کہ وہ نہ بہت کسا ہوا اور نہ ڈھیلا ہو۔ اس کے بعد ملٹھی اور گیرو وغیرہ خون کو بند کرنے والی ادویات دھوڑ دیں۔

نیز برن کے لئے تمام مفید قواعد پر عمل کرنا چاہئے۔ سات دن کے بعد کچا تیل لگا لگا کر رفتہ رفتہ اُس روئی یا کپڑے کے ٹکڑے کو ہٹا دیں۔

کرن وردھن کا علاج۔ جب پھٹے ہوئے کان کا زخم اچھی طرح بھر جائے۔ بال اُگ آئیں۔ جوڑ مضبوط ہو جائے۔ رنگ روپ ٹھیک ہو جائے۔ تو کان کو رفتہ رفتہ بڑھانے کی کوشش کرنا چاہئے۔

مالش۔ سوار۔ کینچ۔ ہلدی۔ دار ہلدی۔ بڑی کیٹری۔ چھوٹی کیٹری۔ اسگندھ۔ کھریٹی۔ گج پیپل۔ سفید سرسوں۔ توری۔ کنیر۔ آک اور ساتلاکی جڑھ۔ اپنے آپ مری ہوئی چھچھوندر۔ شہد کی مکھیوں کا چھتہ۔ پیچا نامی پرندہ۔ جونک اور لہسن کے ٹکڑے کے ساتھ بھنیس کا گھی اور تیل۔ ہاتھی اور گھوڑے کا پیشاب ڈال کر کھرپاک پکا کے کان پر ملنے سے کان بڑھ جاتا ہے۔

ناسا سندھان (ناک جوڑنا) جس جوان شخص کا ناک کٹ گیا ہو اور اُس کا ناک لگانا ہو۔ تو پہلے اُسے جلاب دیکر اُس کی اندرونی صفائی کریں۔ پھر کٹی ہوئی ناک کے برابر ایک پتہ لیں۔ اور اُس پتے کے برابر رُخسار پر سے چمڑا کاٹ لیں۔ اور ناک کے مقام کو کھُرچ کر وہاں پر اُس چمڑے کو جوڑ دیں۔ اور گنڈ ستھل و ناک کے برتنوں کو جو سینے کے قابل ہوں اُنہیں سی دیں۔ سانس کے بسہولت آنے جانے کے لئے اس مصنوعی ناک کے سوراخ کو اونچا کردینا چاہئے۔ پھر کچا تیل لگاکر پتنگ۔ ملیٹھی اور رسونت کو پیس کر دھوڑ دیں۔ پھر اس پر شہد اور گھی لگاکر تیماردار کو مناسب ہدایات دے دیں جن پر اُسے عمل کرنا چاہئے۔ پھر حالت پر نظر ڈال کر سدیو برن کے مطابق علاج کریں۔ اس طرح جب ناک کا زخم بھر جائے اور اُسکے اِدھر اُدھر مانس زیادہ ہو۔ تو اُسے پھر سئیں۔ اور اگر کم ہو۔ تو بڑھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ناک تازہ بتازہ کٹی ہو۔ تو بھی یہی علاج کرنا چاہئے۔

کٹے ہوئے ہونٹ کا علاج۔ کٹے ہوئے ہونٹ کا بھی جس میں ناڑی نہ کٹ گئی ہو۔ یہی علاج کیا جاتا ہے۔

اُنیسواں ۱۹ ادھیائے

ناک کے امراض

پرتی شیائے (زکام) سردی۔ ہوا۔ گرد۔ زیادہ بولنا۔ زیادہ سونا۔ زیادہ جاگنا۔ زیادہ نیچا یا زیادہ اونچا تکیہ لگانا۔ مختلف مقامات کا پانی پینا۔ زیادہ پانی پینا۔ زیادہ جماع۔ قے اور اُباسی کو روکنے سے وات کے غلبے والے دوش ناک میں رُک کر گاڑھے ہو جاتے ہیں۔ اور زکام کو پیدا کر دیتے ہیں۔ اگر زکام کے علاج میں غفلت کی جائے تو یہ بڑھ کر کھشئی روگ ہو جاتا ہے۔

وات پرتی شیائے کی علامات۔ منہ کا سوکھنا۔ چھینکوں کی کثرت۔ ناک کا بند ہو جانا۔ نستوں۔ دانتوں۔ کنپٹیوں اور ماتھے میں درد ہونا۔ دونوں ابروؤں کے چاروں طرف چیونٹیوں کا سا چلنے معلوم ہونا آواز کا بھاری ہو جانا۔ زکام کا دیر میں پکنا اور ٹھنڈا و پتلا کف ناک میں سے نکلنا وات پرتی شیائے کی علامات ہیں۔

پت پرتی شیائے کی علامات۔ پیاس۔ بخار۔ ناک میں پھنسیوں کا پیدا ہو جانا۔ سر چکرانا۔ ناک کے اگلے حصے کا پک جانا۔ اور روکھے۔ گرم۔ تانبے کے اور زرد رنگ کے کف کا نکلنا پت پرتی شیائے کی علامات

ہوتی ہیں۔

کفج پرتی شیبائے کی علامات۔ کھانسی۔ عدم خواہش طعام۔ دمہ۔ قے۔ جسم کا بھاری ہو جاتا۔ منہ کا میٹھاپن۔ کھجلی۔ اور چکنے وسفید کف کا خارج ہونا۔ یہ علامات کف سے پیدا ہونے والے زکام میں پائی جاتی ہیں۔

سنپاتج پرتی شیبائے کی علامات۔ سنپاتج زکام میں وات وغیرہ تینوں دوشوں کی علامات پائی جاتی ہیں۔ یہ یکایک بڑھ جاتا اور یکایک گھٹ بھی جاتا ہے۔

بگڑے ہوئے خون سے پیدا ہونے والا زکام۔ بگڑا ہوا خون جب ناک کی تمام سراؤں میں جاکر اقامت کر لیتا ہے۔ تو بھی زکام پیدا ہو جاتا ہے۔ اس سے چھاتی بے حس سی ہو جاتی ہے۔ آنکھوں کا رنگ تانبے کا سا ہو جاتا ہے۔ سانس سے بدبو آتی ہے۔ آنکھوں۔ کانوں اور ناک میں کھجلی ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں پت کی وجہ سے پیدا ہونے والے زکام کی تمام علامات پائی جاتی ہیں۔

بگڑے ہوئے زکام کی علامات۔ سب قسم کے زکام علاج میں دیر لگانے سے بگڑ جاتے ہیں۔ یہ بگڑا ہوا زکام اول الذکر علامات کی کثرت کی وجہ سے سب اندریوں میں تپش۔ ضعفِ ہاضمہ۔ بخار۔ دمہ۔ کھانسی۔ چھاتی اور پسلیوں میں درد۔ بار بار یکایک بیماری کے بڑھ جانے۔ منہ سے بدبو آنے۔ سوج۔ ناک کے کبھی گیلا ہو جانے اور کبھی سوکھ جانے۔ کبھی اعتدال پر ہونے۔ کبھی رک جانے۔ کبھی پیپ کی مانند

سیاہ رنگ کے خون کی گانٹھوں والے کف کے بہنے کی شکایات پیدا کر دیتا ہے۔ اِس بگڑے ہوئے زکام میں بلے چکنے۔ اور سفید رنگ کے بہت پتلے پتلے کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔

پکے ہوئے زکام کی علامات - اعضا میں ہلکا پن۔ چھینکوں کا دور ہو جانا۔ چکنا اور زرد کف نکلنا۔ قوت شامہ اور ذائقہ کا بحال ہو جانا۔ اِن علامات سے سمجھنا چاہئے۔ کہ زکام پک گیا ہے۔

بھرنش کھشسو کی علامات - مرچ وغیرہ تیز چیزوں کے استعمال سے۔ سورج کی کرنوں سے۔ تاگے یا تنکے سے یا دانت کو لگا ٹنے والے دیگر کاموں سے ناک کی تَرُن استھی (نرم ہڈی یا نیزل کٹار) کمزور ہو جاتی ہے۔ اور وایو بگڑ کر اور رُک کر شرنگا ٹک مرم میں پہنچ کر بہت چھینکیں پیدا کر دیتی ہے۔ اِسے بھرنش کھشسو روگ کہتے ہیں۔

ناسکا شوش کی علامات - وایو ناک کے سوراخ اور کف کو سکھا کر ناسکا شوش نامی بیماری کو پیدا کر دیتی ہے۔ اس روگ میں ناک کانٹوں سے بھرا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اور سانس بھی بڑی مشکل سے آتا ہے۔

ناسا ناہ کی علامات - اس روگ میں ناک بھاری ہو جاتا ہے۔ اور کف کے رُکے ہوئے وایو سے سانس آتا ہے۔ نیز دونوں نتھنے سانس کے رُک جانے سے رُکے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔

گھران پاک کی علامات - اس روگ میں پت ناسکا پُٹ کے چمڑے اور گوشت کو پکا کر جلن اور درد پیدا کر دیتا ہے۔

گھران سرا وکی علامات ۔ یہ روگ صرف کف کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے ۔ اس میں بالعموم ہمیشہ ہی اور بالخصوص رات کے وقت پانی کی مانند صاف پانی بہتا رہتا ہے ۔

اپینس روگ کی علامات ۔ کف بڑھ کر ناک کے تمام سروتوں کو روک کر گھر گھر کی آواز والی پینس (زکام) سے بڑھ کر ایک قسم کی اور شکایت پیدا کر دیتا ہے ۔ جسے اپینس روگ کہتے ہیں ۔ اس میں مریض کی ناک سے بھیڑ کی ناک کی مانند پانی رستا رہتا ہے ۔ نیز لیسدار ۔ زرد رنگ اور پکا ہوا گاڑھا ناک متواتر خارج ہوتا رہتا ہے ۔

دیپت کی علامات ۔ ناک میں خون جل کر ناک کے اندر اور باہر کی طرف نہایت تیز درد پیدا کر دیتا ہے ۔ اندر سے سانس دھوئیں کی مانند باہر نکلتا ہے ۔ اور ناک میں جلن پیدا ہو جاتی ہے ۔ اسے دیپت روگ کہتے ہیں ۔

پوتی ناسہ کی علامات ۔ تالو کی جڑھ میں دوشوں کے بگڑنے سے منہ اور ناک سے بدبودار کف اور وائیو خارج ہونے لگتا ہے ۔ اسے ہی پوتی ناسہ روگ کہتے ہیں ۔

پویہ رکت کی علامات ۔ تینوں دوشوں کے بگاڑ یا چوٹ لگنے سے ناک سے پیپ اور خون نکلنے لگتا ہے ۔ اسے پویہ رکت روگ کہتے ہیں ۔ اس سے پیشانی میں جلن اور درد ہونے لگتی ہے ۔

پٹنگ کی علامات ۔ وائیو پت اور کف سے رک کر ناک کے اندر کف کو سکھا دیتا ہے ۔ اور وہ کف سوکھے ہوئے پٹ کی شکل بن جاتا ہے

اِسی سبب سے اسے ٹپٹک روگ کہتے ہیں۔

ناک کے ارش اور اربد روگوں کی پہچان دوشوں کی علامات کے مطابق ہوتی ہے۔

اِن مندرجہ بالا امراض کے عوارض ۔ ناک کے سب قسم کے ارش اور اربد روگوں میں سانس بڑی مشکل سے آتا جاتا ہے۔ نزلہ زکام لگاتار چھینکیں۔ بولنے میں گنگناہٹ۔ پُوتی ناسا اور سر درد کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

اوپر بیان کئے ہوئے اٹھارہ قسم کے ناک کے امراض میں سے بگڑا ہوا زکام یا پینہ ہوتا ہے۔ یعنی جب تک دوائی جاری رہے اُسے آرام رہتا ہے۔ جب علاج چھوڑ دیا جائے۔ پھر تکلیف دینے لگتا ہے۔

۲۰

بیسواں اُدھیائے

ناک کی بیماری کا علاج

زکام کا علاج ۔ ہر قسم کے زکام کے شاکی کو بے ہوا مکان میں بیٹھنا چاہئے۔ سینہن۔ سویدن۔ ومن۔ دھوم پان۔ اور گنڈوش دھارن یہ تمام ابیر زکام میں لانی چاہئیں۔ بھاری اور گرم ریشمی و اونی کپڑے پہننے

چاہئیں۔ سر پر بڑا سا کپڑا لپیٹ رکھنا چاہئے۔ ہلکی۔ تُرش۔ نمکین۔ مرغن گرم اور گاڑھی غذا کھانی چاہئے۔

جنگلی جانوروں کا گوشت۔ گُڑ۔ دودھ۔ چنے۔ تر کُٹا (سونٹھ پیپل اور مرچ سیاہ) جَو۔ گیہوں۔ دہی۔ انار۔ کچی مُولی کا یُوش۔ کلتھی کا یوش وِس مُول کا نیم گرم کاڑھا۔ اور پُرانا شراب یہ سب اشیا کھانے پینے سے زُکام کو فائدہ کرتی ہیں۔ چورک۔ تر کاری۔ بچ۔ زیرہ سیاہ۔ اور زیرہ سفید کو سونگھنے کے کام میں لانا چاہئے۔

پنیس آوی ناشک اوشدھ۔ سونٹھ پیپل۔ مرچ سیاہ تالیس پتر۔ چب۔ اِملی۔ امل بیت۔ چیتا۔ اور زیرہ ہر ایک دو دو پل دارچینی۔ الائچی۔ اور تیج پات ہر ایک دو تولہ۔ ان سب کو دو سو تولہ پُرانے گُڑ میں پکا کر گولیاں بنائیں۔ تو اِنکے استعمال سے زُکام۔ دمہ۔ اور کھانسی کی شکایات جاتی رہتی ہیں۔ نیز کھانے کی خواہش بڑھ جاتی ہے۔ اور گلے کی آواز درست ہو جاتی ہے۔

دھوم پان۔ سونف۔ دارچینی۔ کھریٹی کی جڑھ۔ شیوناک۔ ارنڈ اور املتاس کی جڑھ۔ اِن سب ادویات میں چھبلی۔ گھی اور رال ڈالا کر دھوم پان کے کام میں لائیں۔

یا گھی ملے ستوؤں کو سینٹھ کے طور پر جلا کر دھوم پان کریں۔

ممنوعہ کام۔ پینس وغیرہ امراض میں نہانا۔ افسوس کرنا۔ غُصے ہونا۔ ہمیشہ تر سوتے رہنا۔ اور ٹھنڈا پانی استعمال کرنا منع ہیں۔

واتج پرتی شیائے (زُکام) کا علاج۔ وات کی وجہ سے

پیدا ہونے والے زکام میں وات کو دور کرنے والی راسنا وغیرہ ادویات کے ساتھ یا سیندھا وغیرہ پانچوں نمکوں کے ساتھ یا وِداری آدی گن کے ساتھ گھی کو پکا کر اس گھی کا استعمال کریں۔

نیز اروت کے علاج میں بیان کیا ہوا سویدن کرم اور سینہہ کرم کرنا چاہئے۔

پت رکتج پرتی شیائے کا علاج۔ پت اور رکت سے پیدا ہونے والے زکام میں مدھر گن کی ادویات کے ساتھ گھی کو پکا کر یہ گھی پلائیں۔

نیز ٹھنڈی تاثیر والی ادویات کا ٹھنڈا پری شیک اور لیپ کام میں لانا چاہئے۔

نسیہ کرم (نسوار)۔ دھاوے کی چھال۔ ہرڑ۔ بہیڑہ۔ آملہ۔ شیاما لتا کھنبھاری۔ ملٹھی۔ پلو اور ہلدی کے نگدے کے ساتھ دس گنا دودھ میں تیل پکا کر نسوار کے ذریعے استعمال کریں۔

کفج پرتی شیائے کا علاج۔ کف سے پیدا ہونے والے زکام میں فاقہ کرنا۔ سر پر سفید سرسوں کا لیپ کرنا۔ جو کھارتے ہوئے گھی کو پی کر قے کرنا نیز سیندھا نمک۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ واوڑنگ اور اندرجو کو بکری کے دودھ میں پیس کر نسوار کے کام میں لانا مفید ہوتا ہے۔

سنپاتج پرتی شیائے۔ سنپات سے پیدا ہونے والے زکام میں چرپرے اور تیز گھی کی نسوار دینی چاہئے۔ نیز کول دھارن کرانا چاہئے۔

بگڑے ہوئے زکام کا علاج۔ یکعشما اور کرمی روگوں کو دور

کرنے والے معالجات ہی بگڑے ہوئے زکام میں کام میں لانے چاہئیں
ناک کے ذریعے سے دھوم پان - سونٹھ - پیپل - مرچ سیاہ - ارنڈ - واوڑنگ - دیودارو - اتیس - کٹھ - گوندی - بینگن کے بیج - ترُبد سرسوں سفید - سڑی ہوئی مچھلی - ارنی کے پھول - پیلو - اور سہاب جنے کے پھول ان سب ادویات کو اکٹھا کر کے گھوڑے کی لید کے رس - نیز گھوڑے اور ہاتھی کے پیشاب میں پیس کر ریشمی کپڑے پر لیپ کر کے کپڑے کو لپیٹ کر بتی سی بنالیں - اس بتی کے دھوئیں کو منہ اور ناک کے ذریعے پینا چاہئے -

پُٹ پاک کا علاج - پُٹ پاک نامی گھشُو تھُو روگ میں تیز ادویات کا پردھمن کرنا چاہئے -

کھشُو پُٹ پاک ناشک اَوشدھ - سونٹھ - کٹھ - پیپل - واوڑنگ اور داکھ کے کلک اور کاڑھے میں گھی اور تیل کو پکا کر نسوار دینے سے کھشُو تھُو پُٹ پاک روگ دور ہو جاتا ہے -

ناسا شوش کا علاج - ناسا شوش روگ کے لئے بلا تیل کا پینا اور اسی کی نسوار لینا اچھا ہوتا ہے - اس میں مانس رس کے ساتھ غذا کھانی چاہئے -

نیز مرغن دھوم پان اور سویدن مفید ہوتا ہے -

ناسا ناہ روگ کا بھی ایسا ہی علاج کرنا چاہئے -

ناسا پاک اور ناسا دیپت روگوں میں پت کو دور کرنے والی تیز نسوار وغیرہ کا استعمال کرنا چاہئے -

پُوتی ناسکا اور پُوتی پینس روگوں کا علاج کف پینس کی مانند کرنا چاہئے۔

قے آور دوائی۔ لاکھ۔ کنجا۔ مرچ سیاہ۔ واوڑنگ۔ ہینگ۔ پیپل اور گڑ کو بھیڑ کے پیشاب میں ملاکر اس سے قے کرا کے نسوار دینی چاہئے۔

نسوار سہانجنا۔ کیڑی۔ دنتی کی جڑھ۔ سونٹھ۔ پیپل۔ مرچ سیاہ سیندھا نمک۔ واوڑنگ۔ اور تُلسی کے ساتھ تیل پکاکر اسے نسوار کے طور پر استعمال کرنے سے پُوتی ناسا اور پُوتی پینس روگ دور ہوجاتے ہیں۔

نئے پُویہ رکت کا علاج۔ تازہ پُویہ رکت روگ کا علاج رکتج پینس کی مانند کرنا چاہئے۔ نیز بہت بڑھ جانے پر ناڑی برن کی سی چکتسا کرنی چاہئے۔

ناسا ارش اور ناسا اربُد کا علاج۔ ناسا ارش اور ناسا اربُد کو جلاکر ترُبد۔ دنتی۔ سیندھا نمک۔ مینسل۔ ہرتال۔ پیپل۔ اور چیتا کے کلک سے بنائی ہوئی بتی کو گھی میں بھگو کے ناک کے سوراخ میں ڈال دیں۔

نیز پُوتی ناسا میں بیان کی ہوئی نسوار کا استعمال کریں۔

۲۱

اکیسواں اَدھیائے

امراضِ دہن

اسباب - مچھلی۔ بھینس اور سُوئر کا گوشت - کچی مُولی - اُڑد کی دال - دہی - دودھ - کانجی - گنے کا رس - پھانت - نیچے سرہانے کی چارپائی - اور دانتوں کی صفائی کا ترک کرنا - دھوم پان - وَمن اور گنڈوش سے قطعی پرہیز - اور فصد نہ کھلوانا - اِن کاموں کے کرنے والے شخص کے کف کے غلبے والے بگڑے ہوئے دوش منہ میں مختلف قسم کی بیماریاں پیدا کر دیتے ہیں۔

کھنڈ اوشٹ کی علامات - وایو ہونٹ کے دو حصے کر دیتی ہے - اِسے کھنڈ اوشٹ کہتے ہیں۔

اوشٹ ستبدھتا - وات کی وجہ سے پیدا شدہ ہونٹ کی خرابی میں ہونٹ جکڑ جاتے ہیں - اُن میں سخت درد ہوتا ہے - پیڑے جانے اور پھٹنے کی سی تکلیف ہوتی ہے اور ہونٹ کھُردرے - سیاہ اور کرخت ہو جاتے ہیں۔

پت دُوشت اوشٹ - پت کی وجہ سے پیدا ہونے والی ہونٹ کی خرابی میں دونوں ہونٹ تیز اشیا کو سہار سکنے کے ناقابل ہو جاتے

ہیں۔ اُن پر زرد رنگ کی سرسوں کی سی پھنسیاں پھیل جاتی ہیں۔ اُن میں بہت رطوبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ جلدی پک جاتے ہیں۔

کف دوشت اوشٹ۔ کف سے پیدا ہونے والی ہونٹ کی خرابی میں دونو ہونٹ سردی کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اور بھاری۔ پھولی ہوئی اور چمڑے کے رنگ والی پھنسیوں سے گھر جاتے ہیں۔

سنپات دوشت اوشٹ۔ سنپات سے پیدا ہونے والی ہونٹ کی خرابی میں دونوں ہونٹوں پہ مختلف رنگوں کی پھنسیاں نکل آتی ہیں۔ بدبودار اور لیسدار مواد بہتا ہے۔ وہ یکایک میلے اور یکایک سفید ہو جاتے ہیں۔ یکایک اُن میں درد ہونے لگتا ہے۔ نیز اُن کی پختگی غیر معین ہوتی ہے۔

رکت اُپسرشٹ اوشٹ کی علامات۔ خون کی وجہ سے جو خرابی ہونٹ میں پیدا ہو۔ اُس میں سے خون بہتا ہے اور وہ خون ہی کی مانند ہوتا ہے۔ جب خون زائل ہو جائے۔ تو ہونٹ میں کھجور کی مانند ارُبد پیدا ہو جاتی ہے۔

مانس اُپسرشٹ اوشٹ کی علامات۔ مانس کی وجہ سے بگڑے ہوئے ہونٹ مانس کے لوتھڑے ہی کی مانند ہو جاتے ہیں۔ ان میں رفتہ رفتہ کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔

میدو دشٹ اوشت کی علامات۔ میدا کی وجہ سے بگڑے ہوئے ہونٹ تیل کی سی سوج اور کلید (رطوبت) والے ہوتے ہیں۔ ان میں کھجلی ہوتی ہے۔ اور ملائمت پائی جاتی ہے۔

کھنڈت اوشٹ کی علامات - اس روگ میں دونوں ہونٹ گُتھے ہوئے کھجلی والے اور ہمیشہ پھٹنے کے سے درد والے ہو جاتے ہیں -

جل اربُد کی علامات - وات اور کف کے ملاپ سے ہونٹ میں بلبلے کی مانند ارُبد ہو جاتا ہے - اُسے جل اربُد کہتے ہیں -

گنڈالجی کی علامات - گنڈ ستھل میں جلن اور بخار والی جو سخت سوج پیدا ہو جاتی ہے اُسے گنڈالجی کہتے ہیں -

یہ گیارہ قسم کے اوشٹ روگ بیان کئے گئے ہیں - اب دنت روگوں کی تفصیل بیان کی جاتی ہے -

شیت روگ - وایو کے بگڑ جانے سے دانت گرمی کو تو برداشت کر سکتے ہیں - لیکن ٹھنڈی چیز کے چھونے سے اُن میں بہت درد ہوا کرتا ہے - شُول (درد) کی وجہ سے دانت ڈھیلے ہوئے سے ہو جاتے ہیں - اِس مرض کو شیت دنت یا دالن بھی کہتے ہیں -

دنت ہرش - اس روگ میں دانت تیز ہوا - کھٹائی اور سرد چیزوں کا کھانا نہیں سہار سکتے - کھٹائی کھانے سے دانتوں میں درد ہونے لگتا ہے - اور وہ ہلنے لگ جاتے ہیں -

دنت بھید - اس روگ میں دانتوں میں چبھک پڑتی ہے - چرنے اور پھٹنے کا سا درد ہوتا ہے -

چالا کھیہ روگ - اس روگ میں دانتوں کو ہلانے اور اُن سے کسی چیز کے چبانے میں زیادہ درد ہوا کرتا ہے - اِسے چالا کھیہ روگ کہتے ہیں -

کرال روگ۔ جس روگ میں دانتوں کی وضع بگڑ جاتی ہے۔ اُسے کرال روگ کہتے ہیں۔

ادھی دنت۔ جس روگ میں دانت کے اوپر دانت نکل آتا ہے اُسے ادھی دنت روگ کہتے ہیں۔ اس کا دوسرا نام وردھم بھی ہے۔ اس دانت کی پیدائش کے وقت سخت درد ہوا کرتا ہے۔ اور جب پیدا ہو چکتا ہے۔ تو درد مٹ جاتا ہے۔

پُوتی گندھ روگ۔ دانتوں کے نہ دھونے سے دانتوں کا میل یا کف وایُو کی وجہ سے سوکھ کر پُوتی گندھ والا اور سخت ہو جاتا ہے۔ اگر اسکا علاج ٹھیک وقت پر نہ کیا جائے تو یہ شرکرا روگ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

کپالکا۔ جس روگ میں دانتوں سے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے گرنے لگتے ہیں۔ اُسے کپالکا روگ کہتے ہیں۔

شیاوَ۔ رکت پت اور وایُو کی وجہ سے تمام دانت کالے رنگ کے ہو جاتے ہیں۔ اِس روگ کو شیاو دنت کہتے ہیں۔

پرلُون۔ وات کے غلبے والے تمام دوش دانتوں کی جڑھ میں قیام کر کے دانتوں کی مجّھا کو سُکھا دیتے ہیں۔ اور دانتوں میں سوراخ کر کے اُنہیں غذا کی میل سے بھر دیتے ہیں۔ اور جب وہ غذا کی میل سڑنے لگتی ہے۔ تو چھوٹے چھوٹے کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس روگ کی وجہ سے دانت ہلنے لگتے ہیں۔ کالے اور متورّم ہو جاتے ہیں۔ اس بیماری میں کبھی بلا وجہ ہی درد ہونے لگ جاتا ہے۔ اور کبھی خود بخود مٹ جاتا ہے۔ دانتوں سے پیپ اور لہو بکثرت خارج ہوتا ہے۔ اِسے کرمی دنت

بھی کہتے ہیں۔

مندرجہ بالا یہ دس قسمیں دنت روگوں کی بیان کی گئی ہیں۔

شئیتاد کی علامات۔ بگڑے ہوئے کف اور خون سے دانتوں کا گوشت بد بو دار خون بہانے والا۔ بلا وجہ درد کرنے والا۔ شیرن۔ نرم۔ مرطوب اور سیاہ ہو جاتا ہے۔ اسے شئیتاد روگ کہتے ہیں۔

اُپ کُش۔ بگڑے ہوئے رکت پت کی وجہ سے دانتوں کا مانس پک جاتا ہے۔ اسے اُپ کُش روگ کہتے ہیں۔ اس روگ میں دانتوں کا مانس جلن والا۔ سُرخ۔ متورم اور خارش زدہ نیز خون بہانے والا ہو جاتا ہے اور خون کا بہنا بند ہو جائے۔ تو مسوڑھا پھُول جاتا ہے۔ اس مرض میں دانت ہلنے لگتے ہیں۔ تھوڑا تھوڑا درد ہوتا ہے۔ اور منہ میں سے بدبُو آنے لگتی ہے۔

دنت پُپٹ۔ دو یا تین دانتوں میں بیر کی گٹھلی کے برابر گاڑھا ورم ہو جاتا ہے۔ جس میں کف اور خون کی وجہ سے نہایت سخت درد ہوتا ہے۔ یہ بہت جلد پک جاتے ہیں۔ اس روگ کو دنت پُپٹ کہتے ہیں۔

دنت ودردھی۔ دانتوں کے گوشت میں اندر اور باہر کی طرف وات وغیرہ تینوں دوشوں اور خون کے بگڑ جانے سے جلن اور درد والی بھاری سوج پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس سوج کے پک جانے پر پیپ اور لہو بہنے لگ جاتا ہے۔ اسے دنت ودردھی روگ کہتے ہیں۔

سُشر کی علامات۔ پت رکت کے بگاڑ کی وجہ سے دانتوں کی

جڑھوں میں درد والی سوج پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے رالیں بھی ٹپکنے لگتی ہیں۔ اس روگ میں دانتوں کا مانس گر جاتا ہے۔ اِسے سُشر روگ کہتے ہیں۔

مہاسُشر روگ کی علامات۔ دانتوں کی جڑھ میں ایک سوج ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے سپنّج بخار ہو جاتا ہے۔ اس سوج میں سے پیپ اور لہو نکلتا رہتا ہے۔ دانتوں کے بندھن ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ اِسے مہاسُشر روگ کہتے ہیں۔

ادھی مانسک روگ۔ جس روگ میں دانتوں کے انجام میں کیل کی مانند ایک سوج پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جس کی وجہ سے ٹھوڑی اور کان میں درد ہونے لگتا ہے۔ نیز کھانا کھانا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ اُس روگ کو ادھی مانسک روگ کہتے ہیں۔ یہ کف کی وجہ سے پیدا ہوا کرتا ہے۔

وِدربھ کی علامات۔ داتن وغیرہ سے دانتوں کے گوشت کے رگڑ کھا جانے پر دانتوں کی جڑھ میں جو نہایت سخت سوج پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ سے دانت ہلنے لگ جاتے ہیں۔ یہ بیماری چوٹ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اِسے وِدربھ روگ کہتے ہیں۔

دانتوں کی جڑھوں کی نالیاں۔ دانتوں کے مانس (مسوڑہوں) روگوں کے علاج میں بھی غفلت کرنے سے وات وغیرہ دوش اندر ہی اندر پتلی سی نالیاں پیدا کر دیتے ہیں۔ ان نالیوں میں سے ہو کر بار بار پیپ نکلا کرتی ہے۔ نیز چمڑا۔ ہڈیاں اور گوشت الگ الگ ہو جاتے

ہیں۔ وات وغیرہ دوشوں کی وجہ سے یہ نالیاں پانچ قسم کی ہوتی ہیں۔ (۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج (۴) رکتج اور (۵) ابھی گھاتج۔ اِن سب کا بیان بہ تفصیل آگے آئیگا۔

دانتوں کی جڑھوں میں یہ تیرہ قسم کی بیماریاں ہوتی ہیں۔ اب زبان کی بیماریوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

وات وغیرہ دوشوں سے بگڑی ہوئی زبان کی علامات ۔ شاک پتر کی مانند کھُردری۔ بے حس اور پھٹی ہوئی زبان وات کی وجہ سے بگڑی ہوئی ہوتی ہے۔

پت کی وجہ سے بگڑی ہوئی زبان جلن اور تپش والی نیز سُرخ رنگ کے مانس انکروں سے بھری ہوتی ہے۔

کف کی وجہ سے بگڑی ہوئی زبان بھاری اور سیمر کے کانٹوں کے سے مانس انکروں سے گھری ہوتی ہے۔

السں کی علامات ۔ کف پت کے بگڑ جانے کی وجہ سے زبان کے نیچے کے حصے میں زبان کو جکڑ دینے والی جو اونچی سوج پیدا ہو جاتی ہے اور جس کے پک جانے پر مچھلی کی سی آم گندھ آتی ہے۔ اُسے السں روگ کہتے ہیں۔ اس روگ میں مانس گر جایا کرتا ہے۔

ادھی جیہوا کی علامات ۔ زبان کی جڑھ کے نیچے کے حصے میں کف پت اور خون کے بگڑ جانے سے زبان کے اگلے حصے کی طرح کی مانس انکروں سے گھری ہوئی۔ رالیں ٹپکانے والی۔ تپتی ہوئی جکڑی ہوئی۔ چھونے میں کھُردری۔ درد اور خارش والی نیز بولتے اور کھانے کو

روکنے والی جو سوج پیدا ہو جاتی ہے۔ اِسے ادھی جیتھا روگ کہتے ہیں۔

اُپ جیّھا کی علامات۔ زبان کی جڑھ کے اوپر والے حصے میں جب ایسی سوج پیدا ہو جاتی ہے۔ جیسی کہ ادھی جیتھا کے بیان میں لکھی گئی ہے۔ تب اُسے اُپ جیّھا کہتے ہیں۔

تالُو پڑکا کی علامات۔ وایُو کے کوپت ہو جانے کی وجہ سے تالو کے مانس میں ایسی بہت سی پھُنسیاں ہو جاتی ہیں۔ جن میں درد اور کھُردراپن ہوتا ہے۔ اور اُن میں سے گاڑھا مواد بہتا ہے۔ اِسے تالُو پڑکا روگ بولتے ہیں۔

گل شُنڈکا کی علامات۔ تالُو کی جڑھ میں کف رکت کی وجہ سے مچھلی کی وستی کی مانند نرم۔ لمبی اور لیسدار سوج پیدا ہو جاتی ہے۔ اِسے گل شُنڈکا کہتے ہیں۔ اِس بیماری میں کھائی ہوئی چیز ناک میں ہو کر باہر نکل آتی ہے۔ اس میں گلے کا رُک جانا۔ پیاس۔ کھانسی اور قے یہ شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

تالُو سنگھتی کی علامات۔ تالُو کے بیچ میں درد سے خالی جو سخت سوج ہوتی ہے۔ اُسے تالُو سنگھتی روگ کہتے ہیں۔

اربُد کی علامات۔ خون کے بگڑ جانے سے تالُو کے بیچ میں پدم کی وضع کی جو سوج پیدا ہو جاتی ہے۔ اُسے اربُد کہتے ہیں۔

کچھپ کی علامات۔ کف کے کوپت ہو جانے کی وجہ سے تالُو کے بیچ میں کچھوے کی وضع کی درد سے خالی جو سوج ہو جاتی ہے۔ اُسے کچھپ کہتے ہیں۔ یہ سوج دیر میں بڑھتی ہے۔

پُرپٹ کی علامات - جو سوج کف اور میدا کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اور پیر کی وضع کی نیز درد سے خالی اور سخت ہوتی ہے - اُسے پُرپٹ کہتے ہیں -

تالو پاک کی علامات - بگڑے ہوئے پت کی وجہ سے تالُو کے پک جانے پر پیپ نکلنے لگ جاتی ہے اور سخت درد ہونے لگ جاتا ہے -

تالوشوش کی علامات - وات پت جوُر اور آیاس کی وجہ سے جو تالُو شوش ہو جاتا ہے - اُسے تالُوشوش روگ کہتے ہیں -

روہنی کی علامات - گلے کے مقام پر زبان کی جڑ میں گلے کے راستے کو روکنے والے جو مانس انکر پیدا ہو جاتے ہیں - انہیں روہنی کہتے ہیں - یہ بہت جلد بڑھ جاتے اور زندگی کو ہلاک کر ڈالتے ہیں -

وات روہنی کی علامات - واتج روہنی روگ میں گلا اور منہ سوکھتا ہے - نیز جبارٹے اور کان میں درد ہوتا ہے -

پتج روہنی - اس بیماری میں بخار - گرمی - پیاس - غفلت اور حلق سے دھواں اُٹھنے کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں - یہ بہت جلد پیدا ہو کر بہت ہی جلد پک بھی جاتی ہے - اس کا رنگ سرخ ہوتا ہے اور چھونے کو برداشت نہیں کر سکتی -

کفج روہنی - اس روگ میں لیس اور رنگت کی زردی پائی جاتی ہے -

رکتج روہنی - پھوڑوں کی دیا پتی - پتتے ہوئے انگار کی مانند ہو۔

کان میں درد ہونا۔ اور پتج روہنی کی جملہ علامات کا پایا جانا یہ رکتج روہنی کی علامات ہیں۔

سنپاتج روہنی۔ سنپاتج روہنی میں گوڑھ پاک اور تمام دوشوں کی علامات پائی جاتی ہیں۔

کنٹھ شالوک۔ کف کے غلبے والے وات وغیرہ دوشوں سے گلے میں بیر کی مانند اونچی گانٹھ پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ فتوکند کے گانٹوں کی مانند گلے کے راستے کو روک دیتی ہے۔ اُسے کنٹھ شالوک کہتے ہیں۔

وِرِندا روگ۔ گلے کے پاس گول۔ اونچی۔ جلن پیدا کرنے والی اور بخار پیدا کر دینے والی جو گانٹھ ہو جاتی ہے۔ اُسے وِرِند کہتے ہیں

تُنڈی کیر کا روگ۔ گلے کے حصے میں جبڑے کا سہارا لے کر کپاس کے پھل کی مانند شکل والی۔ چپ چپی۔ تھوڑے درد والی اور سخت سوج پیدا ہو جاتی ہے۔ اُسے تنڈی کیر کا روگ کہتے ہیں۔

گلوگھ روگ۔ گلے کے حصے کے اندر اور باہر کی طرف گلے کے راستے کی اور گلا کے مانند جو نہایت خوفناک سوج ہو جاتی ہے۔ اُسے گلوگھ کہتے ہیں۔ اس مرض میں پیشانی بوجھل ہو جاتی ہے۔ اونگھ آتی ہے۔ رالیں ٹپکتی ہیں۔ اور بخار ہو جاتا ہے۔

بلیہ روگ۔ گلے کے حصے میں تھوڑے درد والی۔ لمبی۔ اونچی۔ اور کنگن کی ہم وضع جو سوج ہو جاتی ہے۔ اُسے بلیہ روگ کہتے ہیں۔

گلایُو کا روگ۔ بگڑی ہوئی وات وغیرہ دوشوں کے ذریعے گلے

کے اندر کی طرف کیل کی مانند۔ موٹی جڑ والے۔ تھوڑے درد والے ایک یا ایک سے زیادہ مانس کے کیل پیدا ہوجاتے ہیں۔ انہیں گلا یُو کا روگ کہتے ہیں۔ اس روگ میں سانس لینے اور کھانا کھانے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔

شت گھن روگ۔ مانس کے بہت سے انکروں سے گھری ہوئی۔ تیز پیاس۔ بخار اور درد سر والی شت گھنی کے مانند کانٹوں سے گھری ہوئی جو ورتی سی پیدا ہوجاتی ہے۔ اُسے شت گھن روگ کہتے ہیں۔

(شت گھنی ایک اوزار ہوتا ہے۔ جو لوہے کے کانٹوں سے گھرا ہوتا ہے)

گل وِدردھی روگ۔ جو سوج سارے گلے میں پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ اُسے گل وِدردھی کہتے ہیں۔ یہ روگ بہت جلد پیدا ہوکر بہت ہی جلد پک بھی جاتا ہے۔ اس میں درد بہت ہوتا ہے۔ اور سڑی ہوئی پیپ سی نکلتی ہے۔

گل اربُد روگ۔ وات وغیرہ دوشوں کی وجہ سے زبان کے آخری حصے میں گلے کے آس پاس نہ پکنے والی۔ سخت۔ سُرخ۔ اور درد سے خالی جو سوج پیدا ہوتی ہے۔ اُسے گل اربُد کہتے ہیں۔

گل گنڈ روگ۔ وائُو۔ کف اور میدا کی وجہ سے گلے کے باہر گل گنڈ نامی روگ پیدا ہوجاتا ہے۔ اور وقت پاکر بڑھ جاتا اور انڈکوش کی طرح لٹکنے لگ جاتا ہے۔ اس روگ میں درد نہیں ہوتا۔

واتج گل گنڈ روگ۔ واتج گل گنڈ روگ سیاہ یا سرخ۔ کالے

رنگ کی سراؤں سے گھرا ہوتا ہے۔ یہ بڑھ کر تالو اور گلے کو سکھا دیتا ہے اور منہ کو بے مزہ کر دیتا ہے۔

کفج گل گنڈ۔ کفج گل گنڈ سخت۔ چمڑے کے ہم رنگ۔ چھونے میں ٹھنڈا اور بھاری ہوتا ہے۔ یہ بڑھ کر تالو اور گلے میں چپ چپاہٹ اور منہ میں شیرینی پیدا کر دیتا ہے۔

میدج گل گنڈ۔ میدا کی وجہ سے پیدا ہونے والے گل گنڈ میں بھی کفج گل گنڈ کی سی علامات پائی جاتی ہیں۔ جسم کے گھٹنے اور بڑھنے سے یہ بھی گھٹتا اور بڑھتا رہتا ہے۔ میدج گل گنڈ بڑھ کر گلے میں شبد اور سَوَر میں کمزوری پیدا کر دیتا ہے۔

سَوَر گھن۔ بگڑے ہوئے کف سے وایو کی رفتار رُک جانے پر مریض کا گلا خشک ہو جاتا ہے۔ سَوَر (آواز) شکستہ ہو جاتی ہے۔ اور سانس رُک رُک کر آنے لگتا ہے۔ وات کے بگاڑ سے پیدا ہونے والی یہ بیماری سَوَر گھن کہلاتی ہے۔

مکھ پاک۔ بگڑی ہوئی وایو منہ کے اندر کی طرف اِدھر اُدھر گھومتی ہوئی مکھ پاک نامی بیماری کو پیدا کر دیتی ہے۔ اس سے منہ کے اندر سب جگہ سُرخ رنگ کے خشک زخم پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور دونوں ہونٹ تانبے کے رنگ کی مانند اور متحرک چمڑے والے ہو جاتے ہیں۔ زبان ٹھنڈک کو برداشت نہیں کر سکتی۔ وہ بھاری پھٹی ہوئی اور کانٹوں سے گھر جاتی ہے۔ اس مرض کا مریض بمشکل منہ کو کھول سکتا ہے۔

اُور دَھو گد۔ بواسیر۔ باؤگولہ اور بگڑے ہوئے کف وغیرہ سے اپُو
نیچے کو رُخ کرکے منہ میں بدبو پیدا کرتا ہوا اوپر کو اُٹھتا ہے۔ اُسے
اُور دھو گد کہتے ہیں۔
پِتج مُکھ پاک۔ پتج مکھ پاک روگ میں منہ میں جلن۔ تپش۔ کڑواہٹ
اور کھشار سے جلے ہوئے زخم کی مانند زخم ہو جاتے ہیں۔
رکتج مُکھ پاک۔ رکتج مکھ پاک میں پتج مُکھ پاک کی سی علامات
پائی جاتی ہیں۔
کفج مُکھ پاک۔ منہ میں میٹھاپن اور کھُجلی والا چپ چپا زخم ہو
جاتا ہے۔
کفج ارْبد۔ بڑھا ہوا کف رخساروں میں قیام کرکے نیلے اور زرد
رنگ کے اربد کو پیدا کر دیتا ہے۔ یہ پھٹ کر الگ الگ ہو کر اور نرم
ہو کر بڑھ جاتا ہے۔
سَنّپاتج مُکھ پاک۔ وات وغیرہ جملہ دوشوں اور خون کے بگاڑ
سے جو مُکھ پاک ہو جاتا ہے۔ اُس میں وات وغیرہ جملہ دوشوں کی مِلی
جُلی علامات پائی جاتی ہیں۔
مُکھ دُرگندھی۔ جو شخص داتن وغیرہ کا استعمال نہیں کرتے۔
اُنکے منہ میں اِنہی وات وغیرہ دوشوں کی وجہ سے بد بو پیدا ہو جاتی ہے
مُکھ روگوں کا شمار۔ ہونٹوں میں گیارہ۔ گنڈ ستھل میں ایک
دانتوں میں دس دانتوں کی جڑھوں میں تیرہ۔ زبان میں چھ۔ تالو
میں آٹھ۔ گلے میں اٹھارہ اور منہ میں آٹھ بیماریاں ہوتی ہیں۔ اس طرح

سب مل کر امراض دہن کا شمار پچھتر تک جا پہنچتا ہے۔

مُکھ روگوں کی قابلیت اور ناقابلیتِ علاج ۔ کرال (دنت روگ) مانس دُشٹ اور رکت دُشٹ (اوشٹ روگ دہونٹ کی بیماری)) جل اربُد کے سوا باقی سب اربُد روگ۔ کچھپ روگ۔ اُور دَھوگد (مُکھ روگ) شیاو دنت روگ۔ شت گھنی روگ۔ بلیہ روگ الس روگ۔ ادھی جہّا روگ۔ دنت مُولج۔ سپنا تک نالی۔ سپّنا تک اوشٹ پرکوپ۔ تردوشج اور رکتج روہنی۔ دنت بھید روگ (جس میں دانت پھٹ جاتے ہیں)۔ تکو اُپ جیھکا۔ گل گنڈ۔ سوَر بھرنش اور وتسر انیت کر چھر شواس یہ سب لاعلاج امراض ہیں۔ دنت ہرش اور دنت بھید یا پیہ (عسیر العلاج) ہوتے ہیں۔ باقی کے سب مُکھ روگ اوزاروں یا ادویات سے دور ہو جاتے ہیں۔

۲۲

بائیسواں ادھیائے

امراضِ دہن کا علاج

کھنڈ اوشٹ کا علاج۔ سنیہن اور سویدن کرموں کے بعد کھنڈ اوشٹ کے دونوں حصوں کو ریشمی تاگے سے سی کر زخم کی مانند

علاج کرنا چاہئے۔

دیگر۔ ملٹھی۔ مال کنگنی۔ لودھ۔ گورکھ منڈی۔ اننت مول۔ نیلوفر۔ پٹول اور مکو کے ساتھ تیل کو پکا کر مالش کے کام میں لائیں۔

نسوار۔ وات کو دور کرنے والی مدھرگن کی (شیریں) ادویات کے ساتھ حسب ترکیب پکایا ہوا تیل نسوار کے کام میں لانا چاہئے۔

وانج اوشٹ کوپ کا علاج۔ رال۔ موم۔ گوگل۔ اور دیودارو کے ساتھ مہاسینہہ (گھی۔ تیل۔ چربی اور مغز مخلوط) کو پکا کر اُس پکے ہوئے مہاسینہہ میں روئی کا پھویہ بھگو کر وانج اوشٹ پر کوپ میں استعمال کرنے سے بالخصوص بہت فائدہ ہوتا ہے۔

مہاسینہہ کا پرتی سارن (چُپڑنا) اِسی مہاسینہہ میں جس کا اوپر بیان ہو چکا ہے۔ کوئی مفید چورن ملا کر پرتی سارن کرنے سے ہونٹ کا وانج پر کوپ دور ہو جاتا ہے۔

سویدن۔ دودھ میں ارنڈ کے پتوں کو پکا کر ناڑی سوید کی ترکیب کے مطابق سویدن کرنے سے بھی ونج اوشٹ پر کوپ دور ہو جاتا ہے۔

نسوار اور ترپن۔ کھنڈ اوشٹ کے علاج میں بیان کی ہوئی نسوار دینے نیز پیشانی پر ترپن کا استعمال کرنے سے وانج اوشٹ پر کوپ کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

پتج اور ابھی گھاتج اوشٹ پر کوپ کا علاج۔ ان دونوں امراض میں جونکیں لگوا کر خون نکالنا چاہئے۔

پرتی سارن۔ لودھ۔ رال۔ شہد۔ اور ملٹھی سے پتج اور ابھی گھاتج

اوشٹ پرکوپ روگوں میں پرتی سارن کرنا بھی نہایت مفید ہوتا ہے۔
مالش۔ گلو۔ ملیٹھی۔ اور سُرخ صندل سے پکایا ہوا گھی مالش کے کام میں لائیں تو بھی مفید رہتا ہے۔

اِس مرض میں پت وودِ دھی کاسا بھی علاج کیا جاسکتا ہے۔
رکتج اوشٹ پرکوپ کا علاج۔ بالکل پتج اوشٹ پرکوپ کاسا ہی کرنا چاہیئے۔
کفج اوشٹ پرکوپ۔ اس روگ میں جونکوں سے خون نکلوا کر پاٹھا۔ جوکھار۔ شہد اور ترِکٹا (سونٹھ۔ مرچ سیاہ اور پیپل) کا پرتی سارن کرنا چاہیئے۔

نیز کف کو زائل کرنے والا دھوم پان۔ نسوار اور گنڈوش کام میں لائیں۔

میدج اوشٹ پرکوپ کا علاج۔ میدا سے پیدا ہونے والے اوشٹ پرکوپ میں پسینوں سے ہونٹ کو نرم کر کے اور اوزار سے چیرا دیکر میدا کو نکال کر آگ سے جلادیں۔ پھر پرینگو۔ لودھ۔ ترپھلا اور شہد کو پرتی سارن کے کام میں لائیں۔
جل اربُد کا علاج۔ جل اربُد کو چیر کر اُس میں سے مواد کو نکال کر پیپل اور مرچ وغیرہ تیز اثر والی ادویات کا چورن شہد ملا کر اوپر ملیں۔ اگر یہ بہت بڑھ جائے۔ تو کھشار یا آگ سے جلادیں۔
الجی کا علاج۔ گنڈ ستھل میں پیدا ہونے والی الجی کا علاج اُس کے پک جانے سے پہلے ہی کرنا چاہیئے۔

شیت دنت کا علاج۔ شیت دنت کی نوک کو برہی مُکھ نیتر سے چھیل کر نہایت گرم تیل سے جلا دیں۔ نیز اُس پر شہد۔ موتھا۔ سیندھا نمک۔ انار کی چھال۔ تر پھلا۔ رسونت۔ پرینگو۔ جامن کی گٹھلی اور سونٹھ کو پرتی سارن کریں۔

بڑ اور پیپل وغیرہ شیر دار درختوں کے کاڑھے کا کول دھارن کریں۔ اور انو تیل کی نسوار لیں۔

دنت بھید اور دنت ہرش کا علاج۔ ان دونوں امراض میں سب قسم کی وات کو دور کرنے والی تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔

تِل اور ملٹھی کے ساتھ دودھ پکا کر گنڈوش لیں۔

دانتوں کے ہلنے کا علاج۔ دش مُول کے کاڑھے میں سنیہہ (چکناہٹ) ملا کر گنڈوش دھارن کریں۔ نیز بیلا تھوتھا۔ لودھ۔ پیپل۔ تر پھلا۔ صندل سُرخ اور نمک سے گھرشن کریں (رگڑیں)۔ اور حسب ضرورت سنگدھ نسوار۔ اناج اور کوُل وغیرہ کو استعمال میں لائیں۔

ادھک دنت کا علاج۔ ادھی دنت (زائد دانت) کے چاروں طرف کھشار کا لیپ کر دیں۔ اور ایسا کرنے سے جب وہ بوسیدہ ہو جائے۔ تو اِسے کرم خوردہ دانت (کرمی دنت) کی طرح اُکھاڑ کر کرمی دنت ہی کی مانند علاج کریں۔ اُس زائد دانت کے اُکھاڑنے پر اگر خون نہ ٹھہرے۔ تو اُس مقام کو جلا کر زخم کی مانند علاج کریں۔

شرکرا کا علاج۔ دانت کی جڑھ کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے ایسے طور سے دنت کو چھیلنے والے اوزار کے ذریعے سب شرکرا (ریت) کو

کھرچ کھرچ کر دانتوں سے نکال دیں۔ بعد ازاں شہد اور کھشار ملاکر وہاں خوب رگڑ دیں۔

کپارکا کا علاج۔ اس مرض میں بھی شرکرا کا سا ہی علاج کرنا چاہئے۔ یا دنت ہرش میں جو تدابیر بتائی گئی ہیں۔ وہ کام میں لائیں۔

کِرمی دنت کا علاج۔ نہ ہلنے والے کِرمی دنت پر پہلے سویدن گرم کرکے رالیں بہانے والی اشیا سے رالیں بہاکر دافع وات ادویات مرغن لیپ۔ گنڈوش۔ نسوار اور غذا کا استعمال کرنا چاہئے۔ گڑ یا موم سے کیڑوں کے سوراخ کو بھر کر گرم سلائی سے جلا دیں۔

ساتلا اور آک کا دودھ بھرنے سے بھی کیڑوں کی وجہ سے ہونے والا درد دور ہوجاتا ہے۔

دیگر۔ ہینگ۔ کائپھل۔ ہیراکسیس۔ سجی۔ کُٹھ اور واوڑنگ کے چورن کو کپڑے کی پوٹلی میں باندھ کر دانتوں میں دبانے سے بھی کیڑوں کا درد دور ہوجاتا ہے۔

گنڈوش۔ اول الذکر ہینگ وغیرہ ادویات کے ساتھ تیل کو پکاکر اس تیل کا یا ارنڈ۔ ہر دو کیٹری۔ اور بھُوکدمب کے کاڑھے میں تیل ملاکر اُس کا گنڈوش دھارن کریں۔

دیگر۔ اِس طرح اگر بہت سی تدابیر کے عمل میں لانے پر بھی اگر درد دور نہ ہو۔ تو مضبوط دانت کو بھی جو جبڑھ سے ہل گیا ہو۔ چھوٹی سنڈاسی سے اکھاڑ کر ملٹھی ملے ہوئے تیل یا شہد کا گنڈوش دھارن کرائیں۔

نسوار۔ پھر بھُومی کشمانڈ۔ ملٹھی۔ سنگھاڑا اور کسیرو کے نگدے نیز

دس گنا دودھ کے ساتھ تیل کو پکا کر نسوار کے کام میں لائیں۔

دانت اُکھاڑنے کی ممانعت۔ لاغر۔ کمزور۔ بوڑھے اور وات روگی کا دانت نہ اُکھاڑنا چاہئے۔

اوپر کے دانت کو بھی نہ اُکھاڑیں۔ کیونکہ اُس کے اُکھاڑنے سے بہت سے عوارض رُونما ہو جاتے ہیں۔

اگر دانت اُکھاڑنا ہی ضروری معلوم ہو۔ تو دانت اُکھاڑنے کے بعد مرغن۔ سرد اور میٹھی اشیا کا استعمال کرانا چاہئے۔

شتیاد کا علاج۔ شتیاد روگ میں فصد کھول کر موتھا۔ ارجن کی چھال۔ ترپھلا۔ پرینگو۔ رسونت۔ اور سونٹھ کے ذریعے پرتی سارن کریں نیز انہی کے کاڑھے کا کول لیں۔ اور مدھر گن کی ادویات کے ساتھ پکائے ہوئے تیل کی نسوار لیں۔

اُپ کُش کا علاج۔ اس روگ میں گرم پانی کا گنڈوش لیکر دانتوں کے مانس پر سویدن کرم کریں۔ پھر منڈلاگر ششتر یا شاک آدی پتروں سے بار بار کھرچیں۔ بعد ازاں لاکھ۔ پرینگو۔ پتنگ۔ سیندھا نمک گیرو۔ کُٹھ۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ ملٹھی۔ اور رسونت کے چورن کو گھرت منڈ اور شہد میں ملا کر پرتی سارن کے کام میں لائیں۔ بعد ازاں نیم گرم گھرت منڈ یا تیل کا کول دھارن کریں۔ نیز مدھر گن کی ادویات کے ساتھ گھی پکا کر اس گھی کا کول لینا یا نسوار لینی چاہئے۔

دنت پُپٹ کا علاج: دنت پُپٹ روگ میں سویدن کرم کر کے اور ششتر کرم سے چھیدن بھیدن اور ویکھن کر کے ملٹھی۔ سجی کھار۔

سونٹھ۔ اور سیندھا نمک کے چُورن کا پرتی سارن کریں۔

دنت وِدرِدھی کا علاج چرپری۔ تیز۔ گرم تاثیر والی اور خشک ادویات کا کَوَل لیں اور لیپ کریں۔ اس پر گُگّل۔ کُٹھ۔ ورشچکالی اور جَو کا چُورن رگڑ دینا چاہیئے۔ ٹھنڈی تاثیر والی ادویات کے ذریعے پکا دیں اور پک جانے پر اُسے اُکھاڑ دیں۔ بہت بڑھی ہوئی دنت وِدرِدھی کو آگ سے جلا دینا چاہیئے۔

سَوشِر کا علاج۔ سَوشِر روگ کو اونار سے کاٹ اور کھُرچ کر لودھ۔ موتھا۔ جٹا مانسی۔ ترپھلا۔ رسونت۔ پتنگ۔ کیسو۔ کائپھل اور شہد کا پرتی سارن کریں۔ نیز انہی ادویات کے کاڑھے کا گنڈوش دھارن کریں۔

ملٹھی۔ لودھ۔ نیلوفر۔ شیامالتا۔ اننت مُول۔ اگر۔ چندن۔ گیرو سفید کیڑی اور پونڈ اسے پکائے ہوئے تیل کی نسوار لینی چاہیئے۔

ادھی مانس کا علاج۔ ادھی مانس کو کاٹ کر بچ۔ مالکنگنی۔ پاٹھا سجّی۔ جوکھار اور شہد کا پرتی سارن کریں۔

پٹول۔ نیم کی چھال اور ترپھلا کے کاڑھے کا کَوَل دھارن کرنا بھی اس مرض کے لئے مفید ہوتا ہے۔

وِدربھ کا علاج۔ اس روگ میں منڈلاگر شستر سے دانتوں کی جڑھوں کی صفائی کر کے کھشار لگانی چاہیئے۔ بعد ازاں سرد تاثیر والی ادویات سے پکائی ہوئی نسوار لیں اور ایسی ہی ادویات سے پکایا ہوا گنڈوش دھارن کریں۔

دنت نالی کا علاج۔ جلاب اور نسوار سے جسم اور سر دونوں کی صفائی کرا کے دانتوں کی جڑھ کی نالی کا علاج کرنا چاہئے۔

دانت کو اکھاڑ کر اُس مقام کو آگ سے جلادیں۔

بہت سے سوراخوں اور ترچھی رفتار والی نالی کو دارٹے یا گڑ سے بھر کر جلادیں۔

چمبیلی۔ وکل۔ خیر۔ اور گوکھرو کی ٹہنیوں سے داتن کریں۔

بڑ۔ پیپل وغیرہ شیر دار درختوں سے تیل پکا کر اِس تیل کا گنڈوش لینا چاہئے۔

نیز انہی شیر دار درختوں سے تیل پکا کر اِس تیل کو نسوار کے کام میں لانا چاہئے۔

واشت کنٹک کا علاج۔ واتج جبھا کنٹک روگ کا علاج وات اوشٹ پرکوپ کی مانند ہی کرنا چاہئے۔

پتج جبھا کنٹک کا علاج۔ اس روگ میں زبان کو رگڑ کر خون نکال دیں۔ پھر شیریں ادویات کا پرتی سارن گنڈوش اور نسوار استعمال میں لائیں۔

شیم جبھا انس کا علاج۔ اِس روگ میں بھی ایسے ہی معالجات کام میں لائیں۔ یعنی اس میں سرکھپ وغیرہ تیز ادویات سے پرتی سارن کریں۔ لیکن اس میں اوزار کا استعمال نہ کریں۔

ادھی جبھا کا علاج۔ ادھی جبھا کو دڑش نبیز سے کھینچ کر اور اُٹھا کے منڈلا گر شستر سے کاٹ دیں۔ پھر تیز اور گرم تاثیر والی ادویات

سے رگڑیں یا پرتی سارن وغیرہ کے طور پر کام میں لائیں۔

اُپ جِبھا کا علاج ۔اُپ جبھا کو شاک پتر یا اُنگلی سے بہا کر اُس پر جوکھار رگڑ دیں۔

شُنڈکا کا علاج ۔اس مرض کا علاج کف کو دور کرنے والی نسوار۔گنڈوش یا گھرشن (رگڑنے) سے کرنا چاہیئے۔

وَرِدھ گل شُنڈکا کا علاج ۔گل شُنڈکا کے بڑھ جانے پر زبان کے اگلے حصے پر لمبی شکل والی ککڑی کے بیج کی سی جو شکل پیدا ہو جاتی ہے۔ اُسے وَڑِش وغیرہ نیتروں سے پکڑ کر منڈلاگر شستر سے کاٹ ڈالنا چاہیئے۔ لیکن اس بات کا دھیان رکھیں۔کہ کنارے یا زبان کی جڑھ کی طرف سے نہ کٹنے پائے۔کیونکہ زیادہ کٹ جانے سے خون کے زائل ہو جانے کے سبب موت کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اور کم کٹنے سے مرض بڑھ جاتا ہے۔

اُس کے ٹھیک طور پر کٹ جانے کی صورت میں مرچ سیاہ۔ اتیس۔پاٹھا۔بچ۔کُٹھ اور کیوٹی موتھا پیس کر نمک اور شہد ملا کر اُس مقام پر رگڑ دیں۔

یا گُنگی۔اتیس۔پاٹھا۔نیم۔راسنا۔اور بچ کے کاڑھے کی کُلیاں کریں۔

تالُو بِیَّٹ اور تالُو کچھپ روگوں کا علاج ۔ان امراض کا علاج مندرجہ بالا ترکیب سے چھیل کر کرنا چاہیئے۔

نہ پکے ہوئے تالُو پاک کا علاج ۔اس روگ میں ہیرا کسیس

شہد اور رسونت کو گھرشن کریں (رگڑیں) نیز سرد کسیلی اور میٹھی ادویات کا کَوَل استعمال کریں۔

پکے ہوئے تالُو پاک کا علاج ۔اس روگ میں تیز اور گرم تاثیر والی ادویات سے پرتی سارن کر کے منڈلاگر شستر سے شطرنج کی چال کی مانند سوراخ کر کے اڑوسہ ۔نیم اور پٹول وغیرہ تیز ادویات کا کَوَل استعمال کریں۔

تالُو شوش کا علاج ۔تالُو شوش روگ میں اگر پیاس کی زیادتی نہ ہو۔ تو غذا کے بعد گھی پلائیں۔ اِس مرض میں پیپل اور سونٹھ کے ساتھ پکایا ہوا پانی پلانا چاہیئے۔ کانجی وغیرہ کھٹی اشیا کا گنڈوش رکھوائیں۔ مرغن جنگلی جانوروں کے گوشت کی غذا کھلائیں۔ نیز دودھ کے گھی کی نسوار دیں۔

کنٹھ روگ کا علاج ۔سب قسم کے امراضِ گلو میں فصد کھلوانا۔ تیز ادویات کی نسوار دینا اور گنڈوش وغیرہ کا رکھوانا مفید ہوتا ہے۔

اس میں دار ہلدی کی چھال۔ نیم۔ رسونت۔ اور اِندر جَو کا کاڑھا یا شہد ملاکر ہرڑ کا کاڑھا پلانا چاہیئے۔

کَوَل اور پرتی سارن ۔ترپھلا۔ ترکٹا۔ جَوکھار۔ دار ہلدی۔ چیتا۔ رسونت۔ پاٹھا۔ مال کنگنی۔ اور نیم کو کانجی اور گوموتر میں پکاکر اس کا کَوَل رکھیں۔

یا اس کاڑھے سے تیار کیا ہوا گُٹکا پرتی سارن کے کام میں لائیں۔

لیپ۔ جل بیت۔ مال کنگنی۔ موتھا۔ دیو دارو۔ سونٹھ۔ بچ۔ دنتی۔ اور مُوروا کو پیس کر اور آگ پر کچھ گرم کر کے لیپ کرنے سے درد اور سوج دونوں دور ہو جاتے ہیں۔

واتج روہنی کا علاج۔ واتج روہنی کو اندر اور باہر دونو طرف سے سویدن کر کے اُنگلی کے نمک سے بھرے ہوئے ناخن سے جلدی جلدی چھیل کر پنچ مُول کے کاڑھے کا کوُلُ منہ میں رکھیں۔ نیز تیل کا گنڈوش اور تیل کی نسوار استعمال کریں۔

پتج روہنی کا علاج۔ اس مرض میں خون نکال کر کھانڈ شہد اور پرینگو سے گھرشن کریں (رگڑیں) داکھ اور فالسوں کے کاڑھے کا کوُلُ بھی اس مرض کے لئے مفید ہوتا ہے۔

رکتج روہنی کا علاج۔ رکتج روہنی کے مریض کے اعزا اور اقربا سے کہہ دینا چاہیئے۔ کہ اس مرض کا دور ہونا یا نہ ہونا پرماتما کے اختیار کی بات ہے۔

کفج روہنی کا علاج۔ کفج روہنی میں کٹو ورگ کی (چرپری) ادویات میں گھر کا دُھواں ملا کر پرتی سارن کے کام میں لائیں۔ اونگا۔ ترپھلا۔ اپراجتا۔ دنتی۔ واوڑنگ۔ اور سیندھا نمک کے گُنگدے کے ساتھ پکایا ہوا تیل نسوار اور گنڈوش کے کام میں لائیں۔

وِرندا۔ شالوک۔ تُنڈکیری۔ اور گلا یُو روگوں میں بھی مندرجہ بالا ترکیب کے مطابق علاج کرنا چاہیئے۔

گل وِدرِدھی کا علاج۔ گلے کی وِدرِدھی کو عمل جراحی سے بہاکر ترپھلا۔ روچنا۔ رسونت۔ گیرو۔ لودھ۔ نمک۔ پتنگ اور پیپل سے گنڈوش اور پرتی سارن کریں۔

واتج گل گنڈھ کا علاج۔ واتج گل گنڈ میں سویدن کرکے خون نکالنا چاہئے۔ پھر تیل۔ کنجا کے بیج۔ جو السے کے بیج چیدو بجی۔ اور سن بیجوں کا لیپ کریں۔ جب زخم بھر جائے۔ توسہانجنا۔ لودھ۔ جنبتی۔ گج پیپل۔ سانٹھ۔ کالا دانہ۔ گلو۔ آک کی جڑھ۔ عقرقرحا کے پھول اور ترُبد کو شرابا یا کانجی میں پیس کر بار بار لیپ کے کام میں لائیں۔

پینے کے لئے تیل۔ گلو۔ نیم۔ کڑا کی چھال۔ ہنس پدی۔ کھریٹی۔ اتی بلا۔ پیپل اور دیو دارو کے ساتھ پکایا ہوا تیل گل گنڈ کے مریض کو پلانا چاہیئے۔

کفج گل گنڈ کا علاج۔ کفج گل گنڈ کا علاج واتج گل گنڈ کا سا کرنا چاہئے۔ اس میں سویدن اور وِلاپن کثرت سے کرنا چاہیئے۔ نیز اج گندھ۔ اتیس۔ کلھاری۔ مینڈھا سینگی۔ چرمٹھی۔ تونبی۔ گھشدرگھا اور ڈھاک کے کھشار کو پیس کر ان کا لیپ کر دینا چاہئے۔

کھشار پان۔ کھشار پاک کی ترکیب کے مطابق سیوال کے کھار کو گو موتر میں پکا کر پانی کے ساتھ نوش کریں۔ اس میں کو دوں کا کھانا مفید ہوتا ہے۔

یا پانچوں نمک اور وتسک آدی گن کی ادویات کے ساتھ تیل کو پکا کر اس تیل کی مالش کریں۔ اس میں کف کو دور کرنے والے دھوم (ان

قے اور نسوار کا ہمیشہ استعمال کرتے رہنا چاہئے۔

میدج گل گنڈ کا علاج۔ میدا سے پیدا ہونے والے گل گنڈ میں فصد کھولنا اور تمام کف ناشک تدابیر عمل میں لانا چاہئے۔ اور اسن وغیرہ کی چھال کا چورن گوموتر کے ساتھ علے الصبح نوش کرانا چاہئے۔ مندرجہ بالا تدابیر سے اگر گل گنڈ کا دفیعہ نہ ہو۔ تو سب قسم کے گل گنڈ روگوں کو اوزار سے چیر کر زخم کے مطابق علاج کرنا چاہئے۔

مکھ پاک کا علاج۔ ترپھلا۔ پاٹھا۔ داکھ۔ اور چمبیلی کے پتے ان کا کاڑھا مکھ پاک میں منہ دھونے کے کام میں لانا چاہئے۔ یا یہ سب ادویات اور گھیر آدی گن کی ادویات کو چبا کر تھوک دینا چاہئے۔

واتج مکھ پاک کا علاج۔ پیپل۔ سیندھا نمک۔ اور الائچی سے پرتی سارن کریں۔

وات ناشک ادویات کے ساتھ پکائے ہوئے تیل کو گنڈوش اور نسوار کے طور پر کام میں لائیں۔

پتج۔ رکتج اور کفج مکھ پاکوں میں پت۔ رکت اور کف کو دور کرنے والی تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔

پڑکاؤں کا چھیلنا۔ سب قسم کی سخت اور قائم پھنسیوں کو شاک پتر وغیرہ کر خت پتوں سے چھیل دینا چاہئے۔

سنپاتج مکھ پاک کا علاج۔ سنپاتج مکھ پاک روگ میں جس کی زیادتی ہو۔ اُسی دوش کے مطابق علاج کرنا چاہئے۔

نئے اربد کا علاج - جو اربد نیا ہو- اور اچھی طرح بڑھا بھی نہ ہو- اُسے چھید کر سجی کھار- سونٹھ اور شہد سے پرتی سارن کرنا چاہئے- گلو اور نیم کے کاڑھے کا گنڈوش دھارن کریں- اور تیکھشن تیل کی نسوار دیں اور مالش کرائیں- اس میں جو کی غذا کھلانی چاہئے-

پُوتی مُکھ کا علاج - اِس روگ میں تے کرا کر تیکھشن دھوم پان اور تیکھشن نسوار کا استعمال کرانا چاہئے-

مجیٹھ- دھاوے کے پُھول- لودھ- پرینگو- اور پدماکھ کے کاڑھے سے منہ کو اندر کی طرف سے دھو کر اِنہی کا چورن منہ کے اندر بُرک دیں- شیتاد اور اُپ کُش کے معالجات میں بیان کی ہوئی نسواریں بھی اس میں استعمال کرنی چاہئیں-

کنٹھ روگ ناشک گولی - ترپھلا- چیتا- چرائتہ- ملٹھی- سفید سرسوں- ترکٹا (سونٹھ- پیپل- مرچ سیاہ)- موتھا- ہلدی- دارہلدی- جوکھار- بجورا- املبیت- پیپل- جامن- آم- ارجن برکھش کی چھال- ہیی ار کی چھال اور خیر سار کے کاڑھے کو گاڑھا کر کے انہی کا چورن ملا کر گولیاں بنالیں- اِن گولیوں کو ہر روز منہ میں رکھنے سے گلے- ہونٹوں اور تالو وغیرہ میں ہونے والے نہایت سخت امراض بھی دور ہو جاتے ہیں- خصوصاً روہنی- مُکھ شوش- اور پُوتی مُکھ روگوں کے لئے یہ نہایت اعلےٰ دوائی ہے- اور ودیہہ راجہ کی تجویز کی ہوئی ہے-

سرب روگ ناشک تیل - ایک تولہ خیر کو ایک گھڑا پانی ڈال کر پکائیں- جب چوتھائی باقی رہ جائے- تو اُتار کر چھان لیں- اس

کاڑھے میں صندل۔ اگر۔ کنگم۔ کیوٹی موتھا۔ نیتر بالا۔ خس۔ دیو دارو۔ لودھ
داکھ۔ مجیٹھ۔ دارچینی۔ پدماکھ۔ واوڑنگ۔ برہمی۔ تگر۔ ملٹھی۔ کانپھل
الائچی خورد۔ روہش ترن اور پتنگ ہر ایک ایک کرش لے کر انکا گدا
بنا کر ڈال دیں۔ نیز ایک پرستھ تیل ملا کے پکالیں۔ اس تیل کو پینے۔
نسوار لینے۔ اور گنڈوش کے ذریعے منہ میں رکھنے سے منہ میں ہونے
والے سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اس کے استعمال سے نظر گدھ
کی سی اور قوتِ سامعہ سُور کی مانند تیز ہو جاتی ہے۔

اُبٹنا۔ مندرجہ بالا تیل کو چہرے پر لگا کر ہنواڑ۔ لودھ اور دارہلدی
کا اُبٹنا ملنے سے ویّنگ (چھائیاں) نیل اور مکھ دوشک وغیرہ امراض
دور ہو جاتے ہیں۔ اور چہرہ چاند کی طرح چمکدار ہو جاتا ہے۔

دیگر تیل۔ ایک تولہ نیل کُرنٹ کو ایک گھڑا بھر پانی میں پکالیں
اور چوتھا حصہ باقی رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں۔ اس کاڑھے میں خیر
جامن کی چھال۔ ملٹھی۔ اننت مُول۔ اہی مار۔ اور نیل کنول ہر ایک
ایک پل کا گندا اور ایک پرستھ تیل ڈال کر پھر پکائیں۔ اس تیل کو منہ
میں رکھنے سے سب قسم کے مکھ روگ دور ہو جاتے ہیں۔ بالخصوص
ہلتے ہوئے دانتوں کو مضبوط کرنے میں تو یہ نہایت ہی مفید دوائی
ہے۔

دیگر گنڈکا۔ دو تُلا خیر سار اور ایک تُلا خیر کی چھال کو چار گھڑے
پانی ڈال کر پکائیں۔ اور چوتھائی حصہ باقی رہ جانے پر اُتار کر چھان
لیں۔ اس کاڑھے کو پھر پکائیں۔ اور گاڑھا ہونے پر اس میں خس۔

نیتر بالا۔ پتنگ۔ گیرو۔ صندل سفید۔ وکٹ چندن۔ لودھ۔ پُنڈریا۔ ملیٹھی۔ لاکھ۔ رسونت۔ سَووِیر انجن۔ گل دھاوہ۔ کائپھل۔ ہلدی۔ دار ہلدی۔ ترپھلا۔ چاتُرجات۔ اگر۔ موتھا۔ مجیٹھ۔ بڑ کی کونپلیں۔ جٹاماسی۔ دُرالبھا پھساگ۔ ایلوا اور مجیٹھ ہر ایک دو دو تولہ کا چورن ڈال کر ٹھنڈا کر کے جائپھل۔ جاوتری۔ لونگ۔ اور کنکول ہر ایک ایک پل نیز سپھٹک منی کی مانند سفید کافور ایک کُڑو ملا کے گولیاں بنا لیں۔ ان گولیوں کو منہ میں رکھنے سے منہ میں ہونے والے امراض دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر تیل۔ مندرجہ بالا گٹکا کے کاڑھے کی ادویات کی مقدار اُلٹ کر یعنی خیرسار ایک تُلا اور خیر کی چھال دو تُلا لے کر کاڑھا بنا لیں باقی سب ادویات مندرجہ بالا مقدار کے مطابق ڈال دیں۔ اور اس میں تیل ڈال کر پکا لیں۔ اس تیل کے منہ میں رکھنے سے تمام مکھ روگ دور ہو جاتے ہیں۔ ہلتے ہوئے دانتوں کو مضبوط کرنے کے لئے یہ نہایت مفید چیز ہے۔

دیگر۔ خیر کی مندرجہ بالا گولیوں اور اری مینہ سے بنایا ہوا مندرجہ بالا تیل لے کر اِنکو ہر روز استعمال کریں۔ تو انسان تندرست ہو جاتا ہے اور اُس کے دانت مضبوط رہتے ہیں۔

دیگر۔ کٹیری۔ گلو۔ چمبیلی کی کونپلیں۔ دار ہلدی۔ دُرالبھا اور ترپھلا کے کاڑھے میں شہد ملا کر کُولی کے طور پر استعمال کریں تو تمام روگ جاتے رہتے ہیں۔

چورن۔ پاٹھا۔ دار ہلدی۔ دار چینی۔ کُٹھ۔ ناگر موتھا۔ مجیٹھ۔ کٹکی۔

زرد لودھ۔ اور رال کنگنی کو پیس کر شہد ملا کر دانتوں پر رگڑنے سے دانتوں
کے مسوڑھوں کا درد۔ کھجلی۔ پاک اور سراو کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

کالک چُورن۔ گھر کا دُھواں۔ رسونت۔ پاٹھا۔ ترکٹا۔ جَوکھار
چیتا۔ اگر۔ ترپھلا اور رال کنگنی کو پیس کر شہد میں ملا کر منہ میں رکھنے سے
منہ۔ دانت اور گل گنڈ وغیرہ امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اِسے کالک
چُورن کہتے ہیں۔

پیتک چُورن۔ دار ہلدی کی چھال۔ سیندھا نمک۔ منسل۔ جوکھار
اور ہرتال کے چُورن کو گھی اور شہد میں ملا کر منہ میں رکھنے سے منہ دانتوں
اور گلے کے تمام امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اِسے پیتک چُورن کہتے
ہیں۔

گل روگ ناشک گٹکا۔ جَوکھار۔ سجی کھار۔ گرہ دھوم۔ ترپھلا
پانچوں نمک۔ ترکٹا۔ واوڑنگ۔ اور رسونت کو گوموتر میں پکا کر گولیاں
بنالیں۔ یہ رس کر یلے گلے کے امراض کو دور کر دیتی ہے۔

ہرڑ کا استعمال۔ پہلے گوموتر کے کاڑھے میں بھگوئی ہوئی۔ پھر
تیتر بالا۔ سونف۔ اور سُونٹھ کی بھاونا دی ہوئی ہرڑ کا استعمال کرنے والے
شخص کے مُنہ کو مُکھ روگ بالکل نہیں چھو سکتے۔ جیسے منتریوں کی معقول
باتوں کو ماننے والے راجہ کو انتر تھ نہیں چھو سکتا۔

مُکھ پاک کو دور کرنے والا کاڑھا۔ ساتلا۔ خس۔ پٹول۔ موتھا
ہرڑ۔ کٹکی۔ ملیٹھی۔ املتاس اور صندل سُرخ کا کاڑھا پینے سے مُکھ پاک
روگ دور ہو جاتا ہے۔

مکھ روگ ناشک کشائے۔ پٹول۔سونٹھ۔ترپھلا۔اِندرائن ترائیتی۔کٹکی۔ہلدی۔دار ہلدی۔اور گلو کے کاڑھے میں شہد ملا کر پئیں۔ یا منہ میں گنڈوش رکھیں۔ تو سب قسم کے مکھ روگ دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔دار ہلدی کے رس کو آگ پر پکائیں۔جتنے کہ وہ گاڑھا ہو جائے۔پھر اُس میں گیرو اور شہد ملا کر منہ میں رکھیں۔تو مکھ پاک اور ناڑی برن کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

دیگر۔پٹول۔نیم کی چھال۔ملٹھی۔اڑوسہ۔چمبیلی۔دُرگندھت خیر۔خیر۔اور ترپھلا کو بھی مندرجہ صدر ترکیب کے مطابق الگ الگ تیار کرنا چاہیئے۔

دانتوں کو مضبوط کرنے والا گنڈوش۔خیر۔اگر۔ترپھلا۔ارجن کی چھال۔مدنیتی اور اہی مار کا کاڑھا بنا کر گنڈوش کے طور پر منہ میں رکھنے سے کمزور دانت بھی مضبوط ہو جاتے ہیں۔

مکھ روگوں میں خون نکلوانا۔منہ۔دانتوں کی جڑھوں اور گلے میں ہونے والے مرض عموماً کف اور خون کے غلبے سے پیدا ہوا کرتے ہیں۔اِس لئے اِن سب امراض میں بار بار خراب شدہ خون کو نکالنا چاہیئے۔

مکھ روگوں میں سنشودھن (اندرونی صفائی)۔ان سب امراض میں کائے ویرچن۔شرو ویرچن ستفے چیر پری و تیز چیزوں کا کَوَل نیز کف رکت کو دور کرنے والی تمام تدابیر خصوصیت سے فائدہ دیتی ہیں۔

مفید غذا۔ان سب امراض میں ترِلت دھانیہ کی غذا۔کھشار

سے موتنگ وغیرہ کا گھی کے بغیر یُوش نیز دیگر کف ناشک کھانے کے قابل چیزوں کا استعمال کرنا مفید ہوتا ہے۔

علاج میں جلدی کرنا۔ پران وایُو کے راستے میں مقیم شدہ خوفناک امراضِ گلو مریض کے سانس کو روک لیتے ہیں۔ اس لئے اِن امراض کے علاج میں جلدی سے کام لینا چاہئے۔

---

۲۳ تئیسواں اُدھیائے

شِروروگ وِگیان

بواعث۔ دُھواں۔ دھوپ۔ سردی۔ جل کریڑا (پانی میں دیر تک نہانا تیرنا وغیرہ) دن کے وقت زیادہ سونا۔ رات کے وقت جاگنا۔ اُوردَھوسوید (اوپر کے حصۂ جسم پر پسینہ لانا)۔ سامنے کی تیز ہوا کھانا۔ پوربی ہوا لگنا۔ آنسوؤں کا روکنا۔ رونا۔ زیادہ پانی پینا زیادہ شراب پینا۔ کیڑوں کا پیدا ہو جانا۔ پاخانہ و پیشاب وغیرہ حوائج ضروریہ کے زور کو روکنا۔ تکیہ لگائے بغیر سونا۔ نہ نہانا۔ تیل وغیرہ نہ لگانا۔ نگاہ زیادہ ترچھی رکھنا۔ ناموافق بُو کا سونگھنا۔ دُشٹ آم (خراب شدہ غذا کا کچا رس) اور بہت بولنا وغیرہ بواعث سے سر میں

گئے ہوئے دوش سر کے تمام امراض کو پیدا کر دیتے ہیں۔
واتج شرو روگ۔ وایو کی وجہ سے دونو کنپٹیوں میں چُبھک پڑنے لگتی ہے۔ اور گھاٹا[1] میں پھٹنے کا سا درد ہونے لگتا ہے۔ دونو ابروؤں کے درمیان اور پیشانی میں گر پڑنے کا سا سخت درد ہونے لگتا ہے۔ آواز سُنکر دونو کان دُکھنے لگتے ہیں۔ آنکھیں باہر نکلی ہوئی سی معلوم ہوتی ہیں۔ سارا سر گھومتا ہوا اور جوڑوں سے ہٹا ہوا سا معلوم ہوتا ہے۔ سراجال کی تمام سرائیں پھڑکنے لگتی ہیں۔ کندھے اور جبڑوں کے کونے بے کار سے ہو جاتے ہیں۔ اُجالا اچھا نہیں لگتا۔ ناک سے پانی ٹپکنے لگتا ہے۔ درد یکایک اُٹھ کر دور ہو جاتا ہے۔ مالش کرنے سینہ سویدن اور باندھنے سے درد گھٹ جاتا ہے۔ سر کے اِس روگ کو شِرشتاپ بھی کہتے ہیں۔

اردھاو بھیدک کی علامات۔ سر کے آدھے حصے میں جو شرو روگ ہوتا ہے۔ اُسے اردھاو بھیدک روگ کہتے ہیں۔ یہ روگ پندرھویں روز یا مہینہ بھر کے بعد حملہ آور ہوا کرتا ہے۔ اور بغیر علاج کئے اپنے آپ ہی دور ہو جاتا ہے۔ اردھاو بھیدک زور پکڑ جانے پر آنکھوں یا کانوں کی قوی کو زائل کر دیتا ہے۔
پتج شرو ابھی تاپ میں سر سے دُھواں نکلنے کی سی تکلیف ہوتی ہے۔ بخار۔ پسینہ۔ آنکھوں میں جلن اور غشی یہ علامات بھی پائی جاتی ہیں۔ رات کے وقت ٹھنڈے معالجات سے درد میں کمی ہو جاتی ہے

[1] عقب سر۔

کفج شرو ابھی تاپ۔ اس روگ میں سر کی گرانی۔ گیلاپن۔ ٹھنڈک
سراؤں کی پھڑپھڑاہٹ۔ سستی۔ دن کے وقت درد کی کمی اور رات
کے وقت زیادتی۔ اونگھ۔ حلقۂ چشم کا سوج جانا اور کان کھجانے سے
قے آجانا یہ علامات پائی جاتی ہیں۔

رکتج شرو ابھی تاپ۔ خون کی وجہ سے پیدا ہونے والے شرو
ابھی تاپ میں پتج شرو ابھی تاپ کی نسبت درد زیادہ ہوتا ہے۔

سنپاتج شرو ابھی تاپ۔ سنپاتج شرو ابھی تاپ میں وات پت
کف تینوں دوشوں کی علامات پائی جاتی ہیں۔

سر میں کیڑے پیدا ہو جانے کی وجہ۔ مخلوط اغذیات کی
وجہ سے سر کا خون اور گوشت مرطوب ہو جاتے ہیں۔ اور وات وغیرہ
تینوں دوشوں کے بگڑ جانے کی وجہ سے سر میں کیڑے پڑ جاتے ہیں۔
جو سر کے خون کو پیتے ہوئے سخت درد پیدا کر دیتے ہیں۔ کیڑوں کی
وجہ سے پیدا ہونے والے شرو روگ میں بخار۔ کھانسی۔ کمزوری
روکھاوٹ۔ سوج۔ چھیدنے اور پھٹنے کا سا درد۔ جلن۔ پھوٹنا۔ بدبو۔
تالو اور سر میں کھجلی۔ سوکھا۔ اونگھ۔ ناک سے تانبے کے رنگ کا مواد
نکلنا یہ علامات پائی جاتی ہیں۔

شرا کمپ کی علامات۔ وات کے غلبے والے تمام روگ شرا کمپ
نامی روگ کو پیدا کر دیتے ہیں۔ اس روگ میں سر ہلنے لگتا ہے۔

پت پردھان دوشوں کے روگ۔ پت کے غلبے والے
رکت سمیت وات وغیرہ دوشوں کے ذریعے کنپٹی میں سوج۔ تیز جلن

بے قراری۔ سُرخی۔ بکواس۔ بخار۔ پیاس۔ منہ کی کڑواہٹ اور زردی رنگت کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اِسے شنکھک روگ کہتے ہیں۔ یہ تین ہی روز میں پک کر زندگی کو ہلاک کر ڈالتا ہے۔ اس لئے اِس مرض کی بہت جلد خبر لینی چاہئیے۔

سُوریاورت کی علامات۔ پت والی وائُو کنپٹی۔ آنکھ۔ ابرو اور پیشانی میں ایسے زوردار درد کو پیدا کر دیتی ہے۔ کہ جو طلوعِ آفتاب سے بڑھنے لگتی ہے۔ اور دوپہر تک بڑھتی چلی جاتی ہے۔ پھر دوپہر کے بعد رفتہ رفتہ گھٹنے لگتا ہے۔ اِسے سُوریاورت کہتے ہیں۔ یہ مرض بھوکے مریض کو بہت ستاتا ہے۔ اور اس میں کبھی سردی اور کبھی گرمی اچھی لگتی ہے۔ اس طرح سر میں یہ دس روگ ہو جاتے ہیں۔

کپال (کھوپری) کی نو بیماریاں۔ سر کی طرح کھوپری میں بھی نو بیماریاں ہو جاتی ہیں۔ اب اُن کا بیان کیا جاتا ہے۔

اُپ شیر شنک روگ۔ کپال میں وائُو بگڑ کر جنین کے جسم کے رنگ کی مانند ہی درد سے خالی سوج کو پیدا کر دیتی ہے۔ اِسے اُپ شیر شنک روگ کہتے ہیں۔

پِٹکا وغیرہ کی علامات۔ پِٹکا۔ اربُد۔ اور وِدرِدھی روگوں میں جس دوش کی زیادتی ہو۔ اُسے اُسی دوش سے پیدا ہوا سمجھنا چاہئیے۔

اَرُنشِکا کی علامات۔ پت۔ رکت۔ کف اور کیڑوں سے کپال میں جو کنگنی اور سفید سرسوں کی مانند بہت مواد والی پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اُنہیں اَرُنشِکا بولتے ہیں۔

دارُنک کی علامات۔ کف اور وایُو کے بگاڑ سے سر کا چمڑا بہت باریک باریک پھٹ جاتا ہے۔ کھجلی ہوتی ہے۔ بال گرے پڑتے ہیں اور جلد بے حِس ہو جاتی ہے۔ اِسے دارُنک روگ کہتے ہیں۔

اِندر لُپت کی علامات۔ مساموں میں گیا ہوا پت وایُو کے ساتھ مل کر تمام بالوں کو گرا دیتا ہے۔ اس کے بعد رکت والا کف اُن مساموں کو روک لیتا ہے۔ اس لئے اِس جگہ اور بال اُگنے نہیں پاتے اِس روگ کو اِندر لُپت اور چاج بھی کہتے ہیں۔

کھلت کی علامات۔ کھلت روگ کی پیدائش اِندر لُپت ہی کی مانند ہوتی ہے۔ اِس میں بال آہستہ آہستہ گرتے ہیں۔ اور اِندر لُپت میں یک بیک گر پڑتے ہیں۔ ان دونو بیماریوں میں یہی فرق ہے۔

واتج وغیرہ کھلت روگوں کی علامات۔ وات کے بگاڑنے کی وجہ سے کھلت آگ کی جلن کی مانند۔ پت کے بگاڑ سے گیلا شرائوں سے گھرا ہوا۔ اور کف کے بگاڑ سے اُس کے مقام کا چمڑا گاڑھا اور دوش کے مطابق خاص رنگت والا ہو جاتا ہے۔ نیز چمڑے کا رنگ دوش کے مطابق ہو جاتا ہے۔

سنّپاتج کھلت میں تینوں دوشوں کی مِلی جُلی علامات پائی جاتی ہیں۔ جو کھلت روگ ناخن کی رنگت و وضع کا سا آگ کے جلائے ہوئے کی طرح بے بال اور جلن والا ہوتا ہے۔ اُسے لا علاج سمجھنا چاہئے۔

پلت کے اسباب۔ افسوس۔ تکان اور غُصّے کی وجہ سے جسم کی گرمی سر میں پہنچ کر اور دوشوں سے مل کر تمام بالوں کو پکا دیتی

ہے۔ اس سے پلت روگ پیدا ہو جاتا ہے۔ پلت بالوں کے قبل از وقت سفید ہو جانے کو کہتے ہیں۔

پلت کی علامات۔ وات پلت پھٹا ہوا سا۔ نیلگوں رنگ کا کھُردرا اور پانی کا سا ہوتا ہے۔

پتج پلت میں جلن اور زردی سی پائی جاتی ہے۔

کفج پلت چکنا۔ لمبا۔ موٹا اور سفید ہوتا ہے۔

اور سنپاتج پلت میں ان دونوں دوشوں کی ملی جُلی علامات پائی جاتی ہیں۔

شرو روگ پلت۔ دردِ سر کی وجہ سے پیدا شدہ پلت بے رنگ ہوتا ہے۔ اور لمس (چھونے) کو نہیں سہار سکتا۔

سنپاتج کھلت اور پلت یہ دونوں روگ لاعلاج ہوتے ہیں۔

جسم کے بوڑھا ہو جانے کی وجہ سے پیدا شدہ پلت روگ میں رسائن ادویات کا استعمال کرنا چاہئے۔

۲۴

چوبیسواں ادھیائے

امراضِ سر کا علاج

واتج شرو ابھی تاپ کا علاج۔ واتج شرو ابھی تاپ میں واتج امراض کی مانند علاج کرنا چاہیئے۔

دیگر۔ سر پر گھی مل کر مریض کو رات کے وقت گھی پنیا چاہیئے۔ یا اُرد۔ مونگ یا کُلتھی کھا کر گرم دودھ کا انوواسن کرنا چاہیئے۔ یا تلوں کا تیل یا کلک دودھ کے ساتھ نوش کرائیں۔

اس مرض میں مانس اور دھانوں سے پنڈسویدن اور اُپناہ سویدن سے پسینہ دینا چاہیئے۔ نیز دافع وات ادویات مثلاً دش مُول وغیرہ کے ساتھ پکائے ہوئے دودھ کا پری شیک کریں۔ مرغن نسوار دیں۔ دھوم پان کرائیں۔ سر اور کانوں میں ترپن کریں۔ یہ سب فائدہ مند تدابیر ہیں۔

شرو روگ کے لئے نسوار۔ بدھنا آدی گن کی ادویات کے کلک کے ساتھ نصف پانی ملا ہوا دودھ پکائیں۔ جب صرف دودھ باقی رہ جائے۔ تو اُسے اُتار کر چھان لیں۔ ٹھنڈا ہونے پر اسے بلو کر مکھن نکال لیں۔ پھر اس گھی کو مدھر گن کی ادویات کے ساتھ حسب ترکیب پکا کر

نسوار کے کام میں لائیں۔ تو یہ واتج شرو روگ کو نہایت مفید ہوتی ہے

پینے کا گھی۔ برنا آدی گن کی ادویات اور دودھ کے ساتھ گھی

کو حسب ترکیب پکا کر کھانڈ ملا کر پینے سے بھی واتج شروا بھی تاپ ک

بہت فائدہ پہنچتا ہے۔

دیگر نسوار۔ مغز تخم کپاس۔ تج۔ ناگر موتھا۔ اور چمبیلی کی کلیو

کو گرم پانی کے ساتھ کوٹ پیس کر نسوار لینے سے سب قسم کے امراض

دور ہو جاتے ہیں۔

رکت پتج شرو روگ۔ اس روگ میں کھانڈ اور کنگم کے

پکایا ہوا گھی پینا مفید ہوتا ہے۔

یا گٹھ۔ تگر۔ نیلوفر۔ اور صندل کا لیپ کرنا چاہئے۔

فصد کھلوانے سے وایو بگڑ جاتی ہے۔ اس لئے اس میں فصد نہ کھ

چاہئے۔ اگر ان تدابیر سے بھی وایو کا دفعیہ نہ ہو۔ تو وایو کی حالت میں

داغ دینا اور کف کی حالت میں حسب ترکیب گرم تدابیر عمل میں لانا چاہئے

اردھاو بھیدک کا علاج۔ اس روگ میں دوش کا غل

دیکھ کر اسی کے مطابق علاج کرنا چاہئے۔

نسوار۔ سرس کے بیج۔ اونگا کی جڑھ۔ اور بڑ نمک کی نسوار

کام میں لائیں۔

دیگر نسوار۔ شال پرنی کے کاڑھے کی نسوار لیں۔

لیپ۔ کانجی کے ساتھ پسے ہوئے بنواڑ کے بیجوں کا لیپ بھی

اس مرض کے لئے مفید ہوتا ہے۔

سوریا ورت کا علاج۔ سوریا ورت شرو روگ میں بھی اسی طرح سے علاج کرنا چاہئے۔ اس مرض میں فصد کے ذریعے خون نکلوانا بھی اچھا ہوتا ہے۔

پنچ شروا بھی تاپ کا علاج۔ اس مرض کے مریض کو سنگدھ کرکے اُس کی فصد کھولنی چاہئے۔ سر اور منہ پر ٹھنڈا لیپ اور ٹھنڈا ہی پری شیک کریں۔

شودھن وستی کا استعمال کریں۔ نیز جیونیہ گن (زندگی افزا ادویات) کے ساتھ دودھ اور گھی پکاکر اس دودھ یا گھی کو پینے اور نسو ار لینے کے کام میں لائیں۔

رکتج شرو روگ کا علاج۔ رکتج شرو روگ اور شنکھک کا بھی ایسے ہی طریق سے علاج کرنا چاہئے۔

شنکھک روگ کا علاج صرف ایشور ہی کے بھروسے پر کرنا چاہئے۔

کفج شرو روگ کا علاج۔ اس مرض میں سر پہ پُرانا گھی مل کر چرپری ادویات سے قے کرائیں۔ روکھی۔ تیز اور گرم تاثیر والی ادویات پسینہ دینے۔ لیپ کرنے اور نسوار وغیرہ کے کام میں لائیں۔

اُپ داس (فاقہ کشی) بھی اس مرض میں مفید تدبیر ہے۔

سنپاتج شرو روگ میں سبھی دوشوں کا ملا جُلا علاج کرنا چاہئے۔

کرمی شرو روگ کا علاج۔ اس مرض میں خون کی نسوار دینی چاہئے۔ کیونکہ خون کی بُو سے سب کیڑے مست اور بے ہوش ہو کر منہ اور ناک سے باہر نکل پڑتے ہیں۔ اس کے بعد نہایت تیز دواؤں کی نسوار

اور دُھواں دیگر باقی مانده کو بھی باہر نکال دینا چاہئے۔

نسوار- واوڑنگ- سجی کھار- دنتی- ہینگ- اور گوموتر کے ساتھ سرسوں کا تیل- نیم کا تیل- گوندی کا تیل یا پیلو کا تیل پکا کر نسوار کے کام میں لائیں۔ تو بہت فائدہ ہوتا ہے۔

کرمی ناشک اَوشدھ- واوڑنگ کو بکری کے پیشاب میں پیس کر نسوار لیں- یہ کیڑوں کو دور کرنے کے لئے سب سے افضل دوائی ہے-

نسوار کی دواؤں کا دُھواں- نسوار کے قابل ادویات کا سڑی ہوئی مچھلی ملا کر دُھواں دینے سے کرمی شرو روگ کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

فصد کھولنے کی ممانعت- کرمی شرو روگ میں کیڑے ہی سر کے خون کو پیتے رہتے ہیں- اس میں فصد کھول کر اور خون نکالنے کی ضرورت نہیں رہتی ہے-

کمپ کا علاج- شرا کمپ روگ میں داغ دینے کے سوا باقی سب معالجات واتج شرو روگ کے سے عمل میں لانے چاہئیں-

پنج شروابھی تاپ کا علاج- جنم لیتے ہی پیدا ہونے والے نئے اُپ شیر شک روگ کا علاج وات ویادھی چکتسا کے مطابق کرنا چاہئے- جب وہ پک جائے تو ودردھی کے مطابق اُس کا علاج کریں۔

اَرُنشکا کا علاج- اس روگ میں جونکیں لگوا کر خون نکال دینا چاہئے- اور اُس کے اوپر نیم کے کاڑھے کا پری شیک کرنا چاہئے-

گھوڑے کی لید کے رس میں بہت سا نمک ملا کر لیپ کریں یا پٹول

نیم کے پتے۔ اور ہلدی کو پیس کر لیپ کریں یا پرانی کھل اور مرغ کی بیٹھ کو گوموتر میں پیس کر اس کا لیپ کرنا چاہیئے۔

دیگر۔ گٹھ کو ٹھیکرے میں جلاکر پیس لیں۔ اور اسے تیل میں ملاکر ارُنشکا پر لیپ کریں۔ تو کھجلی۔ کلید (رطوبت) اور جلن کا دفعیہ ہوجاتا ہے۔

مالش کے لئے تیل۔ مالتی۔ چیتا۔ کنیر اور کنجا کے ساتھ نیچ اور بھلاوے کا تیل پکاکر مالش کے کام میں لائیں۔

سب تدابیر کے عمل میں لانے کے باوجود اگر مرض کا دفعیہ نہ ہو۔ تو سر کی صفائی کے لئے قے وغیرہ کرائیں۔

دارُنکا کا علاج۔ اس روگ میں للاٹ وغیرہ شرائین کی فصد اندرونی صفائی۔ نسوار۔ اور شرو وستی کا استعمال کرانا چاہیئے۔

چرونجی۔ ملٹھی۔ کُٹھ۔ اُڑد۔ اور سرسوں کے ٹکڑے کو شہد میں ملاکر لیپ کریں۔

یا لاکھ۔ املتاس۔ بھاڑ اور آملوں کا لیپ کریں۔

اور کودوں ترن دھانیہ کے کھارے پانی سے دھوئیں۔

اِندر لُپت کا علاج۔ اِس روگ میں اِسکے قریب کی سرا کا فصد کھول کر خوب اچھی طرح پانی سے دھو ڈالیں۔ پھر ہیرا کسیس۔ منسل۔ نیلا تھوتھا۔ اور مرچ سیاہ کا لیپ کردیں یا دِنیا اور دیو دار کا یا چرمنٹھی کی جڑھ اور پھل کا یا کلہاری کی جڑھ کا یا کنیر کے رس کا یا شہد ملے کھشدروار تاک کے رس کا یا دھتورے کے رس کا یا

بھلاؤوں کے رس کا یا گھی اور شہد ملے ہوئے تِلوں کے پھولوں اور گوکھرو کا لیپ کریں۔

دیگر۔ ہاتھی دانت کی سیاہی کو تیل میں ملاکر لگانا بھی اِندر لُپت کی سیاسے اچھی دوائی ہے۔

سفید بالوں کا علاج۔ اِندر لپت میں اگر سفید بال اُگنے لگیں تو مینڈھے کے سینگوں کی سیاہی تیل میں ملاکر لگانی چاہئے۔

اِس روگ میں جب تک بال نہ اُگ آئیں۔ تب تک پانی کا پرہیز شکیپ نہ کرنا چاہئے۔

کھلت۔ پلت۔ بلی اور ہر دِورن (سبز رنگ) بالوں میں مریض کی اندرونی صفائی کر کے نسوار دینی چاہئے۔ منہ اور سر پر مالش کریں نیز لیپ کرنا چاہئے۔

دیگر۔ برہت آدی گن اور جیونیہ گن کے ساتھ تیل پکاکر اِس تیل کی یا نیم کے تیل کی نسوار ایک مہینے تک لیتے رہنا چاہئے۔ اِتنا ہی استعمال نسوار میں برہمچریہ سے رہنا چاہئے۔ اور صرف دودھ ہی پینا چاہئے۔

پلت ناشک نسوار۔ نیل۔ سرس۔ کُرنٹ اور بھنگرے کے سورس میں شیلو۔ بہیڑا۔ تِل اور مہانمب کے برابر بیجوں کو لیکر بھاونا دے لیں۔ پھر انہیں پیس کر کسی لوہے کے برتن پر لیپ دیں۔ اس برتن کو دھوپ میں رکھ کر گرم کر لیں۔ ایسا کرنے سے جو تیل نکلے۔ اُسے نسوار کے کام میں لائیں۔ تو پلت روگ جاتا رہتا ہے۔ اسکے اِستعمال

استعمال میں صرف دودھ کی غذا رکھنی چاہئے۔

دیگر نسوار۔ دودھ۔ نیل کرنٹا۔ بھنگرا اور تُلسی ہر ایک کا رس ایک پرستھ۔ تیل ایک کُڑو۔ اور ملٹھی ایک پل لے کر حسب ترکیب تیل کو پکالیں۔ پھر اس تیل کو کسی پتھر کے برتن میں رکھ دیں۔ یا مینڈھے کے سینگ میں رکھیں۔ اِس تیل کی نسوار لینے سے پلت روگ دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ جیونجی۔ ملٹھی۔ جیونیہ گن کی ادویات اور کالے تلوں کو دودھ میں پیس کر منہ پر لیپ کرنا چاہئے۔ یہ دوائی ہر دِ ردم روگ اور بلی روگ کو بھی دور کر دیتی ہے۔

دیگر۔ تِل۔ آملہ۔ پدم کیسر۔ ملٹھی اور شہد کا لیپ لگانے سے بال بڑھ جاتے ہیں۔ اور اُن پر رنگ بھی چڑھ جاتا ہے۔

دیگر۔ لوہے کا بُرادہ۔ بھنگرا۔ ترپھلا۔ اور کالی مٹی کو ایک مہینے تک گنے کے رس میں پڑا رہنے دیں۔ اور پھر اس کا لیپ کریں۔ تو پلت بال جڑھ سے کالے ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ اُرد۔ کودوں اور کانجی سے بنائے ہوئے پوا کو تین دن تک رکھا رہنے دیں۔ بعد ازاں اس کے لیپ کرنے سے سفید بگلا بھی سیاہ پڑ جاتا ہے۔ اگر بال سیاہ ہو جائیں۔ تو کونسی بڑی بات ہے۔

شرو روگ ناشک تیل۔ پُنڈریا۔ ملٹھی۔ پیپل۔ صندل۔ اور نیل کنول کے نگدے میں اور آملے کے رس میں تیل کو پکا کر اس تیل کو نسوار اور مالش کے طور پر استعمال کریں۔ تو پلت اور سب قسم کے

سر میں ہونے والے امراض دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر نسوار۔شتاور اور جیونتی کا کاڑھا۔ دودھ اور جیونیہ گن کی ادویات کا کلک (نُگدا) لے کر انکے ساتھ گھی اور تیل کو پکاکر نسوار لینے کے کام میں لائیں۔ تو گردن سے اوپر کے حصے میں پیدا ہونے والے تمام روگ دور ہو جاتے ہیں۔

مایُور گھرت۔پروں۔پتے۔آنتوں۔پنجوں۔فضلے اور چونچ کو دور کر کے مور کا گوشت لیں۔اُس کے ساتھ دش مُول۔بچ۔راسنا۔ اور ملٹھی ہر ایک تین پل ملاکر پانی ڈال کر پکالیں۔جب ایک چوتھائی پانی رہ جائے۔تو اُتار کر چھان لیں۔پھر اس کاڑھے میں ایک پرستھ دودھ اور ایک پرستھ گھی نیز مُدھر گن کی ادویات کا نُگدا ڈال کر حسب ترکیب گھی کو پکالیں۔اس گھی کے پینے۔ملنے۔نیز حقنہ اور نسوار کے طور پر استعمال کرنے سے گردن کے اوپر کے حصے میں ہونے والے تمام امراض دور ہو جاتے ہیں۔

مہا مایُور گھرت۔مایُور گھرت کے بیان میں اوپر لکھے ہوئے کاڑھے میں چوگنا دودھ ملاکر ایک پرستھ گھی کو پکالیں۔اور اُس میں مندرجہ ذیل اشیا بوزن ایک ایک کرش کا نُگدا ملا دیں۔جیسے

جیونتی۔ترپھلا۔میدا۔داکھ۔فالسہ۔مجیٹھ۔چب۔بھاڑنگی۔کھنبھاری کاکڑا سنگی۔کپنج۔مہامیدا۔تال۔کھجور۔موتھا۔کنول نال۔کنول کند۔ چھوہارا۔ملٹھی۔جیوک۔شتاور۔وداری کند۔اِیکھ۔بڑی کٹیری۔ دونو اننت مُول۔دُوب۔گوکھرو۔رِشبھک۔سنگھاڑا۔کسیرو۔راسنا۔

شال پرنی۔ بھومی آملک۔ الائچی خورد۔ سجّی۔ پوہکر مُول۔ پُنرنوا۔ بنسلوچن۔ کاکولی۔ دُرالبھا۔ ملٹھی۔ اخروٹ۔ بادام۔ مُنجاتک اور پستہ ان ادویات کا نگدا بنا لینا چاہئے۔

یہ نگدا ڈال کر اُسے پھر حسب ترکیب مقررہ پکالیں۔ اِسے مہامایُور گھرت بولتے ہیں۔ یہ مایُور گھرت کی نسبت بہت زیادہ مفید چیز ہے۔ اس کے استعمال سے دھاتوؤں اور اندریوں کا دُبلاپن۔ سوز بھرنش۔ دمہ۔ کھانسی۔ اور اروت روگ جاتے رہتے ہیں۔ یونی روگوں (امراضِ فرج) اور ویرج روگوں (امراض منی) کے لئے بھی یہ گھرت مفید ہوتا ہے۔ اور اس کے استعمال سے بانجھ عورت کے ہاں بھی فرزندِ نرینہ پیدا ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ چوہے۔ کینکڑے۔ ہنس اور خرگوش کے مانسوں سے بھی مندرجہ بالا ترکیب کے مطابق گھی تیار کیا جا سکتا ہے۔

اس طرح جترو سے اوپر کے حصے میں ہونے والے امراض کی تعداد دوسو اکتیس ہوتی ہے۔ یہ الگ الگ ہیں۔ اور بتفصیل بیان کئے گئے ہیں۔

رشیوں نے منش کو ایک ایسے درخت سے تشبیہ دی ہے جسکی جڑھ اوپر کو اور شاخیں نیچے کو ہیں۔ اس لئے اس کے اوپر کے حصے کی جڑھ سے تشبیہ دی گئی ہے۔ پیدا ہونے والے امراض کے علاج میں بہت جلدی کرنی چاہئے۔

سر سب اعضا سے افضل اور سب اندریوں کا مرکز ہے۔ پر ان بھی

اِسی میں رہتے ہیں۔اس لئے اِس کی حفاظت کے لئے خاص احتیاط سے کام لینا چاہئے۔

۲۵

پچیسواں ادھیائے

بَرَن (زخم) اور اُس کا علاج

اقسام۔(۱) نج اور (۲) آگنتج کے لحاظ سے بَرَن کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ بَرَن کی دو قسمیں اور بھی ہیں (۱) دُشٹ بَرَن اور (۲) شُدھ بَرَن جو زخم جسمانی دوشوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اُسے نج بَرَن کہتے ہیں۔ جو بیرونی بواعث مثلاً اینٹ پتھر لاٹھی وغیرہ کی چوٹ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اُسے آگنتج بَرَن بولتے ہیں۔

جو گھاؤ وات وغیرہ دوشوں کی وجہ سے بگڑا ہوتا ہے۔ وہ دُشٹ بَرَن کہلاتا ہے۔ لیکن جو وات وغیرہ دوشوں سے خالی ہوتا ہے۔ اُسے شُدھ بَرَن کہتے ہیں۔

دُشٹ بَرَن کی علامات۔ جو بَرَن بہت رُکا ہوا ہو یا بہت پھٹا ہوا ہو۔ جو بہت سخت ہو۔ یا بہت نرم ہو۔ جو بہت اونچا یا بہت نیچا ہو۔ جو بہت گرم یا بہت ٹھنڈا ہو۔ جو سُرخ۔ زرد۔ یا سیاہ رنگ کا ہو۔ جو

بد بودار۔ گوشت یا سرا وسنایوں سے گھرا ہوا ہو۔ جو اندر کو گھسا ہوا ہو۔ جس میں درد۔ بے چینی۔ جلن۔ سوج۔ اور کھجلی وغیرہ کی شکایات پائی جاتی ہوں۔ جو بہت پرانا ہو گیا ہو۔ اِن علامات والے برَن کو دُشٹ برَن سمجھنا چاہئے۔

دُشٹ برن کی اقسام۔ وات۔ پت۔ کف اور رکت کے لحاظ سے دُشٹ برَن پندرہ قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج (۴) وات پتج (۵) وات کفج (۶) پت کفج (۷) سنّپاتج (۸) وات رکتج (۹) پت رکتج (۱۰) کف رکتج (۱۱) وات پت رکتج (۱۲) وات کف رکتج۔ (۱۳) پت کف رکتج (۱۴) تردوش رکتج اور (۱۵) رکتج۔

واتج برَن کی علامات۔ واتج برَن نیلگوں۔ سیاہ یا سُرخ رنگ کا راکھ کبوتر یا ہڈی کی مانند ہوتا ہے۔ اس میں سے دہی کے توڑ۔ گوشت کے دھوون یا پلاک کے پانی کا سا تھوڑا تھوڑا اور پتلا سا مواد رِستا رہتا ہے۔ اس میں مانس نہیں ہوتا۔ سوئی چبھنے کا سا درد ہوتا ہے۔ پھٹاؤ۔ روکھاپن اور چٹلخ سے پائے جاتے ہیں۔

پتج برَن کی علامات۔ پتج برَن جلد جلد بڑھتا چلا جاتا ہے۔ یہ زرد۔ سفید۔ کپل اور پنگل رنگ کا ہوتا ہے۔ اس میں سے پیشاب یا کیسو کی راکھ کی مانند پانی۔ یا تیل کا سا نہایت گرم گرم مواد بہتا رہتا ہے۔ نیز اس میں کھشار کے جلانے کا سا درد ہوتا ہے۔ اس کا رنگ سُرخ ہوتا ہے ——— اور پک کر گرم ہو جاتا ہے۔

کفج برَن کی علامات۔ اس کا رنگ زردی مائل ہوتا ہے۔ کھجلی

ہوتی ہے۔ اور سفید رنگ کا گاڑھا مواد بکثرت خارج ہوتا ہے۔ اسکے کنارے موٹے اور سخت ہوتے ہیں۔ سرا اور سنایُو کے جال سے گھِرا ہوا اور تھوڑے درد والا ہوتا ہے۔

رکتج برن کی علامات۔ اس کا رنگ مونگے کی مانند سُرخ ہوتا ہے۔ اور اس میں سے پیپ بھی سُرخ ہی نکلتی ہے۔ اس میں سے اصطبل کی سی بُو آتی ہے۔ باقی تمام علامات پتج برن کی سی سمجھنی چاہئیں۔

سنسرگج برن کی علامات۔ دو دو دوشوں والے یا تینوں دوشوں والے برن میں اُن دونو یا اُن تینوں دوشوں کی مِلی جُلی علامات پائی جاتی ہیں۔

شُدھ برن کی علامات۔ جو زخم زبان کی مانند ملائم اور صاف ہوتا ہے۔ نیز جس کے کنارے اور ثبور (پھُنسیاں) نیلگون رنگ کے ہوتے ہیں۔ جو بیچ میں سے کچھ اُٹھا ہوا ہوتا ہے۔ اُس برن کو عوارض سے بری اور شُدھ برن بولتے ہیں۔

برن کی قابلیت اور ناقابلیتِ علاج۔ جِلد۔ گوشت سرا سنایُو۔ جوڑ۔ ہڈی۔ کوشٹ اور مرم ستھان۔ برن کے یہ آٹھ مقامات ہوتے ہیں۔ ان مقامات میں ہونے والے برن بالترتیب پہلے سے دُوسرا مشکل العلاج ہوتے ہیں۔

سَتّو۔ مانس۔ حرارت ہاضمہ۔ جوانی اور طاقت والے شخص کا زخم سہل العلاج ہوتا ہے۔ گول۔ بڑا۔ تین پُٹوں والا اور چوکور زخم بھی بسہولیت دور ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں کولہے۔ گدا (مقعد) عضوِ تناسل

پُشت۔ منہ کے اندر اور رخساروں میں ہونے والے زخم بھی سہل العلاج ہوتے ہیں۔

آنکھوں۔ دانتوں۔ ناک۔ اپانگ (گوشہ ہائے چشم) ناف سیون پیٹ۔ کانوں۔ پسلیوں۔ بغلوں اور چھاتیوں میں لگنے والے زخم مشکل العلاج ہوتے ہیں۔ جن زخموں سے جھاگ اور وایو نکلتی ہو جن میں شلیہ (کوئی اوپری چیز) ہو۔ یا جو اوپر کو مواد نہ بہلتے ہوں۔ جس بھگندر کا منہ اندر کو ہو۔ جو بَرَن کمر کی ہڈی میں ہو۔ نیز کوڑھ والے وِش روگی۔ شوش روگی اور مدھومیہہ (ذیابیطس) والے مریض کے زخم اور ایسے زخم جو زخم کے اندر کی طرف ہوں یہ سب عسیر العلاج ہوتے ہیں۔

وِسرپ۔ بخار۔ اتیسار۔ کھانسی۔ پیاس۔ نیند نہ آنے۔ دمہ اور بے ہضمی کے مریضوں کے بَرَن اچھے نہیں ہوتے۔ ایسا شخص جسکے سر کی ہڈی ٹوٹ کر مغز باہر نکل آئے۔ وہ بھی اچھا نہیں ہوسکتا۔

سنایو کے کلید سے۔ رگ کے کٹ جانے سے۔ زخم کی گہرائی سے کیڑوں کے کھائے جانے سے۔ ہڈی کے ٹوٹ جانے سے۔ زخم میں کانٹا ہونے سے۔ زہر کے اثر سے۔ بے احتیاطی سے۔ پٹی اچھی نہ بندھنے سے بہت چکنائی یا زیادہ خشکی سے۔ بالوں کی رگڑ سے۔ ہلتے جُلتے رہنے سے پیٹ کی عدم صفائی سے۔ بہت پیٹ بھر کر کھانے سے۔ فاقہ وغیرہ سے بہت لاغری ہو جانے سے۔ شراب خوری سے۔ دن کے وقت سونے سے۔ جماع سے۔ شب بیداری سے اور غلط علاج سے قابلِ علاج بَرَن بھی

نا قابلِ علاج ہو جاتے ہیں۔

زخم بھر جانے کی علامات۔ جن زخموں کا رنگ کبوتر کے رنگ کی مانند ہو جاتا ہے۔ جن میں رطوبت نہیں رہتی۔ جو سخت ہو جاتے ہیں اور جن پر پھنسیاں نکل آتی ہیں۔ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اُن پر انگور آ رہا ہے۔

زخم میں اندرونی صفائی۔ اگر زخم میں سوج بھی ہو۔ تو قریب کے راستے سے اندرونی صفائی کرانی چاہیئے۔ یعنی اگر زخم جسم کے بالائی حصے میں ہو۔ تو قے کرائیں۔ اگر زیرین حصے میں ہو۔ تو جلاب دیں۔ ایسا کرنے سے سوج اور زخم دونوں کو آرام ہو جاتا ہے۔

سرد علاج۔ اگر زخم میں سوج بھی ہو۔ تو سرد علاج کرنا چاہیئے۔ کیونکہ سرد دوائی کے ملاپ سے جس طرح آگ جلدی بجھ جاتی ہے۔ ویسے ہی سرد علاج سے دوشوں کی حرارت دور ہو جاتی ہے۔

خون نکالنا۔ سوج اور زخم کی حالت میں اگر سختی۔ تبدیلیٔ رنگت درد اور زہر کی آمیزش پائی جائے۔ تو جونکوں وغیرہ سے خاص طور پر خون کو نکال دینا چاہیئے۔ کیونکہ بگڑے ہوئے خون کے نکل جانے پر سوج سُرخی اور درد کا بہت جلد دفعیہ ہو جاتا ہے۔

خون نکالنے کے بعد کے لئے لیپ۔ خون کے نکل چکنے کے بعد مقام مذکور پر اُسی دن چھونے میں اور تاثیر میں سرد ادویات کو باریک پیس کر لیپ کر دیں۔ اس لیپ کو باسی کر کے نہ لگانا چاہیئے۔

دودھ یا گنے کا رس یا سو بار دُھلا ہوا گھی یا خشک کرینے والی ادویات کو لیپ ۔ سینک اور مالش کے طور پر برتی لوم کی ترکیب سے استعمال میں لانا چاہئے۔

سوج کو دور کرنے والا لیپ ۔ بڑ ۔ گولر ۔ پیپل ۔ پاکر اور بیت کی چھال کو پیس کر گھی میں ملا کر لیپ کرنے سے سوج جاتی رہتی ہے ۔

جلن وغیرہ کو دور کرنے والا لیپ ۔ وہ سوج اور وہ زخم جس میں وات کا غلبہ ہو ۔ جس میں جکڑاہٹ ۔ سختی ۔ اور سخت درد ہو۔ جس سے خون نکلا ہو ۔ اُسے جنگلی جانوروں کے ویسوار وغیرہ سے پسینہ دینا چاہئے ۔ نیز السی اور تلوں کو بھون لیں ۔ اور دودھ میں ٹھنڈا کر کے دودھ کے ساتھ پیس کر لیپ کریں ۔ تو جلن اور درد کا بھی دفعیہ ہو جاتا ہے ۔

کم درد والی سوج کا علاج ۔ چھونے میں سخت اور تھوڑے درد والی سوج میں وات کو دور کرنے والے سینہوں کی مالش کر کے پسینہ دینا چاہئے ۔ اور اس کی تحلیل کے لئے بانس یا نلی یا انگوٹھے سے آہستہ آہستہ ملیں ۔ نیز جو ۔ گیہوں ۔ اور مونگ کو پکا کر پیس کر لیپ کردیں ۔

سوج کے لئے اُپ ناہ وغیرہ ۔ مندرجہ بالا تدابیر کے عمل میں لانے سے بھی اگر سوج کم نہ ہو ۔ تو اُپ ناہن کرنا چاہئے ۔ ایسا کرنے سے وہ سوج جس میں جلن نہیں ہوتی ۔ بیٹھ جائیگی ۔ اور جلن والی سوج پک جائیگی ۔

بیر ۔ تل ۔ السی ۔ ستوؤں کا گول ۔ کنو ۔ کٹھ ۔ اور نمک سے تیار کی

ہوئی کھٹے دہی میں ملا کر پنڈی اُپ ناہن کے کام میں لائیں۔

سوج کو پھاڑنے والی دوائی۔ سوج کے اچھی طرح پک جانے اور پنڈی کی وضع کی نیز پیٹرن اشیا کے باندھنے کے بعد نازک مریض کی سوج کو پھاڑنے والی ادویات سے پھاڑ دینا چاہیئے۔

پیٹرن ادویات وہ ہوتی ہیں۔ جو مواد کو سوج کے اندر کی طرف سے باہر نکال لاتی ہیں۔

گوگل۔ السی۔ گودنتی۔ ہرتال۔ سوئن کھشیری۔ کبوتر کی بیٹھ۔ کھشار اوشدھ اور کھشار ودھی کے بیان میں لکھے ہوئے کھشار کی ہوئی سوج کو پھاڑ دیتے ہیں۔

پویہ گربھ سوج کا علاج۔ جس سوج میں پیپ پڑ گئی ہو۔ سوراخ چھوٹا ہو۔ اوپر اُٹھی ہوئی۔ اور مرم ستھان میں چلی گئی ہو اُسکے مواد کو مواد نکالنے والی ادویات کے ساتھ چاروں طرف سے اُپ پیڑت کرنا (باندھ دینا) چاہیئے۔

لیپ۔ پیپ کو نکالنے کے لئے جو لیپ لگایا جاتا ہے۔ اُس کو سوکھنے تک سوج پر لگا رہنے دیں۔ زخم کے منہ پر لیپ نہ لگانا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے پیپ خارج ہوتی رہتی ہے۔

پیٹرن اوشدھ۔ مٹر۔ جو۔ گیہوں۔ اُرد۔ مونگ اور ہرنیو۔ نیز دیگر لیسدار چیزوں کی جڑھ اور چھال سے پر پیٹرن کرنا (پیپ نکالنا) چاہیئے۔

دیگر۔ کھشالن (دھونے) لیپ کرنے۔ گھی۔ تیل۔ رس کریا۔

چُورن اور ورتی اِن ساتوں میں سے کسی طور پر دُشٹ بُرن - پر میہہ اور کوڑھ کے زخم میں سُرسا آدی اور آرگ وَدھ آدی گن کی ادویات کو کام میں لایا جاتا ہے۔

بُرن کے دھونے کے لئے کاڑھا - جو زخم شُدھ نہ ہوا ہو۔ اُس کے دھونے کے لئے پٹول اور نیم کے پتوں کا کاڑھا مفید ہوتا ہے۔ اور شُدھ ہوئے زخم کو نیگرودھ آدی گن کی ادویات کی چھالوں کے کاڑھے سے دھونا چاہئے۔

زخم کے شُدھ کرنے والا لیپ پٹول - تِل - ملٹھی - ترُبد - دنتی ہردو ہلدی - اور نیم کے پتوں میں تھوڑا سا نمک ڈال کر لیپ کرنے سے زخم شدھ ہو جاتا ہے۔

زخم کی شُدھی کے لئے بتی - جن زخموں کا منہ چھوٹا ہو اور جو سندھی (مفاصل) اور مرم ستھان تک پہنچ گئے ہوں۔ اُن کو ترُبد - دنتی کلہاری - شہد - اور سیندھے نمک کی بتی سے شُدھ کرنا چاہئے۔

واتج بُرن کے لئے دھوپ - جن زخموں میں وات کا غلبہ ہو نیز مواد اور درد کی بھی زیادتی ہو - تو جَو - گھی - بھوج پتر - راڑ - ایرل کاشٹ اور دیودارو کا دھوپ دینا چاہئے۔

پتج - رکتج اور وِشج بُرنوں میں شیت کریا (ٹھنڈی تدابیر) سے کام لینا چاہئے۔

گنبھیر بُرن کے اُتسادن کی ترکیب - سوکھے ہوئے اور تھوڑے گوشت والے بُرن کو نیگرودھ آدی اور پدمک آدی گن کی

زخم کے لئے چورن۔ ہموار اور سخت چمڑے والے زخم کے لئے یہ چورن مفید ہوتا ہے۔ جیسے

ارجن۔ گولر۔ پیپل۔ جامن۔ کانچھل اور لودھ کی چھال کا چورن پیس کر دھوڑنیے زخم پر جلد انگور آجاتے ہیں۔

جلد کو صاف کرنے والا لیپ۔ لاکھ۔ منسل۔ مجیٹھ۔ ہرتال اور دو ہلدی کو پیس کر گھی اور شہد ملا کر لیپ کرنے سے چمڑا نہایت صاف ہو جاتا ہے۔

رنگ کو ٹھیک کرنے والا لیپ۔ کالیسہ کیلا آم کی گٹھلی ہیلم ال اور سونٹ کے چورن کو گوبھ کے رس میں ملا کر لیپ کرنے سے زخم کا مقام جلد کا سا ہی ہو جاتا ہے۔

بال پیدا کرنے والا لیپ۔ انتر دھوم سے جلائی ہوئی ہاتھی دانت کی راکھ۔ تیل اور رسونت کا لیپ کرنے سے بال پیدا ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح چوپائے جانوروں کے ناخنوں۔ بالوں۔ ہڈیوں۔ چمڑے۔ سینگوں اور کھروں کی راکھ بھی تیل میں ملا کر لگانے سے بال پیدا ہو جاتے ہیں۔

زخم کے لئے مفید غذا۔ زخمی مریض کو شستر کرم (اپریشن) کے بیان میں لکھی ہوئی مفید و مضر اغذیات پر غور کر کے مفید اغذیات استعمال میں لانی چاہئیں۔

وات کے ٹیس کے دفعیہ کے لئے۔ دش مُول اور دیگر وات کو

دور کرنے والی ادویات مفید ہوتی ہیں۔

پیٹ کے غلبے کو دور کرنے کے لئے۔ نیگرودوآدی گن اور پدمک آدی گن کی دوائیں فائدہ مند ہیں۔

کھف کے غلبے کو دور کرنے کے لئے۔ آرگ وؑدآدی گن کی اور دیگر کھف ناشک ادویات مفید ہوتی ہیں۔

ملے جُلے دوشوں میں ملی جُلی ادویات کا استعمال کرنا چاہئے۔

زخم کے لئے حسب ضرورت ادویات کا استعمال۔ پرکھیالن (دھونا) آلیپن (لیپ کرنا) گھی۔ تیل۔ رس کریا۔ چُوبن اور ورتی میں سے حسب ضرورت کسی ایک تدبیر کو زخم کے بھرنے کے کام میں لانا چاہئے۔

گھی کا استعمال۔ چمبیلی کے پتے۔ نیم کے پتے۔ کٹکی۔ دارہلدی۔ ہلدی۔ اننت مُول۔ مجیٹھ۔ خس کی جڑھ۔ دھتورا سیاہ۔ نیلا تھوتھا۔ ملٹھی اور کنجا کے ساتھ گھی پکا کر اس گھی کا استعمال کرنے سے چھوٹے منہ والے۔ مرم ستھان میں ہونے والے۔ کلید والے گہرے۔ درد والے اور ناڑی برن شُدھ ہو کر بھر جاتے ہیں۔

گھر شٹ اور یدِلت کے سوا دیگر سب برنوں میں خون بکثرت خارج ہوتا ہے۔ اس لئے وہ پکتے نہیں۔ خون کے تیز ہونے سے ان میں وایو بگڑ کر سخت درد پیدا کر دیتی ہے۔ اس لئے ان میں سینہہ یا پریہی شیک۔ سوید۔ پرلیپ۔ اُپ ناہ اور دافع وات ادویات سے پکائی ہوئی سینہہ وستی کام میں لانی چاہئے۔

سدیو برن اس طرح سات روز تک علاج کرتے رہنے سے دور ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر سات روز میں زخم اچھا نہ ہو۔ تو اول الذکر تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔

گھر شٹ کے لئے چورن۔ اوپر سب قسم کے سدیو برنوں کا عام علاج بیان کیا گیا ہے۔ اب گھر شٹ وغیرہ برنوں کے الگ الگ معالجات بیان کئے جاتے ہیں۔ گھر شٹ برن کے درد کو دور کرنے کے لئے چورن کا استعمال کرنا چاہئے۔

اُوکرت کا علاج۔ اُوکرت نامی گھاؤ میں کلک وغیرہ کا استعمال کرنا چاہئے۔

چھن اور پروی لمبت کا علاج ان گھاوؤں میں اول الذکر ترکیب کے مطابق سیون (سینے) بندھن (باندھنے) اور انو پیٹرن (ادویات سے مواد نکالنے) سے علاج کرنا چاہئے۔

پھوٹی ہوئی آنکھ کا علاج۔ جب آنکھ پھوٹ جائے۔ تو وہ لا علاج ہوتی ہے۔ جو آنکھ پھوٹے نہیں۔ بلکہ دیرن (جُدا) ہو کر نیچے لٹک پڑے۔ اس کی سب سراؤں کو ایسے طور سے اکٹھا کریں۔ کہ دِدھ

نہ ہونے پائے۔ اور آنکھ کے ڈھیلے کو اپنے مقام پر جما کر انگلی سے دبائیں۔ جس پر کنول کے پتے لپیٹے ہوئے ہوں۔

نیتر روگ کے لئے گھی۔ اس طرح آنکھ کے ڈھیلے کو اپنے مقام پر جما کر ملٹھی۔ جیوک۔ رشبھک۔ اور اُت پل کا نلدابنا کے دودھ اور بکری کا گھی ڈال کر گھی کو پکالیں۔ اس گھی کے چپڑنے۔ نسوار لینے اور ترپن کرنے سے آنکھ کی سب قسم کی چوٹ کو آرام آجاتا ہے۔

گلے کے درد کی وجہ سے اگر آنکھ کا ڈھیلا اندر کو گھس گیا ہو۔ تو قے۔ اُتکلیش۔ چھینک یا پرانایام کرانا چاہئے۔ نیز زخم چشم کی مانند اس کا علاج کرنا مفید ہوتا ہے۔

جب کان اپنے مقام سے ہل جائے۔ تو وہاں پر ٹانکے لگوا کر کان کے سوراخ میں تیل بھر دینا چاہئے۔

گردن کے کٹ جانے پر اگر ہوا اُس میں سے ہو کر نکلنے لگے تو اُسے بہت جلد اپنے ٹھیک مقام پر رکھ کر ٹانکے لگا دیں۔ اور ایسے طور سے باندھ دیں۔ کہ وہ مقام پھٹا ہوا نہ رہے۔

اس برن میں بکری کا گھی چپڑنا چاہئے۔ اور گردن اونچی کر کے کھانا کھانا چاہئے۔ نیز اچھی طرح پٹی باندھ کر سوئیں۔

ہاتھوں اور پاؤں پر سلائی کرنا۔ ہاتھوں اور پاؤں میں ٹیڑھی چوٹ آجانے سے مقام مذکور کو ٹھیک ٹکانے پر کر کے ٹانکے لگا دینے چاہئیں۔ اور گاڑھے کپڑے کی بیلت نامی پٹی باندھنی چاہئے۔ اگر زخم ٹھیک طور سے نہ مل سکے۔ تو گوپھن نامی چمڑے کی پٹی باندھنی چاہئے۔

جس مریض کا انڈکوش لٹک پڑا ہو۔ اُس کے پاؤں اور آنکھوں پر پانی کے چھینٹے مار کے یاد ہو کر فوطوں کو اندر داخل کر کے تُن نامی سوئی سے ٹانکے لگا دینے چاہئیں۔ اور گوپھن نامی کپڑے کی پٹی باندھ کر اس کپڑے کو کمر سے باندھ دینا۔ اس میں سینہہ کا پری شیک کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کیونکہ سینہہ سے بَرَن میں کلیدتا (رطوبت) پیدا ہو جاتی ہے۔

تیل۔ کالا نوساری (درخت شیشم کی چھال)۔ اگر۔ الائچی چمبیلی کے پتے۔ چندن۔ پت پاپڑا۔ منسل۔ دار ہلدی۔ گلو اور نیلا تھوتھا کو پیس کر اس کے ساتھ تیل پکا کر انڈکوش پر لگا دیں۔ انڈکوش کے زخم کو بھرنے کے لئے نہایت اچھی دوائی ہے۔

چھن شاکھا کو جلا دینا۔ بالکل کٹے ہوئے ہاتھ پاؤں کو مناسب طور پر گرم تیل سے جلا کر کوش نامی بندھ سے باندھ دیں۔ اور باقی علاج زخم کی مانند ہی کریں۔

سر میں بتی کا استعمال۔ شلیہ (گولی وغیرہ بیرونی چیز) سے سر کے بہت بیندھ جانے پر یا چوٹ لگنے سے مسلے جانے پر بھی علاج کرتے رہنا چاہئے۔ شلیہ کے سر کے باہر نکل جانے پر بالوں کی بتی اندر داخل کرنی چاہئے۔ اگر شلیہ نہ نکلا ہو۔ تو بتی اندر نہ داخل کریں اگر بتی لگائی جائے گی۔ تو مستو لُنگ (مغز) کے بہ جانے سے وایو بگڑ کر مریض کو مار ڈالے گی۔ زخم کے بھر جانے پر ایک ایک کر کے رفتہ رفتہ بالوں کو نکال ڈالنا چاہئے۔ جب مغز نکل جائے۔ تو دوسرے جانوروں کا

مغز مریض کو کھلانا چاہیئے۔

شلیہ نکل جانے پر سینہہ ورتی کا استعمال ۔ سر کے سوائے اگر اور حصۂ جسم میں شلیہ لگا ہو۔ تو اُسے نکال کر سینہہ ورتی لگانی چاہیئے۔

گہرے زخموں کا علاج ۔ جو زخم بہت گہرا ہو۔ جس کا منہ چھوٹا ہو۔ اور جس سے خون بہتا ہو۔ اُس میں چھوٹے نیتر والے نالکا نیتر سے چکر تیل (گھانی کا تیل بھرنا چاہیئے۔

بھن کوشٹ (پھٹے ہوئے پیٹ) کا علاج ۔ اگر شلیہ سے پیٹ پھٹ کر اُس میں خون بھر جائے۔ تو غشی۔ دل اور پسلیوں میں درد۔ بخار۔ جلن۔ پیاس۔ اپھارہ۔ عدم اشتہائے طعام۔ پاخانہ۔ پیشاب اور بادِ مخالف کا رُکاؤ۔ دمہ۔ پسینہ۔ سُرخیٔ چشم۔ منہ سے خون کی بُو آنا۔ اور جسم کی بُو کا بدل جانا یہ علامات نمودار ہو جاتی ہیں۔

آم آشے (معدے) میں خون کا بھر جانا ۔ اگر شلیہ سے پھٹ کر معدے میں خون بھر جائے۔ تو خون کی قے ہوتی ہے۔ سخت اپھارہ ہو جاتا ہے۔ اور درد پیدا ہو کر مریض کو ہلاک کر ڈالتا ہے۔

پکو آشے (انتڑیوں) میں خون کا بھر جانا ۔ شلیہ سے پھٹ کر خون کے پکو آشے میں بھر جانے پر درد۔ گرانیٔ بدن۔ ناف کے نچلے حصّے کا ٹھنڈا ہو جانا۔ اور مساموں میں سے خون کا نکلنا یہ علامات پائی جاتی ہیں۔

جیسے پیشاب پسلیوں میں کے سروتوں سے رس رس کر مثانے کو بھر

دیتا ہے۔ ویسے ہی اگر کوئی آشے شلیہ سے پھٹ جائے۔ تو اُس میں سے چھوٹے چھوٹے سروتوں کے ذریعے خون رِس رِس کر نہ پھٹے ہوئے آشے کو بھی بھر دیتا ہے۔

ایسے مریض کا علاج ترک کر دینا چاہیئے۔ جس کے اندر خون بھر جانے کی وجہ سے ہاتھ۔ پاؤں۔ سانس اور منہ ٹھنڈے ہو گئے ہوں۔ جسم زرد پڑ گیا ہو۔ اور اپھارہ بھی ہو۔

جبکہ خون آم آشے (معدے) میں بھر جائے۔ تو قے کرانی چاہیئے۔ اگر وہ پکو آشے (انتڑیوں) میں بھر جائے تو جلاب دینا مفید ہوتا ہے۔ تیز چکناہٹ سے خالی گرم تاثیر والی اور اندرونی صفائی کرنے والی ادویات کی نروہن وستی دیں۔

یا چکنائی ڈالے بغیر جو۔ بیر اور کُلتھی کے کاڑھے کے ساتھ غذا کھلائیں۔

یا سیندھے نمک کے ساتھ پییا کھانے کو دیں۔

جس شخص کا پیٹ پھٹ کر بہت خون نکل چکا ہو اُسے خون پلانا چاہیئے۔

بھن کوشٹ (پیٹ کا پھٹ جانا) دو طرح کا ہوتا ہے۔ کِلن آنتر اور بھن آنتر۔ کِلن آنتر کی حالت میں اول الذکر غشی وغیرہ علامات بہت خفیف طور پر نمودار ہوتی ہیں۔ لیکن بھن آنتر میں یہ شکایات بہت نمایاں طور پر رُونما ہو جاتی ہیں۔ نیز کِلن آنتر میں مریض کا مرنا مشکوک ہوتا ہے۔ ممکن ہے۔ وہ بچ بھی جائے۔ لیکن

بعض آنتریں اُس کا بچ سکنا قطعی ناممکن ہے۔

پیٹ کے پھٹ جانے پر بھی اگر مریض کے پاخانہ۔ پیشاب اور بادِ مخالف کا اخراج اپنے اپنے ٹھیک راستوں سے ہوتا ہو۔ نیز کوئی عارضہ بھی نمودار نہ ہو۔ تو مریض کبھی نہیں مر سکتا۔

اگر انتڑیاں پھٹے بغیر باہر نکل آئی ہوں تو انہیں اندر داخل کر دیں۔ اور اگر وہ کٹ کر باہر نکلی ہوں۔ تو کالے چیونٹوں کے منہ سے جوڑ کر اندر داخل کریں۔

باہر نکلی ہوئی آنت کے تنکوں۔ خون یا دُھول کو دھو کر اور اس پر گھی چپڑ کر اُسے آہستہ آہستہ اندر داخل کر دینا چاہئے۔ وَید کو چاہئے۔ کہ ایسا کرنے سے پیشتر اپنے ناخن کٹوا لے۔

سُوکھی ہوئی آنت کو دودھ سے دھو کر بہت سے گھی سے چُپڑ دیں پھر مریض کے گلے میں اُنگلی ڈال دیں۔ اور اُس کے مُنہ پر پانی کے چھینٹے ماریں۔ تو ایسا کرنے سے آنت اندر گھُس جاتی ہے۔

زخم کا منہ چھوٹا ہونے یا انتڑیوں کے زیادہ ہونے کی وجہ سے اگر نکلی ہوئی آنتیں پیٹ میں نہ گھُس سکیں۔ تو اُنکے پرمان کے مطابق پیٹ کو چیر کر انتڑیوں کو اندر گھُسیڑ دیں۔ اِس طرح اُنہیں ٹھیک ٹکانے پر رکھ کر زخم کے منہ کو ملا کر سی ڈالیں۔ ٹھیک ٹکانے پر نہ آئی ہوئی آنت بہت جلد بگڑ کر مریض کو ہلاک کر ڈالتی ہے۔ اس لئے اسپر پٹی باندھ کر اوپر گھی ڈال دینا چاہئے۔ بعد ازاں چترے کا تیل ملا کر قدرے گرم گرم دودھ پلائیں۔

پاخانے کو نرم اور بادِ مخالف کو خارج کرنے کے لئے برابر ایک سال تک نہایت احتیاط کے ساتھ اُن تمام ہدایات پر عمل کرنا چاہئے۔ جو بَرَن کے لئے مفید بیان کی گئی ہیں۔

میداوستی نکل آنے کی تدبیر۔ جب شکم کے پھٹ جانے پر اُس میں سے میدا کی بتی باہر نکل آئے۔ تو اُسپر راکھ یا مٹی یا کسیلے رس والی کسی جڑھ کا باریک سفوف چھڑک کر تاگے سے مضبوط باندھ دیں۔ اور آگ میں تپائے ہوئے گرم گرم تیز شستر سے نہایت احتیاط کے ساتھ اُسے کاٹ دیں۔ اُس کے بے طریقے کٹ جانے سے درد۔ اپھارہ اور موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔ اس کے کاٹ چکنے کے بعد شہد لگا کر زخم کو باندھ دینا چاہئے۔ غذا کے ہضم ہو چکنے کے بعد مریض کو گھی پلانا چاہئے۔ یا کھانڈ۔ چیتا۔ لاکھ۔ گوکھرو اور ملٹھی ڈال کر پکایا ہوا دودھ پلائیں۔ اس سے درد اور جلن دور ہو جاتی ہے۔ بعد ازاں اول الذکر تمام تدابیر کام میں لائیں۔ نیز میدا اور گر نتھی کے بیان میں لکھے ہوئے تیل ملیں۔

زخم پر انگور لانے والا تیل۔ تالیس پتر۔ پدماک۔ جٹا مانسی ہرینو۔ اگر۔ چندن۔ ہلدی۔ دارہلدی۔ کنول گٹا خس۔ اور ملٹھی سے پکایا ہوا تیل تازہ زخم پر انگور لانے کے لئے نہایت مفید دوائی ہے۔

گہری چوٹ کا علاج۔ لاٹھی یا مُکّے سے اندرونی چوٹ لگ جانے یا ناہموار طور پر گر پڑنے یا بلندی سے گر پڑنے کی صورت میں پیٹ بھر کر کھانا کھلانا۔ ملنا اور وات کو دور کرنے والی اشیا سے مالش کرانا چاہئے

تیل کی درونی میں بٹھانا۔ وِشلِشٹ دیہہ (ڈھیلے جسم والے) متھت (تکلیف زدہ)۔ کھین (لاغر) اور مرم آہت (مرم ستھان پر زخم لگنے والے) روگی کو تیل کی بھری ہوئی درونی میں بٹھائیں اور مانس رس کی غذا کھانے کو دیں۔

۲۷
ستائیسواں ادھیائے

بھنگ (ہڈی ٹوٹ جانے) کا علاج

اقسام۔ گرنے سے یا چوٹ لگ جانے سے ہڈیاں دو طرح سے ٹوٹ جاتی ہیں (۱) سندھی بھنگ اور (۲) کانڈ بھنگ۔

سندھی بھنگ میں عضو کے پھیلانے یا سکیڑنے کی طاقت نہیں رہتی۔ یعنی جوڑ اپنے مقام سے ہٹ جاتا ہے۔

کانڈ بھنگ میں سوج زیادہ ہوتی ہے۔ اور سونے بیٹھنے وغیرہ ہر حال میں بہت درد ہوتا ہے۔ تھوڑی سی حرکت کے کام کی بھی طاقت نہیں ہوتی۔ اور ٹوٹے ہوئے مقام کو دبانے سے آواز آتی ہے۔

یہ ہڈی ٹوٹنے کی عام علامات ہیں۔ ہڈی ٹوٹنے کے لحاظ سے

سلہ بڑا سا برتن۔ ٹب۔

اس کی کئی قسمیں ہو سکتی ہیں۔ اب انکے معالجات کا بیان کیا جائیگا۔

دُسادھیہ (عسیر العلاج) بھنگ۔ جب ہڈی میں چھوٹی چھوٹی دراڑیں پڑ گئی ہوں۔ جس کے چھونے سے آواز آتی ہو جسکی دراڑ میں دوسری ہڈی کی پھانک چُبھ گئی ہو۔ جو چوٹ لگنے سے ٹوٹ کر تھوڑی سی جُڑی رہ گئی ہو۔ جسے اُٹھانے سے زخم سا نظر آئے۔ جو مغز کے اندر گھُس گئی ہو۔ ایسی تمام شکستگیٔ اُستخواں کو عسیر العلاج سمجھنا چاہیئے۔

اسادھیہ بھنگ۔ لاغر۔ بے طاقت۔ وات والے اور کم خون اشخاص کا استھی بھنگ لاعلاج ہوتا ہے۔

کمر کی جو ہڈی ٹوٹ گئی ہو۔ جو ہڈی اپنے جوڑ سے ہٹ گئی ہو۔ جو ہڈی جوڑ کے مقام سے نیچے کو گر گئی ہو۔ جانگھ کے مقام کی جو ہڈی چُور چُور ہو گئی ہو۔ ان سب کا علاج بھی نہ کرنا چاہیئے۔

پیشانی کی ٹوٹی ہوئی ہڈی۔ کنپٹی۔ سر۔ پیٹھ اور چھاتیوں کے درمیان کی کوئی ہڈیاں یہ سب بھی لاعلاج ہوتی ہیں۔

اگر ٹوٹی ہوئی ہڈی اچھی طرح باندھنے پر بھی بُری طرح لگانے یا باندھنے یا ہلنے چلنے سے بگڑ جائے۔ تو اُسے بھی لاعلاج سمجھنا چاہیئے جو ہڈی پہلے سے ہی اچھی طرح پیدا نہیں ہوتی۔ وہ بھی عسیر العلاج ہوتی ہے۔

جو نازک ہڈی ٹیڑھی ہو جائے۔ جو نلکا استھی (نل) ٹوٹ جائے کھوپری کی جو ہڈی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ یا جو دیگر ہڈیاں پھوٹ

جائیں وہ سب مشکل العلاج ہوتی ہیں۔

بھنگ (ٹوٹی ہوئی ہڈی) کا علاج۔ ٹوٹی ہوئی ہڈی کی حالت کو دیکھ کر جھکی ہوئی ہڈی کو اونچی کر دیں۔ اونچی کو جھکا دیں۔ اور جو اِدھر اُدھر ہو گئی ہو۔ اُسے ٹھیک ٹکانے پر کر دیں۔

آنچھن (ڈھکنے)۔ اُت پیڑن (دبانے) اُن من (اُٹھانے)۔ چرم سنکھشیپ (چمڑے کو سکیڑنے) اور بندھن (باندھنے) ان سب طریقوں سے جسم کے متحرک اور ساکن جوڑوں کو اچھی طرح سے ٹکانے پر لگا کر بہت سا گھی ڈال دیں۔ اور کپڑے کی آرام دہ پٹی اوپر سے لپیٹ دیں۔ اس کپڑے کے اوپر گولر۔ پیپل۔ سال۔ ارجن اور ڈھاک کی چھال یا بانس کی کھپچیاں لگا کر ہموار طور پر باندھ دیں۔ لیکن ان چھالوں یا کھپچیوں کو باندھنے سے پہلے چھیل کر۔ چوڑی۔ پتلی اور ملائم بنا لینا چاہئے۔ ڈھیلے باندھن سے جوڑ قائم نہیں رہتا۔ اور نہایت سخت بندھن سے درد۔ جلن۔ پاک (پختگی) اور سوج پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے ایسا بندھن باندھنا چاہئے۔ جو نہ ڈھیلا اور نہ سخت ہو۔ گرمی کے موسم میں تیسرے دن پٹی کھولنی چاہئے۔ جاڑے میں ساتویں روز اور معتدل موسم یعنی شرت و بسنت رِتو میں پانچ دن کے بعد یا ہڈی کی شکستگی کی حالت کے مطابق حسب ضرورت پٹی کھولی جا سکتی ہے۔

پری شیک۔ بندھن کو کھول کر نیگرودادی گن کی ادویات کے ٹھنڈے کاڑھے سے سندھی پر سیچن کرنا چاہئے۔ اگر درد زیادہ ہو۔ تو

پنچ مُول ڈال کر پکائے ہوئے دودھ سے پری شیک کرنا لازم ہے۔

چکر تیل (گھانی کے تیل) کا استعمال۔ ملک اور موسم کے مطابق حالت کا لحاظ کر کے وات کو دور کرنے والی ادویات سے ملا ہوا سُہاتا سُہاتا گرم تازہ گھانی کا تیل استعمال میں لائیں۔

نہایت ٹھنڈے پری شیک اور لیپ بھی ہمیشہ استعمال میں لاتے رہنے چاہئیں۔

پہلا بچہ جننے والی گائے کا دودھ۔ ٹوٹی ہوئی ہڈی والے شخص کو پہلا بچہ دینے والی گائے کا دودھ مُدھر گن کی ادویات کے ساتھ پکا کر اُس میں گھی اور لاکھ کا رس ڈال کر ٹھنڈا کر کے ہر روز پینا چاہیئے۔

بَرَن والے بھگن کا علاج۔ زخم والے بھگن روگی (شکستگی اُستخواں کے شاکی) کے زخم کو گھی اور شہد سے کاڑھے سے پرتی سارن کرنا چاہیئے۔ باقی سب تدابیر بھگن کی مانند ہی عمل میں لانی چاہئیں۔

زخم کا ملانا۔ جب زخم کا گوشت لٹک پڑے۔ تو گھی اور شہد کا لیپ کر کے زخم کو ملا دیں۔ پھر حسب مناسب بندھن سے باندھ دیں۔

بَرَن کے لئے اُدچُورن (زخم کے لئے دھوڑا) اوپر لکھی ہوئی تدابیر سے جب زخم کی شکل ہموار اور سطح ایک سی ہو جائے۔ تو اُس پر پرینگو۔ لودھ۔ کائپھل۔ مجیٹھ۔ اور دھاوے کے پھولوں کا چُورن دھوڑ دیں۔

یا دھاوے کے پھولوں اور لودھ کا چُورن دھوڑیں۔ تو زخم جلدی

بھر جاتا ہے۔ اس طرح ہڈی کے ٹوٹنے کے علاج کا بیان کردیا گیا ہے۔

قابل علاج اور لا علاج زخم۔ مضبوط دھاتو والے۔ ترو تازہ اور تھوڑے دوشوں سے حملہ آور مریض کا زخم جاڑے کے موسم میں قابلِ علاج ہوتا ہے۔ خلاف ازیں بر عکس حالات میں زخم کو لا علاج سمجھنا چاہئے۔

مناسب ترکیب کے مطابق علاج کرنے پر بچے کی سندھی کے جوڑنے میں جتنا عرصہ لگتا ہے۔ اُس سے دُگنے وقت میں درمیانہ عمر والے مریض کی سندھی جُڑ جاتی ہے۔ اور تِگنے وقت میں بوڑھے شخص کی سندھی جُڑ جاتی ہے۔

کمر۔ جانگھوں اور رانوں کی ہڈی کے ٹوٹ جانے پر مریض کو لکڑی کے تختے پر سُلا دیں۔ تاکہ مریض ہلنے نہ پائے۔ اس لئے اُس لکڑی کے تختے میں پانچ کیل گاڑ کر اُسے باندھ دیں۔ یعنی دونوں پنڈلیوں کے اِدھر اُدھر ایک ایک۔ دونوں رانوں کے اِدھر اُدھر ایک ایک۔ اور دونوں پاؤں کے درمیان میں ایک کیل گاڑ دیں۔

شرونی (کمر) اور پیٹھ کا بانسہ ٹوٹ جانے پر بھی پانچ کیلوں سے ہی باندھنا چاہئے۔ یعنی دونوں پہلوؤں میں دو دو۔ اور پاؤں کے درمیان میں ایک۔

دکتر (منہ) اور اکھشک (کولہے) کے ٹوٹنے پر بھی پانچ پانچ ہی کیل لگائے جاتے ہیں۔

ٹوٹے ہوئے مقام کی پٹی کھولنے میں بھی اول الذکر طریق پر ہی

عمل کرنا چاہیئے۔

بہت دن کے کٹے ہوئے جوڑ پر سنیہن اور سویدن سے نرم کی ہوئی سندھیوں کو سوچ سمجھ کر سب کر حسب ضرورت اول الذکر ترکیب کے مطابق مناسب مقامات میں جما دینا چاہیئے۔

سندھی کے سوائے دوسرے مقام کی ہڈی کے ٹوٹنے

میں زخم کے بھر جانے پر وِشم[1] اور اُل وَن[2] تراکیب کے مطابق سادھت کر کے ٹوٹے ہوئے مقام کو توڑ کر ملا دیں اور بھگن کا سا علاج کریں۔

وہی تدبیر کرنی چاہیئے جس سے ٹوٹا ہوا مقام پکنے نہ پائے کیونکہ سرا اور سنایُو کے پک جانے سے سندھی کا گوشت پھر جُڑ نہیں سکتا۔

ہڈی ٹوٹنے کی حالت میں وات روگوں کے بیان میں کہے ہوئے سنیہہ کے چار قوت بخش نسخوں کو پینے۔ نسوار لینے۔ مالش کرنے اور انو واسن کے کام میں لانا چاہیئے۔ نیز وستی کرم بھی کریں۔

ٹوٹی ہوئی ہڈی والے مریض کو شالی چاولوں کا بھات۔ گھی۔ مانس رس اور قوت بخش نیز آوداہی (جلن نہ پیدا کرنے والی اشیا دودھ وغیرہ) اور سندھیوں کو جوڑنے والی سب قسم کی کھانے کے قابل اشیا کے ساتھ کھانے کو دیں۔ اور بھگن میں (ٹوٹے ہوئے مقام پر) گلانی (ڈھیلاپن یا تکان) نہ ہونے دیں۔ کیونکہ بھگن کے مقام پر گلانی ہونے سے وہ جُڑنے نہیں پاتا۔

---

[1] اُلٹ [2] وات پت کف تینوں میں سے کسی ایک کی زیادتی۔

ممنوعات۔ جس شخص کی ہڈی ٹوٹ گئی ہو۔ اُسے نمک چرپرے رس۔ کھشار۔ کھٹائی۔ جماع۔ دھوپ۔ ورزش اور خشک اغذیات سے پرہیز رکھنا چاہئے۔

گندھ تیل۔ کالے تلوں کی دھول مٹی صاف کر کے ایک مضبوط کپڑے میں باندھ کر سات رات تک کسی بہتی ہوئی ندی میں ڈالے رکھیں۔ لیکن ہر روز دن کے وقت سویرے ہی پانی میں سے نکال کر پھیلا کر سُکھا لیا کریں۔ ایسے ہی سات روز تک دودھ میں بھگو کر سُکھائیں۔ پھر سات رات دن تک ملٹھی کے کاڑھے میں بھگو کر سُکھایا کریں۔ پھر ایک مرتبہ دودھ میں بھگو کر سُکھا لیں۔ پھر ان تلوں کے چھلکے مٹی وغیرہ کو دور کر کے پیس لیں۔ اور خس۔ نیتر بالا۔ مجیٹھ۔ نکھی۔ جٹا مانسی۔ گندھ ترِن۔ کُٹھ۔ بلا۔ اتی بلا۔ ناگ بلا۔ اگر۔ چندن۔ کُنکُم۔ سارروا۔ سرل کاشٹ۔ رال۔ دیودارو اور پدماک کا چورن بنا کر اُس میں ملا دیں۔ پھر تمام گندھ دربیوں (خوشبودار ادویات) کے ساتھ پکائے ہوئے دودھ میں مندرجہ صدر چُورن کو ملا کر تیل نکالیں اس کے بعد شِلارس۔ راسنا۔ شال پرنی۔ کسیرو۔ شیشم۔ تگر۔ تیج پات لودھ۔ اور دوب میں اول الذکر خس وغیرہ ادویات کا چُورن ڈال کر اُس تیل کو پکائیں۔ یہ گندھ تیل ہڈیوں کے جوڑنے کے لئے نہایت مفید چیز ہے۔ اس کے پینے۔ نسوار لینے وغیرہ سے وات پت سے پیدا شدہ تمام جسم کی بڑی بڑی سخت بیماریاں بھی جاتی رہتی ہیں۔

۲۸ اٹھائیسواں ادھیائے

بھگندر کا علاج

بھگندر کی علامات۔ ہاتھی اور گھوڑے کی پشت پر سواری کرنے سے۔ سخت اور کھردرے آسنوں پر بیٹھنے سے۔ ارش ندان میں بیان کئے ہوئے (بواسیر کے) بواعث سے۔ یا ایسے ہی دیگر اسباب سے۔ نیز پہلے جنم کے کئے ہوئے پاپوں کے پھل سے۔ اور نیک پرشوں کی مذمت کرنے سے۔ گدا سے ایک یا دو انگل کے فاصلے پر باہر یا اندر کو بگڑے ہوئے خون اور گوشت میں ایک برن ہو جاتا ہے۔ اسی کو بھگندر کہتے ہیں۔

بھگندر ہونے سے پہلے عموماً ایک پھنسی پیدا ہوا کرتی ہے۔ یہ پھنسی پک کر پھوٹ جاتی ہے۔ اور پھر بھگندر بن جاتی ہے۔ چونکہ یہ مثانے کے قریب ہوتا ہے۔ اس لئے اس میں سے پیشاب ٹپکنے لگتا ہے۔

اگر اس کا علاج درست طور پر نہ کیا جائے۔ تو بھگندر سب طرف سے فرج۔ مثانے اور مقعد کو چھلنی کر دیتا ہے۔ اور باد مخالف۔ پاخانہ۔ پیشاب اور ویرج چھوٹے چھوٹے سوراخوں میں سے ہو کر نکلنے لگتے ہیں۔

اقسام۔ بھگندر آٹھ قسم کا ہوتا ہے (۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج (۴) وات پتج (۵) وات کفج (۶) پت کفج (۷) سنپاتج اور (۸) آگنتج۔

پڑکا (پھنسی) اور بھگندر میں فرق۔ گدا کے پاس والی سوج جب تک نہیں پکتی۔ تب تک اُسے پڑکا یا پھنسی کہا جاتا ہے۔ جب وہ پک جاتی ہے۔ تو اُسے بھگندر کہتے ہیں۔

جس پھنسی کی جڑھ گہری ہو۔ جس میں بے قراری اور داد بھی ہو اور پیدا ہوتے ہی بگڑ جائے۔ اُسے ہی بھگندر کی پیدا کرنے والی پھنسی سمجھنا چاہئے۔ اس کے خلاف علامات رکھنے والی صرف پڑکا (عام پھنسی) ہی کہلاتی ہے۔

واتج پڑکا کی علامات۔ رنگ کا نیلگوں اور سُرخ ہونا سوئی چُبھنے اور پھٹنے کا سا درد ہونا۔ یہ واتج پڑکا کی علامات ہوتی ہیں۔

پتج پڑکا کی علامات۔ اونٹ کی گردن کی طرح اوپر کو اُٹھی ہوئی سُرخ۔ پتلی اور گرم پھنسی کو جس کی وجہ سے بخار ہو جائے اور اندر دھواں سا اُٹھتا معلوم ہو۔ پتج پڑکا کہتے ہیں۔

کفج پڑکا کی علامات۔ سخت۔ چکنی۔ موٹی جڑھ والی۔ سفید اور کھجلی والی پھنسی کو کفج پڑکا سمجھنا چاہئے۔

وات پتج پڑکا کی علامات۔ وات پت کی وجہ سے پیدا ہونے والی پھنسی نیلے رنگ کی۔ تانبے کے رنگ کی۔ جلن والی۔ گرم اور سخت درد والی ہوتی ہے۔

وات کفج پڑکا کی علامات۔ سفید یا قدرے نیلے رنگ کی اور

مشکل سے پکنے والی پڑکا وات کفج ہوتی ہے۔

سنپاتج پڑکا کی علامات۔ تینوں دوشوں سے پیدا ہونے والی پڑکا پاؤں کے انگوٹھے کی مانند ہوتی ہے۔ اس میں درد۔ عدم اشتہائے طعام۔ پیاس۔ جلن۔ بخار اور قے وغیرہ کئی قسم کی شکایات پائی جاتی ہیں۔

مندرجہ بالا تمام پھنسیاں علاج میں دیر لگانے سے پک کر بھگندر بن جاتی ہیں۔

شت پونک بھگندر۔ واتج پڑکا میں چھلنی کی مانند چھوٹے چھوٹے موہنوں والے بہت سے سوراخ ہوتے ہیں۔ جن میں سے جھاگ دار اور صاف مواد ہمیشہ رستا رہتا ہے۔ انہی چھلنی کی مانند سوراخوں کی وجہ سے ہی اسے شت پونک بھگندر کہتے ہیں۔

اُشٹر گریوا بھگندر۔ پتج پڑکا چونکہ اونٹ کی گردن کی سی ہوتی ہے۔ اسی سبب سے اسے اُشٹر گریوا بھگندر کہتے ہیں۔

پری سراوی بھگندر۔ کفج پڑکا میں سے لیسدار مواد بکثرت خارج ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے اسے پری سراوی بھگندر کہا جاتا ہے۔

پری کھشیپی بھگندر۔ وات پت کی وجہ سے پیدا ہونے والی پڑکا کو پری کھشیپی بھگندر بھی کہتے ہیں جیسے قلعے کے باہر فصیل کے چاروں طرف کھائی ہوتی ہے۔ ویسے ہی یہ بھگندر بھی چاروں طرف سے مخفی ناڑیوں سے گھرا ہوتا ہے۔

رِجو سنگیہ اَک بھگندر۔ وات کف کے بگڑ جانے سے رِجو سنگیہ اک

بھگندر کی پیدائش ہوتی ہے۔ یہ اپنی سیدھی وضع سے مقعد کی ناڑی کو چھید دیتا ہے۔

ارشو بھگندر۔ کف پت اگر پہلے پیدا شدہ بواسیر کا سہارا لے کر بگڑ جائیں۔ تو اس وجہ سے بواسیر کی جڑھ میں کھُجلی اور جلن والی سوج پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر یہ سوج پک کر پھٹ جاتی ہے۔ اور بواسیر کی جڑھ کو مرطوب بنا کر نالی میں ہو کے ہمیشہ مواد بہتا رہتا ہے۔ اس سوج کو ارشو بھگندر روگ کہتے ہیں۔

شَنْبُو کا وات بھگندر۔ یہ بھگندر تینوں دوشوں کے بگاڑ سے پیدا ہوتا ہے۔ اِس کی وضع شَنْبُو کی مانند ہوتی ہے۔ سخت درد کی وجہ سے اس میں مقعد کی ناڑی چھلنی ہو جاتی ہے۔

اُنمارگی بھگندر۔ گوشت کھانے والا شخص جب گوشت کے ساتھ ہڈی کا کوئی چھوٹا سا ٹکڑا بھی کھا جاتا ہے۔ اور ہڈی کا وہ ٹکڑا اٹرا پڑ کر مقعد کی ناڑی میں زخم پیدا کر دیتا ہے۔ پھر اس زخم میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ اور اردگرد کا گوشت سڑنے لگتا ہے۔ تب کیڑے پیدا ہو کر مقعد کو چھلنی کر ڈالتے ہیں۔ اِس بھگندر کو اُنمارگی اور کھشتیج بھی کہتے ہیں۔

بھگندر میں درد۔ جلن اور کھُجلی کی وہی حالت ہوتی ہے۔ جیسی کہ برن پرتی کھیدادھیائے (برن کے علاج) میں بیان کی گئی ہے۔

ان بھگندروں میں سے چھ تو مشکل العلاج ہوتے ہیں۔ اور دو یعنی سپنّاتج اور کھشتیج لاعلاج ہیں۔

جو بھگندر پروا ہنی ولی اور سیونی ولی میں پہنچ جاتا ہے۔ اُسے بھی لاعلاج سمجھنا چاہئے۔

بھگندر کی پڑکا کے پیدا ہوتے ہی اندرونی صفائی۔ فصد کھولنے اور پری شیک وغیرہ تدابیر سے خاص کوشش اس امر کے لئے کرنی چاہئے۔ کہ وہ پکنے نہ پلئے۔ کیونکہ پک کر تو وہ بھگندر بن جاتی ہے۔

بھگندر کا معائنہ۔ بھگندر کے پک جانے پر سینہن (چکنائی لگانے) اُوگاہن (دھونے) کی تدابیر سے لپینہ دیکر بواسیر کی مانند اُسے اوزار لگا کر دیکھنا چاہئے۔ کہ بھگندر کا منہ نیچے کو ہے یا اوپر کی طرف۔ یا اُس کا منہ اندر کو ہے یا باہر کو؟

انتر مُکھ (اندرونی منہ والے بھگندر) کو ایشنی نامی سلائی سے ٹٹول کر دوسرے شستر سے چیر ڈالیں۔

بہر مُکھ (بیرونی منہ والے بھگندر) کو بکُلی کاٹ کر کھشار یا آگ سے جلا دیں۔

اُشٹر گر یوا بھگندر کو صرف کھشار سے جلا دینا چاہئے۔

شت پونک بھگندر کا علاج۔ اس بھگندر میں سب ناڑیوں کو ایک ایک کر کے کاٹ دینا چاہئے۔ اس طرح کہ ایک کاٹی ہوئی کو پہلے شُدھ کر کے پھر دوسری کو کاٹیں۔ اگر سب کو ایک دم کاٹا گیا تو مریض مرجائیگا۔

پری کھشیپی بھگندر کا علاج۔ پری کھشیپی بھگندر میں بھی شت پونک ہی کی مانند ایک ایک ناڑی میں کھشار سُوتر کا

استعمال کرنا چاہیئے۔

ارشو بھگندر کا علاج۔ اِس بھگندر میں پہلے بواسیر کا علاج کرنا چاہیئے۔

کھشتج بھگندر کا علاج اُسے لاعلاج کہہ کر کرنا چاہیئے۔ یعنی مریض اور اُس کے اقربا کو علاج سے پہلے یہ کہہ دینا چاہیئے۔ کہ بیماری تو لاعلاج ہے۔ مگر میں اس کا علاج کرتا ہوں۔

اگر اُس میں شلیہ (کوئی اوپری چیز یعنی ہڈی وغیرہ) ہو۔ تو اُس شلیہ کو نکال کر کیڑوں کو دور کرنے والا لیپ کریں۔ اور کیڑوں کو دور کرنے والی مفید اغذیات دیں۔ اگر اس سے درد کا دفعیہ نہ ہو۔ تو مرغن پنڈسوید اور ناڑی سوید تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔

بہو چھدر بھگندر۔ زیادہ سوراخوں والے بھگندروں میں گوتیرتھ۔ سروتو بھدر۔ دل لانگل اور لانگل ان چاروں قسم کے سوراخوں کو بغور دیکھ کر شستر کا استعمال کرنا چاہیئے۔

گوتیرتھ اُس سوراخ کو کہتے ہیں۔ جو پہلو کی طرف ہوتا ہے۔

سروتو بھدر وہ سوراخ ہوتا ہے۔ جو چاروں طرف ہوتا ہے۔

اردھ (دل) لانگل اُس سوراخ کا نام ہے۔ جو ایک پہلو کی طرف ہوتا ہے۔

لانگل اُس سوراخ کو کہا جاتا ہے۔ جو دونوں پہلوؤں کی طرف ہوتا ہے۔

بھگندر میں داغ دینا۔ مواد نکلنے کے تمام سوراخوں کو آگ سے

بالکل جلادیں۔ تاکہ زخم میں کسی قسم کی خرابی نہ ہونے پائے۔

پیٹ کی صفائی۔ بھگندر کے مریض کی پیٹ کی صفائی کے لئے بیچ بیچ میں کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔

زخم کے لئے لیپ۔ ترپھلے کے کاڑھے میں بلّی کی ہڈی گھس کر لیپ کرنے سے بھگندر کے زخم کو آرام ہوجاتا ہے۔

مالش کے لئے تیل۔ مالکنگنی۔ کاک اُدمبر۔ کٹھومر۔ مور کی کلغی پاٹھا۔ ترُبد۔ چیتا۔ رال۔ کنیر۔ بچ۔ تھوہر اور آک ان سب کے ساتھ تیل پکا کر اِس تیل کو بھگندر کے کام میں لائیں۔

دیگر تیل۔ ملٹھی۔ لودھ۔ پیپل۔ الائچی خورد۔ رینوکا۔ ہلدی۔ دار ہلدی۔ پرینگو۔ سیندھا نمک۔ اننت مُول۔ کنول کیسر۔ پدماک۔ دھاوے کے پھول۔ داڑا۔ رال۔ واوڑنگ۔ لودھ۔ اور بجورے کے پتے ان سب کے ساتھ پکایا ہوا تیل استعمال کرنے سے بھگندر۔ اِپچی کوڑھ۔ مدھومیہہ (ذیابیطس) اور زخموں کو آرام ہو جاتا ہے۔

لعوق۔ واوڑنگ۔ ترپھلا۔ اور پیپل کے چوُرن کو شہد اور تیل ملاکر چاٹنے سے کرمی روگ۔ کوڑھ۔ بھگندر۔ پرمیہہ کے زخم اور ناڑی برَن بھر جاتے ہیں۔

پڑکا وغیرہ کے لئے دوائی۔ گلو۔ الائچی۔ واوڑنگ۔ اندرجو۔ بہیڑا۔ ہرڑ۔ آملہ۔ اور گوگل میں سے ہر ایک دوسرا پہلے سے ایک حصہ زیادہ لے کر انکا چورن بناکر شہد ملاکر چاٹنے سے پڑکا۔ ستھولیہ اور بھگندر روگ جاتے رہتے ہیں۔

یا پیپل ۔چیتا ۔اِندرجو ۔ داوڑنگ اور بِلُو گھرت ہر ایک ایک پل
ترپھلا چھ پل ۔ اور ان سب کے برابر گوگل ملاکر شہد کے ساتھ چاٹنے
سے تمام روگ دور ہوجاتے ہیں ۔

سوایمبھو اکھیہ گوگل ۔گوگل پانچ پل ۔ پیپل اور ترپھلا ہر ایک
ایک پل ۔ دارچینی اور الائچی خورد ہر ایک ایک کرش ۔ ان سب کا
چورن بناکر شہد ملاکر چاٹنے سے کوڑھ ۔ بھگندر ۔ باؤگولہ ۔ اور ناڑیوں
میں گئے ہوئے روگ دور ہوجاتے ہیں ۔ اِسے سوایمبھو گوگل کہتے
ہیں ۔

وات روگ ناشک اوشدھ ۔ اول الذکر گوگل وغیرہ
اشیاء کو سونٹھ کے چورن کے ساتھ ملاکر وِش مُول کے کاڑھے کی
بھاونا دیکر استعمال کریں ۔ تو اس کے استعمال سے وات روگ بہت
جلد دور ہوجاتے ہیں ۔

دیگر ۔ترپھلا اور خیر کے چورن میں اَسَنُ کے کاڑھے کی بھاونا
دیکر اُس میں ہموزن گوگل اور شہد ملاکر نوش کرنے سے کوڑھ ۔پرمیہہ
پڑکا اور بھگندر کا دفعیہ ہوجاتا ہے ۔ اِسے تُلیہ مِہش آکھیہ ماکھشک
کہتے ہیں ۔

دیگر بھگندروں کا علاج ۔ خاص خاص بھگندروں کے
خاص خاص علاج بیان کردیئے گئے ہیں ۔

دیگر بَرَنوں کا علاج اُن کی علامات کے مطابق بَرَن ادھیکار
اور بَرَن پرتی کھید نامی ادھیاؤں میں بیان کی ہوئی تدابیر سے

حسب ضرورت کرنا چاہئے۔

ممنوعات۔ بھگندر کے بھر جانے پر ایک برس تک گھوڑے کی پُشت پر سوار ہونا۔ بادِ مخالف کا روکنا۔ شراب۔ جماع۔ بے ہضمی اور ناموافق غذا نیز دیگر جوکھوں کے کاموں کو ترک کر دینا چاہئے۔

۲۹

اُنتیسواں ادھیائے

گرنتھی۔ شلیپد۔ اَپچی اور ناڑی وگیان

گرنتھی۔ کف کے غلبے والے وات وغیرہ دوش میدا۔ گوشت اور خون کا سہارا لے کر گول اور بلند سوجن پیدا کر دیتے ہیں۔ اِسے گرنتھی کہتے ہیں۔ کیونکہ اس میں گانٹھ سی پڑی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

اقسام۔ گرنتھی نو قسم کی ہوتی ہے۔ (۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج (۴) رکتج (۵) مانسج (۶) میدج (۷) اَستھج (۸) بِرج اور (۹) بَرنج۔

واتج گرنتھی۔ وات سے پیدا ہونے والی گرنتھی میں کھنچاوٹ۔ سوئی چبھنے یا پھٹنے کا سا درد ہوتا ہے۔ اس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ یہ ایک مقام سے دوسرے مقام پر بدلتی رہتی ہے۔ کبھی گھٹ جاتی ہے۔ اور کبھی بڑھ جاتی ہے۔ یہ وستی (مثانہ) کی مانند نرم اور اُبھری

ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اور پھٹنے پر اس میں سے صاف خون بہنے لگتا ہے۔

پتج گرنتھی۔ پت سے جو گرنتھی پیدا ہوتی ہے۔ اُس میں جلن ہوتی ہے۔ اُس کا رنگ زرد یا سُرخ ہوتا ہے۔ یہ جلد پک جاتی ہے۔ اور اس کے پھٹنے پر گرم خون بہنے لگتا ہے۔

کفج گرنتھی۔ کف سے پیدا ہونے والی گرنتھی میں درد نہیں ہوتا یہ گاڑھی۔ ٹھنڈی جلد کے ہم رنگ اور کھجلی والی ہوتی ہے۔ اور پک جانے پر اس میں سے گاڑھا مواد خارج ہوتا ہے۔

رکتج گرنتھی۔ خون کے وات وغیرہ دوشوں سے بگڑ جانے پر سراؤں اور گوشت کا سہارا لے کر رکتج گرنتھی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ گرنتھی کیڑوں کے پیدا ہو جانے کی وجہ سے ہو جاتی ہے۔ اِسے چھونے سے کچھ پتہ بھی نہیں لگتا۔ اور باقی علامات پتج گرنتھی کی سی دکھائی دیتی ہیں۔

مانسج گرنتھی۔ گوشت کو بڑھانے والی اشیا کے کھانے سے گوشت میں بگاڑ پیدا ہو کر مانسج گرنتھی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ چکنی۔ بڑی۔ سخت۔ سراؤں کے جال سے گھری ہوئی اور کفج گرنتھی کی ہم وضع ہوتی ہے۔

میدج گرنتھی۔ میدا کو بڑھانے والی اشیا کے کھانے سے میدا بڑھ کر وایو کے ذریعے گوشت یا چمڑے میں چلی جاتی ہے۔ اور اُس سے میدج گرنتھی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ نہایت چکنی۔ ملائم۔

منتحرک۔ اور کفج گرنتھی کی ہم وضع ہوتی ہے۔ یہ گرنتھی جسم کے گھٹ جانے کے ساتھ گھٹ جاتی اور اُس کے بڑھ جانے پر بڑھ جاتی ہے اس کے پھٹ جانے پر تانبے کے رنگ کا۔ کالا یا سفید اور گاڑھا مواد خارج ہوتا ہے۔

استھج گرنتھی۔ ہڈی کے ٹوٹ جانے۔ اُس میں چوٹ لگ جانے یا اُس کے اونچی نیچی ہوجانے سے جو گانٹھ پیدا ہوجاتی ہے اُسے استھج گرنتھی کہتے ہیں۔

سِرَج گرنتھی۔ پیدل سفر کرنے سے۔ اچانک تیرنے لگ پڑنے سے۔ یا ورزش کرنے سے۔ جو شخص تھک جاتا ہے۔ اُس کی وائیو بگڑ کر خون والے سراؤں کے جال کو دبا کر۔ سکیڑ کر۔ ٹیڑھا کرکے اور سکھا کر ایک ایسی گانٹھ پیدا کر دیتی ہے۔ جس میں نہ درد ہوتا ہے۔ اور نہ پھڑکاہٹ ہوتی ہے۔

بَرَنج گرنتھی۔ زخم کے بھرنے سے پہلے یا بھرتے ہی جو شخص فوراً شیریں وغیرہ تمام رسوں کو کھانے لگ جاتا ہے۔ یا اُسے پتھر وغیرہ کی چوٹ لگ جاتی ہے۔ تو وائیو نہ نکلے ہوئے خون کو خشک کرکے ایک گانٹھ سی پیدا کر دیتی ہے۔ جس میں جلن اور کھجلی ہوتی ہے۔ اِسے بَرَنج گرنتھی کہتے ہیں۔

گرنتھی کا قابل علاج اور لا علاج ہونا۔ ان مندرجہ بالا گرنتھیوں میں سے واتج۔ پتج۔ کفج۔ رکتج اور میدج گرنتھیاں سادھیہ (قابل علاج) ہوتی ہیں۔

جو گرنتھیاں موٹی۔ چھونے میں کھُردری۔ متحرک۔ مرم ستھانوں۔ گلے اور پیٹ میں ہوتی ہیں۔ وہ اسادھیہ (لاعلاج) ہوتی ہیں۔

ارُبد۔ بڑی گرنتھی کو ارُبد کہتے ہیں۔

اقسام۔ "اربد" کی چھ قسمیں ہیں (۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج۔ (۴) رکتج (۵) مانسج اور (۶) میدج۔

میدا اور کف کی کثرت نیز سخت ہونے کی وجہ سے اربد عموماً پکتا نہیں ہے۔

رکتج اربد۔ وات وغیرہ کسی ایک دوش سے سراؤں میں کا خون اندر ہی اندر سُکڑ کر پک اُٹھتا ہے۔ اور یہ پکی ہوئی سوج پھولکر مانس انکرُوں سے گھرا ہوا مانس کا ایک گولہ سا ہو جاتا ہے۔ اور اس میں سے مواد بہنے لگتا ہے۔ جب یہ بڑھ جائے۔ تو اس میں سے جلدی جلدی بکثرت مواد خارج ہوتا ہے۔ اِسے ہی رکتج ارُبد کہتے ہیں۔

اربد کا قابلِ علاج اور لاعلاج ہونا۔ ان چھٹوں اقسام میں سے رکتج اور مانسج ارُبد اسادھیہ (لاعلاج) ہوتے ہیں۔ باقی سب کو سادھیہ (قابلِ علاج) سمجھنا چاہئیے۔

شلیپد۔ کف کے غلبے والے وات وغیرہ دوش گوشت اور خون کا سہارا لے کر چڈّوں اور رانوں کے ذریعے نیچے کا رُخ کرکے اور وقت پاکر پاؤں میں پہنچ کے رفتہ رفتہ جو نہایت گھنی سوج پیدا کر دیتے ہیں۔ اُسے شلیپد کہتے ہیں۔

واتج شلیپد کی علامات ۔ وات کی وجہ سے پیدا ہونے والے شلیپد میں جسم کا چمڑا پھٹا ہوا سا ہو جاتا ہے۔ اِس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ اور اِس میں بلا وجہ ہی درد ہونے لگ جاتا ہے۔ یہ ہاتھ لگانے سے کھُردرا اور روکھا معلوم ہوتا ہے۔

پتج شلیپد کی علامات۔ پت سے پیدا ہونے والے شلیپد کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ اس میں جلن اور بخار بھی ہوتا ہے۔

کفج شلیپد۔ کف سے پیدا ہونے والا شلیپد بھاری۔ چکنا۔ درد سے خالی۔ مانس انکروں (مستوں) سے گھرا ہوا اور بڑا ہوتا ہے۔

سادھیہ (قابلِ علاج) اور اسادھیہ (لاعلاج) شلیپد

ایک برس کا پُرانا۔ بڑا سا اور ایسا شلیپد جس میں سے مواد بہتا رہتا ہو۔ یہ سب لاعلاج ہوتے ہیں۔

ہاتھوں کا شلیپد۔ بعض آچاریوں کی رائے ہے۔ کہ پاؤں کی مانند ہاتھوں۔ ناک۔ ہونٹوں اور کانوں میں بھی شلیپد روگ ہو جاتا ہے۔ اور یہ مرطوب ملکوں میں زیادہ تر پایا جاتا ہے۔

گنڈ مالا۔ میدا میں کے وات وغیرہ دوش۔ گلے۔ گردن۔ اکھش (کولہوں)۔ بغلوں اور چڈوں میں قیام کر کے جِلد کے ہم رنگ۔ سخت چکنی۔ بینگن یا آملے کی ہم وضع۔ گاڑھی۔ بہت سی اور دیر میں پکنے والی گانٹھیں پیدا کر دیتے ہیں۔ جنہیں گنڈ مالا کہتے ہیں۔ ان میں سے بعضوں میں درد پیدا ہو کر پُختگی آجاتی ہے۔ بعض بہنے لگتے ہیں۔ بعضوں میں کھُجلی ہوتی ہے۔ بعض پیدا ہو کر مٹ بھی جاتے ہیں۔ اور

کئی نئے پیدا ہو جاتے ہیں۔
اِسی کو آپچی بھی کہتے ہیں۔ یہ دُوب کی مانند گھٹنے بڑھنے اور بہت عرصہ تک رہنے والا روگ ہے۔

سادھیہ اور اسادھیہ گنڈ مالا۔ جس گنڈ مالا میں بخار۔ قے۔ دردِ پسلی۔ کھانسی اور زُکام کی شکایات پائی جائیں۔ اُسے لاعلاج سمجھنا چاہئے۔

ناڑی وگیان۔ اگر پکی ہوئی سوج کو چیرا نہ دیا جائے۔ یا زخم ہو جانے پر مریض مضر اغذیات کھائے۔ تو پیپ باہر نہیں نکل سکتی اور اندر ہی گوشت وغیرہ میں داخل ہو کر دور تک چلی جاتی ہے۔ دور تک چلے جانے ہی کی وجہ سے اِسے گتی کہتے ہیں۔ چونکہ نلی کے سوراخ کی مانند ہی اس میں سے پیپ نکلتی ہے۔ اس لئے اِسے ناڑی بھی کہتے ہیں۔

بعض آچاریوں کی رائے میں اگر یہ نیز چھی اور ایک ہی ہو۔ تو اِسے ناڑی کہتے ہیں۔ اگر اِس کا مواد کئی سوراخوں میں سے نکلے۔ تو یہ گتی کہلاتی ہے۔

اقسام۔ ناڑی برن پانچ قسم کا ہوتا ہے۔ (۱) واتج (۲) پتج۔ (۳) کفج (۴) سنپاتج اور (۵) شلیہ اَج۔

واتج ناڑی۔ وات سے پیدا ہونے والا ناڑی برن درد والا۔ باریک منہ والا۔ پھیلا ہوا۔ جھاگدار اور پیپ بہانے والا ہوتا ہے۔ اِس میں سے رات کے وقت زیادہ مواد نکلا کرتا ہے۔

پتج ناڑی ۔ پتج ناڑی برن میں پایں ۔ بخار اور جلن کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں ۔ اس کا رنگ زرد ہوتا ہے ۔ اس میں سے گرم اور بدبو دار پیپ نکلا کرتی ہے ۔ اور دن کے وقت زیادہ پیپ نکلتی ہے ۔

کفج ناڑی ۔ کفج ناڑی بَرن میں سے گاڑھا اور لیسدار مواد بہتا ہے ۔ اِس میں کھُجلی ہوا کرتی ہے ۔ اور یہ سخت بھی ہوتا ہے ۔ رات کے وقت اس میں سے زیادہ مواد نکلتا ہے ۔

سنپاتج ناڑی ۔ سنپاتج ناڑی بَرن میں وات وغیرہ تینوں دوشوں کی علامات پائی جاتی ہیں ۔ تردوشج ناڑی بَرن لاعلاج ہوتا ہے ۔

شلیہ اَرج ناڑی ۔ اندر ٹھہرا ہوُا شلیہ اگر باہر نہ نکل سکا ہو تو وہ زخم میں ناڑی بَرن پیدا کر دیتا ہے ۔ اس میں سے پتلی ۔ گرم ۔ جھاگ دار ۔ درد کے ساتھ ۔ تھوڑی تھوڑی اور خون آمیز پیپ نکلا کرتی ہے ۔

تیسواں ادھیائے ۳۰

گرنتھی۔ اربد۔ شلیپد۔ اپچی اور ناڑی برن کا علاج

کچی گرنتھی کا علاج۔ اگر گرنتھی پکی نہ ہو۔ تو اُس کا علاج سوج کی مانند ہی کرنا چاہیئے۔

بڑی کٹیری۔ چیتا۔ چھوٹی کٹیری۔ اور پیپل کے ساتھ پکایا ہوا گھی استعمال کر کے مریض کی اندرونی صفائی کرنے کے بعد تیز ادویات کا لیپ کریں۔

گرنتھی کو بار بار پسینہ دیکر اُسے انگوٹھے سے ملنا چاہیئے۔

مندرجہ بالا معالجات وات گرنتھی کے لئے بالخصوص مفید ہوتے ہیں۔

پت اور رکت گرنتھیوں میں جونکیں لگوا کر خون نکال دینا چاہیئے۔ اور ہمیشہ ٹھنڈی ادویات کا لیپ کرتے رہیں۔

کف گرنتھی کا علاج وات گرنتھی کی مانند ہی کرنا چاہیئے۔

اگر مندرجہ بالا تدابیر سے بھی گرنتھی نہ پکے۔ تو اُسے جڑھ سے کاٹ کر خون کے رُک جانے پر آگ سے جلا دینا چاہیئے۔ مگر یاد رہے۔ کہ گرنتھی کو باقی بالکل نہ رہنے دیں۔ کیونکہ باقی رہنے پر وہ یقیناً پھر

دیگر لیپ۔ شمی کے بیج۔ سہانجنے کے بیج۔ جَو اور سرسوں کو کھٹے تکر (چھاچھ) میں پیس کر لیپ کرنے سے گرنتھی اور گنڈ۔ وگ بیٹھ جاتے ہیں۔

پکتی ہوئی گرنتھی کا علاج۔ جو گرنتھی پکنے لگ گئی ہو۔ اُس کا خون نکال کر پت و کف کو دور کرنے والی ادویات استعمال میں لانی چاہئیں۔

کچی گرنتھی کو شستر سے اُکھاڑ کر کھشار سے جلا دینا چاہئے۔

گنڈمالا کا علاج۔ کاکاونی۔ کلہاری۔ تنڈکی۔ ناگرموتھا۔ ککڑی کے بیج۔ حنظل۔ کڑوی توری۔ اور پاٹھا ہر ایک نصف پل اور وِش ایک کرش کا گُنگدا بنا کر ایک پرستھ کنجے کے تیل اور ایک آڑھک نر گنڈی کے رس میں ڈال کر حسب ترکیب تیل کو پکالیں۔ اِس کے پینے۔ مالش کرنے اور نسوار کے ذریعے استعمال کرنے سے بہت پُرانی گنڈمالا بھی جس سے پیپ بہنے لگ گئی ہو۔ اور بظاہر حال لا علاج بھی ہو چکی ہو۔ دور ہو جاتی ہے۔

اپچی کے لئے تیل۔ کلہاری کی جڑ کا گُنگدا ایک حصہ تیل چار حصے۔ اور نر گنڈی کا رس چار حصے کو ملا کر حسب ترکیب تیل کو پکالیں۔ اس تیل کو نسوار کے کام میں لانے سے اپچی کی شکایت رفع ہو جاتی ہے۔

کُنٹھ آدی ناشک تیل۔ چندن۔ دیودارو۔ مرچ سیاہ۔ ہلدی۔ دار ہلدی۔ تربد۔ موتھا۔ منسل۔ ہرتال۔ بال چھڑ۔ حنظل اور کنیر ہر ایک ایک پل۔ وِش نصف پل لے کر ان سب کو گوموتر میں

گھوٹ لیں۔ پھر اِس نُگدے میں برہمی کا رس۔ آک کا دودھ۔ گوبر کا رس اور ایک پرستھ سرسوں کا تیل ملا کر حسب ترکیب تیل کو پکا لیں۔ اِس تیل کو پلانے۔ مالش کرنے۔ اور نسوار کے ذریعے استعمال کرنے سے کوڑھ۔ دُشٹ ناری بَرن اور اپچی روگوں کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

اپچی ناشک دیگر تیل۔ بچ۔ ہرڑ۔ کٹکی اور چندن کے کلک کے ساتھ پکایا ہوا تیل پینے سے اپچی روگ جڑھ سے جاتا رہتا ہے۔

دیگر۔ سر پھونکا کی جڑھ چاولوں کے پانی کے ساتھ پیس کر نسوار اور لیپ کے ذریعے کام میں لانے سے دُشٹ بَرن۔ اپچی۔ وِش روگ اور کیڑوں کی شکایت رفع ہو جاتی ہے۔

دیگر تیل۔ کرنبھ کی جڑھ۔ پیلو کی جڑھ۔ سھچری۔ بودھ۔ ہرڑ۔ ملیٹھی سونف۔ چیتے کی جڑھ اور دیو دارو کے کلک میں ہموزن دودھ اور تیل ملا کر حسب ترکیب تیل کو پکا لیں۔ اور نسوار و مالش کے کام میں لائیں۔

مرغن لیپ۔ گائے مینڈھا کے کُھر اور گھوڑے کے سُم جلا کر راکھ بنا لیں۔ اس راکھ میں کڑوا تیل ملا کر اپچی پر لیپ کر دیں۔

یا سیاہ سانپ **یا** اپنے آپ مرے ہوئے کوّے کی راکھ کو اِنگدی کے تیل میں ملا کر لیپ کریں۔ تو بھی بالخصوص فائدہ ہو جاتا ہے۔

اگر ان تدابیر سے بھی مرض کا دفعیہ نہ ہو۔ تو جدھر مرض ہو۔ اُسکے دوسری طرف پسلی اور جانگھ کا سہارا کئے ہوئے وستی پردیش کے اوپر یا نیچے میدا کو کاٹ کر اُس مقام کو آگ سے جلا ڈالیں۔

نمی مُنی کی اِس بارے میں یہ رائے ہے۔ کہ مریض کو بٹھا کر اُسکے

پاؤں کی پُشت کو چیر کر اور ایڑی کو بھی اُسی مقدار سے چیرا دیکر اوپر کی تمام گانٹھ نکال دینا چاہئے۔

رِشی سُشرت کہتے ہیں۔ کہ اِندروستی کو چھوڑ کر ایڑی کے بالمقابل بارہ اُنگل چیرا دیکر مریض کی دوسری طرف کو وِدیرن کر کے (چیرا دیکر) بیچ میں سے مچھلی کے انڈے کی مانند سب پانی کو کھینچ لیں۔

دِیگر بعض آچاریوں کی یہ رائے ہے کہ کان سے ٹخنے تک جسم جس قدر لمبا ہے۔ اُس کے نو حصے کر کے اُس کے آٹھ حصہ چھوڑ دیں۔ اور اِندروستی سے نیچے ٹخنے تک نویں حصے کو وِدیرن کریں (چیرا دیدیں)

واتج ناڑی برن کے لئے عمل جراحی۔ وات سے پیدا ہونے والے ناڑی برن پر اُپ ناہن کر کے (ادویات باندھ کر) اچھی طرح سے چیرا دینا چاہئے۔ بعد ازاں اونگا اور رارڑے کو تیل اور سیندھے نمک کے ساتھ پیس کر ناڑی برن پر لیپ کر دیں۔

پتج ناڑی کا علاج۔ پت سے پیدا ہونے والے ناڑی برن پر تِل۔ مجیٹھ۔ ناگ دنتی اور شلاجیت کا لیپ کرنا چاہئے۔ لیکن پہلے اس کو اول الذکر ترکیب سے چیرا دے لینا چاہئے۔

کفج ناڑی برن کا علاج۔ کف سے پیدا ہونے والے ناڑی برن کو پہلے کی طرح چیرا دیکر تِل۔ ملتانی مٹی۔ دنتی۔ نیم اور سیندھا نمک کا لیپ کریں۔

شلیہ اَج ناڑی برن کا علاج۔ شلیہ سے پیدا ہونے والے ناڑی برن کو چیرا دیکر اور اُس کی اندرونی صفائی کر کے اُس پر تِلوں

شہد اور گھی کا لیپ کریں۔

چیرا دینے کے ناقابل ناڑی بَرن کا علاج۔ جو ناڑی بَرن چیرا دینے کے قابل نہ ہو۔ اُس میں ایشنی نامی سلائی داخل کر کے اُس کے اندرونی حصوں کو بیندھ کر سوراخ کے راستے سے بار بار کھشار سُوتر داخل کریں۔ حتیٰ کہ وہ پھٹ جائے۔

دُشٹ بَرن۔ چھوٹے مُنہ والے بَرن۔ اور گنبھیر وغیرہ کی صفات والے بَرن میں صفائی کی جو تدابیر اور تیل وبتیاں وغیرہ بیان کی گئی ہیں۔ وہ سب ناڑی بَرن کے لئے بھی مفید ہوتی ہیں۔

لیپ۔ چِچُو کے بیجوں کو لیپ کرنا ناڑی بَرن کے لئے نہایت مفید ہوتا ہے۔

بتی۔ سُپاری کے درخت کی چھال۔ سیندھا نمک۔ لاکھ۔ ارنڈ کے پتے۔ پرینگو۔ عورت کا دودھ۔ تھوہر کا دودھ۔ اور آک کا دودھ مہیا کر کے سب کو پیس کر بتی بنائیں۔ اِس بتی کے استعمال سے ناڑی بَرن جلدی دور ہو جاتا ہے۔

گنتی کو دور کرنے والی دوائی۔ کھاری نمک۔ کالا نمک۔ سیندھا نمک۔ پکی ہوئی سپاری۔ گھر کا دُھواں۔ آمڑا۔ خیر کے پتے۔ ہلدی۔ دارہلدی۔ اور ہرڑ کا کلک بنا کر مالش۔ سفوف اور بتی کے طور پر استعمال میں لائیں۔ تو گنتی روگ کا اس طرح سے دفعیہ ہو جاتا ہے۔ گویا وہ کبھی ہوا ہی نہیں۔ جس طرح عیاشوں کی عیاشی دولت کو بہت جلد ضائع کر دیتی ہے۔ ویسے ہی یہ دوائی گنتی روگ کو بہت جلد دور کر دیتی ہے۔

اکتیسواں ادھیائے ۳۱

کھشدر روگ وِگیان

اَج گلِکا کی علامات۔ وات کف کے بگاڑ سے بچوں کو ایک خاص قسم کی پھنسی سی ہو جاتی ہے۔ جسے اَج گلِکا کہتے ہیں۔ یہ چکنی۔ جلد کی ہم رنگ۔ گانٹھ دار۔ درد سے خالی اور مونگ کی مانند ہوتی ہے

یَوپرکھیا جو پھنسیاں وات کف کے بگاڑ سے گوشت کا سہارا لیکر جوؤں کے مانند پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور گھنی بھی ہوتی ہیں۔ اُنہیں یوپرکھیا کہتے ہیں۔

کچھپی۔ منہ کے بغیر جو پھنسی املی کی مانند۔ گول۔ تھوڑی پیپ والی گاڑھی اور بلند ہوتی ہے۔ اور پانچ چھ اکٹھی پیدا ہو کر کچھوے کی پُشت کی مانند اونچی ہو جاتی ہیں۔ اُنہیں کچھپی کہتے ہیں۔

پنسِکا۔ کان کے اوپر یا چاروں طرف سخت اور درد والی مینڈک کی سی جو پھنسیاں ہوتی ہیں۔ وہ پنسِکا کہلاتی ہیں۔

پاکھان گردبھ۔ وات کف کے بگاڑ سے جبارٹے کے جوڑوں میں تھوڑے درد والی جو سخت سوج پیدا ہو جاتی ہے۔ اُسے پاکھان گردبھ کہتے ہیں۔

مُکھ دُوشکا (کیل)۔ شالمی (سیمر) کے کانٹوں کی وضع کی درد والی اور سخت پھُنسیاں جو نوجوان اشخاص کے چہروں پر وات کف کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور جن کے اندر میدا ہوتی ہے۔ اُنہیں مُکھ دوشکا یا کیل یا مُہاسے بھی کہتے ہیں۔

پدم کنٹکا۔ سفید رنگ کی اور درد سے خالی جو پھُنسیاں کف وات کی وجہ سے پیدا ہو کر کنول کے کانٹوں کی مانند سارے جسم پر پھیل جاتی ہیں۔ اُنہیں پدم کنٹکا کہتے ہیں۔

وِوَرِتا۔ پت کی وجہ سے پیدا ہونے والی مُدوّر۔ پکے ہوئے گولر کی ہم وضع۔ جلن۔ بخار اور کھُلے منہ والی پھُنسیوں کو وِوَرِتا کہتے ہیں۔

مَسُورکا۔ جسم پر اور منہ کے اندر کی طرف جلن۔ بخار اور درد والی مَسُور کے دانوں کی مانند اور اُتنی ہی بڑی جو پھُنسیاں ہوتی ہیں اُنہیں مَسُورکا کہتے ہیں۔

وِسپھوٹا۔ مَسُورکا کی نسبت زیادہ تکلیف دینے والی پھُنسیاں جن میں سخت درد والے پھوڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ وِسپھوٹکا کہلاتی ہیں۔

وِدھ۔ وات پت سے پیدا ہونے والی کنول کی کونپلوں کی مانند بہت سی دیگر پھُنسیوں سے گھِری ہوئی پھُنسیاں وِدھ کہلاتی ہیں۔

گَردبھی۔ یہ گردبھی نام پھُنسیاں بھی وات پت ہی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہ گول۔ پھیلی ہوئی۔ اُبھری ہوئی اور سُرخ رنگ کی پھُنسیوں سے گھری ہوتی ہیں۔

گردبھی گکھشا۔ بغل کے قریب جو گردبھی نامی پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اُنہیں گردبھی گکھشا کہتے ہیں۔ یہ وات کی وجہ سے پیدا ہُوا کرتی ہیں۔

پنچ گکھشا۔ بغل میں چھوٹی چھوٹی دھان کی کھیلوں کی مانند اور سخت جو پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ وہ پنچ گکھشا کہلاتی ہیں۔

گندھ ناما۔ اول الذکر علامات والی بڑی بڑی پھنسیوں کو گندھ ناما کہتے ہیں۔

راجیکا۔ دھوپ اور پسینے کی وجہ سے جسم پر رائی کی ہم شکل اور ہم رنگ۔ دردوالی اور ٹھوس جو پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ وہ راجیکا کہلاتی ہیں۔

جال گردبھ۔ پت کے غلبے والے وات وغیرہ دوشوں کی وجہ سے وِسرپ کی طرح پھیلنے والی پتلی اور تانبے کے رنگ کی جو نہ پکنے والی سوجن پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جو بخار پیدا کر دیتی ہے۔ اُسے جال گردبھ کہتے ہیں۔

اگنی روہنی۔ پت کے غلبے والے وات وغیرہ دوشوں کی وجہ سے بغل میں بخار پیدا کر دینے والی۔ گوشت کو پھاڑ دینے والی۔ اور آگ کی سی تیز جو پھنسی پیدا ہو جاتی ہے۔ اُسے اگنی روہنی کہتے ہیں۔ یہ پانچ۔ سات یا پندرہ روز میں مریض کو ہلاک کر دیتی ہے۔

اِرہی بیلکا۔ جترو (ہنسلی کی ہڈی) سے اوپر کی طرف پیدا ہونے والی تینوں دوشوں کی علامات والی جو گول پھنسیاں پیدا ہو

جاتی ہیں۔ اُنہیں اِری بیلکا کہتے ہیں۔

وِداری۔ بغلوں اور چڈوں میں وداری کند کی مانند جو سخت پھُنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اُنہیں وِداری کہتے ہیں۔

شرکرا ارُبد۔ میدا۔ وایُو اور کف سنایُو۔ گوشت اور سراؤں کا سہارا پکڑ کر ایک گانٹھ پیدا کر دیتے ہیں۔ جب یہ گانٹھ پھٹ جاتی ہے۔ تو اس میں سے چربی۔ گھی اور شہد کی مانند مواد بہنے لگتا ہے۔ اُس وقت وایُو بگڑ کر گوشت کو خشک کر کے شرکرا (ریت سی) پیدا کر دیتا ہے۔ پھر وات وغیرہ دوش اس شرکرا سے بد بو دار خون اور کئی قسم کے مواد کو بہانے لگتے ہیں۔ اِسے شرکرا ارُبد کہتے ہیں۔

یَلمیک۔ ہاتھوں کی ہتھیلیوں۔ پاؤں کے تلووں اور جوڑوں میں یا جترو (ہنسلی کی ہڈی) سے اوپر جو گانٹھ ہو جاتی ہے اور سانپ کی بانبی کی مانند اُس میں رفتہ رفتہ بہت سے سوراخ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اُسے یَلمیک کہتے ہیں۔ اس میں سخت درد۔ جلن اور کھُجلی ہوتی ہے۔ اور رطوبت بہتی ہے۔ یہ بیماری تینوں دوشوں کے بگاڑ سے پیدا ہوا کرتی ہے۔

کدر۔ پاؤں کے تلووں میں شرکرا سے مَتھت ہو کر یا کانٹے وغیرہ کے لگنے سے زخم ہو کر کیل کی مانند جو اونچی گانٹھ ہو جاتی ہے۔ سے کدر روگ کہتے ہیں۔

رُدھ گُد۔ پاخانہ اور پیشاب وغیرہ حوائج کے زور کو روکنے سے بگڑی ہوئی اپان وایُو مقعد کا سہارا لے کر مقعد کے سوراخ کو

چھوٹا کر دیتی ہے۔ اس لئے پاخانہ بہت مشکل سے آنے لگتا ہے۔ اِس مرض کو رُدھ گُد کہتے ہیں۔

انگشت روگ۔ وات اور پت دوش بگڑ کر ناخن کے گوشت کو پکا دیتے ہیں۔ جس سے درد اور بخار پیدا ہو جاتا ہے۔ اِسے چپیہ۔ انگشت اور اُپ نکھ روگ بھی کہتے ہیں۔

کونکھ۔ چوٹ لگ جانے سے جو ناخن سیاہ۔ کھُردرا اور خشک ہو جاتا ہے۔ اُسے کونکھ روگ کہتے ہیں۔

اَلس۔ گندے کیچڑ وغیرہ کے چھونے سے اُنگلیوں میں جو خارش ہونے لگتی ہے۔ اور رطوبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اُسے اَلس کہتے ہیں

تِل کالک۔ جلد پر سیاہ تلوں کی مانند جو درد سے خالی دھبے سے پڑ جاتے ہیں۔ اُنہیں تِل کالک یا تِل کہتے ہیں۔

ماش۔ جب یہ تِل اونچے ہو جاتے ہیں۔ تو اُنہیں ماش کہتے ہیں۔

چرم کیل۔ جب یہ تِل اُردسے بھی بہت اونچے ہو جاتے ہیں تو اُنہیں چرم کیل یا مسّے کہا جاتا ہے۔ یہ کالے اور سفید بھی ہوتے ہیں

جنتو منی۔ اوپر کی علامات والے جو مسّے جنم سے ہی اور سرخ رنگ کے ہوتے ہیں۔ اُنہیں جنتو منی کہتے ہیں۔ یہ ایک قسم کا لہسن ہوتا ہے

لانچھن۔ کالے اور سفید گول دھبے جو پیدائش کے ساتھ ہی پیدا ہوتے ہیں اُنہیں لانچھن یا لہسن کہتے ہیں

وینگ۔ رنج و غضب سے بگڑے ہوئے وات پت منہ پر پتلے پتلے اور سیاہ دھبے سے پیدا کر دیتے ہیں۔ جنہیں وینگ یا چھائیاں

بھی کہتے ہیں۔
نیلکا۔ منہ کے ماسوا جسم کے باقی حصوں پر پیدا ہونے سے یہی چھائیاں نیلکا کہلاتی ہیں۔
واتج وینگ چھونے اور دیکھنے میں کھردری اور نیلے رنگ کی ہوتی ہیں۔
پتج وینگ کا محیط تانبے کے رنگ کا اور اندرون نیلا ہوتا ہے
کفج وینگ میں کھجلی ہوتی ہے۔
رکتج وینگ کا محیط سرخ۔ اور رنگ کچھ تانبے کا سا ہوتا ہے۔ نیز اس میں سوزش اور چمچاہٹ ہوتی ہے۔
پرسُپتی۔ وایُو سے حرکت میں آیا ہوا کف جلد میں پہنچکر اسے خشک کر دیتا ہے۔ اس سے جلد کا رنگ زرد پڑ جاتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ اس میں بے حسی ہوتی جاتی ہے۔ اس میں تھوڑی سی کھجلی ہوتی ہے۔ لیکن رطوبت نہیں نکلتی ہے۔ اور جلد سو جاتی ہے۔ اس لئے اسے پرسُپتی کہتے ہیں۔
اُت کوٹھ (چھپاکی) اچھی طرح سے قے نہ ہونے کے سبب باہر کو نکلنے کی طرف رجوع ہوئی ہوئی کف پت نیز کھانے کے رک جانے سے جسم پر بہت سے گول گول چکتے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن میں سخت خارش ہوتی ہے۔ اور سرخی آ جاتی ہے۔ انہیں اُت کوٹھ کہتے ہیں۔
کوٹھ۔ جب اُت کوٹھ کے چکتے بار بار اُٹھیں۔ تو انہیں کوٹھ روگ کہتے ہیں۔ یعنی بگڑی ہوئی چھپاکی۔

اس طرح یہ چھتیس قسم کے کھشدّر روگوں کا بیان کر دیا گیا ہے۔

۳۲

بتیسواں ادھیائے

کھشدّر روگوں کا علاج

اَج گلِکا کا علاج۔ کچّی اَج گلِکا پر جونکیں لگوا کر اُس کا خون نکال ڈالنا چاہئے۔

یَوپرکھیا کا علاج۔ یَوپرکھیا پر سوید کرم کرنے کے بعد (پسینہ دیکر) دارہلدی۔ کُٹھ۔ منسل اور ہرتال کا لیپ کر کے اُسے بٹھا دیں۔

پاکھان گردبھ وغیرہ کا علاج۔ گرنتھی۔ کچھّپی۔ شالوک اور پاکھان گردبھ کا علاج بھی اول الذکر ترکیب سے ہی کریں۔

اَج گلِکا وغیرہ امراض کا علاج جب وہ پک جائیں۔ تو زخم کی مانند کرنا چاہئے۔

مُکھ دُوشکا کا علاج۔ مُکھ دُوشکا پر لودھ۔ دھنیا۔ اور بچ کا لیپ کرنا چاہئے۔ **یا** بڑ کے پتے اور ناریل کا رس نیز سیپی ملا کر لیپ کریں۔

اگر اِس طرح بھی مرض مذکور کا دفعیہ نہ ہو۔ تو قے کرائیں۔ نسوار دیں۔ اور پیشانی کی فصد کھولیں۔

پدم کنٹک علاج۔ پدم کنٹک میں مریض کو نیم کا کاڑھا پلاکر قے کرائیں۔ نیز نیم کے کاڑھے میں پکایا ہوا گھی شہد ملاکر کھلائیں۔ اور نیم واملتاس کا لیپ کریں۔

وِوِرتا۔ مسُورکا۔ وِسپھوٹا۔ وِدھ۔ گردبھی۔ گردھبی۔ گکھشا پنچ گکھشا۔ گندھ ناما۔ راجیکا۔ جال گردبھ اور اِربیاّکا کا علاج پنچ وِسرپ کی مانند کرنا چاہیئے۔

اور اگنی رو ہنی کو لا علاج کہہ کر اُس کے علاج پر ہاتھ ڈالیں۔

جال گردبھ میں مناسب حال فاقہ کرانا۔ فصد کھولنا۔ روکھش (خشک کرنے والی) تدابیر کا عمل میں لانا۔ قے اور مسہل وغیرہ سے جسم کی اندرونی صفائی کرانا۔ آملوں کا استعمال کرانا اور دیگر ٹھنڈے لیپ کرنا چاہیئے۔

وِدارکا کا علاج۔ وِدارکا میں فصد کھلواکر کفج گرنتھی کا سا علاج کرنا چاہیئے۔

شرکرارُبد کا علاج۔ شرکرارُبد میں میدج ارُبد کا سا علاج خصوصیت کے ساتھ کرنا چاہیئے۔

بُلمیک روگ جو کہ بہت بڑھ گیا ہو۔ اور جس میں بہت سے سوراخ ہوں۔ سوجن ہو۔ مرم ستھان میں پیدا ہوا ہو۔ اور ہاتھوں یا پاؤں میں ہو۔ وہ لا علاج ہوتا ہے۔

دیگر بلمیک روگوں کے لئے لیپ۔ مندرجہ بالا بلمیک روگوں کے سوا دیگر بلمیک روگوں میں مُسہل وغیرہ سے مریض کی اندرونی صفائی کرا کے بلمیک میں سے خون نکال کر نمک۔ املتاس۔ گلو۔ تُربد سیاہ۔ کُلتھی کی جڑھ۔ دنتی اور تِل ان سب کا چورن بنا کر مقامِ مرض پر لیپ کر دیں۔

پکے ہوئے بلمیک کا علاج۔ پکے ہوئے بلمیک میں سے بگڑے ہوئے گوشت کو اوزاروں سے بالکل صاف کر کے کھشار یا آگ سے جلا دیں۔

کدر کا علاج۔ شستر کے ذریعے کدر کو جڑھ سے کاٹ کر سینہہ سے جلا دینا چاہئے۔

رُدّھ گُد کا علاج برُدھ منی کی طرح کرنا چاہئے۔

چِپّ کا علاج۔ چپ روگ میں مُسہل وغیرہ اندرونی صفائی کرنے والی تدابیر سے مریض کے پت کو دور کر کے شستر کرم (اپریشن) کرنا چاہئے۔

کونکھ کا علاج۔ کونکھ کا علاج بھی چپّ کا سا ہی کریں۔

اُلس کا علاج۔ الس روگ میں دونوں پاؤں پر کانجی ڈال کر کسیس۔ پٹول۔ گولوچن۔ تل اور نیم کے پتوں کا لیپ کرنا چاہئے۔

تل کالک اور ماش کا علاج۔ تل کالک اور ماش روگوں کو گرم سوربہ کانت منی۔ کھشار یا آگ سے جلا دینا چاہئے۔

چرم کیل اور جتومنی کا علاج۔ چرم کیل اور جتومنی کو اوزار سے

کاٹ کر پہلے کی طرح جلا دینا چاہیئے۔

لانچھن۔ وینگ اور نیلکا کا علاج۔ اِن تینوں بیماریوں میں پاس والی سرا (ناڑی) کا فصد کھول کر بڑ وغیرہ شیردار درختوں کی چھال اور کونپلوں کو دودھ میں پیس کر لیپ کرنا چاہیئے۔

لیپ۔ ارجن کی چھال **یا** مجیٹھ کو پیس کر شہد میں ملا کر لیپ کریں۔

یا سفید گھوڑے کے سُم کی راکھ ماکھن میں ملا کر لیپ کر دیں۔

تو وینگ وغیرہ امراض رفع ہو جاتے ہیں۔

وینگ ناشک لیپ۔ صندل سُرخ۔ مجیٹھ۔ کُٹھ۔ لودھ۔ پرینگو۔ بڑ کی کونپلیں اور مسوروں کا لیپ چھائیوں کو دور کر دیتا ہے۔ اور چہرے کو رونق بخشتا ہے۔

دیگر لیپ۔ زیرہ سیاہ۔ زیرہ سفید۔ سیاہ تل۔ اور سرسوں کو دودھ میں پیس کر لیپ کرنے سے وینگ اور لانچھن روگ دور ہو جاتے ہیں۔ نیز چہرہ چاند کا سا خوشنما ہو جاتا ہے۔

دیگر لیپ۔ بُھنے ہوئے اور چھلکے دور کئے ہوئے مسوروں کو دودھ کے ساتھ پیس کر یا گھی اور شہد میں ملا کر لیپ کریں۔

یا سیمر کے چوڑے کانٹوں کو دودھ میں پیس کر لیپ کریں۔

یا بیر کا گودا اور خرگوش کا خون لے کر ان کو پیس کر گُڑ اور شہد ملا کر لیپ کریں۔

یا کُٹھ کو سات دن تک بجورے میں رکھ کر شہد ملا کر لیپ کریں۔

یا موسلی کی جٹاؤں کو بکری کے دودھ کے ساتھ پیس کر شہد میں

ملا کر لیپ کریں۔

یا گائے کی ہڈیوں اور موصلی کی جڑھ کو پیس کر گھی اور شہد ملا کر لیپ کریں۔

رنگ کو ٹھیک کرنے والا لیپ۔ جامن کے پتے۔ آم کے پتے۔ دہی کا توڑ۔ ہلدی۔ دار ہلدی اور نئے گڑ کو لیپ کرنے سے وینگ وغیرہ امراض دور ہو جاتے ہیں۔

یا تیندو کو اُسی کے رس میں پیس کر لیپ کرنے سے جلد کا رنگ ٹھیک ہو جاتا ہے۔

اُبٹنا۔ کنول پتر۔ تگر۔ چرونجی۔ دار ہلدی۔ کدمب۔ اور بیر کا گودا ان سب کا اُبٹنا بنا کر کام میں لانے سے منہ کنول کی مانند ہو جاتا ہے۔

مالش۔ مندرجہ بالا ادویات کا نگدا اور ملٹھی کا کاڑھا ملا کر دوش اور رِتو کے مطابق پکائے ہوئے گھی کی مالش کرنا بھی مفید ہوتا ہے۔

دیگر مالش۔ جَو۔ رال۔ لودھ۔ خس۔ صندل سُرخ۔ شہد۔ گھی۔ اور گڑ میں گو مُوتر ڈال کر پکائیں۔ جب کڑچھی سے لگنے لگ جائے تب اُتار لیں۔ اسے ملنے سے نیلکا۔ وینگ اور مُکھ دوشک وغیرہ امراض دور ہو کر منہ کنول کی مانند خوشنما نکل آتا ہے۔ اور پاؤں کنول کی پنکھڑی کے سے ہو جاتے ہیں۔

نسوار۔ کیسر۔ خس۔ دار ہلدی۔ لاکھ۔ ملٹھی۔ چندن۔ بڑ کی نئی داڑھی۔ پدماکھ۔ کنول کیسر۔ نیل کنول اور مجیٹھ ہر ایک ایک پل میں ایک آڑھک پانی ڈال کر پکالیں۔ جب چوتھائی پانی باقی رہ جائے

تو اُتار کر چھان لیں - پھر اس میں لاکھ - پتنگ - مجیٹھ - ملیٹھی اور کیسر ہر ایک ایک کرش - بکری کا دودھ دو گڑو - اور تیل ایک گڑو ڈال کر حسب ترکیب پکالیں - اس تیل کا نسوار کے ذریعے استعمال کرنے سے نیلکا - پلت - وینگ - جھریاں - تل کا لک اور مکھ دوشک وغیرہ امراض دور ہو جاتے ہیں - نیز یہ چہرے کی رونق کو بڑھا دیتا اور تر و تازہ کرتا ہے -

وینگ آدی ناشک اوشدھ - مجیٹھ - مسا ورلودھ - سوراشٹر کی مٹی - لاکھ - ہلدی - دار ہلدی - صندل - ہرتال - کیسر - کُٹھ - گورچن گیرو - بڑ کے نرم پتے - صندل سفید - صندل سرخ - صندل سیاہ - پارا - پتنگ - ڈھاک کی چھال - کنول کے بیج - کنول کیسر - موم - بیدا تھوتھا - پدماک آدی گن کی ادویات - چربی - گھی - مغز - دودھ - اور شیر دار درختوں کا رس - ان سب کو ملا کر آگ پر پکالیں -

اس دوائی سے منہ چاند کی مانند خوشنما نکل آتا ہے -

نسوار - بھنگرے کا رس - دودھ اور پانی ملا کر نسوار دینا بھی مفید ہوتا ہے -

پرسُپتی کا علاج - پرسپتی میں بھی وہی علاج کام میں لانا چاہئے - جو واتج کشٹھ روگ میں بیان کیا گیا ہے - اور مرض کے مقام کو آگ سے جلا دینا چاہئے -

اُتت کوٹھ کا علاج - اُتت کوٹھ کا علاج کف پت کا سا کرنا چاہئے -

کوٹھ کا علاج - کشٹ کے علاج کے مطابق کریں -

۳۳
تینتیسواں ادھیائے

گوہیہ روگ وگیان (امراضِ مخفی کا علاج)

تئیس قسم کے امراضِ مخفی۔ جماع کرتے کرتے یکایک ہٹ جانے۔ یکایک جماع کرنے لگ جانے۔ وات وغیرہ دوشوں سے بگڑی ہوئی۔ تنگ۔ میلی یا باریک سوراخ کی یونی والی عورت سے جماع کرنے بھینس۔ بکری وغیرہ جانوروں کے ساتھ خلاف وضع فطری کا مرتکب ہونے۔ جماع کی خواہش نہ رکھنے والی عورت کے ساتھ جماع کرنے۔ اگمیا (محرمہ) عورت کے ساتھ جماع کرنے۔ زچہ کے ساتھ جماع کرنے جماع کے بعد بگڑے ہوئے پانی سے عضو تناسل کو دھونے۔ یا بالکل نہ دھونے۔ عضو تناسل کو بڑھانے کے لئے تیز لیپ وغیرہ کرنے۔ کام تی عورت کی مشت۔ دانتوں یا ناخنوں سے عضو تناسل کے زخمی ہو جانے۔ زہریلی اشیا کے لگنے۔ احتلام ہونے۔ ویرج کے ویگ کو روکنے اور گہری و نہایت کھردری یونی سے بہت عرصہ تک عضو تناسل کو رگڑتے رہنے سے وات وغیرہ دوش بگڑ کر اُپدنش (آتشک) وغیرہ تئیس قسم کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

اُپدنش کی اقسام۔ اُپدنش روگ پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔

(۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج (۴) رکتج اور (۵) سنپاتج۔

واتج اُپدنش کی علامات۔ عضوِ تناسل میں سوج۔ انواع و اقسام کا درد ہوتا۔ جکڑاہٹ اور جلد کا پھٹ جانا یہ وات سے پیدا ہونے والے اُپدنش کی علامات ہیں۔

پتج اُپدنش کی علامات۔ پکے ہوئے گولر کی مانند رنگ کا سُرخ ہو جانا۔ سوج اور بخار یہ پت سے پیدا ہونے والے اُپدنش کی علامات ہیں۔

کفج اُپدنش کی علامات۔ کف کی وجہ سے پیدا ہونے والے اُپدنش میں سختی۔ چکناہٹ۔ کھجلی۔ ٹھنڈک اور گرانی سی پائی جاتی ہے۔

رکتج اُپدنش کی علامات۔ کالی کھانسی پھنسیوں کی پیدائش خون کا بہنا اور بخار۔ خون کی وجہ سے پیدا ہونے والے اُپدنش کی علامات ہیں۔

سنپاتج اُپدنش کی علامات۔ تینوں دوشوں کی وجہ سے پیدا ہونے والے اُپدنش روگ میں سب دوشوں کی ملی جلی علامات پائی جاتی ہیں۔ اس کی وجہ سے خصیوں میں سوج بھی ہو جاتی ہے نیز تیز درد ہوتا ہے۔ وہ بہت جلد پک جاتا ہے اور اُس میں کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔

ان سب میں سے رکتج اُپدنش یاپیہ (عسیر العلاج) اور سنپاتج اسادھیہ (لا علاج) ہوتا ہے۔

لِنگ ارش کی علامات۔ بگڑے ہوئے وات وغیرہ دوش

عورت یا مرد کے اعضائے مخفی کے گوشت یا خون کا سہارا لے کر قضیب کے اندر یا باہر کی طرف گوشت کے کیل سے پیدا کر دیتے ہیں۔ ان میں سخت کھجلی ہوتی ہے۔ اور ریسدار خون نکلتا ہے۔ فرج میں پیدا ہو کر یہ چھتری کی قسم کے بن جاتے ہیں۔

ان دونوں قسم کے مانس کیلکوں کو لنگ ارش کہتے ہیں۔ اگر اِنکے علاج میں غفلت کی جائے۔ تو یہ مرد کی قوت رجولیت اور عورت کے رج (خونِ حیض) کو زائل کر دیتے ہیں۔

سر کھپیا یا سر کھپکا کی علامات۔ مقام مخفی کے اندر یا باہر کی طرف کف رکت کی وجہ سے ایسی چھوٹی چھوٹی پھنسیاں ہو جاتی ہیں۔ جو مقدار اور وضع میں سرسوں کی مانند اور سخت ہوتی ہیں۔ یہ سر کھپکا کہلاتی ہیں۔

اَوْمنتھ کی علامات۔ لمبوتری وضع کی بہت سی ایسی پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جو بیچ میں ہی پھٹ جاتی ہیں۔ یہ کف اور رکت کی وجہ سے پیدا ہوا کرتی ہیں۔ اِن میں درد ہوتا ہے اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ انہیں اَوْمنتھ کہتے ہیں۔

کمبھیکا کی علامات۔ رکت پت کی وجہ سے پیدا شدہ پھنسیاں جو جامن کی گٹھلی کی مانند پیدا ہوتی ہیں۔ اُنہیں کمبھیکا کہتے ہیں۔ یہ بہت جلد پیدا ہو جاتی ہیں۔

اَلجی کی علامات۔ جس طرح کی اَلجی نامی پھنسی میہہ روگ میں ہوتی ہے ویسی اعضائے مخفی میں بھی ہو جاتی ہے۔

اُتما پرڈکا کی علامات۔ رکت پت کے بگاڑ سے اُڑد یا مونگ کی

مانند جو پھنسیاں اعضائے مخفی میں ہو جاتی ہیں۔ انہیں اُنما کہتے ہیں۔

پُشکر کا کی علامات۔ جو پھنسی اور بہت سی پھنسیوں سے گھری ہوتی ہے۔ اور کنول کے "بیج کوش"[1] کے برابر ہوتی ہے۔ وہ پُشکر کا کہلاتی ہے۔

سَمِ وِیوڑھ کی علامات۔ ہاتھ کے ذریعے بہت رگڑنے سے جو پھنسیاں ہو جاتی ہیں۔ انہیں سَم ویوڑھ کہتے ہیں۔

مردِت کی علامات۔ عضو تناسل کو ملنے یا کپڑے سے گھِسنے سے وایو بگڑ کر مردِت نامی روگ پیدا کر دیتا ہے۔

اُشٹھیلکا کی علامات۔ وایو کے بگاڑ سے جو ناہموار سخت اور ٹیڑھی پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ وہ اشٹھیلکا کہلاتی ہیں۔

نِوِرت روگ کی علامات۔ ملنے سے بگڑا ہوا وایو قضیب کی جلد کو اُلٹ دیتا ہے۔ اس میں درد اور جلن ہونے لگتی ہے۔ نیز کبھی کبھی پکاؤ بھی ہو جاتا ہے۔ یہ چمڑا لِنگ منی (سپاری) کے نیچے گول اور اکٹھا ہو کر لٹک پڑتا ہے۔ اِسے نِوِرت روگ کہتے ہیں۔

اَوپاٹکا کی علامات۔ اگر قضیب کا چمڑا پھٹ کر زخم مشکل سے بھرے تو اُسے اَوپاٹکا کہتے ہیں۔

نِرُدھ منی کی علامات۔ جب وایو کی وجہ سے مریض کے عضوِ تناسل کا چمڑا بگڑ کر اور لنگ منی (سپاری) سے چمٹ کر پیشاب کے راستے کو روک لیتا ہے۔ اور پیشاب کی دھار بہت

---

[1] وہ چیز جس میں بیج ہوتا ہے۔ یعنی گٹھلی۔

تھوڑی سی تھوڑی نکلتی ہے۔ لیکن درد نہیں ہوتا تو چمڑے کے آگے آجانے کی وجہ سے سپاری کا منہ نہیں نکل سکتا۔ تو اِس مرض کو نِرُدہ منی کہتے ہیں۔

گرتھت آکھیہ روگ کی علامات۔ جس روگ میں مرد کا عضوِ تناسل جو کے کانٹوں جیسے کانٹوں سے گھر جائے۔ اُسے گرتھت آکھیہ روگ کہتے ہیں۔

سپرش ہانی۔ شوک سے بگڑ کر خون عضوِ تناسل میں سپرش ہانی نامی روگ پیدا کردیتا ہے۔ اس کے ہونے سے لنگ میں چھونے کی قوت نہیں رہتی۔

شت پوتاک کی علامات۔ وات رکت کے بگاڑ سے سارا عضوِ تناسل اگر چھوٹے چھوٹے منہ والے سوراخوں سے گھر جائے۔ تو اُسے شت پونک روگ کہتے ہیں۔

توک پاک کی علامات۔ پت رکت کے بگاڑ سے عضوِ تناسل کی جلد پک جاتی ہے۔ اِس لئے اِسے توک پاک روگ کہتے ہیں۔ اِس کے ساتھ بخار اور جلن بھی ہوتی ہے۔

مانس پاک کی علامات۔ تینوں دوشوں کے بگاڑ سے مانس پاک نامی روگ پیدا ہوجاتا ہے۔ اس میں تینوں دوشوں کی علامات والا درد ہوتا ہے۔ اور گوشت سڑ سڑ کر گر پڑتا ہے۔

رکت اربد کی علامات۔ کچھ سرخی لئے ہوئے سیاہ رنگ کے پھوڑے اور بہت سی پھنسیاں عضوِ تناسل پر پیدا ہو کر تکلیف دینے

لگتی ہے۔ اور عضوِ تناسل میں نہایت سخت درد ہونے لگتی ہے۔ اِسے رکت ارُبد کہتے ہیں۔

مانس ارُبد کی علامات۔ گرنتھی آدی روگ وگیانیہ ادھیائے میں مانس ارُبد کا بیان کر دیا گیا ہے۔ یہ تینوں دوشوں کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

وِدرِدھی بھی تینوں دوشوں سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کا بیان بھی وِدرِدھی کے بیان میں کر دیا گیا ہے۔

تِل کالک۔ تینوں دوشوں کے بگاڑ سے عضو تناسل کے چاروں طرف مانس کالا ہو کر گل جاتا ہے۔ اِس مرض کو تِل کالک کہتے ہیں۔

مانس ارُبد۔ مانس پاک۔ وِدرِدھی اور تِل کالک یہ چاروں امراض لاعلاج ہوتے ہیں۔ انکے سوا دیگر امراض قابل علاج ہوتے ہیں۔ مگر علاج سب کا کرنا چاہئے۔

یونی روگ (امراضِ رحم) بگڑی ہوئی اشیاء کھانے سے عورتوں کو بیس قسم کے یونی روگ پیدا ہو جاتے ہیں۔

وات ویاپد۔ ناہموار مقام پر عضو رکھنے سے۔ اونچی نیچی جگہ میں سونے سے۔ کثرتِ جماع سے۔ خراب خونِ حیض کے نکلنے سے مضر اشیا کے کھانے سے۔ اور پچھلے جنم کے بیج دوش سے وات بگڑ کر یونی میں درد۔ چبھک۔ تکان۔ بے حسی۔ چیونٹیاں سی چلنا۔ جکڑاہٹ کرختگی۔ آواز۔ جھاگ دار سُرخ یا سیاہ تھوڑا تھوڑا پتلا یا رُوکھا خونِ حیض آنا یہ شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ بعد ازاں چڈوں اور پسلیوں

وغیرہ میں گراوٹ۔ بے قراری۔ پھر بترتیب باؤگولہ اور دیگر کئی قسم کی واتج بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ اس روگ کو وات ویاپد روگ کہتے ہیں۔

اتی چرنا یونی۔ کثرت جماع کی وجہ سے جس یونی میں سوج ہو جاتی ہے۔ اُسے اَتی چرنا یونی کہتے ہیں۔

پراگ چرنا یونی۔ نہایت چھوٹی عمر والی عورت کے ساتھ بکثرت جماع کرنے سے وایو اُس کی پُشت۔ پنڈلیوں۔ رانوں اور چڈوں میں درد پیدا کرتی ہوئی یونی کو بگاڑ دیتی ہے۔ تو اُسے پراگ چرنا یونی کہتے ہیں۔

اُداورتا ویاپت۔ جب وایُو بگڑ کر خونِ حیض کو بڑے زور سے اُلٹا لَوٹا کر اوپر کو لے جاتی ہے۔ اور یونی کو ایذا دیتی ہے۔ تب وات سے تکلیف پانے والی یونی بمشکل اُداورت والے جھاگ دار خون کو باہر نکالتی ہے۔ اِسے اُداورتا ویاپت یونی کہتے ہیں۔

اُداورتا ویاپت۔ جب وایُو بگڑ کر خونِ حیض کو بڑے زور سے اُلٹا لَوٹا کر اوپر کو لے جاتی ہے۔ اور یونی کو ایذا دیتی ہے۔ تب وات سے تکلیف پانے والی یونی بمشکل اُداورت والے جھاگ دار خون کو باہر نکالتی ہے۔ اِسے اُداورتا ویاپت یونی کہتے ہیں۔

جاتگھنی ویاپت۔ جب وایُو خشکی کے سبب خرابیٔ حیض سے پیدا شدہ بچے کو پیدا ہوتے ہوتے ہی مار ڈالتی ہے۔ تو اُسے جاتگھنی ویاپت کہتے ہیں۔

انتر مُکھ یونی - اگر عورت بہت غذا کھا کر ناہموار طور سے بیٹھ کر مرد کے ساتھ جماع میں مشغول ہو - اور وایُو کھائی ہوئی غذا سے تکلیف پا کر اور یونی کے سروتوں میں داخل ہو کر یونی کے منہ کو ٹیڑھا کر دے تو یونی کے گوشت اور ہڈی میں سخت درد ہونے لگتا ہے - اِسے انتر مُکھ یونی روگ کہتے ہیں -

سُوچی مُکھ یونی - جو حاملہ عورت وات کو بڑھانے والی اغذیات کھاتی ہے - اُس کی وایُو کو پت ہو کر اُس کی یونی کے منہ کو بہت چھوٹا کر دیتی ہے - ایسے یونی روگ کو سُوچی مُکھ یونی کہتے ہیں -

شُشکا ویاپت یونی - ایامِ حیض میں پاخانہ پیشاب وغیرہ حوائجِ ضروریہ کے زور کو روکنے سے وایُو بگڑ کر پاخانہ اور پیشاب کو روک دیتی اور رحم کو خشک کر دیتی ہے - اسی سبب سے اِسے شُشکا ویاپت یونی کہتے ہیں - اس میں بہت سخت درد ہوتا ہے -

وامنی کی علامات - جبکہ بگڑا ہوا وایُو چھ یا سات دن کے بعد رحم میں سے ویرج کو نکال دیتا ہے - تو ایسی یونی کو وامنی کہتے ہیں - اس میں درد ہوتا بھی ہے - اور نہیں بھی ہوتا -

کھنڈھ یونی - ویرج کی خرابی کی وجہ سے حمل میں جس کنیا کا رحم وایو کے سبب ضائع ہو جاتا ہے - اُسے مرد کی خواہش نہیں ہوتی نہ ہی اُس کی چھاتیاں اُبھرتی ہیں - ایسی عورت کھنڈھ یونی کہلاتی ہے -

مہا یونی - بگڑا ہوا وات یونی کے منہ اور گربھ آشے (رحم) کو روک کر

پھیلا ہوا۔ ڈھیلا۔ وات کی مانند دُکھی اور اُٹھے ہوئے مانس والا کر دیتا ہے۔ اِسے مہایونی کہتے ہیں۔ اس میں سخت درد ہوا کرتا ہے۔

پیتک ویاپت یونی۔ پت اپنے بگاڑنے والے اسباب سے بگڑ کر اور یونی میں قیام کر کے جلن۔ پاک (پچتنگی) تپش۔ اور بدبو پیدا کر دیتی ہے۔ اس میں بخار بھی ہو جاتا ہے۔ اور یونی میں سے نہایت گرم۔ مُردے کی بدبو والا۔ نیلا۔ پیلا اور سیاہ آرتو (حیض) بکثرت خارج ہوتا ہے۔ اِسے پیتک یونی ویاپت کہتے ہیں۔

رکت یونی۔ اگر یونی میں سے خون بہتا رہتا ہو۔ تو اُسے رکت یونی کہتے ہیں۔

لوہتا کھش ویاپت یونی۔ وات اور پت کے بگاڑ سے رج (حیض) زائل ہو کر جلن۔ لاغری اور رنگت کی خرابی کی شکایات پیدا کر دیتی ہے۔ اِسے لوہتا کھش ویاپت کہتے ہیں۔

شلیشمک ویاپت یونی۔ رطوبت (کف) پیدا کرنے والی اغذیات وغیرہ سے کف بگڑ کر یونی کو درد سے خالی۔ سرد۔ کھجلی والی سفید رنگت اور لیسدار کر دیتی ہے۔ اس روگ میں یونی سے زرد اور چپ چپا پانی بہتا ہے۔ اِسے شلیشمک ویاپت یونی کہتے ہیں۔

پری پلُتا۔ پت پرکرتی والی عورت کو اگر جماع کے وقت چھینک یا ڈکار آئے۔ اور وہ اُسے روک لے۔ تو اُس کے وات اور پت بگڑ کر یونی کو خراب کر دیتے ہیں۔ اور یونی ایسی سوج جاتی ہے۔ کہ ہاتھ تک نہیں لگایا جا سکتا۔ درد ہوتا ہے۔ اور یونی میں سے زرد یا نیلا خون

نکلنے لگتا ہے۔ علاوہ ازیں پیڑو اور کوکھ میں گرانی۔ اسہال۔ عدم اشتہائے طعام۔ کمر اور چڈوں میں درد۔ سوئی چبھنے کی سی تکلیف اور بخار یہ علامات نمودار ہو جاتی ہیں۔ اِس یونی کو پری پلُتا کہتے ہیں۔

اُپ پلُتا یونی ۔ وات کف سے تکلیف زدہ یونی جس میں سے سفید اور چپ چپا پانی بہتا ہے۔ اُسے اُپ پلُتا کہتے ہیں۔

وِپلُتا یونی ۔ یونی کو نہ دھونے سے اُس میں کیڑے پیدا ہو جایا کرتے ہیں۔ سخت کھجلی ہونے لگتی ہے۔ اور اس کھجلی کی وجہ سے جماع کی خواہش بہت بڑھ جاتی ہے۔ اِسے وِپلُتا یونی کہتے ہیں۔

کرننی کی علامات ۔ باد مخالف کی حاجت نہ معلوم ہونے پر بھی جبراً وایُو کو خارج کرنے سے وہ وایُو بگڑ کر اور کف و رکت سے مل کر یونی کے راستے میں ایک کرنکا (گوشت کا ٹکڑا) پیدا کر دیتی ہے۔ جس سے یونی کا راستہ رُک جاتا ہے۔ اِسے کرننی یا کرنکا یونی کہتے ہیں۔

سنّپاتکی ویاپت ۔ یونی اور رحم کا سہارا لے کر جب وات وغیرہ تینوں دوش اپنے اپنے عوارض کو پیدا کر دیتے ہیں۔ تو اِسے سنّپاتکی یونی ویاپت کہتے ہیں۔

حمل قرار نہ پانے کی وجہ ۔ مندرجہ بالا امراض کی وجہ سے یونی حمل کے نا قابل ہو جاتی ہے۔ اس لئے مریض کو حمل قرار نہیں پا سکتا۔ اور اُسے پَرَدر۔ بواسیر۔ باؤ گولہ اور وائج وغیرہ انواع و اقسام بیماریاں آ گھیرتی ہیں۔

۳۴

چونتیسواں ادھیائے

گوہیہ روگ پرتی کھیدھ (امراضِ مخفی کا علاج)

تازہ اُپ دنش کا علاج۔ اُپ دنش کے پیدا ہوتے ہی لِنگ (عضوِ تناسل) کی درمیانی سرا کا فصد کھول دینا چاہیئے۔ اِس پر ٹھنڈے لیپوں اور ٹھنڈے پری شیکوں کا کرنا بھی مفید ہوتا ہے۔

مریض کی مُسہل سے اندرونی صفائی کرنی بھی نہایت ضروری ہے۔

جب اُپدنش پک جائے۔ تو اُسے کاٹ کر اوپر تِلوں کے ٹکڑے میں شہد اور گھی ملا کر لیپ کر دیں۔

دھونے کا کاڑھا اور لگانے کا تیل۔ جامن۔ آم۔ چمبیلی کدمب۔ اور سفید خیر کی تازہ کونپلیں۔ شلکی۔ بیر۔ بل گری۔ ڈھاک تِنش۔ ترپھلا اور بڑ وغیرہ شیر دار درختوں کی چھال میں پانی ملا کر کاڑھا بنالیں۔ اور اس کاڑھے سے اُپ دنش کو دھو ڈالیں۔

اِسی کاڑھے کے ساتھ تیل کو پکا کر اُس تیل کو اُپدنش پر لگانا چاہیئے۔ اِس سے زخم بھر آتے ہیں۔

لیپ۔ نیلا تھوتھا۔ گیرو۔ لودھ۔ الائچی۔ مینسل۔ رسونت۔ ہرتیو

پُشپ۔ کسیس۔ ملتانی مٹی۔ اور سیندھا نمک کو باریک پیس کر شہد میں ملا کر لیپ کرنے سے اُپدنش کے زخم دور ہو جاتے ہیں۔

روپن (انگور لانے والی) دوائی۔ ترپھلے کو کسی ٹھیکرے میں جلا کر پیس ڈالیں۔ اور پھر اُسے گھی میں ملا کر اُپدنش پر لگائیں۔ تو زخم بھر جاتے ہیں۔

دوشوں کے مطابق علاج۔ اوپر اُپدنش کے جو معالجات بیان کئے گئے ہیں۔ اُنہیں عام علاج کے ذیل میں شمار کرنا چاہیئے۔ دوشوں کے مطابق اُپدنش کا علاج سوج کی مانند ہی کرنا چاہیئے۔

اُپدنش کو پکنے نہ دیں۔ ایسی کوشش ہمیشہ کرتے رہنا چاہیئے۔ کہ اُپدنش پکنے نہ پائے۔ کیونکہ سنایُو۔ سرا۔ اور گوشت کے پک جانے پر عموماً عضو تناسل بھی جھڑ جایا کرتا ہے۔

لنگ ارش کو کاٹ کر اور جلا کر اُپدنش ہی کی مانند علاج کرنا چاہیئے۔

سر کھیپ کو اوزار سے کھرچ کر اُس پر اول الذکر جامن وغیرہ کاڑھے کی ادویات کا چُورن بنا کر دھوڑ دیں۔

اور انہی ادویات سے بنایا ہوا تیل زخم کے بھرنے کے لئے لگائیں۔

نیز اُودمنتھ اور سر کھیپ دونوں میں فصد کھلوانا چاہیئے۔

کمبھیکا کا علاج۔ کمبھیکا روگ میں فصد کھلوانا مفید ہوتا ہے۔ اِس کے پک جانے پر برن میں سے پیپ نکال کر تیندو۔ ترپھلا۔ اور لودھ کا لیپ کریں۔ نیز انہی ادویات سے پکایا ہوا تیل لگا کر زخم کے بھرنے کی کوشش کریں۔

الجی کا علاج - الجی میں فصد کھلواکر کمبھیکا ہی کی مانند علاج کرنا چاہئے۔

اُتما کا علاج - اُتما نامی پھنسی کو وِرش نیتر سے پکڑ کر کاٹ ڈالنا چاہئے اور اوپر کسیلی ادویات کا چورن اور نگدا شہد میں ملاکر لیپ کریں۔

پُشکر اور وِیُوڑھ کا علاج تِتج وِسرپ کی مانند کرنا چاہئے۔

تُوک پاک کا علاج - عضوِ تناسل کے چمڑے کے پک جانے اور بےحس ہو جانے پر پری شیک کرنا چاہئے۔

مرِدت کا علاج - مرِدت روگ میں عضوِ تناسل پر آگے آنے والے بلا تیل سے پری شیک کریں۔

نیز مدُھر گن کی (شیریں) ادویات کا نیم گرم نگدا گھی ملاکر اُپ ناہن (پاند ھنے) کے کام میں لائیں۔

اشٹیلا کا علاج - اشٹیلا یا اشٹیلکا روگ میں فصد کھلواکر کفج گرنتھی کی مانند علاج کرنا چاہئے۔

نِوُرِت روگ کا علاج - عضوِ تناسل کے نِوُرِت روگ میں گھی چپڑ کر سویدان کریں۔ پھر حالت کے مطابق تین یا پانچ دن تک خوشبودار شال وَل وغیرہ سے اُپ ناہن کریں۔ بعد ازاں پھر سویدن کریں۔ جب اس طرح سے چمڑا نرم ہو جائے۔ تو اُسے آہستہ آہستہ سُپاری کے اوپر لے آئیں۔ جب چمڑا سُپاری کے اوپر آجائے۔ تو بار بار اُپ ناہن کریں نیز مرغن اشیا غذائے طور پر کھائیں۔

اَوِپاٹکا کا علاج - اَوِپاٹکا میں بھی یہی اول الذکر علاج کام

میں لانا چاہئے۔

نرودھ منی کا علاج۔ لوہے یا لکڑی کی دونوں طرف سے کھلی ہوئی ایک نلی لے کر اس پر لاکھ کا لیپ کردیں۔ اور اوپر گھی چپڑ کر عضوِ تناسل کے سوراخ میں لگادیں۔ پھر اس نلی کے ذریعے اس میں وات کو دور کرنے والا بلا آدی تیل ڈالیں۔ تین دن کے بعد اس سے زیادہ موٹی نلی عضو مذکور کے سوراخ میں داخل کرکے عضو کے سوراخ کو چوڑا کریں۔ اگر اس سے بھی کامیابی نہ ہو۔ تو عقلمند وید کو چاہئے۔ کہ سیون کو چھوڑ کر اوزار سے چیرا دیدے۔ اس کے بعد فوراً زخم کی مانند اس کا علاج شروع کردینا چاہئے۔

گرتھت کا علاج۔ گرتھت روگ میں ناڑی سویدھ[1] سے سویدن کرکے اسپر مرغن اور گرم اُپ ناہن کریں۔

شت پونک کا علاج۔ شت پونک نامی عضو تناسل کے روگ کو اوزار سے چھیل کر کسیلی ادویات کے چورن میں شہد ملاکے اوپر لیپ کردینا چاہئے۔

رکت اربد کا علاج۔ رکت اربد کا علاج رکت ودردھی کی مانند کرنا چاہئے۔

حالت کے مطابق علاج۔ سب قسم کے لنگ روگوں میں مریض کی حالت کے مطابق حسب ضرورت اندرونی صفائی۔ کاڑھے۔ لیپ۔ گھی۔

---

[1] نلی کے ذریعے بھاپ پہنچاکر جو پسینہ دیا جاتا ہے۔ اسے ناڑی سوید کہتے ہیں۔

تیل۔ رس کریا۔ چُورن ۔زخم کی صفائی اور انگور لانے والی ادویات سے علاج کرنا چاہیئے۔

یونی کی بیماریوں کا علاج ۔یونی کی تمام امراض میں عام طور پر وات کو دور کرنے والی تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔

واتج یونی روگوں میں سنیہن ۔سویدن اور روستی وغیرہ کا استعمال بالخصوص مفید ہوتا ہے۔

وات کے سوائے عورتوں کی یونی اور کسی طرح بھی بگڑ نہیں سکتی۔ اس لئے پہلے وات ہی کو مغلوب کرنا چاہئے۔ اُس کے بعد کسی دوسرے طریق علاج کو عمل میں لائیں۔

بلاتیل ۔ہِشرک سینہہ یا سُکمار گھرت میں سے کوئی ایک سینہہ امراض یونی کی مریضہ کو حسب ضرورت پلائیں۔

ٹیڑھی ترچھی پڑی ہوئی یونی کو سنگدھ کر کے اور سویدن دیکر ٹھیک طور پر رکھ دیں ۔جھکی ہوئی یونی کو ہاتھ سے سیدھا کر دیں۔

سنورت (ڈھکی ہوئی) یونی کو پرسارت کرکے (پھیلا کر) چیرا دیں۔

باہر نکلی ہوئی یونی کو اندر گھسیڑ دیں۔

نِورت (ہٹی ہوئی) یونی کو آگے بڑھا دیں۔

کیونکہ اپنے مقام سے ہٹی ہوئی یونی عورتوں کو شلیہ (اوپری چیز) کی مانند دُکھ دیا کرتی ہے۔

یونی کے امراض میں ہلکی قے اور تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔ قے اور جلاب کے ذریعے مریضہ کی اوپر نیچے سے صفائی کرکے

وستی (حقنے) مالش ۔ پری شیک ۔ لیپ ۔ اور پنچو (روئی کے پھوے) کا استعمال کریں۔

گھرت ۔ کھنبھاری ۔ ترپھلا ۔ داکھ ۔ کسونڈی ۔ ہلدی ۔ دار ہلدی ۔ گلو ۔ سیرے آک ۔ شت مولی ۔ شیوناک ۔ پُنرنوا ۔ اور فالسہ ہر ایک دو دو تولہ کا نگدہ ابنا کر اس سے حسب ترکیب گھی کو پکالیں ۔ اس گھی کے پینے سے تمام واتج یونی امراض دور ہو جاتے ہیں۔

اور حمل ٹھہرانے کے لئے بھی یہ نہایت اچھی دوائی ہے ۔

دیگر دوائی ۔ بچ ۔ زیرہ سیاہ ۔ زیرہ سفید ۔ پیپل ۔ اڑوسہ ۔ سیندھا نمک ۔ اجمود ۔ جو کھار ۔ کھانڈ ۔ اور چیتا ۔ ان ادویات کو پرسنا نامی شراب میں پیس کر اور اُسی میں ملا کر گھی میں بھون کر کھلائیں ۔ اس کے استعمال سے یونی شول (دردرحم) درد پسلی ۔ ہردے روگ ۔ باؤگولہ اور بواسیر کی شکایات دور ہو جاتی ہیں ۔

وَرِشک آدی پان ۔ اڑوسہ کی جڑھ ۔ بجورے کی جڑھ ۔ اور مدنیتی کی جڑھ کو یا پیپل اور کالا زیرہ کو پیس کر نمک ملا کر شراب کے ساتھ نوش کرنے سے یونی شول وغیرہ امراض دور ہو جاتے ہیں۔

راسنا آدی دُگدھ ۔ راسنا ۔ گوکھرو ۔ اور اڑوسہ کے ساتھ پکایا ہوا دودھ پینے سے یونی شول (درد رحم) کا دفعیہ ہو جاتا ہے ۔

پری شیک ۔ گلو ۔ ترپھلا اور دنتی کے کاڑھے کو یونی میں پری شیک کے طور پر استعمال کرنا چاہئے۔

پنچو پریوگ ۔ تگر ۔ بینگن ۔ کُٹھ ۔ سیندھا نمک اور دیو دارو کے

ساتھ پکائے ہوئے تیل میں روئی کا پھویہ بھگو کر یونی کے اندر رکھ دیں۔ تو یونی کا درد دور ہو جاتا ہے۔

پنچ یونی روگوں کا علاج ۔ پنچ یونی روگوں میں پت کو دور کرنے والے۔ سرد تاثیر والے پری شیک۔ ابھینگ (مالش) اور پنچو پر یوگوں کا استعمال کرانا چاہیئے۔ نیز سنیہن کے لئے اُن میں گھی کا استعمال کریں۔

اولیھہ ۔ شتاور کی جڑھ چار تُلا بھر لے کر کوٹ لیں۔ اور کپڑے میں ڈال کر نچوڑ کر رس نکالیں۔ اس رس کے برابر ہی دودھ ملا کر ایک آڑھک گھی پکالیں۔ نیز اس میں پکاتے وقت جیونیہ گن کی (زندگی افزا) ادویات شتاور۔ داکھ۔ فالسہ۔ چرونجی۔ ملٹھی۔ اور دونوں کھریٹی ہر ایک ایک تولہ۔ کا پتھر کی سل پر پیس کر بنایا ہوا نگدا ڈال دیں۔ جب وہ پک جائے تو اُتار کر چھان لیں۔ اور ٹھنڈا ہونے پر شہد آٹھ پل۔ پیپل آٹھ پل۔ اور کھانڈ دس پل ملا دیں۔

اس میں سے ہر روز ایک تولہ بھر دوائی استعمال کرنے سے یونی ویاپت رکت دوش (امراض حیض) اور شکر دوش (امراض منی) دور جاتے ہیں۔ یہ دوائی ورشیہ[1] اور نہایت پُنسون[2] ہے۔ کھشت روگ۔ کھشے روگ۔ رکت پت۔ کھانسی۔ دمہ۔ ہلیمک۔ یرقان۔ وات رکت۔ وِسرپ انقباضِ دل۔ انقباضِ سر۔ مرگی۔ اردت۔ آیام۔ مد اور اُنماد روگوں

---

[1] مقوی۔ باہی۔ مسمّن۔

[2] ایسی دوائی جس سے رحم میں حمل قرار پانے اور بچّہ پیدا کرنے کی طاقت آتی ہے۔

کو دور کر دیتی ہے۔

روگ ناشک گھرت۔ اسی طرح جیونیہ گن کی (زندگی افزا) ادویات کے ساتھ دودھ یا گھی کو پکا کر پینے سے یونی میں ہونے والے پنچ روگ دور ہو جاتے ہیں۔

وات پنچ یونی روگ۔ کھریٹی کے دو درون کا ڑھے میں ایک آڑھک گھی اور تیل نیز چار آڑھک دودھ ملا کر پکائیں۔ اور پکتے وقت اُس میں پیپل۔ کاک جنگھا۔ مصری۔ جیونتی۔ کھشیر کاکولی۔ شال پرنی۔ شتاور۔ ردھی۔ زیرہ۔ دودھ۔ گورکھ مُنڈی۔ مُدگ پرنی۔ پیلو پرنی اور ماش پرنی کا نگدا بھی ڈال دیں۔

اس گھی کے پینے سے وات پت سے پیدا ہونے والے یونی روگ دور ہو جاتے ہیں۔ اور مریضہ کا رحم حمل قرار پانے کے قابل ہو جاتا ہے۔

رکتج یونی کا علاج۔ رکتج یونی روگ میں خون کے رنگ کو دیکھ کر دوشوں کا تعلق معلوم کریں۔ اور اُن دوشوں کے مطابق خون کو ٹکانے لگانے والی ادویات کا استعمال کریں۔

پُشپانُوگ چُورن۔ پاٹھا۔ جامن کی گُٹھلی۔ آم کی گُٹھلی سیاکھان بھید۔ رسونت۔ آنوڑا۔ سیمر۔ موچرس۔ مجیٹھ۔ کڑا کی چھال۔ کیسر۔ بلگری اتیس۔ لودھ۔ ناگر موتھا۔ گیرو۔ سونٹھ۔ مہوا۔ ماچیک۔ صندل سرخ۔ کائپھل شیوناک۔ اندر جو۔ اننت مُول۔ گل دھاوہ۔ ملٹھی اور ارجن ان سب ادویات کو پُشیہ نکھشتر میں جمع کر کے باریک پیس لیں۔ اس چُورن کو شہد میں ملا کر چاولوں کے پانی کے ساتھ نوش کریں۔ اس کے استعمال سے

بواسیر۔ اسہال ۔خونی اسہال ۔بچوں کے کرمی روگ ۔یونی دوش (خرابی ہائے رحم) رج دوش (خرابی ہائے حیض) یعنی خاکستری رنگت سفیدی سُرخی۔ یا سیاہی یہ سب شکایات، دور ہو جاتی ہیں۔

یہ پُشیا نوگ چورن مہرشی اتری کمار کا تجویز کیا ہوا ہے۔

کف دُوشت یونی کا علاج ۔ کفج یونی روگوں میں سب قسم کی خشک، اور گرم تاثیر والی ادویات کا استعمال کرنا چاہئے۔

یونی سشُول ناشک تیل دھاوے کے پھل ۔آملے کے پتے ۔ رسونت ۔ملٹھی ۔نیل کنول ۔جامن کی گٹھلی ۔آم کی گٹھلی ۔ہیرا کسیس۔ لودھ ۔کائے پھل ۔تیندو ۔ملتانی مٹی ۔انار کی چھال۔ اور کچّا گولر ہر ایک ایک تولہ۔ دودھ دو پرستھ ۔بکری کا پیشاب دو پرستھ ۔اور تیل ایک پرستھ ان سب کو ملا کر حسب ترکیب پکا لیں ۔اس تیل کو مالش ۔پھویہ بھگو کر رکھنے ۔اور وستی (حقنے) کے ذریعے استعمال میں لانے سے بے حس ہوجی ہوئی ۔اُبھری ہوئی ۔جکڑی ہوئی ۔لیسدار۔ رطوبت بہانے والی وِپلتا۔ اُپ پلتا ۔پھوٹ والی اور درد والی یونی ویاپت کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

یو ان آدی پر یوگ ۔جو۔ ہرڑ۔ ارشٹ ۔سیدھو ۔تیل ۔پیپل۔ لوہ چورن اور ہرڑ کو شہد کے ساتھ استعمال کرنے سے یونی روگوں کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

وِشدتا کارک چورن ۔ہیرا کسیس ۔ترپھلا۔ ملتانی مٹی ۔آم کی گٹھلی ۔اور دھاوے کے پھولوں کا چورن شہد میں ملا کر استعمال کریں۔ تو یونی کی پچھلتا (لیس) دور ہو جاتی ہے۔

بدبو وغیرہ والی یونی کا علاج۔ ڈھاک کے پھول۔ دھاوے کے پھول۔ ہمامن۔ مجیٹھ۔ موچرس اور رال کا چورن یونی کی بدبو۔لیس اور رطوبیت کو دور کردیتا ہے۔

نیز پرہی شیک کے لئے آرگ وَدَ آدی گن کی ادویات کا کاڑھا نہایت مفید ہوتا ہے۔

مرِدُوتا کارک پریوگ۔ ستبدھ (جکڑی ہوئی) اور کرخت یونیوں میں ویسوار۔ کرِسرا یا پائیں رکھنے سے اُن میں نرمی آجاتی ہے۔

بدبودار یونی کے لئے کاڑھا۔ خوشبودار ادویات کا کاڑھا۔ کلکا۔ چورن یا اُن سے پکایا ہوا تیل لگانے سے یونی کی بدبو جاتی رہتی ہے۔

کف سے بگڑی ہوئی یونی کے لئے وستی (حقنہ) کف سے بگڑی ہوئی یونیوں میں چرپری ادویات یا گوموتر ملا کر وستی دینی مفید ہوتی ہے۔

سنّپات یونی روگوں کا علاج۔ تینوں دوشوں سے پیدا ہونے والے یونی روگوں میں وات وغیرہ دوشوں کے بیان میں لکھی ہوئی عام تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔

اوپر بیان کی ہوئی تدابیر سے یونی کے شدھ ہو جانے پر نیز بے عیب حمل کے استقرار کے لئے شدھ ویرج کے رحم میں داخل ہونے سے عورت کو حمل قرار پاجاتا ہے۔

خراب ویرج کا علاج۔ وات وغیرہ دوشوں سے ویرج کی

شناخت کرکے پہلے ومن ورےچن وغیرہ پانچوں قسم کی تدابیر سے مرد کی اندرونی صفائی کریں۔ پھر اُس دوش کو دور کرنے والی ادویات کام میں لائیں۔

پھل گھرت۔ مجیٹھ۔ کُٹھ۔ ترپھلا۔ کھانڈ۔ بچ۔ ہلدی۔ دار ہلدی ملٹھی۔ میدا۔ اجوائن۔ کٹکی۔ دُودھی۔ ہینگ۔ کاکولی۔ اسگندھ اور شتاور ہر ایک ایک تولہ لے کر پہلے اِن کا نگدا بنالیں۔ پھر اِس نگدے میں ایک پرستھ گھی اور چار پرستھ دودھ ملاکر حسب ترکیب گھی کو پکالیں یہ پھل گھرت سب قسم کے یونی اور شکر دوشوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ یہ گھی عمر کو بڑھاتا۔ تر و تازگی بخشتا۔ میدھا کو بڑھاتا اور نہایت اعلےٰ درجے کی پنسون دوائی ہے۔ اس گھی کو پُشیہ نکھشتر میں پینے سے ضرور ہی اولاد پیدا ہو جاتی ہے۔ جن عورتوں کی اولاد ہو کر مر جاتی ہے یا جو حاملہ ہیں۔ اُنکے لئے یہ گھرت نہایت مفید چیز ہے۔ یہ گھی بچوں کی دیہہ کو بڑھانے اور اُن کے گرہوں کو دور کرنے کے لئے بھی بڑی اچھی چیز ہے۔

۳۵

پینتیسواں ادھیائے

وِش پرتی کھیدھ (زہروں کا علاج)

وِش کی پیدائش - جب امرت پیدا کرنے کے لئے دیوتا اور اسُروں نے مل کر سمندر کو بلویا تھا - تو امرت کی پیدائش سے پہلے ایک مہیب شخص پیدا ہوا - جس کا جلال بہت تیز تھا - اُس کی ڈاڑھیں چار تھیں اور سر کے بال سبز تھے - نیز آنکھوں سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے - اس خوفناک شخص کو دیکھ کر ساری دُنیا وِش (پریشان) ہوگئی - اِس لئے اُس کا نام وِش ہوگیا - یہ مہیب شخص برہما کے غصہ سے اپنے جسم کو ترک کر کے ستھاور (بے جان) اور جنگم (جاندار) دو طرح کا بن گیا -

ستھاور وِش - جو وِش نباتات میں رہتا ہے - اور نہایت سریع الاثر ہوتا ہے - وہ ستھاور وِش کال کوٹ - وش نابھ - شرنگی اور ہلاہل وغیرہ ناموں سے پکارا جاتا ہے -

جنگم وِش - جو وِش سانپ یا مکڑی وغیرہ جانوروں کی ڈاڑھوں میں رہتا ہے وہ جنگم کہلاتا ہے - یہ جنگم وِش ناخنوں - سینگوں اور پیشاب وغیرہ میں بھی رہتا ہے -

وِش اور گر کا فرق - ستھاور اور جنگم یہ دونوں قسم کے وِش قدرتی ہوتے ہیں اور گر وِش مصنوعی ہوتا ہے - گر وِش کئی

ادویات کے ملاپ سے بنتا ہے۔ گرُوِش بلحاظ ادویات کے بہت جلد یا بہت عرصہ کے بعد مارتا ہے۔ نیز سوزش۔ بھُس۔ امراضِ شکم جنون اور بواسیر وغیرہ امراض کو پیدا کر دیتا ہے۔

وِش کے خواص ۔ سب قسم کے وِش تیکھشن (تیز) گرم تاثیر والے روکھش (چکنائی سے خالی) وِشد (صاف) وَیوائی (سب جگہ سرائت کرجانے والے) آشُو کاری (سریع الاثر) لگھو (ہلکے) وِکاشی (پھیل جانے والے) سوکھشم (لطیف) اَوَیہ آکت رس (غیر نمایاں ذائقے والے) اور وِشم پاکی (بے قاعدہ پختگی والے) ہوتے ہیں۔

چونکہ وِش میں مندرجہ بالا دس خواص ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ "اوج" کے خلاف اثر رکھتا ہے۔ نیز وات اور پت کے غلبے کی وجہ سے فوراً زندگی کو ہلاک کر دیتا ہے۔

یہ جسم میں پھیل کر سب سے پہلے سارے جسم کے خون کو بگاڑ دیتا ہے۔ پھر وات۔ پت اور کف دوشوں کو۔ نیز انکے مقاماتِ رہائش کو آخر کار دوشوں کے ساتھ ہردے میں پہنچکر زندگی کا خاتمہ کر دیتا ہے۔

وِش کے سات ویگ ۔ ستھاور وِش کے سات ویگ ہوتے ہیں۔ یعنی سات حالتیں رونما ہوتی ہیں۔ جن کی الگ الگ علامات ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

پہلے ویگ کی علامات ۔ ستھاور وِش کے جسم میں داخل ہوتے ہی اُس کے پہلے ویگ میں زبان کی سیاہی اور جکڑاہٹ غشی۔

قے۔ تراس (خوف) اور کلانتی (تکان) یہ علامات نمایاں ہوجاتی ہیں۔

دوسرے ویگ کی علامات۔ لرزہ۔ پسینہ۔ جلن۔ گلے میں درد ہونا۔ اور اس کے معدے میں پہنچنے پر ہردے (دل) میں درد ہونا یہ وِش کے دوسرے ویگ کی علامات ہیں۔

تیسرے ویگ کی علامات۔ تالو کا سوکھنا۔ معدے میں درد۔ چھدنے کی سی نہایت سخت تکلیف ہونا۔ دونوں آنکھوں میں کمزوری سبزی اور سوج ہونا۔ وِش کے پکوآشے (انتڑیوں) میں پہنچنے پر سوئی چبھنے کا سا درد ہونا۔ ہچکیاں آنا۔ کھانسی ہونا۔ اور انتڑیوں کا بولنا یہ وِش کے تیسرے ویگ کی علامات ہیں۔

چوتھے ویگ کی علامات۔ سر کا بہت گراں ہوجانا نیز اول الذکر ویگوں کی علامات کا نمایاں ہونا وِش کے چوتھے ویگ کی علامات ہوتی ہیں

پانچویں ویگ کی علامات۔ کف کا نکلنا۔ جسم کی رنگت کا بگڑ جانا۔ جوڑوں میں درد ہونا۔ دوشوں کا بگڑ جانا اور پکوآشے میں درد کا ہونا یہ وِش کے پانچویں ویگ کی علامات ہیں۔

چھٹے ویگ کی علامات۔ وِش کے چھٹے ویگ میں مریض بیہوش ہوجاتا ہے۔ اور اسے دست آنے لگتے ہیں۔

ساتویں ویگ کی علامات۔ وِش کے ساتویں ویگ میں کندھوں۔ پشت اور کمر میں ٹوٹنے کی سی درد ہوتی ہے۔ نیز مریض مر بھی جاتا ہے۔

وِش کے پہلے ویگ کا علاج۔ ستھاورِ وش کے پہلے ویگ میں مریض کو قے کرا کے اُس کے جسم پر ٹھنڈے پانی کی دھار ڈالنی چاہئیے۔ بعدازاں بہت جلد شہد اور گھی ملاکر دافِع زہر ادویات پلانی چاہئیں۔

دوسرے ویگ کا علاج۔ دوسرے ویگ میں پہلے ویگ کی مانند مریض کو قے کرا کے اور ٹھنڈے پانی کی دھار اُس کے بدن پر ڈال کر دست آور دافع زہر ادویات پلانی چاہئیں۔

تیسرے ویگ کا علاج۔ وِش کے تیسرے ویگ میں دافِع زہر ادویات کا پینا۔ نیز نسوار اور سُرمے کے طور پر استعمال کرنا مفید ہوتا ہے۔

چوتھے ویگ کا علاج۔ وِش کے چوتھے ویگ میں چکنائی ملاکر دافع زہر ادویات استعمال کرانی چاہئیں۔

پانچویں ویگ کا علاج۔ وِش کے پانچویں ویگ میں ملٹھی کا کاڑھا اور شہد ملاکر دافع زہر ادویات استعمال کرائیں۔

چھٹے ویگ کا علاج۔ وِش کے چھٹے ویگ میں اتیسار روگ کا سا علاج کرنا چاہئیے۔

ساتویں ویگ کا علاج۔ وِش کے ساتویں ویگ میں "روگان اُت پادنیہ ادھیائے" میں بیان کی ہوئی اَوِپیڑن نامی نسوار دینی چاہئیے۔

یا پیشانی پر کاک پد نامی اوزار سے نشان لگا کر اُس پر خون سے بھرے ہوئے ماس کو لگا دیں۔

سب قسم کے وش کے اثر کو دور کرنے والا یوا گو۔ کڑوی توری چیتا۔ پاٹھا۔ سورج بلی۔ گلو۔ ہرڑ۔ شیلو۔ سرس۔ کینھی۔ ہلدی۔ دارہلدی بٹ ماکھشنک۔ ہردو پُنرنوا۔ ترِکُٹا۔ دونوں کیڑی۔ دونوں ساروا اور کھرہٹی کے کاڑھے میں یوا گو پکا کر ٹھنڈا کر لیں۔ پھر اس میں گھی اور شہد ملا کر دیں۔ نیز ویگ کے درمیان سب قسم کی دافع زہر تدابیر عمل میں لائیں۔

پییا۔ مہوا۔ ملٹھی۔ کنول کیسر اور صندل سرخ کے کاڑھے میں پییا تیار کر کے ٹھنڈی ہونے پر گھی اور شہد ملا کر دیں۔

چندر اُدے اگد رسونت۔ تگر۔ کُٹھ۔ ہرتال۔ منسل۔ پرینگو۔ ترِکُٹا۔ سپرِکا۔ کیسر سمیت ناگ پُشپ۔ ہریو۔ ملٹھی۔ جٹا مانسی۔ گوروچن کاک مالِکا۔ سرل کاشٹ۔ رال سونف۔ کیسر۔ کھرہٹی۔ تمال پتر۔ تالیس پتر۔ بھوج پتر۔ خس۔ ہلدی اور دارہلدی ان سب ادویات کو پہلے جمع کر لیں۔

پھر ایک کنواری کنیا کو فاقہ کرا کے پُشیہ نکھشتر میں نہلا کر سفید کپڑے پہنا کر برہمنوں کی پوجا کرا کے اُس کنیا سے اول الذکر ادویات پسوائیں۔ اُس کے اثنائے پسائی میں بیتندریہ وید ذیل کا منتر پڑھتا رہے۔

"نمہ پُرش سِنگھائے۔ نمو نارائناے چہ۔ یتھا سو نابھی جاناتی رنے کرشن پراجیہ اُم۔ ابتین ستیہ واکیہ این اگد وسے پرسِدھیہ تو۔ نمو وَیڈُ وریہ ماتے ہُل ہُل رکھش مام سرب وِشے بھیا۔ گوری۔ گاندھاری

چنڈالی ۔ ماتنگی سواہا“۔
جب وہ ادویات پس چکیں ۔ تو وَید کو مندرجہ ذیل منتر پڑھنا چاہیئے۔
اوم ہری مائے سواہا ۔
اِس کے بعد اِسے استعمال میں لانا چاہیئے۔
اِس چندر اُدے نامی اگد کو پینے ۔ نسوار لینے ۔ مالش کرنے لیپ کرنے اور کلائی پر باندھنے سے شانتی پراپت ہوتی ہے۔ اِس کے استعمال سے سب قسم کے وِش ۔ بیتال گرہ ۔ کارمن کلیش (کرموں سے پیدا شدہ تکالیف) مارک روگ ۔ قحط ۔ یُدھ اور بجرّیات کا خوف دور ہو جاتا ہے۔
دُوشی وِش ۔ جو وش بہت پُرانا ہو گیا ہے ۔ یا جو دافع زہر ادویات کے پریوگ سے کم اثر ہو گیا ہے ۔ جو جنگل کی آگ ۔ ہوا یا دھوپ کی وجہ سے سوکھ گیا ہے ۔ یا جو طبعی طور پر اچھے صفات سے متصف نہیں ہے ۔ وہ دوشی وِش کہلاتا ہے۔
دُوشی وِش کم اثر ہوتا ہے ۔ اس لئے اس کا اثر دیکھنے میں نہیں آتا ۔ یہ کف سے گھرا ہوا ہونے کے سبب جسم میں بہت عرصہ تک قائم رہتا ہے۔
دُوشی وِش کے مریض کا پاخانہ پھٹ جاتا ہے ۔ اور اُسکی رنگت بگڑ جاتی ہے ۔ خون کا فساد ۔ پیاس ۔ عدم اشتہائے طعام ۔ غشی ۔ قے آواز کا بہت باریک ہو جانا ۔ غفلت ۔ اور دُوشیہ اُدر کی علامات یہ سبب عوارض نمایاں ہو جاتے ہیں۔

دُوشی وِش کے آم آشے (معدے) میں داخل ہو جانے پر کف وات روگ اور پکوآشے (انتڑیوں) میں قیام کرنے پر وات پت روگ پیدا ہو جاتے ہیں۔

دُوشی وِش کے مریض کے سر کے بال اُڑ کر ایسے ہو جاتے ہیں۔ جیسے پرندہ پروں سے خالی ہوتا ہے۔

رس وغیرہ دھاتوؤں میں دوشی وِش کے ٹھہر جانے سے دھاتوؤں میں ہونے والے انواع و اقسام کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

چونکہ پوربی ہوا۔ بے ہضمی۔ ٹھنڈک۔ بادل۔ دن کے سونے۔ اور غیر مفید اغذیات سے بگڑ کر وہ رس رکت وغیرہ دھاتوؤں کو بگاڑ دیتا ہے۔ اس لئے اسے دوشی وِش کہتے ہیں۔

دُوشی وِش کے لئے ادویہ۔ دُوشی وِش کے مریض کو پسینہ دیکر قے کرا کے نیز مسہل دے کر دُوشی وِش کو دور کرنے والی ادویات شہد میں ملا کر چٹانی چاہئیں۔

دُوشی وِش ناشک گولیاں۔ پیپل۔ رِدھی۔ تِرن۔ جٹا مانسی۔ لودھ۔ الائچی۔ سجی کھار۔ سونا پاٹھا۔ تگر۔ کُٹھ۔ ملٹھی۔ چندن۔ اور گیرو۔ ان سب ادویات کو کوٹ پیس کر گولیاں بنا لیں۔ اِسے دوشی وِش اری کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ دوشی وِش کو بالخصوص دور کرتی ہے۔ اگرچہ اور امراض میں بھی اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔

زہر آلود اوزار سے کٹنے کی علامات۔ جو شخص زہر آلود اوزار سے کٹتا ہے۔ اُسے بار بار غش آتا ہے۔ اُس کے جسم کی رنگت

بگڑ جاتی ہے۔ اُس کا دل گھبراتا ہے۔ اور جسم پر کیڑے سے چلتے معلوم ہوتے ہیں۔ کمر۔ پُشت۔ سر۔ کندھوں اور جوڑوں میں درد ہونے لگتا ہے۔ سیاہ اور بگڑا ہوا خون نکلتا ہے۔ مریض کو پیاس۔ غشی۔ بخار۔ اور جلن کی شکایات تکلیف دیتی رہتی ہیں۔ اُس کی بصارت مکدّر ہو جاتی ہے۔ اور کھانسی ہوتی ہے۔ اُسے ایسے زخم ہو جاتے ہیں۔ جن کے کنارے سُرخی مائل زرد ہوتے ہیں۔ اور درمیان سے اُن کا رنگ نیلگوں ہوتا ہے۔ ان میں سخت درد ہونے لگتا ہے۔ زخم سوج کر جلدی پک جاتا ہے۔ اور گوشت فوراً سیاہ ہو کر گل کر گر پڑتا ہے۔ اُس میں سے ہمیشہ لیسدار مواد بہتا رہتا ہے۔ اور اگرچہ مرم ستھان کو کوئی ایذا نہ پہنچی ہو۔ تو بھی ہردا جلدی گھر جاتا ہے۔

شلیہ کو کھینچنا۔ شلیہ کو زخم میں سے نکال کر زخم کو فوراً لوہے کی تپتی ہوئی گرم گرم سیخ سے جلا دینا چاہیئے۔

یا موروا سفید۔ کیٹری۔ سوم کی چھال۔ مجیٹھ۔ سرس اور بڑ بیری میں سے کسی ایک کے کھشار سے اُسے پرتی سارن کریں (اوپر کھشار مل دیں۔

نیز شیوناک کی چھال۔ اتیس اور کیٹری کی جڑ کا لیپ کریں۔

زہر آلود اوزار سے کٹے ہوئے کا علاج۔ زہریلے کیڑوں کے کاٹے ہوئے کی مانند ہی کرنا چاہیئے۔

بدبودار زخم کا علاج۔ بدبودار گوشت والے زخم کا علاج تیج وسرپ ہی کی مانند کرنا چاہیئے۔

بعض مستورات اپنے خاوند کی پیاری بننے کے لئے اُسے زہر آمیز کھانا کھلا دیا کرتی ہیں۔

نیز راجہ کے قریبی جو اُس کے دشمن سے ساز باز رکھتے ہوں۔ اُسے زہر دے دیتے ہیں۔

گر (مصنوعی زہر) مختلف اقسام کے جانوروں کے اعضا اور پاخانے متضاد ادویات کی بھسم اور کم اثر والے زہروں کے ملاپ کو گروِش (مصنوعی زہر) کہتے ہیں۔

گر کے مریض کی علامات۔ گرِوش کے مریض کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ وہ لاغر۔ ضعفِ ہاضمہ کا شاکی۔ کھانسی۔ دمہ۔ اور بخار میں گرفتار ہوتا ہے۔

نیز وایُو کی پرتی لومتا۔ اونگھ۔ تفکر۔ پیٹ کا بڑھ جانا۔ جگر اور تِلّی میں خرابی۔ آواز میں کمزوری۔ دُبلاپن۔ سُستی۔ سوج۔ پیٹ میں ہمیشہ اپھارہ رہنا۔ ہاتھ پاؤں میں خشکی۔ کھشٹی روگ۔ خواب میں گیدڑوں بِلوں۔ نیولوں۔ سانپوں اور بندروں نیز سوکھی ہوئی نباتات اور جل آشیوں کا دکھائی دینا یہ تمام علامات پائی جاتی ہیں۔

اگر مریض گورے رنگ کا ہو۔ تو اپنے تئیں سیاہ رنگ کا دیکھتا ہے۔ اگر سیاہ رنگ کا ہو۔ تو اپنے تئیں گورے رنگ کا سمجھتا ہے۔ اور اپنے تئیں ناک۔ کان یا آنکھوں سے محروم پاتا ہے۔

مندرجہ بالا عوارض نیز دیگر ایسے عوارض میں جو یہاں بیان نہیں کئے گئے گرِوش کا مریض مبتلا ہو کر بعض مرتبہ علاج نہ کئے جانے پر

بہت جلد مرجاتا ہے۔

گروش کے مریض کا علاج۔ گروش کے مریض کو قے کرا کے مفید اغذیات و اشربات کھلائیں۔ اور جب اُس کا ہرداشدہ ہو جائے تو سوتر ستھان میں بیان کی ہوئی ترکیب کے مطابق اُسے سونے کی بھسم استعمال کرائیں۔

اولیہہ۔ سونا مکھی اور سونے کی بھسم میں مصری اور شہد ملا کر چاٹیں تو نہایت تیز اور سب قسم کا ملا ہوا مہلک گروش بھی بے اثر ہو جاتا ہے۔

گروش کے استعمال سے جب حرارت ہاضمہ کمزور ہو جاتو

ٹورا۔ گلو۔ تگر۔ پیپل۔ پٹول۔ چب۔ چیتا۔ بچ۔ ناگر موتھا۔ اور واوڑنگ یہ سب ادویات تنکر (لسی) نیم گرم پانی۔ دہی کے توڑ یا کھٹے رس کے ساتھ پینے کو دیں۔

گروش تر ستا کا علاج۔ کبوتر کا گوشت۔ کھجور۔ اور پوہکر مول ڈال کر پکایا ہوا پانی ٹھنڈا کر کے پلانے سے گروش سے پیدا شدہ پیاس درد۔ دمہ۔ ہچکی اور بخار دور ہو جاتا ہے۔

وش کے مریض میں اگر مندرجہ ذیل سب باتیں پائی جائیں۔ یعنی اگر اُس کی پرکرتی (طبیعت) پیتک ہو۔ موسم برسات کا ہو۔ غذا سرسوں وغیرہ کی ہو۔ دوش پت ہو۔ اور دوشیہ خون ہو تو اِن سب باتوں کے ہوتے فیصدی شاید ایک بھی مریض بچ سکے یا نہ بچ سکے۔ یہ بات مشکوک ہی ہے۔ ان سب باتوں کے ملاپ کو وش سنکٹ کہتے ہیں۔

بھوک۔ پیاس۔ پسینہ۔ دُبلاپن۔ غصہ۔ افسوس۔ خوف۔ محنت۔ بے ہضمی۔ پاخانے کی رِقّت۔ پت وات کی زیادتی۔ تِل کے پھولوں اور پھلوں کے سونگھنے۔ زمین کے انجرات۔ بادلوں کی آواز۔ ہاتھی اور چوہوں کی کھال سے منڈھے ہوئے باجوں کی آواز۔ وِش سنکٹ۔ پوربی ہوا۔ اُت بل۔ آمود (خوشی یا خوشبو) اور مدن پر اولیہ (شہوت کے غلبے) سے زہر بڑھ جاتا ہے۔

ورشارتو پانی کا منبع ہے۔ اس لئے اس موسم میں سب اشیا گیلی ہو جاتی ہیں۔ اس وجہ سے اس موسم میں وِش گوڑ کی مانند نرم ہو کر سارے جسم میں پھیل جاتا ہے۔ اور ورشارتُو میں وِش کم اثر ہو جاتا ہے۔

اس طرح پر کرتی (مزاج) ساتمیہ (موافقت) رِتُو (موسم)۔ مقام۔ وِش کے ویگ (حالت)۔ مریض کی طاقت اور کمزوری ان سب باتوں پر غور کر کے وِش روگی پر ہاتھ ڈالنا چاہئے۔

پیتک وِش کا علاج۔ مسہل۔ نہایت ٹھنڈے پری شیک۔ لیپ اور کاڑھے نیز کڑوی و میٹھی اشیا میں گھی ملا کر کھانا پیتج وِش کے اثر کو زائل کر دیتے ہیں۔

کفج وِش کا علاج۔ کفج وِش کے اِثر کو زائل کرنے کے لئے گرم۔ خشک اور تیز ادویات سے قے کرانی چاہئے۔ انہی کا لیپ کریں۔ نیز انہی کا کاڑھا استعمال کرائیں۔ اور چرپری و کڑوی چیزیں غذا کے طور پر کھلائیں۔

واتج وِش کا علاج۔ واتج وِش کو میٹھے۔ کھٹے اور نمکین رسوں والی گھی ملی اغذیات سے۔ لیپوں سے۔ کڑوے کاڑھوں سے اور میٹھے رس والے گھی ملے گوشت کھلانے سے دور کرنا چاہیئے۔

وِش روگ میں مسہل۔ لیپ۔ غذا یا کسی اور دوائی کا گھی کے بغیر ہرگز استعمال نہ کرنا چاہیئے۔

سب قسم کے وِشوں اور وِش کے تمام ویگوں میں گھی کی مانند اور کوئی اعلےٰ دوائی نہیں ہے۔ بالخصوص وات کے غلبے والے وِش میں تو گھی نہایت ہی مفید چیز ہے۔

وِش کا قابلِ علاج اور ناقابلِ علاج ہونا۔ کف آشے میں گیا ہوا وِش تھوڑی سی کوشش سے ہی قابلِ علاج ہو جاتا ہے۔

پت آشے میں گیا ہوا وِش کچھ کوشش کے بعد قابل علاج ہوتا ہے۔

لیکن وات آشے میں قیام کرنے والا وِش نہایت مشکل العلاج یا لاعلاج ہوتا ہے۔

چھتیسواں ادھیائے ۳۶

سرپ وِش پرتی کھیدھ (سانپ کے زہر کا علاج)

سانپوں کی تین قسمیں۔ بالاختصار سانپ تین قسم کے بیان کئے جاتے ہیں (۱) دَرْوِی کر (۲) منڈلی اور (۳) راجی منت یہ سب زمین میں رہتے ہیں۔ مختلف نسلوں کے لحاظ سے انکی اقسام بے شمار ہیں۔ لیکن یہاں تفصیل سے بیان کرنے کی ضرورت نہ سمجھ کر بالاختصار ان کا بیان کیا جاتا ہے۔

انکے زہروں کے خواص۔ دَرْوِی کر۔ منڈلی اور راجی منت ان تینوں قسم کے سانپوں کے زہر نہایت روکھے۔ چرپرے۔ کھٹے۔ میٹھے تاثیر میں گرم اور چھونے میں سرد ہوتے ہیں۔ اِن کے زہر بالترتیب وات پت اور کف کو بگاڑنے والے ہوتے ہیں۔

سانپوں کے زہر بڑھنے کا وقت۔ دَرْوِی کر۔ منڈلی اور راجی منت سانپوں کے زہر علے الترتیب جوانی۔ وسطی عمر اور بڑھاپے میں بڑھتے ہیں۔

دَرْوِی کر سانپوں کی علامات۔ چکر۔ ہل۔ چھتر۔ سوستک۔ اور آنکڑے کے نشانات والے۔ پھن دار۔ اور تیز رفتار والے سانپ

دِرُوِی کر ہوتے ہیں۔

منڈلی سانپوں کی شناخت۔ جو سانپ کئی طرح گول نشانوں والے۔ چھوٹے پھن والے۔ انشومان (چمکدار) اور سست رفتار والے ہوتے ہیں۔ وہ منڈلی کہلاتے ہیں۔

راجی منت کی علامات۔ جن سانپوں کے جسم پر ترچھی ٹیڑھی لہریادار۔ اور رنگ برنگی دھاریاں ہوتی ہیں۔ اُنہیں راجی منت کہتے ہیں۔

گودھر کی علامات۔ گوہ کے بچے کو گودھر یا گوہیرا کہتے ہیں یہ زہر کے لحاظ سے دَرُوِی کر کی مانند اور چار پاؤں والا ہوتا ہے۔

وَیَنتْرا کی علامات۔ دَرُوِی کر وغیرہ کے میل جول سے جو سانپ پیدا ہوتے ہیں۔ اُنہیں وَیَنترا کہتے ہیں۔ ان میں دَرُوِی کر کی سی ملی جُلی علامات پائی جاتی ہیں۔ انکے زہر سے تینوں دوش بگڑ جاتے ہیں۔

سانپ کے کاٹنے کی وجہ۔ بھوک لگنے پر یا خوف سے یا پاؤں چھو جانے سے یا بارش کی زیادتی سے یا غضب کی وجہ سے سانپ کاٹا کرتا ہے۔ یا پاپ کے خیال سے یا کسی پُرانی عداوت سے یا دیورشی یا ملک الموت کی تحریک سے سانپ کاٹتا ہے۔

ان سب بواعث سے بالترتیب زہر کی زیادتی ہوتی ہے۔ یعنی بھوک کی نسبت خوف کی حالت میں اگر وہ کاٹے۔ تو اول الذکر سے موخرالذکر حالت میں اُس کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ علےٰ ہذالقیاس باقیوں کو بھی سمجھ لینا چاہئے۔

سبب کے مطابق علاج۔ سانپ کے کاٹنے کے جو بواعث اوپر بیان ہو چکے ہیں۔ اُنہیں معلوم کر کے حسب مناسب علاج کرنا چاہیئے۔

وَیشتر سانپ نہایت مجرمانہ طبیعت والا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ آنے جانے کے راستے میں بیٹھا رہتا ہے۔

کاٹے کا قابل علاج اور لا علاج ہونا جسم کے کسی حصے میں اگر سانپ کی

(۱) رال کا نشان نظر آئے لیکن دانت لگنے کا کوئی نشان نظر نہ آئے تو اُسے "تُنڈ آہت" کہتے ہیں۔

(۲) اگر سانپ کی ایک یا دو داڑھوں کے نشان دکھائی دیں۔ لیکن خون نہ نکلا ہو۔ تو اُسے "وَیالیڈھ" بولتے ہیں۔

(۳) اگر دو داڑھوں کے نشان خون سمیت نظر آتے ہوں۔ تو اُسے "ویالُپت" کہتے ہیں۔

(۴) اگر تین داڑھوں کے نشان نظر آئیں اور گوشت میں سوراخ ہو کر مسلسل خون بہ رہا ہو۔ تو اُسے "دنشٹرک" کہتے ہیں۔

(۵) اگر چار داڑھوں کے نشان ہوں اور دنشٹرک کی مانند گوشت میں سوراخ ہو کر مسلسل خون بہتا ہو۔ تو اُسے "دنشٹن پیڑت" بولتے ہیں۔

ان میں سے اول الذکر دونوں بے زہرا و ربے ضرر ہوتے ہیں۔ اسی سبب سے قابل علاج ہوتے ہیں۔

اگلے دو مشکل العلاج ہوتے ہیں۔

اور پانچواں لا علاج ہوتا ہے۔

خون میں مل کر زہر کا بڑھنا۔ سانپ کا زہر خون میں ملے بغیر نہیں پھیلتا۔ وہ خون میں مل کر ہی جسم کو ہلاک کرتا ہے۔ زہر خون میں بمقدار قلیل بھی اگر مل جائے۔ تو وہ یک بیک سارے جسم میں اس طرح سے پھیل جاتا ہے۔ جیسے پانی پر تیل پھیل جایا کرتا ہے۔

سرپانگ ابھی ہت۔ اگر ڈرپوک شخص کو سانپ چھو جائے۔ تو اُس کے خوف سے اُسے کبھی کبھی سوج بھی ہو جایا کرتی ہے۔ جسے "سرپانگ ابھی ہت" کہتے ہیں۔

شنکا وِش۔ اگر سخت تاریکی میں کوئی جانور کاٹ جائے۔ اور یہ معلوم نہ ہو سکے۔ کہ کس نے کاٹا ہے۔ اور سانپ کے کاٹنے کا شک پڑ جائے۔ تو وِش اُدویگ (زہر کا جوش) بخار۔ قے۔ غشی۔ جلن۔ تکان۔ بے سُدھی اور اسہال کی شکایات پیدا ہو جایا کرتی ہے۔ اِسے "شنکا وِش" کہتے ہیں۔

زہر آمیز اور بے زہر کاٹے کی علامات۔ جس کٹے ہوئے مقام پر سوئی چبھنے کی سی درد۔ کھُجلی۔ سوج۔ درد اور جلن ہو۔ نیز ایک گانٹھ سی دکھائی دے۔ اُس مقام کو زہر آمیز سمجھنا چاہئے۔

اِس کے خلاف علامات کی حالت میں اُس مقام کو بے زہر سمجھیں۔

دَرْوِی کر سانپوں کے زہر کے ویگوں کی علامات۔ دَرْوِی کر سانپوں کے زہر کے پہلے ویگ میں نیلے رنگ کا بگڑا ہوا خون بہتا ہے

ایسے زہر کی وجہ سے کٹے ہوئے شخص کا منہ اور ناک وغیرہ اعضا نیلے ہو جاتے ہیں۔ اور اُس کے جسم پر چیونٹیاں سی چلنے لگتی ہیں۔

دوسرے ویگ میں جسم میں گانٹھ سی پیدا ہو جاتی ہے۔

تیسرے میں سر بھاری ہو جاتا ہے۔ جسم سے بدبو آتی ہے۔ اور کٹے ہوئے مقام میں رطوبت پیدا ہو جاتی ہے۔

چوتھے ویگ میں تھوکنے۔ قے کرنے۔ اونگھ اور جوڑوں کے ڈھیلاپن کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

پانچویں ویگ میں جوڑوں کے ڈھیلاپن۔ اونگھ۔ قے۔ پروؤں کے (یعنی اُن ہڈیوں کے جو دو جوڑوں کے درمیان ہوں) ٹوٹنے۔ جلن اور ہچکی کی شکایات رونما ہوتی ہیں۔

چھٹے ویگ میں ہردے میں درد۔ گرانیٔ جسم۔ غشی۔ اَوِپاک (ہضم نہ ہونے) اور اسہال کی شکایات ہوتی ہیں۔

ساتویں ویگ میں وِش ویرج میں پہنچکر کندھوں۔ پُشت اور کمر کے ٹوٹنے کی شکایات پیدا کر دیتا ہے۔ نیز جسمانی اور مانسک (روحانی) تمام چیشٹاؤں (حرکات) کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

منڈلی سانپوں کے زہر کے ویگوں کی علامات۔ منڈلی سانپوں کے زہر کے پہلے ویگ میں خون بگڑ جاتا اور زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ اسی سبب سے جسم زرد ہو جاتا ہے۔ اور اُس میں جلن ہونے لگتی ہے۔

دوسرے ویگ میں سوج۔ تیسرے میں پسینہ۔ پیاس اور کٹے ہوئے

مقام کا مرطوب ہوجانا۔ چوتھے میں بخار اور جلن۔ اور پانچویں میں تمام جسم میں جلن پیدا ہوجاتی ہے۔

راجی منت سانپوں کے زہر کے ویگوں کی علامات۔ راجی منت سانپوں کے زہر کے پہلے ویگ میں بگڑا ہوا خون سفید ہوجاتا ہے۔ اسی سبب سے جسم کا رنگ بھی سفید ہوجاتا ہے۔ دوسرے ویگ میں جسم کی گرانی۔ تیسرے میں کٹے ہوئے مقام کا مرطوب ہوجانا۔ اور منہ۔ ناک و آنکھوں سے مواد کا نکلنا۔ چوتھے میں سر کی گرانی۔ اور گردن کا اکڑ جانا۔ پانچویں میں اعضا شکنی۔ بخار اور سردی لگنا۔ چھٹے میں اور ساتویں میں وہ سب علامات نمایاں ہوجاتی ہیں۔ جو دَرْوِی کر سانپوں کے زہر کے چھٹے اور ساتویں ویگ میں نمایاں ہوتی ہیں۔

پہلے سے پانچویں ویگ تک علاج کرنا چاہئے۔ اسکے بعد لاعلاج سمجھ کر علاج کرنا چھوڑ دیں۔

الپ وِش سرپ (کمزور زہر والے سانپ) پانی میں رہنے والے یتی کریا (جماع) سے کمزور شدہ۔ خائف۔ نیولے سے ہارے ہوئے شیت وات روگوں کے ستائے ہوئے۔ بھوک۔ پیاس اور تکان زدہ۔ دوسرے مقام سے تازہ وارد۔ کینچلی چھوڑے ہوئے۔ دوب۔ ادویات اور کانٹوں کے بن میں گھومنے والے۔ اور دیوتا استھان (مندروں) میں رہنے والے۔ یہ سب سانپ کمزور زہر والے ہوتے ہیں۔

لاعلاج اشخاص۔ مرگھٹ۔ پڑاوے اور بودھ مندریں۔ پنچمی اشٹمی۔ اور نومی کی تاریخوں میں پکش کی سندھی (چاندنے اور اندھیرے

پاکھ کے ملاپ) میں شام کے وقت نیم شب کے وقت۔ دوپہر کے وقت بھرنی۔ کرتکا۔ مگھا۔ شلیکھا۔ پشاکھا۔ پوروا پھالگن اور مول نکھشتروں میں طلوع و غروب آفتاب کے وقت۔ نیز مرم ستھان میں سانپ سے کاٹا ہوا شخص لاعلاج ہوتا ہے۔

سانپ کے کاٹتے ہی اگر مریض کا منہ اور آنکھیں سفید ہو جائیں۔ سر کے بال گر پڑیں۔ زبان اکڑ جائے۔ بار بار غش آئے۔ ٹھنڈا سانس آنے لگے۔ تو سمجھ لینا چاہئے۔ کہ مریض ہرگز نہ بچیگا۔

سانپ کے کاٹتے ہی جیسے یکا یک ہچکی۔ دمہ۔ قے اور کھانسی کی شکایات پیدا ہو جائیں۔ اور اُس کے ہردے میں درد ہونے لگے۔ تو وہ مریض بھی نہیں بچ سکتا۔

جس شخص نے زہر کھایا ہو جس کو سانپ نے کاٹ کھایا ہو۔ جو زہر آلود اوزار سے زخمی ہو گیا ہو۔ اگر اُس کے منہ سے جھاگ نکلنے لگے بے ہوش ہو جائے۔ اُس کے ہاتھ پاؤں اور منہ کالا پڑ جائے۔ ناک ٹیڑھی ہو جائے یا بیٹھ جائے۔ کوئی عضو ٹوٹ جائے۔ پاخانہ پھٹ جائے اور جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں۔ تو جان لینا چاہئے۔ کہ اِس شخص کی موت قریب آ پہنچی ہے۔ دِش کے جس مریض کو تیز نسوار دینے سے بھی ہوش نہ ہو جسم میں زخم لگانے سے بھی خون نہ نکلے۔ لکڑی سے مارنے پر بھی جسم پر نشان نہ پڑے تو جان لینا چاہئے۔ کہ اُس مریض کی موت قریب آ پہنچی ہے۔

زہر کے علاج میں جلدی کرنی چاہئے۔ ان مندرجہ بالا لاعلاج

علامات کے خلاف علامات پائے جانے کی صورت میں یعنی نسوار سے ہوش آجانے ، زخم سے خون نکلنے اور جسم پر لکڑی کی مار کے نشان پڑ جانے پر پرانوں کی زہر سے ایسی جلدی حفاظت کرنی چاہئے۔ جیسے چلتے ہوئے گھر کی آگ بجھانے کے لئے جلد جلد کوشش کی جاتی ہے۔

زہر کے پھیلنے کا وقت۔ کٹے ہوئے مقام میں "ایک سو ماترا" وقت تک زہر ٹھہرتا ہے ۔ اس کے بعد سارے جسم میں پھیلنے لگتا ہے۔ اور خون وغیرہ دھاتوؤں کو بگاڑ دیتا ہے۔

کٹے ہوئے مقام کا فوری علاج۔ اسی اثنا میں یعنی زہر کے کٹے ہوئے مقام میں رہتے رہتے مقام مذکور کو کاٹ ڈالنا چاہئے۔ اس کام میں بہت جلدی کرنی چاہئے۔ تاکہ زہر کی بیل جسم میں پھیلنے نہ پائے۔

جس سانپ نے کسی کو کاٹا ہو۔ اُس سانپ کو مریض مذکور فوراً کاٹ کھائے۔ یا مٹی کے ڈھیلے یا زمین کو کاٹ کر چھید کر کے بہت جلد اپنی تھوک سے کٹے ہوئے مقام پر لیپ کر دے۔ کٹے ہوئے مقام پر کان کا میل لگانے سے بھی زہر کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔

کٹے ہوئے مقام سے چار اُنگل اوپر کی طرف ریشمی یا دوسرے کپڑے یا وینی (دیار کی تختی) سے پٹی باندھ دیں۔ اور سدھ منتروں کو پڑھ پڑھ کر دم کریں۔ جیسے بند باندھنے سے پانی رُک جاتا ہے۔ ویسے ہی بند لگانے سے رگوں میں خون کا دوڑنا بھی رُک جاتا ہے۔ بعد ازاں چاروں طرف سے بھینچ کر مرم ستھان کو چھوڑ کر باقی سب مقامات سے اوزار

کے ذریعے کٹے ہوئے مقام کو کاٹ کر پھینک دیں۔ ایسا کرنے سے زہر کا پھیلاؤ رُک جاتا ہے۔ جیسے بیج کے زائل ہو جانے سے درخت نہیں اُگتا۔

چونکہ منڈلی سانپوں کی پرکرتی (طبیعت) پیتک ہوتی ہے۔ اس لئے انکے کاٹے کے مقام کو آگ سے جلانا سخت نقصان دہ ہے۔ باقی اقسام کے سانپوں کے کاٹے ہوئے مقام کو سونے یا لوہے وغیرہ کسی دھات سے یا جلتے ہوئے کوئلے سے جلادیں۔ آگ سب چیزوں کو جلاکر راکھ بنا ڈالتی ہے۔ پھر اگر یہ کٹے ہوئے مقام کے زہر کو بھسم کر دے۔ تو کیا بڑی بات ہے؟

اگر پت کے غلبے والے سانپ نے کاٹا ہو۔ تو بندھنوں کے درمیان پچھنے لگاکر منہ میں مٹی۔ راکھ۔ گوبر یا دافع زہر ادویات رکھ کر کٹے ہوئے مقام کو چوسنا چاہئے۔ اگر کٹے ہوئے مقام کا گوشت دبیز ہو۔ تو ضرور ہی چوسنا چاہئے۔ نیز کٹے ہوئے مقام پر بار بار دافع زہر ادویات کا لیپ کرنا چاہئے۔ نیز چندن اور خس کے پانی سے جسم کو دھوئیں۔

زہر کے پھیل جانے پر فصد کا کھولنا۔ جب زہر جسم میں پھیل جائے۔ تو فصد کھول کر خون نکال دینا چاہئے۔ اس کے لئے خون کا نکال دینا سب سے اچھا علاج ہے۔ کیونکہ خون کے خارج ہونے کے ساتھ ہی زہر بھی خارج ہو جاتا ہے۔

زہر آمیز خون کی شناخت۔ زہر آمیز خون میں سے بد بو آتی ہے۔ اس کے آگ میں ڈالنے سے چٹ چٹ کی سی آواز نکلتی ہے

شُدھ خون دوشوں کے مطابق اول الذکر میرا وَیدھ وِدھی ادھیائے میں بیان کی ہوئی علامات سے جانا جاتا ہے۔

سوجن وغیرہ کی وجہ سے اگر ناڑیاں نظر نہ آتی ہوں۔ تو سینگی یا جونکیں لگوا کر خون نکالنا چاہیئے۔

وِش کی گرمی کے سبب ٹپکنے سے بچے ہوئے اور بِرو لین خون کو بار بار ٹھنڈے لیپ اور پری شیک کر کے روکنا مناسب ہے۔

اگر خون نہ نکالا جائے۔ تو زہر کے ویگ سے غشی۔ مستی۔ اور رِقّت قلب کے عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے سرد لیپ اور پریشیک کے ذریعے ان سب امراض کو دور کر کے جب تک رونگٹے کھڑے نہ ہوں۔ تب تک ٹھنڈے پنکھے سے ہوا کرتے رہیں۔

خون کے نکل چکنے پر زہر کا جوش جلدی فرو ہو جاتا ہے۔

زہر کا جوش فرو ہونے پر گھی کا پینا۔ زہر تیز ہونے کی وجہ سے ہردے کو کھینچتا ہے۔ اس لئے ہردے کی حفاظت کے لئے گھی یا شہد اور گھی یا گھی ملی ادویات پلانی چاہئیں۔ اس مریض کے ہردے کے گھر جانے پر اُس میں کف جمع ہو جاتا ہے۔

مریض کو قے کرانا۔ زہر سے تکلیف اُٹھانے والے مریض کو ثقالت۔ اضطراب اور قے کی حاجت محسوس ہونے پر کانجی کُلتھی تیل اور شراب وغیرہ کو چھوڑ کر دیگر دافع زہر ادویات سے قے کرانی چاہیئے۔ دافع زہر قے آور ادویات کی وجہ سے زہر جسم میں نہیں پھیل سکتا۔ سانپ کی قسم۔ دوش۔ پرکرتی۔ کاٹے کے مقام اور وِش کے

ویگ پر نہایت گہرے طور سے غور کر کے علاج کرنا چاہئے۔

دَرْوِی کر سانپ کے کاٹے کا علاج۔ دَرْوِی کر سانپ کے کاٹ کھانے پر سنبھالو کی جڑ۔ سفید گری کرنکا۔ کُٹھ اور شہد سے بنایا ہوا پانک دینا چاہئے۔

کالے سانپ کے کاٹے کا علاج۔ کالے سانپ کے کاٹ جانے پر کاٹے کے مقام سے خون نکال کر چرمٹھی اور ناگلی کو پیس کر لیپ کریں۔ یا تیز مُول وِش کا لیپ کریں۔ یا شہد۔ مجیٹھ۔ اور گھر کا دُھواں ملا کر گھی پئیں۔

راجی منت سانپ کے کاٹے کا علاج۔ چولائی۔ کھنبھاری۔ کہتی۔ وشنو کرانتا۔ بجورے کی جڑ۔ مصری اور سیلو کو پانی میں پیس کر پینے نسوار لینے اور سرمہ لگانے کے طور پر کام میں لائیں۔ تو راجی مان اور پھندار سانپوں کا تیز زہر بھی دور ہو جاتا ہے۔

منڈلی سانپ کے کاٹے کا علاج۔ راسنا۔ داکھ۔ سفید اپراجتا اور گج دنتی ہر ایک ایک ایک حصہ۔ تُلسی کے پتے۔ گینتھ۔ بل گری۔ اورانار ہر ایک آدھا آدھا حصہ ان سب ادویات کو شہد میں ملا کر کھلانے سے منڈلی سانپوں کا زہر دور ہو جاتا ہے۔

ہم وان اگد اوشدھ۔ بڑ۔ گولر۔ پیپل۔ بیت اور سرس کی چھال تریپھلا۔ ملٹھی۔ ناگ کیسر۔ ایلوا۔ جیوک۔ رِشبھک۔ خس۔ مصری۔ پدماکھ۔ اور نیلوفر۔ ان سب ادویات کو پیس کر اور شہد میں ملا کر چاٹنے سے منڈلی سانپ کا زہر دور ہو جاتا ہے۔

انہی ادویات کے لیپ سے سوج۔ وِسرپ۔ وِسپھوٹک۔ بخار اور جلن جاتی رہتی ہے۔ اِس دوائی کو ہم وان اگد بولتے ہیں۔

دیگر۔ کھنبھاری۔ بڑکی کونپلیں۔ جیوک۔ رشبھک۔ مصری۔ مجیٹھ۔ اور ملٹھی ان ادویات کو پانی میں گھوٹ کر پلانے سے منڈلی سانپوں کا زہر دور ہو جاتا ہے۔

گوہیرے کے کاٹے کا علاج۔ بانس کی چھال اور بیج۔ گٹکی۔ پاٹلا کے بیج۔ سونٹھ۔ سرس کے بیج۔ اتیس۔ کھریٹی کی جڑھ۔ اور بچ ان ادویات کو گوموتر میں پیس کر استعمال کرنے سے گوہیرے کے کاٹے کا زہر زائل ہو جاتا ہے۔

راجی منت سانپ کے کاٹے کی دوا۔ گٹکی۔ اتیس۔ گٹھ گھر کا دھوُاں۔ ہرنیو۔ شہد۔ ترکٹا۔ اور تگر۔ ان ادویات کے کھانے سے راجی منت سانپ کا زہر دور ہو جاتا ہے۔

کانڈ چتر اسانپ کے کاٹے کا علاج۔ کانڈ چتر اسانپ کے کاٹے کے مقام کو دو پہر تک زمین میں دبائے رکھیں۔ بعد ازاں نکال کر گھی اور دھان کی مٹی کا لیپ کریں۔ اور پرانے گھی میں ترپھلے کا چورن ملا کر نوش کریں۔ جب یہ ہضم ہو کر دست آجائے۔ تو دال کے ساتھ پکایا ہوا جَو کا۔ اناج غذا میں دیں۔

وِنیتر سانپ کے کاٹے کا علاج۔ کنیر کے پھول۔ آک کی جڑ۔ کلھاری۔ پیپل۔ پاٹھا اور مرچ سیاہ۔ ان سب کو کانجی کے ساتھ پیس لیں۔ یہ دوائی وِنیتر سانپ کے کاٹے کے لئے نہایت مفید چیز ہے۔

بھُجنگ کے کاٹے کا علاج۔ سرس کے پھولوں کے رس میں سفید مرچوں کو سات دن تک بھاوتا دیکر سانپ کے کاٹے ہوئے مریض کو پان نسوار اور سُرمے کے طور پر استعمال کرانا بہت مفید ہوتا ہے۔

تکشک کے کاٹے کا علاج۔ تگر۔ اور کُٹھ دو دو پل۔ گھی اور شہد چار چار پل۔ ان ادویات سے تیار کی ہوئی اوشدھ تکشک سانپ کے کاٹے کے لئے نہایت مفید ہوتی ہے۔

دَرْوِی کر کے ویگوں کا علاج۔ دَرْوِی کر کے پہلے ویگ میں خون نکال کر شہد اور گھی ملی دوائی فوراً دینی چاہیئے۔

دوسرے ویگ میں قے کرا کے حسب ضرورت دوائی کا استعمال کرانا چاہیئے۔

تیسرے ویگ میں دافع زہر سُرمے اور نسوار کا استعمال کریں۔

چوتھے ویگ میں قے کرا کے اول الذکر دوا کو پلائیں۔

پانچویں اور چھٹے ویگ میں زیادہ تر ٹھنڈے لیپ اور ٹھنڈے پری شیک کر کے تیز قے دیں۔ اور بعد ازاں دافع زہر دوا کو پلائیں۔

ساتویں ویگ میں تیز اگد کی نسوار اور سُرمہ دیں۔

بعد ازاں ہتھیار کے ذریعے پیشانی پر نہایت گہرا کاک پد کا نشان کر کے اُس میں خون سمیت گوشت اور چمڑا لگا دیں۔

منڈلی سانپ کے ویگوں کا علاج۔ منڈلی سانپ کے تیسرے ویگ میں قے کرا کے بیپا پلانی چاہیئے۔ چھٹے ویگ میں تیز اگد اور پدیک آدی گن کی ادویات کام میں لانی چاہئیں۔

راجی منت کے ویگوں کا علاج۔ راجی منت سانپ کے پہلے ویگ میں اوزار سے کاٹے ہوئے مقام کو چیر کر الا بو نیتر سے خون نکال دیں۔ بعد ازاں پہلے کی طرح اگد نوش کرائیں۔ چھٹے ویگ میں نہایت تیز سُرمہ اور پیٹرن نسیہ استعمال کرائیں۔

جن ویگوں کا علاج بیان نہیں کیا گیا۔ اُن میں دُروی کر کے بیان میں لکھے ہوئے اُن ویگوں کا سا علاج کرنا چاہیئے۔

اگر حاملہ عورت۔ بچے یا بوڑھے کو سانپ نے کاٹ کھایا ہو۔ تو نرم تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔ ان کی فصد کبھی نہ کھولیں۔

سرب وِش ناشک پان۔ دارچینی۔ منسل۔ ہلدی۔ دارہلدی تگر۔ گندھ رس۔ ویا گھر نکھ۔ تمال اور ناگ کیسر۔ ان سب کو ٹھنڈے پانی میں پیس کر چاولوں کے پانی کے ساتھ پلائیں۔ یہ دوائی سب قسم کے وِشوں کو اِس طرح سے دور کر دیتی ہے۔ جیسے اِندر کا بجر اُسروں کو ہلاک کر دیتا ہے۔

انجن۔ بِل کی جڑھ۔ تُلسی کی منجری۔ کنجا۔ تگر۔ دیودارو۔ ترپھلا ترکٹا۔ ہلدی۔ اور دارہلدی ان سب کو بکری کے پیشاب میں باریک پیس لیں۔ اِسے سُرمے۔ پان اور نسوار کے ذریعے استعمال کرنے سے سانپ مکڑی۔ چوہے۔ اور بچھو کے زہر نیز وسوچکا۔ بے ہضمی۔ وِش جُوَر اور بھوت ویگ کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

پر لیپ وغیرہ سے کاٹے ہوئے مقام ہی سے نہیں۔ بلکہ سارے جسم میں سے زہر کو نکال ڈالنا چاہیئے۔ کیونکہ باقی رہ جانے پر وہ بچا ہوا زہر

پھر زور پکڑ لیتا ہے۔ یعنی دُوشی وِش ہو جاتا ہے۔
وِش کے اثر کے زائل ہو جانے پر بھی وِش سے کوپت ہوئے وایو کو تیل۔ شراب۔ کُلتھی اور کھٹائی سے خالی وات ناشک سینہہ۔ وغیرہ کے استعمال سے دور کریں۔ نیز شہد ملے آرگ وُ دآدی گن کی ادویات کے کاڑھے سے وِش کے سبب کوپت ہوئے کف کو دور کریں پت جُوَر کو دور کرنے والے کاڑھوں اور سینہہ۔ وستی۔ سے وِش کے سبب کوپت ہوئے پت کو دور کریں۔
سرپایگ ابھی ہت (سانپ کے جسم سے چوٹ کھائے ہوئے) نیز **شنکا وِش** کے مریض کو مصری۔ گوندی۔ داکھ۔ دودھ۔ ملٹھی اور شہد سے تیار کیا ہوا پانی منتر پڑھ کر پلانا چاہیئے۔
یہی پانی چھڑکیں۔ تسلّی بخش باتیں سنائیں۔ اور مریض کو خوش رکھنے کی کوشش کریں۔
کرکیتن منی بالخصوص۔ اور مرتک منی۔ ہیرا۔ گج مُکتا۔ وَیدُوریہ منی گردبھ منی۔ پچُوک۔ وِش دُوشکا۔ کوہمالہ پر پیدا شدہ سوم راجی۔ پُترنوا دروں۔ مہادروں۔ مانس۔ سرپ منی وغیرہ تیز اثر والے جواہرات کو بالعموم زہر کے دفعیہ کی غرض سے پہننا چاہیئے۔
ہروقت اور بالخصوص رات کے وقت جو شخص چھتری لگاکر اور تالی بجاکر چلتے ہیں۔ اُن کی چھتری کے سایہ اور تالی کی آواز سے سانپ ڈر کر بھاگ جاتا ہے۔

۳۷
سینتیسواں ادھیائے

کیٹ لوت آدی پرتی کھیدھ (کیڑے مکڑی وغیرہ کے کاٹے کا علاج)

چار قسم کے زہریلے کیڑے۔ سانپ کے پاخانے، پیشاب، ویریہ، انڈوں اور سڑی ہوئی لاش سے جو کیڑے پیدا ہوتے ہیں۔ وہ چار قسم کے ہوتے ہیں واتج۔ پتج۔ کفج اور سنپاتج۔

واتج کیٹ - اگر واتج کیڑا کاٹ کھائے۔ تو کاٹے ہوئے مقام پر سوئی چبھنے کا سا درد اور درد بکثرت ہوتا ہے۔

پتج کیٹ - پتج کیڑے کے کاٹ کھانے سے کاٹے ہوئے مقام سے بہت پانی بہتا ہے۔ جلن ہوتی ہے۔ اس مقام پر سرخی اور وسرپتا ہو جاتی ہے نیز وہ مقام پکے ہوئے پیلو کے پھل اور کھجور کے پھل کی مانند ہو جاتا ہے۔

کفج کیٹ - کفج کیڑے کے کاٹنے پر ہلکا درد ہوتا اور پکے ہوئے گولر کی سی اس کی شکل ہو جاتی ہے۔

سنپاتج کیٹ - سنپاتج کیڑے کے کاٹ کھانے پر مندرجہ بالا تینوں اقسام کی علامات ملی جلی پائی جاتی ہیں۔ اور کاٹے کے مقام سے مواد بکثرت بہتا ہے۔ اسے لا علاج سمجھنا چاہیئے۔

کیڑوں کے کاٹے کے ویگوں کا علاج ہے - کیڑوں کے کاٹے میں

بھی سانپ کے ڈسنے سے ویکسنڈ ونما ہوتے ہیں۔ لیکن کیڑوں کے کاٹنے کے ویگوں میں بڑھنے والی سوزش۔ خون میں بدبو۔ رگوں اور آنکھوں میں گرانی۔ غشی۔ سر چکرانے۔ دمہ اور درد کی شکایات بکثرت پائی جاتی ہیں۔ مانس کی کرنکا دگوشت کا گنگرام سوزش۔ بخار۔ خارش اور عدم اشتہائے طعام کی شکایات سب کرم گزیدہ مقامات میں پائی جاتی ہیں۔

بچھو کے کاٹے کی علامات۔ بچھو کا زہر نہایت تیز ہوتا ہے پہلے ہی یہ آگ کی سی جلن پیدا کر دیتا ہے۔ اور بہت جلد اوپر کو چڑھ کر پھر مقام گزیدہ میں آکر ٹھہر جاتا ہے۔ بچھو کے ڈنک میں فی الفور سخت درد ہونے لگتا ہے۔ اس میں زنگ کا نیلا پن۔ سوئی چبھنے کا درد۔ اور پھٹنے کی سی تکلیف ہوتی ہے۔

بچھو کی تین اقسام۔ گائے وغیرہ جانوروں کے سڑے ہوئے گوبر سے۔ زہر آلود یا وِش دھر جانداروں کے کاٹے ہوئے حصے کی سڑاند سے۔ یا سڑے ہوئے سانپ سے جو بچھو پیدا ہوتے ہیں۔ وہ تین طرح کے ہوتے ہیں۔ (۱) مند وِش (۲) مدھیہ وِش (۳) مہا وِش۔

مند وِش بچھو۔ مند وِش (ہلکے زہر) والے بچھو زرد۔ سفید۔ نیلے رنگ بھرنگی۔ سیاہ یا لال جسم کے ہوتے ہیں۔ انکے جسم روکھے۔ بالوں والے بہت سے جوڑوں والے۔ اور شکم زرد ہوتے ہیں۔

مدھم وِش بچھو۔ مدھم وِش (درمیانہ درجہ کے) زہر والے بچھو۔ دھوئیں جیسے پیٹ والے تین جوڑ والے۔ کپل۔ سرخ یا پنگل رنگ کے ہوتے ہیں۔ یہ کئی رنگوں سے رنگین اور خون کے رنگ کے ہوتے ہیں۔

مہاوِش بچھو۔ مہاوش (نیز زہر) والے بچھو سب کے سب آگ کی شکل کے۔ ایک یا دو جوڑ والے ہوتے ہیں۔ انکے پیٹ سُرخ۔ سیاہ یا سفید ہوتے ہیں۔

مہاوِش بچھوؤں کے کاٹنے کی علامات۔ اِن مہاوِش بچھوؤں کے ڈنک مارنے پر زبان سوج جاتی ہے۔ بدن میں جکڑاہٹ ہو جاتی ہے بخار چڑھ آتا ہے۔ منہ اور ناک وغیرہ سے کالے رنگ کا خون خارج ہوتا ہے۔ اندریاں اپنے فرائض کی ادائیگی کے ناقابل ہو جاتی ہیں۔ پسینہ آتا ہے۔ غشی طاری ہو جاتی ہے۔ منہ سوکھتا ہے۔ بے قراری ہوتی ہے۔ درد ہوتا ہے۔ گوشت وِشیرن ہو جاتا ہے۔ اور مریض عموماً مر بھی جاتا ہے۔

اُچِٹنگ بچھو۔ اُچِٹنگ بچھو منہ سے کاٹتا ہے۔ سادھیہ (قابل علاج) بچھو کی نسبت اس میں زیادہ بیقراری ہوتی ہے۔ لِنگ اندری میں اس کے کاٹنے سے جکڑاہٹ ہو جاتی ہے۔ اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اس کے کاٹے کے مقام پر ٹھنڈے پانی کا پری شیک کرنا چاہئے۔ اِس بچھو کا نام اُشٹر دھوم ہے۔ اور یہ رات کے وقت نکلتا ہے۔ اس لئے اسے راتِرک بھی کہتے ہیں۔

سب قسم کے کیڑے وات پت کے غلبے والے ہوتے ہیں۔ ان میں سے کرنبھ چوہے کے وِش میں کف کا غلبہ ہوتا ہے۔ اور اُشٹر دھوم بچھو کے وِش میں وات کا غلبہ ہوتا ہے۔ جس جس دوش کے غلبے کی علامات نظر آئیں۔ اُس اُس کا علاج اُسکے خلاف گُن والی ادویات سے کرنا چاہئے۔

واتک وِش کی علامات۔ واتک وِش میں ہردے میں درد

ہوتا ہے۔ ہچکی اور ڈکار وغیرہ میں روکاوٹ ہو جاتی ہے۔ شرایام۔ ہڈی کے جوڑوں میں درد۔ گھورتن۔ اُدویشٹن۔ اور جسم کا نیلگون ہو جانا۔ یہ سب علامات نمایاں ہو جاتی ہیں۔

پت کے غلبے والے وِش کی علامات: پتج وِش میں بیہوشی گرم نشواس۔ ہردے میں جلن۔ منہ میں کڑواپن۔ گوشت کا گل جانا۔ اور سُرخ یا زرد رنگ کی سوج کا ہونا۔ یہ علامات پائی جاتی ہیں۔

کف کے غلبے والے وِش کی علامات۔ کفج وِش میں قے۔ عدم اشتہا۔ متلی۔ رالیں بہنا۔ اضطراب۔ زُکام۔ ٹھنڈک اور شیریں دہنی یہ علامات پائی جاتی ہیں۔

واتک وِش کا علاج۔ واتک وِش میں کاٹے کے مقام پر تلوں کے نُگدے کا لیپ کریں۔ تیل کی مالش کریں۔ پُلاک وغیرہ سے ناڑی سوید کریں اور ور تگھن (مقوی) ادویات کام میں لائیں۔

پیتک وِش کا علاج۔ پیتک وش میں ٹھنڈے پری شیک اور ٹھنڈے لیپوں کا استعمال کرانا مفید ہوتا ہے۔

شلیشمک وِش کا علاج۔ کفج وِش میں لیکھن (چھیلنے) چھیدن (چیرنے) سویدن (پسینہ دینے) اور ومن (قے کرانے) سے علاج کرنا چاہیئے۔

اول الذکر تینوں اقسام کے کیڑوں کا علاج تین طرح سے کرنا چاہیئے اس میں عموماً نیم گرم سوید۔ لیپ اور پری شیک سے کام لینا چاہیئے لیکن یہ تدبیر غش سے کٹے ہوئے مقام کے پک جانے اور دنش کوٹھ کی

حالتوں میں استعمال نہیں کرنی چاہئے۔

دھونی دینے کا نسخہ سب قسم کے وِش دنشوں (زہر آمیز کاٹے کے مقامات) کو انسانی بالوں۔ زرد سرسوں۔ اور پرانے گڑ کی دھونی دینی چاہئے۔ یہ نسخہ کشیپ جی کا تجویز کیا ہوا ہے۔

وِش ناشک وِدھی سب قسم کی وِش ناشک تدابیر کے ساتھ وَمن وریچن وغیرہ اندرونی صفائی کی تدابیر بھی کام میں لانا مفید ہوتا ہے۔ تیز زہر والے کیڑے اور بچھو کے کاٹ کھانے پر سانپ کی مانند ہی علاج کرنا چاہئے۔

کیٹ وِش کے لئے پینے کی دوائی ۔ چولائی اور تربد کو برابر لے کر گھی کے ساتھ پینے سے کیٹ وِش سے جسم کو ایسے ہی کوئی بیقراری نہیں ہونے پاتی جیسے ہوا کیلاش پربت کو نہیں ہلا سکتی۔

کیڑوں کے زہر کو دور کرنے والا لیپ ۔ قے اور اسہال وغیرہ کے ذریعے مریض کی اندرونی صفائی کر کے شیرد ار درختوں کا لیپ کرنے سے کیڑوں کا زہر زائل ہو جاتا ہے۔

دیگر لیپ ۔ موتیوں کا لیپ کرنے سے سوجن ۔ جھنجھناہٹ جلن اور بخار دور ہو جاتا ہے۔

پینے کے لئے دافع زہر دوائی ۔ نچ ۔ ہینگ ۔ واورنگ ۔ سیندھا نمک ۔ گج پیپل ۔ پاٹھا ۔ اتیس ۔ اور تیر کٹا ۔ ان دس اجزا سے مرکب دوائی کے پینے کے کام میں لانے سے سب قسم کے کیڑوں کے زہر زائل ہو جاتے ہیں۔ یہ نسخہ بھی کشیپ رشی کا تجویز کیا ہوا ہے۔

بچھو کے کاٹے کے لئے چکر تیل۔ بچھو کے کاٹے پر فوراً گھانی کا تیل ڈالنا چاہئے۔ یا وِداری کند ڈال کر پکایا ہوا قدرے گرم تیل ڈالیں۔

گھرت پری شیک۔ سیندھا نمک ڈال کر بار بار گھی ڈالیں۔

یا دودھ اور سیندھا نمک ملا کر قدرے گرم کی ہوئی کانجی سے پریشیک کریں

اُپ ناہ۔ سیندھا نمک اور زیرے کے تکڑے کو گھی میں بھون کر اُپ ناہ (باندھنے) کے کام میں لائیں۔

پرتی سارن۔ کاٹے کے مقام کے چاروں طرف پینے دیکرتے اوزار سے تھوڑا کھرچ کر ہلدی، سیندھا نمک، ترکٹا، سرس کے پھلوں اور پھولوں کا چورن بنا کر کاٹے کے مقام پر رگڑیں۔

لیپ۔ تلسی کی منجری کو بجورے کے رس یا گوموتر میں پیس کر لیپ کریں۔

یا تلوں کے تگدے یا گوبر کو کچھ گرم کرکے لیپ کرنا چاہئے۔

شہد ملا گھی یا زیادہ مقدار میں کھانڈ ڈال کر دودھ پلانا بھی مفید ہوتا ہے

بچھو کے زہر کو دور کرنے والی دوائیں۔ کبوتر کی بیٹھ، ہرڑ، تگر، اور سونٹھ کو بجورے کے رس میں گھوٹ کر لیپ کرنا چاہئے۔ یہ بچھو کا زہر دور کرنے کے لئے سب سے اچھی دوائی ہے۔

اونٹ کا دانت اور شیوال پیس کر لگانے سے بھی بچھو کا زہر دور ہو جاتا ہے۔

گولی۔ ہینگ اور ہرتال کو بجورے کے رس میں گھوٹ کر گولی بنا کر لیپ اور سُرمے کے طور پر استعمال کریں۔ یہ گولی بچھو کے زہر کے دفعیے

حالتوں میں استعمال نہیں کرنی چاہئے۔

دھونی دینے کا نسخہ۔ سب قسم کے وِش دنشوں (زہر آمیز کاٹے کے مقامات) کو انسانی بالوں۔ زرد سرسوں۔ اور پرانے گڑ کی دھونی دینی چاہئے۔ یہ نسخہ کشیپ جی کا تجویز کیا ہوا ہے۔

وِش ناشک وِدھی۔ سب قسم کی وِش ناشک تدابیر کے ساتھ ومن ویریچن وغیرہ اندرونی صفائی کی تدابیر بھی کام میں لانا مفید ہوتا ہے۔ تیز زہر والے کیڑے اور بچھو کے کاٹ کھانے پر سانپ کی مانند ہی علاج کرنا چاہیئے۔

کیٹ وِش کے لئے پینے کی دوائی۔ چولائی اور شہد کو برابر لے کر گھی کے ساتھ پینے سے کیٹ وِش سے جسم کو ایسے ہی کوئی بیقراری نہیں ہونے پاتی جیسے ہواکیلاش پربت کو نہیں ہلا سکتی۔

کیڑوں کے زہر کو دور کرنے والا لیپ۔ قے اور اسہال وغیرہ کے ذریعے مریض کی اندرونی صفائی کر کے شیر دار درختوں کا لیپ کرنے سے کیڑوں کا زہر زائل ہو جاتا ہے۔

دیگر لیپ۔ موتیوں کا لیپ کرنے سے سوج۔ چھنجھک جلن اور بخار دور ہو جاتا ہے۔

پینے کے لئے دافع زہر دوائی۔ بچ۔ ہینگ۔ واوڑنگ۔ سیندھا نمک۔ گج پیپل۔ پاٹھا۔ اتیس۔ اور تیر کٹا۔ ان دس اجزا سے مرکب دوائی کے پینے کے کام میں لانے سے سب قسم کے کیڑوں کے زہر زائل ہو جاتے ہیں۔ یہ نسخہ بھی کشیپ رشی کا تجویز کیا ہوا ہے۔

بچھو کے کاٹنے کے لئے چکر تیل۔ بچھو کے کاٹنے پر خود اُگ گھاس کا تیل ڈالنا چاہئے۔ یا وِداری کند ڈال کر پکایا ہوا قدرے گرم تیل ڈالیں۔

گھرت پری شیک۔ سیندھا نمک ڈال کر بار بار گھی ڈالیں۔
یا دودھ اور سیندھا نمک ملا کر قدرے گرم کی ہوئی کانجی سے پریشیک کریں

اُپ ناہ۔ سیندھا نمک اور زیرے کے ٹکڑے کو گھی میں بھون کر اُپ ناہ (باندھنے) کے کام میں لائیں۔

پرتی سارن۔ کاٹنے کے مقام کے چاروں طرف پسینہ دیکر اوزار سے تھوڑا تھوڑا کھرچ کر ہلدی، سیندھا نمک، تیو کٹا، سرس کے پھلوں اور پھولوں کا چورن بنا کر کاٹنے کے مقام پر رگڑیں۔

لیپ۔ تلسی کی منجری کو بجورے کے رس یا گومتر میں پیس کر لیپ کریں۔

یا تلوں کے ٹکڑے یا گوبر کو کچھ گرم کر کے لیپ کرنا چاہئے۔
شہد ملا گھی یا زیادہ مقدار میں کھانڈ ڈال کر دودھ پلانا بھی مفید ہوتا ہے

بچھو کے زہر کو دور کرنے والی دوائیں۔ کوٹ کی بیٹھ، ہرڑ، تگر۔ اور سونٹھ کو بجورے کے رس میں گھوٹ کر لیپ کرنا چاہئے۔ یہ بچھو کا زہر دور کرنے کے لئے سب سے اچھی دوائی ہے۔

اونٹ کا دانت اور شیوال پیس کر لگانے سے بھی بچھو کا زہر دور ہو جاتا ہے۔

گولی۔ ہینگ اور ہرتال کو بجورے کے رس میں گھوٹ کر گولی بنا کر لیپ اور سُرمے کے طور پر استعمال کریں۔ یہ گولی بچھو کے زہر کے دفعیے

کے لئے سب سے اچھی دوائی ہے۔

لیپ۔ کنجا۔ ارجن۔ لہسوڑا۔ گوکرنی۔ گڑا اور سرس کے پھولوں کو دہی کے توڑ میں گھونٹ کر کاٹے کے مقام پر لیپ کرنا چاہئے۔

سخت درد کے لئے لیپ۔ جس وش روگی کو غش آجائے اور وہ لمبے لمبے سانس لینے لگے۔ بے معنی بکواس کرتا ہو۔ اور سخت تکلیف سے ہائے وائے کر رہا ہو۔ اسکے کاٹے کے مقام پر ہرڑ۔ ہلدی پیپل۔ مجیٹھ۔ اتیس۔ مرچ سیاہ اور تونبی کے ڈنٹھل۔ ان سب کا بینگن کے رس میں پسا ہوا اُنگدا لیپ کریں۔

تیز وش کے لئے پینے کا گھی۔ سب قسموں کے بچھوؤں کے تیز زہر کی حالت میں دہی اور گھی پلانا چاہئے۔ فصد کھولنا۔ قے کرانا۔ سُرمہ لگانا اور نسوار دینا بھی مفید ہوتا ہے۔ نیز وات کو دور کرنے والی گرم چکنی۔ کھٹی اور میٹھی اشیا غذا میں دینی چاہئیں۔

بچھو کے زہر کے لئے لیپ۔ سونٹھ۔ پالتو کبوتر کی بیٹ۔ بجورے کا رس۔ ہرتال اور سیندھا نمک۔ ان سب ادویات کو پیس کر لیپ لگانے سے سب قسم کے بچھوؤں کا زہر بہت جلد دور ہو جاتا ہے۔

بچھو کے کاٹے کے انجام میں اگر زہر نہایت اُدیرن ہو۔ تو اُس مقام پر وش ہی کا لیپ کریں۔

اُچٹنگ۔ بچھو کے زہر کا بھی یہی علاج کرنا چاہئے۔

دیگر۔ ہاتھی کی لید میں پیدا ہوئی چھتری۔ روہش ترن اور لہسوڑے کو پانی میں پیس کر گولی بنالیں۔ اس کا لیپ کرنے سے بچھو کا زہر جاتا رہتا ہے

دیگر۔ سرس کے بیجوں کو آک کے دودھ کی تین بھاونا دیکر اُس میں پیپل پیس کر ملا دیں۔ اس اگدہ کے استعمال سے کیڑوں۔ ساپنوں۔ مکڑی۔ چوہوں اور بچھوؤں کا زہر دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ سرس کے پھُول۔ کنجا کے بیج۔ کھنبھاری کے بیج۔ گُٹھ اور منسل۔ ان سب ادویات کا اگد بنا کر کھانے سے رات کے بچھوؤں کا زہر دور ہو جاتا ہے۔ یہ نسخہ جن رشی کا تجویز کیا ہوا ہے۔

مکڑیوں کا شمار۔ مکڑی سب قسم کے کیڑوں سے خوفناک ہوتی ہے۔ بعض اچاریہ اس کی سولہ قسمیں بتاتے ہیں۔ بعضوں کی رائے میں یہ اٹھائیس قسم کی ہوتی ہے۔ بعضوں کا خیال ہے کہ سورج کی کرنوں کے ساتھ ساتھ رہنے والی ہزاروں مکڑیاں ہوتی ہیں۔ لیکن خواہ یہ کتنی ہی ہوں۔ اور کیسی ہی شکلوں والی ہوں، سب ہی زہریلی اور مختلف عوارض پیدا کرنے والی ہوتی ہیں۔

بہت ملی جلی ہونے کی وجہ سے مکڑیوں کی اقسام کا شمار ایک مشکل ترین کام ہے۔ ان کی رہائش کا بھی کوئی ٹھیک مقام تعین نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے وات وغیرہ دوشوں کے لحاظ سے انکا بیان کیا جاتا ہے۔

وات وغیرہ الگ الگ دوشوں والی مکڑیاں مشکل العلاج اور سنّپاتج لاعلاج ہوتی ہیں۔

پیتک ونش کی علامات۔ پیتک مکڑی کے کاٹے میں جلن ہوتی ہے۔ پیاس لگتی ہے۔ مقام مذکور پھٹ جاتا ہے۔ بخار۔ غفلت کثرت گرمی اور رطوبت بہنے کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور مقام مذکور

زردی مائل سُرخ رنگ والے مواد والا اور داکھ کے پھل کی مانند ہوتا ہے۔

کیفج ونش کی علامات۔ کیفج مکڑی کے کاٹے کا مقام سخت سفید رنگ اور فالسے کے پھل کا سا ہوتا ہے۔ نیز اس میں بیند رشیت جوُر۔ کھانسی اور کھجلی کی کثرت پائی جاتی ہے۔

واتک دنش کی علامات۔ واتک مکڑی کے کاٹے کا مقام چھونے میں کھُردرا اور نیلے رنگ کا ہوتا ہے۔ اس میں پَرُوؔ[1] ٹوٹتے ہیں۔ اور بخار بھی ہو جاتا ہے۔

وات وغیرہ تینوں دوشوں کی علامات کے مطابق ان مکڑیوں کے کاٹے کی علامات کو تین حصوں میں تقسیم کرنا چاہئے۔

لاعلاج کاٹے کی علامات۔ غفلت۔ سانس پھُول جانا۔ ہچکی۔ دردِ سر۔ جسم میں سفید۔ زرد۔ سیاہ یا سُرخ رنگ کی سوج پیدا کرنے والی پھُنسیاں پیدا ہو جانا۔ لرزہ۔ متلی۔ جلن۔ پیاس۔ آنکھوں تلے تاریکی چھا جانا۔ ناک کا ٹیڑھا پن۔ ہونٹوں۔ منہ اور دانتوں کا سیاہ ہو جانا۔ پُشت اور گردن میں ٹوٹنے کی سی تکلیف ہونا۔ نیز کاٹے کے مقام میں سے پکے ہوئے جامن کے رنگ کا سا خون نکلتا رہنا یہ سب مکڑی کے لاعلاج کاٹے کی علامات ہیں۔

اسادھیہ (لاعلاج) کی اقسام۔ سب قسم کی مکڑیاں تر دوشج ہوتی ہیں۔ لیکن دوشوں کی کثرت کی وجہ سے یہ تین قسم کی ہوتی ہیں۔ جیسے واتک۔ پتک اور کفج۔

---

[1] دو جوڑوں کے درمیان کی ہڈی کو پَرُوؔ بولتے ہیں۔

زہر کی نرمی اور تیزی کے لحاظ سے بھی مکڑی کی تین قسمیں ہیں۔ جیسے تیکھشن وِش مدھیم وِش اور مِرُدو وِش مکڑی۔

مکڑی سانس۔ داڑھ۔ پاخانے۔ پیشاب۔ ویرج۔ رال۔ ناخنوں اور آرتو اِن آٹھ ذرائع اور بالخصوص منہ سے وِش نکالتی ہے۔ یعنی آٹھ طریقوں سے مکڑی کا زہر خارج ہوتا ہے۔

مکڑی وغیرہ کے کاٹنے کے مقام۔ مکڑی ناف کے اوپر کاٹتی ہے۔ دوسرے کیڑے ناف سے اوپر اور نیچے دونوں جگہ کاٹتے ہیں۔ اِنکے زہروں سے چھُوا ہُوا کپڑا جسم کو لگ جانے پر خرابیاں برپا کر دیتا ہے۔

مکڑی کے کاٹنے کے پہلے دن کی علامات۔ مکڑی کا زہر چار پہر تک نظر نہیں آتا پھر سوئی کے چُبھ جانے کا بے معلوم سا نشان۔ متحرک اور کچھ کھُجلی و درد لئے ظاہر ہوتا ہے۔

مکڑی کے کاٹنے کے دوسرے دن کی علامات۔ دوسرے دن کاٹے کے مقام کے کنارے بہت اونچے ہو جاتے ہیں۔ بیچ میں سے وہ نیچا پھُنسیوں سے گھرا ہُوا سیے رنگ سا۔ کھُجلی والا اور گانٹھ کی وضع کا ہوتا ہے۔

تیسرے دن کی علامات۔ تیسرے دن کاٹے کا مقام سُرخ۔ اور شراؤ کی شکل کا سا ہو جاتا ہے۔ نیز بخار۔ رونگٹے کھڑے ہو جانے۔ سوئی چُبھنے کا سا درد ہونے اور مساموں سے پانی رِسنے کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

چوتھے دن کی علامات۔ چوتھے دن بہت سوجن۔ تپش۔ سانس

کے بھول جانے اور سر چکرانے کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

پانچویں دن کی علامات۔ پانچویں دن زہر کے بگاڑ سے پیدا ہونے والے پہلے بیان کئے ہوئے سب امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

چھٹے اور ساتویں دن کی علامات۔ چھٹے دن سب مرم ستھانوں میں زہر پھیل جاتا ہے۔ اور ساتویں دن مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔

ان مندرجہ صدر علامات سے تیز۔ اوسط درجے کے اور نرم زہر کا اندازہ لگا لینا چاہئے۔

اکیس دن میں وِش کا اثر بالکل زائل ہو جاتا ہے۔

مکڑی کے کاٹے کا علاج۔ منگلا چرن کر کے مکڑی کے کاٹے کو چاروں طرف سے کاٹ کر کاٹے کے مقام کو نکال ڈالیں۔ پھر جامبو شٹ ینتر سے کاٹے کے مقام کو جلا دیں۔ لیکن اگر پیتک ونش ہو۔ تو اُسے نہ جلانا چاہئے۔

کاٹے کا جو مقام کرخت۔ الگ الگ بالوں والا۔ مرم اور سندھی ستھانوں (مفاصل) سے تعلق رکھنے والا اور چاروں طرف پھیلا ہُوا ہو اُسے نہ کاٹنا اور نہ جلانا چاہئے۔

دگدھ ونش کے لئے لیپ۔ کاٹے ہوئے مقام کو جلانے کے بعد اُس پر شہد اور سیندھا نمک ملا کر اگد کا لیپ کریں۔ بعد ازاں شیر دار درختوں کے ٹھنڈے کاڑھے کا پری شیک کریں۔

خون نکالنا۔ سینگی وغیرہ لگا کر یا فصد کھول کر سب طرح سے خون نکالنا چاہئے۔ بعد ازاں پیپل۔ مہوڑے۔ اور بہیڑے کا ٹھنڈا

لیپ اور پری شیک کام میں لائیں۔

پدمک اگد۔ پرینگو۔ ہلدی۔ دارہلدی۔ شہد اور گھی یہ دوائی سب قسم کی مکڑیوں اور کیڑوں کے زہر کے دفعیئے کے لئے نہایت مفید ہے اسے پدمک اگد کہتے ہیں۔ یہ سینک لیپ وغیرہ سب طرح سے کام میں لائی جا سکتی ہے۔

چنپک اوشدھ۔ ہلدی۔ دارہلدی۔ پتنگ۔ مجیٹھ۔ تگر۔ کیسر۔ شہد اور گھی کا اگد اول الذکر پدمک اگد سے بھی زیادہ مفید ہوتا ہے۔

دیگر۔ گوبر کا رس۔ کھانڈ۔ گھی اور شہد کا مرکب بھی اول الذکر چنپک اوشدھ کی مانند ہی مفید ہوتا ہے۔

مندر اوشدھ۔ اونگا۔ منسل۔ ہرتال۔ دارہلدی۔ روہش ترن گیرو۔ تگر۔ الائچی۔ کٹھ۔ مرچ سیاہ۔ ملٹھی۔ گھی اور شہد سے بنائی ہوئی دوا کو مندر کہتے ہیں۔

گندھ ماون اوشدھ۔ تگر۔ لودھ۔ بچ۔ کٹکی۔ پاٹھا۔ الائچی۔ بھوج پتر اور کنکم سے بنایا ہوا اگد گندھ ماون کہلاتا ہے

دافع زہر اندرونی صفائی۔ دوشوں کی کثرت والے وِش کے مریض کو دافع زہر قے آور اور جلاب آور ادویات دینی چاہئیں۔

کف کے غلبے کے لئے وَمن۔ کف کے غلبے کی صورت میں ملٹھی راڑا۔ انکول۔ دیوتاڑ۔ اور سنبھالو ان ادویات کو چاولوں کے پانی کے ساتھ نوش کرا کے زہر کو بذریعہ قے خارج کر دینا چاہئے۔

وَمن (قے) اور ویریچن (مسہل)۔ برس کے پتے۔ چھال۔ جڑھ اور پھل نیز انکول کو چاولوں کے پانی کے ساتھ نوش کرا کے قے کرانی چاہئے۔

یا ترپھلا۔ نیلنی۔ اور تربد وغیرہ مُسہل ادویات دیکر جلاب دینا مفید ہوتا ہے۔

کرنکا کا دور کرنا۔ جب جلن اور سوج دور ہو جائیں۔ تو برُن (زخم) میں سے کرنکا (کیل) کو نکال دیں۔

دیگر۔ گُسم۔ گودنتی۔ سورن کھشیری۔ کبوتر کی بیٹ۔ ترُبد۔ سیندھا نمک اور دنتی سے بھی کرنکا گر جاتی ہے۔

یا اندرائن کی جڑھ میں بانس کا نِرلیکھ ملا کر استعمال کرنے سے بھی کرنکا دور ہو جاتی ہے۔

دیگر۔ سیندھا نمک۔ گُٹھ۔ دنتی۔ گُٹکی۔ دُدھی۔ راج کوشاتکی کی جڑھ۔ یا تگر کا جھاگ نکالنے سے بھی کرنکا گر پڑتی ہے۔

کرنکا کے گر جانے پر دافع زہر ورنگھن (مقوی) تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔

مکڑی کے زہر کے لئے سینہن۔ مکڑی کے زہر میں سب قسم کے سینہن گرم گھی کے ذریعے سے ہی کرنے چاہئیں۔ گھی کے سوائے اور کسی سینہہ سے سینہن کرم نہ کریں۔ کیونکہ تیل سے زہر اِس طرح ترقی پکڑ جاتا ہے۔ جیسے تنکوں میں آگ بڑھ جاتی ہے۔

مکڑی کے زہر کے لئے تین نسخے (۱) نیتر بالا۔ وِکنکت۔ اننت مُول موتھا۔ شمی۔ چندن۔ شیاما۔ شیوال۔ نیلوفر۔ تگر۔ ملٹھی۔ دار چینی۔ ناکلی۔ پدماکھ۔ اور ارڑے کا گودا۔

(۲) ہلدی۔ ناگر موتھا۔ سروا کھشی۔ پیپل۔ سونٹھ۔ پپلامُول۔

چیتا۔ برنا۔ اگر۔ بل۔ پاٹلی۔ نیم۔ ہرڑ۔ شیلو۔ اور کیسر۔

(۳) بِل گری۔ چندن۔ تگر۔ بھارنگی۔ سنبھالو۔ کرگھاٹ اور دارچینی۔ ان تینوں نسخوں کو پینے۔ سُرمہ لگانے۔ نسوار لینے۔ لیپ کرنے اور پری شیک کے کام میں لائے جانے سے بالترتیب۔ پت۔ کفا ور وات کی زیادتی والا مکڑی کا زہر اس طرح دور ہو جاتا ہے۔ جیسے نیک چلن پُرش بد صلاح کو دور کر دیتا ہے۔

لُوت وِش ناشک پان۔ لودھ۔ خس۔ پدماکھ۔ کنول کیسر۔ صندل زرد۔ صندل سُرخ۔ پرینگو۔ اونگا سُرخ۔ اور کنول نال۔ یہ سب دوائیں پینے وغیرہ کے طور پر استعمال کرنے سے سب قسم کی مکڑیوں کے زہروں کو دور کر دیتی ہیں۔

۳۸

اڑتیسواں ادھیائے

چوہے اور باولے کُتے کے کاٹے کا علاج

چوہوں کی اٹھارہ اقسام۔ چوہے اٹھارہ قسم کے ہوتے ہیں

(۱) لالن (۲) چپل (۳) پُتر (۴) ہَنست (۵) چکر (۶) اِجو (۷) کشادنت (۸) گگک (۹) کوکل (۱۰) ٹپل (۱۱) اَیست (۱۲) اَردن (۱۳) مُشوَل۔

(۱۴) شویت (۱۵) کپوت (۱۶) پرتت اوندُر (۱۷) چھچھوندر اور (۱۸) رسال۔

ان سب چوہوں کا ویرج جس عضو پر جا گرتا ہے۔ اور پھر وہ عضو جس دوسرے عضو سے چھو جاتا ہے۔ اُن کا خون بگڑ کر پانڈو (سفید) پڑ جاتا ہے۔ اور جسم میں گانٹھیں۔ سوج۔ سڑاند اور گول چکتے پیدا ہو جاتے ہیں۔ نیز عدم اشتہا۔ شیت جُوَر۔ درد کثیر۔ ڈھیلا پن۔ دو جوڑوں کے درمیانی ہڈیوں کا ٹوٹنا۔ رونگٹے کھڑے ہونا۔ مواد رِسنا۔ غشی اور عرصہ دراز تک مرض کا جاری رہنا اور گُفج مُوشک پوتک نامی کیڑوں کا نکلنا اور پیاس یہ سب علامات نمایاں ہو جاتی ہیں۔

چوہے کا زہر یکا یک سارے جسم میں پھیل جاتا ہے۔ یہ مشکل العلاج اور بار بار بگڑتا رہتا ہے۔

لا علاج علامات ۔ غشی۔ سوج۔ رنگت کا بدل جانا۔ گیلاپن۔ بہرہ پن۔ بخار۔ گرانی سر۔ رالوں کا بہنا اور خون کی قے ان سب علامات کے نمایاں ہونے پر چوہے کے زہر کو لا علاج سمجھنا چاہیئے۔

مشکل العلاج علامات ۔ مثانے کا اپھر جانا۔ ہونٹوں کا بے رنگ ہو جانا۔ جسم میں چوہے کی گانٹھوں کی سی گانٹھیں پیدا ہو جانا اور چھچھوندر کی سی بدبو آنا ان علامات کے نمایاں ہونے پر چوہے کے زہر کو مشکل العلاج تصور کرنا چاہیئے۔

باولے کتے کی علامات ۔ کتے کے وات وغیرہ دوش کف کے غلبے کی وجہ سے سنگیاواہی دھمنیوں کا آسرا لیکر (یعنی اُن اعصاب میں قیام کر کے جو قوت ممیزہ کے راہگذر ہیں) اُن کی دھاتوؤں کو

خوفناک طور سے بے قرار کر دیتے ہیں۔ اس وجہ سے کُتے کی رالیں گرنے لگتی ہیں۔ وہ اندھا اور بہرہ ہو جاتا۔ اُس کی دُم ڈھیلی پڑ جاتی ہے جبڑا کھُلا رہ جاتا ہے۔ اور وہ کندھوں کو جھکا کر نیچا منہ کئے چاروں طرف دوڑتا پھرتا ہے۔

باولے کُتے کے کاٹے کی علامات۔ باولے کُتے کے کاٹنے سے وہ مقام بے حِس ہو جاتا ہے۔ اور اُس میں سے کالا خُون نکلنے لگتا ہے۔ ازاں بعد ہرِدروگ۔ شِروروگ۔ بخار۔ جکڑاہٹ تشنگی اور غشی یہ علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

کچُلیوں سے کاٹنے والے گیدڑ وغیرہ دیگر جانوروں کی علامات بھی اول الذکر باولے کُتے ہی کی علامات کے مطابق ہوتی ہیں۔

زہر آمیز کاٹے کی علامات۔ سب قسم کے زہر آمیز کاٹے کے مقامات میں کھُجلی۔ چُبھک۔ تغیّرِ رنگت۔ بے حِسی۔ گیلاپن۔ سجا سرچکرانے۔ جلن۔ سُرخی۔ درد۔ پُھنسی (دبکاؤ) سوج۔ گانٹھ۔ سُکڑاہٹ پھٹ جانے۔ پھوٹک۔ کرنکا (کیل) اور چکتوں کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

مریض کا انجام۔ باولے کُتے وغیرہ جانوروں کے کاٹ کھانے سے مریض اُنہی جانوروں کے سے کام کرنے لگ جاتا ہے۔ ویسی ہی بولی بولنے لگتا ہے۔ اور شیشے یا پانی میں اپنی ویسی ہی صورت دیکھتا ہُوا مر جاتا ہے۔

چل سنتراس۔ اگر کوئی باولے کُتے یا گیدڑ وغیرہ کے کاٹے کے

بغیر ہی اُن جانوروں کی آواز سُننے۔ چھونے اور دیکھنے سے پانی کو دیکھ کر ڈرنے لگ جائے۔ تو اس شکایت کو جل سنتراس کہتے ہیں۔ یہ مرض بھی لاعلاج ہوتا ہے۔

چوہے کے کاٹے کے مقام کو جلانا۔ چوہے کے کاٹتے ہی کاٹے کے مقام کو گرم گرم سلائی یا شیشے سے جلا دینا چاہیئے۔ ایسا نہ کرنے سے سخت درد کرنے والی کرنکا (گوشت کی کیل) پیدا ہو جاتی ہے اس لئے اس مقام کو جلا کر۔ اور تھوڑا تھوڑا کھُرچ کر اُس پر سرس کے بیج۔ ہلدی۔ تگر۔ کُنکُم۔ اور گلو کا لیپ کر دینا چاہیئے۔

مُوشک وِش ناشک لیپ۔ گھر کا دھُواں۔ مجیٹھ۔ ہلدی اور سیندھا نمک کا لیپ کرنے سے چوہے کے زہر کا اثر زائل ہو جاتا ہے اور کرنکا گر جاتی ہے۔

بعد ازاں پہلے کانجی وغیرہ کھٹی اشیاء سے اور پھر پانی سے دھو کر ترُبد۔ سفید اپراجتا۔ بل گری کی چھال۔ اور گلو کا یا وِش اور دافع ورم کسی اور دوائی کا لیپ کریں۔ اور بہت جلد فصد کھول کر خون نکالدیں۔

قے آور دوائیں۔ مندرجہ بالا شکایت میں تیلنی کا کاڑھا یا کواٹونٹی یا انکول کا کاڑھا پلا کر قے کرائیں۔

یا کڑوی توری۔ سرس۔ اور دیوتاڑ کے بیج اور راڑا لے کر ان سب کا چورن بنا کر دہی کے ساتھ نوش کرا کے قے کرائیں۔

مُسہل۔ ترُبد۔ نیلی۔ اور ترپھلا کا نگدا دیکر جلاب کرانا چاہیئے۔
سُرمہ۔ ترکُٹا کے چورن کو باریک پیس کر گوبر کے رس میں ملا کر

آنکھ میں لگائیں۔ تو چوہے کے زہر کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔

اولیھہ (لعوق)۔ کینتھ اور گوبر کے رس میں شہد ملا کر چاٹنے سے بھی چوہے کے زہر کا اثر دور ہو جاتا ہے۔

پینے کے لئے گھی۔ چولائی کی جڑھ کے ساتھ پکایا ہوا گھی پینا مفید ہوتا ہے۔ **یا** دار ہلدی۔ ہلدی۔ سفید گوکرنی۔ مجیٹھ۔ ملٹھی۔ اور گلو سے پکایا ہوا گھی نوش کریں **یا** کینتھ کی جڑھوں۔ چھال۔ پتوں۔ پھلوں اور پھولوں سے پکایا ہوا گھی پئیں۔ تو بھی چوہے کے زہر کا اثر دور ہو جاتا ہے۔

کاڑھا۔ سینھالو۔ تگر۔ سہانجنا۔ بیل پتر کی جڑھ۔ سانٹھ۔ بچ۔ گوکھرو اور دیو تاڑ کے کاڑھے میں شہد ملا کر پلائیں۔ اور پھر غذا میں دہی ملا کر شالی چاولوں کا بھات دیں۔

چوُرن۔ سرپھو نکا کے بیجوں کا چوُرن تنکر (لسی) کے ساتھ نوش کرنا بھی چوہے کے زہر کے لئے بڑا نافع ہوتا ہے۔

کلک۔ انکول کی جڑھ کو بکرے کے پیشاب میں پیس کر پینے اور لیپ کرنے کے کام میں لانے سے سب قسم کے چوہوں کے زہروں کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ کینتھ کا گودا۔ تُلسی۔ تل اور انکول کی جڑھ ان سب کو گائے کے پیشاب کے ساتھ **یا** تُلسی کی منجری کو دودھ کے ساتھ نگدابنا کے کھائیں۔

دیگر۔ سفید گرنٹا کی جڑھ میں شہد ملا کر چولائی کے پانی کے ساتھ نوش کریں۔

دیگر۔ کڑوی توری کو رات بھر پانی میں بھگو دیں۔ دوسرے دن

علے الصبح اُس پانی کو پینے سے چوہے کے زہر کا اثر زائل ہو جاتا ہے

دیگر۔ سنبھالو کی جڑھ بلی کی ہڈی۔ میٹھا وِش اور تگر کو پانی میں پیس کر نسوار وغیرہ کے ذریعے استعمال کرنے سے چوہے کا زہر زائل ہو جاتا ہے۔

چوہے کا زہر اگر جسم میں باقی رہ جائے۔ تو ابر کے محیط آسمان ہو جانے پر وہ پھر بگڑ جاتا ہے۔

یا چوہے کے زہر میں جس دوش کا غلبہ ہو۔ اُس دوش کے پرکوپن کال (بگاڑ کے وقت) میں وہ زہر بگڑ جاتا ہے۔

چوہے کے زہر میں حالت کے مطابق تمیز کر کے سب قسم کے معالجات کام میں لانے چاہئیں۔ نیز اس میں وہ سب تدابیر استعمال کریں۔ جو دوشی وِش کو دور کرتی ہیں۔ اور جو پہلے بیان ہو چکی ہیں۔

کُتّے کے کاٹے پر لیپ۔ کُتے کے کاٹے ہوئے مقام کو گرم گھی سے جلا دیں۔ بعد ازاں اول الذکر ادویات کا لیپ کریں۔ اور پرانا گھی نوش کریں۔

کُتّے کے کاٹے کیلئے مُسہل۔ کُتے کے کاٹے میں مُسہل ادویات میں آک کا دودھ ملا کر بہت جلد جلاب دینا چاہئیے۔

دیگر۔ انکول اور اندرائن کی جڑھ کا کاڑھا تین پل۔ گھی ایک پل۔ ملا کر نوش کریں **یا** دھتورے کا پھل اور سفید اپراجتا **یا** دھتورے کا پھل اور سانٹھ کو پانی میں پیس کر نوش کریں۔

دیگر۔ بھنے ہوئے تلوں کا چورن۔ تیل۔ آک کا دودھ۔ اور گڑ ان سب ادویات کو ملا کر پانی کے ساتھ کھلانے سے باولے کُتے کا زہر اسطرح

سے دور ہو جاتا ہے۔ جیسے ہوا کے زور سے بادلوں کا اجتماع دور ہو جاتا ہے۔

مریض کو نہلانا۔ تمام ادویات۔ مہوشدھیوں اور رتنوں سے ملے ہوئے نیز منتروں سے پوتر کئے ہوئے پانی سے کُتے کے کاٹے ہوئے مریض کو نہلانا چاہیئے۔

ہاتھی گھوڑے وغیرہ۔ چارپائے جانوروں اور انسان مرغ وغیرہ دوپائے جانداروں کے ناخنوں اور دانتوں سے جو زخم ہو جاتا ہے اُس میں سوج اور پاک پیدا ہو جاتی ہے۔ نیز سُرخی۔ بخار۔ درد اور مواد کے بہنے کی شکایات رونما ہو جاتی ہیں۔

ایسی حالت میں سفید خیر۔ اشوکرن۔ گوبھی۔ ہنس پدی۔ ہلدی۔ دارہلدی اور گیرو کا لیپ کریں۔ تو ناخنوں اور دانتوں کے زہر کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔

۳۹
اُنتالیسواں ادھیائے

رسائن ادویات

رسائن ادویات کے فوائد۔ رسائن ادویات کے استعمال سے عمر دراز ہوتی ہے۔ قوت حافظہ بڑھ جاتی ہے۔ ذہانت۔ صحت۔ جوانی۔

خوش رنگتی۔ اور آواز کی صفائی ترقی پاتی ہے۔ جسم۔ اندریوں اور طاقت میں افزونی ہوتی ہے۔ جو منہ سے نکلے سچ ہو جاتا ہے۔ ویرج بکثرت پیدا ہوتا ہے اور چہرے پر رونق آجاتی ہے۔ چونکہ اُن سے رس۔ رکت وغیرہ دھاتوؤں کی پراپتی ہوتی ہے۔ اس لئے انہیں رسائن ادویات کہتے ہیں۔

رسائن ادویات کے استعمال کرنے کا وقت۔ جو شخص سینہہ کرم کرا کے اور فصد کھلوا کر صاف ہو چکا ہو۔ اور جسے دمن ویریچن بھی دیدیا گیا ہو۔ نیز وہ جتیندری ہو۔ اُسے پہلی اور درمیانی عمر میں رسائن ادویات کا استعمال کرانا چاہئے۔

رسائن ادویات کا اکارت جانا۔ ومن (قے) اور ویریچن (جلاب) وغیرہ سے اندرونی صفائی کرائے بغیر جو شخص رسائن یا واجی کرن (مُبہی) ادویات کا استعمال کرتا ہے۔ اُسے انکے استعمال سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ جیسے میلے کپڑوں پر رنگ چڑھانے کی کوشش بے فائدہ ہوتی ہے۔

رسائن کی دو اقسام۔ رشیوں نے رسائن کی دو اقسام میں سے کُٹی پراویشک کو افضل اور واتا تپک کو ادنےٰ بتایا ہے۔

رسائن کے استعمال کا مقام۔ پہاڑ کی سمت میں کسی اچھے موقع پر ایک ایسا مقام بنوائیں۔ جس میں ہوا داخل نہ ہو سکتی ہو۔ اور کسی طرح کا خوف بھی نہ ہو۔ اس گھر میں تمام ضروریات کی اشیا جمع کریں یہ مکان تری گربھ ہونا چاہئے۔ یعنی ایک کے بیچ میں دوسرا اور دوسرے کے درمیان تیسرا مکان ہو۔ جس میں چھوٹے سوراخوں والے جالیدار

جھروکے لگے ہوئے ہوں - اس گھر میں سفیدی کرا دینی چاہئے - اس کوٹھڑی کے اندر وید کو سب ضروری ساماں جمع کر رکھنا چاہئے۔ اور احتیاط رکھنی چاہئے - کہ وہاں پر دُھواں - دھوپ - گرد - یا کسی قسم کا کوئی موذی جانور - عورت یا کوئی بے وقوف شخص اندر داخل نہ ہونا پائے -

رسائن کا آغاز - کسی اچھے دن میں نہا دھوکر سوستی واچن کر کے اور دیوتا - برہمن اور گورو وغیرہ بزرگوں کی پوجا کر کے اُس گھر میں داخل ہوں پھر مُسہل وغیرہ سے اندرونی صفائی کرا کے سب بیماریوں کو دور کرنے والی ادویات مثلاً جیت اور چوّن پراش وغیرہ کے استعمال سے صحت ور ہو کر طاقت بڑھائیں - اور برہمچرج - استقلال - اعتقاد - جتیندری پن - فیاضی - راست روی - رحم - راست بازی - دھرم - دیو بھکتی - باوقت سونا اور باوقت جاگنا - شیریں زبانی اور دوائی پر یقین رکھنا ان کو صاف کو رسائن کے آغاز میں اختیار کر لیں -

مُسہل کی تدبیر - سینہہ کرم کرا کے اور پسینہ لیکر ہرڑ - آملہ - سیندھا نمک - سونٹھ - بچ - ہلدی - پیپل - واوڑنگ اور گوڑ ان ادویات کو گرم پانی کے ساتھ نوش کریں تو نہایت اچھا مُسہل ہو جاتا ہے -

اس مُسہل سے جسم کی اچھی طرح صفائی ہو جانے پر سنسرجن کا فیصلہ کر کے - تین - پانچ یا سات دن تک یا جب تک پُرانے مل کی صفائی نہ ہو گھی ملا یاوک نوش کرنا چاہئے -

اس طرح پیٹ کی صفائی ہو جانے پر ساتمیہ کو جاننے والے وید کو چاہئے - کہ تمام باتوں پر دھیان دیکر یوگک (مرکب) رسائنوں کی

موافقت پر غور کر کے وہی جمع کرے۔

برہم رسائن۔ ہرڑ ایک ہزار۔ آملے تین ہزار اور پانچوں قسم کے پنچ مول اڑھائی سو پل۔ ان سب کو ان سے دس گنا پانی میں ڈال کر پکائیں۔ جب پانی دسواں حصہ باقی رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ پھر ہرڑوں اور آملوں کی گٹھلیوں کو الگ کر کے چھلکوں کو پتھر کی سل پر پیس لیں۔ اور دارچینی۔ الائچی۔ موتھا۔ ہلدی پیپل۔ اگر صندل سُرخ منڈوک پرنی۔ ناگ کیسر۔ شنکھ پُشپی۔ بچ۔ کھشدر موتھا۔ ملٹھی۔ اور روا ور نگ۔ یہ سب ادویات ایک ایک کُڑُو۔ کھانڈ گیارہ تُلا گھی تین پاتر۔ اور تیل دو پاتر لیکر ان سب کو اول الذکر کاڑھے میں ڈال کر پھر پکائیں۔ جب چاٹنے کے قابل گاڑھا ہو جائے۔ تو اُتار لیں۔ اور ٹھنڈا کر کے اُس میں تین سو بیس پل شہد ملا دیں۔ پھر اِسے رئی سے بلو کر گھی کے برتن میں ڈالدیں۔ اِس کی اِسقدر مقدار کھانی چاہیئے کہ شام کے کھانے میں روکاوٹ نہ ڈالے۔ جب دوائی ہضم ہو جائے تو دودھ کے ساتھ ساٹھی چاولوں کا بھات غذا میں دیں۔ برہما جی کی تجویز کی ہوئی اس رسائن کو کھانے سے ویکھانس اور بال کھلیہ مُنیوں کے تندرا (اونگھ) تکان۔ کلانتی۔ ولی اور پلیت وغیرہ امراض دور ہو گئے تھے۔ اور اُن کی ذہانت۔ قوت حافظہ۔ طاقت جسمانی میں ترقی ہوئی تھی۔ نیز انہوں نے لمبی عمریں حاصل کی تھیں۔

دیگر رسائن۔ کسی برتن میں تازہ ڈھاک کے کھشار میں بھگوئی ہوئی ایک ایک ہرڑ۔ آملے اور پیپل رکھیں۔ پھر انہیں نسایہ میں

سُکھا کر باریک پیس لیں۔ بعد ازاں اُس چُورن میں ایک چوتھائی حصہ کھانڈ ملا کر ایک گھڑے میں بھر کر چھ مہینے تک زمین میں گاڑ رکھیں۔ چھ ماہ کے بعد دوائی کو نکال کر قوت ہاضمہ کے مطابق علے الصبح اسکی ایک خوراک کھا لیا کریں۔ اور مفید اغذیات کھاتے رہیں۔

اس دوائی کے باقاعدہ طور پر کھاتے رہنے سے انسان بالکل تندرست ہو جاتا ہے۔ اور بڑھاپا اُس کے قریب تک بھی نہیں آنے پاتا۔ نیز وہ طاقت۔ ترو تازگی۔ قوت حافظہ اور ذہانت سے بحصۂ کثیر بہرہ ور ہو کر سو برس کی بے فکر زندگی بسر کرتا ہے۔

دیگر رسائن۔ ڈھاک کے ایک ہرے درخت کا جو کرم خوردہ نہ ہو سرا اُتار کر اُس میں دو ہاتھ کا گڑھا کھود کر سبز آملے بھر دیں۔ اور پھر اُس کے اوپر سے نیچے تک اِرد گرد کُشتا لپیٹ کر اوپر کنول کا کیچڑ لپیٹ دیں۔ اور پھر اُسے کسی بے ہوا مکان میں جنگلی اُپلوں کی آگ میں رکھ کر پکا لیں۔ ان آملوں کو گھی اور شہد کے ساتھ حسب دلخواہ کھا کر اوپر سے دودھ پی لیں۔ اور ایک مہینے تک صرف دودھ ہی پر گزارہ رکھیں۔ نیز رسائن ودھی میں جو کھٹار وغیرہ اشیاء منع کی گئی ہیں۔ اُنہیں ترک کر دیں۔ اور ٹھنڈے پانی کو تو ہاتھ سے بھی نہ چھوئیں۔ اس طرح گیارہ دن تک رہنے سے بال ناخن اور دانت سب گر پڑینگے۔ اور تھوڑے ہی دن بعد خوبصورت بال۔ ناخن اور دانت نئے نکل آئینگے۔ اس رسائن کے استعمال سے چہرے کی رونق۔ طاقت جماع۔ ویرج۔ ذہانت۔ قوتِ جسمانی۔ عقلمندی اور ستوگن میں حسب دلخواہ

ترقی ہوجاتی ہے۔ نیز عمر ہزار سال کی ہوجاتی ہے۔

چوّن پراش ۔ دش مُول ۔ کھریٹی ۔ موتھا ۔ جیوک ۔ رشبھک ۔ نیلوفر ۔ مُدگ پرنی ۔ ماش پرنی ۔ پیپل ۔ کاکڑا سینگی ۔ میدا ۔ بھُومیہ آملکی ۔ الائچی خورد اگر ۔ داکھ ۔ پوہکر مُول ۔ صندل سُرخ ۔ کچور ۔ سانٹھ ۔ کاکولی ۔ کاک جنگھا ۔ گلو ۔ وداری کند اور اڑوسہ کی جڑھ ہر ایک ایک پل ۔ ڈھیلی پوٹلی میں بندھے ہوئے آملے پانسو عدد ۔ ان سب ادویات کو ایک دم ایک درون پانی میں ڈال کر پکالیں ۔ اور ایک چوتھائی پانی باقی رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں ۔ اور اُس پوٹلی میں سے آملوں کو نکال کر گُٹھلیاں دور کردیں ۔ اور چھلکے کو چھ چھ پل ملے ہوئے گھی و تیل میں بھون کر پتھر پر پیس لیں ۔ پھر پچاس پل مصری اور اوپر والا کاڑھے کا پانی نیز پسے ہوئے آملوں کو ملاکر دوبارہ پکائیں ۔ جب وہ لعوق کی مانند گاڑھا ہوجائے ۔ تو اُس میں تبا شیر چار پل ۔ پیپل دو پل ۔ دارچینی ۔ الائچی ۔ تیج پات ۔ ناگ کیسر چار چار تولہ کا چُورن ملاکر اُتار لیں ۔ اور ٹھنڈا ہوجانے پر اس میں چھ پل شہد ملاکر گھی کی ہانڈی میں بھر کے رکھ دیں ۔

اس کے استعمال سے کھانسی ۔ دمہ ۔ بخار ۔ سوکھا ۔ امراضِ دل ۔ وات رکت ۔ پیشاب اور ویرج تک پہنچی ہوئی خرابیاں نیز آواز کی خرابی دور ہوجاتی ہے ۔ ذہانت ۔ حافظہ ۔ چہرے کی رونق ۔ تندرستی ۔ عمر ۔ قوتِ جماع ۔ اِندریوں کی طاقت اور حرارت ہاضمہ میں ترقی ہوتی ہے ۔ وایُو کا اخراج ہوجاتا ہے ۔ بُڑھاپے سے تنگ آئے ہوئے چوّن رشی اِسی رسائن کے استعمال سے جوان ہوگئے تھے ۔ اس کی

مقدار خوراک دو تولہ ہے۔ اور انوپان کے طور پر دودھ پینا چاہئے۔

ترپھلا رسائن۔ ملٹھی۔ تباشیر۔ پیپل۔ سیندھا نمک۔ چاندی تانبا سیسہ۔ قلعی۔ لوہا۔ سونا۔ بچ۔ شہد ملا گھی اور کھانڈ۔ اِن میں سے کسی ایک کے ساتھ ترپھلے کا استعمال کرنے سے سب بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ نیز ذہانت۔ عمر۔ حافظہ اور عقل بڑھتی ہے۔ یہ بہت اچھی رسائن ہے

دیگر رسائن۔ حرارت ہاضمہ کے مطابق منڈوک پرنی کا سورس دودھ کے ساتھ ملٹھی کا چُورن۔ جڑ اور پتوں سمیت گلو کا رس۔ نیز شنکھ پُشپی کا نگدا لگ الگ استعمال کرنا عمر کو بڑھاتا ہے۔ امراض کو دور کرتا ہے۔ طاقت جسمانی۔ حرارت ہاضمہ۔ اور خوبصورتی کو بڑھاتا ہے۔ خوش آواز بناتا ہے۔ اور ذہانت بخشتا ہے۔

خصوصاً شنکھ پُشپی کا نگدا تو ذہانت کے بڑھانے کے لئے بہت ہی اچھی چیز ہے۔

دیگر۔ بال چھڑ۔ کُٹکی۔ دُدہی۔ ملٹھی۔ صندل۔ اننت مُول۔ بچ۔ ترپھلا۔ ترکٹا۔ ہلدی۔ دار ہلدی۔ پٹول۔ اور سیندھا نمک ان سب ادویات کو ہموزن لے کر اور اچھی طرح سے پیس کر اس میں تِگنا شنکھ پُشپی کا رس ملائیں۔ اور دودھ و گھی ایک ایک پرستھ ملا کر پھر پکائیں۔ اس رسائن کے استعمال سے بالکل پتھر انسان بھی نقّار۔ اور قوّت حافظہ والا ہو جاتا ہے۔ نیز اُس کے چہرے کی رونق بڑھ جاتی ہے۔ اور اُسکی سب بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔

پنچ آربند رسائن۔ کنول نال۔ کنول کند۔ کنول کیسر۔ کنول پتر۔

اور کنول بیج ۔کنول کے ان پانچوں اجزا کو لے کر اور اچھی طرح سے پیس کر اس میں سونے کی بھسم ملا کر دودھ اور گھی کے ساتھ نوش کریں ۔ اِسے پنچ آربند رسائن کہتے ہیں ۔

یہ پنچ آربند رسائن اُس شخص کو دینا چاہئے ۔ جو قوت رجولیت ۔ طاقت جسمانی اور چہرے کی رونق سے محروم ہو گیا ہو ۔

دیگر ۔ نیل کنول کا نال ۔ کند ۔ پتے ۔ اور کیسر ان چاروں اجزا کو اچھی طرح سے پیس کر اس میں سونے کی بھسم ملا کر اور دودھ و گھی کے ساتھ پکا کر استعمال کریں ایسے میدھا (ذہانت) میں بہت ترقی ہوتی ہے ۔

بار دھکیہ رسائن ۔ برہمی ۔ بچ ۔ سیندھا نمک ۔ شنکھ پُشپی ۔ پتنگ ۔ برہمی ۔ اندرائن ۔ اور پیپل ہر ایک تین جو بھر ۔ سونے کی بھسم دو جو بھر ۔ وِش ایک تِل بھر ۔ اور گھی ایک پل لے کر سب کو ملا کر حسب مقدار استعمال کریں ۔ دوائی کے ہضم ہو جانے پر گھی ملا ۔ اور شہد ڈالا ہوا کھانا کھانا چاہئے ۔

ایسے ہی باقاعدہ طور پر ایک سال تک دوائی کا استعمال کرنے سے بُدھی ۔ حافظہ ۔ اور ذہانت بہت بڑھ جاتی ہے ۔ بڑھاپا ۔ بیماری ۔ اونگھ سُستی ۔ تکان اور کلانتی جاتی رہتی ہے ۔ اور عمر بھی پورے سو برس کی ہو جاتی ہے ۔ رُعب ۔ جلال اور چہرے کی رونق بڑھ جاتی ہے ۔ کوڑھ ۔ کلاس ۔ بائوگولہ ۔ وِشم جوَر اور گر اُدر کی شکایات جاتی رہتی ہیں ۔ اتھرو وید کے منتروں سے دیا ہو سراپ اور دانت کا کوپ دور ہو جاتا ہے ۔

اولیہہ ۔ موسم سرما کے آغاز میں پُشیہ نکھشتر کے دن ناگ بلا کی

جڑھ لائیں۔ اِس جڑھ کا چُورن بنا کر ایک تولہ دودھ یا گھی اور شہد کے ساتھ نوش کریں۔ اس پر صرف دودھ کو بطور غذا استعمال کرنا چاہئے۔ اناج نہ کھانا چاہئے۔ اس طرح پورے ایک سال تک اس دوائی کا استعمال کرنیسے انسان نہایت طاقت ور اور سو برس کی زندگی والا ہو جاتا ہے۔

شکتی وردہک۔ گوکھڑو کے ایسے درخت کو جس میں پھل نکلنے ہی کو ہوں جڑھ سمیت اُکھاڑ لیں۔ اور سایہ میں سُکھا لیں۔ پھر اِسے باریک پیس کر اُس چُورن کو گوکھڑو ہی کے رس کی بھاونا دیں۔ اور اس میں سے ایک پرسرت بھر دودھ کے ساتھ نوش کریں۔ دوائی کے ہضم ہو جانے پر دودھ کے ساتھ شالی چاولوں کا بھات کھانا چاہئے۔ اس ترتیب کے ساتھ جو شخص اس دوائی کے دو سو پل کھا لیتا ہے۔ وہ ہر کام میں کامیاب۔ خوبصورت۔ خوش قسمت۔ سو برس کی عمر والا اور گوکل کے سانڈ کی طرح قوتِ جماع رکھنے والا ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ گیلے (تازہ) باراہی کند کو ایک مہینے تک دودھ کے ساتھ نوش کریں۔ اور صرف دودھ ہی پر گذارہ رکھیں۔ اناج ہرگز نہ کھائیں۔ دوسرے مہینے اس دوائی کے استعمال کے اثنا میں دودھ اور اناج دونوں کھایا کریں۔ تو بڑھاپا نزدیک نہیں آنے پاتا۔

دیگر۔ باراہی کند کی جڑھ کو باریک پیس کر اس کو اُسی کے رس کی بھاونا دیں۔ اور پھر اُسے گھی اور شہد کے ساتھ نوش کریں۔

یا باراہی کند کے ٹکڑے کے ساتھ گھی پکا کر کھائیں۔

دیگر۔ وِداری کند کے مانند ہی اتی بلا۔ بلا۔ ملٹھی۔ کاک ماچی۔

پیپل ۔ہرڑ۔ آملہ۔ شال پرنی ۔گلو۔منڈوک پرنی ۔شنکھ پشپی ۔اسگندھ۔ اور شتاور میں سے ہر ایک کا چُورن گھی اور دودھ کے ساتھ نوش کریں۔ تو منش بدھی مان ہو جاتا ہے۔ جوانی قائم ہو جاتی ہے۔ اور طاقت بڑھتی ہے۔

چیتے کا استعمال بطور رسائن کے۔ زرد۔ سفید اور سیاہ پھولوں سے چیتے کی شناخت ہوتی ہے۔ یہ بالترتیب ایک سے دوسرا اور دوسرے سے تیسرا زیادہ مفید ہوتے ہیں۔ اس کا مندرجہ ذیل ترکیب کے مطابق استعمال کرنا چاہیئے۔ تو یہ رسائن کا کام دیتا ہے۔

چیتے کی جڑھ کو سایہ میں سُکھا کر اور اچھی طرح پیس کر ایک مہینے تک گھی یا شہد اور گھی کے ساتھ نوش کریں۔ اور جتیندریہ ہو کر دودھ کے ساتھ کھائیں۔ یا مفید اغذیات استعمال میں لاتے ہوئے پانی کے ساتھ نوش کریں تو آدمی کی سب بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ اور وہ سو سال تک زندہ رہتا ہے۔ نیز ذہانت۔ طاقت۔ خوبصورتی۔ چہرے کی رونق اور حرارتِ ہاضمہ کو بھی بڑھا دیتا ہے۔

اولیہہ۔ چیتے کے چوران کو ایک مہینہ تک تیل میں ملا کر چاٹتے رہنے سے مہلک وات روگ بھی دور ہو جاتے ہیں۔ گوموتر کے ساتھ اس کے کھانے سے برص اور تکّر (لسی) کے ساتھ کھانے سے بواسیر کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

بھلاتک پریوگ۔ موسم گرما میں موٹے موٹے بھلاوے لے کر اناج کے ڈھیر میں دبا دیں۔ پھر ہیمنت رِتو میں میٹھی ۔ مرغن اور ٹھنڈی

اشیا کے استعمال سے جسم کو شُدھ کر کے اُن بھلاووں میں سے آٹھ عدد لیکر آٹھ گُنا پانی میں پکالیں۔ جب پانی آٹھواں حصہ باقی رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ اِس کاڑھے کو ٹھنڈا کر کے دودھ کے ساتھ نوش کریں۔ پھر ہر روز ایک ایک بھلاوہ بڑھاتے رہیں۔ اکیس روز تک اسی طرح کریں اکیس روز کے بعد ہر روز تین تین بڑھائیں۔ اس طرح چالیس بھلاووں تک پہنچکر جیسے بڑھائے تھے۔ اُسی ترتیب سے گھٹانے شروع کردیں۔ اس طرح سات ہفتوں میں بالترتیب گھٹانے سے ایک ہزار بھلاوے استعمال میں لے آئیں نیز جتیندری ہو کر گھی۔ دودھ۔ شالی اور ساٹھی چاولوں کی غذا کھائیں۔ اس پریوگ کے بعد بھی دو تین ہفتے تک اسی طرح سے مفید اغذیات استعمال کرتے رہیں۔ اس بھلاتک رسائن کے استعمال سے حرارت ہاضمہ بہت بڑھ جاتی ہے۔ نیز پرمیہہ۔ کرمی روگ کوڑھ۔ بواسیر اور میدادوش کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

بھلاتک سورس پریوگ۔ ایک پشت سویدن برتن جس میں شالی چاولوں کا چُورن پکایا جاتا ہے۔ لے کر اس میں سخت اور بھربھرے بھلاووں کو بھر کر اوپر کالی مٹی لیپ کر پیندے میں سوراخ کر کے ایک برتن میں رکھ دیں۔ جو زمین میں گڑا ہو۔ اور اس برتن کے چاروں طرف جنگلی اُپلوں کی مدھم آگ جلائیں۔ ایسا کرنے سے اُس چھید میں سے جو رس نیچے کے برتن میں ٹپکے۔ اُسے دوسرے دن لیکر اُس میں آٹھ گُنا شہد اور دُگنا گھی ملاکر اول الذکر ترکیب کے مطابق استعمال کرنے سے اول الذکر فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اس میں باقاعدگی سے رہنا نہایت

ضروری ہے۔

امرت رس تلیبہ پاک ۔ وہ بھلاوے جو درخت پر ہی پھول کر اور پک کر خود بخود گر پڑتے ہیں۔ اُن کا ایک آڑھک لیکر اینٹ کے چورن کے ساتھ گھس کر پانی سے دھو کر ہوا میں سُکھالیں۔ پھر اِن بھلاووں کو پیس کر ایک کُنبھ بھر پانی میں پکائیں۔ اور جب چوتھائی پانی باقی رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ ٹھنڈا ہونے پر پھر اس کاڑھے کو ایک کُنبھ دودھ کے ساتھ پکائیں۔ اور چوتھائی باقی رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں۔ پھر اس کے ساتھ بموزن گھی کو پکالیں۔ پھر اس میں بمقدار مناسب کھانڈ ملا کر ہاتھ سے خوب ملا کر برتن میں بھر کے اناج کے ڈھیر میں دبادیں۔ اور سات روز کے بعد نکال لیں۔ اِسے امرت رس پاک کہتے ہیں۔ اِسے علے الصبح استعمال کرنے کے بعد حسب خواہش پانی۔ دودھ یا مانس رس کا انوپان کریں۔ تو قوت حافظہ۔ عقل۔ طاقت جسمانی۔ ذہانت۔ ستوگن۔ سار اور عمر میں ترقی ہوتی ہے۔ اور جسم بھی سونے کی سلاخ کا سا ہو جاتا ہے۔

کوڑھ کو دور کرنے والا تیل ۔ پکے ہوئے تین سو بھلاوے ایک درون پانی میں پکائیں۔ اور چوتھائی باقی رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں۔ اور اس میں ایک پاتر تیل نیز کٹکی۔ اتیس ہر دو قسم۔ ترپھلا۔ شلاجیت۔ اور رسونت ہر ایک ایک پل ملائیں۔ اور اِسے پکالیں۔ یہ دوائی سب قسم کے کوڑھوں کو دور کر دیتی ہے۔

بھلاووں کا دوسرا پریوگ ۔ آملوں کی چھال۔ دہی کی ملائی۔

تیل۔گڑ۔دودھ۔گھی۔جو کے ستّو۔تِل۔شہد۔مانس رس۔یا سُوپ میں سے کسی ایک کے ساتھ پکایا ہوا بھلاوہ استعمال کرنے سے جسم میں خوبصورتی آتی ہے۔نیز ذہانت اور عمر بڑھ جاتی ہے۔

امرت کلپ بھلاتک۔پکا ہوا بھلاوہ تیز اثر اور آگ کی مانند ہوتا ہے۔اس کا حسب ضرورت استعمال کرنا امرت کلپ کہلاتا ہے۔

بھلاووں کی تعریف۔کوئی کفج روگ ایسا نہیں ہے۔اور ایسی کوئی رکاوٹ (قبض) نہیں ہے۔جو بھلاووں سے دور نہ ہو سکتی ہو یہ حرارت ہاضمہ کو بہت جلدی بڑھا دیتے ہیں۔

بھلاووں کے استعمال کے اثنا میں ممنوعات۔بھلاووں کے اثنائے استعمال اور وات اور پت کی موجودگی میں بھی بالخصوص کُلتھی۔دہی۔سرکہ۔تیل کی مالش اور آگ تاپنا ان کاموں کو بکلّی ترک کر دینا چاہئے۔

سربگُشٹھ ناشک تیل۔مغربی سمندر کے کنارے پر تُبرنامی ایک درخت ہوتا ہے۔اس کے پتے سمندر کی لہروں سے متحرک ہو کر ہوا سے ہلتے رہتے ہیں۔موسم برسات کے آغاز میں اس درخت کے پکے ہوئے پھلوں کو جمع کریں۔اور اُنکے گودے کو نکال کر خشک کر لیں۔اور اُسے تلوں کی طرح درونی (کولہو) میں پیڑ کر یا کُسُم کی طرح انکا کاڑھا بنا کر تیل نکال لیں۔اور اس تیل کو آگ پر پکا کر خشک کر ڈالیں۔اس تیل کو کسی برتن میں بھر کے سوکھے ہوئے گوبر کے ڈھیر میں پندرہ روز کے لئے گاڑ دیں۔اور پھر نکال کر رکھ چھوڑیں۔اس کے بعد سینہن کرم

کرا کے۔ پسینہ لیکر اور قے و جلاب سے اندرونی صفائی کر کے کسی مبارک
دن میں چوتھے بھوجن کے آخر میں ہتھیلی بھر اس روغن میں سے نوش
کریں۔ لیکن اس کے پینے سے پہلے ذیل کا منتر پڑھ لینا چاہیئے۔
"مجّا سار مہا ویریہ دھاتون سار وان وِشو دھییہ۔ شنکھ چکّر گدا
پانِس توا ماگیا پیئتے اَچیہ اُت"
اِس تیل کے استعمال سے اوپر یا نیچے کے راستوں سے دوش بکلی خارج
ہو جاتے ہیں۔ شام کے وقت چکنائی اور نمک سے خالی ٹھنڈی یواگو
نوش کریں۔
یہ تیل اس ترکیب کے ساتھ پانچ دن تک پینا چاہیئے نیز ممنوعہ
کاموں کو بکلی ترک کر دینا چاہیئے۔ اِس تیل کے پینے سے سب قسم کے
کوڑھ دور ہو جاتے ہیں۔
دیگر۔ اوپر لکھے ہوئے تیل کو خیر کے تگنے کاڑھے میں اچھی طرح سے
پکا کر اول الذکر ترکیب کے مطابق سوکھے گوبر میں گاڑ دیں۔ پھر پندرہ
دن کے بعد نکال کر با قاعدہ طور پر ایک مہینے تک نوش کریں۔ اِس
کو جسم پر لگا کر مونگ کے رس اور اناج وغیرہ کی غذا کھائیں۔ اس دوائی
کے استعمال سے کوڑھ دور ہو جاتا ہے۔
دو سو سال کی عمر بنانے والا تیل۔ اِس تُبرُ مجّا کے تیل کو
خیر کے کاڑھے کے ساتھ پکائے بغیر گھی اور شہد کے ساتھ پندرہ دن
تک استعمال کریں۔ اور مانس رس کی غذا کھایا کریں۔ تو عمر دو سو
سال کی ہو جاتی ہے۔

تین سو سال کی عمر بنانے والا نسخہ۔ مندرجہ بالا تیل کا پچاس دن تک نسوار کے طور پر استعمال کرنے سے جسم کی خوبصورتی اور قوتِ حافظہ بڑھ جاتی ہے۔ اور تین سو سال کی عمر حاصل ہوتی ہے۔

پپلی پر یوگ۔ پانچ۔ آٹھ۔ سات یا دس پیپل گھی اور شہد کے ساتھ ایک برس تک نوش کرنے سے رسائن کے سے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

دیگر۔ کچھ پیپل لے کر پلاش کے کھار کی بھاونا دیکر اور گھی میں بھونکر رکھ چھوڑیں۔ ان میں سے تین پیپل علی الصبح۔ تین عدد کھانا کھانے سے پہلے اور تین بعد میں شہد ملا کر ہر روز کھائیں۔ تو رسائن کے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

دیگر۔ پہلے دن دس پیپل دودھ کے ساتھ نوش کریں۔ پھر ہر روز دس بڑھا کر دسویں دن سو عدد استعمال میں لائیں۔ اس کے بعد ہر روز دس دس گھٹا کر پھر دس پر آجائیں۔ اس طرح بڑھانے گھٹانے سے ایک ہزار پیپل کے استعمال سے رسائن کے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

طاقت ور شخص کو یہ پیپل پیس کر اور درمیانے درجے کی طاقت والے کو ان کا کاڑھا بنا کر استعمال میں لانا چاہیئے۔ جب دوائی ہضم ہو جائے تو گھی اور دودھ کے ساتھ شالی چاولوں کا بھات کھانے کو دیں۔

اس ترکیب سے بکری کے دودھ کے ساتھ دو ہزار پیپل تک کھانے کی اجازت ہے۔

دیگر۔ رات کے وقت دو تولہ پیپل پیس کر لوہے کے ایک برتن پر

لیپ کردیں۔ دوسرے دن علے الصبح یہ پیپل دو انجلی بھر پانی کے ساتھ پیس کر حسب خواہش پینے اور کھانے کے کام میں لائیں۔ یہ رسائن بھی پہلے ہی کی مانند مفید ہوتی ہے۔

شونٹھی پر یوگ۔ سونٹھ۔ واوڑنگ۔ ترپھلا۔ گلو۔ ملٹھی۔ ہلدی گنگیرن کھریٹی۔ ناگرموتھا۔ دیودارو۔ اگر۔ چیتا۔ کلہاری۔ پدم۔ نیلوفر۔ گل دھاوہ سار اور اسن کے نرم پتوں کا سار۔ ان میں سے الگ الگ پیپل کی طرح رات کے وقت لوہے کے برتن کو لیپ کردیں۔ اور علے الصبح دو انجلی بھر پانی کے ساتھ نوش کریں۔ تو انسان کی بیماری اور بڑھاپا دور ہو کر سو برس کی عمر حاصل ہوتی ہے۔

دیگر۔ لوہے کے برتن پر لیپ کی ہوئی مندرجہ بالا رسائنوں کو آٹھ پل دودھ کے ساتھ استعمال کرنے سے اول الذکر فوائد سے دُگنے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اور عمر بھی دوچند ہوجاتی ہے۔

باکچی اولیہہ۔ اسن اور خیر کے کاڑھے میں بھاونا دی ہوئی باکچی کو شہد۔ گھی۔ چیتا۔ ہرڑ اور لوہ چورن کے ساتھ ایک برس تک استعمال کرنے سے بڑھاپے کی سب بیماریاں جاتی رہتی ہیں۔ نیز مفید او رمناسب مقدار کے مطابق کھانا کھانے سے غذا کے سبب پیدا ہونے والے سب امراض دور ہوجاتے ہیں۔

دیگر۔ باقاعدگی سے ایک برس تک کالے تلوں کے ساتھ باکچی کا استعمال کرنے سے تیز کوڑھ کا دفعیہ ہوجاتا ہے۔ اور چہرے کی چمک چاند کی سی ہوجاتی ہے۔

دیگر۔ چھلی ہوئی باکچی کو پیس کر دودھ میں ملاکر دہی جمالیں۔ اور اس دہی میں سے نکلے ہوئے ماکھن کو شہد کے ساتھ گلے ہوئے اعضا والے کوڑھی کو کھلائیں۔ اور اوپر سے اُسی دہی کی لسی پلا دیں۔ جس طرح گلے سڑے پتوں والا درخت نئے پتوں کے نکل آنے سے خوشنما بن جاتا ہے۔ ویسے ہی گلے سڑے اعضا والا کوڑھی بھی اس نسخے کے استعمال سے نئی اُنگلیاں اور نیا ناک حاصل کر لیتا ہے۔

لہسن وِدھی۔ جس شخص کا جسم سردی یا ہوا اور برف کی وجہ سے گل گیا ہو۔ جس کی ہڈیاں اکڑی ہوئی۔ بُھربُھری۔ ٹیڑھی اور بے ٹکانہ ہوں۔ اب وات کے اُن مریضوں کے لئے لہسن کے استعمال کی ترکیب آگے لکھی جاتی ہے۔

لہسن کی فضیلت۔ جب راہو چوری سے امرت پی رہا تھا۔ اور بھگوان نے اُس کا گلا سودرشن چکر سے کاٹ دیا تھا۔ اُس امرت کی جو بُوندیں نکل نکل کر زمین پر گر پڑی تھیں۔ اُنہی سے لہسن پیدا ہوا تھا۔

لہسن کے استعمال کا وقت۔ لہسن کو ہیمنت اور شِشِر رتوؤں میں استعمال کرنا چاہئے۔ کف کی زیادتی والا مریض بسنت رِتو میں بھی اس کا استعمال کر سکتا ہے۔ وات کی زیادتی والے کو ورشا رِتو میں بھی اِس کے استعمال کی اجازت ہے۔ یا سنگدھ اور شُدھ جسم والا شخص ٹھنڈی اور میٹھی اغذیات سے پیٹ کی صفائی کر کے سب موسموں میں اِس کا استعمال کر سکتا ہے۔ ایسے شخص کے انوچروں کو لہسن کے کرن آبھوشن پہنکر صحن میں ٹہلتے رہنا چاہئے۔

لہسن کا استعمال۔ بسنت رِتو میں پیدا شدہ۔ یا سرد مقام میں پیدا شدہ یا خشک دیش میں پیدا شدہ لہسن کو لیکر چھیل ڈالیں۔ پھر اسے مدرا (شراب) یا جو رسے کے رس میں بھگو کر گیلا کر لیں۔ بعد کو اسکا نگدا بنا کر دُھلے ہوئے کپڑے میں ڈال کر نچوڑ کر رس نکال لیں۔ اُس رس کو مقام موسم اور مریض کے مطابق سورُوڑھ مدھیہ یا کسی اور قسم کے تِکنے مدھیہ (شراب) کے ساتھ۔ یا تیل۔ دہی کے توڑ۔ یا کانجی کے ساتھ ملا کر یا تیل۔ گھی۔ چربی۔ مغز۔ دودھ اور مانس رس میں سے کسی ایک کے ساتھ مرکب کر کے مرض کے مطابق یا کسی مناسب دوائی کے کاڑھے کے ساتھ یا صرف اکیلے اِس ہی رس کو گلے کی صفائی کے لئے پہلے گنڈوش کے برابر نوش کریں۔

درد کی حالت میں ہمیشہ اس سے سویدن کرنا چاہئے۔

قے اور غشی کی صورت میں منہ پر متواتر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے دینے چاہئیں۔

کلانتی کے دور ہونے اور اوجہ پدارتھ کے ٹھہر جانے پر باقیماندہ رس پی لینا چاہئے۔

جلن کے دفعیے کے لئے ٹھنڈے لیپ کریں۔ پانی سے بھیگی ہوئی موتیوں کی مالا پہنائیں۔ نیز کافور کی مالا پہنیں۔

لہسن کی مقدار خوراک۔ مدرا سمیت لہسن کے رس کی مقدار ایک کُڑؤ ہوتی ہے۔ صرف لہسن کے رس کی مقدار خوراک نصف کُڑؤ سمجھنی چاہئے۔

لہسن کے ٹکڑے کی پوری مقدار خوراک ایک پل ہوتی ہے۔
اِسے غذا سے پہلے نوش کرنا چاہئے۔

لہسن کے استعمال کے بعد مفید غذا۔ لہسن کے ہضم ہو جانے کے بعد شنکھ کُند کی مانند سفید پُرانے شالی چاولوں کا بھات۔ مُونگ آدی یُوش۔ دودھ یا جنگلی جانوروں کے ماس رس کے ساتھ نوش کریں۔

زیادہ پیاس لگنے پر پانی ملا کر شراب پلانی چاہئے جس مریض کو شراب پینے کی عادت نہ ہو۔ اُسے دھانیا مل اور پھلا نبُو کی پَرِّی سکتھ[1] پلانی چاہئے۔

لہسن کے کلک کا استعمال۔ لہسن کے ٹکڑے میں برابر کا گھی ملا کر گھی والے برتن میں رُئی سے بلو کر رکھ دیں۔ اور دس دن کے بعد اِسے استعمال میں لائیں یا چربی ملا کر اول الذکر ترکیب کے مطابق نوش کریں۔

دیگر۔ چھیلا ہوا بہت سا لہسن ڈال کر سیخ پر بُھنے ہوئے گوشت (کباب) کے ساتھ۔ کئی قسم کی چٹنیاں بنا کر یا گھی اور سرکہ ملا کر اوپر کی طرح دیگر کھانے کی اشیا کے ساتھ تھوڑا تھوڑا کھانا چاہئے۔

لہسن کی عمدگی۔ پت اور رکت کے سوا دیگر گھیرنے والوں سے گھری ہوئی وایُو میں یا گھیرے سے خالی صرف اکیلی وایُو میں لہسن کے برابر اور کوئی دوائی فائدہ مند نہیں ہے۔

لہسن کے استعمال کے ناقابل اشخاص۔ پانی۔ گُڑ اور دودھ

---

[1] کھٹے پھلوں سے جو سُتک تیار ہوتا ہے۔ اُسے پھلانبو پری سکتھ کہتے ہیں۔ بعض ملکوں میں اِسے کنجی بھی کہتے ہیں۔

سے اُلفت رکھنے والے کو نیز گوشت ۔شراب اور اناج سے نفرت کرنیوالے کو نیز بے ہضمی کے مریض کو لہسن کا استعمال کئی بیماریاں پیدا کر دیتا ہے۔

لہسن کے اثنائے استعمال میں مُسہل ۔تپ کے بگاڑ کو دور کرنے کے لئے لہسن کے استعمال کے بعد نرم مسہل دینا چاہئے ۔ ایسا کرنے سے رسائن کے تمام فوائد حاصل ہوتے ہیں ۔

شلاجیت ۔ موسم گرما میں پہاڑوں کے نہایت گرم ہو جانے سے جتو کی مانند جو چیز نکلتی ہے ۔ وہ سونا وغیرہ چھ قسم کی دھاتوؤں کا رس ہوتا ہے ۔جسے شلاجیت کہتے ہیں۔

شلاجیت کی شناخت ۔سب قسم کی شلاجیت چھ قسم کی دھاتوؤں سے پیدا ہونے کے باوجود کڑوی ۔چرپری ۔ نہ زیادہ گرم۔ پختگی میں چرپری اور بہت چھیدن کرتا ہوتی ہے ۔ان میں سے بھی لوہج شلاجیت سب سے اچھی ہوتی ہے۔

اچھی شلاجیت کی علامات ۔جو شلاجیت گوموتر کی سی بُو والی سیاہ ۔دیکھنے میں گوگل کی سی ۔ ریت سے خالی ۔ مٹی ملی ہوئی ۔نرم اور بھاری ہو۔ وہی اچھی سمجھنی چاہئے۔

شلاجیت کو بھاونا دینے کی ترکیب ۔شلاجیت کو لوہے کے برتن میں ڈال کر پہلے پانی سے دھو ڈالیں ۔پھر اُسے سکھا کر مرض اور مریض دونو کے مطابق ادویات کے کاڑھے کی بھاونا دیں۔

جتنی شلاجیت ہو۔ اُتنی ادویات لیکر اُنہیں آٹھ گنا پانی میں پکالیں۔جب پانی آٹھواں حصہ باقی رہ جائے ۔ تو اُتار کر چھان لیں۔

اور اس گرم گرم کاڑھے میں شلاجیت ڈال دیں ۔ جب شلاجیت ڈھل کر ایک رس ہو جائے ۔ تو اُسے سُکھا کر پھر اُسی کاڑھے میں ڈال دیں ۔ اس طرح سات مرتبہ مناسب کاڑھے کی بھاونا دینی چاہیئے ۔

شلاجیت کا استعمال ۔ مندرجہ بالا ترکیب کے مطابق شلاجیت کو بھاونا دیکر مریض کو سینہہ سے سنگدھ اور ویرچن (مسہل) سے شدھ کر کے کڑوی ادویات سے پکایا ہوا گھی تین دن تک پلائیں ۔ بعد ازاں تین دن تک ترپھلے کے کاڑھے کے ساتھ ۔ تین دن تک پٹوں کے کاڑھے کے ساتھ اور تین دن تک ملٹھی کے کاڑھے کے ساتھ اول الذکر بھاونا دی ہوئی شلاجیت کو نوش کریں ۔ شلاجیت کا استعمال کرنیکے بعد موسم اور مقام وغیرہ کا لحاظ رکھ کر حسب مناسب دوائی دینی چاہیئے ۔ اس ترکیب سے شلاجیت کا استعمال کرنے پر جسم کو بہت فائدہ پہنچتا ہے ۔ اور کسی قسم کی تکلیف نہیں ہونے پاتی ۔

حالت کے مطابق ایک تین یا سات ہفتے تک شلاجیت کا استعمال کرنا چاہیئے ۔

اس کی ادنےٰ خوراک ایک کرش کی ۔ درمیانہ درجے کی نصف پل کی اور اعلےٰ ایک پل کی ہوتی ہے ۔

سینہہ سے سنگدھ ہو کر اور اندرونی صفائی کر کے وات وغیرہ دوشوں کو دور کرنے والی ادویات کے کاڑھے کی بھاونا دی ہوئی شلاجیت کو دودھ میں ملا کر تانبے ۔ لوہے ۔ چاندی ۔ یا سونے میں سے کسی ایک یا سب کے ساتھ اِسے کام میں لائیں ۔ اس سے بہت جلد رسائن کے فوائد حاصل ہوتے ہیں ۔ مگر کُلتھی ۔ مکو اور کبوتر کا گوشت اس کے ساتھ ہرگز نہیں

کھانا چاہئے۔

شلاجیت کے فوائد۔ دُنیا میں قابلِ علاج علامات والا کوئی ایسا مرض نہیں ہے۔ جسے شلاجیت بہت جلد مغلوب نہ کر سکتی ہو۔ اس کا ٹھیک وقت میں حسب ترکیب استعمال کرنے سے مریض نہایت طاقتور ہو جاتا ہے۔

کُٹی پراویش رسائن کی ترکیب۔ جو شخص کُٹی پراویش کے طریق کو بخوبی طور پر عمل میں لا سکتا ہے۔ اُسکے لئے یہ طریق سب سے اچھا ہے لیکن باقی اشخاص کے لئے وات آتپ کی ترکیب درست ہوتی ہے۔

وات آتپ کی ترکیب۔ وات آتپ یوگ میں کسی طرح کی تکلیف نہیں ہوتی اور نہ ہی جسم کو کسی طرح کا نقصان پہنچتا ہے۔

ٹھنڈا پانی۔ دودھ، شہد اور گھی میں سے ایک ایک یا دو دو یا تین تین یا سب کو ملا کر کھانا کھانے سے پہلے پینا عمر کو قائم رکھتا ہے۔

ہرڑ کا استعمال۔ گُڑ۔ شہد۔ سونٹھ۔ پیپل اور سیندھے نمک میں سے کسی ایک کے ساتھ دو دو ہرڑوں کا ہر روز استعمال کرنے سے انسان بسہولت سو برس تک زندہ رہ سکتا ہے۔

دیگر۔ کسی شخص پر احسان کرنے سے جس طرح وہ اُس احسان کو بہت دیر تک یاد رکھتا ہے۔ اُسی طرح ہرڑ کو گھی میں بھونکر کھانے والا اور اُس گھی کو پینے والا طاقتور اور مضبوط ہو جاتا ہے۔

جرا وِکارنا شک یہہ (بڑھاپے کی خرابی کو دور کرنیوالا) جو اچھی طرح نہ پڑھے ہوئے جیسے بڑے گرنتھ بھول جاتے ہیں۔ ویسے ہی تپسیہ سے رہتے والے شخص کے بڑھاپے سے پیدا ہوئی سب بیماریاں آملے کا رس۔

شہد۔ کھانڈ اور گھی نوش کرنے سے دور ہو جاتی ہیں۔

جوانی لوٹ آئے۔ جو شخص آملہ۔ واوڑنگ۔ اسن سار چورن تیل گھی شہد اور لوہ چورن کو ملا کر کھاتا ہے۔ اُس کی گئی ہوئی جوانی اور زائل شدہ ملاحت از سر نو عود کر آتی ہے۔

مقوّی اولیہہ۔ لوہ اور واوڑنگ کے چورن کو گھی اور شہد میں ملا کر ایک سال تک بجے سار کی سنپٹ میں رکھیں۔ پھر اس کا استعمال کریں۔ تو انسان طاقتور اور از سر نو کالے بالوں والا ہو کر دیر تک زندہ رہتا ہے۔

وڑنگ پریوگ۔ جو شخص واوڑنگ۔ بھلاوہ۔ اور سونٹھ کو پیس کر گھی اور شہد ملا کر استعمال کرتا ہے۔ وہ بڑھاپے کے دریا کی مرض نما لہروں کو بے محنت عبور کر جاتا ہے۔

دیگر۔ جو شخص کھیرا اور اس کے کاڑھے کی بھاونا دیئے ہوئے ترپھلے کو گھی اور شہد میں ملا کر نوش کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ تندرست زندگی بسر کرتا ہے۔

جراتا شک (بڑھاپے کو دور کرنیوالی دوائی) بجے سار کے گاڑھے رس میں کھانڈ۔ گھی اور شہد ملا کر ہر روز نوش کرتا ہے۔ یا جو ہر روز ترپھلا کھاتا ہے۔ اُسے طبعی بڑھاپا بھی نہیں آتا۔

دیگر۔ مقام۔ موسم اور مرض کے مطابق پندرہ دن۔ دو مہینے چھ مہینے یا برس دن تک جو شخص نصف پل تئی سانٹھ پیس کر ہر روز دودھ کے ساتھ نوش کرے تو بوڑھا ہو چکا ہوا شخص بھی پھر جوانی کا لطف اُٹھائے۔

مُوروا آدی پریوگ۔ اوپر لکھے ہوئے سانٹھ کے نُگدے کی طرح مُوروا

کیٹرہی ۔شال پرنی ۔کھریٹی ۔خس ۔پاٹھا ۔اسن ۔اننت مُول ۔کالی آک ۔ اگراور صندل کو بھی استعمال کرنا چاہئے ۔

وکارناشک گھرت ۔شتاورکے کلک اور کاڑھے کے ساتھ پکائے ہوئے گھی میں کھانڈ ملاکر نوش کرنے سے کوئی بیماری انسانی زندگی کے راستے میں خلل نہیں ڈال سکتی ۔

اسگندھ پریوگ ۔اچھی بارش سے جس طرح نئی کھیتی ہری بھری رہتی ہے ویسے ہی دودھ ۔گھی ۔تیل یا گرم پانی کے ساتھ اسگندھ کا استعمال کرنے سے بھی لاغر جسم تروتازہ رہتا ہے ۔

کالے تلوں کا پریوگ ۔جو شخص ہرروز ایک پل کالے تل چباکر اوپر سے ٹھنڈا پانی پی لیتا ہے ۔اُس کا جسم تروتازہ ہوجاتا ہے ۔اور اُسکے سارے دانت مرتے دم تک مضبوط رہتے ہیں ۔

بالوں کو سیاہ کرنیوالا اولیہہ ۔گوکھرو ۔آملہ اور گلو کا چُورن گھی اور شہد میں ملاکر چاٹنے سے ویرج بڑھتا ہے ۔جسم مضبوط ہوجاتا ہے بیماری سے پیدا ہونے والی بیقراری دور ہوجاتی ہے ۔بال سیاہ ہوجاتے ہیں اور وہ شخص سو برس تک زندہ رہتا ہے ۔

دیگر ۔جو شخص کالے تلوں کے ساتھ ہرڑ ۔بہیڑہ اور آملہ کا استعمال کرتا ہے ۔وہ مور کی طرح روزافزوں جسم کی خوبصورتی کو حاصل کرتا ہے ۔

شلاجیت پریوگ ۔جس شخص کا جسم اور دھاتو کمزور ہوگیا ہو ۔ اُسے شلاجیت ۔شہد ۔واوڑنگ ۔گھی ۔لوہ چورن ۔ہرڑ ۔پارہ اور چاندی کا استعمال کرانا چاہئے ۔تو اُسکا جسم اور دھاتو چاند کی مانند پندرہ روز

میں مکمل ہو جائیگی۔

دیگر۔ جو شخص بھنگرے کے رس کو ہر روز ایک مہینے تک پیتا ہے۔ اور اوپر سے دودھ پی لیتا ہے۔ وہ طاقت اور ویریہ کو حاصل کر کے سو سال تک زندگی بسر کرتا ہے۔

دیگر۔ جو شخص دودھ۔ تیل۔ اور گھی کے ساتھ ایک مہینے تک بچ کا استعمال کرتا ہے۔ وہ راکششوں کے خوف سے چھوٹ جاتا اور نہایت صاف شیریں تقریر کرنے لگ جاتا ہے۔

منڈوک پرنی پریوگ۔ جو شخص اناج کے استعمال سے محترز رہکر صرف گھی میں بھُنی ہوئی منڈوک پرنی کا برابر ایک ماہ تک استعمال جاری رکھتا ہے۔ وہ حوصلہ جوانی اور ملاحت حاصل کر کے عرصۂ دراز تک زندہ رہتا ہے۔

دیگر۔ کلہاری۔ ترپھلا۔ اور لوہا کو پچاس پل لیکر بھنگرے کے رس میں پیس کر تین سو ساٹھ گولیاں بنالیں۔ اور ان گولیوں کو سایہ میں خشک کر کے پہلے آدھی گولی کھایا کریں۔ پھر پوری گولی کھانے کی عادت ڈالیں۔ اس سے دست آجانے پر بالترتیب منڈ۔ پیپا۔ ولیپی اور مانس رس کی غذا کھلائیں۔ اس طرح ایک مہینے تک جیتیندری رہکر مرغن غذا کھایا کریں۔ بعد ازاں حسب خواہش کھائیں پئیں۔ اس کے اثنائے استعمال میں نہ ہضم ہونے والی غذا کھانا منع ہے۔ اس طرح ایک برس میں سب گولیاں کھالیں۔ ان گولیوں کا استعمال کرلینے والا شخص لاعلاج بیماری کے پنجے میں گرفتار ہوتے پر بھی تندرست ہو جاتا ہے۔ اگر وہ

بڈھا ہو گیا ہو۔ تو نہایت حوصلے والا اور جوانوں کی مانند گٹھیلے بدن والا ہو جاتا ہے۔ اور اُس کی آنکھیں اور کان تندرست ہو کر پانسو برس تک خوشگوار زندگی حاصل ہوتی ہے۔

نرسنگھ گھرت ۔جاوتری۔چینیا۔شیشم۔اسن۔ہرڑ۔واوڑنگ ہیرا۔اور بھلاوہ ان سب ادویات کو پتھر پر پیس کر اٹھارہ گنا پانی میں گھول کر اُس میں تھوڑے سے لوہے کے ٹکڑے ملا کر کسی لوہے کے برتن میں ڈال کر تین دن تک دھوپ میں پڑا رہنے دیں۔ پھر نرم آنچ پر پکائیں۔اس کا ڑھے کے برابر دودھ۔ دو گنا بھانگرے کا رس۔تِگنا ترپھلے کا کاڑھا۔ اور چَو گنا گھی ملا کر کالے لوہے کے ساتھ پکائیں۔ جب پک چکے۔تو اس گھی میں سے ایک پل بھر لے کر کھانڈ۔مصری اور شہد ملا کر نوش کریں۔ یا صرف اکیلا گھی ہی پیا کریں۔ اس کے استعمال سے ایک مہینے کے اندر ہی جسم خوبصورت ہو جاتا ہے۔پاپ دور ہو جاتے ہیں۔ ارنے بھینسے کی سی طاقت اور گھوڑے کی سی تیزی آجاتی ہے۔ اعضا مضبوط ہو جاتے ہیں۔ بال کالے ہو جاتے ہیں۔منہ میں سے شہد کی سی خوشبو آنے لگتی ہے۔بہت سی عورتوں کے ساتھ جماع کرنیکی طاقت حاصل ہو جاتی ہے۔بولنے کی طاقت اور ذہانت بڑھ جاتی ہے۔حرارت ہاضمہ میں ترقی ہو جاتی ہے۔جسم نرسنگھ کی مانند مضبوط ہو جاتا ہے۔اور جسم کا رنگ تپتے ہوئے لوہے کی مانند نظر آنے لگتا ہے۔ اس نرسنگھ گھرت کے پینے والے کے کوئی مرض قریب نہیں آسکتا۔ اور اُسے دکیتیوں کا بھی خوف نہیں ہو سکتا دیگر جو شخص مندرجہ بالا نرسنگھ گھرت میں بھنگرے کے پتوں کو بھون کر

ایک مہینے تک کھائے۔ اور کھانا کھا کر اسن سار کے ساتھ پکایا ہوا دودھ پیئے۔ اور اُسی دودھ کے ساتھ کھانا کھائے۔ وہ تندرست ہو کر سو برس تک جیتا رہتا ہے۔ اور بیحد قوت حافظہ حاصل کر کے ایک دفعہ ہی کہی ہوئی بات کو فوراً یاد کر لیتا ہے۔

دیگر۔ مندرجہ بالا ترکیب کے مطابق جو شخص تیل کا استعمال کرتا ہے اُسے تمام اول الذکر فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اور اُس کے سب بال کالے ہو جاتے ہیں۔

سادھیہ اور اسادھیہ رسائن۔ جو رسائنیں بن سکتی ہیں۔ اور بہت فائدہ مند ہیں۔ انکا بیان کیا گیا ہے۔ لیکن جو رسائنیں کہ اسادھیہ (نا قابل ترکیب) ہیں۔ اُن کا بیان یہاں پر نہیں کیا گیا۔ اگرچہ وہ بہت فائدہ مند ہیں۔

بھرشٹ رسائن کی اصلاح۔ رسائن کی ترکیب میں بگاڑ آجانے پر اگر کوئی بیماری پیدا ہو جائے۔ تو رسائن کے استعمال کا ترک کر کے پیدا شدہ بیماری کا علاج کامل طور سے کرنا چاہیئے۔

رسائن مجسم۔ جو شخص راستباز۔ غصہ سے خالی۔ جتیندری۔ شانت چت اور سدا چاری ہو۔ اُسے ہمیشہ رسائن مجسم سمجھنا چاہیئے۔

ایسے صفات والا شخص اگر رسائن کا استعمال کرے۔ تو وہ چت کی ورتیوں سے چھوٹ کر لمبی عمر پا کر اِس دُنیا اور دوسری دنیا میں اعلےٰ سُکھ کو حاصل کرتا ہے۔
رسائن کے کامل طور پر استعمال کر چکنے کے بعد سب جذبات شاستر کے مطابق ہو جاتے ہیں۔ پاس بیٹھنے والے آدمیوں کے دلوں کی باتیں معلوم ہونے لگتی ہیں۔ اور عقل ایسی تیز ہو جاتی ہے کہ معانی و مطالب کے سمجھنے میں ذرا دیر نہیں لگتی۔

چالیسواں ادھیائے

واجی کرن ادھیائے (ادویاتِ مقوی باہ)

واجی کرن دوائی کا فائدہ۔ کثرتِ جماع کے عادی کو لازم ہے کہ ہمیشہ واجی کرن (مبہی) ادویات کا استعمال کرتا رہے۔ کیونکہ ان دواؤں سے طاقت تروتازگی اور بہمہ صفت موصوف اولاد پیدا ہوتی ہے۔ نیز انکے استعمال سے جو اولاد ہوتی ہے وہ مضبوط ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ دوائیں ملذذ ہوتی ہیں۔

واجی کرن کا مطلب۔ جس سے آدمی طاقتور ہوجاتا اور بینظیر قوت پاکر گھوڑے کی سی قوتِ جماع حاصل کرلیتا ہے۔ نیز جس سے وہ عورتوں کے لئے نہایت عزیز بن جاتا ہے اور جس سے جسم بڑھتا ہے۔ اسی کو واجی کرن کہتے ہیں واجی کرن جسم کا اوج بڑھانے کے لئے نہایت مفید چیز ہے۔

برہمچریہ کی فضیلت۔ برہمچریہ سے دھرم حاصل ہوتا ہے۔ نیکنامی بڑھتی ہے۔ عمر دراز ہوتی ہے۔ اس لوک اور پرلوک دونو جہان میں سیائن کے سے فوائد دکھاتا ہے۔ اور ہمیشہ بے عیب ہوتا ہے۔

اپنی بیاہتا استری کے ساتھ اولاد کی پیدائش کیلئے جماع کرنا بزنل برہمچریہ کہلاتا ہے

واجی کرن کا استعمال کرنیکے قابل اشخاص۔ تھوڑے شتو والے دُنیاوی مصائب سے تکلیف زدہ۔ اور کثرتِ جماع کے عادیوں کو حفاظتِ جسم کے لئے واجی کرن ادویات کا استعمال کرنا چاہئے۔

جماع کا وقت۔ طاقتور۔ خرابی سے محفوظ۔ اور ہمیشہ واجی کرن ادویات کھاتے رہنے والے شخص کو سب موسموں میں اور شب و روز ہر وقت جماع کرنیکا اختیار ہے۔

واجی کرن کے استعمال سے پہلے۔ جس آدمی کو واجی کرن کا استعمال کراتا ہو۔ اُسے سنگدھ (چکنائی پلاکر) اور وِشدھ (اندرونی صفائی) کرکے پہلے گھی۔ تیل۔ مانس رس۔ دودھ۔ کھانڈ اور شہد ملی نِروہن اور انووا سن وستیاں دینا چاہئے۔ نیز دودھ اور مانس رس کی غذا دیں۔ بعدازاں فاضل مفید ویرج اور اولاد کو بڑھانے والی دوائی کا استعمال کرائے۔

بے اولاد شخص کی مثال۔ جس شخص کے اولاد نہیں ہوتی۔ اُس کی مثال اُس درخت کی سی ہوتی ہے۔ جو سایہ سے خالی۔ پھلوں اور پتوں سے خالی اور ایک ٹُھنڈ والا رُنڈ مُنڈ ہو۔

اولاد کے فوائد۔ اولاد اگرچہ چلنے میں بار بار گر گر پڑنے والی۔ توتلی زبان والی۔ دُھول سے آلودہ جسم والی اور منہ کی رالوں وغیرہ سے بھری ہوئی بھی کیوں نہ ہو۔ تاہم دل کو مسرور کرنے والی ہوتی ہے۔ اس اولاد کے دیکھنے اور چھونے سے جو راحت ہوتی ہے۔ اُس کی دُنیا میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ اس کے ذریعے سے نیک نامی۔ دھرم۔ عزت اور خاندان کو ترقی نصیب ہوتی ہے۔

ایسی چیز کی دُنیا میں کون برابری کر سکتا ہے؟

واجی کرن کے قابل جسم۔ جسم کی اندرونی صفائی کرکے حرارت ہاضمہ کے مطابق حسب ضرورت آگے آنیوالے نسخوں میں سے کوئی ایک نسخہ استعمال کرانا چاہئے۔

واجی کرن پریوگ۔ یئر۔ گنا۔ کُش۔ کاش۔ وِداری اور ویرن (جس)

اِن سب کی جڑھیں۔ کٹیری کی جڑھ۔ جیوک۔ رِشبھک۔ کھریٹی۔ میدا۔ مہامیدا
کاکولی۔ کھشیر کاکولی۔ مدگ پرنی۔ ماش پرنی۔ شتاور۔ اسگندھ۔ اَتی بلا۔ کونچ
سانٹھ۔ بھومی آملک۔ وُدھی۔ جیونتی۔ رِدھی۔ راسنا۔ گوکھرو۔ ملٹھی۔ اور
شال پرنی ہرایک تین پل۔ اور اُرد ایک آڑھک لیکر ان سب کو دو درون
پانی میں پکائیں۔ جب ایک آڑھک باقی رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں
اس کاڑھے میں ایک آڑھک گھی۔ ایک آڑھک وداری کند کا رس۔ ایک
آڑھک آملوں کا رس۔ ایک آڑھک گنوں کا رس۔ چار آڑھک دودھ۔
اور بھومی آملک۔ کونچ۔ کاکولی۔ کھشیر کاکولی۔ ملٹھی۔ کاک اودمبر۔ پیپل۔
داکھ۔ بھومی کشمانڈ۔ کھجور۔ مہوا۔ اور شتاور کو پیس کر چھان کر سب ایک
پرستھ بھر ملا دیں۔ اور حسب ترکیب پکائیں۔ اور پک جانے پر گھی کو چھانکر
اُس میں کھانڈ ایک پرستھ۔ تباشیر ایک پرستھ۔ پیپل ایک کُڑو۔ مرچ سیاہ
ایک پل۔ دارچینی۔ الائچی اور ناگ کیسر ہرایک نصف پل اور شہد دو کُڑو
ملالیں۔ اس گھی میں سے ہر روز ایک پل بھر کھایا کریں۔ اور مانس رس و
دودھ کو انوپان کے طور پر نوش کریں۔ تو گھوڑے اور چڑے کی مانند جماع کی
طاقت پیدا ہو سکتی ہے۔

چورن۔ وداری کند۔ پیپل۔ شالی چاول۔ چرونجی۔ تال مکھانہ۔
اور کینچ کی جڑھ ہرایک ایک کُڑو۔ شہد ایک کُڑو۔ کھانڈ نصف تُلا۔ اور
تازہ گھی نصف پرستھ ان سب ادویات کو ملاکر ہر روز دو تولہ بھر کھانیسے
ایک سو عورتوں کے ساتھ جماع کرنے کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔
دیگر۔ جو شخص گیہوں اور کینچ کے بیجوں کو دودھ کے ساتھ پکاکر ٹھنڈا کرکے کھائے۔

یا اُڑد۔ گھی اور شہد ملاکر کھائے۔ اور اوپر سے پہلوٹھا بچہ دی ہوئی گائے کا دودھ پیئے۔ تو ایسا شخص رات بھر تک جماع میں مشغول رہکر کئی عورتوں کو تھکا دیتا ہے۔ مگر خود نہیں تھکتا۔

دیگر۔ بکرے کے خصیئے کے ساتھ دودھ کو پکاکر اُس دودھ سے کالے تلوں کو بار بار بھاونا دیں۔ ان تلوں کو جو شخص کھانڈ ملاکر کھاتا ہے۔ اُس میں سو عورتوں کے ساتھ جماع کرنے کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ اور وہ ہر مرتبہ پہلے جماع کی سی لذت محسوس کرتا ہے۔

دیگر۔ پیپل اور آملوں کا چُورن بناکے اُسے آملوں کے رس کی بھاونا دیں۔ اور پھر اُس میں کھانڈ۔ شہد اور گھی ملاکر چاٹیں۔ بعد ازاں دودھ کا انوپان کریں۔ تو اسی برس کے بڑھاپے میں بھی جوانی کی سی طاقت جماع پیدا ہو جاتی ہے۔

دیگر۔ ودارِی کند کے چُورن کو وِداری کند ہی کے رس کے ساتھ بہت مرتبہ بھاونا دیکر اُس چُورن کو گھی اور شہد کے ساتھ ملاکر چاٹنے سے بھی سو عورتوں کے ساتھ جماع کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔

دیگر۔ ملٹھی کا چُورن ایک کرش لیکر اُس میں گھی اور شہد ملاکر چاٹیں۔ اور اوپر سے دودھ کا انوپان کریں۔ تو اُس شخص کی قوتِ جماع کبھی کم نہیں ہوتی۔

دیگر۔ جو شخص کھشیر کاکولی کو دودھ کے ساتھ پکاکر گھی اور شہد کے ساتھ نوش کرے اور اوپر سے کھانگڑ گھائے کا دودھ پیئے۔ تو اُسکا ویرج کم نہیں ہونے پاتا۔

دیگر۔ کاکڑا سینگی کے ٹکڑے کو دودھ میں ملاکر نوش کریں۔ اور کھانڈ گھی اور دودھ کے ساتھ غذا کھائیں۔ تو جماع کی قوت از حد بڑھ جاتی ہے۔

دیگر۔ کیونچ اور تالمکھانے کے بیجوں کو پیس کر چُورن بناکر اور کھانڈ

ملاکر نیم گرم دودھ کے ساتھ نوش کرنیوالا شخص گدھے کی مانند جماع میں مست ہو جاتا ہے
دیگر۔ مندرجہ بالا ترکیب کے مطابق بھومی آملک اور شتاوری کے چورن کا استعمال کرنے سے بھی مندرجہ بالا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔
دیگر۔ چاند کی چاندنی کی مانند سفید دہی کی ملائی کے ساتھ کھانڈ ملا شالی چاولوں کا بھات کھانے سے بوڑھے بھی جوانوں کی مانند ہو جاتے ہیں
دیگر۔ گوکھرو۔ تالمکھانہ۔ اُرد۔ کینچ کے بیج۔ اور شتاور کے چورن کو دودھ کے ساتھ نوش کرنے سے بوڑھے بھی سو عورتوں کے ساتھ جماع کرنیکی طاقت حاصل کر سکتے ہیں۔
دیگر۔ جو جو چیزیں میٹھی۔ مرغن۔ فربہی افزا۔ طاقت بخش اور راحت بخش ہیں۔ وہ سب ہی مُبہی بھی سمجھنی چاہئیں۔
اوپر لکھی ہوئی طاقت بخش ادویات کے استعمال سے طاقت حاصل کر کے دلی خواہش کے پیدا ہونے پر نیز استریوں کی صفات سے راحت پاکر جماع میں مشغول ہونا چاہیئے۔
کام دیو کے پانچوں بان دھرم روپی کلپ برکھش کی کونپلیں ہیں۔ جو سب اندریوں کو سُکھ دیتے ہیں۔ اس لئے روپ رس۔ گندھ شبد اور سپرش کے ذریعے انکا ضرور سیون کرنا چاہیئے۔
جبکہ روپ رس وغیرہ پانچوں وشیوں کا الگ الگ سیون کرنے سے ہی اعلےٰ مسرت نصیب ہوتی ہے۔ تو استری کے سیون سے جس میں یہ پانچوں ہی وشے موجود ہیں۔ کسقدر مسرت نصیب ہوگی۔ اسکا اندازہ آپ ہی لگایا جا سکتا ہے۔
یوگیہ استری کی علامات۔ جس عورت کا نام سُنتے یا لینے ہی سے دل

خوش ہو جاتا ہے۔ جس استری کے دیکھنے سے لاثانی تازگی حاصل ہوتی ہے۔ جو استری تمام اندریوں کے کھینچنے کے لئے رجّو پاش (کمند) کا حکم رکھتی ہے۔ جس استری نے اپنے پتی کا دل خوش کرنے کی تعلیم حاصل کی ہوئی ہے۔ جس عورت کا ناچ گان وغیرہ چونسٹھ کلا۔ نازو ادا۔ اعضا کی خوش وضعی اور ملاحت اور نوجوانی ہی زیور ہے۔ جو استری اندر اور باہر سے عصمت مآب ہے۔ جو استری حیا دار ہے۔ اور جو شیریں گفتار ہے۔ وہ عورت سب طرح سے مرد کی ہمبستری کے قابل ہوتی ہے ایسی عورت کے ساتھ کام شاستر میں بیان کئے ہوئے طریق کے مطابق بے جھجک جماع میں مصروف ہونا چاہئے۔ بشرطیکہ ملک۔ موسم۔ طاقتِ جماع اور قوتِ جسمانی کا خیال رکھ لیا جائے۔ اور آیورویدک شاستروں کی ہدایت کے خلاف نہ ہو۔

واجی کرن (مبہی) تدابیر۔ مالش کرنا۔ اُبٹنا ملنا۔ غسل کرنا۔ خوشبودار۔ پتنے کپڑے۔ اور زیور پہننا۔ گیت۔ اشعار۔ اور اچھی اچھی کہانیاں جاننے والے ہم مذاق اور تابعدار دوست۔ گھر کے قریب کی کریڑا پشکرنی۔ کنول کی رج۔ شہد کے متوالے۔ پرندوں والے ہرے بھرے اور آنکھوں کو خوش لگنے والے دامنِ کوہ کے درخت جو شہر کے قریب ہوں۔ کانوں کو خوش آنیوالی کوئل کی آوازیں۔ جسم کو راحت بخشنے والے اور موسم کے مطابق زیور۔ چت کو سُکھ دینے والا کُنبہ۔ پان۔ اعلےٰ درجے کی شراب۔ خوبصورت عورت اور صاف چاندنی رات۔ نیز دل کو خوش کرنیوالی اور باتیں۔ یہ سب ہی واجی کرن تدابیر ہیں۔ پریہ (محبوبہ) کے رخساروں کی مانند کنولوں والی مار وویک شراب مجنو کی مانند میٹھی آواز والی بین۔ اور پھولوں سے بھری ہوئی بیل کی سی سیج۔ یہ سب چیزیں سب سے اعلےٰ واجی کرن ہوتی ہیں۔ ان سے کام دیو کی خواہش

بھی پوری ہو جاتی ہے۔ جس مقام میں ان سب کا اجتماع ہو۔ وہاں کسی قسم کی تکلیف نہیں پیدا ہو سکتی۔ اور دل کو کسی طرح کی بھی بے چینی نہیں ہوتی۔

آتم سنگرہ۔ بخار کے لئے ناگرموتھا اور پت پاپڑا سب سے اچھی چیزیں ہیں تشنگی کی شکایت میں مٹی کے ڈھیلے کو گرم کر کے اور پانی میں بجھا کر وہ پانی مریض کو پلانا چاہئے۔ تشنگی کا یہ سب سے اچھا علاج ہے۔ قے کی شکایت میں دھانوں کی کھیل۔ وستی روگوں میں شلاجیت۔ پرمیہہ میں آملہ۔ ہلدی اور دارہلدی۔ پانڈوروگ (بھس) میں لوہ۔ وات کف میں ہرڑ۔ پلیہہ روگ (تلی) میں پیپل اُراسندھان میں لاکھ۔ وِش روگ میں سرس۔ میدادائے وات روگ میں گوگل۔ رکت پت میں اڑوسہ (بانسہ) ایتسار میں کُڑا۔ بواسیر میں بھلاوہ۔ سینوگج وِش میں سونا۔ موٹاپے میں رسونت۔ کرمی روگ میں واوڑنگ۔ شوش روگ (سوکھے) میں شراب۔ بکری کا دودھ اور بکرے کا مالش۔ نیتر روگ میں ترپھلا۔ وات رکت میں گلو۔ گرہنی میں بے پانی کا مٹھا کوڑھ میں خیرسار۔ سب قسم کے روگوں میں شلاجیت۔ اُنماد (جنون) میں پرانا گھی۔ شوش روگ میں شراب۔ مرگی میں برہمی کا ساگ۔ نیند کے زائل ہو جانے میں دودھ۔ زکام میں رسالا۔ کرش روگ (لاغری) میں گوشت۔ وات روگ میں لہسن۔ ستبدھ گاتر تا (جسم کے جکڑ جانے) میں پسینہ دینا۔ کندھے کی جکڑن اور بازو کی درد میں کالے سیمر کی گوند کی نسوار۔ تھوڑے عرصہ کی وِدردھی میں خون نکالنا۔ امراض دہن میں نسوار اور کول۔ امراض چشم میں نسوار۔ سرمہ اور نیتر ترپن۔ بڑھاپے میں دودھ اور گھی۔ غشی میں ٹھنڈا پانی۔ ہوا اور سایہ۔ ضعف ہاضمہ میں ادرک اور سرکہ ہموزن۔ تکان میں شراخوری

اور نہانا نا۔ دُکھ کے سہ سکنے اور ستھرتا میں ورزش ۔ موتر کرچھر (دُکھو ترے) میں گوکھرو۔ کھانسی میں کٹیری۔ درد پسلی میں پوہکر مول۔ عمر قائم رکھنے کے لئے آملہ اور ترپھلا۔ زخم میں گوگل۔ وات روگ میں وستی (حقنہ) پت روگ میں مُسہل۔ کفج روگ میں قے۔ کف میں شہد۔ پت میں گھی۔ اور وات میں تیل یہ سب ادویات سب سے اچھی دوائیں سمجھی جاتی ہیں۔ لائق وید کو چاہئے کہ موسم۔ مقام اور طاقت کا لحاظ رکھ کر حسب ضرورت ادویات کا استعمال کرے۔

اگنی ویش کا سوال۔ نہایت ادب اور انکسار کے ساتھ اگنی ویش نے بھگوان پُنرؔوسو کے شاگردوں اور اپنے ہم سبقوں بھیڈ۔ جاتوکرن وغیرہ کی رائے کے مطابق اپنے گورو کے منہ سے نکلے ہوئے مدلل اور شیریں سوترونکی تفصیل کو سُنکر اور زیادہ جاننے کی غرض سے مندرجہ ذیل سوال کیا۔

کہ بھگوان! ہمارے دیکھنے میں آتا ہے کہ بہت لوگ فائدہ مند آہار بیوہار رکھتے ہوئے بھی بیمار ہو جاتے ہیں۔ نہایت مفید ادویات۔ ہوشیار تیمارداروں اور تجربہ کار حاذق حکما کے ہوتے ہوئے بھی بیماری دور نہیں ہوتی۔ نیز یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ کئی لوگ متضاد آہار بیوہار رکھتے ہوئے بھی بیماری سے چھوٹ جاتے ہیں۔ اور کئی مر بھی جاتے ہیں۔ ان سب باتوں پر غور کرنے سے مفید و مضر اشیاء کا ثمرہ نہایت بے ٹھکانہ اور مشکوک معلوم ہوتا ہے اور جبکہ اُنکا نتیجہ غیر معین ہوتا ہے۔ لیکن آیورویدک شاستر کچھ اور کہتا ہے۔ تو ایسے شاستر کے پڑھنے کا کیا فائدہ؟

سوال کا جواب۔ مہرشی پُنرؔوسو نے اس سوال کا یوں جواب دیا۔ کہ علاج کرنا اور علاج نہ کرنا کبھی سولہ حصے برابر نہیں ہو سکتا۔ علاج کے بغیر بھی جس جگہ

مرض کا دفعیہ دیکھنے میں آتا ہے۔ وہاں پر علاج کرنیسے بھی بیماری جلدی دور ہو سکتی ہے۔
لیکن روہنیک وغیرہ کئی ایسی بیماریاں بھی ہیں۔ جو علاج کے بغیر کسی طرح دور ہی نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے علاج کرنا اور نہ کرنا کبھی برابر نہیں ہو سکتا۔

جیسے کیچڑ میں پھنسے ہوئے شخص کو ہاتھ کا سہارا دیکر نکالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ویسے ہی مرض میں پھنسے ہوئے مریض کو بھی دوائی دیکر مرض سے چھڑا... کی کوشش کی جاتی ہے۔

لیکن جو مریض سب طرح سے لاعلاج ہو چکے ہیں۔ اُنکی زندگی دوائی سے بھی نہیں بچ سکتی۔

وہ سب امراض جو لاعلاج ہوتے ہیں۔ علاج سے اُنکا دفعیہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن روہنی وغیرہ روگ جو علاج سے دور ہونیوالے ہیں۔ وہ بغیر علاج کسی طرح سے بھی دور نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ علت کسی طرح سے بھی معلول نہیں بن سکتی۔ اس لئے تم جو ایسا کہتے ہو۔ کہ علاج کے بغیر بھی بیماری دور ہو جاتی ہے۔ اور علاج کے سب اجزا ہونے پر بھی بیماری دور نہیں ہوتی۔ یہ بالکل بے دلیل ہے۔

باتدبیر۔ اور عقلمند شخص کو بھی یہ کھوڑش انش (سولہ اجزا والی) چکتسا (دوا پراڑھ گذشتہ جنموں کے کرموں) کے سبب بعض دفعہ مرض سے چھٹکارا نہیں پانے دیتی اسپر بھی جو تدبیر جس جگہ پر بیان کی گئی ہے۔ وہ بے تدبیری نہیں کہلا سکتی معالج۔ دوائی۔ تیماردار اور بیمار چکتسا (علاج) کے یہ چار پاد (اجزا) ہیں۔ اور ان میں سے ہر ایک کے چار وصف ہوتے ہیں۔ اس لئے اِسی کو کھوڑش آتمک یا کھوڑش انش چکتسا کہتے ہیں۔ اور اسی کو پہلے بالتفصیل بیان کر چکے ہیں۔

کِس شخص کو سویدن کرم (پسینہ دینے) میں آگ سے اور ستمبھن کرم میں پانی سے

ناکامی ہوتی ہے؟ دودھ کس شخص کو تروتازگی نہیں بخشتا؟ گوید ھک دھانیہ کسے لاغر نہیں کرتا؟ اُڑد اور کونچ بیج کس شخص کی قوت باہ کو نہیں بڑھاتے؟ جووؤں کا کھانا کھانے سے پاخانے اور پیشاب کے پیدا ہونے اور خارج ہونے میں کسے شک ہے؟ منتر تنتروں کے بغیر کس کا زہر دور ہوتا ہے؟ نیز دق وغیرہ امراض میں مفید اغذیات کے بغیر کسے صحت نصیب ہوتی ہے؟ اس لئے چکتسا کے نتیجے کو معین سمجھنا چاہئے۔ وہ غیر معین نہیں ہو سکتا۔ نہ ہی چکتسا شاستر کا پڑھنا بے فائدہ ہے۔ بلکہ وہ ضرور فائدہ مند ہوتا ہے۔

سب سدھانت (مسلمات) یہی کہتے ہیں۔ کہ اکال مرتیو (قبل از وقت موت) چکتسا (علاج) کے سوا اور کسی بڑی سے بڑی کوشش سے بھی دور نہیں ہو سکتی۔ شاستر کے مطابق استعمال میں لائے جانے سے چندن وغیرہ ادویات جلن وغیرہ امراض کو دور کر دیتی ہیں۔ اسی طرح لنگھن (فاقہ) اور ورنگھن (شکم سیری کی) تدابیر سے بخار کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

آئیش کامی ادھیائے میں چکتسا کے جو چار پاد (اجزا) بیان کئے گئے ہیں اُن چاروں کے سمیت نیز وقت اور مقام کا لحاظ رکھ کر جو علاج کیا جاتا ہے وہ ہرگز بے فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اس میں کبھی شک نہ کرنا چاہئے۔ بخار وغیرہ اکال مرتیو (قبل از وقت موت) کے جو ذرائع ہیں۔ اُنہیں کاٹنے میں چکتسا سب سے اچھا کاٹنے کا اوزار ہے۔ نیز پیدا شدہ بخار وغیرہ امراض سے ڈرے ہوئے مریضوں کے لئے یہ چکتسا شاستر ہی مضبوط محافظ ہے۔ اس لئے چکتسا شاستر کو ضرور ہی پڑھنا چاہئے۔

یہ چکتسا شاستر موت کو مغلوب کرنے کے لئے امرت کا سا حکم رکھتا ہے۔

لیکن امرت تو دیوتا اور آسُروں کے سمندر کو بلونے کی محنت سے پیدا ہوا تھا۔ مگر یہ ویسی محنت سے بری ہے۔ تاہم نالائق ہاتھوں میں یہ امرت بھی زہر بن جاتا ہے۔

جو معالج چکتسا شاستر کے مطالب کو نہیں جانتے جنہوں نے چکتسا شاستر کو صرف پڑھ ہی لیا ہے۔ اور اُسے تجربے میں نہیں لائے۔ اُن ملک الموت نما معالجوں کو بُکلی ترک کر دینا چاہیئے۔

شاستروں کے مطالب کو سمجھنے والے۔ اپنے کام میں ہوشیار۔ عوام کے بہی خواہ۔ اور نیک مزاج ویدوں کا ہمیشہ بھلا ہوتا ہے۔ یعنی وہ ہمیشہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر دولت۔ عزت۔ نیک نامی اور دھرم سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ اور جو سب جانداروں کا بھلا چاہتے ہیں۔ اُنکا اپنا بھی بھلا ہوتا ہے۔

تنتر کی صفات سے متصف اور تنتر کے عیوب سے مبرا۔ مکمل اور بے عیب گیان سے بھرپور۔ اتری کمار وغیرہ مہامُنیوں کی راؤں کے مطابق۔ دریا درکوزہ۔ کم ہمت اشخاص کو بہت فائدہ دینے والا شلیہ۔ شالاکیہ وغیرہ آٹھو انگوں والا۔ آیور وید کے بحر ذخار سے پیدا شدہ امرت کی مانند یہ اشٹانگ ہردے نامی گرنتھ ہمیشہ اچھی طرح پڑھنا پڑھانا چاہیئے۔

یہ گرنتھ (مستند) آیورویدک گرنتھوں کے مطابق ہے۔ اور نمایاں فوائد بخشنے والا ہے۔ اِس لئے اِس کو منتروں کی طرح کام میں لانا چاہیئے۔ اسمیں کسی طرح کا شک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اِس اشٹانگ ہردے میں نامی گرنتھ کے پڑھنے۔ سمجھنے اور کام میں لانے سے یقیناً لمبی عمر۔ صحت۔ دھرم۔ ارتھ۔ راحت اور نیکنامی کا حصول ہوتا ہے۔ جو وید اِس اشٹانگ ہردے کو پڑھ کر اِسکے مضامین پر گہری نظر سے

وچار کر کے اُنکے مطابق عمل کرتا ہے۔ وہ کبھی کسی کام پر ہاتھ ڈالنے سے نہیں ڈرتا کیونکہ چرک اور سشرت وغیرہ گرنتھ بہت بڑے ہیں۔ مگر ان میں سب مضامین کا بیان نہیں کیا گیا۔ جو صرف چرک کو پڑھتا ہے۔ وہ سشرت میں بیان کئے ہوئے نیتر ادھیکار کے چاکھشو روگوں کا بیان بالتفصیل نہیں جان سکتا اور جو صرف سشرت کو پڑھتا ہے۔ وہ چرک میں بیان کی ہوئی تفصیل کے مطابق دوش۔ دُوشیہ۔ کال۔ شریر۔ ستّو اور ساتمیہ وغیرہ علامات میں مہارت رکھنے پر بھی کھانسی دمہ وغیرہ علاج بخوبی طور پر نہیں کر سکتا۔ لیکن اس اشٹانگ ہردے میں سبھی مضامین کا بالتفصیل بیان کیا گیا ہے۔

جو بے وقوف ابتدائی ویدک گرنتھوں کا حمائتی بن کر ہمارے اعلےٰ درجے کے گرنتھ کی بے عزتی کرے۔ اُس کی بُدھی۔ ذہانت اور زندگی بھی اُن گرنتھوں کو پڑھتے پڑھتے اگر ختم ہو جائے۔ تو بھی وہ اُن گرنتھوں کو سمجھ کر عمل میں لا سکیگا۔

جس طرح تیل طبعاً ہی وات کو دور کرنے والا ہے۔ گھی پت کو دفع کرتا ہے۔ اور شہد کف کو زائل کر دیتا ہے۔ یہ برہما کا قول ہے اور برہما کے فرزند سنت کمار بھی یہی فرماتے ہیں)۔

اور کبھی نہیں ہو سکتا۔ کہ ان چیزوں کی طبعی خاصیتیں کسی طرح سے بھی بدل جائیں۔

ویسے ہی پراچین رشی کرت گرنتھ ہی پڑھنے کے قابل سمجھنے چاہئیں۔ نئے شاعروں کے گرنتھوں کا پڑھنا بے فائدہ ہوتا ہے۔

ایسا سوچنے والا بے وقوفی کا کام کرتا ہے۔

یعنی یہ کبھی نہ سوچنا چاہئے کہ پرانے رشیوں ہی کے گرنتھ پڑھنے کے قابل ہوتے ہیں۔ نئے رشیوں کے گرنتھ اس قابل نہیں ہوتے۔ بلکہ گرنتھ کی عمدگی یا بیہودگی پر اپنی عقل سے دھیان دیکر جو اعلےٰ درجے کا اور تھوڑی سی محنت سے بھی سادھیہ (عمل میں آنیکے قابل) ہو۔ اُسے ضرور ہی پڑھنا چاہئے اگر رشیوں کے بنائے ہوئے گرنتھوں ہی کے پڑھنے کا چاؤ ہو تو چرک اور سُشرت کے سوا بھیڈ۔ جاتوکرن وغیرہ منیوں کے بنائے ہوئے گرنتھوں کو وید لوگ کیوں نہیں پڑھتے ہیں؟ یہ بھی تو رشیوں ہی کے بنائے ہوئے ہیں لیکن انکے طرز بیان کا اعلےٰ نہ ہونا انہیں چرک اور سُشرت کے مقابلے میں سر اُٹھانے نہیں دیتا۔ اس لئے یہ فیصلہ ہوا۔ کہ اعلےٰ طرز بیان والے گرنتھ ہی عزت کے قابل اور پڑھنے کے لائق ہوتے ہیں۔

یہ اشٹانگ ہردے نامی گرنتھ آیوروید روپی دانی منی پیونڈھی کے ہردے کی مثل ہے۔ یعنی جیسے ہردا (دل) جسم کا ایک خاص حصہ ہونے کے باوجود دس مُول سراؤں کے ذریعے سارے جسم میں پھیلا ہوتا ہے ویسے ہی یہ بھی اپنے چھ ستھانوں کے ذریعے تمام آیوروید میں پھیلا ہوا ہے۔ ایسے ہردے کے ذریعے جو پرم کلیان، حاصل ہو۔ اُس سے ساری دُنیا کا بھلا ہو۔ اوم شانتی! شانتی!! شانتی!!!

تمام شد

کارخانہ ہذا کی شائع کردہ

مفید عام طبّی کُتب

جِن کے مطالعہ سے ہر شخص حفظِ صحت کے موٹے موٹے اصولوں سے بآسانی واقفیت حاصل کر سکتا ہے

نمبر شمار	نام کتاب	قیمت
۱	سوستھ جیون ۔ یعنی صحت ور زندگی حاصل کرنیکی تدابیر ۔ اس کتاب میں حفظ صحت کی تدابیر پر ایسی ہوشگافانہ بحث کی گئی ہے کہ پڑھنے میں ناول کا مزہ آئیگا ۔	۱۲؍
۲	سوآستھ رکھشا (ہندی) حفظ صحت کی عام ہدایات	۲؍
۳	رسالہ مفردات (اُردو) ہر قسم کی مفرد ادویات کے فوائد	۵؍
۴	سنتان اُتپتی (اُردو) حسب خواہش اولاد پیدا کرنیکی تدابیر	۳؍
۵	رسالہ شلاجیت (اُردو) شلاجیت (مومیائی) کی ماہیت اقسام اور اس کی صفائی کی ترکیب	۱؍
۶	نامردی و بانجھ پن (اُردو) مضمون نام سے ظاہر ہے	۱؍
۷	برہمچرج (اُردو) حفاظت منی کی سہل تدابیر	۱؍
۸	طاقت جسمانی (اُردو) قوتِ جسمانی کے بڑھانے اور قائم رکھنے کی تدابیر	۱؍
۹	رسالہ بخار (اُردو) ہر قسم کے بخاروں کا مفصل حال	۱؍
۱۰	اندرونی صفائی (اُردو) ہر قسم کے جلابوں کا بیان	۱؍

پتہ ملنے کا:- مینیجر آیورویدک فارمیسیوٹیکل کمپنی لمیٹڈ ۔ گمٹی بازار ۔ لاہور